

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَبْلَ تَطْيِيعِ السُّلُوكِ فَقَدْ اَطَاعَ اللَّهَ (الحکمہ)  
حسن رسول کا حکم مانا تو یقیناً اس نے اللہ کا حکم مانا،  
(ترجمہ کنز الایمان)

# مشکوٰۃ شریف

(عربی، اردو)

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ انخلیب رحمۃ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۴۲ھ)

ترجمہ

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہ جہانپوری

(مترجم، بخاری شریف، ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف)

فرید بک سٹال - ۳۸ - اردو بازار لاہور ۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مَنْ يُطِيعِ السُّلُوكَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (المکيه)  
جسے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اس نے اللہ کا حکم مانا،  
(ترجمہ کنزالایمان)

# مشکوٰۃ شریف

(عربی، اردو)

جلد سوم

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ المحیط رحمۃ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۴۲ھ)

ترجمہ

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہ جہانپوری  
(مترجم، بخاری شریف، ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف)

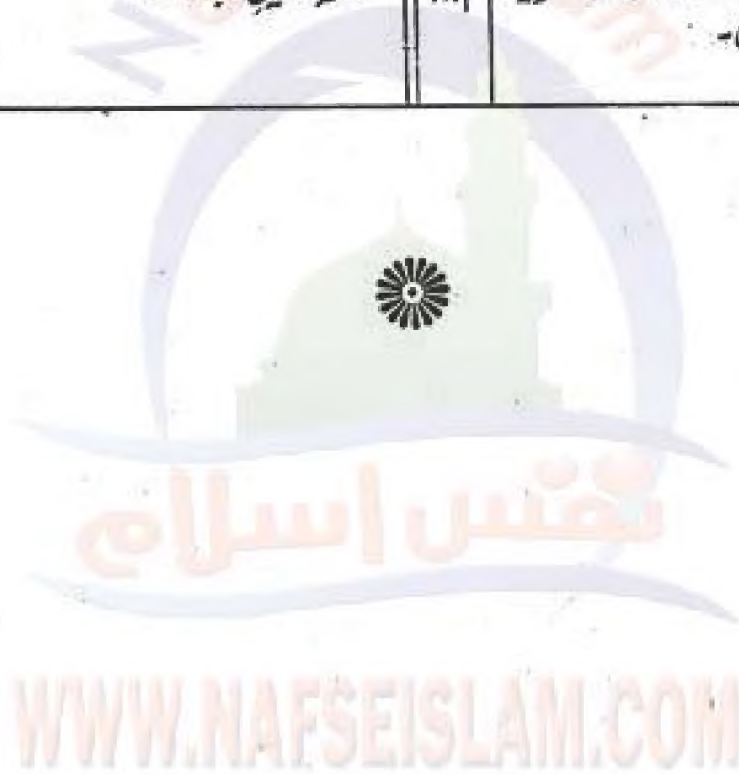
فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور ۲



# فہرست مضامین مشکوٰۃ المصابیح مترجم، جلد سوم

| صفحہ | مضامین ابواب   | صفحہ | مضامین ابواب                                    |
|------|--|------|---|
|      | نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک ناموں کا بیان۔   | ۲    | فہرست   |
| ۱۲۸  | نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات کا بیان۔ | ۵    | ۲۷۔ کتاب الفتن                                  |
| ۱۳۵  | آپ کی بشت آوردی کی ابتدا                                     | ۱۴   | جنگوں کا بیان                                   |
| ۱۴۲  | جوت کی نشانیوں کا بیان                                       | ۲۲   | قیامت کی نشانیاں                                |
| ۱۵۰  | معراج کا بیان  | ۲۹   | قرب قیامت کی نشانیاں آوردتہاں کا بیان           |
| ۱۵۶  | معجزات کا بیان   | ۴۱   | ابن متیاد کا بیان                               |
| ۱۶۴  | کرامتوں کا بیان  | ۴۶   | حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول                  |
| ۱۹۹  | نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کا بیان۔          | ۴۸   | قرب قیامت آورد جو مرگیا اس کی قیامت قائم ہوگی   |
| ۲۰۳  | نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ترکہ کا بیان۔          | ۴۹   | قیامت شریر لوگوں پر قائم ہوگی                   |
| ۲۱۱  | قریش کے مناقب آورد قبائل کا بیان                             | ۵۱   | صور پھونکنے کا بیان                             |
| ۲۱۳  | صحابہ کرام کے مناقب  | ۵۴   | حشر کا بیان                                     |
| ۲۱۹  | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب                | ۵۹   | حساب، بدلے آورد میزان کا بیان                   |
| ۲۲۳  | حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب                        | ۶۵   | حوض کوثر آورد شفاعت کا بیان                     |
| ۲۲۴  | حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب۔       | ۸۳   | جنت آورد اہل جنت کی صفات                        |
| ۲۳۲  | حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب                      | ۹۴   | دیدار الہی کا بیان                              |
| ۲۳۶  | ان اصحاب ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مناقب                 | ۹۷   | جہنم آورد جہنمیوں کی صفات                       |
| ۲۴۱  |  | ۱۰۴  | جنت آورد دوزخ کی پیدائش کا بیان                 |
|      |  | ۱۰۶  | مخلوق کی ابتدا آورد انبیاء علیہم السلام کا بیان |
|      |  | ۱۱۸  | سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے       |

| صفحہ | مضامین البواب                                | صفحہ | مضامین البواب  |
|------|--|------|--|
| ۲۸۶  | بین و شام کا ذکر اور خواجہ اویس قرنی کا بیان | ۲۴۴  | عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مناقب                       |
| ۲۸۹  | اس اُمت کے ثواب کا بیان                      | ۲۵۲  | نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت کے مناقب -       |
| ۲۹۳  | اسماء الرجال                                 | ۲۶۴  | نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اندارج مطہرات کے مناقب - |
|      | پہلا باب (راویوں کے مختصر حالات)             | ۲۶۴  | دیگر حضرات کے مناقب  |
|      | دوسرا باب (متعلقہ ائمہ اصول حدیث)            | ۲۸۲  | اصحاب بدر کے اسمائے گرامی جو بخاری شریف میں بیان کیے گئے ہیں۔  |
|      | عہد اول                                      |      |  |
|      | قطعہ تاریخ طباعت                             |      |  |





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الفتن

## فتنوں کا بیان

### پہلی فصل

۵۱۴۴ عَنْ حَدِيثَةٍ قَالَتْ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَّا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ الْأَخْرَجَتْ بِهِ حَفَظَةٌ مِنْ حَفَظَةٍ وَنَيْسِيَّةٌ مِنْ نَيْسِيَّةٍ قَدْ عَلِمَتْ أَمْعَانِي هُوَ لَا وَدَاتٍ لِيَكُونَ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَيْسِيَّةٌ فَأَرَاهُ فَأَذْكُوهَا كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا عَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَأَاهُ عَرَفَهُ.

حضرت عذیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان ایک جگہ پر کھڑے ہوئے اللہ آپ نے کھڑے ہونے کے وقت سے قیامت تک کی کوئی چیز نہ چھوڑی مگر وہ بیان فرمادی۔ یاد رکھا میں نے اُسے یاد رکھا اور بھول گیا جو اُسے بھول گیا جب کوئی بات واقع ہوتی تو میری اُنی ساتھیوں میں سے کوئی بتا دیتا جس کو میں بھول گیا ہوتا تو مجھے بھول یاد آجاتی جیسے غائب آدمی کا چہرہ یاد آجاتا اللہ میں دیکھ کر اُسے جان جاتا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۱۴۵ وَعَنْهُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُعْرَضُ الْفِتْنُ عَلَى الْعُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُرُودًا عُرُودًا فَأَيُّ قَلْبٍ أَشْرَبَهَا لَيْسَتْ فِيهِ نَكْتَةٌ سَوْدَاءُ أَوْ أَيْ قَلْبٍ أَشْرَبَهَا لَيْسَتْ فِيهِ نَكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتَّى تُصَيِّرَ عَلَى قَلْبَيْنِ ابْنَيْنِ مِثْلَ الصَّفَا فَلَا تَعْرِفُهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَلُوتُ وَالْأَرْضُ وَالْأَخْرَاسُودُ مُرَبَّادًا كَمَا تَكُونُ مُحْجَوِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يَنْكُرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أَشْرَبَ مِنْ هَوَاهُ.

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ حقے دلوں پر پیش کیے جاتے ہیں جیسے چٹائی پر تھکا۔ جو دل اُن سے محبت کرے تو اُن میں سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے اللہ جو دل اُن میں ناپسند کرے اُن میں سفید نقطہ لگا دیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ دل دو طرح کے ہو جائیں گے۔ ایک سفید رنگ مر مر جیسا جس کو آسمانوں اور زمینوں کے رہنے تک فقر نقصان نہیں دے گا اللہ دوسرا سیاہ تار کول جیسا اونچے کونے کی طرح کڑ تیک کام کر پھانے اور نہ بڑے کام کو ناپسند کرے۔ پس اُسے اپنی خواہشات سے محبت ہوگی۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۱۴۶ وَعَنْهُ قَالَتْ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا دَانَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ تَزَلُّ فِي

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے کہہ دیا کہ تم دو چیزیں دیکھ لیا اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ آپ نے ہم سے حدیث بیان فرمائی کہ امانت لوگوں کے دلوں کی تہ



جَدَّ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْغُرَّانِ ثُمَّ  
عَلِمُوا مِنَ الشَّيْءِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفِيعٍ قَالَ يَتَأَمَّرُ  
الرَّجُلُ التَّوَمَةَ فَتَقْبِضُ الْأَمَانَةَ مِنْ قَلْبِهِ  
فَيَقْطُلُ أَشْرَهَا مِنْهُ أَكْثَرَ التَّوَكُّتِ ثُمَّ يَتَأَمَّرُ التَّوَمَةَ  
فَتَقْبِضُ قِيَمَتِي أَشْرَهَا مِنْهُ أَكْثَرَ الْمَحَبْلِ كَجَبَدٍ  
وَحَوْرَةٍ عَلَى رِجْلِكَ فَتَقْطَعُ فَتَرَكَهُ مُسْتَكْبِرًا  
لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ وَيُصِيبُهُ النَّاسُ يَكْبَأُ يَعْوَنُ وَلَا  
يَكْدُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيَقَالُ إِنَّ فِي بَيْتِي  
فُلَانٌ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ  
وَمَا أَظْهَرَكَ وَمَا أَحْبَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِنْ شَيْءٍ  
حَبِيبٌ مِنْ خَدِّهِ مِنَ الْيَمَانِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۱۴۷ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحَكِيمِ وَكُنْتُ  
أَسْأَلُهُ عَنْ الشَّيْءِ مَعَاكَةِ أَنْتَ يُدْرِكُهَا  
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي حَيَاةٍ بَلِيَّةٍ  
وَشَرٍّ كَبِيرٍ نَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَمَهْلُ بَعْدَ هَذَا  
الْحَكِيمِ مِنْ شَيْءٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ  
الشَّيْءِ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخْنٌ قُلْتُ وَ  
مَا دَخْنٌ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَوُونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي وَ  
يَهْتَدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي يَعْرِفُونَ مَنَهُمْ وَتَنْجِرُ  
قُلْتُ فَمَهْلُ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَيْءٍ قَالَ  
نَعَمْ دَعَا عَلَى آبَائِهِ جَهَنَّمَ مِنْ أَجَابَتِهِمْ  
إِلَيْهَا قَدْ قُوَّكَ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِيهِمْ  
لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدِنَا وَبَنَاتُكُمْ بَنَاتُنَا  
قُلْتُ فَمَا نَا مُرِّي إِنْ أَدْرَكْتَنِي ذَلِكَ قَالَ تَكُونُ  
جَمَاعَةُ الْمُسْلِمِينَ قَدْ مَاتَ مَهُمْ قُلْتُ فَكَيْفَ  
يَكُونُ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا رَأْسًا قَالَ فَاعْمَلُوا  
تِلْكَ الْفَرَاقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنَّ لَعْصَنَ بِأَمْرٍ شَجَرَةٍ

میں نازل ہوتی ہے پھر لوگ ترک نماز کی عادت جلتے ہیں اور پھر سنت کا علم نہ آپ  
نے اس کے اٹھنے کی خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ آدمی سوئے گا تو امانت اُس  
کے دل سے کھینچ لی جائے گی یہاں تک کہ اُس کا اثر چھلے کی طرح نہ جائے گا  
پھر سوئے گا تو اُس سے کھینچ لی جائے گی اور اتنا اثر باقی رہے گا  
جیسے تم اپنی پاؤں پر چنگاری بکھڑو تو آبلہ بڑھانا نہ تم اُسے چھو نہ ہوا دیکھو  
گئے لیکن اُس کے اندر کچھ نہیں ہوگا۔ صبح کو لوگ خبر پر دو فرودت کریں گے اور  
اُن میں امانت ادا کرنے والا کوئی بھی نہیں ہوگا۔ پس کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے  
میں امانت ورا آدمی ہے کہا جائے گا کہ فلاں آدمی کتنا فضل مند کن خوش مزاج  
اور کتنا ہوشیار ہے لیکن اُس کے دل میں لاتی کے دانے برابر بھی ایساں  
نہیں ہوگا۔

(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر کے  
مستحق پہنچتے اور میں شر کے واسطے میں پہنچا کرتا، اس طرف سے کہا وہاں  
مجھے پہنچا دیتے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ادھر جا بیٹ کے اندر ہم  
شر میں تھے تو اللہ تعالیٰ اس غیر کے لیے آیا کیا اس غیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا،  
ہاں۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا اُس شر کے بعد میرے؟ فرمایا، ہاں لیکن اُس میں  
دھواں بھیجے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اُس کا دھواں کیا ہے؟ فرمایا کہ لوگ میرے کھڑے  
کے ہوا دھواں میری عادت کے ہوا دھواں میری عادت اختیار کریں گے۔  
اُن کی بہن باتیں اچھی اور بدی ہوں گی۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا اُس  
خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا، ہاں جہنم کے دروازے پر جہانے والے ہوں گے  
جو ان کی مانے گا اُسے اُس میں نکال دیں گے۔ ہمارے ہی ہوتی ہوں گے۔  
عرض کی کہ اگر میں انہیں پاؤں نہ کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت انہماں  
کے امام سے وابستہ رہنا۔ عرض گزار ہوا کہ اگر ان کی جماعت اللہ نام نہ ہو؟۔  
فرمایا تو ان تمام فرقوں سے جدا رہنا، خواہ تمہیں کسی رخصت کی جڑ چبانی پڑے  
یہاں تک کہ اسی حالت میں موت آجائے۔ (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت  
میں ہے کہ میرے بعد امام ہوں گے جو میرے لڑتے پر نہیں چلیں گے اور  
میرا طریقہ اختیار کریں گے۔ اُن میں ایسے لوگ بھی ہوں گے کہ انسانی جبر  
کے اندر ان کے دل شیطانوں سے ہوں گے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ



ہم نے کہ یا رسول اللہ! وہ وقت پاؤں نہ کیا کرول؟ فرمایا کہ اسیر کی بات سننا اور غلامت کرنا۔ وہ نہیں مارے اور تیار مال چینے تب ہی اس کی بات سننا اور غلامت کرنا۔

حَتَّى يَذَرِكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ يَكُونُ بَعْدِي أُمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهَدَايَ وَلَا يَسْتَوُونَ بِسُنَّتِي وَسَيَعْمُونَ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي بُحْبُحَانِ النَّاسِ قَالَ حَدَّثَنِيكَ كَيْفَ آمَنَ يَارَسُولَ اللَّهِ أَنْ أَدْرَكَكَ ذَلِكَ قَالَ كَسَمَّ وَطُيْعَ الْأُمَيْرَ فَذَاتَ ضَرْبٍ ظَهَرَكَ وَأَخَذَ مَا لَكَ فَاسَمَّ وَأَطَمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اندھیری رات کے صحوں جیسے فتنوں سے پہلے احوال بدی کروا دیں میں آدمی بیچ کر منوں اور شام کو کافر ہو گا۔ شام ایمان کی حالت میں کہ اندھ بیچ کر کافر ہو جائے گا۔ اپنے دین کو گن دنیاوی مال کے بدلے بیچ دیں گے۔ (مسلم)

۵۱۳۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فَيَكُنَّا كَقَطْرِ الْمَلِكِ الْمَطْلُوبِ يُصِيبُ الرَّجُلَ مُؤْمِنًا وَيُصِيبُ كَافِرًا وَيُصِيبُ مُؤْمِنًا وَيُصِيبُ كَافِرًا يَكُونُ دِينُهُ دِينًا يَمُوتُ مِنْ الدُّنْيَا۔ (رواه مسلم)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مغرب تھے ہول گے جن میں بیٹھے والا کھڑے ہوئے دالے سے ہتر ہو گا کھڑا ہونے والا چلنے والے سے ہتر ہو گا اور چلنے والا دوڑنے والے سے ہتر ہو گا۔ جو ان کی طرف جھانکے گا اسے نہ پہنچیں میں گے، جس کو کوئی ٹھکانا یا پناہ ہو گا مل جائے تو اس کی پناہ حاصل کرے (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ایسے تھے جن میں سے دالہ جگنے والے سے ہتر ہو گا اور چلنے والا کھڑا ہونے والے سے ہتر ہو گا اور کھڑا ہونے والا دوڑنے والے سے ہتر ہو گا۔ جس کو کوئی ٹھکانا یا پناہ ہو گا اسے تو اس کی پناہ حاصل کرے۔

۵۱۳۹ وَكَذَلِكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَكُونُ فِتْنٌ الْكَافِرُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاجِدِ مَنْ شَرَفَ لَهَا كَسَتْ شَرَفُهَا كَمَنْ وَجَدَ مَلَجًا أَوْ مَعَادًا فَلْيَحْذَرِ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ يَكُونُ فِتْنَةٌ الْكَافِرُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاجِدِ مَنْ شَرَفَ لَهَا كَسَتْ شَرَفُهَا كَمَنْ وَجَدَ مَلَجًا أَوْ مَعَادًا فَلْيَحْذَرِ بِهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مغرب تھے ہول گے۔ اگر کافر ہو گا کھڑے ہونے والا ان کی رہو کھڑے ہونے والا ان میں چلنے والے سے ہتر ہو گا اور چلنے والا ان کی طرف دوڑنے والے سے ہتر ہو گا۔ اگر کھڑے ہو جائے تو جس کے پاس اونٹ ہے وہ اپنے اونٹوں میں چلا جائے جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں چلا جائے اور جس کے پاس زمین ہوں اپنی زمین میں چلا جائے ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جس کے پاس اونٹ، بکریاں اور زمین

۵۱۵۰ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا سَكُونٌ فِتْنٌ أَلَا تَكُونُ فِتْنٌ أَلَا تَكُونُ فِتْنٌ الْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاجِدِ إِلَيْهَا أَلَا قَرَأَ ذَا وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهَا رِبْلٌ فَلْيَلِمْهُ بِرِبْلِهِ وَمَنْ كَانَ لَهُ كَنْ فَلْيَلِمْهُ بِكَنْهِ وَمَنْ كَانَ لَهُ كَنْ فَلْيَلِمْهُ بِرِبْلِهِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ



کچھ نہ ہو؟ فرمایا کہ اپنی قوار کو لے کر اُس کی دعا پر پتھر پر مار سے اور ہر کے تو  
جھاگ کر نجات حاصل کرے۔ تین دفعہ کیا۔ اے اللہ! میں نے حکم پہنچا دیا؟  
ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اگر میں ناپسند کروں لیکن دونوں گروہوں  
میں سے ایک مجھے ملے جائے، یہاں تک کہ آدمی مجھ پر تلوار سے وار کرے یا  
مجھے تیر لگے کہ میں مر جاؤں؟ فرمایا کہ وہ اپنا اور تمہارا لگان دے کر ٹوٹا اور دو چھریاں  
دے۔

(مسلم)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ مسلمان کا ہنسی مال اُس کی بکریاں ہوں گی جن کے  
پچھلے وہ پائلوں کی چھریوں اور بارش کے فضاات پر سب گامی اپنی اپنے دین کی خاطر  
فتنوں سے بھاگتے ہوئے۔ (بخاری)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے میلوں میں سے ایک میلے پر چڑھے اور فرمایا کہ کیا تم  
بھی دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں؟ لوگ عرض گزار ہوئے، نہیں۔ فرمایا کہ میں فتنوں  
کو قتل کرنے میں ہارش کی طرح گرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے لوگوں کے ہاتھوں سے ہے۔

(بخاری)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
زمانہ قریب ہر جانے گا، علم اُٹھایا جائے گا، نئے ظاہر ہوں گے، بکل دلوں میں  
ڈال دیا جائے گا اور ہر جگہ کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہر جگہ  
کیا ہے؟ فرمایا کہ قتل۔ (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
نہم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں  
تک کہ لوگوں پر ایسے دن نہ آجائیں کہ قاتل نہیں جائے گا کہ اُس نے کیوں قتل  
کیا اور مقتول کو معلوم دیں کہ لوگ اُسے کیوں قتل کیا گیا۔ عرض کی گئی کہ ایسا  
کیوں ہو گا؟ فرمایا کہ قتل عام کے! مٹ قاتل اور مقتول دونوں جہنم ہوں

أَدَايَتْ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا عَتَمٌ وَلَا أَرْضٌ  
قَالَ يَعْجِدُ إِلَى سَيِّفِهِ فَيَدْمِي عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ  
ثُمَّ لِيَنْتَجِمَ إِنْ اسْتَطَاعَ النِّجَاءَ اللَّهُمَّ هَلْ  
بَلَغْتُ ثَلَاثًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ  
إِنْ أَكْرَهْتَ حَتَّى يُنْطَلِقَ بِي إِلَى أَحَدِ الْمُتَّقِينَ  
فَقَضَى بَنِي رَجُلٍ بِسَيْفِهِمْ أَوْ بِحِجْيَةٍ مِنْهُمْ فَيَقْتُلُونِي  
قَالَ يَبُوءُ بِأَسْمِهِمْ وَلَا شَمْلَكَ وَيَكُونُ مِنْ أَهْلِ  
النَّارِ - (رواهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَا لَ  
الْمُسْلِمِينَ عَلَيْكُمْ بِهَا شَعْفُ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعُ الْقَطْرِ  
يَعْتَرِدُونَ مِنَ الْفِتَنِ - (رواهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۵۲ وَعَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَطْلُفٍ مِنَ أَطْلَامِ الْمَدِينَةِ  
فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَنَا قَائِلٌ لَا قَالَ قَوْلِي لَأَكْرِي  
الْفِتَنَ لَعَنَ خِلَالَ بَيْتِكُمْ كَوْنَهُ الْمَطَرُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِكُمُ أَهْلِي عَلَى يَدَيَّ وَعَلَمِي  
مِنْ قُرَيْشٍ - (رواهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۵۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُفْضِنُ الْعَمَلُ وَتُظَاهَرُ  
الْبَيْنُ وَيُلْقَى الشُّعْمُ وَيَكْتُمُ الْعَرَجُ قَالُوا وَمَا  
الْعَرَجُ قَالَ الْقَتْلُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَكُنِيَ بَيْنَكُمْ وَلَا تَدَّ حَبَّ الدُّنْيَا حَتَّى  
يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ  
وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ فَوَيْلٌ كَيْفَ يَكُونُ  
ذَلِكَ قَالَ الْعَرَجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ



(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۵۴ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِبَادَةُ فِي الْمَرْجِ كَالْمَجْدَرِ الْإِثْمِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۵۵ وَعَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ أَتَيْتُ النَّسَّ بْنَ مَالِكٍ فَشَكُوْنَا إِلَيْهِ مَا تَلَقَى مِنَ الْعَجَابِ فَقَالَ أَصِدُّوْا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الذُّلُّ بَعْدَهُ أَشْرُؤُهُ جَعَلِي تَلَقَّوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ شَيْبَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

گئے۔ (مسلم)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: در قتل عام کے زمانے میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے جیسے ہے۔ (مسلم)

زُبَیْر بن عدی سے روایت ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے شکایت کی جو عذاب سے ہم پر ظلم کیا تھا۔ فرمایا کہ صبر کرو کیونکہ تم پر زمانہ نہیں آئے گا مگر اُس کے بعد مالا اُس سے بھی بڑا ہوگا، یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملو اور میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ (بخاری)

## دوسری فصل

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ میرے سامنی بول گئے یا جھوٹے بن بیٹھے۔ خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا کے تم کو ہر ایک کسی نقتے کے قائم کو نہیں چھوڑا جس کے سانپوں کی تلوار میں سڑک پنچے یا اس سے زیادہ مگر ہمیں اُس کا نام بتا دیا اور اُس کے باپ کا نام اور اُس کے قبیلے کا نام۔

(ابوداؤد)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اپنی امت کے متعلق گمراہ کرنے والے سرگردوں کا ڈر ہے۔ جب میری امت میں تلوار چل پڑی تو قیامت تک اٹھا کر رکھی نہیں جائے گی۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت سلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: خلافت تیس سال ہوگی، پھر بادشاہی ہوگی، پھر حضرت سفینہ فرمایا کرتے کہ حساب کرو کیونکہ حضرت ابوبکر کی خلافت تھوڑے سال، حضرت عمر کی دس سال، حضرت عثمان کی باہ سال اور حضرت علی کی چھ سال۔

(احمد، ترمذی، ابوداؤد)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض کرتا ہوں: یا رسول اللہ! کیا اس غیر کے بعد شر ہوگا جیسے اس سے پہلے شر تھا؟ فرمایا: ہاں۔

۱۵۵۶ وَعَنْ حَذِيفَةَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي لَوْ أَصْبَحْتُ أُمِّيًّا سِوَا اللَّهِ مَا شَرَكُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدٍ وَفِئَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مِنْ مَعِيَ ثَلَاثُ مِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِمْ وَاسْمِهِمْ وَأَسْمَاءُ قَبِيلَتِهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۵۵۷ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَخَافْتُ عَلَى أُمَّتِي الْأَكْثَمَةَ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وَضِعَ الشَّيْءُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُدْرِعْ عَنْهُمْ إِلَّا يَوْمَ الْقِيَمَةِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۵۵۸ وَعَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخِلَافَةُ تَكُونُ سِتَّةً ثُمَّ يَكُونُ مَلِكًا ثُمَّ يَقُولُ سَفِينَةُ أَمِيرِكْ خِلَافَةُ أَبِي بَكْرٍ سِتِّينَ وَخِلَافَةُ عُمَرَ عَشْرَةٌ وَخِلَافَةُ عُثْمَانَ اثْنَتَيْنِ عَشْرَةً وَعَلِيٍّ سِتَّةً -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ)

۱۵۵۹ وَعَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْكُونُ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ قَالَ



میں عرض گزار ہوا کہ بچانے والی کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ تم لوہے میں عرض گزار ہوا کہ تم لوہے کے بعد کچھ باقی رہے گا؟ فرمایا، ہاں ناپسندیدہ حکومت ہوگی اللہ صلے میں کسودت ہوگی۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کیا ہوگا؟ فرمایا کہ گمراہی کی طرف دعوت دینے والے پیدا ہو جائیں گے۔ اگر زمین میں اللہ کی طرف سے کوئی خلیفہ ہو جو تمہاری پیٹھ پر کھڑے ہوگا اللہ تمہارا مال چھینے سے تمہیں اس کی اطاعت کرنا اور وہ نہ ہو تو کسی دوزخ کی جزا کو دانتوں سے پکڑے ہوئے مر جانا۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کیا ہے؟ فرمایا کہ پھر اس کے بعد وہاں نکلے گا جس کے ساتھ نہر انداگ ہوگی جو اس کی آگ میں گرے گا، اس کا اجر واجب ہو گیا اللہ اس کے گناہ چھڑکے گا جو اس کی بہتر میں گرا اس پر گناہوں کا بوجھ لازم آیا اللہ اس کا ثواب تمام ہو گا۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کیا ہے؟ فرمایا کہ گمراہی پھر جسے گی اور ابھی اس پر ساری نہیں کی ہلے گی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ ایک روایت میں فرمایا کہ کسودت پر صلے ہوگی اللہ ناپسندیدہ پر اجماع ہوگا۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ علی اللہ یخیر کیا ہے؟ کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا کہ انصاف ہر فرقہ ہوگا، جس میں جگہ کے واسطے جہنم کے دروازے پر ہوں گے۔ اسے عذیبہ! اگر تم کسی دوزخ کی جزا کو دانتوں سے پکڑے ہوئے مر جاؤ تو یہ تمہارے لیے اتن میں سے کسی کے پیچھے گئے سے بہتر ہے۔

(ابوداؤد)

لَمْ قُلْتُ فَمَا الْعَصَةِ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ لَمْ تَكُنْ لِمَا رَأَيْتَ عَلَى أَقْدَامِهِ وَهَدَنَةً عَلَى دَخِينٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالِ فَإِنْ كَانَ يَلَهُ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ وَآخَذَ مَا لَكَ فَأَطَعُوا وَلَا قُتِمَتْ وَ أَنْتَ عَاصٍ عَلَى جِدْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَجْرِي الدِّجَالُ بَعْدَ ذَلِكَ مَعَهُ نَهْرٌ وَتَارٌ فَمَنْ رَفَعَ فِي تَارِهِ وَجَبَ رِزْرُهُ وَحُطَّ رِزْرُهُ وَمَنْ دَقَّ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْتَبِهُ السُّهُودُ فَلَا يُؤْكَبُ حَتَّى تَعُودَ السَّاعَةُ دَرِي رَوَايَةٍ قَالَ هَدَنَةً عَلَى دَخِينٍ وَجَمَاعَةٌ عَلَى أَقْدَامِهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْهُدَنَةُ عَلَى الدَّخِينِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَخْرُجُ كُلُّهُ أَقْوَامٌ عَلَى الدِّجَالِ كَانَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فَنَشَأُ عَمِيَاءُ صَمَاءٌ عَلَيْهِمَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ فَإِنْ مِتَّ يَا حَذِيفَةُ وَأَنْتَ عَاصٍ عَلَى جِدْلِ خَيْلِكَ مِنْ أَنْ تُنْثِيَهُ أَحَدًا مِنْهُمْ۔ (رواہ ابو داؤد)

۱۵۲ وَعَنْ أَبِي دَرٍّ قَالَ كُنْتُ رَدِيًّا خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا حَادَرْنَا بَيْتَ الْمَدِينَةِ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا دَرٍّ إِذَا كَانَ يَأْتِيكَ مِنْ جَوْعٍ تَعْمُرُ عَنْ فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتَّى يُجِيبَكَ الْجَوْعُ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَعَلَّقْتَ يَا أَبَا دَرٍّ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا دَرٍّ إِذَا كَانَتْ بِهَا لَمَدِينَةٌ مَوْتُكَ يَبْلُغُ الْبَيْتَ الْعَبْدَ حَتَّى آتِيَهُ الْبَيْتُ الْقَبْرِ يَا عَبْدُ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَصْبِرُ يَا أَبَا دَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا دَرٍّ إِذَا كَانَ يَأْتِيكَ مِنْ جَوْعٍ تَعْمُرُ الدِّمَاءَ أَتَجِدُ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز گھوڑے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا جب مدینہ منورہ کے گھوڑے سے اُگے جڑے تو فرمایا، اے ابوذر! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا۔ جب مدینہ منورہ جھوک میں مبتلا ہوگا، جب تم جھوک کی تلگی کے باطن اپنے بستر سے اُٹھ کر مسجد میں نہ جا سکو گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اے ابوذر! قیامت اُفتاب نکلا۔ فرمایا اے ابوذر! تمہارا کیا حال ہوگا جب مدینہ منورہ موت میں مبتلا ہوگا میں گھر غلام کی موت کو پہنچے گا کہ قبر کی جگہ غلام کے ہلے پکے گی۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اے ابوذر! صبر کرنا۔ فرمایا اے ابوذر! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب مدینہ منورہ قتل میں مبتلا ہوگا کہ اجماع الزیت بھی ملے میں قلوب جلتے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اُن کے پاس



پلے جان میں سے تم پر عرض گزار ہو کہ ہتھیار بند ہو کر؟ فرمایا اگر تمہیں خدا ہو کہ تمہاری  
شام میں نہ دیکھ سکے تو اپنے کپڑے کا کٹا چہرے پر ڈال لینا تاکہ وہ ..  
(رقاض) نہارا اور اپنا گناہ سے کر لے۔

(ابروادود)

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس وقت تمہارا کیا حال  
ہوگا جب تم بیکار لوگوں میں رہ جاؤ گے؟ اُن کے بعد بیان کیا کہ اُن میں  
بگاڑ آجائے گا۔ ایسے اختلاف کریں گے اور اپنی مہابک انگلیاں آپس میں  
بیرست کریں۔ عرض کی کہ آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ جس کام کو اچھا سمجھو  
اُسے کرنا اور جس کو بُرا سمجھو اُسے چھوڑ دینا۔ مرث اپنی ذات کی فکر کرنا اور عوام  
انسان کا خیال چھوڑ دینا۔ ایک روایت میں ہے کہ اپنے گھر میں رہنا، اپنی  
زبان کو قابو میں رکھنا، نیک کام کرنا، جو کام بُرا نظر آئے اُسے چھوڑ دینا۔ تم پر  
اپنا سارا ہتھیار غریبی ہوگا اور عام لوگوں کا خیال چھوڑ دینا۔ اسے نزدیک سے  
روایت کیا اللہ اس کی تصحیح کی۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت سے پہلے تاریک رات کے گھنٹوں جیسے نقشے  
ہیں۔ اُن میں بسکے نقشے آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا۔ شام  
کے وقت مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ بیچارہ اُس میں گمراہ ہونے کا  
سے بہتر ہوگا اور پہلے ظالم اُس میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ اُس میں  
اپنی کمائیوں کو توڑ دینا، چلوں کو کاٹ ڈالنا اور اپنی تلواروں کو پتھر پر مارنا۔  
اگر تم میں سے کسی کے پاس کوئی اندھا داخل ہو تو حضرت آدم کے اچھے  
بیشے کی طرح رہنا۔ (ابروادود) اسی کی ایک روایت میں تخیل فرمیں

آجی ایسی ایک ہے۔ چہرہ پر عرض گزار ہوئے کہ آپ میں کیا حکم فرماتے ہیں؟  
فرمایا کہ اپنے گھروں کی چٹائیاں بن جانا۔ ترخی کی ایک روایت میں ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نقشے کے نقشہ اپنی گزند  
کو توڑ ڈالنا، اپنی تانہوں کو کاٹ ڈینا۔ اللہ اپنے گھروں کے اندر ملے گئے

الذین قال قلت لعلہ در رسولہ اعلمہ کان کانی  
من امت ومنہ قال قلت والیس التلاک قال  
فازکت القوم وذا قلت فکیف انتم یا رسول  
اللہ قال ان خفیث ان ینہرک شعاع الشیخ  
فالتی تاجیہ ثوبک علی وجہک لیبدیہ یا ثوبک  
والشیخ۔ (رواہ ابوداؤد)

۵۱۹۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ يَكُنْ  
إِذَا أُبْقِيتَ فِي حُكْلَةٍ مِنَ النَّاسِ مَرَجَتْ  
عُرُودُهُمْ وَأَمَّا نَأْتُهُمْ فَاخْتَلَفُوا فَكَانُوا لِهَكَذَا  
وَقَيْتِكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِمْ قَالَ فِيمَا تَأْمُرُنِي قَالَ  
عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعِ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ  
بِمَا صَدَقَ نَفْسُكَ دَلِيلًا دَعَا لَهُمْ وَفِي  
رِوَايَةٍ الْوَرَمُ بَيْنَكَ وَأَمْلِكَ عَلَيْكَ لِسَانَكَ  
وَحَدِّ مَا تَعْرِفُ وَدَعِ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ  
خَاصَّةٍ نَفْسُكَ وَدَعِ أَمْرَ الْعَامَّةِ۔

(رواہ ابوداؤد وصححه)  
۵۱۹۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتْنًا  
كَطَلْعِ اللَّيْلِ الْمَطْفُورِ يُصِيبُ الرَّجُلَ فِيهَا مَوْتًا  
وَيُمِيتُ كَافِرًا وَيُحْيِي مَوْتًا وَيُصِيبُ كَافِرًا  
الْفِتْنَةُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْفَارِسِ وَالْمَاثِي فِيهَا  
خَيْرٌ مِنَ السَّامِي فَكَسِرُوا فِيهَا قُلُوبَكُمْ وَقَطَعُوا  
فِيهَا أَوْدَانَكُمْ وَاصْبِرُوا سَيُوفَكُمْ يَا لِحَبَابَةِ كُفْرٍ  
مُخَلٍّ عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَعِزِّ ابْنِ آدَمَ ذَاكَ  
أَبُودَاؤُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ ذِكْرًا إِلَى قَوْلِهِ خَيْرٌ  
فِي السَّامِي شَرٌّ قَالُوا كَيْفَا مَوْتًا قَالَ  
كُلُّكُمْ أَحْلَاسٌ بَيْنَهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ الْوَرَمُ بَيْنَكَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي



لازم کر لینا اور حضرت آدم کے بیٹے کی طرح ہوجانا۔ کہا (ترمذی) ہے کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

الْفِتْنَةُ كَيْسَرٌ دَاخِلٌ فِي مَا قَسَيْتُمْ دَقِظَعُوا فِيهَا  
أَوْتَارَكُمْ وَالزَّمُوا فِيهَا أَجْوَاتَ بَيُوتِكُمْ وَ  
كُونُوا كَأَبْنَاءِ أُمَمٍ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ  
عَرِيفٌ -

حضرت اہم ہاک ہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نقشہ کا ذکر فرمایا اور اسے تہریب بتایا۔ میں  
عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اس میں بہتر آدمی کون ہوگا؟ فرمایا کہ جو اپنے  
سریشیروں میں ہے۔ اُن کا حق ادا کرے اور اپنے رب کی عبادت کرے اور  
وہ آدمی جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے ہوئے دشمن کو ڈرائے اور وہ اُسے  
ڈرائیں۔ (ترمذی)۔

۵۱۴۵ وَعَنْ أُمِّ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ذَكَرَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا  
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا  
قَالَ رَجُلٌ فِي مَا شِئْتُمْ يُزَوِّجُ حَقَّهَا وَيُعِدُّ رِبَّةَ  
وَرَجُلٌ أُخِذَ بِرَأْسِ قَرْصٍ يَضِيقُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُهُ  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عنقریب ایک فتنہ ہوگا جو سارے عرب کو گھیرے  
گھوڑوں میں تل ہونے والے جینی ہیں۔ اُس میں زبان کھولنا تلوار چلانے سے  
سخت ہوگا۔ (ترمذی، ابی داؤد)

۵۱۴۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ  
تَسْتَظِلُّ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّكَارِ الْإِنْسَانُ فِيهَا  
أَشَدُّ مِنْ دَقِيقِ الشَّيْبِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)  
۵۱۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ مِمَّا بَيْنَكُمْ وَعَمِيَاءُ  
مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ فَاشْرَأْ الْإِنْسَانُ  
فِيهَا كَقَرْصِ الشَّيْبِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ عنقریب بہترے گونگے اور اندھے فتنے ہوں  
گے۔ جو ان کی طرف جھٹکے گا وہ اُسے کھینچ لیں گے اور اُن میں زبان کھولنا  
تلوار چلانے کی طرح ہوگا۔ (ابوداؤد)

۵۱۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَعْمُرُ  
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا الْفِتْنِ  
فَاكْتَرَفَنِي ذِكْرُهَا حَتَّى ذَكَرْتُ فِتْنَةَ الْأَعْمَلِكِيِّ فَقَالَ  
قَاتِلْ دِمَا فِتْنَةِ الْأَعْمَلِكِيِّ فَإِنَّ فِي حَرْبٍ وَحَرْبٍ  
لَهُمْ فِتْنَةُ السَّيْلِ وَخَنَائِمَا مِنْ تَحْتِ كَذَا فِي  
رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُزَعِمُ أَنَّهُ مَرِيٌّ وَلَيْسَ  
مَرِيًّا لَأَنَّهُمْ أَدْلَبُوا فِي الْمَشَقَّةِ ثُمَّ يَصْطَلِحُ  
النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ كَوْرِكٍ عَلَى جَنْبِهِ ثُمَّ  
فِتْنَةُ الدَّهْيَمَاءِ لَا تَدْعُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ  
الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَكَذَا رَقِيسُ الْفَقَصَةِ  
ثُمَّ آذَتْ يُسَبِّحُ الرَّجُلُ فِيهَا مَرُومًا وَيُبَسِّسُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم  
سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے کثرت سے فتنوں  
کا ذکر فرمایا۔ یہاں تک کہ فتنہ اعلاس کا ذکر بھی فرمایا۔ ایک شخص عرض گزار ہوا  
کہ فتنہ اعلاس کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ جگان اور جنگ ہے۔ پھر فتنہ ستر اور اُس  
کی ابتداء بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص  
کے قدموں کے نیچے سے ہوگا۔ وہ میرا ہونے کا دعویٰ کرے گا لیکن میرا نہیں  
ہوگا کیونکہ میرے دوست ترمذی ہیں۔ ہر گز ایسے شخص پر متعلق ہر جا میں گے  
جو پہل پگڑشت کی طرح ہوگا۔ پھر مدیگر دی کا فتنہ ہوگا جو اُن کی امت میں سے  
کسی کو بھی مل جائے بغیر نہیں چھوڑے گا۔ جب کہا جائے گا کہ ختم ہوا لاؤ  
پھیٹے گا۔ آدمی جمع کے وقت ممکن ہوگا اور شام کو کافر۔ یہاں تک کہ آدمی دُور  
عیلیٰ میں ہٹ جائے گا۔ ایک نیچے میں لٹائی کے بغیر ایمان ہوگا اور حکم

میں ایمان کے بغیر نفاق۔ جب ایسا ہو جائے تو اُس روز یا اُس سے اچھے روز  
دجال کا انتظار کرنا۔

(ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عرب کی فوجیں اُس شہر میں سے جزیرہ دیکھ گئیں جس  
نے اُس میں اپنا ہاتھ روکا وہ نجات پا گیا۔ (ابوداؤد)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: درخت خش قسمت ہے  
جو فتنوں سے ایک جانب رکھ گیا درخت خش قسمت ہے جو فتنوں سے ایک جانب  
رکھ گیا درخت خش قسمت ہے جو فتنوں سے ایک جانب رکھ گیا۔ جو ہلکا ہو گیا  
اور ممبر کیا تب بھی اچھا رہا۔ (ابوداؤد)

حضرت قربان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میری امت میں ایک وفد نکلا جس کی توثیق  
تمام ہونے تک رکھی نہیں جائے گی یہاں تک کہ میری امت کا ایک فیصلہ نہ کر لیا  
جائے گا اور یہاں تک کہ میری امت کا ایک فیصلہ نہ ہو جائے گا اور  
میری امت میں تیش بہت ہی جھوٹے ہوں گے اور ہر ایک دعویٰ کرے گا  
کہ وہ اللہ کا نبی ہے حالانکہ میں سب نبیوں سے آخری نبی ہوں اور میرے بعد  
کوئی نبی نہیں ہے اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غلبہ کے ساتھ حق پر رہے  
گا۔ اُن کے مخالف قیامت کے آئے تک اُنہیں کوئی ظلمان نہیں پہنچائیں  
گے۔

(ابوداؤد، ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی پہلی تین تیشیں اور چھ تیشیں اور ستر تیشیں  
سال چلتی رہیں گی۔ اور ہلکے ہو گئے تو یہ ہلکے ہونے والے کا دستہ ہے۔  
اور اگر یہ قائم رہے تو اُن کا دین ستر سال اُن کے لیے قائم رہے گا۔ میں  
عرش گزار ہوا کہ باقی سے یا گزرے، اُسے سالوں سے فرمایا کہ گزرے  
ہوئے ہے۔

(ابوداؤد)

كَافِرًا حَتَّىٰ يَصِيرَ النَّاسُ إِلَىٰ قِسْطٍ طَيِّبٍ قِسْطًا طَيِّبًا  
إِيمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ وَقِسْطًا طَيِّبًا لَا نِفَاقَ فِيهِ وَلَا نِفَاقَ  
فِيهِ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَنْتَ ظُهُورُ الْمُتَعَالِ مِنْ  
يَوْمِهِ أَذْوَ مِنْ عَذَابِهِ - (رواهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۶۹ ۲۶  
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِيلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدَائِرِ قُرْبِ  
أَقْلَمَ مِنْ كَتِّ يَدَا - (رواهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۷۰ ۲۶  
وَعَنْ الْقِسْدِ ابْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْبَ  
لَمِنْ جُنْبِ الْفِتَنِ إِنَّ الشَّيْبَ لَمِنْ جُنْبِ الْفِتَنِ  
إِنَّ الشَّيْبَ لَمِنْ جُنْبِ الْفِتَنِ وَلَكِنْ ابْتُلِ  
قَصِيرَ حَرَاكَ - (رواهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۷۱ ۲۸  
وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضِعَ الشَّيْبُ فِي أُمَّتِي لَمْ  
يَرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى  
تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِأَلْسِنَتِهِمْ دَعَا لِعَبْدٍ  
قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوَّلَانِ وَأَنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي  
كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَبِيٌّ اللَّهُ وَأَنَا غَاثُ  
النَّاسِ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا تَزَالُ حَاثِفَةً مِنْ  
أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ هَا لَكُمُ  
حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ -

(رواهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۷۲ ۲۹  
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدْرُسُ الْأَسْلَافُ  
لِخَمْسٍ ذَلِيلِينَ أَوْ سَبْعٍ ذَلِيلِينَ أَوْ سَبْعٍ  
ثَلَاثِينَ فَإِنْ يَمُوتُوا فَسَيُكَلِّمُكَ مَا لَكَ وَتَكَلِّمُكَ  
يَقُولُ لَكُمْ وَيَقُولُ لَكُمْ وَيَقُولُ لَكُمْ سَبْعِينَ عَامًا قُلْتُ  
أَوْ مَاتَ بَنِي أَوْ مَاتَ مَعْنَى قَالَ وَمَاتَ مَعْنَى -

(رواهُ أَبُو دَاوُدَ)



## تیسری فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ حنین کے لیے نکلے تو مشرکوں کے ایک وفد کے پاس سے گزرے جس کے ساتھ وہ لوگ اپنا اسلحہ لٹکا کر تھے اور اُسے ذات الخواط کہا جاتا تھا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان کے ذات الخواط کس طرح ہمارے لیے ہیں ایک ذات الخواط منظرِ رملہ پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سہلان اللہ! یہ تو اُسی بات کی طرح ہے جیسے حضرت موسیٰ کی قوم نے کہا تھا کہ ہمارے لیے مسعود مقرر کر دیجیے جیسے اُن کے عبود میں رہے (۱۳۸) قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان جہنم ضرور پہنچے لوگوں کے راستوں پر چلیے۔ (ترمذی)

ابن مسیب نے فرمایا کہ پہلا فتنہ یعنی حضرت عثمان کی شہادت والا واقعہ ہوا تو اصحابِ بدر میں سے ایک بھی باقی نہ رہا اور دوسرا فتنہ حترہ والا واقعہ ہوا تو حبیبِ خدا کی شہادت کے واقعے میں سے ایک بھی باقی نہ رہا اور جب خیبر کا فتنہ واقع ہوا تو ختم نہ ہوا یہاں تک کہ طاقت بچھڑی یعنی صحابی کوئی نہ رہا۔ (بخاری)

۱۴۳۔ وَعَنْ أَبِي دَاوُدَ النَّسَائِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ إِلَى غَزْوَةِ حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمَشْرِكِينَ كَانُوا يُعْبَدُونَ عَلَيْهَا أَسْلِحَةً ثُمَّ يُقَالُ لَهَا قَاتُ الْخَوَاطِ فَقَالَ لَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ الْخَوَاطِ كَمَا لَكُمْ ذَاتُ الْخَوَاطِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ هَذَا كَمَا كَانَ قَوْمُ مُوسَىٰ إِجْعَلْ لَنَا رِجَالًا كَمَا لَكُمْ رِجَالٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَكُونَنَّ مَنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ۔ (رواه الترمذی)

۱۴۴۔ وَعَنْ ابْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُولَىٰ بَيْنَ مَعْشَرِ عُثْمَانَ فَكَرِهْتُ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَّةُ بَيْنَ الْحَوَرِ فَكَرِهْتُ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَّةِ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرُفِعْ رِيَالًا نَاسِ طَيْفٍ۔ (رواه البخاری)

## جنگوں کا بیان

## بَابُ الْمَلَا حِمٍ

## پہلی فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قذیم لشکروں کی آپس میں جنگ نہ ہو جائے۔ اُن کا دعویٰ ایک جیسا ہوگا یہاں تک کہ پیش کے قریب دُعا کی دعا کرنا ہوں گے۔ ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے یہاں تک کہ ظلم اُٹھایا جائے گا، کثرت سے زلزلے آئیں گے، زمانے قریب ہو جائیں گے، آگنے ظاہر ہوں گے، ہرج مہرج قتل بڑھ جائے گا، مال کی تباہی سے پاس انتہی کثرت ہو جائے گی کہ مال دالے کو لنگر ہوگی کہ میرا صدقہ کون قبول کرے گا۔ وہ کسی کو مال دے گا تو

۱۴۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتَلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ وَهُمَا هُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتَّى يَبْعَثَ دَجَالُونُ كَذِبُونَ قَرِيبٌ مِنَ ثَلَاثِينَ كُلَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ وَحَتَّى يَقْبِضَ الْعِلْمُ وَيَكْتُمُوا الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارِبَ الزَّمَانُ وَيَطْعَمُوا الْفَيْسُ وَ يَكْتُمُوا لَهْرَهُمْ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتَّى يَكْثُرَ



دوسرے کے لاکر لے اس کی طرف نظر نہیں ہے یہاں تک کہ لوگ تک برس حاکم  
پر فر کر رہ گئے۔ لوگ تفر کے پاس سے گزر رہے تھے کہ کاش! میں  
اس جگہ ہوتا۔ یہاں تک کہ سورت مغرب سے طلوع ہوگا۔ جب وہ طلوع ہوگا  
اگر لوگ اُسے دیکھیں گے تو سارے ایمان سے اُٹھیں گے جبکہ اُس وقت کا  
ایمان لاتا انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا جبکہ وہ پہلے ایمان نہ لائے ہوں  
اگر اپنے ایمان کے ساتھ نیکیاں نہ کی ہوں۔ قیامت اتنی جلدی قائم ہو جائے  
گی کہ خدا آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑے کھوئے ہوں گے اُسے پہننے  
یا پہننے نہیں پائیں گے کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ ایک آدمی اپنی اونٹنی کا  
دودھ نکال کر لائے گا۔ اُسے پی نہیں سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔  
ایک آدمی اپنے حوض کو ہستر کر لے گا اور اُسے پانی سے بھر نہیں سکے گا کہ  
قیامت قائم ہو جائے گی۔ آدمی نے پورا اپنے منہ کی طرف اٹھایا ہوگا  
لیکن اُسے کھا نہیں سکے گا۔

(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایسے لوگوں سے جگہ نہ کر لو  
کے جتنے بالوں کے بڑے ہوں گے اور یہاں تک کہ لوگوں سے نہ روڑا جوڑو  
آنکھوں پر رخ چروں اُٹھ چکی ہوں تاکہ لوگ دسے ہوں گے۔ اُن کے چہرے  
کئی مہل ٹھکانے جیسے ہوں گے۔ (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم خدا کے دے جانے والے جہیوں سے جگہ نہ  
کر لو۔ اُن کے چہرے سرخ، آنکھیں چمکیں چھوٹی چھوٹی، چہرے کئی ہوں گے  
جیسے خدا اُن کے جتنے بالوں کے بڑے ہوں گے۔ (بخاری) اور اسی کی ایک  
روایت میں مرد بن ثعلب سے چوڑے چہرے دے ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ  
مسلمان بیوروں سے جگہ نہ کریں۔ مسلمان اُنہیں قتل کریں گے یہاں

وَيَقْتُلُونَ الْمُتَلَقِّينَ حَتَّى يُصَدِّدَ الْمُتَلَقِّ  
يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يَعْرِضَهُ قَبُولُ اللَّهِ  
يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي بِهِ وَحَتَّى يَنْتَظِرَ  
النَّاسُ فِي الْبُيُوتِ وَحَتَّى يَسْمَعَ الرَّجُلُ بِعَمْرِ  
الرَّجُلِ قَبُولُ اللَّهِ يَسْمَعُهُ مَكَانَهُ وَحَتَّى تَطْلُعَ  
الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ دَرَاهَا  
النَّاسُ أَمْثَلُ لَبِيعُونَ قَدْ أَتَىكَ سَوِيَّتُكَ لَا يَسْمَعُ  
نَفْسًا أَيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ أَمْنَةً مِنْ قَبْلِ أَكْبَرَتِ  
فِي لَبِيعَاتِهَا خَيْرًا وَتَقُولُ مِنَ السَّاعَةِ وَقَدْ تَشْرُ  
الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا  
يُطَوِّدَانِهِ وَتَقُولُ مِنَ السَّاعَةِ وَقَدْ انْصَرَفَ  
الرَّجُلُ بَلَكِنْ لِمَحَبَّتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَتَقُولُ مِنَ  
السَّاعَةِ وَهُوَ يَلْبِطُ حَوْصَهُ فَلَا يَسْتَقِي فِيهِ وَ  
تَقُولُ مِنَ السَّاعَةِ وَقَدْ رَفَعَهُ أَكْلَتُهُ إِلَى فَيْءٍ فَلَا  
يَطْعَمُهَا۔ (متفق علیہ)

۱۴۶۱ وَعَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا بَعَثَ اللَّهُ  
الشَّعْرَ حَتَّى تَقَاتِلُوا الْبُيُوتَ وَتَقَاتِلُوا الْأَعْيُنَ  
حَتَّى تَقَاتِلُوا الْوُجُوهَ ذَلِكَ الْأَوَّلُ كَانَ وَجُوهُهُمْ  
الْمُطَرَّقَةُ۔ (متفق علیہ)

۱۴۶۲ وَعَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَقَاتِلُوا حُورًا وَكُورًا  
مِنَ الْأَعْيُنِ حَتَّى تَقَاتِلُوا الْوُجُوهَ فَطَسَ الْأَوَّلُ صِفَارَ  
الْأَعْيُنِ وَجُوهُهُمُ الْمُهَيَّجَةُ الْمُطَرَّقَةُ بَعَثَ اللَّهُ الشَّعْرَ  
(رواه البخاری) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عَمْرِو  
بْنِ ثَعْلَبٍ عِدَّةً مِنَ الْوُجُوهِ

۱۴۶۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّاعَةَ حَتَّى يَقَاتِلَ  
الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلَهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى

حک کہ یہودی پھر بار غت کے پیچھے چھا ہوگا تو پھر اور درخت کے ٹکڑے اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے یہودی ہے مگر اسے قتل کر دو۔ سوائے غرقہ درخت کے کیونکہ وہ یہودیوں کا ہے۔

(مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ر قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قطان قبیلہ سے ایک آدمی نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لاشی سے لٹکے گا۔ (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دن اندر رات کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ ایک شخص بادشاہ ہوگا جس کو جہاد کہا جائے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ موالی میں سے ایک بادشاہ ہوگا جس کو جہاد کہا جائے گا۔ (مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہر منقریب مسلماً کی ایک جانت کسری کے خزانے کو کھلے گی جو ایضاً کے مقام پر ہوگا۔

(مسلم)

حضرت البرہہ بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسری ہلاک ہوگا اور اُس کے بد کوئی کسری نہیں ہوگا۔ قبیر بھی ضرور ہلاک ہوگا اور اُس کے بد کوئی قبیر نہیں ہوگا۔ تم اُن دروز کے خزانوں کو ضرور اللہ کی راہ میں تقسیم کر دے گے اور جنگ کا آپ نے جگہ تہذیب نام رکھا۔ (متفق علیہ)

حضرت نافع بن غنیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جزیرہ عرب سے جہاد کر دے گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا۔ پھر ایران سے تو اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا، پھر روم سے تو اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا، پھر رجال سے اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا۔ (مسلم)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ چترے کے ایک خیمے میں تھے۔ فرمایا: ر قیامت سے پہلے چھ چیزوں کو گنیں: میراثی وفات، پھر بیت المقدس کا فتح، مرنانا، پھر عام

يَسْتَبِيحُ الْيَهُودِيَّ مِنْ دَرَاوِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ قِيْلَ  
الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ مَسْلُومَانِ هَذَا الْيَهُودِيُّ  
خَلْفِي فَمَنْ قَالَ لَا الْفَرَقُ قَدْ قَاتَا مِنْ شَجَرِ  
الْيَهُودِ - (رواه مسلم)

۵۱۷۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَأُوا لِسَاعَةِ حَتَّى يَقْرَأَ رَجُلٌ مِنْ قَطَانَ يَوْمَ الْقِيَامِ بِصَاحِبِهِ - (متفق عليه)

۵۱۸۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبِ الْيَا مَرْءَ النَّبِيِّ حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يَقَالَ لَهُ أَتَجَبَّاهُ وَفِي رِوَايَةٍ حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِي يَقَالَ لَهُ أَتَجَبَّاهُ - (رواه مسلم)

۵۱۸۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتَفْتَحَنَّ عَصَابَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَنْزَ الْيَهُودِيِّ فِي الْأَيْمَنِ - (رواه مسلم)

۵۱۸۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا كُنُوزِي فَلَا يَكُونُ كُنُوزِي بَعْدَ ذَلِكَ وَفِيهِ لِي بَلَدٌ ثُمَّ لَا يَكُونُ فِيهِ بَعْدَ ذَلِكَ وَلَتَقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَسُحْبَى الْحَرْبِ خُدَعَةً - (متفق عليه)

۵۱۸۳ وَعَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ عَتَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَغْزُونَ خَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحَهَا اللَّهُ ثُمَّ قَارِسَ فَيَفْتَحَهَا اللَّهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحَهَا اللَّهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَالَ فَيَفْتَحَهَا اللَّهُ - (رواه مسلم)

۵۱۸۴ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ دَهْرِي قُبَيْهِ قِيَّتِ أَدَمٌ فَكَانَ أَعْدَاؤُنَا بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ مَوْتِي ثُمَّ قَمَعَ بَيْتُ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ مَوْتَانِ يَا خُدَا



فِيكُمْ تَقْعَصُونَ النَّعْمَ ثُمَّ اسْتَفَاضَ السَّمَاءَ حَتَّى  
يَعْلَى الرَّجُلِ مِائَةً وَيُنَادِي قِيظَلٌ سَاخِطًا تَقَرُّفَةً  
لَا يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ الْعَذَابِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هَدَنَهُ  
تَكُونُ بَيْنَهُمْ ذُرِّيَّتُ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَقْبُرُونَ  
فَيَأْتُوهُمْ تَحْتَ سَمَائَيْنِ غَايَةٍ فَتَحْتِ كُلِّ غَايَةٍ إِبْرَأِيلُ  
عَقْرًا أَلْعَا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۸۵۵ وَحِينَ أَنْ هَدِيَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْمُرُوا السَّاحَةَ حَتَّى يَأْتِيَ الدُّومُ  
يَا الْأَعْمَى أَوْ يَدَا ابْنِ قَيْحَرٍ أَلَيْسَ بِجَيْشٍ وَتِ  
الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا  
تَصَارَفُوا قَاتَلَتِ الدُّومُ وَخَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ  
سَبَّوْنَا نَفَا يَتْلُوهُمْ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللَّهِ  
لَا تُغْلِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ أَعْوَانِنَا فَيَقَاتِلُوهُمْ فَيَهْزِمُوهُمْ  
ثَلَاثَ لَيَالٍ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَتَقْتُلُ شُرُكُهُمْ  
أَقْصَلَ الشَّهَدَاءِ عِندَ اللَّهِ وَتَقْتُلُهُمُ الثَّلَاثُ لَا  
يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَقْتُلُهُمْ فَتُسَلِّطُ عَلَيْهِمْ قَبِيلٌ  
هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْفَنَاءَ قَدْ عَلِقُوا سِيَوفَهُمْ  
بِالزُّيُوفِ رَاذِلَاتٍ فَهُمْ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ  
قَدْ خَلَقَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَفِي ذَلِكَ بَابٌ  
فَإِذَا سَاقَا الشَّامُ حَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَتَمَتَّعُونَ بِالْفِتْنَةِ  
يَكُونُونَ الصُّفُوفَ إِذَا أَيْقُمَتِ الْمَكْلُوفَةُ فَيُتْرَكُ  
عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَأَوْهُ عَدُوًّا لِلَّهِ  
ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْهَلَكُ فِي الْمَاءِ فَكَوَتْ رُكْنُهُ  
لَا نَذَابَ حَتَّى يُبْلِكَ وَلَكِنْ يَقْتُلُ اللَّهُ رُسُلَهُ  
فَيَرْسِلُهُمْ فِي حَدِيثِهِمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۸۸۶ وَحِينَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ لَكَ  
السَّاعَةُ لَا تَعْمُرُوا حَتَّى يَقْسَمَ مِيرَاثُ وَلَا يُفَرِّقَ  
بَغْيِيْمَةٌ شَقَّ قَالَ عَدُوٌّ وَتَجْمَعُونَ يَأْهَلِي الشَّامِ  
وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ بَعَثِي الدُّومَ

موت جہنم میں یوں پیسے گی جیسے بحر میں دوا پھر مال کا بہت بڑھ جانا  
یہاں تک کہ ایک آدمی کو سو دینار دے دیے جائیں گے تب میں وہ ماراض ہی رہے  
گا۔ پھر ایک غزوہ ہوگا جو عرب کے کسی گھر کو نہیں چھوڑے گا مگر اُس میں داخل  
ہو جائے گا۔ پھر تنہا سے اُور دُویوں کے درمیان صلح ہوگی تو وہ جلد شکنی  
کر کے تم پر استی تھنوں والا لشکر لائیں گے جبکہ ہر جنت سے کے اخراج  
بارہ ہزار افراد ہونگے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مدنی لہجہ  
مقابلے کے لیے اسی ایدہ بن کے مقام پر نہ اتریں گے۔ اُن کی طرف  
دینہ منہ سے شکر نکالے گا جو اُن دروں اہل زمین کے بہترین افراد ہوں  
گے۔ جب وہ صف بستہ ہوں گے تو دُوی کہیں گے کہ ہمارے اُن آدمیوں  
کو چھوڑ دیجیے جن کو آپ نے قید کیا ہے تاکہ یہاں سے لڑیں، مسلمان کہیں گے کہ ہمارے  
کی قسم ہم اپنے جانوں کو تم سے ہیر نہیں کریں گے۔ پس ان سے لڑائی ہوگی  
تو ایک نہائی شکست کھا جائیں گے جن کی اللہ تعالیٰ کبھی توبہ قبول نہیں کرے  
گا۔ ایک نہائی شہید کر دیا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے اہل شہادہ ہوں  
گے اللہ ایک نہائی فتح پائیں گے جو کبھی ہتھ میں نہیں ڈالے جائیں گے پس وہ  
قسطیہ کو رخ کر لیں گے۔ ابھی وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے اُور تلواریں اُٹھانے  
نے زمین کے دفعت سے نکالیں ہوں گی کہ ان میں شیطان چھلنے لگا کہ تم سے  
بعد جہاں تم سے لڑوؤں کے پاس آگیا۔ وہ کہیں گے مگر یہ خبر غلط ثابت ہوگی۔  
جب وہ شام میں ہوں گے تو وہ اُٹھ آئے گا۔ وہ جنگ کی تیاری کر کے صف بستہ  
ہوں گے۔ جب نازکی اقامت کی جائے گی تو حضرت عیسیٰ نازل ہوں گے اللہ  
اُن کی امانت کریں گے۔ جب اللہ کا دشمن انہیں دیکھے گا تو ایسے چلے گا جیسے  
تک ہانی میں گھٹا ہے اگر چھوڑے رکھیں تو سارا پھل جلے، یہاں تک کہ  
اپنا وجود کھو دیتے، لیکن اللہ تعالیٰ ان کے دست مبارک سے اُسے قتل کر لے  
گا۔ پس وہ اپنے نیر سے میں لوگوں کو اُس کا خون دکھائیں گے۔ (مسلم)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں  
ہوگی یہاں تک میراث تقسیم نہ کر لی جائے اللہ مال غنیمت پر خوشی نہ کی جائے  
پھر فرمایا کہ دشمن شام والوں کے لیے جمع ہوں گے اللہ اہل اسلام و دُویوں  
کے لیے اکٹھے ہوں گے۔ پس مسلمان موت کی بازی لگانے والی فوجیں بھیجیں







صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہر مشرک یا کافر جو تم کو دیکھے اس سے ہٹ کر دو گے پھر تم اللہ وہ اپنے پیچھے داسے دشمن سے جنگ کرو گے پس نہ اپنی مدد کی جلدی کی، غیبت دہیہ جاری کرے اور سلامت رہو گے پھر تم واپس لوٹے ہوئے بیٹوں والی چراگاہ میں آؤ گے۔ پس انصاریوں میں سے ایک آدمی صلیب اٹھا کر کہنے لگا کہ صلیب غائب آئی۔ مسلمانوں میں سے ایک آدمی بھٹکے ہوئے ہو کر گئے۔ اس وقت رسولی محمدؐ کی خبر ہوئی کہ یہ ایک آدمی غیبت کے لیے جمع ہو جائیں گے۔ بعض راویوں نے یہ بھی کہا کہ مسلمان اپنے ہتھیاروں کی طرف پھینکیں گے۔ اس جماعت کو اللہ تعالیٰ شہادت سے سزا فرمائے گا۔

(ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر حبشیوں کو چھوڑے رکھنا جب تک کہ تم سے چھوڑے رہیں کیونکہ میں تم سے گانا کہہ کرے خزانے کو مگر وہ چھوڑی ہند ہوں والا حبشی۔ (ابوداؤد)

ایک صحابی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر حبشیوں کو چھوڑے رکھنا جب تک کہ وہ تم سے چھوڑے رہیں اور ترکوں کو چھوڑے رکھنا جب تک کہ وہ تم سے چھوڑے رہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت جریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: تم سے چھوڑی آنکھوں والے میں ترک فرمیں گے۔ تم انہیں میں دفن کرنا یہاں تک کہ جمہور عرب تک پہنچا دو گے۔ پہلے ایک میں جو ان میں سے جاگ گئے وہ پتہ جائیں گے۔ دوسری ایک میں بعض پھیں گے اور بعض ہلاک ہوں گے اور تیسری دفن تو وہ ہڑ سے اکٹھا کر دیے جائیں گے یا جو کچھ فرمایا۔

(ابوداؤد)

اللہ علیہ وسلم یقول سَمَاعُونَ الرَّوْمُ صَحَابَا  
الْمَنَا فَتَعْرِضُونَ أَنْتُمْ دُھَمَّ عَدَاوَتِمْ وَرَأَيْتُمْ  
قُلُوبَهُمْ وَتَعْمَقُونَ وَتَسْلَمُونَ ثُمَّ تَرْجِعُونَ  
حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي نَلْوٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ  
النَّصَارِيَّةِ الصَّلِيبَ فَيَقُولُ عَلَيَا الصَّلِيبَ فَيَضْطَبُّ  
رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ قِيدَهُ فَيَعْبُدُ ذَلِكَ تَعْبُدُ  
الرَّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ وَرَأَى بَعْضُهُمْ فَيَمُودُ  
الْمُسْلِمُونَ إِلَى أَسْرِيَتِهِمْ فَيَقْتُلُونَ فَيَكْفُرُ مَا اللَّهُ  
يُتْلِكَ الْغَصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ - (رواه أبو داود)

۱۹۳ ۱۹  
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتْرَكُوا الْعَبْسَةَ مَا دَعَوْكُمْ وَاتْرَكُوا  
قَوَانِدَ لَا يَسْتَحْرِيمُ كَوْنُ الْكَعْبَةِ إِلَّا ذَوَا السُّوَيْقَتَيْنِ  
مِنَ الْعَبْسَةِ - (رواه أبو داود)

۱۹۴  
وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَا الْعَبْسَةَ مَا دَعَوْكُمْ وَاتْرَكُوا  
الْتَرَكُ مَا تَرَكُكُمْ - (رواه أبو داود)

۱۹۵  
وَعَنْ بَرِّ بْنِ عَمْرِو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ يَقُولُ لَكُمْ قَوْمٌ مِّمَّا لَا عَيْنَ يَغْيِي  
الْتَرَكُ قَالَ سَوَّوْنَهُمْ قُلْتُ مَوَاتٍ حَتَّى تُلْجِفُوهُمْ  
بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَأَمَّا فِي السَّيْفَةِ الْأُولَى فَيَسْجُو  
مَنْ هَدَرَ مِنْهُمْ وَأَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَسْجُو بَعْضُ  
وَيَعْلُكُ بَعْضُ وَأَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيَصْطَلِمُونَ أَوْ  
كَمَا قَالَ - (رواه أبو داود)



کے لوگ تین گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک گروہ ترسیلوں کی دھمکی اور جنگ کر اختیار کرے گا اور ہواک ہو جائیگا۔ دوسرا گروہ امان حاصل کرے گا اور وہ بھی ہواک ہو جائے گا۔ تیسرا گروہ اپنے بال بچوں کو پیچھے رکھتے ہوئے اُن سے شرسے گا اور وہ شہید ہیں۔

(ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ شہر آباد کرتے رہیں گے جن میں ایک شہر کو بھروسہ کیا جائے گا۔ اگر تم اُس کے پاس سے گزرو یا اُس میں داخل ہو تو وہاں کی شہر والی زمین بہتر و بار بار اُس کی بگورول اُس کے بازاروں اور اُس کے اسیروں کی زمینوں سے بہتر ہے۔ تم اُس کے منافع کے واسطے کو لازم پکڑنا کہ اُس میں سورتوں کا بیج بنے۔ پھر وہاں کو بار بار اُن کی زمینوں کا آباد کرو۔ کچھ لوگ رات گزاریں گے لیکن حج کو بند نہ کرو۔ غنیمت رہیں گے۔

(ابوداؤد)

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ کہا کہ تم حج کے ارادے سے نکلے تو ایک آدمی نے تم سے کہا کہ کیا تمہارے نزدیک کوئی بستی ہے جس کو آباد کیا جاتا ہو؟ ہم نے کہا، ہاں اس نے کہا کہ تم میں سے کوئی مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ میرے بے مسجد و منار میں دو رکعتیں پڑھے یا چار رکعتیں کہ یہ ابھر رہا ہے یہ ہے۔ میں نے اپنے غلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام سے روایت کیا کہ وہ فرماتے ہیں کہ تمہارے نزدیک قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مسجد و منار سے شہیدوں کو اٹھائے گا جن کے ساتھ شہداء ہند کے حاکم کوئی کھڑا نہیں ہوگا۔ روایت کیا اسے ابوداؤد نے لکھا کہ یہ مسجد صلیا کے نزدیک ہے اور اُن قسطنطنیہ کے قسطنطینیہ میں۔

والی حدیث ابوداؤد ان شاء اللہ تعالیٰ ہم باب ذکر الامین والاشام میں ذکر کریں گے۔

حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى شَوْطِ الشَّهْرِ فَيَتَقَرَّقَ أَهْلُهَا ثَلَاثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ فِي أَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَهَلَكُوا وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ لَأَنفُسِهِمْ وَهَلَكُوا وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُونَ ذُرَارِيَهُمْ خَلْفَ ظُهُورِهِمْ وَيَقَاتِلُوهُمْ وَهَذَا الشَّهْرُ (رواه أبو داود)

۵۱۹۴ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَنَسُ إِنَّ النَّاسَ يُسْقِطُونَ أَهْلًا قُلْتَ مَضًى وَبِئْسَ مَا يَقُولُ لَهُ الْبَصَرَةُ فَإِنْ أَتَتْ مَوْتَ بَهَا أَوْ دَعَلَتْهَا فَإِنَّكَ دَسِخًا وَكَلَامًا وَ تَحِيلُهَا وَسُوءُهَا وَبَابُ أَمْرٍ بِهَا دَعَلُكَ بِضَوَائِجِهَا فَإِنَّهُ يَكُونُ بِهَا خَسْفٌ وَقَدْ ذُكِرَ وَرَجَعَتْ وَقَوْمٌ يَبْهَتُونَ وَيَصْهَبُونَ قَسْرَةً وَخَنَازِيرَ (رواه أبو داود)

۵۱۹۸ عَنْ صَالِحِ بْنِ دَرْمِجٍ يَقُولُ انْطَلَقْنَا حَاجَتَيْنِ قَدْ أَزْجَلُ فَقَالَ لَنَا إِلَى جَنَّتَيْهِمْ قَرِيبَةٌ يَقُولُ لَهَا الْأُبَّةُ فَكُنَّا نَعْمُ قَالَ مَنْ يَقْضِي فِي مَنَاسِكَكُمْ أَنْ يَصِيَّ بِِي فِي مَسْجِدِ الْعِشَاءِ رَكَعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُولُ هَذَا لِأَبِي هُرَيْرَةَ جَعَلَتْ خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعِشَاءِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَهِدَاءَ لَا يَقُومُ مَعَهُ شَهِدَاءُ مَبْنُودٌ عَلَيْهِمْ (رواه أبو داود) وَقَالَ هَذَا الْمَسْجِدُ مَتَانِي النَّهْرُ وَسَنَدُ كَوْعَدِيكَ أَبِي الدَّرَّكَاءُ أَنَّ مَسَاطِطَ الْمُسْلِمِينَ فِي بَابِ ذِكْرِ الْيَمِينِ وَالشَّامِلِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

### تیسری فصل

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم حضرت عمر کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

۵۱۹۹ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيْكُمْ مَعْظَمُ حَبْلِكَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

میر و سلم کی فقہ کے متعلق حدیث کس کو یاد ہے؟ میں نے کہا: مجھے یاد ہے جس طرح حضور نے فرمایا تھا کہ کیا کہیں کیجیے، آپ ترجمے یا بہت میں کر کیا فرمایا تھا۔ میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تنواری کے گھر والوں، آلِ حبان، افلاک اور جہان سے ہیں جسے جن کو کفارہ روز سے نماز، صوم، نیکی کا حکم دینے والا بھائی سے روکنے کے ذریعے الایمان تہا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میرا یہ الزام نہیں، میرا الزام اس قسم سے ہے جو مسجد کی مروج کی طرح غائب ہوتے ہوئے۔ میں نے کہا کہ اسے امیر المؤمنین! آپ کو اس سے کیا غرض؟ جبکہ آپ کے اللہ اس کے درمیان ایک بندہ روزانہ ہے۔ فرمایا کہ وہ روزانہ توڑا جائے گا یا کھو جائے گا؟ میں نے کہا: بلکہ توڑا جائے گا۔ فرمایا کہ یہ تو اس کے نیا نہ ہوگا ہے کہ کچھ بھی بند ہی نہ ہو سکے۔ ہم نے حضرت عائشہ سے گزارش کی کہ کیا حضرت عمر اس دروازے کے متعلق جانتے تھے؟ فرمایا: ان جیسے آگ کے بدلے کو جانتے تھے۔ میں نے ان سے حدیث بیان کی تھی کہ فی غلط بات نہیں کی تھی۔ ہم فہم گئے کہ حضرت عائشہ سے دروازے کے متعلق پوچھیں۔ ہم نے سہ دن سے کہا کہ آپ پوچھیں۔ انہوں نے پوچھا تو فرمایا وہ خود حضرت عمر تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تخطیط کی سطح قیامت کے ساتھ ہے۔ روایت کیا اسے تو میری نے اللہ کا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِي لَكَ لِحَبْرَتِي وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَفِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَذَلِكُمْ أَجَارِكُمْ يَكْفُرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ لَكُمْ أُرِيدُ الْيَقِيْنُ تَمُوجُ الْيَقِيْنُ قَالَ قُلْتُ مَا لَكَ ذَلِكَ وَلَهَا يَا أَوْسَدَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُخْلَقٌ قَالَ فَكَبَّرَ الْبَابُ أَدْبَعْتُمْ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ أَخْرَى أَنْ لَا يُعْزَلَ أَبَدًا قَالَ قُلْتُ لِحَدِيثٍ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ هَذَا الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَتِ دُونَ عِيْدِ لَيْلَةٍ إِنْ حُدِّثْتُ حَبِيْبًا لَيْسَ بِالْأَخْلَاطِ قَالَ قُلْتُ أَنَا لَكَ حَدِيثٌ هَذَا الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوفِي سَلَّمَ فَكَانَ فَقَالَ عُمَرُ

(متفق علیہ)

۵۲۰۰ وَهَنْ أَلَسَ قَالَ قُلْتُ الْقُسْطُ طَبِيعِيَّةٌ مَرَّةً فِي السَّاعَةِ - ذِكْرُ الْيَقِيْنِ فِي وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

## قیامت کی نشانیاں

## بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

### پہلی فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیاں میں سے ہے کہ کلمہ اُٹھ جائے گا، جہان بڑھ جائے گی، زمانا کثرت ہوگی، شراب بہت پی جائے گی، مرد گھٹ جائیں گے، اللہ تعالیٰ بہت بڑھ جائیں گی یہاں تک کہ پچاس مردوں کی نگرانی کرنے والا ایک مرد ہوگا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ علم گھٹ جائے گا

۵۲۰۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزَّكَاءُ وَيَكْثُرَ شَرِبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيْمُ الْوَاحِدُ وَفِي



رَوَايَةُ يَقُولُ الْجَمْعُ وَيُظْهِرُ الْجَمْعُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۰۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابَيْنَ فَاحْذَرُوهُمَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۰۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيَّعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدِينَتَهُ إِذْ جَاءَهُ أَغْرَابِي فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ إِذَا ضَيَّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْظُرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا قَالَ إِذَا دُمِدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْظُرِ السَّاعَةَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۲۰۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْفُرَ الْمَالُ وَ يَغِيصَ حَتَّى يُخْرِجَ الرَّجُلَ زَكَاةَ مَالِهِ فَلَا يَحْدُثُ يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَ حَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرَوَّجًا وَ أَهْمَارًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ فِي رَوَايَةٍ لَهُ قَالَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِينُ إِهَابَ أَوْ يَهَابَ)

۵۲۰۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ الدَّهَانِ خَلِيفَةٌ يَقْبِضُ الْمَالَ وَلَا يَعْدُهُ وَ فِي رَوَايَةٍ تَالِ يَكُونُ فِي آخِرِ أَهْلِ خَلِيفَةٍ يَعْنِي الْمَالَ حَتَّى لَا يَعْدُهُ عَدَاً

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۰۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ السَّاعَةِ حَتَّى يَخْرُجَ الْفَرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَيَقْتُلُ النَّاسَ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُ مِنْ كُلِّ مِائَةِ سَعَةٍ وَ تَسْعُونَ وَ يَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعْنَتِي أَكُونُ الْيَوْمَ أَنْجُوْ-

۵۲۰۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ الْفَرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَيَقْتُلُ النَّاسَ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُ مِنْ كُلِّ مِائَةِ سَعَةٍ وَ تَسْعُونَ وَ يَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعْنَتِي أَكُونُ الْيَوْمَ أَنْجُوْ-

اں دو حالت غالب آجائے گی۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت سے پہلے بہت ہی جھوٹ بولنے والے میں ہوں گے۔ اُن سے ڈر رہنا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرمادے تھے کہ ایک امرابی حاضر ہوا کہ جو کہ عربی گزرا ہوا قیامت کب ہے؟ فرمایا کہ جب امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا عربی کی کفایت کس طرح کر دی جائے؟ فرمایا کہ جب کار چھٹ جائے تو اہل دلوں کے سپرد کر دیا جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ (بخاری)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مال بڑھ کر عام نہ ہو جائے۔ یہاں تک کہ ایک آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر نکلتے گا لیکن اُسے کوئی نہیں ملے گا جو اسے قبول کرے۔ یہاں تک کہ سرزمین عرب بھی چرواہوں اور نہروں میں تبدیل ہو جائے گی (مسلم) اور اسی کی ایک روایت میں فرمایا کہ مکانات الہب یا سیلاب تک پہنچ جائیں گے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک خلیفہ ہوگا کہ مال تقسیم کرے گا اور شمار نہیں کرے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ یہی امت کے آخری وفد میں ایک خلیفہ ہوگا جو مل کر مل بٹٹے گا اور بالکل نہیں گنے گا۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے کہ دریا کے فزات سولے کے خزانے کی جگہ سے کھل جائے گا جو موجود ہو تو اس میں سے کچھ بھی نہ ملے۔

(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دریا کے فزات سولے کے خزانے کی جگہ سے کھل جائے۔ لوگ اس پر آپس میں لڑیں گے کہ ہر نو میں سے خانوں میں سے کچھ بھی نہ ملے۔ اُن میں سے ہر ایک ہی کے لئے کہ اس شخص! وہ بچنے والا شخص میں نکلے۔

(رداء مسنون)

۵۲۰۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ مِمَّنْ أَمْلَأَ دُكْيَانَهُمَا امْتَنَانُ الْأَسْطُكَا نَزَّ مِنَ الدَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَبِغِي مِمَّنْ الْقَائِلُ فَيَقُولُ فِي هَذَا امْتَنَنْتُ وَيَبِغِي مِمَّنْ الْقَائِلُ فَيَقُولُ فِي هَذَا أَقْطَعْتُ رَحِمِي وَيَبِغِي مِمَّنْ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هَذَا أَقْطَعْتُ يَدِي ثُمَّ يَدْعُوهُ فَلَا يَأْخُذُ بِهِ مِنْهُ شَيْئًا - (رداء مسنون)

(مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مین اپنے جگر کے خوشے اُگل دے گی جو سونے چاندی کے ستون ہوں گے۔ قاتل اگر کے لگا کر میں نے اس کی خاطر قتل کیا تھا اس کے لگا کر میں نے اس کی خاطر قتل کر دی۔ چور اگر کے لگا کر اس کی خاطر میرا مال کاٹ گیا۔ پھر اسے چھڑ دیں گے اور اُس میں سے کچھ نہیں ہیں گے۔ (مسلم)

(رداء مسنون)

۵۲۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ لَدُنِّيَا حَتَّى يَمُوتَ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَقُولُ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَلَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِدِ الْبَاقِينَ إِلَّا الْبَلَاءُ - (رداء مسنون)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہی قبر کے پاس سے گزرے گا تو اس پر بیٹھ جائے گا اور اس کے کلاں میں اس قبر کے لگا کر یہ ہو کہ تیرے دین کے باعث نہیں ہو کہ مصیبت کی وجہ سے ہو گا۔ (مسلم)

(رداء مسنون)

۵۲۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَعْدُمَ تَارِ مِجِ الْأَرْضِ الْجَبَّارُ لَيْسَ فِي أَحَقَّ الْأَيْدِي بِمُضَرِّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سر زمین جہاز سے ایک اُگل جائے گی جس سے بھر کے اونٹوں کی گردنیں بھی چمک اُٹھیں گی۔ (متفق علیہ)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۱۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ تَارُ حُشْرُ النَّاسِ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ (رداء البخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی وہ اُگل ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ (بخاری)

## دوسری فصل

(رداء مسنون)

۵۲۱۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُونَ السَّاعَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُونَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُونُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُونُ السَّاعَةُ كَالْقَضْمَةِ بِالسَّارِ - (رداء الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمانے نزدیک ہو جائیں گے یہاں تک کہ سال جیسے جیسے، مہینے ہفتے جیسے، ہفتے دن جیسے، دن گھنٹے جیسے اور گھنٹے شے کی چمک جتنی دیر کے برابر ہوں گے۔ (ترمذی)

(ترمذی)

(رداء الترمذی)

۵۲۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ قَالَ بَعَثْنَا

حضرت عبد اللہ بن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ



رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْتَمَ عَلَى  
قَدَامَيْهِ فَدَرَجَعْنَا فَلَمْ نَقْتَمِ شَيْئًا وَعَسَرَ  
الْجَهْدُ فِي دُجْرِهِنَا فَنَقَامَرَيْنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ  
لَا تَكِلْهُمَا إِلَيَّ فَأَضَعَفَ عَنْهُمَا وَلَا تَكِلْهُمَا إِلَى  
الْأُخَرِ فَمِنْ عَجْزٍ وَأَعْتَمَاهَا وَلَا تَكِلْهُمَا إِلَى الثَّانِي  
فَيَسْتَأْثِرُوا عَلَيْهِ ثُمَّ وَصَّ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ  
قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ  
تَوَلَّتْ الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَيْتَ الزَّلَازِلُ  
وَالْبَلَالُ وَالْأُمُورُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يُؤَمِّنُ  
أَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِي هَلِمْ إِلَى رَأْسِكَ

(رواة أبو داود)

٥٢١٣ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ النَّفْسُ وَدَلَّ  
الْأَمَانَةُ مَقَامًا وَالزُّكُوفُ مَقَرَّمًا وَتَعَلَّمَ لُغَمَ الْبَنِينَ  
وَأَطَاعَ الرَّجُلُ مَرَاتِنَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ وَأَذَى صَدِيقَهُ  
وَأَقْطَعَ أَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ  
وَسَادَ الْقَبِيلَةُ فَاسْمُهُمْ وَكَانَ زَعِيمُ الْقَدَرِ  
أَرْدَلُهُمْ وَأَكْرَمُ الرَّجُلِ مَعْقَاةُ شَرِّهِ وَ  
ظَهَرَتِ الْقِيَمَاتُ وَالْمَعَارِفُ وَشَرِبَتِ الْخُمُورُ  
وَلَعَنَ الْيَهُودَ وَالْأَنْصَارُ أَوْلَهَا فَأَرْثَوُا عِنْدَ  
ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ وَرَزَلَتْ دُخْنًا وَمَسَخَا  
وَقَدْ قَامَ آيَاتُ تَنَابُهُ كَوْنًا وَنُطْمَ سَكَّةُ  
فَنَتَابَهُ -

(رواه المصنف)

٥٢١٥ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُ أُمِّيَ خَمْسَ عَشْرَةَ حَصْلَةً  
حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ وَعَدَّ طَبَقُ الْخِصَانِ وَلَمْ  
يَكُنْ تَعْلَمُ لِحَاظِ الدِّينِ قَالَ وَبَدَأَ  
صَدِيقُهُ وَجَعَلَا أَبَاهُ وَقَالَ وَشَرِبَ

مسلے اللہ تعالیٰ نے علیہ وسلم نے ہمیں جہاد کے لیے پیدل رواد فرمایا۔ ہم نصیحت کے بغیر واپس لوٹے۔ حضور نے ہمارے چہروں پر مشقت کے آثار ملاحظہ کیے تو ہمارے درمیان کھڑے ہو کر دعا کی: اے اللہ! انہیں میرے سپرد کرنا کہ میں کم خدمتہ جانوں۔ انہیں ان کی جانوں کے سپرد بھی نہ کرنا کہ یہ عاجز و جاہل ہوں۔ انہیں لوگوں کے سپرد بھی نہ کرنا کہ وہ دوسروں کو اپنی پرترہ جیت دیں۔ پھر دست مبارک سے حجر پر رکھ کر فرمایا: اے ابن حنظل! جب تم دیکھو کہ خلافت ارضیٰ منہ تنس میں آگئی ہے تو چھٹا کر ڈال دے اور کافورم اعلیٰ محمد بن عبدکے آگئے۔ اُس روز قنات لوگوں سے اتنی نزدیک ہو گئی جتنا میرا ہاتھ تھارے سر سے۔

(والله اعلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جس وقت غنیمت کو ذاتی دولت، امانت کو مال غنیمت، اور ذکوۃ کو نادان شمار کیا جائے۔ آدمی اپنی بیوی کی اطاعت اور اپنی ماں کی نافرمانی کر دے۔ اپنے والدین سے نزدیک اور اپنے باپ سے دُکھ رہے، مسجدوں میں اور نازیں بلند بنوں، قبیلے کا سرکار اُن میں سے بدکردار ہو تو ہم میں ذلیل آدمی ستر شہر بنوں۔ آدمی کی عزت اُس کے شر سے ڈرتے ہوئے کی جائے، اگھانے بچانے والی جہت میں ظاہر ہو جائیں، اشرافیں پی جائیں، بس امت کے آخری لوگ چلے لوگوں پر منت کریں، اُس وقت سر پہ آندھریں، لہلاہوں، اندھیا دھندلے، اشک سے اپنے اچھڑے سے کا انتظار کرنا اور ایسی نشاندہی کا جو اس طرح متواتر آئیں گی جیسے طری کو دھماکے ٹٹٹنے پر دانے متواتر گر جاتے ہیں۔

(زیر قلم)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری امت میں پندہ باتیں کہے تو ان پر بلا ہوگی۔ ان باتوں کو شمار کیا لیکن دین کے جوا اور علم پر حمانے کا ذکر نہیں کیا۔ فرمایا کہ اپنے دوست پر احسان آؤ والدین پر ظلم نہ کرو اور فرمایا کہ شراب پی کر مارے گی اور ریشم پہنا جائے گا۔

الْبَعْدُ وَلَيْسَ الْحَدِيثُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۲۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبِ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَنِي يَؤُوحَ اسْمُهُ (سَمِيحٌ) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ فِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ لَا يَكْفُرُ اللَّهُ بِكَ اللَّهُ تَعَالَى ذَلِكَ النَّيْمُ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا رَجُلًا مِثْلِي أَدِمْتُ أَهْلَ بَنِي يَؤُوحَ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِي سَرَّاسْمُ أَبِي يَسَلَا الْأَرْضُ قِسْطًا وَعَدَلًا كَمَا مِلَّتُ ظُلُمًا وَجَوْرًا -

۵۲۱۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ النَّبِيُّ مِنْ عِزَّتِي مِنْ أَوْلَادِ قَاطِمَةَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) ۵۲۱۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ مِنْ مِثْرِي أَجَلِي الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ يَسَلَا الْأَرْضُ قِسْطًا وَعَدَلًا كَمَا مِلَّتُ ظُلُمًا وَجَوْرًا يَسَلَاكَ سَبْعَ بَنِينَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۲۱۹ وَعَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ الْمُهَدِّي قَالَ فِيهِ مِثْرُ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا مُهَدِّي أَعْطِنِي أَعْطِنِي قَالَ يَعْطِي لَهُ فِي تَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يُحْمِلَهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۲۲۰ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ حَلِيفَةِ فَيُخْرِجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيَبْأَعُونَهُ بَيْنَ النَّزْنِ وَالْمَقَارِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخَفُّ بِهِمْ بِالنَّبِيِّ دَاوُدَ بَيْتَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ فَرَاذًا رَأَى

(ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عرب کا ایک ایسا شخص ہوگا جو میرے اہل بیت سے ہوگا جس کا نام میرے نام سے مطابقت رکھے گا ترمذی، ابو داؤد، اندلس کی ایک روایت میں فرمایا اگر دنیا کا صرف ایک ملک ہی باقی رہ گیا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو طویل کر دے گا یہاں تک کہ اس میں ایک آدمی کو میرے نام سے اہل بیت سے کھڑا کرے گا، جس کا نام میرے نام سے اندلس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام سے مطابقت کرے گا۔ وہ زمین کو بدل دینا اس وقت سے میرے گا۔ جیسے وہ ظلم و جور سے بھر دی گئی ہوگی۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہی میری عسرت اور خاطر کی اولاد سے ہے۔ (ابو داؤد)۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ یہی میرے گھر سے ہے، کشادہ پیشانی والا اور بلند ناک والا۔ زمین کو بدل دینا اس وقت سے میرے گھر سے جیسے وہ ظلم و جور سے بھر گئی ہوگی، سات سال حکومت کرے گا۔

(ابو داؤد)

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی کہا کہ کرتے ہوئے فرمایا اس کے پاس ایک آدمی آگے آئے گا یہ اسے یہی دیکھے مجھے ملایکے ملے ملایکے۔ وہ انھوں سے اس کے پیرے میں اتنا بھرے گا جتنا وہ آٹا کے گا۔ (ترمذی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک خلیفہ کے فوت ہونے پر اختلاف ہوگا۔ اہل مدینہ سے ایک آدمی بھاگ کر مکہ کو کھڑے چلا جائے گا۔ اہل مکہ اس کی خدمت میں حاضر ہو کر اسے باہر نکال دیں گے جبکہ وہ ناپسند کرتا ہوگا۔ پس حجر بن عدی اللہ منہاج الامم کے درمیان اس کے اہل پر محبت کریں گے۔ شام سے اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا جو مکہ کو فتح کرے اور مدینہ منورہ کے درمیان جیلہ کے مقام پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ اس بات کو دیکھیں گے تو شام کے تبدیل



تَعْلِمُ رَحْمَةُ اللَّهِ بَعْدَ -  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)  
اپنی کمرے کا انداز اس کے جوتے کا تہہ بھی انداز اس کی طن بنائے گی جو اس کے گھر  
والوں نے اس کے بعد کیا۔ (ترمذی)

## تیسری فصل

۵۲۲۳ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَاتُ بَعْدَ الْيَمَانِ -  
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)  
حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نشانیاں دو سو برس کے بعد ہوں گی۔  
(ابن ماجہ)

۵۲۲۵ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ النَّبَايَاتِ السُّودَ قَدْ  
جَاءَتْ مِنْ لَهْلِ خُرَّاسَانَ فَأْتَوْهَا فَإِنَّ فِيهَا لُفَيْفَةً  
اللَّهُ الْمَهْدِيَّ -  
حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے  
آئے ہوئے دیکھو لڑائی کے اس ماحول پر مانا کہ تم ان میں اللہ کا خلیفہ مہدی  
ہو گا۔ روایت کیا اسے بیہوشی نے دلائل البتہ میں۔

۵۲۲۶ وَعَنْ أَبِي رَسْحَانَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ دَنْظَرٍ  
رَأَى أَبَا الْحَسَنِ وَقَالَ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَأَلَهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيُخْرِجُ مِثْرَ  
صَلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِهِ يَنْبَغِي لَهُ فِي الْخَلْقِ  
وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ يَسَلَدُ الْأَرْضِ  
عَدَلًا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَدَوْلَبُ بْنُ كُرَيْبٍ الْفَصَّيْ)  
ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے  
مجاہزاد سے حضرت حسن کی طرف دیکھ کر فرمایا یہ میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے یہ نام دیا ہے اللہ عنقریب اس کی  
نسل سے ایک آدمی پیدا ہو گا جس کا نام تمہارے بیٹے کے نام پر ہو گا۔ وہ اعلیٰ  
میں خود سے مشابہت رکھے گا اور حدوت میں مشابہت نہیں ہو گا پھر تصریح کرتے  
ہوئے فرمایا کہ زمین کو مل وادعات سے بھر دیگا روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور تفسیر کا ذکر کیا۔

۵۲۲۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدْ جَرَادُ  
فِي سَنَةِ مِنْ سِنِي عُمَرَ الْبَنِي تُدْرِي فِيهَا فَاسْتَوَى  
بَيْنَ الْإِلَهِ هَمَّا شَيْئًا فَبَعَثَ إِلَى الْيَمَنِ رَاكِبًا  
وَرَاكِبًا إِلَى الْعِدَايِ وَرَاكِبًا إِلَى الْقَاهِرِ يَسْأَلُ  
عَنِ الْجَرَادِ هَلْ أُرِي مِنْ شَيْئًا فَأَتَاهُ التَّزَكِي  
الْقَوِي مِنْ قَبْلِ الْيَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَتَمَكَّرَهَا بَيْتَ  
يَدَيْهِ فَلَمَّا رَأَاهَا عُمَرُ كَبَّرَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ  
وَجَلَّ خَلَقَ أَلْفَ أُمَّةٍ وَثَلَاثَةً مِنْهَا فِي الْبَعَثِ  
وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثَةٌ فِي الْبَرَكَاتِ أَذْكَلَ هَلَاكٍ لِهَذِهِ  
الْأُمَّةِ الْجَرَادُ فَإِذَا هَلَكَ الْجَرَادُ تَنَاسَلَتْ بَعَثُ  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس سال ٹھیلے  
عمر ہو گئیں جس سال حضرت عمر کی وفات ہوئی تھی۔ انھیں اس بات کا سمجھنا  
مسدود نما اللہ بین اللہ عراقی اللہ شام کی طرف یہ لو پہنچنے کے لیے سوار ہو کر فرما  
کر کیا ان میں سے کوئی شئی بھی گئی ہے؟ پس یمن کی طرف سے ایک سوار بھیج کر  
مڈیاں لے کر آیا اللہ آپ کے سامنے قال دیں جب حضرت عمر کے اہل قریب  
دیکھا تو بحیرہ گئی اللہ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو  
فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک ہزار قسم کی مخلوق پیدا  
کی ہے۔ چھ سو قسم کی مسند میں اللہ چار سو قسم کی خشکی ہیں۔ اس  
امت میں سب سے پہلے مڑی ہلاک ہو گی۔ مڑی کے بعد دوسری  
تیسری مڑی ہلاک ہوں گی جیسے مڑی کا دھماکا ٹوٹنے پر ٹکے گرتے ہیں۔  
روایت کیا اسے بیہوشی نے شعب الایمان میں۔

اندر ملوث کی جہتیں اُس کی خدمت میں حاضر ہو کر جیت کر رہا گی۔ پھر اگر اس کا ایک آدمی، بنی کعبہ سے ملے، اُس کی طرف لشکر بھیجے گا تو وہ اس لشکر پر غالب آئیں گے۔ یہ بنی کعبہ کا لشکر ہو گا۔ وہ لوگوں میں امن کے ہی کی سنت کے مطابق معاملہ کرے گا۔ اسلام اپنی گردن زمین میں ڈال دے گا۔ پس وہ سات سال رو کر وفات پائے گا اور مسلمان اُس پر نماز پڑھیں گے۔  
(ابوداؤد)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مسیبت کا ذکر فرمایا جو اس امت کو پہنچے گی۔ آدمی کو ظلم سے بچ کر چھپنے کی کوئی جگہ نہیں ملے گی۔ پس اللہ تعالیٰ میری عزت اور میرے اپنی امت سے ایک آدمی کو کھڑا کرے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھر گئی ہو گی۔ آسمان کے رہنے والے اُنہیں زمین کے رہنے والے اُس سے خوش ہو جائیں گے۔ آسمان اپنی بارش سے ایک قطرہ بھی نہیں چھوڑے گا مگر ہر سادے گا اُنہیں زمین اپنی نباتات سے کوئی چیز نہیں چھوڑے گی مگر اگھر دے گی۔ یہاں تک کہ زندہ لوگ مرنے والوں کے زندہ ہوجانے کی نشتا کر دیں گے۔ وہ اس حالت میں ساٹ یا آٹھ یا نو سال رہیں گے۔ روایت کیا کہ عالم نے مستدرک میں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا یدلوا الذہر سے ایک آدمی اپنے شو میں گرفتار نہ کیا جائے گا کہ اس کے منہ پر الجھیس پر ایک آدمی ہو گا جس کو منہ پر کیا جائے گا۔ وہ اپنی منہ پر آبا کرے گا اور ٹھکانا دے گا جیسے قریش نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ٹھکانا دیا تھا۔ اُس کی حد کو ناہر مسلمان پر واجب ہے یا فرمایا کہ اُس کی بات ماننا۔

(ابوداؤد)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ زندہ سے انسانوں سے بائیں نہ کر لے گئیں اور یہاں تک کہ آدمی سے اُس کے کڑے کا چننا

النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاكَ أَهْدَاكَ الشَّامِرَ وَخَصَّاهُ أَهْلُ  
الْبَصَرِ قَبِيْلَ يَمُوْنَةَ ثُمَّ يَكُنَّ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ  
أَخُوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعَثًا فَيُظْهِرُونَ  
عَلَيْهِمْ وَهَذَا لَكَ بَعَثٌ كَلْبٌ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ  
يُسْتَعْرِ كَيْدَهُمْ وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ بِجَوَادِمِ فِي  
الْأَرْضِ فَيَكُونُ سَبْعَ رِيْثِينَ ثُمَّ يَتَوَفَّى وَيُصَلَّى عَلَيْهِ  
الْمُسْلِمُونَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۲۲۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاءًا يُصِيبُ هَذِهِ الْأُمَّةَ  
حَتَّى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَأً يَلْجَأُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ  
فَيَبْعَثُ اللَّهُ رَجُلًا مِّنْ عِمْرَانٍ وَأَهْلَ بَيْتِي فَيَمْلَأُ  
بِهِ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مَلَأَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا  
يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ لَا  
تَدْمُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرٍهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَتْ مِنْهَا  
وَلَا تَدْمُ الْأَرْضُ مِنْ نَبَايَهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ  
حَتَّى يَسْتَمْتِيَ الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ يَعِيشُ فِي ذَلِكَ  
سَبْعَ رِيْثِينَ أَوْ ثَمَانِ رِيْثِينَ أَوْ ثَلَاثَةَ رِيْثِينَ۔

(رَوَاهُ الْإِسْلَامُ فِي مُسْنَدِهِ)

۵۲۲۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ ذُرِّيَّةِ الْفُجَرِ  
يُقَالُ لَهُ الْخَارِثُ حَرَّاتٌ عَلَى مُقَدِّمِهِمْ رَجُلٌ  
يُقَالُ لَهُ مَنصُورٌ يُؤْخِذُ أَوْ يَمَكِّنُ لِأَهْلِ مُحَبِّدٍ  
كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِّرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَجَبَّ عَلَى كُلِّ صَوْرَةٍ نَصْرُهُ أَوْ قَالَ  
لِأَحَابِسَةٍ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۲۲۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الَّذِي تَقِيْسُ  
بَيْنَهُ لَا تَقْرَأُ السَّاعَةَ حَتَّى تُكَلِّمَ السَّيِّئَ الْإِنْسَ  
وَحَتَّى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَدُوَّكَ سَوْطُهُ وَشِرَاكُ



أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا  
وَخُرُوجَ النَّارِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَآيَهُمَا مَا  
كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأَخْرَجِي عَلَى أَشْرَافِ  
قُرَيْشٍ -

(رواہ مسلم)

۵۲۳۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَسْمَعُ  
لَهُمَا إِيْمَانُهُمَا تَمَتَّنَ أَمْنٌ مِنْ قَبْلِ الْكَسْبِ  
فِي إِيْمَانِهَا حَتَّى طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَ  
خُرُوجُ الدِّجَالِ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ -

(رواہ مسلم)

۵۲۳۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ أَتَدْرِي  
أَيَّنْ تَذْهَبُ هَذِهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ  
فَرَأَيْتَهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَجِدَ قَعَتَ الْعَرْضِ  
فَتَسْتَأْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُؤْشِكُ أَنْ تَسْجُدَ  
وَلَا تُقْبِلُ وَهِيَ وَتَسْتَأْذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا وَ  
يَقَالُ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلَعُ مِنْ  
مَغْرِبِهَا فَذَا إِلَيْكَ قَوْلُهُ وَالشَّمْسُ تَجْرِي  
لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسَقَّرُهَا ثَعْتُ الْعَرْشِ -

(رواہ مسلم)

۵۲۳۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ  
لَوْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ فَالْمَسِيحُ الدِّجَالُ  
أَعْوَرُ عَيْنِ الْيَمَنِ كَانَ عَيْنُهُ عَيْنَ طَائِفَةٍ -

(رواہ مسلم)

۵۲۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ  
لَوْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ فَالْمَسِيحُ الدِّجَالُ  
أَعْوَرُ عَيْنِ الْيَمَنِ كَانَ عَيْنُهُ عَيْنَ طَائِفَةٍ -

کے لحاظ سے پہلی تین نشانیوں میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا،  
اند دابۃ الارض کا پہلے ہر نکل کر لوگوں کے پاس آنا ہے۔ ان دونوں میں  
سے جو بھی پہلی واقع ہوئی تو دوسری اُس کے نقوش قدم پر فوراً آجائے  
گی۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین نشانیاں جب نکل آئیں تو کسی جان  
کو اس کا ایمان لانا فتنہ نہیں ہے گا جبکہ وہ پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے  
ایمان کے ساتھ نہ کمالی ہو۔ شدت کا مغرب سے طلوع ہونا اگلا قتال  
و دابۃ الارض کا نکلنا۔

(مسلم)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج غروب ہوتے وقت فرمایا: کیا تم جانتے ہو  
یہ کہاں جاتا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اُرد اُس کا رسول ہی بہتر جانتے  
ہیں۔ فرمایا کہ یہ جا کر عرش کی نیچے جگہ پر تہ ہے پس اجازت طلب کرتا ہے  
تو اس کو اجازت مل جاتی ہے۔ قریب ہے کہ یہ سجدہ کرے اور قبول  
نہ فرمایا جاسے، اجازت مانگے اور نہ ملے اور اس سے کہا جائے کہ ہر صر  
سے آیا ہے اسی طرف لوٹ جا۔ پس یہ مغرب سے طلوع ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ  
نے فرمایا ہے: یہ سورج اپنی جاتے قرار کی طرف چلتا ہے (۳۸: ۳۶) فرمایا  
کہ اس کی جگہ تیز و عرض کے نیچے ہے۔

(مسلم)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تخلیق آدم سے  
قیام قیامت تک دجال سے بڑا کوئی واقعہ نہیں ہے۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک اللہ تعالیٰ نے یہ پتا  
تہ ہے پر شہید نہیں رکھی کہ اللہ تعالیٰ کما نہیں ہے جبکہ دجال باہمی  
آٹھ سے کانا ہے۔ اس کی آنکھ گویا چھوٹے ہوئے انکھ کی طرح ہوگی۔

الْأَمَّةُ كُنْظَامُ السَّكَلِ  
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

## بَابُ لَعَلَمَاتٍ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَالِ

### قُرْبِ قِيَامَتِ كِي نَشَانِیَاں اُور دَجَال کا بیان

#### پہلی فصل

حضرت محمد بن یحییٰ بن اسفندیہ غفرلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری طرف جہانک اندھ ہم کوئی تذکرہ کر رہے تھے۔ فرمایا کہ کسی چیز کا ذکر کر رہے ہو یا عرض گزار ہوئے کہ قیامت کا۔ فرمایا کہ تمام نہیں ہوگی پہلی جگہ کہ اُس سے پہلے دس نشانیاں مذکور ہو۔ پس آپ نے دعوائے دَجَال، قَابِضُ الْأَرْضِ، سُدُوحُ الْغَرْبِ سے شروع فرمایا۔ حضرت عیسیٰ کا نزول، یا جُورُجُ ماجورج کا نکلنا، تین جگہ زمین کا دھنسا لینا، مشرقی اندھ جبریں عرب میں زمین کا پیٹھ جانا اندھ جبریں ایک آگ ہوگی جو میں کی طرف سے آئے گی اندھ وگرن کو مشرق کی طرف دھکیل کر دے جائے گی۔ دوسری رطابت میں ہے کہ تیرہ دن سے آگ بجھے گی اندھ وگرن کو مشرق کی طرف بجھے گی۔ تیسری رطابت میں دسویں نشانی کے متعلق ہے کہ ایک آندھمی ہوگی جو وگرن کو سمندر میں ڈال دے گی۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھ چیزوں سے پہلے اعمال کی جبری کر دہ دھنساں، دَجَال، قَابِضُ الْأَرْضِ، سُدُوحُ الْغَرْبِ سے شروع ہونا، قائم تفتہ اندھ قیامت سے ہر ایک کا غامض فتنہ۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ظاہر ہونے

۵۲۲۸ وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْوُثَارِيِّ قَالَ قَالَ أَكَلَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَعَتْ نَشَةً أَكْرَفَقْنَا مَا تَذَكَّرُونَ قَالُوا نَذَكَّرُكَ السَّاعَةَ قَالَ إِنَّمَا لَنْتَ نَقُومُ حَتَّى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرًا يَا أَيُّهَا فَذَكَّرُوا الدَّجَالَ وَالدَّجَالَ وَالسَّاعَةَ وَالطُّلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَتُرُودَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ خَسَفَ يَأْتِيهِمْ شَرْقِيًّا وَخَسَفَ يَأْتِيهِمْ غَرْبِيًّا وَخَسَفَ يَجْزِيهِمْ الْعَرْبُ وَالْأَخِيرُ ذَلِكَ نَارُ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمِينِ نَظَرَهُ النَّاسُ إِلَى مَحْشَرِهِمْ فِي رِوَايَةٍ نَارُ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ تُسَوِّدُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ فِي رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ وَرِوَيْهِ تَلْقَى النَّاسَ فِي الْبَحْرِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۲۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَأْوَدُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا الدَّجَالَ وَالدَّجَالَ وَدَابَّةَ الْأَرْضِ وَمَلَكُومَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَأَمْرَ الْعَامَّةِ وَخَوِصَّةَ أَحَدٍ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ



(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۳۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُنْذِرَ أُمَّتَهُ

الْأَوَّلَىٰ أَلَا تَذَكَّرُونَ وَأَنْتُمْ كُنْتُمْ كُنْتُمْ

يَا عَزْرَةَ مَكْرُوبٍ بَيْنَ عَيْنَيْكَ كَيْفَ رَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۳۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَحَدٌ تَكُونُ حَيَاتُهُ عَزْرَةَ النَّجَالِ

مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ أَنَّهُ أَهْوَرُ وَأَنَّهُ يَبْجِي

مَعَهُ يَسْقِي الْجَنَّةَ فَالْبَارِ قَالَ لَيْسَ يَقُولُ لَهَا

الْجَنَّةُ يَحْيَى النَّارَ طَلِي أُنْذِرُكُمْ كَمَا أُنْذِرُكُمْ قَوْمَهُ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۳۷ وَعَنْ حَنْدَلَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ ذَاتَ مَاءٍ

مَاءٍ ذَاتَا فَا تَأْتِي بِرَأْسِ النَّاسِ مَاءٌ فَتَأْتِي

تُخَوِّفِي دَأْمَا الْوَيْ بِرَأْسِ النَّاسِ تَأْتِي لَمَاءُ بَارِدٍ

هَذَا بِكُمْ حَسَنٌ أَدْرِكُ ذَلِكَ وَتَكُونُ فَيَقْعُ فِي الَّذِي

بِرَأْسِهِ تَأْتِي فَتَكُونُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ثُمَّ دَسْمُومٌ ذَاتُ الدَّجَالِ مَسْمُومٌ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ

عَلَيْهَا تَكُونُ بَيْنَ عَيْنَيْكَ وَتَكُونُ مَعَهُ كَلْبٌ عَيْنُكَ

۵۲۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الدَّجَالُ أَهْوَرُ الْعَيْنِ الْيَسْرَى جُفَا لَ الشَّعْرِ

مَعَهُ جَنَّةٌ وَكَأَنَّهُ قَتَارُ جَنَّةٍ وَجَنَّةٌ تَارَةً

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۳۹ وَعَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ فَقَالَ

إِنَّ يَخْرُجُ ذَاتَا فَيَكُونُ قَاتَا حَاجِبَةً دُونَكَ ذَاتَا

يَخْرُجُ وَتَكُونُ فَيَكُونُ مَوْءَا حَاجِبَةً لِنَفْسِهِ وَاللَّهُ

خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مَسْلُومٍ أَنَّهُ شَابٌ قَطَطٌ عَيْنٌ

طَافِيَةٌ كَأَنِّي أَشْتَهِي بِعَبْدِ الْعَرَبِيِّ بِنَ كَهْطِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی نبی نہیں ہوگا اگر اُس نے اپنی امت کو کانٹے کے کذاب

سے ڈرایا۔ اچھا رہو کہ وہ کانٹہ جبکہ تیار رہے گا نا نہیں سب۔ اُس کی دونوں

آنکھوں کے درمیان ک ف رکھا ہوگا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تمہیں دجال کے متعلق ایک ایسی بات

نہ بتاؤں جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتائی۔ بیشک دو کانٹے اندر اپنے

ساتھ جنت و دوزخ جیسی چیزیں لے کر آئے گا اللہ میں تمہیں ڈھنڈانا ہوں

جیسے حضرت نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک دجال نکلتے گا اللہ اُس کے ساتھ پانی اللہ

آگ ہوگی۔ جو لوگوں کو پانی نظر آئے گا وہ جلائے گا آگ ہوگی اللہ ہو

لوگوں کو آگ نظر آئے گی وہ ٹھنڈا سیٹھا پانی ہوگا۔ جہنم میں سے (سی سیٹھا)

میل سے دو چادر ہو کر اُس میں آگ سے جھگ نظر آئے گی یہ نہ کہ یہ سیٹھا اللہ

پاک پان ہے۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اللہ مسلم میں یہ بھی ہے۔ بیشک دجال بھی برائی

آٹھ والا ہے جس پر ڈھانا ناخوش ہے۔ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کانٹے

رکھے ہوئے ہیں جو ہر مومن پر لے گا خود وہ کھنا مانگا ہو یا نہ جانے۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

فرمایا۔ دجال بائیں آنکھ سے کانٹا اور گھسنے بالوں والا ہے۔ اُس کے ساتھ

اُس کی دوزخ جنت اللہ اُس کی جنت دوزخ ہے۔

(مسلم)

حضرت نوّاس بن سیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر وہ

نکلتے اللہ میں تمہارے درمیان موجود ہیں تو تمہاری جانب سے میں اُس سے

منٹ لوں گا اور وہ اگر نکلتے جبکہ میں تم میں موجود نہ ہوں تو ہر شخص اپنی طرف

سے جنت قائم کرے اور میری خاطر اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا محافظ ہے۔ وہ

گھنگھریالے بالوں والا زحزان ہے چھٹی ہوتی آنکھ والا، جس کو میں عبد البزری

فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ قَوْلَهُ مَسْجُودٌ  
الْكُفْرُ فِي رَدِّ رَأْيِهِ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِقَوْلِهِ مَسْجُودٌ  
الْكُفْرُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ قَوْلَهُ مَسْجُودٌ  
خَلَّةَ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَمَا يَنْبَغُ أَنْ يَكُونَ  
يَسْأَلُكَ يَا عِبَادَ اللَّهِ قَاتِلُوا قَاتِلُوا قَاتِلُوا  
اللَّهُ وَمَا كُنْتُ فِي الْأَرْضِ قَاتِلُ أَرْبَعِينَ  
يَوْمًا يَوْمَ كُنْتُ يَوْمَ كُنْتُ يَوْمَ كُنْتُ  
كَبُيِّعَتْ دَسَائِدُ آيَاتِهِ كَمَا يَأْتِي مِنْكُمْ قَاتِلُوا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي كُنْتُ  
أَيْكَلُنَا فِيهِ صَلَوةً يَوْمَ قَالَ لَا أَقْدُرُ  
لَهُ قَدْرَهُ قَاتِلُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا أَسْرَأَتْهُ  
فِي الْأَرْضِ قَاتِلُوا لَعْنَتُ اسْتَبْرَأْتُ السَّيِّئِ  
فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَذَرُهُمْ فَيَوْمُونَ بِهِ  
فَيَأْتِي السَّمَاءُ فَتَطْطَرُّ لَأَرْضٍ فَتَنْثَنُ  
فَتَرْوَمُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةً أَطْرَلْ مَا كَانَتْ  
ذُرَى وَأَسْبَحَتْ مَسْرُوعًا وَأَمَدَةً خَرَّوْرَتْ يَأْتِي  
الْقَوْمَ فَيَذَرُهُمْ فَيَذَرُونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ  
عَنْهُمْ فَيَنْصَرِفُونَ مَسْجُودِينَ لَيْسَ بِأَيِّ يَوْمٍ شَيْءٌ  
فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ قَوْلَهُ مَسْجُودٌ  
كُنْتُ لَكَ فَتَشْبَعُ كُنْتُ لَهَا كَيْفَ يَسْبِقُ الْفَتَى ثُمَّ  
يَدْعُو رَجُلًا مَسْجُودًا شَبَابًا فَيَقْرَأُ يَا لَسْتَ  
فَيَقْطَعُ جَذَلَتَيْنِ رَمِيَّةَ الْعَرَضِ ثُمَّ يَدْعُو  
فَيَقْرَأُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهَهُ يَضَعُكَ فَيَسْمَعُ هُوَ  
كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ  
فَيَنْزِلُ مِنْ السَّمَاءِ الْبَيْضَاءُ شَرْقِيَّةً وَشَرْقِيَّةً  
بَيْنَ مَهْرُودَيْنِ وَخَضَعَا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَتِهِ  
مَنْكَبَيْنِ إِذَا طَافَ رَأْسَهُ قَطْرٌ وَوَدَّ أَرْفَعَهُ  
عَنْ رَمَاهُ وَشَلَّ جَسَدَيْنِ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحُولُ لَهَا قِفَرٌ  
يَبْدُو مِنْ رِيحٍ تَنْفِيسُ الْأَمَانَ وَتَقْسُ يَتَمَتَّعُ حَيْثُ

ہن تھن کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں جو تم میں سے اُسے پائے تو اُس پر مسجود کہیں  
کی ابتدا کی آیتیں پڑھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ سورہ اکہم کی ابتدائی آیتیں  
پڑھے۔ کیونکہ یہ اُس کے تختے سے نکلنا بجا ہے۔ وہ شام اور عراق کے  
درمیان راستے سے ظاہر ہو گا اور دائیں بائیں ہر جانب فساد کرے گا۔ اسے  
اللہ کے بعد انابت قدم رہنا۔ میں عرض گزار ہوں کہ یہ رسول اللہ! وہ زمین میں  
کتا سر مڑے گا۔ فرمایا کہ چالیس روز تک پہلا دن سال جیسا، دوسرا بیٹھے  
جیسا، تیسرا دن بیٹھے جیسا اور باقی سارے دن تھارے دنوں جیسے ہر دن گئے  
بہم عرض گزار ہوئے کہ یہ رسول اللہ! وہ روز جو سال کے برابر ہو گا کیا اُس میں  
ایک روز کی نمازیں پڑھنا ہمارے لیے کافی ہوگا؟ فرمایا نہیں بلکہ اوقات کا  
پرہیز طرح اٹھانہ کیا جائے گا۔ بہم عرض گزار ہوئے کہ یہ رسول اللہ! زمین  
میں اُس کی سرعت کا کیا عالم ہوگا؟ فرمایا کہ بادل کی طرح جس کے پیچھے ہر پہاڑ  
ہوئی ہو۔ پس وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور انھیں دعوت دے گا تو وہ  
اُس پر ایمان لے آئیں گے۔ پس وہ آسمان کو حکم کرے گا تو وہ بارشیں  
برسار دے گا اور زمین کو حکم کرے گا تو سبز و لکڑی کی شام کو ان کے  
مرثیہ آئیں گے تو پسے کی نسبت ان کے کوہ بلند اٹھن زیادہ بھرے ہوتے  
اور کوہیں زیادہ تنی ہوئی ہوں گی۔ پھر دوسری قوم کے پاس آئے گا اور انھیں  
دعوت دے گا۔ وہ اُس کو زد کر دیں گے۔ وہ ان کے پاس چلا جائے گا اور  
اگلے بج کر وہ قتل کر دیں گے۔ ان کے مال میں سے ان کے پاس کچھ بھی  
نہیں رہے گا۔ وہ دہرائے سے گزرے گا تو اس سے کہے گا کہ زنا ہے  
خزانے نکال۔ اس کے خزانے شہد کی ٹھیکوں کی طرح اُس کے پیچھے ہٹ  
جائیں گے۔ پھر ایک برائی سے ہر پر شخص کو نکالے گا اور تلوار کے قد بیٹھے  
اُس کے دھڑکھڑے کر کے ہر کی مسافت کے غاصے پر چھٹیک دے گا۔  
پھر اُسے جائے گا تو وہ آجائے گا اور ہنسی کے مد سے اُس کا چہرہ کھلا ہوا  
ہوگا۔ وہ اسی حالت میں ہوگا جبکہ حضرت مسیح ابن مریم دوزخ و حران کی پٹروں  
میں بلبس دشمنی کے مشرقی سفید منار سے پر نازل ہوں گے۔ اپنے اٹھ  
دو فرشتوں کے پیروں پر رکھے ہوئے ہوں گے۔ انھوں نے قطرے  
چپکتا ہوا سر مبارک ٹھکے یا ہڑا ہوگا۔ جب سر اٹھائیں گے تو زمین کی طرح  
قطرے ٹپکیں گے۔ جس کا ذکر کو ان کی خوشبو سنیں وہ مر جائے گا۔ ان کی خوشبو  
وہ گاہ تک جائے گی۔ وہ دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ باب بند



يَتَّبِعُنِي طَرَفٌ قَيْطَلِبُ حَتَّى يَذُرَكُم بِبَابِ لُدٍّ  
 قَيْطَلِبُ ثُمَّ يَأْتِي عَيْسَى قَوْمٌ قَدْ عَصَوْهُ وَاللَّهُ  
 مِنْهُ قَبِيحٌ سَخِمٌ عَنْ وَجْهِهِمْ وَيُحْيِي تَهْمِيذَ رَجَائِمٍ  
 فِي الْجَنَّةِ قَبِيحًا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا دَخَلَ اللَّهُ إِلَى  
 عَيْسَى أَنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَبْدَأُونَ  
 لِأَحَدٍ لِقَاءَ لِيهِمْ فَخَرَّزَ عِبَادِي إِلَى الْقَوْمِ وَيَبْعَثُ  
 اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ  
 يَنْسِلُونَ قَيْسَرًا قَدْ آتَاهُمُ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبْرِتِ  
 قَيْسَرُ بَوْنٌ مَا فِيهَا وَيَسْرُ أَخْرَجَهُمْ قَيْسَرُ لَقَدْ  
 كَانَ يَهْدِيهِمْ مَرَّةً مَاءً ثُمَّ لَيْسَ يَرَوْنَ حَتَّى يَنْتَهَوْا  
 إِلَى جَبَلٍ الْأَخْمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ  
 قَيْسَرُ بَوْنٌ لَقَدْ قَاتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ فَلَمْ تَنْتَقِلْ  
 مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بَشَاءَ بِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ  
 فَيَرُدُّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ بَشَاءَ بِهِمْ مَعْصُومَةٌ رَمًا وَ  
 يُعَصِّدُ بَيْنَهُمُ اللَّهُ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونُوا رَأْسُ  
 الشَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِهِمْ  
 الْيَوْمَ فَيَرْعَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عَيْسَى وَأَصْحَابُهُ  
 فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّخْفَ فِي رَمَاهِهِمْ  
 قَيْسَرُ بَوْنٌ قَدْ سَمِيَ كَمَوْتِ نَفْسٍ قَدْ أَحْدَقَ  
 ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عَيْسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ  
 فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْجِدَةً شَيْئًا إِلَّا مَلَأَهُ  
 رَمَاهُهُمْ وَنَهَمَهُمْ فَيَرْعَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عَيْسَى  
 وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَعْتَابِ  
 الْبَشَرِ فَتَحْبِسُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَتَّى شَاءَ اللَّهُ  
 فِي رِقَابِهِمْ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْمِ وَبِالسَّكْرِ  
 الْبُشَيْرُ بَوْنٌ مِنْ قَيْسَرِهِمْ وَنَسَا بِهِمْ ذُرْ  
 جَعًا بِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا  
 لَا يَكُنْ مِنْهُ بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا دَيْرٌ فَيَغْلِبُ الْأَرْضَ  
 حَتَّى يَذُرَكُمَا كَالزَّلْفَةِ ثُمَّ يَقَالُ لِلْأَرْضِ أَتَيْتِي

کے پاس نہ کر کے قتل کر دیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ کی خدمت میں وہ لوگ حاضر  
 ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال سے بچا یا ہو گا۔ وہ ان کے ہرے صان  
 کریں گے اور جنت میں ان کے وہ جہات بنائیں گے۔ اس دوران اللہ تعالیٰ  
 حضرت عیسیٰ کی طرف وحی فرمائے گا کہ میں نے اپنے بندے نکالے ہیں جن  
 میں سے کسی کے اندر بھی لڑنے کی طاقت نہیں، لہذا میرے بندوں کو طوطوں  
 کی طرف سے جاؤ اور اللہ تعالیٰ یا جوج ماجوج کو کھال دے گا اور وہ ہر بندہ  
 زمین سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ ان کا پہلا گروہ بحیرہ طبرہ کے پاس  
 سے گزرے گا اور اس کا سارا پانی پی جائے گا اور آخری جماعت گزرے  
 گی تو کہے گی کہ یہاں کبھی پانی پڑا کرتا تھا پھر چلتے جا رہے ہیں گے یہاں تک کہ پہلی  
 قریب پہنچیں گے جو بیت المقدس کا ایک پہاڑ ہے اور کہیں گے کہ ہم نے  
 زمین والوں کو قتل کر لیا، آؤ کہ آسمان والوں کو بھی قتل کریں۔ پس آسمان کی  
 طرف تیراغاڑی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو غول آلودہ کر کے کوا  
 گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھی قصور رہیں گے یہاں تک کہ انھیں جیل کی  
 بری ایک سو دینار سے بہتر معلوم ہوگی، انہاں سے آج کے حساب سے۔ پس  
 اللہ کے نبی عیسیٰ اور ان کے ساتھی دعا کریں گے تب اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں  
 میں ایک کیرا پیدا کرے گا جس سے وہ سارے ایک آدمی کی طرح ہر حاجی  
 گئے۔ پھر عیسیٰ نبی اللہ اور ان کے ساتھی زمین کی طرف اتریں گے تو زمین پر  
 ایک باشت بکری نہیں پائیں گے مگر وہ ان کی چرب اور دببوسے بھری ہوئی  
 ہوگی۔ پس عیسیٰ نبی اللہ اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے، تو  
 اللہ تعالیٰ بخشنے اور مٹوں جیسی گردنوں والے پرندے بھیجے گا جو انھیں اٹھا کر  
 چھینک دیں گے جہاں اللہ چاہے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ انھیں انیس  
 کے مقام پر چھینک دیں گے اور مسلمان ان کی کمانوں، تیروں اور فزکشوں سے  
 سات سال تک آگ جلاتے رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جس سے  
 مٹی ساگر یا کوئلہ کوئی خیر نہیں رہے گا جو دھو دیا جائے، یہاں تک کہ وہ  
 شیشے کا ظرف ہو جائے پھر زمین سے کھائے گا کہ تو اپنے چھل اٹھا اور اپنی برکت دوائے تو  
 ان دنوں ایک انداز کو پوری قوم کھائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ مال  
 کریں گے اور دودھ میں برکت دی جائے گی یہاں تک کہ ایک آدمی پورے  
 گروہ کو کفایت کرے گی اور ایک گھٹے پورے قبیلے کے لوگوں کے  
 لیے کافی ہوگی اور ایک بکری پورے گھرانے کے لیے کافی ہوگی۔ وہ اس

تَمُوتُكَ دَرَدِي بِرَكَتِكَ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعَصَايَةُ  
مِنَ الرِّمَاحَاتِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِعَصَاهَا وَيُبَارِكُ  
فِي الرِّسَالِ حَتَّى إِنَّ الْقَلْعَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي  
الْفِتْنَةَ مِنَ النَّاسِ وَالْقَلْعَةُ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي  
الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَالْقَلْعَةُ مِنَ الْغَنَمِ  
لَتَكْفِي الْفِتْنَةَ مِنَ النَّاسِ فَبَيَّنَا هَهُذَا لَكَ  
إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِجَالًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ نَحْتُ  
أَبْطَالُهُمْ فَتَقْضِي رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ  
مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا  
تَهَارُجُ الْعَمُورُ فَعَلَيْهِمْ تَعْمُرُ السَّاعَةُ رَوَاهُ  
مُسْلِمٌ لَا السَّرَوِيَّةَ الْفَائِيَّةَ وَهِيَ قَوْلُهُمْ لَطَرُكُمْ  
يَا لَهْمُ بَلِّغِي إِلَى قَوْلِهِ سَبْعَةَ رِسَالٍ -

(رَوَاهُ الْقُرْمِذِيُّ)

۵۲۲۰ وَكَهْنٌ أَمَى سَوِيحٌ بِالْعَدَايَةِ قَاتَ قَاتَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْدُمُ الدَّجَالَ  
فَيَتَوَخَّاهُ قَبْلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَلْقَاهُ  
الْمَسَالِمُ مَسَالِمُ الدَّجَالِ فَيَقُولُونَ لَهُ آيَتُ  
تَعْمُرُ فَيَقُولُ أَهْمِلْ إِلَى هَذَا الَّذِي خَرَجَ قَالَ  
فَيَقُولُونَ لَهُ أَوْ مَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُولُ مَا بِرَبِّنَا  
خِفَاءً فَيَقُولُونَ أَفَتُلَوِّهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ  
لِبَعْضٍ أَلَيْسَ قَدْ تَهَمَّكُمُ رَبُّكُمْ أَنْ  
تَكْتَلُوا أَحَدًا دُونَهُ فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ  
إِلَى الدَّجَالِ فَإِذَا رَأَاهُ الْمُؤْمِنُونَ قَالَ  
يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا الدَّجَالُ الَّذِي ذَكَرَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَأْمُرُ  
الدَّجَالُ بِهِمْ فَيُشِجُّ فَيَقُولُ خُذُوا وَشُجُّوا  
فَيُورِثُ ظَهْرَهُ وَبَطْنَهُ مَوْتًا قَالَ فَيَقُولُ أَوْ  
مَا تُؤْمِنُ بِي قَالَ فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ  
الْكَذَّابُ قَالَ فَيَوْمَئِذٍ دِيُوشَرُ يَأْمُرُ

وہ اس حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار ہڈی بھیجے گا جو  
اُن کے نگوں کے نیچے سے پکڑے گی پس ہر مومن اللہ ہر مسلمان کی روح  
قبض کرے گی اور صرف شریر لوگ باقی رہ جائیں گے جو کہ حوں کی طرح  
اختلاف ط کریں گے اور اُن پر ہی قیامت قائم ہوگی۔ روایت کیا اسے مسلم  
نے اساتے دوسری روایت کے قطر حنفیہ یا الفتنہ بل سے  
تسبیہ میں نہیں۔ بلکہ اربعین ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دجال نکلتے گا تو مسلمانوں میں سے  
ایک شخص اُس کی طرف توجہ ہو کر بڑھے گا۔ اُسے دجال کے گشتے میں  
گئے اللہ کہیں گے کہ کہاں کا ارادہ ہے۔ وہ کہے گا کہ اُس کی طرف جا رہا ہوں  
میں نے خروج کیا ہے فرمایا وہ کہیں گے کہ کیا تمہارا ہمارے رب پر ایمان  
نہیں؟ وہ فرمائے گا کہ ہمارے رب کی رب بیت حق نہیں۔ وہ کہیں گے کہ  
اِسے قتل کر دو۔ پس اُن کے معنی دوسرے معنی سے کہیں گے کہ کیا  
تمہارے رب نے منع نہیں کیا کہ میری اجازت کے بغیر کسی کو قتل نہ کرنا؟  
پس وہ اُسے دجال کے پاس لے جائیں گے۔ جب مومن اُس کو دیکھے  
گا تو کہے گا کہ اسے لوگو ایسی دجال ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے ذکر فرمایا تھا۔ دجال حکم دے گا کہ اسے پکڑ کر چپت بناؤ  
اور اس کا سر کھنچ رو۔ وہ اُٹھا ماریں گے کہ اُس کی کمر اللہ پیٹ پھول چلے  
گا۔ پھر کہے گا کہ کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لانا؟ وہ فرمائے گا کہ تو بہت بڑا  
کذاب ہے۔ وہ حکم دے گا تو اُس کے سر پر آرا رکھا جائے گا جو چتر  
بنا ورنہ ناگوں کے درمیان سے نکل جائے گا۔ پھر دجال وہ لوگ لوگوں  
کے درمیان پلے گا۔ پھر اُس سے کھڑا ہونے کے لیے کہے گا تو وہ سیدھا



کڑا ہوا ملے گا۔ پھر کہے گا کہ کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لاتا؟ وہ فرمائے گا کہ تیرے متعلق میری بصیرت میں اور اضافہ ہو گیا ہے۔ پھر فرمائے گا کہ اسے لوگو! میرے بعد یہ کسی شخص کے ساتھ ایسا نہیں کر سکے گا۔ پس دجال اُسے دبا کر مارے گا۔ یہی کہتے ہیں کہ دجال اُس کی گردن کو حلق تک تانبے جیسی کر دیا جائے گا، لہذا وہ کچھ نہیں کر سکے گا۔ پس وہ اُس کے انھوں اند پر دوس سے پکڑ کر پھینک دے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ وہ روزخ میں پھینکا گیا ہے لیکن وہ جنت میں ڈالا گیا ہو گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب العالمین کے نزدیک وہ تمام انسانوں میں شدید اعظم ہے۔

(مسلم)

حضرت امّ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ دجال سے بھاگتے ہوئے ایک پاڑ پر جا پہنچیں گے۔ حضرت امّ شریک کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! ان دنوں عرب کہاں ہوں گے؟ فرمایا کہ وہ تھلاؤں کم ہوں گے۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اصحاب کے ہتھ پڑا ہوا بیوی دجال کی چوٹی کریں گے میں گے اور پٹیاں چاندی ہوں گی۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال اُس پر دینہ منقہ کے راستوں میں داخل ہونا حرام ہو گا۔ پس وہ دینہ منقہ کے نزدیک ایک نقیبی جگر خور ملائی آئے گا اُس کی طرف ایک آدمی نکلے گا جو لوگوں سے بتر ہو گا یا بتر لوگوں سے ہو گا اللہ کے گا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو دجال ہے، اس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ذکر فرمایا تھا۔ دجال کے گا کہ تاؤ گر میں اسے قتل کر کے پھر زندہ کر دوں تو کیا میرے سامنے میں نہیں کوئی شک ہو گا؟ وہ کہیں گے نہیں۔ پس وہ قتل کر کے پھر زندہ کر دے گا۔ وہ شخص کے گا کہ خدا کی قسم! آج تیرے متعلق

مِنْ مَّقَرِّحِهِمْ عَنِّي يُقَرِّقُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَالَتْ ثُمَّ يَشْخِصُ الدَّجَالُ بَيْنَ الْقَطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا ثُمَّ يَقُولُ لَهُ أَتَزْمِنُ بِيْ فَيَقُولُ مَا أَرَدْتُ فَيَكُ الْآبَعِيْرَةُ قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكَ لَا تَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُ الدَّجَالُ لِيَذْبَحَهُ فَيُجْعَلُ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ إِلَى تَرْفُوعِهِ فَمَا سَا فَلَ لَا يَسْتَطِيعُ الْيَمِيْرُ سَيْلًا قَالَ فَيَأْخُذُ سَيِّدِيْ وَ رَجُلَيْنِ فَيَقْنُ فِيْهِمْ فَيَحْبِسُ النَّاسُ إِنَّكَ قَدْ فَتَنَ إِلَى النَّارِ وَ شَمَا الْفِتْنَى فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۴۱ وَعَنْ أُمِّ شَرِيكٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقْدَرَنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ حَتَّى يَلْعَنُوْهُ بِالْجَبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ الْعَرَبَ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۴۲ وَعَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَّبِعُ الدَّجَالُ مِنْ يَهُودٍ وَنَصْرَانٍ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطِّيْلَانَةُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) ۵۲۴۳ وَعَنْ أَبِي مُوَيْثِدَةَ الْقُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّ الدَّجَالِ وَهُوَ مَحْرُومٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ بَقَابَ الْمَوِيْنَةِ فَيَتْرُكُ بَحْصَ الشَّهَادَةِ الْكُفَى تَلِي الْمَوِيْنَةَ فَيَخْرُجُ الْيَمِيْرُ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي جِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْشَى يَقُولُ الدَّجَالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا أَلَمْ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَكْفُرُونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقْرَأُونَ لَا فَيَسْتَلُّهُ ثُمَّ يَحْيِيْهِ فَيَقُولُ مَا اللَّهُ كُنْتُ فَيَكُ

لجھے اور زیادہ بصیرت حاصل ہوئی۔ پس دجال اسے قتل کرنا چاہے گا لیکن اب اس پر قابو نہیں پاسکے گا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ارعوا مشرقي الجانب سے پہلے منہ میں داخل ہونے کے ارادے سے آنے لگا یہاں تک کہ اللہ کے پیچھے اترے گا۔ پھر فرشتے اس کا منہ شام کی جانب پھیر دیں گے اور وہیں جاگ ہوگا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال کا رعب مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا۔ اُن دنوں اس کے سات دروازے ہوں گے اللہ ہر دروازے پر تدفیر فرماتے ہوں گے۔

أَشَدَّ بَصِيرَةً مِّنِّي الْيَوْمَ فَيَرِي الدَّجَالَ أَن يَقْتُلَهُ فَلَا يَسْلُطُ عَلَيْهِ. (متفق علیہ)

۵۲۴۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَنِي السَّيِّئِمْ مِنْ قَبْلِ الْكَافِرِ وَبَنِي السَّيِّئِمْ مِنْ حَشَى يَتَوَلَّى دُهُنًا حَتَّى تَصْرَفَ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَمَا لَكَ يَهْلِكُ. (متفق علیہ)

۵۲۴۵ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُغْبًا مُسِيحُ الدَّجَالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانَ. (رواه البخاری)

۵۲۴۶ وَعَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُتَاوِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتَاوِي الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمَ كُلُّ إِنْسَانٍ مَصَلَاةً ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ أَعْلَمُ قَالَ إِنْ أَلِ اللَّهُ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرُغْبَةٍ وَلَا لِرُهْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَيْمَانَ الدَّارِ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَاقِفٌ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ بِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ دُكِبَ فِي سَفِينَةٍ بِحَرِّيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ نَحْوِي وَجَدْنَا فِي قُلُوبِ بَعْضِ الْمَوْتِمِ شَهْرًا فِي الْمَحَدِّ فَأَدْرَأْنَا إِلَى حَبْرِيَّةٍ حِينَ تَغْرِبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوا فِي أَقْدَبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلْنَا الْحَبْرِيَّةَ فَلَقِينَهُمْ دَابَّةً أَهْلَبَ كَثِيرَ الشَّعْرِ لَا يَدْرُونَ

حضرت قاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منادی کو انصلوۃ جامعۃ کا اعلان کرتے ہوئے سنا تو میں مسجد کی طرف نکل آؤں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپ نے نماز پوری کر لی تو قسم دینے والے میں منبر پر جلوہ افروز ہوئے اللہ فرمایا: ہر ایک اپنی جگہ پر بیٹھا ہے۔ پھر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ عرض کیا گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ میں نے خدا کی قسم تمہیں رفعت دلائے یا ڈرائے کہے لیے جمع نہیں کیا بلکہ اس لیے جمع کیا ہے کہ تمہاری جو نصرانی آدمی تھا اور اگر مسلمان ہو گیا یا اس نے مجھے ایک بات بتائی ہے اللہ وہ آدمی کے موافق ہے جو میں نہیں دجال کے متعلق بتایا کرتا ہوں۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ بنی کلم اللہ بنی ہذیل کے تیس آدمیوں کے ساتھ سندھ کی کشتی میں سوار ہوا۔ ایک بیٹے تک سندھ کی لہریں اُن سے سندھ میں کھینچی رہیں۔ ایک سفد عرب آفتاب کے وقت وہ ایک جزیرے پر نگر اٹھا ہوسے۔ وہ چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے تو انہیں گھنے بالوں والا ایک موٹا سا جانور ملا۔ بالوں کی کثرت کے باعث اس کا اگلہ اللہ کچلا حصہ چھپانا نہیں جاتا تھا۔ لوگوں



مَا قِيلَ مِنْ دَجْوَةٍ مِنْ كَثَرَةِ الشَّعْرِ قَالُوا ذَلِكِ  
 مَا أَنْتَ قَالَتْ أَنْتَ الْبَحْسَاءُ أَنْتَ الْبَحْسَاءُ إِلَى هَذَا  
 الرَّجُلِ فِي الدَّخْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَيْرٍ كَمَا لَا شَكَّ فِي قَوْلِ  
 لَمَّا سَمِعَتْ لَمَّا سَمِعَتْ لَمَّا سَمِعَتْ لَمَّا سَمِعَتْ لَمَّا سَمِعَتْ  
 شَيْطَانَهُ قَالَتْ فَانْطَلَقْنَا بِرَأْسِهَا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ  
 فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ النَّاسِ مَا رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَ  
 أَشَدَّهُ دُخَانًا مَجْمُوعَةً يَدُهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا  
 بَعَثَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَوِيدِ قُلْنَا  
 ذَلِكِ مَا أَنْتَ قَالَتْ قَدْ قَدَّرْنَا عَلَى خَيْرٍ  
 فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتَ قَالَتْ لَمَّا سَمِعْتُ أَنَّكَ مِنَ الْعَرَبِ  
 رُكْبَتَا فِي سَفِينَةٍ بِخَيْرِيَةٍ فَلَمَّا بَيْنَا الْبَعْدَ شَهْرًا  
 قَدْ دَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِينَا ذَاتَهُ أَهْلًا فَقَالَتْ  
 أَنْتَ الْبَحْسَاءُ أَهْلًا ذَا إِلَى هَذَا فِي الدَّيْرِ  
 فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ بِرَأْسِهَا فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ  
 تَحْلِ بَيْتَانِ هَلْ تَحْسِبُ كُنَّا نَعْمُ قَالَتْ أَمَا  
 إِنَّهَا تُوَشِّكُ أَنْ لَا تَحْسِبُ قَالَتْ أَخْبِرُونِي عَنْ  
 بِخَيْرِيَةٍ الظَّهْرِيَّةِ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قُلْنَا هُوَ  
 كَثِيرٌ الْمَاءُ قَالَتْ لَأَنْتَ مَاءَهَا يُوَشِّكُ أَنْ  
 يَذْهَبَ قَالَتْ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنٍ رُغْوٍ هَلْ  
 فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَذْهَبُ أَهْلُهَا بِمَاءٍ الْعَيْنِ  
 قُلْنَا نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَذْهَبُونَ  
 مِنْ مَاءِهَا قَالَتْ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيٍّ الْأُمِّيَّةِ  
 مَا فَعَلَ قُلْنَا هُوَ خَدِجٌ مِنْ مَكَّةَ وَكَذَلِكَ يَتَرَبَّ  
 قَالَتْ أَيْ قَالَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَتْ كَيْفَ صَنَعَ  
 بِهِنَّ فَأَخْبَرْنَا أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلْمِزُ مِنَ  
 الْعَرَبِ وَأَطَاعَهُ قَالَتْ أَمَّا إِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لِمَنْ  
 يُطِيعُهُ وَإِنِّي مُخْبِرَةٌ عَنْكَ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ  
 قَالَتْ يُوَشِّكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُدُوجِ فَأَخْبِرْ  
 قَالَتْ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدْرُ قَرْبَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا

نے کہا: یہ عذابِ خراب! تو کون ہے؟ بولی میں جاسوس ہوں۔ تم کلیسہ میں  
 اُس آدمی کے پاس جاؤ، وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے۔ جب اُس نے آدمی  
 کا نام پیا تو ہم قدر گئے کہ یہ شیطان نہ ہو۔ ہم جلدی سے چلے یہاں تک  
 کہ کلیسہ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک بہت بڑا آدمی تھا کہ ایسا ہم نے  
 دیکھا نہیں تھا وہ مضبوطی سے بندھا ہوا تھا اور اُس کے ہاتھ گروں کے  
 ساتھ تھے۔ گھٹنوں سے گھٹنوں تک پیروں سے بکٹتا ہوا تھا ہم نے کہا  
 خدا عذاب تو کون ہے؟ کہا کہ میرے متعلق تمہیں اندازہ ہو گیا ہوگا، تم بتاؤ  
 کہ کون ہو؟ کہا کہ ہم عرب کے رہنے والے ہیں۔ سندری کشتی میں سوار  
 ہوئے تھے کہ ایک جیسے تک لہری ہمارے ساتھ کھینچ رہی ہیں۔ ہم جزیرے  
 میں داخل ہوئے تو ہمیں ایک موٹا سا جانور ملا وہ بولی کہ میں جاسوس  
 ہوں، تم اس کلیسہ میں اُس کے پاس جاؤ، ہم جلدی سے تیری طرف آ  
 گئے۔ اُس نے کہا کہ مجھے بیسان کے باغ کے متعلق بتاؤ کیا اُس میں چل  
 گئے ہیں؟ ہم نے کہا، ہاں۔ اُس نے کہا: ہاں، منقریب وہ چل نہیں سکتے  
 گا۔ کہا کہ مجھے بکیرہ طبرہ کے متعلق بتاؤ کیا اُس میں پانی ہے؟ ہم نے  
 کہا: ہاں میں بہت پانی ہے۔ کہا کہ منقریب اُس کا پانی ختم ہو جاتا  
 گا۔ کہا کہ مجھے بین زفر کے متعلق بتاؤ کیا اُس چشمے میں پانی ہے اور  
 کیا اُس کے گدے چنے کھاتی کرتی ہیں؟ ہم نے کہا، ہاں۔ کہا کہ مجھے اُن  
 پڑھوں کے نبی کے متعلق بتاؤ کہ اُس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا کہ وہ مکر  
 محض سے نکل کر مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہیں۔ کہا: کیا عرب اُن سے  
 لڑے؟ ہم نے کہا، ہاں۔ کہا اُن کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ ہم نے اسے  
 بتایا کہ وہ قرب و جوار کے عرب پر غالب آئے اور وہ لوگ اطاعت گزار  
 ہیں۔ اُس نے کہا: اُن کی لاسی میں خیر ہے کہ اُس کی پیروی کریں اور  
 یہ نہیں اپنے متعلق بتاتا ہوں کہ میں ہی دجال ہوں۔ منقریب مجھے  
 نکلنے کی اجازت ملے گی۔ پس میں نکل کر زمین میں پھروں گا اور چالیس  
 دنوں کے اندر کوئی ایسی بستی نہیں رہے گی جس میں نہ آئروں نہ اسے  
 مکر محض اور مدینہ طبرہ کے کہ وہ دونوں مجھ پر حرام ہیں۔ جب اُن میں سے  
 کس کے اندر داخل ہونے کا ارادہ کروں گا تو مجھے قرشت ملے گا جس  
 کے ہاتھ میں تلوار ہوگی، جس کے ساتھ مجھے مد کے گا افسانہ کے ہر  
 راستے پر حفاظت کے لیے قرشت ہوں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا مبارک عصا منبر پر مارا  
اٹھ فرمایا کہ یہ عربیہ طیبہ ہے، طیبہ ہے، طیبہ ہے۔ کیا میں نے تمہیں  
بتایا نہیں تھا؟ لوگ عرض گزار ہوئے: ہاں۔ فرمایا کہ وہ بھر شام یا  
بھر میں نہیں بلکہ مشرق کی جانب ہے اور سمت مبارک سے مشرق  
کی جانب اشارہ فرمایا۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات کہیے گے پاس میں نے  
گندمی رنگ کے ایک غریبہ صحت آدمی کو دیکھا جتنے گندمی رنگ کا کوئی خوب  
صحت آدمی کسی نے دیکھا ہو۔ اُس کے گھسوتا ہوا پیشانی تھے اللہ راستے  
نور بصورت کو جتنے خوبصورت تاباں روش بال کسی نے دیکھے ہوں۔ گنگھی کی  
بولی تھی اور اُن سے پانی ٹپک رہا تھا، وہ آدمیوں کے کندھوں سے  
سہارے کر کے کھڑا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ جواب  
دیا گیا کہ یہ یسح ابن یسح ہیں۔ پھر میں نے گنگھی سے ہاتھ ملایا ایک  
کاسے آدمی کو دیکھا جس کی آنکھ گویا بھلا ہوا انگوٹھ تھی۔ جن کو میں نے  
دیکھا ہے اُن میں سے وہ اپنی نظن کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ وہ خدا کے  
کے کندھ حمل پر ہاتھ رکھ کر میت اللہ کا طواف کرتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ  
کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ یہ یسح دجال ہے۔ (متفق علیہ) اور ایک حکایت  
میں دجال کے متعلق فرمایا کہ وہ سرخ رنگ کا، بھاری بھر کم، اچھے ہنسے بالوں  
والا، طیش آنکھ سے کانا اور سب رنگوں کی نسبت اپنی نظن سے زیادہ مشابہت  
رکھنے والا اور لا فخر کم التاعۃ حتی تظلم الشمس میں

مفسر یہاں۔ حالی حدیث البربر پر پچھے باب العظم میں مذکور ہے  
اور قاضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الشا میں  
حالی حدیث ابن عمر کے قریب باب قصہ ابن صبیاد میں ذکر  
کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فی أربعین لیلة غیر مکتہ وطیبۃ ہما فخر منان  
علیٰ کلنا ہما کلما اردت ان ادخل داجلا  
منہما استقبکتی ملک سیدہ السیف صلتا  
یصد فی عنہما کذا علی کل لقب منہما ملکۃ  
یحدسونہما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم ولعن یرخصہ فی الیمینین طیبۃ  
ہلین طیبۃ ہلین طیبۃ یعی الیمینین الالہ  
کنت حدیثکم فکان الناس نعم الا انہ فی بحر  
النار او بحر الیمین لا بل من قبل المشرق  
ما هو وادما سیدہ الی المشرق (رداۃ مسرور)  
۵۴۶ وکن عبد اللہ ابن عمر ان رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم قال رأیت فی اللیلۃ عتد  
الکعبۃ فرأیت رجلا ادم کا حسن ما انت راہ  
من ادم الرجالی لہ رتہ کا حسن ما انت راہ  
من اللہ قد رجلا فیہ یفطر ماء مشکا  
علی عواتی رجلیں یطوف بالبیث فسال  
من ہذا فقال ہذا المسیم ابن مریم قال  
تقدرا انا یرجل جعدی قسط اعور العین الیمنی  
کان عینہ عنبہ ظافیہ کا شبہ من رأیت من  
الناس یا بنی فظن کا وضع ید یر علی مشکوی  
رجلیں یطوف بالبیث فسال من ہذا  
فقال ہذا المسیم الدجال متفق علیہ رقی  
رقایۃ قال فی الدجال رجل احمر جعد  
الذین اعور عین الیمنی اقرب الناس بہ  
شیئا ابن فظن و ذکر حدیث ابن ہریرۃ لا تقوم  
الساعۃ حتی تظلم الشمس من مغربہا فی  
باب الملاحیہ و سنن کر حدیث ابن عمر قال  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس رقی  
باب قصۃ ابن صبیاد انشاء اللہ تعالیٰ۔



## دوسری فصل

۵۲۴۸ عَنْ قَاطِبَةَ يَشْتَرِي قَبِيضًا فِي حَيَاتِهِ يَتِيمًا  
الدَّارِجِي قَالَتْ قَالَ لَوْ أَنَّ بَا مَرَاةً تَجُوزُ شَعْرَةً  
قَالَ مَا أَثَرُ قَالَتْ أَتَاكَ الْجَنَاسَةُ أَذْهَبَ إِلَى  
ذَلِكَ الْقَصِيرِ فَأَتَيْتُهَا فَإِذَا رَجُلٌ يَجِدُ شَعْرَةً  
مُسَلَّسًا فِي الْأَعْدَالِ يَنْزِدُ فِيمَا بَيْنَ السَّمَاءِ  
وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَا أَنْتَ قَالَ أَنَا الدَّجَالُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۲۴۹ وَعَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ رَأَى حَدَّثْتُكُمْ عَنْ  
الدَّجَالِ حَتَّى تَحْتَبِثُ أَنْ لَا تَعُولُوا أَنْتَ الْمَسِيحُ  
الدَّجَالُ قُصِيرًا فَخَبِرَ جَعْدًا أَخُو مَطْمُوسٍ لَعَيْنٍ  
كَيْسَتْ بِمَاتِيَةٍ وَلَا جَعْرَاءَ فَإِنْ أُلِيسَ عَلَيْكُمْ  
كَأَعْلَمُوا أَنْ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۲۵۰ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَدَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ  
يَكُنْ بَيْنَ بَعْدِ لَوْحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ الدَّجَالُ قَوْمَهُ  
فَلَوْ أَنَّ بَا مَرَاةً تَجُوزُ شَعْرَةً  
بَعْضُ مَنْ رَأَى أَوْ سَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ فَكَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلَهَا يَوْمَئِذٍ  
أَوْخِي (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۲۵۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ  
الْعَدَنِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضِ يَالَمَشْرِيقِ  
يُقَالُ لَهَا خُرَّاسَانُ يَتَّبِعُهُ أَهْوَامُ كَانَتْ وَجُوهُهُمْ  
الْمُحَنَّنَاتُ الْمَطْرُوقَةُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۲۵۲ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

حضرت قاطبہ نے قبضہ خریدی اللہ تعالیٰ عنہا سے سرخوش تھیں داری میں سنا  
ہے کہ انھوں نے بتایا کہ وہاں میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے بالوں کو  
کھینچ رہی تھی کہہ رہی تھیں کہ تو کون ہے؟ وہ بولی کہ میں جاسوس ہوں۔ تم اس محل  
میں جہاد میں رہاں گے تو ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے بالوں کو کھینچ رہا تھا  
وہ خیموں میں بکرا چرا رہا تھا وہاں کے دو بیٹے انھیں روکنا میں نے کہا  
تو کون ہے؟ کہا کہ میں دجال ہوں۔

(ابوداؤد)

حضرت عباد بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تین دجال کے متعلق بتا  
دیا اللہ جہ جہ کہ وہ تیسری جگہ میں نہ آئے۔ سفر دجال بہت قند  
بیش سے ہیروں والا، گھٹے ہونے والے والا کانا ہے جس کی آنکھ مٹی ہوئی  
ہے جہ ابھری ہوئی ہے اللہ نہ اندر وحشی ہوئی۔ اگر نہیں اُس کے متعلق  
شک واقع ہو تو وہاں لو کہ توہا رب کا نا نہیں ہے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابو حنیفہ ابن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا حضرت عمر  
کے بعد کوئی نبی نہیں چلا اگر اُس نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا اللہ میں  
اس نہیں اس سے ڈلتا ہوں۔ ہم سے اُس کی نشانیاں یہاں کرتے ہوئے  
فرمایا: شاید مجھے دیکھنے والا باہر کلام سننے والا کوئی اُسے پائے۔ لوگ عرض  
کر رہے تھے کہ یا رسول اللہ! اُن دجال ہمارے دل کیسے ہوں گے؟ فرمایا  
کہ جیسے آج میں یا اس سے بہتر۔ (ترمذی ابوداؤد)

مروان بن حریث نے حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
کی ہے کہ ہم سے گفتگو کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
دجال مشرق کی جانب سے سرزمین خراسان سے نکلے گا۔ اُس کی پیروی ایسے  
لوگ کریں گے جن کے چہرے کٹی ہوئی ڈھال جیسے ہوں گے۔

(ترمذی)

حضرت عمران بن حنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم میں سے دجال کے مثلین میں سے کسی سے دیکھ جائے کہ وہ دجال کی قسم ایک آدمی اس کے پاس آئے گا اللہ تعالیٰ اس کو بڑا کر دیں گے لیکن اس کی پیروی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ لعنت کرے گا۔  
حضرت اسماعیل بنت یزید بن سکن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال زمین پر چالیس سال رہے گا۔ سال جیسے جیسا، مہینہ جیسے جیسا، ہفتہ دن جیسا، اندھن چنگے کے آگ میں جلنے کے برابر ہوگا۔

(شرح السنہ)

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار آدمی دجال کی پیروی کریں گے۔ ان کے اہل ہر چاروں میں ہوں گی۔ (شرح سنن)

حضرت اسماعیل بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے طریقہ خانے پر طرہ افروز تھے تو آپ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے پہلے تین سال ہیں۔ پہلے سال آسمان تھالی بارش روکے گا اور زمین تھالی نباتات۔ دوسرے سال آسمان و زمین تھالی بارش روکے گا اور زمین تھالی نباتات۔ اور تیسرے سال آسمان ساری بارش روکے گا اور زمین ساری نباتات۔ اس وقت کھجوریں ڈالا اور دھاتوں والا کوئی حائل باقی نہیں رہے گا مگر وہ جھک ہو جائے گا۔ اس کے فتنے سے بہت بڑی بات یہ ہوگی کہ وہ ایک اعراب کے پاس آکر کہے گا کہ اگر میں تیرے اونٹوں کو زندہ کر دوں تو تم کیا دے گے گا کہ میں تیرا رب بنوں گا وہ کہے گا: کہیں نہیں۔ پس شیطان اس کے اونٹوں کی شکل اختیار کر میں گئے۔ جیسے حق تھے ان سے میں عیسویت افد بہت ہی ترسے کران۔ فرمایا کہ ایک شخص اس کے پاس آئے گا کہ میں کا بھائی اور باپ مر گیا ہوگا۔ کہے گا: بھائی تیرے باپ اور بھائی کو زندہ کر دوں تو کیا تو مجھ سے کہے گا کہ میں تیرا رب بنوں گا کہے گا: کہیں نہیں۔ پس شیطان اس کے باپ اور بھائی کی شکل اختیار کر میں گئے۔ آدمی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کام کے باعث تشریف لے گئے۔ پھر وہیں تشریف لائے اور لوگ یہ باتیں سن کر رنج و غم میں مبتلا تھے۔ آپ نے وہاں سے کے دونوں بازو پکڑ کر فرمایا۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَمْعٍ بِالدَّجَالِ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ فَإِنَّ الدَّجَالَ كَيْفَ يَمِيرُ وَهُوَ حَسْبُ أَتَى مُؤْمِنِينَ فَيَتَّبِعُهُمْ مَتَى يَمُوتُ بِهِ مِنَ الشَّقَايَا (رواه أبو داود)  
۵۲۵۳ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بَنِ السَّكَنِ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ الدَّجَالُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَالْيَوْمُ كَالصُّبْحِ وَالْمَسَاءِ السَّعَةِ فِي النَّارِ (رواه في شرح السنن)  
۵۲۵۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ الدَّجَالُ مِنْ أُمَمٍ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ السَّيِّئَاتُ (رواه في شرح السنن)  
۵۲۵۵ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ سِنِينَ سَنَةُ ثَمَرِكَ السَّمَاءِ فِيهَا ثَلَاثُ قَطْرٍهَا وَالْأَرْضُ ثَلَاثُ نَبَاتٍهَا وَالنَّارُ ثَمَرُكَ السَّمَاءِ ثَلَاثُ قَطْرٍهَا وَالْأَرْضُ ثَلَاثُ نَبَاتٍهَا وَالنَّارُ ثَمَرُكَ السَّمَاءِ ثَلَاثُ قَطْرٍهَا كُلُّهُ وَالْأَرْضُ نَبَاتُهَا كُلُّهُ فَلَا يَبْقَى ذَاتٌ ظَلْفٍ وَلَا ذَاتُ فَرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ إِلَّا هَلَكَ فَإِنَّ مِنْ أَشْيَاءِ فَنَائِهِ أَنْ يَأْتِيَ الْأَعْرَابَ فَيَقُولُوا أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ لَيْلَكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَيْ رَبِّكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَمُوتُ لَهُ الشَّيْطَانُ نَحْوَ أَيْلِهِ كَأَحْسَنِ مَا يَكُونُ مَرُوحًا وَأَنْعَلِيمَ أَسْنَتُ قَالَ دِيَارِي الرَّسُولُ قَدْ مَاتَ أَخُوهُ وَمَاتَ أَبُوهُ فَيَقُولُ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ أَبَاكَ وَأَخَاكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَيْ رَبِّكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَمُوتُ لَهُ الشَّيْطَانُ نَحْوَ أَيْلِهِ وَنَحْوَ أَخِيهِ قَالَتْ ثُمَّ حَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِمْ ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِي اهْتِمَامٍ وَغَيْرِهِمَا حَتَّى نَهَضُوا فَاحْتَدَى بِحُجْمَتِي الْبَابَ فَقَالَ



مَقِيمَ اسْمَاءَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَنَدَّ حَكَمَتُ  
أَقْرَبُ مِنَّا يَدُ الْكَافِرِ قَالَ إِنْ يَحْكُمُ دَاكَا  
حَتَّى قَاتَا حَيِّجِيهِ وَلَا قَاتَا رَقِي حَلِيذِي  
عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالدَّهْرُ إِنْ  
لَنَنْعِجَنَّ عِيَّتِي نَكَا فَمَا نَحْبِرُهُ حَتَّى نَجُوزَهُ فَكَيْفَ  
يَا مُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يُجْزِيهِمْ مَا يُجْزِي  
أَهْلَ السَّمَلِ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالشَّقَدِيسِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

اسماء کہیا ہے ۶ میں گزارا ہوئی۔ یا رسول اللہ! آپ نے وہاں کا ذکر  
کئے کے ہمارے دن کھل دیے۔ فرمایا کہ کیسے نکل سکتے ہیں جبکہ میں نہ  
ہوں اور اُس سے جھگڑنے والا میں ہوں۔ اور میرے بعد میرا رب ہر  
ایساں واسے کا محافظ ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! ہم آٹا  
گردہ مٹنے ہیں اور روٹیاں پکانے نہیں پاتے کہ ہرک جگہ کسے گنتی ہے  
ترامس وقت مسلمانوں کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا کہ وہی کفایت کرے گا جو  
آسمان والوں کو تسبیح و تہنیتیں کے ذریعے کفایت کرتا ہے۔

(احمد)

### تیسری فصل

۵۲۵۶ عَنْ الْمُؤْتَمِرِ بْنِ كَعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ  
أَحَدٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ  
إِلَّا تَرَمَى سَائِلُهُ حَذْرًا قَالَ فِي مَا يُضْرَكُ قُلْتُ  
لَا تَقْعُدُوا يَوْمَئِذٍ إِنْ مَعَهُ جَبَلٌ خُبِرٌ وَنَهْرٌ مَاءٍ  
قَالَ هُوَ أَهْوَى عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۵۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْمِلُهُ الدَّجَالُ عَلَى حِمَايَا أَهْمَرٍ  
مَا بَيْنَ أَذُنَيْهِ سَبْعُونَ بَابًا -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعَثِ وَ

الشُّعُوبِ)

حضرت مؤتمر بن کعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم سے وہاں کے متعلق اتنا کسی نے نہیں پوچھا جتنا میں نے۔  
آپ نے مجھ سے فرمایا۔ تمہیں کوئی نقصان نہیں دے گا۔ عرض گزار تھا۔  
لوگ کہتے ہیں کہ اُس کے ساتھ دو ٹیوں کا پھاڑ اور پانی کا دریا ہوگا؟  
فرمایا وہ اللہ تعالیٰ پر اس سے زیادہ آسان ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہاں ایک سفید گدے پر نکلے گا جس کے  
دونوں کانوں کے درمیان شرباب کا قاف صاف ہوگا۔ روایت کیا اسے جنتی  
نے کتاب بھٹ و انشور میں۔

### ابن صیاد کا بیان

### بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

#### پہلی فصل

۵۲۵۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ  
الْخَطَّابِ أَطْلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قَبْلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى  
وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبْيَانِ فِي أَطْحَمَتِي مَعَالَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت  
عمر صحابہ کرام کی ایک جماعت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ  
ابن صیاد کی طرف گئے یہاں تک کہ اُسے پایا کہ وہ لڑکوں کے ساتھ بچی  
منار کے ٹیلوں میں کھیل رہا تھا اور ابن صیاد اُن دونوں بچوں کے قریب

وَقَدْ قَاتَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ اِيْحَمْلُوْهُ فَاَلَمْ يَشْعُرْ  
 حَتَّىٰ مَضَىٰ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَكَمَرَهُ وَيَدُهُ تَدْعُوْهُ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْيَ رَسُوْلُ اللهِ  
 فَتَنَظَّرَ النَّبِيُّ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْكَ رَسُوْلُ الْاَرَمِيِّيْنَ  
 ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ اَشْهَدُ اَنْيَ رَسُوْلُ اللهِ فَحَمَلَهُ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَمْنْتُ بِاللّٰهِ  
 وَرَسُوْلِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَدْعِيْ قَالَ  
 يَا بَنِيَّ صَادِقٌ وَكَافٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُوطِبَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ  
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَبَاتٍ لَّكَ حَبِيْبٌ وَخَبِيْطٌ  
 يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ فَقَالَ هُوَ الدُّخَانُ  
 فَقَالَ اَشْكَا فَاَنْتَ تَعْدُوْكَ فَقَالَ عُمَرُوْ بِالرَّسُوْلِ  
 اللهُ اَنَا ذُنُوبِيْ فَيُفِيْرُ اَنْ اُضْرِبَ عَنْقُكَ قَالَ رَسُوْلُ  
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تَسْكُطْ  
 عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا تُخَيِّرْ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ  
 ابْنُ مُسَرَّةٍ لَطَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ اَبِيْ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ يَوْمَئِذٍ  
 النَّحْلُ الَّذِي فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى  
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلِيْ رَجُلًا مِّنَ النَّحْلِ وَهُوَ يَحْتَمِلُ  
 اَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَزِيْهَهُ  
 ابْنُ صَيَّادٍ مَّصْطَلِحَةً عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ  
 لَّهُ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ فَدَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْتُلِيْ رَجُلًا مِّنَ النَّحْلِ  
 فَقَالَتْ اَيُّ صَافٍ وَهُوَ اسْمُهُ هَلَا مَحْمُودٌ  
 فَكَلَّمَهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنِيْ رَكْبَةً بَيْنَ قَاتِلِ عَبْدٍ لِّلّٰهِ  
 ابْنُ عُمَرَ قَاتِلُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِي النَّارِ قَاتِلُنِيْ عَلَى اللهِ يَمِيْنَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ  
 ذَكَرَ الدَّخَالَ فَقَالَ اِنِّيْ اَنْتَ رَكْمَةٌ وَمَا يَمِيْتُ

جمع کیا تھا۔ اُسے کچھ معلوم نہ ہوا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے اُس کی کمر پر دست مبارک مارا اور فرمایا: کیا تو گواہی دیتا کہ میں اللہ کا رسول  
 ہوں؟ اُس نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ جب تک آپ  
 اُمیروں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں  
 اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دبوچا اور  
 فرمایا: میں تو اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ پھر آپ نے  
 ابن صیاد سے فرمایا: کیا دیکھتا ہے؟ اُس نے کہا: میرے پاس سچا اللہ  
 بھرا آتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نیز اس امر کو گوشہ  
 نہ کرنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تیرے ہاتھ کے  
 لیے ایک بات اپنے دل میں چھپاتا ہوں۔ آپ نے یَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ  
 بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ (۳۴: ۱۰) کو چھپایا۔ اُس نے کہا اَللّٰهُمَّ اِنّی  
 نے فرمایا: وہ دھواں تو اپنی حد سے نہیں بڑھ سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 کے بارِ رسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ اس کی گودوں اُٹا دوں!  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ وہی ہے تو تم اس پر  
 قابو نہیں پا سکتے اور اگر وہ نہیں تو اس کے قتل میں کوئی حلائی نہیں۔  
 حضرت ابی بن کعب انصاری گوئے کہ اُن دنوں کے ارادے سے گئے  
 جن میں وہ رہتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر کے تنوں  
 کی آگ سے کمر چلتے رہے۔ آپ نے یہ راہ نکالی تاکہ ابن صیاد کے دیکھنے  
 سے بچے ابن صیاد سے کچھ سن لیں۔ ابن صیاد اپنے بستر پر کھل اور وہ  
 کو دیکھا ہوا انگٹا رہا تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم کو درخت کی آڑ میں دیکھ کر کہا: اے صاف! اے اُس کا نام ہے۔ محمد  
 آگئے۔ ابن صیاد روک گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ  
 مجھ سے رکھتی تو کچھ کہتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوتے اور اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان  
 کی جو اُس کی شان کے لائق ہے۔ پھر دُجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔  
 میں نے تمہیں اُس سے فرمایا ہے۔ اُن کو کوئی بھی نہیں سچا اُس نے اپنی  
 قوم کو اُس سے ڈلایا۔ بلکہ حضرت نوحؑ نے بھی اپنی قوم کو اُس سے  
 ڈرایا لیکن میں تم سے ایک بات کہتا ہوں جو کسی بھی نے اپنی قوم سے



نہیں کہی۔ تم جان جاؤ کہ وہ کتنا ہے اور اللہ تعالیٰ کو نہیں ہے۔  
(متفق علیہ)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّشْرِكِيْنَ  
وَلِكُلِّ يَوْمٍ سَآءٌ لَّكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَّهٗ يَعْزُبُ عَنْكُمْ  
لِقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ اِنَّهُٗ اَعُوْذُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيَبْسُ  
بِالْعَادِيْنَ  
(متفق علیہ)

حضرت ابو سید خدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو مدینہ منورہ  
کے کسی راستے میں ابن مسیاد نے دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
اُس سے فرمایا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اُس نے  
جی ہاں کہا، کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اللہ پر، اُس کے فرشتوں  
پر، اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ تو کیا  
دیکھتا ہے؟ اُس نے کہا کہ میں پانی پر تخت دیکھتا ہوں۔ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابلیس کا تخت سمندر پر ہے تو  
اور کیا دیکھتا ہے؟ کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ ایک جھڑپا اور دھڑپا  
اور ایک سچا دیکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ اس پر شبہ ظالم دیا گیا ہے لہذا اسے چھوڑ دو۔

(مسلم)

اُن سے یہ روایت ہے کہ ابن مسیاد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم سے حلقہ کی جگہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ صلیب  
میدان خاص مشک عیسائی۔

(مسلم)

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر کو مدینہ منورہ کے کسی مکان سے  
میں ابن مسیاد مل گیا۔ انہوں نے اُس سے کوئی بات کہی جس سے وہ ناراض  
ہو کر بھول گیا، یہاں تک کہ راستے کو گھوم دیا۔ حضرت ابن عمر حضرت حفصہ  
کے پاس گئے جن تک یہ بات پہنچ گئی تھی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم  
فرمائے۔ آپ نے ابن مسیاد سے کیا دینا تھا؟ کیا آپ کو مسلم نہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہاں غصے کی حالت میں نکلے  
گانا مارا اور کیا بولا۔

(مسلم)

۵۲۵۹ وَعَنْ اَبِي سُوَيْبَةَ لَخْدَارِي قَالَ لَقِيَهُ  
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ  
يَعْنِي ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ  
لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمْ هُمَا  
اَبُو رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ هُوَا الشَّهِيْدُ اَبُو رَسُوْلِ  
اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اَمْسِكْ يَا لَلّٰهُ وَمَسِكْتُمْ وَكُنْتُمْ وَرُسُلُهُ مَا  
ذَا كَرِهِي قَالَ اَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ  
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى عَرْشَ  
اِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ قَانَ وَمَا كَرِهِي قَالَ اَرَى  
صَاوِقَيْنِ وَكَأَنَّمَا اَوْكَادُ بَيْنَ وَصَاوِقَيْنِ فَقَالَ  
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَيْهِ  
كَذٰهُوْكَ  
(رواه مسلم)

۵۲۶۰ وَعَنْهُ اَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ ذَلِكُوْهُ  
بَيْعَةُ رَسُوْلِكَ خَالِصٌ۔

(رواه مسلم)

۵۲۶۱ وَعَنْ نَّافِعٍ قَالَ لَقِيَهُ ابْنُ عُمَرَ ابْنِ صَيَّادٍ  
فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا مُّغْضِبًا  
فَاَنْفَعَتْهُ حَتَّى مَلَأَ الرِّسْتَةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى  
حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا  
اَرَدْتَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ اَمَّا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا مَآ يَخْرُجُ مِنْ مَّقْصِدٍ  
يَقْضِيْهَا۔

(رواه مسلم)

۵۲۶۲ وَعَنْ ابْنِ سَعْدٍ بِإِسْنَادٍ يَحْتَجُّ بِكَ صَحِيحٌ  
ابْنُ صَيَّادٍ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ لِي مَا لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ  
يُزْعِمُونَ أَنَّ الدَّجَالَ أَلَسَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَا يُؤَدُّ لَكَ وَ  
قَدْ وُلِدَ لِي الْيَسَّ قَدْ قَالَ هُوَ كَا فِرَاوْنَا  
مُسْلِمًا وَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا  
مَكَّةَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ  
ثُمَّ قَالَ لِي فِي الْخَبَرِ قَوْلُهُ أَمَا فَاللَّهُ إِيَّيْكَ لَا عَمَلُ  
مَوْلَانَا وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُمُوهَا أَعْرَفُ أَبَاهُ دَأْفَا  
قَالَ فَكَبَّرْتُ فَقَالَ قُلْتُ لَهُ تَبَا لَكَ سَائِرُ الْيَوْمِ  
قَالَ وَهَيْلَ لَكَ أَيْسُرُكَ أَتَكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ  
فَقَالَ لَوْ عَرَفْتُ عَنْكَ مَا كَرِهْتُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۶۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِيتُهُ وَقَدْ  
كَثُرَتْ حَيْثُ قَعَلْتُ مَعِيَ فَعَلْتُ عَيْنُكَ مَا أَرَى  
قَالَ لَا أَدْرِي قُلْتُ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ  
قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ قَالَ فَغَدَرُ  
كَأَشَدِّ تَخَوُّرٍ حَتَّى سَمِعْتُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۶۴ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ  
حَاجِرَ بْنَ عَبَّادٍ اللَّهُ يَخْلِفُ يَا اللَّهُ أَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ  
الدَّجَالَ قُلْتُ تَحْوِفُ يَا اللَّهُ قَالَ لِي سَمِعْتُ  
عُمَرَ يَخْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ يَسْكُرُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے مکہ مکرمہ  
تک ابن صیاد کا شریک سفر پایا۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ مجھے لوگوں سے کھینچ  
بچتی ہے جو میرے متعلق دعائیں پڑھنے کا گمان رکھتے ہیں۔ کیا آپ نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ اُس کی اولاد  
میں ہرگز جیکہ میری اولاد سے کیا انھوں نے میں فرمایا کہ وہ کافر ہو گا جبکہ  
میں مسلمان ہوں۔ کیا انھوں نے میں فرمایا کہ وہ مدینہ منورہ اور مکہ منظر میں  
داخل نہیں ہو سکے گا جبکہ میں مدینہ منورہ سے آ رہا ہوں اور مکہ مکرمہ پہنچنا  
ہے۔ پھر اُس نے مجھ سے اپنی گفتگو کے آخر میں کہا:۔ خدا کی قسم، میں اُس  
کی جاسے پیدا نش اور اُس کے مکان کو جانتا ہوں جہاں وہ ہے اور میں اُس  
کے باپ اور اُس کی ماں کو جانتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس نے  
مجھے شبہ ہی ڈال دیا لیکن میں نے اُس سے کہا:۔ تیرا بیٹا بڑا عبقری ہے۔ راوی  
کا بیان ہے کہ اُس سے کہا گیا:۔ کیا تجھے یہ پسند ہے کہ دجال تو ہو گا۔  
کہ اگر یہ چیز میرے سپرد کی گئی تو میں ناپسند نہیں کروں گا۔ (مسلم)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھے وہ بلا جبکہ اُس  
کا آنکھ سوجھی ہوئی تھی۔ میں نے کہا:۔ تیری آنکھ کو کیا ہوا جو میں دیکھتا  
ہوں کہ اُس کا مجھے نہیں معلوم۔ میں نے کہا کہ تو میں جانتا حالانکہ وہ تیرے سر  
میں ہے، اُس نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اُسے آپ کی لاش میں پیدا  
کر دے۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس نے گدھے جیسی سخت آواز نکالی جو  
میں نے سنی۔ (مسلم)

محمد بن سکندر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اللہ کی قسم اٹھاتے ہوئے دیکھا کہ ابن صیاد ہی دجال  
ہے۔ میں نے کہا کہ آپ اللہ کی قسم کیا ہے ہیں۔ فرمایا کہ میں نے حضرت  
عمر سے سنا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور یہ بات  
کہی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار نہ فرمایا۔  
(متفق علیہ)

## دوسری فصل

نافی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا  
کہ نے:۔ خدا کی قسم، مجھے اس میں شک نہیں کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔

۵۲۶۵ عَنْ تَابِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ  
مَا أَشَدُّ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ ابْنُ صَيَّادٍ



(رواہ ابو داؤد والبیہقی فی کتاب البعث و الشہر)

۵۲۶۶ وَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْ تَأْتِنُ صَيِّدِيَوْمَ الْحَيَّةِ - (رواہ ابو داؤد)

۵۲۶۷ وَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ أَبُو الدَّحْجَانِ قَلْبَيْنِ عَامًا لَا يُؤَلِّدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُؤَلِّدُ لَهُمَا غُلَامٌ أَحْمَرٌ أَفْرَسٌ وَأَقْلَى مُنْفَعَةٌ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهَا ثُمَّ تَمُوتُ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِئْرٍ فَقَالَ أَبُوهُ طَرَأَ صَوْبُ اللَّحْمِ كَأَنَّ أَلَمَهُ مِنْ قَارِئَةِ امْرَأَةٍ فَرَضَتْ خِيَةً ظَوْبِيَّةً أَلْيَا نَيْفٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ فَسَوَّعْنَا بِمَوْلُوهُ فِي الْيَمُودِ بِالْمَدِينَةِ فَذَهَبَتْ أُنَا وَالْبَيْتُ بِنْتُ الْعَبْرَةِ حَتَّى وَحَلَّتْ عَلَى أَبِیْرٍ قَرَأَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا قُلْنَا مَلَكُ لَكُمَا وَلَكُمَا فَقَالَ مَكُنَا شَلْشَيْنِ عَامًا لَا يُؤَلِّدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وَلَدَ لَنَا غُلَامٌ أَحْمَرٌ أَفْرَسٌ وَأَقْلَى مُنْفَعَةٌ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهَا قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهَا فَإِذَا هُوَ مُنْجِدٌ فِي الْقَمَرِ فِي قَطِيفَةٍ وَلَهُ هَمِيمَةٌ فَكُفَّتْ عَنْتُ رَأْسِهِ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ تَمَعْتُمَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهَا - (رواہ الدہلوی)

۵۲۶۸ وَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَسْجُوعًا عَيْنُهُ طَالِبَةً كَابَةً فَأَشْفَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُونَ الدَّحْجَانُ فَوَجَدَهُ تَحْتَ قَطِيفَةٍ يُهْمِيهِمْ فَأَدْنَتْ أُمُّهُ فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا أَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيفَةِ فَقَالَ رَسُولُ

روایت کیا اسے ابو داؤد والبیہقی نے کتاب البعث و الشہر میں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یوم الحیۃ کے روز میں میاں ہم سے گم ہو گیا۔ (ابو داؤد)۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہابی کے والدین کی تیس سال تک اولاد نہیں ہوئی۔ پھر ان کے ہاں ایک لڑکا بنا بڑے ذاتوں والا لڑکا پیدا ہوا جس کا نفع کم ہو گا۔ اس کی آنکھیں سرسریں گی لیکن دل نہیں سوئے گا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے والدین کی نشانیاں بیان فرمائی کہ اس کا باپ بے غذا، گم گوشت اور چوتھ جیسی ناک ملا ہے۔ اس کی ماں سوتی، چوڑی چھٹی اور بے ہمتوں والا ہے۔ حضرت ابو بکرہ نے فرمایا کہ ہم نے سنا کہ مدینہ منورہ میں یہودیوں کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا ہے۔ ہمیں میں اللہ حضرت زبیر بن العوام گئے، یہاں تک کہ اس کے والدین کے پاس داخل ہوئے تو ان دونوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی نشانیاں پائی جاتی تھیں۔ ہم نے کہا اگر کیا تھا تو کوئی تجھے؟ دونوں نے کہا کہ تیس سال ہمارے گھر اولاد نہیں ہوئی، پھر لڑکا ہوا ہے جو کانا بڑے ذاتوں والا، کم نفع والا ہے جس کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔ پس ہم ان کے پاس سے باہر نکلنے گئے تو وہ چادر اوڑھ کر دھوپ میں بیٹھا ہوا گلگلا رہا تھا۔ ہم نے اس کے سر سے کپڑا ہٹا دیا۔ اس نے کہا کہ آپ دونوں نے کیا کہہ ہے؟ ہم نے کہا کہ کیا تو نے ہماری بات سن لی ہے؟ اس نے کہا، ہاں مگر میری آنکھیں سوتی ہیں سیکن میرا دل نہیں سوتا۔

(ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں یہودیوں کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا ہے، بیٹھی ہوئی آنکھوں والا جس کا ایک دانت باہر نکلا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور محسوس کیا کہ مبادا وہی وہابی ہو۔ پس اسے چادر اوڑھ کر گلگلا کر ہٹا دیا۔ اس کی ماں نے اسے دیکھا کہ اسے عبد اللہ ابی القاسم آگئے۔ وہ چادر سے نکل آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کو کیا ہوا، اللہ ہے

نارست کہنے لگے اگر یہ چھوٹے رکعتی نوا کہہ گئے۔ پھر حضرت ابن عمر کی طرح مناجات کیا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ یا رسول اللہ! مجھے عبادت دیکھیے کہ اسے قتل کر دوں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ وہی ہے تو تم اس کے قاتل نہیں ہو بلکہ اس کے قاتل حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں اور اگر وہ نہیں تو زنی کو قتل کرنے کا تمہیں حق نہیں ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمیشہ خطرہ لگا کہ سب کا وہی وصال ہو۔  
(شرح المستدرک)

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَهَا قَاتِلُهَا اللَّهُ  
كَوَسْرَكْتَهُ كَبَيْنَ كَدَا كَرَمُشَلْ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ  
عُمَرَ قَالَ هُوَ مِنَ الْقَطَابِ اِمْنَانٌ بِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَاتِلُهُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَكُنْ  
هُوَ فَكُنْتُ صَاحِبَهُ اِنْ مَّا صَاحِبُهُ هِيَ سَيِ ابْنِ  
مَرْيَمَ وَلَا يَكُنْ هُوَ فَكَيْفَ لَكَ اَنْ تَقْتُلَ  
رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْعَهْدِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشَوِّقًا اَنَّهُ هُوَ الْقَاتِلُ  
(دَوَاهُ فِي شَوْحِ السَّنَةِ)

## بَابُ نُزُولِ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

### حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

#### تیسری فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مائیں کی صورت میں نازل ہوں گے، پس صلیب کو توڑیں گے، انھیں زہ کو قتل کیں گے، ہجرہ موقوف کریں گے اور بے حساب مال تقسیم کریں گے یہاں تک کہ اُسے کوئی قبول نہیں کرے گا۔ اُس وقت ایک مسجد دنیا اور اُس کی ساری مشاعرے بہتر معلوم ہو گا۔ پھر حضرت ابوہریرہ فرمائے کہ چاہو تو یہ آیت پڑھ لو اور اللہ ال کتاب میں سے کوئی ایسا نہیں جو اُن کی وفات سے پہلے ایمان نہ لے سکے۔ (۴/۱۵۹)

۵۲۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُزِيلَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكِيمًا عَدُوًّا لِلْكُفْرِ وَالصَّلِيبِ وَيَقْتُلُ الْخَنَازِيرَ وَيَضَعُ الْخِزْيَةَ وَيُفِيضُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ فَكُفُّوا أَلْسِنَكُمْ فَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِمُ الْوَاثِقَةُ



۵۲۷۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اللَّهُ لِيَنْزِلَ ابْنُ مَرْيَمَ حَتَّىٰ عَادِلًا فَلْيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ وَلْيَقْتُلَنَّ الْغَاثَ وَالْيَاقُوتَ وَلْيَضُمَّ الْجُزْيَةَ وَلْيَتَرَكَنَّ الْفِلَاحَ فَلَا يُسْمَىٰ عَدِيًّا وَلَكِنَّهُ هَبَنَ الشَّعْبَاءُ وَالنَّبَاغِضُ وَالنَّعَاسِدُ وَلْيَدْعُوْنَ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ مَا مَلَكُمْ مِنْكُمْ -

۵۲۷۱ وَعَنْ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يَقِفُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ قِيَتُونَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قِيَتُونَ أَمِيرَهُمْ نَعَالَ مَسِيحٍ لَنَا قِيَتُونَ لَا رَأْيَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِيمَةَ اللَّهِ هَذِهِ الْأُمَّةُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم، ابن مریم تم میں ضرور نازل ہوں گے حاکم عادل کی صورت میں، وہ ضرور صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیرہ موقوف کریں گے، جوانان و عورتوں کو کھٹکے چھوڑ دیں گے، اُن سے محنت کا کوئی کام نہیں لیا جائے گا، دشمنی آپس میں بھٹکیں رکھنا، ایک دوسرے سے حسد کرنا ختم ہو جائے گا۔ وہ مال کی طرف لوگوں کو بگاڑیں گے لیکن کوئی قبول نہیں کرے گا۔ (مسلم) اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں فرمایا: تمہارا کیا حال ہوگا جب عیسیٰ بن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا ایک گروہ قیامت تک غلبے کے ساتھ ہمیشہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا۔ فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے قرآن کا امیر کے گناہ آئیں گے ہمیں نماز پڑھاویں گے۔ وہ فرمائیں گے: نہیں، تم ہی آپس میں ایک دوسرے کے امام ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عزت بخشی ہے۔ (مسلم)

## دوسری فصل

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي -

## تیسری فصل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم زمین کی طرف نازل ہوں گے۔ پس شادی کریں گے اعدان کی اولاد و ہرجی اور چلتا لیس سالہ کرفات پائیں گے۔ وہ میرے ساتھ میری قبر میں دفن کیے جائیں گے۔ پس میں اعد عیسیٰ بن مریم دونوں ایک ہی قبر سے اوجھر اور عمر کے لحاظ انہیں گے۔ اسے ابن الجوزی نے کتاب الوفاء میں روایت کیا ہے۔

۵۲۷۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ قَبْرًا وَهُوَ كَذَلِكَ وَ يَمُوتُ عَمْسًا وَارْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَبْعَثُ قِيَتُونَ مَعِي فِي قَبْرِي فَأَقْرَأُوا نَا وَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِي قَبْرِ قَاحِدٍ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ وَ عَمْرٍو - (رَوَاهُ ابْنُ الْجَوَازِيِّ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ)

## بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَأَنَّ مَن مَّاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ

### قُرْبِ قِيَامَتِ أَوْ جَوْرِ كَيْاسِ كِي قِيَامَتِ هُوَ كِي

#### پہلی فصل

ضمیمہ: قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شخص کی قیامت کو ان دونوں کی طرح بھیجا گیا ہے۔ ضمیمہ کا بیان ہے کہ میں نے قتادہ کو ان کے دونوں میں فرق ہونے کا کہہ دیا کہ جیسے ان میں ایک دوسری سے مقدم ہے۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ یہ بات انہوں نے حضرت انس سے روایت کی یا یہ قتادہ کا قول ہے۔ (مستفق علیہ)

۵۲۴۳ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى آتَا السَّاعَةِ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي مَقْصُومٍ لِفَضْلِ أَحَدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَلَا أَدْرِي أَذْكُرُهُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ قَتَادَةَ قَتَادَةَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے وفات پانے سے ایک ماہ پہلے فرماتے ہوئے سنا، تم مجھ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہو اور اس کا ظم اللہ کے پاس ہے اور بعد ازاں قسم زمین پر کوئی سانس لینے والا ایسا نہیں کہ اس پر سو سال گزر جائیں اور اس وقت میں وہ زندہ ہے۔ (مسلم)

۵۲۴۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِشَهْرٍ تَسْلُوَنِي عَنِ السَّاعَةِ فَلَمَّا عَلِمَهَا عِنْدَ اللَّهِ وَ أَقْبَمُ يَا اللَّهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنُوسَةٍ يَا نَبِيَّ عَلَيْهَا مَا نَأْتِي سَنَةً قَدَرِي حَتَّى يَوْمَئِذٍ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج جو زمین پر سانس سے ہے جی اُن میں سے کسی پر پورے سو سال نہیں گزر رہے۔ (مسلم)

۵۲۴۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِي مِائَةَ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنُوسَةٌ الْيَوْمَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بعض اہل انبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے۔ آپ اُن میں سب سے کم عمر کی طرف دیکھ کر فرماتے کہ یہ بڑھاپے کو نہیں پہنچے گا کہ تم پر قیامت قائم ہو جائے گی۔ (مستفق علیہ)

۵۲۴۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْحَرَابِ يَا نَبِيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَامَتُكَ عَنِ السَّاعَةِ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْفَرِهِمْ فَيَقُولُ إِنْ يَحْيَىٰ هَذَا لَا يَدْرِكُهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْهِمْ سَاعَتُهُمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)



## دوسری فصل

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے قیامت سے پہلے مبعوث فرمایا گیا ہے۔ میں اس سے اتنی سہقت رہ گیا ہوں جتنی اس انگلی سے یہ انگلی اللہ آپ کے اپنی شہادت والی اللہ جویانی انگشت مبارک سے اشارہ فرماتا ہے۔  
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ میری امت اپنے نبی کی بارگاہ میں اس بات سے عاجز نہیں ہوگی کہ انھیں نصف یوم کی مدت اقبل جاسکے حضرت سعد سے گزارش کی گئی کہ نصف یوم کتنا ہے؟ فرمایا کہ پانچ سو سال۔ (راہرواؤد)۔

۵۲۴۷ عَنْ الْمُسَوِّدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ فِي نَفْسِ السَّاعَةِ مُسَبِّقًا لِمَا سَبَقَتْ هُنَا هُنَا وَأَشَارِيَةً مُبَعِّيًا السَّابِقَةَ وَالْوَسْطَى (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)  
۵۲۴۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَا رَجُؤَ أَنْ لَا تُعْجِزَ أُمَّتِي عِنْدَ رَبِّهَا أَنْ يُؤَخَّرَ هُمْ نِصْفَ يَوْمٍ قَبْلَ يَسْعَى وَكَمْ نِصْفَ يَوْمٍ قَالَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

## تیسری فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دنیا کی مثال اس کپڑے جیسی ہے جو شروع سے آخر تک پھاڑ دیا گیا ہو اور آخر میں ایک دھاگے سے لٹکا ہوا ہوا رہے۔ قریب ہے کہ وہ دھاگا ٹوٹ جائے۔ اسے ہمیں لے کر شہد الایمان میں روایت کیا ہے۔

۵۲۴۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ هَذِهِ الدُّنْيَا مَثَلُ ثَوْبٍ شَقِيَ مِنْ أَقْلِهِ إِلَى آخِرِهِ فَبَيْنَ مَسْحَقًا بِخَيْطٍ فِي آخِرِهِ فَبَيْنَ شَيْءٍ ذَلِكَ الْخَيْطُ أَنْ يَنْقَطِعَ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

## بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شَرِّ النَّاسِ

### قیامت شریر لوگوں پر قائم ہوگی

## پہلی فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک زمین میں اللہ اللہ کہا جائے گا۔ دوسری روایت ہے کہ ایسے کسی شخص پر قیامت قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کہے۔

۵۲۸۰ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللَّهُ اللَّهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يَقُولَ أَحَدٌ يَقُولُ اللَّهُ اللَّهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(مسلم)

۵۲۸۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ إِلَّا عَلَى شَرَارِ الْخَلْقِ - (رواه مسلم)

۵۲۸۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَضْطَرَّ الْيَأْسُ نِسَاءَ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ كَأَخِيَّةِ دَوْسٍ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ - (متفق عليه)

۵۲۸۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدُ هَبَّ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ لَا أَظُنُّ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالنُّهْيِ وَدَرْجِنَ الْخَيْرِ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ أَتَى ذَلِكَ تَأْمًا قَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتُوقَى كُلُّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنَ الْإِيمَانِ فَيَبْقَى مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ فَيُرْجَعُونَ إِلَى دِيَارِهِمْ - (رواه مسلم)

۵۲۸۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ فَيَسْأَلُ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي أَرَبْعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ عَامًا فَيَسْأَلُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةٌ بَيْنَ مَسْعُودٍ وَفَيْطَلَةَ فَيَقُولُ كَأَنَّهُ يَسْأَلُكَ فِي الثَّانِي سَبْعَ سِتْرِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُمَا رِيحٌ بَارِدَةٌ مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيْمَانٍ إِلَّا قُبِضَتْ حَتَّى تَكُونَ أَحَدُكُمْ دَخَلَ فِي حَبْسٍ يَجْلِسُ لَدَا خَلَّتْ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ قَالَ فَيَبْقَى

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ قیامت قائم نہیں ہوگی مگر بدترین لوگوں پر۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قبیلہ دوس کی عورتوں کے سر پر ذوالخلصہ کے گرد نہ ہیں۔ ذوالخلصہ قبیلہ دوس کا بیت خاص کو دوس جاہلیت میں وہ لوگ پرستے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات اللہ دلائل اسلحہ لہم نہیں ہو گیا تاکہ رات و نزل کی پھر ہوا نہ ہوئے گئے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں تو سمجھتی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی تو وہی کلمات سب سے پہلے اپنے رسول کو ہدایت اللہ برحق دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام ایمان پر غالب کر دے اگرچہ مشرک اُسے ناپسند کریں (۲۳:۹) کہ یہ تلخ لہری طرح ہو گا ہر ایک کو اس میں سے ہو گا جتنا اللہ چاہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس سے وہ تمام خرابیاں گے جن کے دل میں رانی کے دانے کے برابر ہیں ایمان ہو گا اور وہی باقی رہ جائیں گے جن میں کوئی بھلائی نہیں ہوگی۔ پس اپنے اباؤ اجداد کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔ (مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال کچھ گا قرظین میں جا لیں گے۔ کچھ معلوم نہیں جا لیں گے فرمایا یا جا لیں گے یا سال ہیں اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا گریہ و رونا میں مسود جیسے ہیں۔ وہ تلاش کر کے اُسے ہلاک کر دیں گے۔ پھر وہ لوگوں میں سات سال رہیں گے۔ کسی قتلہ کے وہ بیان عداوت نہیں ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک مٹھری ہوا بھیجے گا تو روئے زمین پر کوئی ایک ہی ایسا باقی نہیں رہے گا جس کے دل میں رانی کے دانے کے برابر ہی بھلائی یا ایمان ہو گا وہ فوت ہو جائے گا، یہاں تک کہ تم میں سے کوئی ہڈا کے کسی ہڈی کے اندر ہی داخل ہوا تو وہاں ہی داخل ہو کر روئے قبض کرے گی۔ پس بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو پروردگار کی غیبت اور روزی



کی طرف غور نہ ہوں گے۔ دنیا کی کوئی بات نہ ہو کہ کسی جیسے کام کو نہ پسند کرے  
گئے۔ یہ شیطان اُن کے پاس انسانی شکل میں آکر کئے گا۔ یہ کہ نہیں سہا  
نہیں آتی؟ ان کہیں گے کہ آپ ہیں کیا حکم دیتے ہیں؟ پس وہ انہیں بتلا کر  
بدعت کا حکم دے گا۔ وہ اسی حالت میں رہیں گے کہ روزی کی بہتات اور کلام  
بسر اکرام سے ہوسری ہوگی۔ پھر صبر پور کا جائے گا جو بھی اُسے سنے گا تو  
کچھ دن جھکائے گا کچھ اٹھائے گا۔ سب سے پہلے جو آدمی سنے گا وہ  
اپنے اُڑنوں کے مرض کو لپ رٹا ہوگا تو بے ہوش ہو جائے گا۔ دوسرے  
لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ شعلہ میں بارش بھیجے گا  
جس سے لوگوں کے جسم اٹھیں گے۔ پھر بد بوی پھرنے لگے گا تو لوگ  
کڑے ہو کر دیکھیں گے۔ پھر کہا جائے گا۔ اے لوگو! اپنے رب کی  
طرف چلو۔ انہیں ضرور اُن سے پہلے جانیں گے۔ فرمایا جائے گا کہ جنہیں  
کے جگہ کو نکال دین کی جائے گی کہ کتنے میں سے کتنے؛ فرمایا جائے  
گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو نہاں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس وقت  
بچے بھی جڑھے ہو جائیں گے۔ اللہ پختہ کی کھل جائے گی (مسلم) اور  
اَنْتَعِمُوا بِالْغَنَةِ وَالْغَنَةِ مَعَادِیْہِہِ بَابُ التَّوْبَةِ میں مذکور ہوئی۔

وَمَنْ تَابَ تَابَ فِي مَقْعَدِ الْعَرْشِ وَقَدْ أَهْلَكَ الْوَيْلُ مَا يَرْجَبُونَ  
لَمْ يَكُنْ لَهُ مَمْرُوفًا وَلَا يُنْكَرُونَ مَنَظَرًا فَيَتَمَكَّنُ  
لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَعِينُونَ فَيَقُولُونَ  
قَمَا تَأْمُرُ نَأْيًا مَرُّهُمْ بَعِيدًا ذُو الْأَوْتَانِ وَهُمْ  
فِي ذَلِكَ خَالِدُونَ فَهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يَنْفَعُهُمْ  
فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُ أَحَدًا إِلَّا أَصْحَابَ بَيْتِهَا وَ  
رَقَمَ بَيْتَهَا قَالَ وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُ رَجُلٌ يُلُوْطُ حَوْضَ  
رَبِيْعٍ فَيَصْبَحُ وَيَصْبَحُ النَّاسُ ثُمَّ يَرِيسِلُ اللَّهُ مَطَرًا  
كَأَنَّهُ الظُّلُ فَيَنْبِتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يَنْفَعُهُمْ  
فَيُخْرِجُهُمْ فَيَاْمُرُ قِيَامًا ثُمَّ يَنْكُرُونَ ثُمَّ يَقَالُ يَا أَيُّهَا  
النَّاسُ مَنَعْتُمَنِي رَبِّيَ كَمْ يَقُوْهُمْ وَكَمْ مَسْئُوْلُونَ  
فَيَقَالُ أَخْرِجُوا بَعَثَ النَّارُ فَيَقَالُ مِنْ كَمْ كَمْ  
فَيَقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تَسْعَ مِائَةٌ وَتَسْعِيْنَ قَالَ  
فَإِنَّ إِلَهَكَ يَوْمَ يُجْعَلُ الْوِلْدَانُ شِيْبًا وَذَلِكَ  
يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ - (رواه مسلم) وَ  
ذِكْرُ حَدِيثٍ مُعَاوِيَةَ لَا تَنْقَطِعُ الْهَجْرَةُ  
فِي بَابِ التَّوْبَةِ

### دوسری فصل

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي -

### تیسری فصل

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ -

### صوّر بھونکے جانے کا بیان

### بَابُ الْفَجْرِ فِي الصُّورِ

### پہلی فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نزل و فرہ صبر پور کے دھوکے کے دھوکے

۵۲۸۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْعَتَيْنِ

جاہلیں کا وقت ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی کہ اسے اللہ ہر پہ! جاہلیں روز کا فرمایا  
ہیں۔ کچھ نہیں کہتا عرض گزار ہوئے کہ جاہلیں جیسے کا فرمایا میں کچھ نہیں  
کہتا۔ عرض گزار ہوئے کہ جاہلیں سال کا فرمایا میں کچھ نہیں کہتا۔ پھر اللہ  
تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرمائے گا تو وہیں اگیں گے جیسے سبز اگتا ہے۔  
ملا کر ایک ہڈی کے جوا انسان کی کرنی چیز باقی نہیں رہی ہوگی  
اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے اور قیامت کے روز اسی پر تحقیق عمل کر دی جائے  
گی (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں فرمایا: آدمی کی ہر چیز کو مٹی کا  
جاتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے۔ اسی پر پہلا کیا گیا تھا اور اسی پر  
ترکیب دیا جائے گا۔

ان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو سمیٹ لے گا اور آسمان کو داہنے دست  
تقدت میں پیٹ لے گا، پھر لمبے گا، حقیقی بادشاہ میں ہوں زمین  
کے بادشاہ کہاں ہیں؟ (متفق علیہ)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آسمانوں  
کو پیٹ لے گا۔ پھر انھیں اپنے داہنے دست تقدت میں لے کر فرمائے  
گا۔ بادشاہ میں ہوں، حکمران کہاں ہیں؟ پھر زمینوں کو پیٹے بائیں دست  
تقدت میں لے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ انھیں دوسرے دست  
تقدت میں لے کر فرمائے گا۔ بادشاہ میں ہوں، جبار کہاں ہیں؟ حکمران  
کہاں ہیں؟ (مسلم)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ یہودیوں کے  
ایک عالم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا:۔  
اے محمد! ایک اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آسمانوں کو ایک انگلی پھیر  
گا، زمینوں کو دوسری انگلی پر، پہاڑوں اور درختوں کو تیسری انگلی پر پائی،  
مٹی اور ساری مخلوق کو چوتھی انگلی پر۔ پھر انھیں حرکت دے کر فرمائے گا۔  
میں بادشاہ ہوں، میں اللہ ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس  
عالم کی بات سے متعجب ہو کر تصدیقاً بستم ربوہ ہو گئے پھر کپ نے تلاوت  
کی۔ انھوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ قدر کرنے کا حق تھا اور قیامت کے  
روز سب زمینیں اس کے لئے میں ہوں گی اور آسمانوں کو اپنے داہنے

اَرَبْعُونَ قَالُوا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَرَبْعُونَ يَوْمًا قَالِ  
اَبَيْتُ  
شَهْرًا قَالِ اَبَيْتُ قَالُوا اَرَبْعُونَ سَنَةً قَالِ اَبَيْتُ  
ثُمَّ يُزِيلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا  
يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالِ وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ لَا  
يَبْقَىٰ إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَظْبُ النَّاصِبِ وَنَوْمُهُ  
يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي  
رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالِ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُ التُّرَابَ إِلَّا عَظْبَ  
النَّاصِبِ وَنَوْمُهُ خَلْقٌ وَفِيهِ يُرَكَّبُ -

۵۲۸۳ وَعَنْهُ قَالِ قَالِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ  
يَطْوِي السَّمَاءَ بِمِخْنَةٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ  
الْأَرْضِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۸۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالِ قَالِ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللَّهُ السَّمَوَاتِ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ هَنْ بِيَدِهِ الْيَمْنَى ثُمَّ يَقُولُ  
أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْمَمْلُوكُونَ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرْضَ  
بِشِمَالِهِ وَفِي رِوَايَةٍ يَأْخُذُ هَنْ بِيَدِهِ الْاُخْرَى ثُمَّ  
يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكِبُونَ  
(رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

۵۲۸۵ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالِ جَاءَ  
جِبْرِيلُ مِنَ الْمَلَكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ السَّمَوَاتِ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَاضِعٍ وَالْأَرْضَ عَلَى رَاضِعٍ  
وَالْجِبَالِ وَالشَّجَرِ عَلَى رَاضِعٍ وَالنَّهَارِ وَاللَّيْلِ وَ  
سَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى رَاضِعٍ ثُمَّ يَقُولُ فَيَقُولُ أَنَا  
الْمَلِكُ أَنَا اللَّهُ فَصَلِّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَمَا قَالِ الْجِبْرِتُ صَدِيقًا  
لَهُ ثُمَّ قَدَرًا وَمَا قَدَرَا اللَّهُ حَقَّ قَدَرِهِ وَ



دست قدرت میں پھٹ گئے ہونگے وہ پاک اور بلند تر ہے اس سے جس کو نہ  
شریک ٹھہراتے ہیں۔

(محقق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد دریافت کیا کہ اس سفر میں کون  
رہیں گے بدل دیا جائے گا اور آسمانوں پر ۳۸۱۳ کے متعلق پوچھا کہ اس  
لفظ انسان کہاں ہوں گے؟ فرمایا کہ یہی صراط ہے۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا مت کے لئے صراط اللہ چاند کہ ہے لہذا  
کر دیا جائے گا۔ (بخاری)

### دوسری فصل

حضرت ابو سعید خدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کیسے چاہئے کہ مجھ کو چھو نہ لے  
نہ اُسے سنبھال رکھا ہے، کان لگائے ہوئے ہیں، پیشانی جھکائی ہوئی ہے،  
اتنی کر رہا ہے کہ کب چھو نہ لے گا حکم فرمایا جائے، لگ عرض گزار ہوئے کہ  
یا رسول اللہ! آپ ہیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو: میں اللہ  
کافی ہے اور وہ اچھا کار ساز ہے۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ایک سو گنگ ہے جس میں پھر تک  
باری جائے گی۔ (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

### تیسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا: جب  
اَنَا قَوْمٌ میں چھوٹا جائے گا (۱۲: ۸) فرمایا کہ وہ منہ ہے، الواجفہ  
پہلی دفعہ کے لغز کہتے ہیں اور آتھہ دوسری دفعہ کے لغز کہ ہے  
بکھاری نے ترجمہ الباب میں روایت کیا ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

الْأَرْضُ جَمِيعًا قَبِضَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتُ  
مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۸۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ يَوْمَ تَبْدَأُ  
الْأَرْضُ طَيِّبًا أَوْ نَجَسًا قَالَتْ قَالَتِ بَيِّنَاتُ  
النَّاسِ يَوْمَئِذٍ قَالَتْ عَلَى الْقَوْمِ

(رواه مسلم)

۵۲۹۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مَكْرُورَانِ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (رواه البخاری)

۵۲۹۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَعْبُدُ  
صَاحِبَ الصُّورِ قَالَتِ النَّفْسُ وَأَصْنِي سَمْعَهُ وَخَفِي  
جَبْهَتَهُ يَنْتَظِرُ مَتَى يَوْمَئِذٍ لَتَقْعَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ وَمَا مَرُورٌ قَالَ قُولُوا سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ  
(رواه الترمذی)

۵۲۹۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّعُورُ قُرُونٌ يَنْتَظِرُونَ  
(رواه الترمذی، ابوداؤد، الدارمی)

۵۲۹۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى قَالُوا  
لَنُفِئَنَّ فِي الشُّعُورِ الصُّورِ قَالَتِ الرَّاجِعَةُ الشُّعُورُ  
الْأُولَى وَالرَّاجِعَةُ الثَّانِيَةُ -  
(رواه البخاری فی ترجمۃ باب)

۵۲۹۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ

میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متحدہ دلوں پر شیعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ان کے دائیں جانب جبرائیل اقدس بائیں جانب میکائیل ہیں۔

(ترمذی)

حضرت ابو رزین مختار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مخلوق کو بارہ کس طرح زندہ کرے گا اور مخلوق میں اس کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ تم قسط سلا میں اپنی قوم کی قادی سے گزرتے ہو اور پھر ان دنوں گزرتے ہو جبکہ سبزہ بھارا ہو اور عرض گزار ہوا اہل۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں یہی نشانی ہے کہ وہ اسی طرح مڑے زندہ کرے گا۔ روایت کیا ان دنوں کو مذکور ہے۔

مَلِكِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبِ الصُّورِ وَ  
قَالَ عَنْ يَمِينِهِمْ جِبْرَائِيلُ وَعَنْ يَسَارِهِ  
مِيكَائِيلُ۔

۵۲۹۵ وَكَانَ أَبِي رَزِينٍ الْعَقِيلِيُّ قَالَ قُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِيهِ اللَّهُ الْخَلْقَ وَمَا آيَةُ  
ذَلِكَ فِي خَلْقِهِمْ قَالَ أَمَا سَدَدْتُ بِوَادِيٍّ قُدُوكَ  
جَدَّ مَا لَمْ مَدَرْتُ بِهِمْ يَهْدِيْكُمْ خُضْرًا قُلْتُ نَعَمْ  
قَالَ فَبِذَلِكَ آيَةُ اللَّهِ فِي خَلْقِهِمْ كَذَلِكَ يُحْيِي  
اللَّهُ السَّوْءَ۔

(رواهما ترمذی)

## حشر کا بیان

## بَابُ الْحَشْرِ

پہل فصل

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز لوگوں کو شرفی ماں سفید زہری میں بھیجا جائے گا جو میری روٹی کے مانند ہوگی۔ ان میں کسی کے لیے کوئی نشان نہیں ہوگا۔

(مشفق علیہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین قیامت کے روز ایک روٹی ہوگی جس کو خدا کے جبار اپنے دست قدرت سے تیار کرے گا جسے تم میں سے کوئی سفر میں روٹی تیار کرتا ہے یا اہل جنت کی مہمانی کے لیے۔ پس یہودیوں میں سے ایک آدمی حاضر ہوا کہ ہر کوئی عرض گزار ہوا کہ اے ابو القاسم! خدا نے اچھے دھن آپ کو بھرت دے، کیا میں آپ کو نہ بتاؤں کہ قیامت کے روز اہل جنت کی مہمانی کیا ہوگی؟ فرمایا کہ یہی نہیں۔ کہا کہ زمین ایک روٹی کے مانند ہوگی۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور تبسم ریزی فرمائی یہاں تک کہ آپ کے مبارک کپڑے بھی نخر گئے۔ پھر

۵۲۹۶ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
عَلَى أَرْبَعِ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْمَةِ التَّيْتِيِّ لَيْسَ فِيهَا  
عَلَمٌ وَلَا حَيْدٌ۔

(مشفق علیہ)

۵۲۹۷ وَكَانَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ الْأَرْضُ  
يَوْمَ الْقِيَمَةِ خُبْرَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّأُهَا الْجَبَّارُ  
بِيَدِهِ كَمَا يَتَكَفَّأُ أَحَدُكُمْ خُبْرَتَهُ فِي السَّقَرِ شَوْلًا  
لِلْأَهْلِ الْخُبْرَةَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَارَكَ  
الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ لَا أُخْبِرُكَ بِشَيْءٍ أَهْلُ  
الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ بَلَى قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ  
خُبْرَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ثُمَّ خَوَّلَ  
حَتَّى بَدَأَتْ نَوَاجِدُهُ ثُمَّ قَالَ لَا أُخْبِرُكَ



کہا کہ کیا میں آپ کو اس کے سامنے کے متعلق نہ بتاؤں ؟ اور صرف اس لئے کہا کہ وہ کیا ہے ؟ کہا کہ اس لئے اقد چھٹی کے عجب کے زائد چھٹے کو ستر ستر بار افرام کا نہیں لگے۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کو تین طرح اکٹھا کیا جائے گا غیبت کرنے والے، ڈنکے والے، ایک اونٹ پر دو آدمی ایک اونٹ پر تین، ایک اونٹ پر چار، ایک اونٹ پر دس۔ باقی کو آگ اکٹھا کرے گی اور ان کے ساتھ قیل و حد کرے گی جہاں وہ کریں گے، ان کے ساتھ رات گزارے گی جہاں وہ گزریں گے، ان کے ساتھ صبح کرے گی جہاں وہ کریں گے اور ان کے ساتھ شام کرے گی جہاں وہ کریں گے۔

(مستشرقین)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھے پاؤں دھو کر جسم اور غلغلہ کے بغیر اٹھائے جاؤ گے۔ پھر آپ نے دعائیں پڑھیں، جیسے ہم نے پہلی صفحہ پر کیا، دوبارہ بھی کریں گے، یہ ہم نے وعدہ کیا ہے، بیٹے! ہم کرنے والے ہیں (۱۴:۶۱) اور قیامت میں جن کو سب سے پہلے لباس پہنا یا جائے گا وہ حضرت ابراہیمؑ ہوں گے اور میرے کچھ ساتھیوں کو بائیں جانب سے پکڑا جائے گا۔ میں کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں، میرے ساتھی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ جب سے یہ جگہ ہوتے ہمیشہ اپنی ایشیوں پر پھرتے ہی رہے۔ میں وہی کہوں گا جو عبد صالح (حضرت عیسیٰؑ) نے کہا تھا کہ میں ان پر گواہ تھا جب تک ان میں نہ رہا۔۔۔ بیشک ان کو غالب حکمت والا ہے۔ (۹۹:۵۲)

(مستحق علیہ السلام)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے روز لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے جسم اور خنجر کے بیز اکٹھا کیا جائے گا۔ میں عرض گندہ ہوئی کہ یا رسول اللہ! مرد اور عورتیں اکٹھے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے؟ فرمایا: اسے عائشہ! بات اس سے زیادہ صحت ہے کہ اس طرف دیکھا جائے۔ (متفق علیہ)

حضرت : "....." غنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَاسْمَعُوا قَوْلَ الرَّسُولِ  
وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَمْ يُلَاحِظُوا أَهْلَهُمْ بِمِلَّةٍ مِّنْ دُونِ الْإِسْلَامِ  
فِي مِلَّةِ الْإِسْلَامِ لَمْ يَنجِسُوا أَمْوَالَهُمْ بِغُلُوبٍ إِنَّهُمْ  
كَانُوا قَوْمًا يَتَّقُونَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٦٩٨ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْرُ التَّاسِعُ عَلَى ثَلَاثِ  
طَرَائِقَ لِأَخِيَّتَيْنِ رَاهِبِيَّتَيْنِ وَأَمَّا إِنْ عَلَى بَعِيرٍ وَتِلْكَ  
عَلَى بَعِيرٍ وَآرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشْرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ  
فَتُحْمَرُ بَقِيَّةُ هَذِهِ التَّارِ ثَقِيلٌ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا  
وَتَبَيَّتْ مَعَهُمْ حَيْثُ بَالُوا وَتَصِيحُ مَعَهُمْ حَيْثُ  
أَصْبَحُوا وَتُسَبِّحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا -

(مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ)

٥٢٩٩ وَهَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَشْهُورُونَ حَقًّا مُرَّةً  
غُرْلًا ثُمَّ قَدْ كَسَا بَدَانًا أَوَّلُ عِلِّيِّ بْنِ عَلِيٍّ  
وَعَدَا عَلَيْكَ إِنْ كُنَّا قَائِلِينَ وَأَوَّلُ مَنْ كُنَّا  
يُرْمِي الْقِيَمَةَ إِبْرَاهِيمَ وَإِنَّا سَأَلْتُمُ امْتِنَانِي  
يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتُ السَّمَاءِ فَأَقُولُ أَصِيحَارُفُ  
أَصِيحَارُفُ فَيَقُولُ لَكُمْ كُنْتَ بِذَلِكَ أَمْرًا كُنْتَ  
عَلَى أَعْقَابِهِمْ مَدًّا فَارْتَضَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ  
الْعَبْدُ الْقَبِيلُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَرِيذًا مَا دُمْتُ  
فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْعَبْدُ الْحَكِيمُ

(مفتی محمد شفیع)

٥٣٠٠ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَعْشُرُ النَّاسُ  
 يَوْمَ الْقِيَمَةِ خُفًّا عُرَاهُ عُرَاهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ أَلَيْسَ هَؤُلَاءِ الرِّسَالُ مَجِيئُهُمَا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى  
 بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ  
 بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۰۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ

گزر رہا۔ یا نبی اللہ! قیامت کے روز کا فکر اس کے منہ کے بل کیسے اٹھایا جائے گا؟ فرمایا کہ جس نے اسے دنیا میں دُعا مانگوں پر چلایا وہ اس بات قدرت نہیں رکھتا کہ قیامت کے روز اسے منہ کے بل چلا دے؟  
(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم کو ان کا آپ (رحمۃ اللہ علیہ) قیامت کے روز اپنے منہ کے بل کیسے اٹھایا جائے گا؟ فرمایا کہ جس نے اسے دنیا میں دُعا مانگوں پر چلایا وہ اس بات قدرت نہیں رکھتا کہ قیامت کے روز اسے منہ کے بل چلا دے؟  
ان کا چچا ان سے کہے گا: آج میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔  
حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے کہے گا: اے رب! تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے روز تجھے دعوایاں نہیں کروں گا۔ اس سے بڑھ کر کوئی نوسوائی ہے کہ میرا چچا تیری رحمت سے وعدہ نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ فرمے گا: میں نے کافروں پر جنت حرام فرمادی ہے۔ پھر حضرت ابراہیم سے فرمایا جائے گا کہ اپنے پیروں کے نیچے دیکھو۔ وہ دیکھیں گے کہ کچھ پیڑیں تھرا اڑھلیک بھڑبھڑا رہے ہیں اسے پیروں سے کچھ کر جنم میں پھینک دیا جائے گا (بخاری)  
ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز لوگوں کا پسینہ ہے جہاں تک کہ ستر گز تک پہنچ جائے گا اور انہیں لگام لگائے گا یہاں تک کہ ان تک پہنچ جائے گا۔  
(متفق علیہ)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز سورج غلو سے قریب ہو جائے گا، یہاں تک کہ ایک میل کے فاصلے پر پہنچے گا۔ اپنے اہل کے مطابق نیچے کی طرف ہوں گے۔ پس وہ کسی کے تختوں تک ہو گا اور ان میں سے بعض کے گھٹنوں تک اللہ ان میں سے بعض کو لے کر تک اور ان میں سے بعض کو پیسنے لگام لگانا ہو گی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دستِ اقدس سے دہن مبارک کی طرف اشارہ کیا۔

(مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

كَيْفَ يَحْشُرُ الْكَافِرَ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ  
الْيَسَّ الَّذِي امْشَا عَلَى الرَّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا  
قَائِدًا عَلَى أَنْ يَمْشِيَ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
(متفق علیہ)

۵۳۰۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلْقَى إِبْرَاهِيمُ آيَةً أَنْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
مَنْ هُوَ قَدْ قُتِلَ وَهُوَ كَيْفَ يَكُونُ لِإِبْرَاهِيمَ  
الْكَمَالُ لَكَ لَا تَقُولُ قِيَمُ لَكَ آيَةٌ قَالَ يَوْمَ  
لَا تَقُولُ قِيَمُ لَكَ إِبْرَاهِيمُ يَا رَبِّ إِنَّكَ مُخَذِّجِي  
أَنْ لَا تُخَذِّجِي يَوْمَ مَبْعُوثُونَ قَائِدًا خَذِي  
مِنْ أَبِي الْأَعْمَى قِيَمُ لَكَ اللَّهُ تَعَالَى إِيَّيْ حَرَمْتُ  
الْحَقَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ ثُمَّ يَقَالُ لِإِبْرَاهِيمَ انْظُرْ  
مَا نَحْتُ رَجُلَيْكَ قِيَمُ لَكَ قَدْ هَرَبْتَ مِنْ مَسْطَرِحِ  
قِيَمُ لَكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قِيَمُ لَكَ فِي النَّارِ  
(رداء البخاری)

۵۳۰۳ وَعَنْ قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِى النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَتَّى يَذْهَبَ  
عَرْفُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِئَهُمْ حَتَّى  
يَبْلُغَهُ إِذَا تَلَهُمْ (متفق علیہ)

۵۳۰۴ وَهَنْ التَّوَقُّدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَذْهَبُ الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
مِنْ الْغُلَى حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَيَوْمَ الْقِيَمَةِ  
النَّاسُ عَلَى قَدَرٍ أَعْمَاهُمْ فِي الْعَرَبِ قِيَمُهُمْ مَنْ  
يَكُونُ إِلَى كَيْفِيَّةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ  
وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى  
الْعَدَى الْجَمَا مَا وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سِيَدَهُ إِلَى فَيْزِهِ

(رداء مسلم)

۵۳۰۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَالْعَدَدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ



رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم! میں  
 گناہوں کے گمراہ تیرے لیے حاضر دستہ ہوں اور ہر بھلائی تیرے قبضے میں  
 ہے۔ فرمائیے گا کہ جنم کا حق نہ ہو۔ عرض گزار ہوئے گے کہ جنم کا حق کیا ہے؟ فرمایا  
 گا کہ ہرگز نہیں ہے۔ فرمائیے گا کہ اس وقت تک کہ تم میرے ہوا جائیں گے۔  
 حاضر عمل گزار دے گی اور اگر لوگوں کو نہ ہوش دیکھے گا مالا کر وہ بے ہوش نہیں  
 ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ!  
 ہم میں سے وہ ایک کون ہوگا؟ فرمایا تمہیں بشارت ہو کہ تم میں سے ایک اللہ  
 یا عروج و مرجع سے ہزار ہوں گے۔ پھر فرمایا: تم میں سے اس خلافت کی جس  
 کے قبضے میں میری جان ہے، میں امید رکھتا ہوں کہ تم اہل بیت کا چوتھا  
 ہو گے۔ پس ہم نے تجھ پر کسی۔ فرمایا میں امید رکھتا ہوں کہ تم اہل بیت کا چوتھا  
 ہو گے۔ پس ہم نے تجھ پر کسی۔ فرمایا کہ تم لوگوں میں بڑے ہو گے جیسے سفید پیل  
 کی جلد پر سیاہ بال یا سیاہ پیل کی جلد پر سفید بال۔

(متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کو فرماتے ہوئے سنا: ہمارا رب اپنی قدرت کا پتہ لکھنے کے لئے کھاتہ پر زمین اس  
 کے لیے چھ کھدے گا اور ہر مومن اور وہ باقی رہ جائیں گے جو کھدے یا  
 شہادت کے لیے دنیا میں شہداء نہ تھے۔ یہ سجدے میں ماننا چاہیں گے  
 لیکن ان کی کمر قوت نہ ملے گی۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: برقیات کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک ہی  
 ہی مومن شخص حاضر ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک پھر کے پر ہوا ہوگی  
 وزن نہیں ہوگا اللہ فرمائیے کہ یہ عبادت کو اور اہم قیامت کے روز اس کے  
 لیے کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔ (۱۰۵: ۱۸ - متفق علیہ)

### دوسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: اے اس روز زمین اپنی خبریں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اٰدَمُ  
 قُمْ قُلُوبُ لَبِّيكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ  
 قَالَ اَخْرَجَهُ بَعَثَ النَّارَ قَالَ وَمَا بَعَثَ النَّارَ قَالَ  
 مِنْ كُلِّ اَنْفٍ تَسْمَعُ وَاتِّدَعُ وَتَسْجُدُ  
 فَوَسَدَةٌ يَتَّبِعُهَا الصُّوْفُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتٍ  
 حَمَلٍ حَمْلَهَا فَذَكَرَ النَّاسَ سُكْرَى وَمَا هُمْ  
 بِسُكْرٰى وَلَكِنْ عَذَابُ اللّٰهِ شَدِيدٌ قَالُوا يَا  
 رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَا ذٰلِكَ الْاَوَّاحِدُ قَالَ اَبَشَرْنَا  
 فَكَانَ مِنْهُمْ رَجُلًا وَمِنْ يَاجُوجَ وَمَا جُوجَ اَلَمْ  
 تَعْلَمَ قَالَ ذٰلِكَ فِى لَفْظٍ وَبِهِ اَرْجَاؤُنْ تَكُونُ  
 رُبَّمَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فَكُنَّا فَقَالَ اَرْجَاؤُنْ تَكُونُ  
 تَكُنْ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَكُنَّا فَقَالَ اَرْجَاؤُنْ تَكُونُ  
 يَصِفُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَكُنَّا قَالَ مَا اَنْتُمْ فِى النَّاسِ  
 اِلَّا كَالشَّجَرِ السَّوْدِ اَوْ فِى جِلْدٍ ثَوْرٍ اَبْيَضٍ اَوْ  
 كَشَعْرَةٍ بَسْمَلٍ فِى جِلْدٍ ثَوْرٍ اَسْوَدٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۰۶ وَعَنْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی  
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُکْشَفُ رِیْثَا عَنْ سَاقِہِ یَسْجُدُ  
 لَہٗ کُلُّ مَرْمِیْنٍ وَمَرْمِیْنَةٍ وَیَبْقٰی مَرْمِیْنٌ فِی الدُّنْیَا  
 وَیَاۡدِہٖ وَصُفْحَہٗ فَبَیْنَہُمْ یَسْجُدُ لِمَعْدِہٖ طَعْمًا طَیِّبًا  
 کَاجِدًا (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۵۳۰۷ وَعَنْ اَبِی ہُرَیْرَہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ  
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِی الرَّجُلِ الْعَظِیْمِ السَّیِّئِ  
 یَوْمَ الْقِیَمَۃِ اِلَّا زَنْ جُنْدَ اللّٰهِ حَتّٰی اَبْعُوْہُ وَفَاٰ  
 اَحَدُہُمْ قَالَا نُوْقِیْمُہُمْ یَوْمَ الْقِیَمَۃِ وَرَدَّہَا  
 (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۵۳۰۸ عَنْ اَبِی ہُرَیْرَہٗ قَالَ قَالَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی  
 اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِی الْاَیۡہِ یَوْمَ الْقِیَمَۃِ نَحْوَاتٌ

أَخْبَارَهَا قَالِ إِنَّ دُونََ مَا أَخْبَارَهَا قَالُوا اللَّهُ  
رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَالَتْ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى  
كُلِّ عَمَلٍ وَأَمْرٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُولَ  
عَمِلَ عَلَى كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالِ قَالَتْ قَالُوا  
أَخْبَارَهَا - (رواه أحمد والترمذي في دعاء هبة)  
حديث حسن صحيح غريب

۵۳۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ إِلَّا يُدْعَى قَالُوا  
وَمَا نَدَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا  
يُدْعَانِ لَا يَكُونُ إِلَّا دُونََ كَانَ مُسِيئًا سَدِمَ  
أَنْ لَا يَكُونَ نَزَمَ - (رواه الترمذي)

۵۳۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثَلَاثَةَ أَهْوََاءٍ  
وَسَفَا مَشَاةٍ وَوَسَفَا رُكْبَاتٍ وَوَسَفَا عَلَى  
وَجْهِهِمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَحْشَرُونَ عَلَى  
وَجْهِهِمْ قَالَ إِنْ أَلْدَى أَمْسَا هُوَ عَلَى أَقْدَامِهِمْ  
قَالَ رَأَيْتُ أَنْ يَحْشَرَهُمْ عَلَى وَجْهِهِمْ أَفَلَا تَعْلَمُ  
يَتَقَوَّنَ بِوَجْهِهِمْ كُلِّ حَدَابٍ وَشَوْنٍ -

(رواه الترمذي)

۵۳۱۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ  
الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأَى عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ إِذَا الشَّمْسُ  
كُوِّتَتْ فَلَاذَ السَّمَاءِ تَقَطَّرَتْ فَلَاذَ السَّمَاءِ انْشَقَّتْ  
(رواه أحمد والترمذي)

بیان کرے گی (۳:۹۶) فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ انکی خبریں کیا ہیں؟ لوگ عرض  
گنہار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بستر جانتے ہیں۔ فرمایا اس کی خبریں  
یہ ہیں کہ اس کی پیچھے ہر ہر واقعہ عدت نے جو مل کیے ہوں گے ان کی  
گواہی دے گی اللہ کے گی کہ جو ہر فلاں فلاں روز فلاں فلاں کام کیے گئے  
یہی اس کی خبریں ہیں۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ  
حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ کوئی مرنے والا ایسا نہیں جو نام نہاد ہو۔ لوگ عرض گنہار ہوئے کہ یا رسول  
اللہ! کس بات پر عدت ہوتی ہے؟ فرمایا اگر وہ ایک ہے تو اس بات  
پر نام نہاد ہے کہ زبان کی زبان کیوں نہ کہیں اللہ اگر بڑا ہے تو نام نہاد  
ہے کہ بڑائی کیوں نہ چھوڑی۔ (ترمذی)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا: قیامت کے روز لوگوں کو تین طریقوں پر اکٹھا کیا جائے گا۔ ایک قسم پر  
دوسری قسم سوار اور تیسری قسم اپنے چروں کے بل عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ!  
اپنے چروں کے بل کیسے چلیں گے؟ فرمایا کہ جس نے انھیں قدموں سے  
چلایا وہ قیامت لکھا ہے کہ انھیں ان کے چروں کے بل چلا دے مگر  
وہ اپنے چروں کے ساتھ ہر ہندی اندکانش سے بچیں گے۔  
(ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو یہ پسند کرتا ہے کہ قیامت کے وقت  
کو یوں دیکھے جیسے گریا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے تو اسے چاہیے  
کہ سورہ بقرہ، سورہ انفار اور سورہ اشتقاق پڑھے۔  
(احمد و ترمذی)

### تیسری فصل

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صادق و  
صدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: لوگ تین فوجوں  
کی شکل میں اکٹھے کیے جائیں گے۔ ایک فوج والے سورہ اکرام میں

۵۳۱۲ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لَنَا الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا فِي آتِ النَّاسِ  
يُحْشَرُونَ ثَلَاثَةَ أَهْوَاجٍ فَوَجَاءَ رَاكِبِينَ طَائِعِينَ



لباس پہنے ہوئے ہوں گے۔ دھری فوج والوں کو لڑنے ان کے چروا  
کے بن گیسٹے ہوں گے اور آگ انہیں اکٹھا کرے گی۔ تیسری فوج قاتل  
پلٹے اللہ دیتے ہوں گے اللہ تعالیٰ ساریوں پر آفت ڈال دے  
گا کہ کوئی باقی نہیں رہے گی یہاں تک کہ کسی کے پاس اگر باغ ہوا  
ساری کے قابل جانور کے بدلے دے تب بھی قاتل نہیں ہوگا۔  
(نسائی)

كَاسِيْنَ وَفَوْجًا يَسْعُهُمُ السَّلَاسُكَةُ عَلَى  
وُجُوهِهِمْ وَتَجْرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجًا يَمْشُونَ  
وَيَسْعُونَ وَيَكْفِيكَ اللَّهُ الْآفَاقَةَ عَلَى الظُّلُمِ  
فَلْيَسْأَلْ حَتَّى آتَى الرَّجُلُ لَتَكُونَ لَهُ الْحَيَاتُ  
يُعْطِيهَا بِدَائِيتِ الْقَتْلِ لَا يَقْبَلُ عَلَيْهَا  
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

## بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيزَانِ

### حساب ابدی اور میزان کا بیان پہلی فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس سے  
قیامت کے روز حساب لیا گیا مگر وہ ہلاک ہو گیا۔ میں عرض کر رہی ہوں کہ  
کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ منقرض ہونے والے آسمانی کے ساتھ حساب  
لیا جائے گا (۸: ۸۴) فرمایا کہ یہ صرف پیش ہوتا ہے اور میں سے مٹا  
کے وقت پہچان ہوئی وہ ہلاک ہو جائے گا۔ (متفق علیہ)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں مگر قریب  
وہ اپنے رب سے کام کرے گا جبکہ اس کے اللہ رب کے صہبان کوئی  
ترجما نہیں ہوگا اللہ نہ پر وہ جڑے چھپے۔ پس وہ اپنے دائیں جانب  
نظر اٹھائے گا تو نہیں دیکھے گا مگر وہی اعمال حرام گئے: مجھے اللہ اپنے بائیں  
جانب نظر اٹھائے گا تو نہیں دیکھے گا مگر وہی اعمال حرام گئے: مجھے اللہ اپنے  
سامنے نظر کرے گا تو نہیں دیکھے گا اپنے سامنے مگر آگ، لہذا آگ سے  
پر اگرچہ کچھ کا ایک ٹکڑا ہی دے کر۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مومن کو اپنا قرب بخشے گا  
اور اپنا پسند ڈال کر اسے پسندے گا اور فرمائے گا: کیا تو فلاں گناہ کو

۵۳۱۳ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يَحْسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
إِلَّا هَلَكَ قُلْتُ أَوَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ شَعَوْفَ يَحْسَبُ  
حِسَابًا يَسِيرًا فَقَالَ لَا شَأْنًا ذَلِكَ الْعَرَضُ وَلَكِنْ  
مَنْ تَوَقَّشَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكُ -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۱۴ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ حَتْمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ قَوْمٌ أَحَدٌ إِلَّا  
سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمانٌ وَلَا  
وَحَايَةٌ يَحْجُبُ فَيَنْظُرُ آيَاتِنَ مِنْهُ فَلَا يَدْرِي إِلَّا  
مَا قَدْ مَرَّ عَلَيْهِمْ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَرُ مِنْهُ فَلَا يَدْرِي  
إِلَّا مَا قَدْ مَرَّ وَيَنْظُرُ آيَاتِنَ يَدْرِي فَلَا يَدْرِي إِلَّا النَّارَ  
وَلِقَاءَ وَجْهِهِمْ قَالُوا نَعُوذُ بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۱۵ وَعَنْ ابْنِ عمرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَدْرِي الْمُؤْمِنِينَ  
فَيُصَمِّرُهُمْ عَلَيْهِمْ كَقَعْدَةِ وَاسْتَرَةٍ فَيَقُولُ أَعْرِفُ ذَنْبَ

كَذَٰلِكَ أَنْتَرَفُ ذَنبِي كَذَٰلِكَ يَقُولُ نَعْمَ أَيُّ رَبِّ حَتَّى  
قَدَرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ  
فَقَالَ سَوَّيْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا  
لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكُفَّارُ  
وَالْمُتَكَبِّرُونَ فَيَسْأَلُ دَاوُدُ بِهَمِّهِ عَلَى رُؤُسِ الْفَلَاحِينَ  
هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَّبُوا عَلَى رَبِّهِمْ إِلَّا لَعْنَةُ اللَّهِ  
عَلَى الظَّالِمِينَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۱۶ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ دَعَمَ  
اللَّهُ إِلَى كُلِّ مَسْلُوكٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هَذَا  
فَكَأَنَّكَ مِنَ النَّارِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۳۱۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَقُولُ  
لَهُ هَلْ بَلَغْتَ فَيَقُولُ نَعْمَ يَا رَبِّ فَيَقُولُ هَذَا  
هَلْ بَلَغْتَ فَيَقُولُونَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَبِيٍّ يَقُولُ  
مَنْ شَهِدَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيَقُولُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَجَاءُ بِكُمْ  
فَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَغَ ثُمَّ قَدْ رَوَى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَٰلِكَ إِلَيْكَ جَعَلْتُكُمْ أُمَّةً  
وَسَطًا لَتَكُونُوا شَرَفًا لَكُمْ عَلَى النَّاسِ وَتَكُونُ  
الرُّسُلُ عَلَيْكُمْ شُهَدَاءَ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۳۱۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلَكَ فَقَالَ هَلْ  
تَدْرُونَ مِمَّا أَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
أَعْلَمُ قَالَ مِنْ مَخَاطِبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُولُ يَا  
رَبِّ أَلَمْ تُجِدْنِي مِنَ الظُّلُمِ قَالَ يَقُولُ بَلَى قَالَ  
فَيَقُولُ قَارِي لَا تُجِيزُ عَلَيَّ نَفْسِي إِلَّا شَاهِدَاتِي

جانتا ہے؟ کیا تو فلاں گناہ کر جانتا ہے؟ وہ عرض کرے گا: اسے رب! ان  
یہاں تک کہ اپنے سارے گناہوں کا انکار کرے گا اور اپنے دل میں تجھ سے  
گناہ نہ ہوا کہ ہو گیا۔ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیری پروردہ پرانی آنکھ  
تیرے گناہوں کو سامان کرتا ہوں، پس اُسے نیکیوں کی کتاب دے دے دی  
جائے گی۔ جبکہ کافروں اور منافقوں کے متعلق ساری مخلوق کے سامنے  
اعلان فرمایا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے متعلق جھوٹ  
کہا۔ لہذا آگاہ رہو کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان  
کی تحویل میں ایک یہودی یا نصرانی کو دے گا کہ فرمائے گا یہ یہ جہنم سے تیرا  
قدیم ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن حضرت انس کو حاضر بارگاہ  
کیا جائے گا تو ان سے کہا جائے گا: کیا تم نے حکم پہنچا دیا تھا؟ عرض گزار  
ہوں گے: ہاں یا رب! ان کی امت سے پہنچا جائے گا کہ تم تک حکم پہنچا  
گیا تھا؟ عرض گزار ہوں گے: ہمارے پاس کوئی ثبوت نہ دلائل نہیں آیا، فرمایا  
جائے گا کہ نہ آگوا، کہن ہے؟ عرض گزار ہوں گے کہ عمرہ مصطفیٰ اللہ ان کی  
امت۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمیں لایا جائے گا تو تم  
جو وہی دو گے کہ انہوں نے حکم پہنچا دیا تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے یہ آیت پڑھی: یا اے اللہ! اسی طرح تم کو درمیان امت بنا دیا ہے کہ تم لوگوں پر  
گواہ ہو جاؤ اور ظہیم رسول تم پر گواہ ہو جائے۔

(۲: ۱۴۳ - بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھے کہ آپ ہم سے آدھ فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ  
میں کیوں ہنس رہا ہوں؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی  
بشر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ ایک عاقل کے باعث جو خدا اپنے رب سے کہے  
گا کہ: کہہ گا کہ اسے رب! کیا تم نے حکم کے باوجود مجھے ایمان نہیں دی؟ تو  
کہا کہ میں نہیں۔ عرض کرے گا کہ میں جانتا نہیں سمجھتا مگر گواہی دینے والا



بہت ہو۔ فرمائے گا کہ تم میری جان ہی تیرے اوپر گواہی کے لیے کافی ہے۔  
 اللہ کو لا کامین کی گواہی ملی رہی گے۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس کے منہ پر ہر  
 لگا دی جائے گی۔ پس اُس کے اعضاء سے برتنے کے متعلق کہا جائے گا تو وہ  
 اس کے اعمال بیان کریں گے۔ پھر اُسے برتنے والا کر دیا جائے گا تو کہے گا  
 تمہارا خدا غواب ہو، میں تو تمہاری طرف سے جھگڑ رہا تھا۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار  
 ہوئے: یا رسول اللہ! کیا قیامت کے روز ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟  
 فرمایا کہ وہ ہر کے وقت سورج کو دیکھنے میں جبکہ بادلوں میں نہ ہو، تم کوئی ترزد  
 کرتے ہو اس میں گزار ہوتے نہیں۔ فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے  
 قبضے میں میری جان ہے، تم اپنے رب کے دیکھنے میں ترزد نہیں کرو گے۔  
 جیسے اپنے کسی خود کو دیکھنے میں ترزد نہیں کرتے۔ پس ایک بندے سے  
 ملے گا اللہ کے گاہ بنایا میں نے جسے عزت نہ بخشی اس مردی نہ دی، یہی  
 علامہ فرمایا نیز گھوڑے اور اونٹ تیرے تابع کیے اور مرد بنایا کہ تو چڑھائی  
 حقارت را۔ عرض کرے گا: کیوں نہیں۔ فرمائے گا: کیا تو مجھ سے ملے گا  
 گناہ رکھتا تھا، مومن کسے گا؟ میں۔ فرمائے گا کہ میں تجھے جھٹاٹے گا  
 جیسے تیرے لیے جھٹلایا، پھر دوسرے سے ملاقات کرے گا اور اسی طرح انگڑ  
 ہوگی۔ پھر دوسرے سے ملاقات کرے گا اور اُس سے ملے گا۔ اسی طرح کہے گا۔  
 دوسرے سے ملاقات کرے گا اسے رب! میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر اور تیرے  
 رسول پر اور تیرے حق اور روضے رکھے اور خیرات کی اور طاقت کے مطابق  
 اپنی خیریاں بیان کرے گا۔ فرمائے گا کہ بھڑجا۔ فرمایا جائے گا کہ ہم بھی تیرے  
 گزرا لائے ہیں۔ وہ اپنے دل میں سوچے گا کہ میرے اوپر کون گواہی دے گا؟  
 پس اُس کے منہ پر ہر لگا دی جائے گی اور اُس کی زبان سے برتنے کے متعلق  
 کہا جائے گا، پس اُس کی زبان کا گوشت اور اُس کی ٹہریاں اُس کے اعمال  
 بیان کریں گی اور اس لیے کہ وہ اپنا خدا خود ختم کر دے کیونکہ وہ خالق  
 ہے اور اُس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے (مسلم) اور جہنم اُمّی الجہنم  
 والی حدیث ابو ہریرہ پہنچے باب المتوکل میں حضرت ابن عباس کی روایت  
 سے مذکور ہوئی۔

كَانَ يَقُولُ كَيْفَ يَفْرُكُ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَيْئًا  
 وَيَا لِكْرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلَى  
 فَيْهِ فَيَقَالُ لَا رُكَايَةَ لِنُطْقِي قَالَ فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ  
 ثُمَّ يَخْلَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُولُ بَعْدًا  
 لَكُنْ وَسَعَى فَيُحْكَمُ كُنْتُ أَنَا ضَلُّ

(رواہ مسلم)

۵۳۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ هَلْ تَرَى رَيْثًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تَضَافُونَ  
 فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظُّلُمِ كَيْسَتْ فِي سَعَابَةِ  
 قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تَضَافُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ  
 كَيْسَةً أَلَمْ تَرَوْا فِي سَعَابَةِ قَالُوا لَا قَالَ  
 قَالُوا لَا تَقُولُ بِيَدِهِمْ لَا تَضَافُونَ فِي رُؤْيَةِ  
 رَيْثِهِمْ وَلَا كَيْسًا تَضَافُونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ  
 كَيْلَقِي الْعَبَّاءَ فَيَقُولُ أَيْ قُلْ أَلَمْ أَكْرِمْكُمْ وَ  
 أَسْوَدَكُمْ وَأَرْزُقَكُمْ وَأَسْقِيَكُمْ لَكُمْ الْحَيَاةَ وَ  
 الْآيَاتِ وَأَذَرَكُمْ تَرَأْسَ وَتَدْرِعُ فَيَقُولُ بَلَى قَالَ  
 فَيَقُولُ أَفَطَلَسْتَ أَنْتَ مَلَايَ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ  
 فَرَأَيْتَ قَدْ أَتَاكَ كَمَا لَيْسَتْ بِيْهِ ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِي  
 فَذَكَرَ مِثْلَهُ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ كَذِبُكَ  
 ذَلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَمَنْتُ بِكَ وَبِكَلَامِكَ  
 وَبِرُسُوكَ وَصَلَّيْتُ وَصَلَّيْتُ وَنَصَلَّيْتُ  
 وَبِئْتِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَعْتُ فَيَقُولُ هَلُمْنَا  
 إِذَا تَمَّ يَمَانُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ  
 وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ  
 فَيُخْتَمُ عَلَى فَيْهِ وَيَقَالُ لِيُخْبِرَ بِأَنْطِقِي فَتُسَوِّقُ  
 فَيُجَدُّ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ يَعْمَلُهُ ذَلِكَ لِيُجَدُّ  
 مِنْ نَفْسِهِ وَذَلِكَ الْمَنَافِقُ وَذَلِكَ الَّذِي  
 سَخَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ (رواہ مسلم) وَذَكَرَ حَدِيثُ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ مِنَ الْأُمِّيِّ الْجَنَّةَ فِي ثِيَابِ

التَّوَكُّلِ بِرِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ -

### دوسری فصل

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت کے مشرکین اور ان کے حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل فرمائے گا اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار بڑھائے گا اور میرے رب کی تین بیعتیں الگ۔

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

حسن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز لوگوں کو تین دفتر پیش کیا جائے گا۔ پہلے دو پیشیاں تو جھگڑنے والے اور غدر پیش کرنے والے کے ہیں جن کی آمد تیسری پیشی کے وقت نامہ اعمال اترائے جائیں گے جنہیں کرنی و نسیں اور کرنی و نسیں اور کرنی و نسیں پر چھپائے گا۔ روایت کیا ہے احمد، ترمذی نے اور کہا میں وجہ یہ حدیث صحیح نہیں کہ حسن بھری کا ابو ہریرہ سے سنا نہیں ہے اور بعض نے حسن سے اسے ابو ہریرہ کے واسطے سے روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز میری امت کے ایک آدمی کو ساری مخلوق کے سامنے اپنے سامنے بٹائے گا۔ جس اس کے سامنے تالیفے دفتر پھیلائے جائیں گے جبکہ ہر دفتر متوجہ نظر رکھ کر۔ پھر فرمائے گا کہ تو ان میں سے کسی بات کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے کہنے والوں نے تجھ پر عزم کیا ہے؟ عرض کرے گا کہ یا رب! نہیں۔ فرمائے گا کہ کیا تیرا کوئی غدر ہے؟ عرض کرے گا کہ یا رب! نہیں۔ فرمائے گا کہ میں نے تیری ہمارے پاس ایک نیک ہے اور اس کی برکت میں کیا جائے گا۔ پس ایک سو چھیالیس سال کی جگہ کی جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مَا اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ کہتا ہوا ہو گا۔ فرمایا جائے گا کہ میزان پر حاضر ہو جا۔ عرض گزار ہو گا کہ اے رب! اپنے

۵۳۲۰ عَنْ ابْنِ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَعْدِي رَبِّي اَنْ يَدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِي سَبْعِينَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعْ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُونَ اَلْفًا وَثَلَاثَ حَقَائِقَ رَبِّي -

(رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ)

۵۳۲۱ وَعَنْ الْحَسَنِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرَضَاتُ فَحِرَالٍ وَمَعَاذِيرٍ وَفَاَمَّا الْعَرَضَةُ الثَّلَاثَةُ فَجَعَلَ ذَا لِكِ تَطْوِيلُ الصَّحُفِ فِي الْاَيْدِي فَاِخْتِارُ بَيِّنَاتٍ وَتَقْوِيَةُ اَلْبَتَائِمِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَا يَصِحُّ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ قَبْلِ اَنْ اَتَى الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ فَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ ابْنِ مَوْسَى -

۵۳۲۲ وَكَانَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَللَّهُ يَجْعَلُ رَجُلًا مِنْ اُمَّتِي عَلَى نَفْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَتَكَبَّرُ عَلَيْهِ رِسْعَةٌ وَتُسَوِّيَنَ سِجْلًا كُلُّ سِجْلٍ وَمِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ اَتُكْبَرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا اَفْظَلُكَ كَتَبْتَنِي الْخَافِظُونَ فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ اَفْظَلُكَ عَنِ رَفَائِكَ يَا رَبِّ فَيَقُولُ بَلَى اِنَّ لَكَ وَجْدًا حَاسِبَةً وَاقْتَدَ لَا ظَلَمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخَبَّرُ بِطَاقَةٍ فِيهَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ احْضَرْ وَلَنْ تَكُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبَطَاقَةُ مَعِ



دفعوں کے سامنے یہ چلی کیا ہے؟ فرمائیے گا کہ تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا پس  
دفعہ کے رہ جائیں گے اللہ چلی ہماری ہر جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نام  
سے وہ فی کوئی چیز نہیں ہے۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جنم کا ذکر  
کیا اور روئے تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کس  
چیز نے پیدا کیا؟ عرض گزار ہوئیں کہ میں نے جنم کا ذکر کیا تو فرمایا گیا کیا آپ  
نبیاست میں اپنے گھر والوں کو یاد رکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے فرمایا: تین مقامات پر کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا۔ میزان پر  
جب تک یہ رہا ہے کہ اس کی قزل بگی رہی یا ہماری۔ دوسرے نامہ اعمال  
کے وقت جبکہ کہا جائے گا کہ آدمی کی کتاب پڑھو، جب تک یہ نہ جانے  
کہ اس کی کتاب کہاں واقع ہوئی ہے دائیں ہاتھ میں یا بائیں میں یا پیشے کے  
پیچھے۔ تیسرے پھر اس کے پاس جبکہ وہ جہنم کی پشت پر دکھ دیا جائے  
گا۔ (ابوداؤد)۔

### تیسری فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک  
آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آکر بیٹھ گیا اور عرض  
کیا کہ یا رسول اللہ میرے دل قلام میں لکھ سے جھٹ بھٹے ہیں  
فجہ سے عیانت گئے ہیں اللہ میری نافرمانی کرتے ہیں۔ میں انھیں گلاباں  
دیتا اور مارتا ہوں۔ ان کے سلسلے میں میرا کیا حال ہوگا؟ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نبیاست کا دل ہوگا تو اس سے سنا  
لیا جائے گا جو اس نے تمہاری عیانت اللہ نافرمانی کی اور تم سے جھوٹ  
کر لیا اور تمہارے آستے سزا دیئے گا۔ اگر تمہاری سزا اس کے  
گناہوں جتنی رہی تو بات برابر ہوئی، اگر تمہیں ثواب ملے گا اور نہ خدا  
اگر تمہارا سزا دینا اس کے گناہوں سے کم رہا تو باقی کا تمہیں عجز ملے گا  
اور اگر تمہارا سزا دینا اس کے گناہوں سے زیادہ ہوگا تو نہ سزا کا تم  
سے بدل لیا جائے گا۔ وہ آدمی ایک طرف ہو کر چلائے اور رونے لگا۔  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ کیا تم اس

ہذا الیہ ایجابات فیقول انک لا تظلمہ قال فتوضعت  
الیتجلات فی کفۃ والیطاقۃ فی کفۃ فطاشت  
الیتجلات وکفۃ الیطاقۃ فلا یثقل معہ شیء  
اللہ شیء (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

۵۳۲۳ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ النَّارَ فَبَيَّنَتْ  
لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُكَيِّدُ  
قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَيَّنْتُ نَهْلَ تَدْرُونَ هَبْنِي  
يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اَمَّا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَدْرِي كَرَّ أَحَدٌ أَحَدًا وَحَدَّ  
النَّارِ حَتَّى يَعْلَمَ أَيْحَافُ مِيزَانِهِ أَمْ يَثْقُلُ  
وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِينَ يَقَالُ هَذَا مَرَّةً وَآخِرَ مَرَّةٍ  
حَتَّى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ أَوْ يَوْمِيْنِهِ أَمْ فِي  
شِمَالِهِ أَمْ مِنْ دُرَى ظَهْرِهِ وَعِنْدَ الصُّرَاطِ إِذَا  
وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرِهِ جَهَنَّمُ (رواہ أبو داؤد)

۵۳۲۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ  
يَدَيَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي مَسْئُورٌ بَيْنَ يَدَيَّ بَرٍّ لِّمَنْ يَهْوِي  
وَيَعَصُوْنِي وَأَشْرَمُهُمْ وَأَصْرُهُمْ فَمَنْ أَكَا مَنَّهُمْ  
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ  
يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُحْشَبُ مَا خَلُوكَ وَعَصَوْتَ وَ  
كَذَّبُوكَ وَعَقَابُكَ إِيَّاكَ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ  
إِيَّاكَ هُمْ يَدْرُوْنَهُمْ كَانَ كَمَا قَالَ لَكَ وَلَا عَيْدَكَ  
فَلَنْ كُنْتَ عِقَابُكَ إِيَّاكَ هُمْ دُرَى ظَهْرِهِمْ  
كَانَ فَضْلًا لَّكَ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاكَ هُمْ قَوْفُ  
دُرَى ظَهْرِهِمْ أَفْتَضَّلَ لَكَ الْفَضْلُ فَكُنْتَ حَتَّى  
الزَّجَلُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا نَعْمَ أَقُولَ اللّٰهُ تَعَالَى

لَقَمْتُمُ الْمَوَارِثَ بِالْأَسْطِ لِيُؤْمِرَ الْقِيَمَةُ فَلَا تَقْلُمُوا نَفْسَكُمْ  
مَكِينًا قَدَانِ كَانَتْ مَشَقَّاتُ حَبَبَةٍ وَنَّ عَزْدَانِ آتَيْنَا بِهَا  
وَكُنْفِي بِهَا عَاسِيِينَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا  
أَجِدُ لِي وَرَبُّكَ لَا شَيْءًا خَيْرًا مِنْ مَقَارِفِهِمْ أَتُفْهِمُونِي  
أَلْقَمْتُمْ لَهُمْ أَحْوَارَ (رواه الترمذي)

۵۳۲۵ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَواتِهِ اللَّهُمَّ  
عَاسِيِي وَسَاطِيَا يَسِيرًا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الْحَبَابُ  
الْيَسِيرُ قَالَ أَنْ يَنْظُرَ فِي كَسَائِمِ كَيْبَا وَرَعْنَةٍ  
مَنْ لَوْ يَمُوتُ الْحَبَابُ يُؤْمِنُ يَا عَاقِلُةُ حَلَكْتَ

(رواه أحمد)

۵۳۲۶ وَعَنْ أَبِي سَوِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أُمَّ رُوَيْلٍ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرِي مَنْ يَقُولُ  
عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَ يُعْتَقُ عَلَى  
الْمُؤْمِنِ حَتَّى يَكُونَ عَلَيْهِ كَالصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ

۵۳۲۷ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمٍ كَانَ مَقْدَارُكَ حُمُسَيْنِ أَلْفِ سَنَةٍ  
مَا أَطْلُوكَ هَذَا الْيَوْمَ فَقَالَ وَالَّذِي لَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ  
لَيُعْتَقُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتَّى يَكُونَ أَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنْ  
الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ يُصَلِّيُهَا فِي الدُّنْيَا (رواه ما  
البيهقي في كتاب البعث والنشور)

۵۳۲۸ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْتَقُ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ  
وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قِيَتَا دِي مَتَاوٍ قِيَتَا دِي إِنَّ الَّذِينَ  
كَانَتْ سَخَا فِي جُودِهِمْ عَنِ الْمَصَاحِبِ قِيَتَا دِي  
وَهُمْ قَدِيلٌ قِيَتَا دِي خُلُونِ الْجَنَّةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ  
يَوْمَ مَرَبَّاتٍ النَّاسِ إِلَى الْحَبَابِ

(رواه البيهقي في شعب الإيمان)

ارشاد ربانی کر نہیں پڑھتے ہر۔ اور قیامت کے روز ہم انصاف کی نذر دیکھیں گے  
ہر کسی جان پر وہ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اگر کوئی کے دانے برابر بھی کوئی مل  
کیا ہوگا تو اسے لے کر حاضر ہوگا اور ہم کافی ہیں حساب لینے والے (۴۲: ۴۱)  
آدمی میں اگر کوئی کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ سے زیادہ اگر کسی چیز میں بھلائی نظر نہیں  
آتی۔ میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں۔ (ترمذی)۔

ان سے ہی روایت ہے کہ میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو اپنی ایک ناز میں کہتے ہوئے سننا۔ اسے اللہ اللہ سے آسانی کے ساتھ  
حساب لینا۔ میں عرض گزار ہوں کیا میں اللہ آسان حساب کیا ہے؟ فرمایا جبکہ  
اس کا کتاب میں دیکھ کر وہ گن رہا ہوں۔ کیونکہ اسے ماننا! بوقت حساب  
میں سے ہرچیز گھبرائی نہ جاکے ہوگی۔

(احمد)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔  
مجھے معلوم ہے کہ قیامت کے روز اس قیام کی کس میں طاقت ہوگی جس کے متعلق اللہ  
تعالیٰ نے فرمایا کہ جس نے انسان ربنا عالمین کے لیے کھڑے ہوئے ہوں گے (۹۱: ۸۳) فرمایا  
کہ وہ نہیں پرہیزگار ہو جائے گا یہاں تک کہ وہ ایسے ہو جائے جسے فرض ناز کے لیے۔

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس روز  
کے متعلق دریافت کیا گیا جس کی مقدار کچھ آس ہزار سال ہے کہ اس دن کی کیا  
کتنی ہوگی؟ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے  
وہ زمین پر اتنا بگاڑ دیا جائے گا کہ اس پر فرض ناز سے بھی آسان ہو گا جتنی  
دیر میں وہ دنیا کے اندر پڑھے۔ روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو بیہقی  
نے کتاب البعث والنشور میں۔

حضرت اسرار رحمت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز لوگوں کو ایک  
ہی چیز ملے گی جس کا جائزہ نہیں کیا گیا۔ ایک سادہ کرنے والا اعلان کرے  
گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنی گناہوں کو ستروں سے چھپا رکھے تھے۔ وہ  
گھر سے ہوں گے اور غول سے ہوں گے۔ پس حساب کے بغیر جنت میں  
داخل ہو جائیں گے۔ پھر تمام لوگوں کو حساب کی طرف جانے کا حکم دیا جائے گا۔  
روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔



## بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

### حَوْضِ كَوْثَرٍ أَوْ شَفَاعَتِ كَابِلَانِ

پہلی فصل

۵۳۲۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا أَنْاسُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنْتَابْتُمْ هَاهُنَا حَافَتَا هَذِهِ الْبَابِ الْمُبْرَكِ قُلْتُ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أُعْطِيَكَ رَبُّكَ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْكَ أَزْفَرُ - (رواه البخاری)

۵۳۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مِثْرَةُ مِثْرَةٍ وَرَوَايَا كَسَوَاهُ وَمَاءُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ قَبِيحُهُ أَظْيَبُ مِنَ النَّوْسِ وَكَثْرَانُهُ كَجُجُورِ السَّمَاءِ مَنْ تَشَرَّبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا - (متفق علیہ)

۵۳۳۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَوْضِي أَبْعَدُ مِنْ آيَةِ مِثْرٍ عَنِ نَهْرٍ أَشَدَّ بَيَاضًا مِنَ الشَّلَاجِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَا لَلْبَيْنِ وَلَا نَيْسَةَ الْغُرْمِ عَدَا وَالْجُجُورِ قُلْتُ يَا أَمْسِدُ النَّاسِ عَنْهُ كَمَا يَصْدُ الرَّجُلُ إِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ نَعْرِفْكَ يَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَكُمُ شِمَاءُ لَيْسَتْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأَمْوَةِ تَرِدُونَ عَلَيَّ غَدًا مُعْبِلِينَ مِنْ أَشْوِ الرَّوْثِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ كُنْزِي فِي بَابِ رَيْنِ الدَّاهِبِ وَالْفَيْضَةِ كَعْدُو نُجُومِ السَّمَاءِ وَفِي أُخْرَى لَهُ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سُئِلَ عَنْ سُكْرَابِهِ فَقَالَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جبکہ میں جنت کی سیر کر رہا تھا تو ایک نہر پر پہنچا جس کے کنارے اندر سے خال خال تھیں کہتے تھے۔ میں نے کہا کہ اسے جبرائیل یا میکائیل کہہ کر دینا کہ اسے جو آپ کے بچنے آپ کو لانا فرمایا ہے، اس کی مٹی خالص نیک ہے۔ (بخاری)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض ایک سینے کی مسافت تک ہے۔ اس کے نچلے برابر ہیں۔ اس کا پانی درود سے زیادہ سفید ہے اور اس کی خوشبو جنت میں پائیزہ ہے اور اس کے آگے آسمان کے تاروں جیسے ہیں جو اس سے ایک دھڑلے سے گئے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا حوض اس سے لباسِ عین ابور سے مدین کا نامور ہے۔ وہ برف سے زیادہ سفید اور شہدے دلدور سے زیادہ شیریں ہے۔ اس کے برف آسمان کے تاروں سے تھوڑی زیادہ ہیں۔ میں اس سے روگوں کو روکنا گویا جیسے آدمی اپنے حوض سے روگوں کے آئینوں کو روکنا ہے۔ روگ اس کو روکنا کہ یا رسول اللہ! اس روضہ آب میں پچاس گئے ہزار ہاں تھوڑی تھوڑی ہوگی۔ جو دوسری آئینوں کو حاصل ہیں جو کہ تم آثارِ دوزخ کے باعث میرے پاس نہ پہنچاؤ گے (مسلم) اسی میں حضرت انس سے ایک روایت ہے کہ فرمایا: اس میں آسمان کے ستاروں کے برابر گئے نوراں ہیں گے۔ اسی میں حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ آپ سے اس کے پانی کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: وہ درود سے زیادہ سفید اور شہدے زیادہ شیریں ہے۔ اس میں جنت سے دُور پرست گرتے ہیں براہ سے بڑھاتے ہیں۔ ان میں سے ایک سونے کا اور













کے لیے بھی اہانت مرحمت فرما جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا ہو  
فرمایا کہ اس کا نہیں ہوتا نہیں ہے لیکن مجھے اپنی عزت اپنے جلال اپنی کبریائی اللہ  
اپنی عظمت کی قسم ہے کہ جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا ہے اُسے  
مرد نکال دوں گا۔

(متفق علیہ)

مُحَمَّدٌ رَافِعَ رَأْسِكَ وَقَدْ تَسَمَّيَ وَاسَلْ تَعَطَّ وَ  
اشْفَعُ تَشْفَعُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ ائْتِنِي فِيهِمْ  
قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ لَيْسَ ذَٰلِكَ وَكَفَىٰ لَكَ عَذَابِي وَكَفَىٰ لَكَ  
وَكَيْفَ يَا قِيَّ وَعَظَمَتِي لَا أُخْرِجُ مِنْهَا مَنْ قَالَا  
إِلَهًا إِلَّا اللَّهُ -

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا ہر قیامت کے روز میری شفاعت سے پہلے نام نہ لے گا  
مگر جس نے خاص دل سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا ہو گا۔

(بخاری)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں  
گشت و گیاہ روئی آپ کے حضور پیش کی گئی اللہ آپ اُسے پسند فرمایا کرتے  
تھے۔ پھر فرمایا کہ میں قیامت کے روز اولاد آدم کا سردار ہوں جس روز لوگ  
بروز و گلاب کے حضور کھڑے ہوں گے۔ سو راج نزدیک ہو جائے گا تو لوگوں  
کو اتنا غم و اہم پہنچے گا جو ناقابل برداشت ہو گا۔ لوگ کہیں گے کہ تم اُسے کیوں  
پسند رکھتے ہو تمہارے رب کی بارگاہ میں تقدیری شفاعت کرے۔ پس  
حضرت آدم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اللہ اُسے حدیث شفاعت بیان کی۔  
فرمایا کہ میں عرض کے نیچے جاؤں گا اللہ اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو جائی گا  
پھر اللہ تعالیٰ ایسے عباد اللہ اچھے شناس کوئے گا جن میں سے کچھ بھی تمہارے  
پسے کسی پر نہیں کھو لا گیا۔ پھر فرمائے گا ہر اُسے تمہارا سپاہی و اللہ و اللہ  
تو میں دیا ہائے اللہ شفاعت کہہ کہ قبول کی جائے گی۔ میں سر اٹھا کر عرض  
گزار ہوں گا ہر اُسے رب امیری امت و اُسے رب امیری امت۔ فرمائے گا  
کہ اُسے غمہ اپنی امت کے اُن لوگوں کو جن کو حساب نہیں ہے جنت کے  
دروازوں میں سے داہنے دروازے سے داخل کرو اللہ یہ بانی صراط  
میں دوسرے لوگوں کے ساتھ ٹھیک ہیں۔ پھر فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی  
جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جنت کی چوکتوں میں سے دو چوکتوں  
کے درمیان آتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مکرہ اللہ بھر میں ہے۔

(متفق علیہ)

۵۳۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ أَسْعِدُ النَّاسَ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ  
أَوْ لِسَانِهِ - (رواه البخاري)

۵۳۳۶ وَعَنْهُ قَالَ أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَلْحِقُهُمْ مَدْفِعُ النَّبِيِّ الدَّرَامُ وَكَانَتْ  
تُعْجِبُهُ فَتَهَسُّ مِنْهَا تَهَسَةً ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ  
النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ  
الْعَالَمِينَ وَتَنُودُوا الشَّمْسُ فَيَبْكُ النَّاسُ  
مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ  
أَلَا نُنْظُرُونَ مَنْ كِشَفَ لَكُمْ رَأْسِي رَبُّكُمْ قِيَامُونَ  
أَدَمَرُوا ذَكَرَ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ قَاتِلُ  
قَاتِلِي نَحْتُ الْعَرَبِينَ قَاتِلُ سَاجِدٍ لِرَبِّي ثُمَّ  
يَقْتَعُ اللَّهُ مَحَلِّي مِنْ مَعَامِدِهِ وَحُشِنَ الثَّنَاءُ  
عَلَيْهِ وَشَبِّهَا لَهُ يَفْتَحُهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ  
قَالَ يَا مُحَمَّدُ رَافِعَ رَأْسِكَ وَاسَلْ تَعَطَّ وَاشْفَعُ  
تَشْفَعُ فَأَقُولُ أُمِّي يَا رَبِّ أُمِّي  
يَا رَبِّ أُمِّي يَا رَبِّ قِيَامَ يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ  
مَنْ أَمَّتِكَ مِنْ الْأَحْبَابِ عَلَيْكَ مِنَ الْبَابِ  
الْأَيْمَنِ مِنَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ  
النَّاسِ فِيهَا سِوَى ذَٰلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ  
ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ مَا بَيَّتَ  
الْبَصْرَ أَعْيَنَ مِنْ مَصَارِيرِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيَّتَ

مَنَّكَ وَحَجَّجَ - (مَنْفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۲۷ وَعَنْ حَنْبَلٍ فِي حَوِثِ الشَّعَاعَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرِّجْعُ مَقْشُورَانِ جَنْبَيْهِ الْهَوَسَاطُ يَبْسُتَانِ وَشِمَالًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت مکیہ بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شافعی میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا امانت اللہ صمدی کو بھیجا جائے گا تو وہ دو طرفوں کے فاقوں اور بائیں جانب گھڑی ہو جائے گی۔ (مسلم)

۵۳۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى فِي ذِكْرِ هَيْوَرٍ رَيْبٍ لَأَتَهُنَّ أَهْلُكُنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّكَاثِينَ فَمَنْ يَسْعَى قِرَاءَةً وَوَقَى وَقَالَ عِيْسَى إِنَّ تَعْبًا بَعَثَ قَوْمًا عِبَادَكَ قَوْمًا يَدِينُونَ فَقَالَ الْفَقِيرُ أَمْرِي أَمْرِي وَبَكَى فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا حَبِيبُ سَلْ أَذْهَبَ إِلَى مَحَبَّتِي وَرَبِّكَ أَعْلَمُ بِمَا تَسْأَلُ مَا يُبْكِيكَ فَإِنَّكَ تُجِبُ رُسُلِي فَسَأَلَ لَكَ الْبَرَاءَةُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ فَقَالَ اللَّهُ لِيُجِبُ رُسُلِي أَذْهَبَ إِلَى مَحَبَّتِي فَقُلْ إِنَّا سَتُوفِيكَ فِي أَمَّتِكَ وَلَا تُسَوِّدُكَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسند ابراہیم اس ارشاد درباری کی تلاوت کی کہ اے رب! انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا۔ پس جس نے میری ہمدردی کی وہ مجھ سے ہے (۳۶:۱۱۳) اور حضرت عیسیٰ نے کہا اگر تو انہیں تلاوت دے تو بیگ نہ تیرے بندے ہیں (۱۱۸:۵) آپ نے دونوں اذکار اٹھا کر کہا اے اللہ امیری امنت میری امنت اور روئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبریل! تم مصطفیٰ کی طرف جاؤ اور تمہارا رب سب کچھ جانتا ہے۔ پس اُن سے روئے کی وجہ یہ تھی حضرت جبریل نے حاضر بارگاہ پر کراپ سے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ انہیں بتا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل سے فرمایا کہ تم مصطفیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ پیغام دو۔ ہم تمہاری امنت کے بارے میں بہتیں ڈانٹیں کر رہے گئے۔ (مسلم)

۵۳۲۹ وَعَنْ أَبِي سَوِيدٍ وَابْنِ خَالِدٍ أَنَّ نَاسًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَىٰ رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ هَلْ تَصَارُونَ فِي تَذْيِيرِ الشُّعْبِ بِالْظُّهْرِ صَحَابًا كَيْسَ مَعَهَا حَبَابٌ وَهَلْ تَصَارُونَ فِي تَذْيِيرِ الْعَمَلِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مَصْحَابًا كَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا تَصَارُونَ فِي تَذْيِيرِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تَصَارُونَ فِي تَذْيِيرِ أَحَدٍ هَمَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذَنٌ مُّزَوَّنٌ لِيَسْمِعَ كُلَّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَىٰ أَحَدٌ كَاتٍ يَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ مِّنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَنْشَأُ قَطْرَتٌ فِي النَّارِ حَتَّىٰ إِذَا كَرِهَ بَنِي إِدَامَ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ

حضرت ابو سدید خدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیا قیامت کے روز ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ کیا صاف دوسرے وقت نہیں سوچا کہ دیکھنے میں کوئی تڑپ نہ ہو تب ہی جبکہ اُس کے ساتھ بادل نہ ہو کیا صاف چاندنی طلت کے اندر نہیں چاند کو دیکھنے میں کوئی تڑپ نہ ہو تب ہی جبکہ اُس میں بادل نہ ہوں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ قیامت کے روز تمہیں دیوار الہی میں اتنی ہی تکلیف آئے گی جتنی ان میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ہر اُمت اُس کے پیچھے ہو جائے جس کی وہ پوجا کرتا تھا پس جو اللہ کو چھوڑ کر بتوں اور نشانوں کی پوجا کرتے تھے وہ جہنم میں گئے جہاں انہیں کہہ دی جائے گی جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے انہیں ایک بتوں یا بتوں پر روزگار عالم اُن کی جانب متوجہ ہو کر فرمائے گا وہ تم کیا دیکھ



ہے جو بیکہ برائیت اس کے پیچھے ہوئی جس کی ہر جا کرتی تھی عرض گزار ہوں  
 گئے۔ اسے ہمارے رب اور گویا نے دنیا میں ہیں اپنے سے بڑا رکھا جبکہ میں  
 ان کی ضرورت تھی مگر ساتھ لعیب نہ تھا۔ دوسری روایت میں حضرت ابوہریرہؓ  
 ہے کہ میں گئے کہ ہم ہمیں رو میں گئے یہاں تک کہ ہمارا رب ہمارے پاس  
 نظر پڑا۔ جب ہمارا رب مجھ پر افرقہ ہو گا تو ہم اسے پہچانیں گے۔  
 اللہ حضرت ابراہیمؑ کی روایت میں ہے افریقے کا کہ کیا تھا اسے اللہ اس کے  
 درمیان کوئی نشانی ہے کہ پہچانیں گے ہر عرض گزار ہوں گے۔ ان پس اپنی  
 بندگی کو لے گا تو کوئی باقی نہیں رہے گا جو دل رضامندی سے اللہ تعالیٰ کے  
 لیے سجدہ کرتا تھا مگر اللہ تعالیٰ اسے سجدہ کرنے کی اجازت دے گا اللہ نہیں  
 رہیں گے مگر یہ ہر گھڑی دکھانے والے کیونکر لیسے کی لکھ کر اللہ تعالیٰ ایک  
 حضور بنا دے گا۔ جب وہ سجدہ کرنے کا ارادہ کرے گا تو وہ اپنی پیش قدمی کرے گا  
 گا۔ ہر جہم کے اوپر ہی رکھ دیا جائے گا۔ مشافعت داتے ہوئے۔ وہ کہیں گے۔  
 اسے اللہ ابھرا، ابھرا۔ پس ایمان والے اسے اسٹھ چھپنے، بچنے چھپنے پر آمادہ کرنے،  
 گھوڑے اللہ انوش کے دھڑلے کی طرح گزریں گے اللہ مکمل نہایت پائیں گے  
 بہن زلی برے پر بھیج دیے جائیں گے، بہن زلی ہر کہ جنم میں گر پڑیں گے  
 یہاں تک کہ جب سلاخ جنم سے نکلیں گے تو قسم ہے کہ اس ذات کی جس  
 کے ہاتھ میں میری جان ہے، ام میں جو بڑی سختی سے اس حق کی خاطر نہیں  
 جھگڑے گا

جو جنم میں ہوں گے۔ تم کو لگے کہ اسے ہمارے رب اہل اسے ساتھ رکھ  
 رکھتے تھے، ہمارے ساتھ تازیں پڑتے تھے اللہ کی کہتے تھے۔ پس ان  
 کے منتقل فرمایا جائے گا کہ میں کو تم پہچانتے ہو اسے نکالو۔ چہرہ ان کی صورتیں  
 آگ پر حرام کر دی گئی ہوں گی لہذا کافی لوگوں کو نکالیں گے ہر کہیں گے  
 ہمارے رب! ہم کے منتقل ہیں حکم فرمایا اللہ ان میں سے قریب ہیں باقی نہیں  
 رہا۔ فرماتے گا کہ واپس باؤ اللہ جس کے دل میں دینار کے برابر بھی نیکی پاؤ اسے  
 نکالو۔ پس کوئی مخلوق کو نکالیں گے۔ پھر فرمائے گا کہ واپس باؤ اللہ جس کے  
 دل میں نصف دینار کے برابر بھی بھلائی پاؤ اسے نکالو۔ پس کوئی مخلوق کو  
 نکالیں گے پھر فرمائے گا کہ واپس باؤ اللہ جس کے دل میں اٹھارے کے برابر  
 بھی نیکی پاؤ تو اسے نکالو۔ پس کوئی مخلوق کو نکالیں گے اللہ عرض گزار ہوں  
 گے اسے ہمارے رب! ہم نے اس میں کسی بھلائی دے کر نہیں چھوڑا۔ اللہ

مَنْ يَزِدْ وَكَافِرًا كَانَهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ كَانَ قَدَا  
 تَنْظُرُونَ يَلْقَاهُ كُلُّ امَةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قُلُوبًا  
 رَبِّكَ قَارُكُمَا النَّاسِ فِي الدُّنْيَا أَفْقَرُ مَا كُنْتُ  
 إِلَيْهِمْ وَلَمْ تَعْبُدْهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى  
 كَيْفَ تُولُونَ هَذَا مَكَانًا حَتَّى يَأْتِيَنَّكُمْ رَبُّكُمْ قَدْ  
 جَاءَ رَبُّكُمْ عَرَفْتُمْ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى  
 تَسْقُوتُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ  
 تَسْقُوتُونَ تَعْرِفُونَهُ شَيْءٌ مِمَّا فِي كَلَامِ يَسْقُوتُ  
 مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ تَعَالَى مِنْ تِلْكَ الْأُمَمِ  
 إِلَّا أَدَانَ اللَّهُ لَهُ يَأْتِي الشُّجُودَ وَلَا يَسْقُوتُ مَنْ كَانَ  
 يَسْجُدُ لِلْعَنَاءِ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ اللَّهُ ظَلَمْتُمْ  
 ظَلَمْتُمْ وَاجْعَلْ لَنَا آيَةً أَنْ يَسْجُدَ خَشَرًا  
 عَلَى تِلْكَ الْأَيَّةِ يَقْضَى رَبُّ الْعَالَمِينَ عَلَى جَبْهَتِهِمْ  
 تَجْعَلُ الشَّفَاعَةَ وَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ  
 تَسْمُرُ الْمُؤْمِنُونَ كَطَرِي الْعَيْنِ وَكَانَ كَرِي  
 وَكَانَ لَرِيحٍ وَكَانَ لَطِيرٍ وَكَانَ حَاوِيَةً الْحَيَّ  
 التَّوَكَّلِ كَتَابٍ مُسَلَّمٍ وَمَعْدُونٍ مُسَرَّسٍ  
 مَكْدُونٍ فِي تَارِيخِهِمْ حَتَّى إِذَا خَلَصَ  
 الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ قَالُوا لَوْ لَقِينَا رَبَّنَا  
 مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْكُمْ بِأَشَدَّ مِنْ شِدَّةٍ فِي الْحَقِّ  
 قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 إِلَيْكُمْ أَلَمْ يَنْزِلْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ رَبَّنَا  
 كَانُوا يَقُولُونَ مَعَنَا فَيُصَلُّونَ وَيُحْجُونَ يَقُولُونَ  
 لَقَدْ أَخْرَجْنَا مِنْ عَرَفْتُمْ فَيُحْجَرُ صُورُهُمْ عَلَى  
 النَّارِ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا  
 مَا بَقِيَ فِيهَا أَحَدٌ وَمَنْ أَمَرْنَا بِهِمْ فَيَقُولُونَ  
 أَلَمْ نَجْعَلْهُمْ مِنْ وَجْهِ قُلُوبِهِمْ وَمُنْقَالَ دِينِهِمْ  
 مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرَجُوا فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا  
 ثُمَّ يَقُولُ أَرْجِعُوا قَسَمَ وَجْهِ قُلُوبِهِمْ

تعالیٰ فرمائے گا کہ فرشتوں نے شفاعت کر لی، انبیاء نے شفاعت کر لی اور مسلمانوں  
 شفاعت کر چکے اور باقی نہیں رہا مگر ارحم الراحمین۔ پس جہنم سے ایک مٹی بھر کر نکال  
 گا جس میں وہی لوگ ہوں گے جنہو کو نکالا گیا تھا کوئی جلائی نہیں کی ہوگی۔ وہ کوئلے  
 ہی جیسے ہوں گے اور انہیں اس نہر میں ڈالے گا جو جنت کے دروازوں میں  
 ہے جس کو نہر حیات کہا جاتا ہے۔ پس وہ نکلیں گے پیسے کرڑے کر کھن سے باز  
 نکلتے ہیں۔ وہ موتیوں کی طرح نکلیں گے اور ان کی گردنوں پر مہری ہوں گی۔  
 اہل جنت کہیں گے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں جن کو جنت میں داخل کر دیا  
 اس کے بغیر کہ انہوں نے کوئی عمل کیا ہو یا کوئی نیکی آگے بھیجی ہو۔ ان سے  
 کہا جائے گا کہ تم اسے یہ ہے جو تم دیکھ رہے ہو اور اللہ اسی کے برابر اور  
 ہیں۔ (متفق علیہ)۔

وَيَقَالُ يَصِفُ وَيُنَادِي مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيَخْرُجُوْنَ  
 خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمِنْ دَجْدٍ ثُمَّ  
 فِيْ قَلْبِهِ يَشْقَالُ ذَرِكُوْهُ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيَخْرُجُوْنَ  
 خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ هَذِيْنَ لَمْ يَنْدُرُوْهُنَّ فِيْهَا خَيْرًا  
 فَيَقُوْلُ اِنَّهُ شَقِيْعٌ الْمَلَلِ لَكَ وَسَلَمَ النَّبِيْرُوْنَ  
 وَ سَلَمَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ يَبْقِ اِلَّا اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ  
 فَيَقِيْعُ قَبِيْعَةً مِنَ النَّارِ فَيَخْرِجُوْهَا قَوْمًا لَّمْ  
 يَعْمَلُوْا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوْا حِمْلًا فَيُلْقِيْهِمْ  
 فِيْ نَعُوْرٍ فِيْ اَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يَقَالُ لَهُ نَعُوْرُ  
 النَّبِيْرُوْهُ فَيَخْرُجُوْنَ كَمَا تَخْرُجُ الْحَبَّةُ فِيْ  
 سَوِيْلٍ السَّيْلِ فَيَخْرِجُوْنَ كَالَّذِيْ نُوْعِدُ فِيْ رِقَابِهِمْ  
 الْغَوَارِيْهُ ثُمَّ يَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ هُوْلَاوْ عَسَاءُ  
 السَّوْمِيْنَ اَدْخَلْنَاهُمُ الْجَنَّةَ يَمِيْرًا عَمَلٍ مَّحْمُوْدٍ  
 وَلَا خَيْرَ فِدْمُوْهُ فَيَقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَاَيْتُمْ  
 وَمِثْلَهُ مَعًا۔

(متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
 جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے  
 گا کہ جس کے دل میں دلی کے واسطے کے برابر بھی ایمان ہو اسے پہنچا لیا  
 پس انہیں نکال جائے گا جو اہل جنت کے لئے ہو چکے ہوں گے۔ پس وہ نہر  
 حیات میں ڈالے جائیں گے تو وہ پڑیں گے پیسے کرڑے کر کھن سے  
 باز نکلتے ہیں۔ (متفق علیہ)

۵۳۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ اَهْلُ  
 النَّارِ النَّارَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ  
 شِقَاقٌ خَبَّرَ مِنْ خَدُوْدِيْ مِنْ اِسْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ  
 فَيَخْرُجُوْنَ قُبَا اَمَمَشُوْا وَعَادُوْا حِمْلًا فَيُلْقُوْنَ  
 فِيْ نَعُوْرٍ الْعِيُوْرَ فَيُلْقُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِيْ  
 حَوِيْلِ السَّيْلِ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرًا مَّطْوِيَةً  
 (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ کیا ہم قیامت کے وقت اپنے رب کو دیکھیں گے؟  
 پس حدیث ابو سعید کی طرح مناد کی سوائے پشیمانی کو نہ دے گا اور فرمایا  
 جہنم کی پشت پر پھر اڑ کر دیا جائے گا اور رسولوں میں سے اپنی امت کے  
 ساتھ سب سے پہلے گزرنے والا میں ہوں گا اور رسولوں کے سوا اس وقت

۵۳۲۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَا  
 رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَذَكَرَ مَعْنٰی  
 حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَلٰی كَشْفِ السَّاقِ وَقَالَ  
 يُصْرَبُ الْفِطْرَاطُ بِمَنْفَعَةٍ فَاِیْ جَهَنَّمَ فَاَتُوْنَ اَوَّلُ  
 مَنْ یَّجُوْرُ مِنَ الرُّسُلِ بِاَمَّتِهِمْ وَلَا یَسْتَكْمِلُوْنَ مِیْثَقًا



کوئی کام نہیں کرے گا اور رسولوں کا کلام اس روز اسے اثر نہ پہنچا، ہر  
 گناہ جنم میں گنہ سے ہوں گے و سدا ان کے کاٹن چیسے۔ جن کو اللہ کے ہوا  
 کوئی نہیں جانتا کہ کتنے بڑے ہیں۔ لوگ اپنے اعمال کے باعث اچکے یہ  
 جائیں گے۔ ان میں سے بعض اپنے اعمال کے سبب ہلاک اور بعض محفوظ رہیں  
 محو سے ہوا میں گئے پھر نجات پائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں  
 کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہو جائے گا اور انہیں جہنم سے نکالے گا  
 اور وہ فرمائے گا اور جب ان سے نکالے گا ارادہ کرے گا جنہوں نے گواہی  
 دی ہوگی کہ میں کوئی مسرور ہوں کہ اللہ تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ اُسے نکال دو  
 جو اللہ کی عبادت کرتا تھا۔ پس وہ انہیں نکال دیں گے اور وہ مسجدوں کی نشانیاں  
 سے بچانے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام کر دیا ہے کہ وہ مسجد سے  
 کی نشانی کو کھائے۔ پس مسجد سے کی نشانی کے جو آدمی کی ہر چیز کو جہنم  
 کھائے گی۔ پس انہیں نکالا جائے گا کہ ان کو کھائے ہوئے ہوں گے قرآن پر  
 اسوہ حیات والا جانے گا تو ایسے آئیں گے جیسے کرکٹ سے مارے  
 آگے ہے۔ ایک آدمی جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا اور  
 جہنم میں سے وہ جنت میں داخل ہونے والا پھر آدمی ہو گا۔ وہ اللہ  
 کی جانب منہ کر کے حق گزار ہو گا۔ اسے رب! میسر نہ جہنم کی طرف سے  
 پھیر دے کہ اس کی ٹہنے بے مجلس دیا اور اس کی تیزی نے بچے جلادیا  
 ہے۔ قرآن کے حکم کا شاہد ہیں اس کا وہ کہ تو اللہ ہی سوال کرے گا ہر حق کرے  
 گا۔ تیری حجت کی قسم نہیں۔ پس وہ اللہ کو حمد و بیان دے گا جو اللہ  
 تعالیٰ چاہے گا تو اس کا منہ جہنم سے پھیر دے گا۔ جب وہ جنت کی طرف  
 متوجہ ہو گا اور اس کی تازگی دیکھے گا تو فرخانشی دے گا جنی دیر اللہ  
 چاہے گا پھر حق گزار ہو گا۔ اسے رب! مجھے دوزخ جہنم کے قریب کر  
 دے۔ فرمائے گا کہ کیا تو نے حمد و بیان نہیں دیا تھا کہ اس کے ہوا کوئی  
 اور سال نہیں کرے گا ہر حق گزار ہو گا۔ اسے رب! میں تیری مخلوق میں  
 سب سے بہ جنت نہ رہوں۔ فرمائے گا کہ شاید میں تجھے دوسے دون  
 تو تو اور میں سوال کرے گا۔ حق گزار ہو گا کہ تیری حجت کی قسم میں کوئی  
 اور سال نہیں کرے گا۔ پس وہ رب کو حمد و بیان دے گا جو وہ چاہے گا  
 اور اسے دوزخ جنت تک پہنچا دیا جائے گا۔ جب وہ دوزخ سے پہنچے گا  
 اور دیکھے گا جو اس میں تازگی و نشاط ہے اور سرور ہے تو قہقہہ دیر اللہ چاہے

إِلَّا الذُّمُّ وَالْكَلامُ الرَّسُلُ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ  
 سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَامٌ لِّمَنْ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ  
 لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عَظَمَتِهَا إِلَّا اللَّهُ تَخَطَّفَ النَّاسُ  
 بِأَعْيُنِهِمْ فَبَيْنَهُمْ مَنْ يُؤَلِّقُ بِحَمْلِهِ وَفِيهِمْ  
 مَنْ يُخْرَدِلُ ثُمَّ يَجْعَلُ حَتَّى إِذَا قَدَّمَ اللَّهُ مِنَ  
 الْقَضَاءِ بَيِّنَاتٍ عِبَادِهِمْ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَهُمْ مِنَ النَّارِ  
 مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَهُ وَمَنْ كَانَ يَتَمَنَّى أَنْ لَا  
 يَرَى إِلَّا اللَّهُ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ  
 يُعْبِدُ اللَّهَ فَيُخْرِجُوهُمْ وَيَعْرِضُوهُمْ بِأَنْوَاعِ الشُّجُورِ  
 وَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَشْرَ الشُّجُورِ فَكُلَ  
 ابْنِ آدَمَ قُلُوبًا كَلَّمَ النَّارَ لَا أَشْرَ الشُّجُورِ فَيُخْرِجُونَ  
 مِنَ النَّارِ قُلُوبًا أَصْحَابُهَا فَصَبَّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْخَيْرِ  
 فَيَسْبِقُونَ كَمَا سَبَقَتْ الْحَبَّةُ فِي تَحْمِيلِ الشَّيْلِ  
 وَيَسْبِقُ رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ الْخَيْرُ  
 أَهْلِي النَّارِ دُخُلًا إِلَى الْجَنَّةِ مُقَدِّمٌ بِرُوحِهِمْ قَبْلَ  
 النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَصْرَفْتُ وَجْهِي عَنِ  
 النَّارِ وَكَدَّ قَشْبِي وَبَيْعْتُهَا وَأَخْرَجْتُ ذَكَاءَهَا فَيَقُولُ  
 هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَعْمَلْتُ ذَلِكَ أَنْ تَكُونَ فِيمَنْ يَدْخُلُ  
 فَيَقُولُ لَا وَكَذَلِكَ فَيُعْطِي اللَّهُ مَا شَاءَ اللَّهُ  
 مِنْ عَمَلٍ فَرِيضًا فَيَقُولُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ  
 النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَرَأَى بِهَجَّتِهَا  
 سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ  
 قَدْ مَنَعْتَنِي عَنْ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى  
 أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعَهْدَ وَالْبَيْتَانِ أَنْ لَا  
 تَسْأَلَ عِوَاذِي كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا  
 أَكُونُ أَشْغَى خَلْقِكَ فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ إِنْ  
 أَعْطَيْتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ عِوَاذِي فَيَقُولُ لَا وَ  
 عِوَاذِي لَا أَشْغَى عِوَاذِي فَكَذَلِكَ فَيُعْطِي رَبُّهُ مَا  
 شَاءَ مِنْ عَمَلٍ فَرِيضًا فَيَقُولُ مُرَّ إِلَى بَابِ

وہ خدا کوئی دے گا اور عرض گزار ہوگا کہ اسے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے۔  
 اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے آدم کے بیٹے ایبلیس خدائی پروردگار کا عہد شکن ہے کیا  
 تو اسے عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ میں اس کے سوا اللہ سوال نہیں کروں گا؟۔  
 عرض گزار ہوگا کہ اسے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے برکت نہ دے دے  
 وہ برابر دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ غرض پوری جانے لگا اور غرض  
 ہو کہ جنت میں داخل ہونے کی اجازت مرحمت فرما دے گا اور فرمائے گا  
 کہ تین بیان کر۔ وہ تین بیان کرے گا یہاں تک کہ اس کی تینیں ختم ہو جائیں  
 گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فلاں فلاں تینا بھی کر اور اس کا رب اسے یاد  
 دلائے گا یہاں تک کہ وہ بھی پوری ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے  
 لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور۔ حضرت ابو سعید کی روایت میں  
 ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دیکھ گناہ۔  
 (شفیع علیہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا آدمی  
 کسی پلے لگا بھی گزرتے گا اور کبھی اسے آگ جلے گی۔ جب تک اسے گناہوں  
 کی طرف متوجہ ہو کر دیکھے گا۔ برکت والی ہے وہ ذات جس نے مجھے تیرے نجات  
 دی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا طافرا کر اولین و آخرین میں سے کسی کو دیا نہیں  
 فرمایا ہوگا۔ اس کے لیے ایک دوزخ ظاہر کیا جائے گا کہ اسے رب! دے  
 مجھے اس دوزخ کے قریب کر دے کہ میں اس کا سایہ حاصل کروں اور اس کا  
 پانی پیوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے آدم کے بیٹے ایبلیس نے دے دیا  
 تو شاید تو اس کے سوا اور بھی مانگے؟ عرض گزار ہوگا کہ اسے رب! میں وہ عہد  
 کرے گا کہ اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگے گا اور اس کا رب اللہ قبول کرے  
 گا کہ وہ ایسی چیز کو دیکھ رہا ہے جس پر مہربانی کر سکتا۔ وہ اس کے نزدیک  
 دیا جائے گا تو اس سے سایہ حاصل کرے گا اور اس کا پانی پیے گا۔ پھر  
 اس کے لیے ایک دوزخ اور ظاہر کیا جائے گا جو پلے سے بھی خوبصورت  
 ہوگا۔ عرض گزار ہوگا کہ اسے رب! مجھے اس دوزخ کے قریب کر دے  
 تاکہ میں اس کا پانی پیوں اور اس کا سایہ حاصل کروں میں اس کے سوا

الْجَنَّةَ قَدْ آتَاكُمْ يَا بَنِي آدَمَ رُحْمًا وَمَا  
 فِيهَا مِنَ النَّصْرِ وَالسُّدُورِ فَكُنْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ  
 أَنْ تَكُنْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَدْخِنْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ  
 اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِيكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْنَىٰ  
 الْيَسَّ قَدْ أُعْطِيتَ الْعُهُودَ وَالْيَمِينَاتِ أَنْ  
 لَا تَشَاكَ عِيْرًا لَنْبِي أُعْطِيتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا  
 تَجْعَلْنِي أَشَقَّ خَلْقِكَ فَلَا يَدَالُ يَدُ عَزْرَحَافٍ  
 يَعْصِيكَ اللَّهُ فَيُسَبِّحُ قَدْ آتَاكَ صَوْبَكَ أَذِنَ لَهُ فِي  
 دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّى فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا  
 انْقَطَعَ أَصْرِي قَالِ اللَّهُ تَعَالَى لَسْتُ مِنْ  
 كَذَّاءٍ كَذَّاءٍ أَنْتَ يَا نَبِيَّ رَبِّ حَتَّى إِذَا  
 أَنْهَتْ بِرَّ الْأَمَانِ قَالِ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَوَسَّكَ  
 مَعَهُ فِي رِوَايَةِ آدَمَ سَعِيدٍ قَالِ اللَّهُ تَعَالَى  
 لَكَ ذَالِكَ وَخَشَرَةُ أَمْثَالِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)  
 ۵۳۲۲ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ  
 رَجُلٌ يَهُودِيٌّ مَرَّةً وَنَجْرِيٌّ مَرَّةً وَنَسْعِيٌّ مَرَّةً  
 مَرَّةً فَذَا جَاءَ وَرَهَا انْفَتَحَ إِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ  
 الْبُؤْسُ تَجَانِي مِثْلَكَ لَقَدْ أُعْطِيَ فِي اللَّهِ شَيْئًا  
 مَا أُعْطِيَ أَحَدًا مِنْ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ  
 فَتَرَفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَدْرِي  
 مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَ  
 أَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا فَيَقُولُ اللَّهُ يَا ابْنَ آدَمَ  
 لَعَلِّي إِنْ أُعْطِيتُكَهَا سَأَلْتَنِي حَبِيرَهَا فَيَقُولُ لَا  
 يَا رَبِّ وَيَعَاوِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ عِيْرَهَا وَرَبِّ  
 يَعْصِيكَ لَا تَكُنْ سِدْرِي مَا لَا مَبْرُكَةَ عَلَيْهِ  
 فَيُذَوِّبُهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ  
 مَائِهَا ثُمَّ تَرَفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنْ  
 الْأُولَى فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَدْرِي مِنْ هَذِهِ



الشَّجَرَةَ لَا شَرَبَ مِنْ مَّاءِهَا دَاسْتَقَطَ بِظِلِّهَا لَا  
 أَسْأَلُكَ عَنْهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ تَعَاوَدْتَنِي أَنْ  
 لَا تَسْأَلَنِي عَنْهَا فَيَقُولُ لَعَنِي أَنْ أَذْنَبْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلَنِي  
 عَنْهَا فَيَعْبُدُهَا أَنْ لَا تَسْأَلَ عَنْهَا وَرَبُّهُ يَعْبُدُهَا  
 لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُذَمِّرُ مِنْهَا  
 فَيَسْتَقْطِلُ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءِهَا ثُمَّ يَرْفَعُ  
 لَهُ شَجَرَةً عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ  
 الْأُولَى فَيَقُولُ رَبِّ آذِنِي مِنْ هَذِهِ فَلَا تَقْطِلُ  
 بِظِلِّهَا وَلَا شَرَبَ مِنْ مَّاءِهَا لَا أَسْأَلُكَ عَنْهَا  
 فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ تَعَاوَدْتَنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي  
 عَنْهَا قَالَ بَلَى يَأْتِي هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ عَنْهَا  
 وَرَبُّهُ يَعْبُدُهَا لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ  
 فَيُذَمِّرُ مِنْهَا فَيَرْفَعُهَا أَذْنَابُهَا وَمِنْهَا سَمْعُ أَصْوَاتِ  
 أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَذْخَلْتَنِي فَيَقُولُ يَا ابْنَ  
 آدَمَ مَا يَصْرِي بِئِي مِنْكَ أَيْضُوكَ أَنْ أَغْطِيكَ الدُّنْيَا  
 وَمِنْهَا مَعَهَا قَالَ أَيُّ رَبِّ أَكْتَمْتَنِي مِثِّي وَأَنْتَ  
 رَبِّ الْعَالَمِينَ فَتَضَعُكَ إِنَّ مَسْجُودَكَ قَالَ لَا  
 تَسْأَلُونِي وَمَا ضَعُوكَ فَقَالَ لَمْ أَوْفِ بِضَعُوكَ فَقَالَ هَكَذَا  
 مَضَعُوكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ أَنَّهُ  
 تَضَعُوكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ ضَعُوكَ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
 حِينَ قَالَ أَكْتَمْتَنِي مِثِّي وَأَنْتَ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
 فَيَقُولُ لِي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ وَلَكِنِّي مَكَانُكَ  
 قَدْ مَيَّ (رَدَّاهُ مُسَرِّقًا فِي رَدَائِيَّةٍ لَهُ عَنِّي سَعِيدٍ  
 نَعْرُوهُ الْإِسْمَ لَمْ يَكُنْ فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِي بِئِي  
 مِنْكَ قَالَ إِخْرَاجُ الْحَوَائِثِ وَرَدَّافِيَّةٍ دِينُكَ اللَّهُ  
 سَلَّ كَذَا وَكَذَا أَحْسَنُ إِذَا انْقَطَعَتْ بِرَ الْإِمَارَةِ  
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى هُوَ لَكَ وَعَشْرَةٌ امْتَالِمْ قَالَ  
 ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ رُوحَاتُكَ مِنَ الْخَوَافِ  
 الْخَوَافِ فَتَقُولُ لِي الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَمْ يَكُنْ

کوئی اندر سوال نہیں کروں گا۔ فرمائے گا کہ اسے آدم کے بیٹے کیا تو نے مجھ سے  
 عہد میں کیا تھا کہ اس کے سوا کوئی اندر سوال نہیں کروں گا۔ فرمائے گا کہ تجھے اگر  
 دسے وہ تو شاید تو کوئی اندر سوال کرے۔ ہیں وہ عہد کے گا کہ اس کے  
 سوا کوئی اندر سوال نہیں کرے گا اور اس کا وہب فہم قبول کرے گا کہ اس نے  
 ایسی چیز دیکھی ہے جس پر صبر نہیں کر سکتا پس اسے درخت کے نزدیک کرے  
 گا۔ اس سے سائر حاصل کرے گا اور اس کا پانی پئے گا۔ پھر دروازہ جنت  
 کے پاس اس کے لیے ایک درخت ظاہر کیا جائے گا جو پستے دونوں سے  
 خواجہ صحت ہو گا جو حق کرے ہر گاہ کہ اسے رب اپنے اس کے نزدیک کر دے  
 تاکہ میں اس کا سائر حاصل کروں اور اس کا پانی پوں، میں اس کے ہوا اور  
 کوئی سوال نہیں کروں گا۔ فرمائے گا کہ اسے آدم کے بیٹے کیا تو نے مجھ سے  
 عہد میں کیا تھا کہ اس کے سوا کوئی اندر سوال نہیں کروں گا۔ فرمائے گا کہ اس نے  
 اسے رب کیوں نہیں۔ میں اس کے سوا کوئی اندر سوال نہیں کروں گا۔  
 رب اس کا فہم قبول فرمائے گا کہ اس نے وہ چیز دیکھی ہے کہ صبر نہیں کر  
 سکتا۔ پس اسے اس کے نزدیک کر دے گا۔ وہ نزدیک ہو کہ جب اپنی جنت  
 کی آوازیں سنے گا تو حق کرے گا کہ اسے رب اپنے اس میں داخل کر  
 دے۔ فرمائے گا کہ اسے آدم کے بیٹے کیا تو نے مجھ سے کیا چیز نادر کرے  
 کرے گی کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ میں تجھ ساری دنیا جنتا اور اتنا  
 ہی اند دسے دوں باطن کرے گا کہ اسے رب اپنے تو مجھے مذاق معلوم  
 ہوتا ہے جبکہ تو جہالوں کا رب ہے۔ یہی حضرت ابی سہل سنیں پڑے اندر کیا کہ تم  
 مجھ سے پہچنے نہیں کریں کیوں ہنسنا ہو گویا نے کہا کہ آپ کیوں ہنسے؟ فرمایا کہ وہی  
 طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے تھے تو وہی ہنسنا ہو گویا نے کہا کہ رسول اللہ  
 آپ کو کس چیز نے ہنسا یا فرمایا کہ یہ وہی عالم اس پر ظاہر ہوا جبکہ اس نے کہا کہ یہ  
 تجھے مذاق معلوم ہوتا ہے جبکہ تو جہالوں کا رب ہے۔ فرمائے گا کہ میں تجھ سے ظالم نہیں  
 کرتا مگر میں چاہتا ہوں اس کے کہنے پر ہمت رکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک  
 روایت میں حضرت ابوسہیل سے اسی طرح مروی ہے لیکن وہ اسے آدم کے بیٹے کا ذکر سے  
 مجھے کیا چیز نادر کرے گی؟ ہے آخر حدیث کا ذکر نہیں کرتے جبکہ اس میں یہ ہے ہاں اللہ تعالیٰ  
 اسے اپنے کائنات میں چری ہی ہو گا بلکہ اس کی تائید میں تمام جہانوں کی قوت تالی  
 فرمائے گا کہ اسے یہ ہے اندر اس کا وہی اندر ہے۔ ہر گاہ کہ اس کی قوت تالی میں  
 اس کا اس میں قوت میں سے اندر وہی میں گاہ کہ اس کے جس نے آپ کو ہمارے لیے نذر ہوا

اور میں آپ کے لیے زندہ رکھا۔ اے اللہ کو بتا دیجئے کہ یہاں ایک بے شکسی کو خدا نہیں فرمایا گیا۔  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جسے ہی لوگوں کو آگ کی پست پیچھے گئی ان گناہوں کی سزا میں  
جو انھوں نے کیے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے انھیں  
جنت میں داخل فرمائے گا۔ انھیں جہنمی کہا جائے گا۔

(بخاری)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ لوگ جہنم سے کدو مصلیٰ کی شفا سے نکل کر  
جنت میں داخل ہوں گے انھیں جہنم دے کہا جائے گا (بخاری) اور ایک  
روایت میں ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ میری شفا سے نکالے جائیں  
گے جن کا جہنم دے نام پڑ جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس شخص کو اچھی طرح جانتا ہوں جو سب کے  
بد جہنم سے نکلے گا اور سب کے بد جنت میں داخل ہوگا۔ ایک آدمی جہنم سے  
گھبرا کر نکلا تو اللہ تعالیٰ فرمائیے گا: وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ وہ جائے  
گا اللہ کے لگا کر یہ تو بھری ہوئی ہے۔ عرض گزار: ہو گا کہ اسے رب! میں نے  
اُسے بھری ہوئی پایا ہے۔ فرمائیے گا: کہ اگر جنت میں داخل ہو جائے تو میرے  
بچے ساری دنیا کے برابر اور وہی گناہ میرے ہے۔ عرض گزار: ہو گا کہ یہ کچھ سے  
بہتر بنائی گیا ہو کہ اسے حالانکہ تو حقیقی بادشاہ ہے۔ پس میں نے رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ کے ہاں  
کیسے نظر نہ گئے اور کہا جائے گا کہ اہل جنت میں سب سے کم تر نہیں  
کا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بخوبی جانتا ہوں کہ جنت میں سب کے بد  
کون داخل ہوگا اللہ سب سے بد کون نکلے گا۔ ایک آدمی کو قیامت کے  
دن لایا جائے گا۔ فرمایا جائے گا کہ اس کے منیر گناہ اسے دکھاؤ اللہ  
کبیر گناہوں کو ایک طرف رکھو۔ پس اس کے منیر گناہ اس کے سامنے

آجیا تا لک کان فیقول ما اعطی احد مثل ما اعطیت  
۵۳۳۴ <sup>۱۵</sup> وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لِيُصِيبَ بَنَ إِثْمًا مَا سَفَعَتْ مِنَ النَّارِ بِدَا نُورٍ  
أَصَابَهَا حُورٌ فَقَرَّبَ إِلَيْهَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِهِ  
وَرَحْمَتِهِ فَيَقَالُ لَهُمَا الْجَهَنَّمِيُّونَ -

(رواہ البخاری)

۵۳۳۵ <sup>۱۶</sup> وَعَنْ عُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ قَوْمٌ قَسَتْ النَّارُ  
يَشْفَعُهُمْ مُحَمَّدٌ كَيْدًا خَلَقَ الْجَنَّةَ وَيَسْمُونَ  
الْجَهَنَّمِيِّينَ - (رواہ البخاری) وَفِي رِوَايَةٍ  
يُخَذُّ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ مِنَ النَّارِ يَشْفَعُهُمْ مُحَمَّدٌ  
الْجَهَنَّمِيُّونَ

۵۳۳۶ <sup>۱۷</sup> وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَأَعْلَمُ أَخْرَجَ  
أَهْلَ النَّارِ خُرُوجًا وَمِنْهَا قَدْ أَخْرَجَ أَهْلَ الْجَنَّةِ دُخُولًا  
رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَيًّا فَيَقُولُ اللَّهُ أَذْهَبَ  
فَأَدْخِلَ الْجَنَّةَ قِيَامًا يَهْمَا فَيَخْلُلُ النَّارَ أَهْلًا  
فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَأَتْ فَيَقُولُ أَذْهَبَ  
فَأَدْخِلَ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةً أَهْلًا  
فَيَقُولُ أَسْخَرْتُهَا وَأَرْضَحْتُ مِثْلَ وَأَنْتَ الْمَلِكُ  
فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُجْرًا  
حَتَّى بَدَتْ لَوَاحِدُهُ ذَكَاتٍ يُتَالُ ذَالِكِ أَذَى  
أَهْلَ الْجَنَّةِ مَأْوِلَةٌ -

(متفق علیہ)

۵۳۳۷ <sup>۱۸</sup> وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَأَعْلَمُ أَخْرَجَ أَهْلَ الْجَنَّةِ  
دُخُولًا الْجَنَّةَ وَأَخْرَجَ أَهْلَ النَّارِ خُرُوجًا وَمِنْهَا  
رَجُلٌ يَخْرُجُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ أَعْرَضُوا عَلَيَّ  
وَسَعَادَةُ نُورٍ وَأَرْعَا عَنْ دُخَانِهَا فَمُعَرَّضٌ عَلَيْهِ هِفَارٌ





جسے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنتی جنت کی طرف اللہ جنہی جہنم کی طرف  
 چل پڑیں گے تو موت کو دیا جائے گا اور جنت و دوزخ کے درمیان رکھا  
 جائے گا۔ پھر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک بٹا کر سننے والا سنا دی کرے گا  
 کہ اہل جنت اہل جنت نہیں رہی۔ اسے اہل جہنم اہل جہنم نہیں رہی۔ پس  
 اہل جنت کی خوشیوں میں اللہ بھی حاضر ہوا جائے گا اور جہنمیوں  
 کا رنج و غم اللہ بھی بڑھ جائے گا۔ (متفق علیہ)

### دوسری فصل

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے عرصے کی مسافت اتنی ہے جتنی عدن سے  
 عمان الیقا تک۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ  
 میٹھا ہے۔ اس کے آبِ جزرے گنتی میں آسمان کے تاروں جتنے ہیں۔ جو  
 اس سے ایک دھڑ پائے گا تو اس کے بعد اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی  
 اس پر سب سے پہلے نفرائے مہاجرین آئیں گے جن کے بال بکھرے ہوئے  
 اور کپڑے پٹھے پٹائے ہوتے تھے۔ ناز و نعمت میں پٹنے والی عورتیں  
 ان سے نکاح کروانا پسند نہیں کرتی تھیں اور ان کے لیے دروازے کھولے  
 نہیں جلتے تھے (احمد ترمذی، ابن ماجہ) اللہ تبارک نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔  
 حضرت ترمذی ابن ماجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول  
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ایک منزل پر آکر رہے۔ آپ نے  
 فرمایا کہ جو عرض پر میرے پاس آئیں گے تم ان کا دھوکہ دے دو جتنی بھی ہو عرض  
 کی گئی کہ اس روز آپ کہنے لگے کہ تم میرا سات سو یا آٹھ سو۔  
 (ابوداؤد)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری عمر ایک عرض ہے اور وہ عمر عروس کریں گے کہ  
 آنے والے کس پسندیدہ ہیں۔ مجھے ایسا ہے کہ سب سے زیادہ آدمی میرے  
 پاس آئیں گے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔  
 حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا آپ میری شفاعت فرمائیں گے؟  
 فرمایا کہ میں کر سکتا ہوں۔ عرض گزار پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ کو کہاں عرض

اللہ علیہ وسلم لَدَا أَهْلَ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَ  
 أَهْلَ النَّارِ إِلَى النَّارِ حَتَّى يَجْعَلَ بَيْنَ  
 الْجَنَّةِ وَالنَّارِ نَهْرٌ مِمَّنْ شَاءَ مِنْهُمَا يَأْكُلُ  
 الْجَنَّةَ لَا مَوْتَ وَيَأْكُلُ النَّارَ لَا مَوْتَ فَيَرْدَادُ  
 أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُونَهُمْ وَيَرْدَادُ أَهْلَ النَّارِ  
 فَيُدْخِلُونَهُمْ۔ (متفق علیہ)

۵۳۵۲ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مِنْ عَذْنٍ إِلَى عَمَانَ أَلْبَلَاكٌ عَالِيَةٌ  
 أَشَدُّ بِهَاضًا مِنَ اللَّذَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَالْأَوْبَاءُ  
 عِدَّةٌ يُجَوِّرُ السَّمَاءُ مِنْ شَرِّبٍ وَمِنْهُ شَرْبَةٌ لَمْ يَطْمَأَنَّ  
 بَعْدَهَا أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ دُرُودًا فَفَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ  
 الشَّعَثُ رُؤُوسًا النَّاسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَبْكُونَ  
 الْمُسْتَعْمَاتِ وَلَا يَنْتَمِعُ لَهُمُ الشُّدُودُ۔ (رواه أحمد)  
 وَالْقُرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ الْقُرْمِذِيُّ هَذَا  
 حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۵۳۵۳ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَلْنَا مَنْرًا فَقَالَ مَا  
 أَنْتُمْ جُرْعَاءُ مِنْ مَائَةِ أَلْفٍ جُرْعَةٍ مِنْ يَرْدُ عَلَى  
 الْعَوْصِ فَبَلَ كُفْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعُ مَائَةٍ أَوْ  
 ثَمَانُ مَائَةٍ۔ (رواه أبو داود)

۵۳۵۴ وَعَنْ سَمُورَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَآلَهُمْ لِيَتَبَاهَوْنَ  
 فِيهِمْ أَلْ تَرَادُدَةً فَلَا فَايَ لَا جَوْرَ أَنْ أَكُونَ أَكْثَرُهُمْ  
 دَارِدَةً۔ (رواه الترمذی) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۵۳۵۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْفَعَنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ إِنْ قَابِلٌ  
 قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ أَطْلَبَكَ قَالَ أَطْلَبُنِي أَوَّلَ مَا



کر دیا؟ فرمایا کہ سب سے پہلے مجھے پھر اڑاؤ پر تلاش کرنا۔ میں گزرا ہوا کہ اگر پہلے  
مراڑا پر نہ پاؤں۔ فرمایا تو مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا۔ میں گزرا ہوا کہ اگر  
میزان پر نہیں پاؤں؟ فرمایا تو مجھے بجے عرض کے پاس تلاش کرنا کیونکہ ان تینوں  
مقامات کے جہاں میں اللہ کسی جگہ نہیں جاؤں گا۔ روایت کیا اسے ترمذی نے  
اللہ کا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ مقام محمود کیسے تو فرمایا کہ میں روز اللہ  
تعالیٰ اپنی کرسی پر نزول اجمال فرمائے گا تو وہ ایسے جہر چلنے لگی جیسے نیا کھانا  
اپنی نگاہ کے باعث پر چڑھا ہے حالانکہ اس کی وسعت زمین و آسمان کا وسیع  
نفا جیسی ہے اور تہیں ننگے پاؤں، ننگے جسم اللہ غننے کے بیڑا پہلے  
گناہ سب سے پہلے جن کو لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہیں۔ اللہ  
تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے جلیل کو لباس پہناؤ۔ پس ان کے لیے دو سفید  
جوتے لائے جائیں گے پھر ان کے ہاتھ پہنائے جائیں گے پھر میں اللہ  
تعالیٰ کے واپس جاتے ہیں کہ سب اللہ اور چھٹے رکھ کر رہے۔ (ترمذی)  
حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز پھر اڑاؤ پر ایمان والوں کا وسیع یہ ہو  
گا۔ اسے سب اسلامت رکھو، سلامت رکھو۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور  
کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا: میری شفاعت اپنی امت کے گمراہوں، گمراہوں کے لیے ہے  
اور ان کے اہل و عیال کے لیے ہے۔ اسے حضرت جابر سے روایت کیا ہے۔  
حضرت عرف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے رب کے پاس ایک آنے والا ہے کہ  
نصف جنت میں داخل کرنے اور شفاعت کرنے میں سے ایک چیز کو چن لے۔  
کاشفہ فرمایا گیا۔ میں میں شفاعت کو پسند کیا اور یہ اس کے لیے ہے جو گنہگار  
اللہ اللہ کے ساتھ کسی کو شہرہ کیا ہو۔ (ترمذی ابن ماجہ)۔

حضرت عبداللہ بن ابی امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں  
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے  
ایک فرد کو شفاعت سے جنت میں بھیجاؤں گا۔ (ابن ماجہ)۔

تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَ عَلَى الصِّرَاطِ  
قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَ عِنْدَ  
الْمِيزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْخَوْضِ قَالِي لَا أُحِيطُ  
هَذِهِ الثَّلَاثُ الْمَوَاطِنُ -

(رواه الترمذی وقال هذا حديث غریب)

۵۳۵۶ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لَهُ مَا الْمَقَامُ الْمُحْمَدِيُّ قَالَ ذَلِكَ  
يَوْمَ يُنْزِلُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى كُرْسِيِّ قَيْدٍ كَمَا يَلْقَى الرَّجُلُ  
الْجَدِيدَ مِنْ تَمَازِيهِمْ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ  
وَالْأَرْضِ وَيُحَامِلُهُمْ حَفَاةً عَرَاءَةً غَيْرَ لَّا فَيَكُونُ أَوَّلَ  
مَنْ يُكَلِّمُ رَبُّهُمْ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى السَّوْاحِلِيُّ  
فَيُؤْمَرُ بِوَيْطَتَيْنِ بَيْنَهُمَا وَتَيْنِ مِنْ تَرِيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ  
أُكْلِي عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ أَقْرَبَ عَنْ يَمِينِ اللَّهِ مَقَامًا  
يَقْبِضُ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ - (رواه الدارقطني)  
۵۳۵۷ وَعَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعَارُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ وَرَبِّ سَلَامَةٍ -

(رواه الترمذی وقال هذا حديث غریب)

۵۳۵۸ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ شَعَارُ حَقِيقِ الْأَمَلِ الْكَبِيرُ مِنْ أُمَّتِي - (رواه  
الترمذی وابن ماجہ ورواه ابن ماجہ عن جابر)  
۵۳۵۹ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي ابْنُ قَيْنٍ عَيْنِي فَخَرَنِي  
بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ  
فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ  
شَيْئًا - (رواه الترمذی وابن ماجہ)

۵۳۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَدِّ عَنْ أَبِي الْجَدِّ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ  
الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي نُوَيْسٍ -





تھائی اس پر سلامتی دانی اللہ ہی کر دے گا اور دوسرا کھڑا رہے گا۔ وہ اپنی جہان کو عیسٰی قاتلے گا۔ رب تھائی اس سے فرمائے گا کہ تجھے اپنی جہان اپنے ساتھی کی طرح نکالے سے کس چیز نے منع کیا؟ یہی گناہ ہو گا کہ اسے رب میں آمیزہ رکھتا ہوں کہ کھانے کے بعد بے دوبارہ اس میں نہیں بیٹھے گا۔ رب تھائی اس سے فرمائے گا کہ تیرے لیے تیری اسید کے مطابق ہے۔ پس اللہ تھائی کی رحمت سے دونوں جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔

(ترمذی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ جنم پر وارد ہوں گے۔ پھر اس کے اور تجربے سے اپنے اپنے اعمال کے مطابق مغزوں میں گئے۔ سب سے پہلے پہلے کھڑے، پھر اڑنے کے ہونے کی طرح، پھر گھڑ سواری کی طرح، پھر اونٹ سواری کی طرح، پھر راتوں سے دسے آدمی کی طرح اور پھر چلنے والے کی طرح۔

(ترمذی، حاری)

### تیسری فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک تمہارے آگے میرا عرض ہے اور اس کے دونوں کناروں کے درمیان جہاد اور اس کے بلکہ جہاد ہے۔ یعنی درویشوں نے کہا کہ دونوں شام کی ہستیاں ہیں جن کے درمیان تین دن کی مسافت ہے دوسری روایت میں ہے کہ اس کے گلاس آسمان کے تاروں کے برابر ہیں جو اس پر درود بخواتم اس سے پے تو اس کے بعد اسے کہیں پیاس نہیں لگی۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا۔ مسلمان کھڑے ہوں گے تو جنت ان کے نزدیک کر دی جائے گی۔ پس وہ حضرت آدم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوں گے: ہاں جان! ہم اسے یہ جنت کھڑے کیے۔ فرمائیں گے کہ تمہیں جنت سے نہیں نکالوا مگر تمہارے باپ کی منہش نے تمہارا اس لائق نہیں کرے۔ تم میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کی بارگاہ میں جاؤ۔ حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے کہ میں اس لائق نہیں کیونکہ میں

نفسہ فیجدها اللہ علیہ برہا وسلمنا ذی قورم  
الآخر فلا یلنی نفسہ فیقول لہ الرب تعالیٰ ما  
منعتک ان تلنی نفسک کما اتنی صابغک فیقول  
رب الی لا رجوا ان لا تعید فی فیما بعد ما اتی فی  
منہا فیقول لہ الرب تعالیٰ لک رجاءک فیذکر  
جیبعا الجنة برحمۃ اللہ۔

(رواہ الترمذی)

۵۳۶۵ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم یود الناس ان تشارتہ یمنون  
منہا یا عمار لہم فاولہم کلہم الذی ثقتہ کالزیم  
ثقتہ کحضر القریب ثقتہ کالزاکب فی تحلیہ ثقتہ  
کثقتہ الرجل ثقتہ کمشیم۔

(رواہ الترمذی والدارقونی)

۵۳۶۶ عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم قال ان امانکم حوضی ما بین جبینہ  
کما بین جدنا وادحہ قال بعض الروافہ ہما  
قرینان بالشاور بینہما صیرۃ تلک لیل فی رولہ  
فیہ ابارئ لجموع السماء من وردہ فشرب منہ کو  
یظلم ما بعدھا ابدا۔

(متفق علیہ)

۵۳۶۷ وعن حذیفۃ وانی ہریرۃ قال قال  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمعہ اللہ تبارک و  
تعالی الناس فیقوم المؤمنون حتی تولف لہم  
الجنة فیقولون یا ابا نا استغفر لنا  
الجنة فیقول وھل اخرجکم من الجنة الا خلیفۃ  
ابیکم کنت بصاحب ذالک اذھوا الی انی ابواہو  
خلیل اللہ قال فیقول ابواہیم کنت بصاحب

ذَٰلِكَ إِنَّمَا كُنْتُ نَذِيرًا لِّلَّذِينَ ذَرَأُوا الصُّبُرَ ۖ وَالَّذِينَ  
مُؤْمِنِينَ ۚ الَّذِي كَلَّمَ اللَّهُ تَكْلِيمًا ۚ قَالُوا قُلْنَا نَحْنُ الْمَوْلَىٰ  
فَقِيلُوا لَسْتُ بِصَاحِبِ ۚ ذَٰلِكَ لَدُّهُمُ إِلَىٰ عِيسَىٰ  
كَلِمَةً ۚ اللَّهُ وَرُوحِهِ ۚ قِيلُوا عِيسَىٰ لَسْتُ بِصَاحِبِ  
ذَٰلِكَ قَالُوا قُلْنَا مَعَهُ ۚ أَتَقُولُونَ قَوْلًا لَّهُ وَتُرْسِلُونَ  
الرَّسَالَاتِ ۚ وَالدُّرُجُ قُلْنَا مَعَهُ ۚ جَنَّبَنِي الصُّرَاطُ ۚ بَيْنَنَا  
وَبَيْنَهُمَا ۚ قَالُوا قُلْنَا لَكُمُ الْبَرَقُ ۚ قَالُوا قُلْنَا بَارِئُ  
أَنْتَ وَآلِي ۚ آتَىٰ شَيْءٌ وَكَمَرُ الْبَرَقِ ۚ قَالُوا كَمَرُ الْبَرَقِ ۚ  
الْبَرَقُ كَيْفَ يَكُونُ وَيُوجِعُ فِي طَرَفَةٍ عَيْنٍ شَرَّ  
كَمَرِ الزَّيْعِ ۚ ثُمَّ كَمَرُ الْبَرَقِ ۚ وَكَانَ الرِّجَالُ يُجَرِّئُونَ  
بِهِمْ أَعْمَالَهُمْ وَبَيْنَهُمْ قَاتِلٌ عَلَى الْبَرَقِ ۚ قِيلُوا  
يَا نَبِيَّ سَلِّمْ سَلَامًا مِّنْهُ لَعَلَّكُمْ أَعْمَالُ الْعِبَادِ  
حَتَّىٰ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ الشَّيْءُ إِلَّا  
رَحْمَةً ۚ قَالُوا قُلْنَا قَاتِلُ الْبَرَقِ ۚ كَلَّا لَيْسَ  
مَعْلُوقٌ مَا مَوْزُكُ ۚ تَأْخُذُ مَنْتَ أَمْرَتُ بِهِ  
فَمَقْدُودٌ ۚ نَاجٍ وَمُكَرَّدٌ ۚ فِي النَّارِ  
الَّذِي نَفْسُ آتَىٰ هَدِيَّةً ۚ يَبْدُو أَنَا قَعْرُ جَهَنَّمَ  
لَسَبْعِينَ خَرِيفًا ۚ

(رواه مسلم)

۵۳۶۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَبُ مِنَ النَّارِ عَوْرَتُ الشَّاعِرِ  
كَأَنَّهُمُ الشَّاعِرُونَ فَلَمَّا مَا الشَّاعِرُونَ قَالَ لَأَنَّهُ  
الْمُعْتَدِلِينَ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)  
۵۳۶۹ عَنْ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ  
أَلَا تَبْصُرُ ثَلَاثًا الْعِلْمُ ثُمَّ الشَّهَادَةُ  
(رواه ابن ماجه)

درونی معاملات میں تمیل ہوں۔ تم حضرت موسیٰ کی بارگاہ میں جاؤ جس سے اللہ تعالیٰ  
نے حقیقی کام فرمایا تھا۔ وہ حضرت موسیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو فرمائیں گے۔  
یہاں یہ منصب نہیں ہے۔ تم حضرت عیسیٰ کی بارگاہ میں جاؤ تو کلمہ اللہ روح اللہ  
ہیں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے کہ یہ منصب میرا ہی نہیں ہے۔ پس تم اسطریق  
کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو آپ کھڑے ہو جائیں گے اور آپ کے اجازت  
دے دی جائے گی نیز امانت اللہ ہمارے ہی کو رہی یہ بھی دیا جائے گا۔ دونوں  
پہلو کے دائیں بائیں کھڑی ہر جائیں گی۔ تم میں سے سب سے پہلا وہ  
بجلی کی طرح گزرے گا۔ میں عرض گزار ہوں کہ میرے ماں باپ قربان ہیں  
کی طرح گزرنے والی کیا چیز ہے؟ فرمایا گیا کہ تم بھی گزرتی ہو  
اللہ پاک چکنے میں روٹ آتی ہے۔ پھر اس کے گزرنے کی طرح پھر پھر سے  
کے گزرنے کی طرح اللہ و دوزخ نے والی کی طرح یعنی اعمال انہیں چلا دیں گے  
اور فتنہ نبی پہلو پر جلوہ افروز ہو کر عرض کر دے گا کہ اسے رب و سلامت  
دکو، سلامت نکو، یہاں تک کہ بندوں کے اعمال عاجز آ جائیں گے چنانچہ  
ایک آدمی آئے گا اور گھبٹا ہو کر گزرنے کا اور پہلو کے دونوں جانب گھڑے  
ٹھکے ہوئے ہوں گے۔ تاکہ جس کے متعلق حکم فرمایا جائے گے کچھ نہیں۔  
بجلی زخمی ہو کر نہات پائیں گے اور سمن باندھ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے۔  
قسم ہے اُس وقت کی جس کے تجھے میں اللہ ہر جہ کی جان ہے، بیشک  
جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت جتنی ہے۔

(مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ لوگ شفاعت کے لیے جہنم سے نکلتے  
ہو جائیں گے گویا وہ اللہ کے بند ہوں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کی قیادت  
کیا ہے؟ فرمایا کہ چھوٹی کڑیاں۔ (مسند علیہ)  
حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تین قسم کے حضرات شفاعت  
کریں گے۔ انبیاء و علماء اللہ شہداء،  
(ابن ماجہ)





## بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا

## جَنَّتْ أَوْ رَأَتْ جَنَّتْ كِي صِفَات

پہلے نسل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے ایک بندے کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی ہیں اللہ نہ کسی بشر کے دل میں ان کا خیال کرے گا۔ اگر تم چاہو تو یہ بڑھ کر کہ کوئی نفس نہیں جانتا کہ آنکھوں کی مشدک والی کیا چیزیں ان کے لیے چھپا رکھی ہیں۔ (متفق علیہ)۔ (۱۴:۳۲)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں کوئی نہ کھنے بلکہ دنیا اور اس کی ساری متاع سے بہتر ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبحِ یاشام کے وقت اللہ کی زمین میں کھانا دنیا اور اس کی ساری متاع سے بہتر ہے اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی زمین کا طرف جہان کے مردوں کی درمیانی جگہ کو چمکے اور دونوں کی درمیانی چیزوں کو فرسکش کرے بسا اے اللہ اس کے سر کا دھڑہ دیا اور اس کی ساری متاع سے بہتر ہے۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں اگر سارا سال تک چنار ہے تو اسے عبور نہ کر کے اور جنت میں تم سے کسی کی کان بلا بلکہ ان چیزوں سے بہتر ہے جن پر سوخا طلع اور غروب ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جن کے لیے جنت میں ایک ہی اندر سے نال سوتی کا عجمہ ہوگا جس کی چوڑائی اور دوسری روایت میں ہے کہ جس کی لہائی ساٹھ میل ہے اس کے ہر گوشے میں مگر دسے ہوں گے جو دوسری

۵۳۴۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَهْدَأْتُ لِعِبَادِي الْقَالَ لِمَ عَيْنَ مَا لَا عَيْنَ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ قَافِرٍ وَإِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۴۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعٌ سَوِيٌّ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۴۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ دَوَّجَةً خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَمْسَاَت مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَّا لَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَنُصِفَهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(بخاری)

۵۳۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يُعْبَدُ الزَّوَاكِبُ فِي ظِلِّهَا وَإِنَّهُ عَامِرٌ لَا يَقْطَعُهَا وَلَقَابٌ قَوْمٍ أَحَدُهُمْ فِي الْجَنَّةِ عَلَيْهِمْ مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۴۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ لَحِيمَةً مِّنْ لُّؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُّجَوَّرَةٍ عَرْضُهَا فِي رِوَايَةٍ طُولُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ رَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَّا يَبْرُونَ





التَّشْرِيقِ أَوْ الْمَغْرِبِ لِلْعَامِلِ مَا بَيْنَهُمَا أَوْ أَيْ رَسُولَ  
اللَّهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَلْبِغُهَا عَلَيْهِمْ قَاتِلٌ  
بَنِي وَالتَّوْحِيدِ بِسْمِ اللَّهِ وَجِئْتُكُمْ بِبَيِّنَاتٍ لِّئَلَّامُوا  
الْمُذِلِّينَ -

(مفتی محمد علی)

۵۳۸۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْدَمُوا

(کتابت)

٥٣٨٣ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ  
 يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ قِيَمُوا لِي بِتِلْكَ رِثَاةٍ وَسَعِدْ بِكَ مَا خَيْرُ  
 لَكُمْ فِي يَدَيْكَ قِيَمُوا هَلْ رَضِيتُمْ قِيَمُوا لِي  
 وَمَا لَكُمْ لَا تَرْضَوْنَ يَا رِثَاةٍ وَقَدْ أُعْطِيتُمْ مَا لَمْ يُعْطِ  
 أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ قِيَمُوا أَلَا أُعْطِيَكُمْ أَفْضَلَ مِنْ  
 ذَلِكَ قِيَمُوا لِي يَا رِثَاةٍ وَآيُ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ  
 قِيَمُوا لِي عَلَيَّ كَمَا رَضَوْنِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ  
 أَبَدًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(مستحق عیسیٰ)

۵۳۸۵ وَعَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ أَدْفِنَ مَقْعِدَ أَحَدٍ كُفِرَ  
 الْجَنَّةَ أَنْ يَقُولَ لَهُ تَمَنَّ قَبْرِي وَيُقْبَلَ  
 لَهُ هَلْ تَمَنَيْتَ فَيَقُولَ نَعَمْ فَيَقُولَ لَهُ فَإِنَّ لَكَ  
 مَا تَمَنَيْتَ وَوَعْدُهُ مَعَهُ -

(روا کاغذی)

۵۳۸۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيعَانٌ وَبَيَعَانٌ وَالْفَرَاقُ وَالنَّيْلُ  
مِنْ أَتَهَارَ الْجَنَّةِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۳۸۴ وَعَنْ عُمِّهِ بْنِ عَزْوَانٍ قَالَ ذَكَرْنَا أَنَّ  
۱۶  
أَجْعَدَ لَيْلَى مِنْ سَكَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْرَى فِيهَا سَبْعِينَ

خبر تھی کہ یارسول اللہ! وہ انبیاء مجھے کریم کے مقامات ملوں گے جن ملک ان کے ہر ادھر انہیں پیغمبر کے گاہ فرمایا کیوں نہیں، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اُن لوگوں کے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔

(مستحق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جنت میں بعض ایسے داخل ہوں گے جن کے دل پر بندہ دلوں کے جیسے ہوں گے۔

حضرت ابو سہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال سے دوسرے کو بخشے گا، اللہ تعالیٰ اس کو سات سو سال کی عمر عطا فرمائے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بیشک جنت کے اندر تم میں سے جس کا سب سے گھٹیا مقام ہو گا اس سے کہا جائے گا کہ تیرے لئے تینا کرے گا، پھر تینا کرے گا۔ اس سے کہا جائے گا کہ تیرے لئے تینا نہیں پوری کریں؟ عرض گزار ہو گا ہاں۔ فرمائے گا کہ تیرے لیے ہے جو تیرے لئے تینا کر کے لیا اور اس کے برابر اللہ۔ (مسلم)

اُن سے یہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سیحان، جیحان، فرات اور نیل سب جنت کی بھروسے ہیں۔  
(مسلم)

حضرت عقیل بن عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں  
 بتایا گیا کہ اگر جنم کے کنارے سے جس میں ایک پتھر ڈالا جائے تو مرنے



سال سے پہلے اس کی تہ میں نہیں پہنچ سکے گا اور خدا کی قسم وہ ہر دی جانے گی اور میں یہ بھی بتاؤں گا کہ جنت کی چمکوں میں سے دو چمکوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہوگا اور اُن میں پر ایک روز ایسا ہی آئے گا جب وہ کثرتِ ہجوم سے بھری ہوئی ہوگی۔  
(مسلم)

### دوسری فصل

حضرت البرہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی گزارش ہو کر بارہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پید کیا گیا ہے، فرمایا کہ پانی سے ہم پرین گزارا کرتے کہ جنت کس چیز سے بنائی گئی ہے؟ فرمایا کہ ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی جبکہ اُس کا گلا مشکِ افرج ہے، اُس کی ٹکڑیاں موتی اور یا قوت ہیں اور اُس کی مٹی زمردان ہے، جو اُس میں داخل ہوگا وہ آلام میں رہے گا، ٹکڑیاں نہیں ہوگا، ہمیشہ رہے گا نہ موت آئے گی، دُشمن کے پتھر سے پیشیں گے اور نہ جہانیاں فنا ہوں گی۔

(احمد و ترمذی و دارقطنی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں کوئی درخت نہیں مگر اُس کا پتہ سونے کا ہے۔  
(ترمذی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سورج جیسے پانی اور نہ درختوں کے درمیان سورج اور مسات کا فاصلہ ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت البرہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے اندر سورج ہے، اگر سارے جہان کو کراہی کر دیا جائے تو اُن میں سے ایک کے اندر سما جائیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ فرشتے مقرر ہوئے کہ بارے میں فرمایا کہ اُن کی بندگی آسمان و زمین کی درمیان مسافت یعنی پانچ سو برس کی راہ کے برابر ہے۔

خَوَيْتُمْ لَا يَدْرِيكُمْ لَهَا قَعْدًا وَاللَّهُ لَشَمَلَاتٌ وَلَقَدْ ذُكِّرْتُمْ إِنَّمَا يَنْصَرِفُ مَا بَيْنَ وَمَنْ أَعْيَنَ مِنْ مَصَارِعِ الْجَنَّةِ مَسِيرُهُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَكِنَّ بَيْنَ عَلَيْهِمَا يَوْمٌ هُوَ كَطَلِيقَةٍ مِنَ الزَّخَاوَرِ  
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۳۸۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمِنْ حُكْمِ الْعَلَنِيِّ قَالَ مِنَ الْمَلَكِ قُلْنَا الْجَنَّةُ مَا يَنْتَاهَا قَالَ لَيْسَتْ مِنْ ذَهَبٍ وَلَيْسَتْ مِنْ فِضَّةٍ وَلَا مَلَكُهَا الْيَمَنُ إِلَّا ذُكْرٌ وَحَصْبٌ وَهَذَا الْكَلْبُ وَالْأَيُّ قَوْمٌ وَتُرِيهَا الرُّعُفُكُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَسْأَسُ وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوتُ وَلَا يَسْبِي رِيفًا بِهِمْ وَلَا يَكُنِي شَبَابُ بِهِمْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْقُرْطُبِيُّ وَالْذَاوَرِيُّ)

۵۳۸۸ وَهَذِهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاتُهَا مِنْ ذَهَبٍ  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۳۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ مِائَةٌ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ حَدِيجَتَيْنِ مِائَةٌ عَامٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ يَتِّحُ حَسَنُ عَرَبِيٍّ) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ مِائَةٌ دَرَجَةٍ لَوْ أَنَّ الْعَالَمِينَ اجْتَمَعُوا فِي لَحْدٍ لَمْ يَكُنْ لَوْ سَعَتُهُمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ يَتِّحُ عَرَبِيٍّ) ۵۳۹۱ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَفَرَّشَ مَقَرُّوَعَةٍ قَالَ أَرْفَعُهَا لَكُمْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مِائَةُ خَمْسِينَ مِائَةً سَنَةً۔

(رواه الترمذي) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيْتَيْ غَيْثٍ  
 ٥٣٩٢ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ لَمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَوْمَ  
 الْقِيَامَةِ صَوْنٌ وَخُجْرُهُمْ عَلَى مِثْلِ صَوْنِ الْقَمَرِ  
 كَيْفَ الْبَهْدُ وَالْمَرْءُ الْقَانِيَةُ عَلَى مِثْلِ حَسَنِ وَكَيْفَ  
 دُرِّي فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ فَمِنْهُمْ نَجَّتَانِ عَلَى كُلِّ  
 رُوحَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يَرَى مِنْهُنَّ سَارِقَةً مِنْ ذُرِّيَّتِهَا  
 (رواه الترمذي)

٥٣٩٣ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةٌ كَدَاكِنَا مِنَ الْجَمَامِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَيْطَاقُ ذَلِكَ قَالَ يُعْطَى قُوَّةٌ مِثْلُهَا - (رواه الترمذي)

٥٣٩٢ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ أَنَّ مَا يُعَلِّفُ ظُفْرَ  
رَمَحًا فِي النَّجَّةِ بَدَأَ التَّرَخُّفُ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِي  
الْمَلَائِكَةِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ النَّجَّةِ  
أَقْلَعَهُ كَهْدًا أَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ صَوْعَةً صَوْعَةً الشَّمْسِ  
كَمَا لَطَمَسَ الشَّمْسُ صَوْعَةَ النُّجُومِ

۵۳۹۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ لُجَنْتِ جَرْدٌ مُرْدٌ كَعَلَى لَا يَفْقَهُ شَيْئًا بِهِمْ وَلَا يَسْمَعُ شَيْئًا بِهِمْ.

٥٣٩٤ **وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرُودًا**  
**مُرْدًا مُكْحَلِينَ أَبْنَاءُ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثِينَ وَثَلَاثِينَ**  
**سَنَةً** (رَوَاهُ الرَّقْمِيُّ)

بے تردید نے روایت کیا کہ اگر یہ حدیث غریب ہے ۔  
 اکی سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
 فرمایا: قیامت کے روز عنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے  
 مرد کے چہرے پر چوبیس لاک کے چاند کی طرح جگمگاتے جوں گے ،  
 اور دوسرے مرد کے آسمانی چمک ٹامٹام سے سے زیادہ خوب صورت  
 ہوں گے۔ ان میں سے ہر آدمی کی قدیم بیاں ہوں گی اور ہر بوی نے شتر  
 جوڑے پہن رکھے ہوں گے لیکن چہرہ ہی باہر سے جس کی پندہ کی گونا گونا  
 آئے گا۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت سے شوہر ہیں جن کی بیوی طلاق دے دیتی ہے۔ عرصہ کی گئی کہ یا رسول اللہ! کیا وہ اس کی طلاق رکھے؟ فرمایا کہ: شوہر آدمیوں کی قوت دے دیا جائے گی۔ (ترمذی)

حضرت بن ابی ذئب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جنت سے اس قدر ظاہر ہو جائے جتنی چیز کو ناس اٹھاتا ہے تو آسمانوں اور زمین کے کناروں کی درمیان چیزیں جگمگا اٹھیں۔ اور اگر اہل جنت میں سے کوئی شخص چائے پئے اور اس کے گھٹن ظاہر ہو جائیں تو سورج کی روشنی یوں ماند پڑ جائے جیسے سورج کی روشنی سے تاروں کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اُنہ کہ یہ حدیث غریبہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا: اہل جنت کے جسم بغیر بالوں کے ہے۔ ریش، سرمہ لگے، ٹھنڈے گے۔ اُن کی جوانیاں ختم نہیں ہوں گی اور اُن کے کپڑے نہیں پھٹیں گے۔ (ترمذی، دارمی)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت داخل ہوں گے کہ جسم بالک  
کے بنبر ابے ریش، اللہ سرکہ لگا ہو گا، ان کی عمریں تیس یا تینتیس سال  
کی ہوں گی۔ (ترمذی)

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا جبکہ آپ کے حضور



الْمُتَّقِينَ قَالَ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّ الْفَيْنِ مِنْهَا  
مِائَةَ سَنَةٍ أَوْ يَسِيرُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ رَاكِبٍ شَكَ  
الرَّاوِي فِيهَا كَرَأْسِ الدَّهَبِ كَأَنَّ شَرَّهَا الْقَلْلُ  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ عَرَبِيٍّ)  
۵۳۹۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذَاكَ نَهْرٌ أُعْطِيَ  
اللَّهُ يَتَعَنَّى فِي الْجَنَّةِ أَشَدَّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَآخِلٍ  
مِنَ الْحَسَلِ وَبِهِ طَيْرٌ أُعْطِيَ فِيهَا كَأَنَّهَا فِي الْحِزْرِ قَالَ  
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَنَا حِمَّةٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلْتُمَا أَلْعَمْرَيْنِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۳۹۹ وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ إِنْ اللَّهُ أَوْخَلَكِ  
الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاؤُنَ أَنْ تُعْمَلَ فِيهَا عَلَى قَدَرٍ مِنْ  
يَا قُوْتَةُ حَمْرَاءَ يَطْلُو بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ  
لَا تَكُنْتَ وَسَانَةً رَجُلٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ  
فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْوَيْلِ قَالَ قُلْتُ يَكُنْ لَهُ مَا قَالَ  
يُصَاحِبُهُ لَقَالَ إِنْ لَمْ يَخْلَفْ اللَّهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ  
فِيهَا مَا اسْتَهْتَتْ نَفْسُكَ وَلَنْ تَكُنْ عَيْنُكَ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۴۰۰ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ  
أَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنْ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ أَوْ تَبِعْتُ بِفَرَسٍ مِنْ يَا قُوْتَةُ كَه  
جَمَلٍ خَانٍ فَعَمِلْتَ عَلَيْهِ شَرُّ طَائِرِكَ حَيْثُ شِئْتَ  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ كَثِيرٍ اسْتَأْذَنَ  
يَا لَعَنِي وَابْنُ سُوْرَةَ الرَّاَوِي يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ  
وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ أَبُو سُوْرَةَ  
هَذَا مِنْكُمْ الْحَدِيثُ يَدْرِي مَا كَيْفَ)

مسند الترمذی کا ذکر ہوا تو فرمایا، سو اس کی شانوں کے سامنے میں سوال  
چل سکتا ہے یا فرمایا کہ سو سو اس کے سامنے میں بیٹھ سکتے ہیں۔ اس  
میں راوی کہ شک ہے۔ اس میں سونے کے پیٹھے ہیں اور اس کے چل  
تھکوں جیسے ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کثرت کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ جنت میں ایک  
شہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے مضافات دیے ہیں۔ وہ دو درجہ سے زیادہ سفید  
اور شہر سے زیادہ شیریں ہے۔ اس میں پرندے ہیں جن کی گردنیں  
آؤٹوں جیسی ہیں۔ حضرت عمر بن الغزالی ہونے کو وہ تو بہت عرصہ ہوئے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے کھانے والے اس سے زیادہ عمدہ  
ہوں گے۔ (ترمذی)

حضرت بکر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص عرض  
گزارا کہ یا رسول اللہ کیا جنت میں کوئی گھوڑا ہے؟ فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ  
نہیں جنت میں داخل کر دے تو تم یا قوت کے سر پر گھوڑے پر سوار  
کنا چاہو کہ وہ تمہیں جنت میں لے کر آئے جہاں تم چاہو تو ایسا ہو جائے  
گا۔ ایک آدمی پوچھنے سے عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ کیا جنت میں  
اونٹ ہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے اسے وہ جواب دیا جو اس  
کے ساتھی کو دیا تھا بلکہ فرمایا، اگر اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل کر دے  
تو وہاں تمہارے لیے وہی ہوگا جو تمہارا بھائی چاہے گا اور تمہاری آنکھ  
لذت یاب ہوگی۔ (ترمذی)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اسرائیلی نبی  
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول  
اللہ میں گھوڑوں کو پسند کرتا ہوں کیا جنت میں گھوڑے ہیں؟ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم جنت میں داخل ہوئے تو تمہیں  
یا قوت کا گھوڑا دیا جائے گا جس کے گدھے پر بٹوں گے۔ تمہیں اس پر سوار کر  
دیا جائے گا۔ پھر وہ تمہیں لے کر آئے گا جہاں تم چاہو گے۔ اسے ترمذی  
نے روایت کیا ہے اور کہا کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے اور ابوسودہ  
راوی حدیث کو ضعیف کر رہا ہے اور اس نے عمر بن الخطاب کو فرماتے ہوئے  
سنا کہ ابوسودہ منکر الحدیث ہے جو منکر حدیثیں بیان کرتا ہے۔

۵۴۰۱۔ وَكَفَنُ بَرِيدَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَدَّدُونَ وَهَامَّةٌ صَبَتْ فَأَلْوَنَ وَنَهْمًا مِنْ هَذِهِ الْأَمَّةِ دَارِبُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ (رواهُ الترمذی فی کتاب البعث والنشور)

الْبَعْثُ وَالنَّشُورُ

۵۴۰۲۔ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَ أُمِّيُّ الدِّنِيِّ يَدْخُلُونَ وَنَهْمُ الْجَنَّةِ عَرَضَةٌ مَسِيرَةُ التَّارِكِ الْمَجْرُورِ لَنَا نَحْنُ الْهَمُّ لِيَضْطَحُطُونَ عَلَيْهِ عَنِّي كَتَاكِدٍ مَنَازِلَهُمْ تَكْدُولُ - (رواهُ الترمذی فی وقال هذا حديثٌ صحيحٌ) وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ يَخْلُدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ يَرْوِي الْمَنَازِلَ كَبْرًا

۵۴۰۳۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتِ فِي الْجَنَّةِ كَسُوفًا مَا فِيهَا شَرٌّ وَلَا بَعْدُ إِلَّا الصُّورُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَإِذَا اشْتَعَى الرَّجُلُ صُورَهُ دَخَلَ فِيهَا - (رواهُ الترمذی فی وقال هذا حديثٌ غريبٌ)

۵۴۰۴۔ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُورِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَذْهَبَا سَوِيًّا قَالَ لَعَنَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا تَزَلُّوا فِيهَا بِمَقَاصِلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِي وَقْعِ الرِّجَمِ الْجَمْعَةِ مِنَ أَثَرِ الدُّنْيَا فَيُؤْذَنُونَ لَهُمْ وَيُجِزُّونَ لَهُمْ عَرِشَةً وَيُنْكَبُ لِي لَهُمْ فِي دَرَجَةٍ وَمِنْ رِيَاحِ الْجَنَّةِ فَيُؤْصَمُ لَهُمْ مِنْ ثَوْبٍ وَمِنْ مَنَازِلِهِمْ تَزَلُّوهُ وَمِنْ مَنَازِلِهِمْ تَزَلُّوهُ وَمِنْ مَنَازِلِهِمْ تَزَلُّوهُ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت کی ایک سڑک میں صلیب بٹول گئی۔ اس امت کی ان میں سے انہی صلیبوں کی اور پائیس تمام امتوں کی۔ روایت کیا ہے اسے ترمذی نے اللہ جہنمی نے کتاب البعث والنشور میں۔

سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت جس دروازے سے جنت میں داخل ہو گی اس کی چوڑائی ماہر سوار کی تین سالہ مسافت کے برابر ہے۔ پھر وہ اُس پر تلگ بٹول گئے اور خطروں پر لگا کر اُن کے کندھے پر لٹ جائیں۔ روایت کیا ہے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے اللہ میں سے محمد بن اسماعیل سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسے نہیں جانتے تھے اور کہا کہ جلد بن ابی بکر مگر حدیثیں روایت کرتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں خرید و فروخت نہیں ہوگی بجز مردوں اور عورتوں کی صورتیں ہوں گی۔ جب آدمی کسی صورت کو پسند کرے تو اسے اختیار کر لے۔ روایت کیا ہے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

سعد بن مسیب ایک دفعہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے سوال کرو کہ مجھے اور تمہیں جنت کے بازار میں جمع کرے۔ سعد غرض گزار ہوئے کہ کیا اُس میں بازار ہے؟ فرمایا: ہاں مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ اہل جنت جب اُس میں داخل ہوں گے تو اپنے اعمال کے لحاظ سے اُس میں اُتریں گے۔ پھر دنیا کے دنوں سے روزِ جمعہ کے مندار کے برابر اُنھیں اجازت دی جائے گی تو اپنے رب کا دیدار کریں گے اور اللہ کا عرش اُن کے لیے ظاہر ہوگا اور جنت کے باغوں میں سے ایک باغ کے اندر اُن پر تعین فرمائے گا اور اُن کے لیے نور، موتی، یا قوت اور برکت، سونے اور چاندی کے سیر کے جائیں گے اور اُن میں سے ادنیٰ وہ ہے والا مشک اللہ کا فور کے نیچے پر بیٹھے گا اور وہ یہ عرس نہیں کریں گے کہ کہ سیدوں پر بیٹھے والے



وَمَا يَرْبُؤُنَ فِيْصَةِ دِيْجَلِ اَدْنَا هُوَ وَمَا فِيْهِمْ  
 دَفِيْ عَلَى كُتُبَانِ الْيَسْكَ دَا لُكَا فُوْرٍ مَا يَرْدُ  
 اَنْ اَمَّحَابِ الْكُرَابِيَّتِيْ بِاَفْضَلِ مِنْهُمْ هُوَ لَسَا قَالَ  
 اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ نَزَى رَيْتَا  
 قَالِ لَعَنَهُمُ هَلْ تَشْتَمُوْنَ فِيْ دُوْرِيْ الشَّمْسِ فِي الْقِي  
 لَيْلَةِ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالِ كَذَلِكَ لَا تَشْتَمُوْنَ فِي  
 لَوْدِيْ رَيْتَا وَلَا يَسْتِيْ فِيْ ذَالِكِ الْمَسْجُلِ رَجُلٌ  
 اِلَّا حَاكَمَهُ اللّٰهُ مُعَاَضَةً حَتّٰى يَقُوْلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ  
 يَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ اَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتُ كَذًا اَوْ كَذًا  
 قِيْنُ يَوْمَكَ بِبَعْضِ عُنْدَا تِيْمَ فِي الدُّنْيَا قِيْقُوْلُ يَا  
 رَيْتَا اَفْكَرُ تَعُوْذِيْ قِيْقُوْلُ بَلَى فَيَسْعَدُ مَغْفِرَتِيْ  
 بَلَقْتُ مِنْ لَدُنْكَ هَلِيْمَ قَبِيْتَا هُمُ عَلَى ذَالِكِ  
 عَشِيْمَةً هُمُ سَعَا يَهُ مِنْ فَوْقِهِمْ قَا مَطُوْرَتٍ عَلَيْهِمْ  
 طِيْبًا لَمْ يَجِدْ دَا مِثْلَ رَا حِيْمَ خِيْتًا قَطْ دِيْقُوْلُ  
 رَيْتَا قَوْمًا اِلَى مَا اَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخَذْنَا  
 مَا اَشْتَمَيْتُمْ قَتَا فِيْ سُوْرًا قَدْ حَقَّتْ بِهَا الْمَلِيْكَةُ  
 فِيْهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعَيُّوْنُ اِلَى مِثْلِهِ دَلَمَ تَسْمَعِ  
 اِلَّا ذَا تٍ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْغُلُوْبِ قِيْحَمَلُ  
 لَنَا مَا اَشْتَمَيْتَا لَيْسَ بِنَا عَرَفِيْمَا دَلَا يُشْتَرَى  
 دَفِيْ ذَالِكِ السُّوْرِ يَكُنِيْ اَهْلُ الْبَحْرِ بَعْضُهُمْ  
 بَعْضًا قَالِ قِيْقُوْلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَرْوَلَةِ  
 الْمَرْوَلَةِ قِيْلَتِيْ مِنْ هُوَ دُوْرُهُ وَمَا فِيْهِمْ  
 دَفِيْ قِيْرُوْعُهُ مَا يَزِيْ عَلَيْهِ مِنْ الْبَنَانِ  
 قَمَا يَنْقُصُوْنِيْ اَرْضُ حُدَيْثٍ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ  
 مَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَذَالِكِ اَكَّة لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ  
 اَنْ يَحْزَنَ فِيْهَا لَمْ تَنْصَحْ حَا اِلَى مَتَا زِلْمَتَا  
 فَيَسْتَفَانَا اَلْوَا حَنَا فَيَعْلَنُ مَرْحَبًا وَاَهْلًا لَقَدْ  
 حَمَلْتُ قَالِ اِيْكَ مِنْ الْجَمَالِ اَفْضَلُ وَمَا  
 قَا رَكْنَتَا عَلَيْهِ قَسَقُوْلُ اِيْكَ حَا لَسْنَا الْيَوْمَ رَيْتَا

اُن سے افضل ہیں حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوں کہ یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا اُن کی تمہارے چہرے کی حالت کے جائزہ لیتے ہیں۔ تمہیں حک کرتے ہو؟ ہم عرض گزار ہوئے: ہمیں۔ فرمایا کہ اسی طرح تم اپنے رب کو دیکھنے میں شک نہیں کرو گے۔ اُس مجلس میں کوئی شخص بالی نہیں رہے گا مگر اللہ تعالیٰ اُس کے سامنے موجود ہوگا۔ پھر اُن میں سے ایک آدمی سے فرمایا: اے اے فلاں بن فلاں! کیا حق نیکار کرتا ہے کہ ایک دفعہ تُو نے ایسا کہا تھا اللہ دنیا میں اُس کی عہد شکنی کے بعض واقعات یاد کروائے گا۔ وہ عرض گزار ہوگا کہ اسے رب! کیا تُو نے مجھے بخش نہیں دیا۔ فرمائیے گا: کیوں نہیں۔ میری مغفرت کی وسعت سے ہی تُو اس مقام پر پہنچا ہے۔ اسی دور اُن اُن کے اوپر ایک بادل چھا جائے گا اللہ بادشہ ہونے لگے گی کہ اُس جیسی خوشبو کبھی بستر نہیں آئی ہوگی۔ ہمارا رب فرمائے گا کہ اُس اعزاز کی طرف جاؤ جو میں نے تمہارے لیے تیار کیا ہے اور اُس میں سے حسبِ فشانے ہو ہم اُس بازار میں آئیں گے جس کو فرشتوں نے گھیرا ہوا ہوگا کہ اُس جیسا نہ آنکھوں نے دیکھا ہو گا، نہ کانوں نے سنا ہوگا اللہ دلوں میں اُس کا خطہ گزرا ہوگا۔ ہم جو چیز چاہیں گے وہیں اُٹھادی جائے گی۔ اُس میں خرید و فروخت نہیں ہوگی، بلکہ اہل جنت ایک دوسرے سے ملیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک آنکھ مرنے والا دوسرے گھٹیا مرنے والے کو ملے گا حالانکہ اُس میں گھٹیا کوئی نہیں ہوگا تو اُس کے اوپر جو لباس دیکھے گا اسے وہ پسند آئے گا۔ ابھی اُس کی بات پوری نہیں ہوئی کہ اپنے اوپر اُس سے بھی بہتر دیکھے گا اللہ یہ اس لیے کہ وہاں کوئی تم نہیں گھٹائیے گا۔ پھر ہم اپنی ضرورت کی طرف توجہ کریں گے تو اپنی چیزوں سے ملیں گے تو وہ ہمیں کی خوش آجیے۔ آپ کا حسن و جمال ہم سے جدا ہونے کے بعد اللہ ہی بڑھ گیا۔ ہم کہیں گے کہ آج ہم اپنے رب کے پاس دیکھنے والے اللہ کا راہی من تھا کہ اسی طرح تُو نے تُو (ابن ماجہ) اللہ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

الْجَنَّةُ رَوَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَنَاجَةَ دَقَّالِ الْبَرِّ مِثْلُ  
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۵۴۰۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْنُ أَهْلِ الْجَنَّةِ الَّتِي لَهُمْ شَمَانُونَ أَلْفَ خَادِمٍ وَاسْتَنْانَ وَبَسْبَعُونَ رُوحَةً وَنُصَبُّ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ نُورٍ وَرَبْرَجِي دِيَارُوتَ كَمَا بَيْنَ الْحَبَايَةِ إِلَى صَنْعَاءَ وَبِهَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَوْبِ الْأَكْبَابِ يَرُدُّنَ إِلَى قُلُوبِهِمْ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيدُونَ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَكَذَا إِلَهُ أَهْلِ النَّارِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ رَأَى عَلَيْهِمُ الْيَتِيمَانَ أَذْنُ نُورٍ وَمِنْهَا لَمْ يَنْهَيْتُ مَا بَيْنَ الْبَشَرِ وَالْمَرْيَدِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ الْمُؤْمِنُونَ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدُ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِيقُهُ فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهَى وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ إِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ الْوَلَدَ كَانَ فِي سَاعَةٍ وَلَكِنْ لَا يَشْتَهَى (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ رَوَى ابْنُ مَاجَةَ التِّرْمِذِيُّ وَالْإِسْنَادُ الْإِسْنَادُ)

۵۴۰۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمَجْمَعًا لِلْخَوَارِجِ يَرُدُّونَ بِأَصْوَاتٍ كَمَا تَسْمَعُ الْغُلَّالُ وَكُلُّهَا يَفْلَحُ كُنْزُ الْغَالِيَةِ فَكَذَلِكَ يَسِيدُ وَنَحْنُ الْكَارِعِمَاتُ فَكَذَلِكَ نَسْ وَنَحْنُ التَّرَاضِيَاكُ فَكَذَلِكَ نَحْطُ طُوبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۴۰۷ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ مَعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے کم درجے والا شخص وہ ہے جس کے آستی ہزار خادم ہوں گے اور بہتر ہیریاں۔ اس کے لیے موتی، اور ہر چاندی یا تون کا جابیسے سنار جتنا خیمہ نصب کیا جائے گا اور جنتیوں میں سے خواہ کتنی چھوٹی عمر میں مرا تھا یا بڑھا ہے میں سب اس میں تیس سالہ ہوں گے۔ کبھی ان کی عمر تیس برس ہے گی اور اسی طرح جتنی ہوں گے اور اسی سلسلے کے ساتھ فرمایا، ان کے آگے چھوٹے عمریوں کے ساتھ ان کے آگے ہوں گے۔ مشرق و مغرب کی دیواریں جگر کو چکا دیں۔ اسی منہ کے ساتھ فرمایا کہ مومن کو جنت میں جب اولاد کی خواہش ہوگی تو حمل دینا، پیدل ہونا اور عمر رسیدہ ہونا ایک ساعت میں ہو جائے گا۔ اسحاق بن ابراہیم نے اس حدیث میں کہا، جب جنت میں مومن کو اولاد کی خواہش ہوگی تو سب کچھ ایک ساعت میں ہو جائے گا لیکن خواہش نہیں کرے گا۔ اسے نفی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور ابن ماجہ نے چوتھی بات کو اور داری نے آخری کو روایت کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں مومنوں کا اجتماع ہوتا ہے کہ جس میں وہ بلند آواز سے ہنسیں گی، لوگوں نے ایسی آواز سنی نہیں ہوگی۔ وہ کہیں گی، ہر ہم ہمیشہ رہنے والی عورتیں ہیں اور کبھی فنا نہیں ہوں گی۔ ہم غریبوں میں رہنے والی ہیں کبھی تنگی نہیں ہوں گی اور ہم راضی رہنے والی ہیں کبھی ناخوش نہیں ہوں گی۔ بشارت ہمارے جو ہمارے لیے ہے اور ہمہ کے لیے ہم ہیں (ترمذی)۔

حضرت حکیم بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول





رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۴۱۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْجَنَّةِ قَالُوا النَّوْمُ أَخْوَا الْمَوْتِ وَلَا يَمُوتُ أَهْلُ الْجَنَّةِ -  
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

تمہارے پیارے رسول جبریل علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

(بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا اہل جنت سوئیں گے یا نہ سوئیں گے؟ فرمایا کہ موت اور سوئنا کا بھائی ہے اہل جنت میں گئے نہیں۔ اسے بیہوشی کہتے ہیں۔

## بَابُ رُؤْيَا اللَّهِ تَعَالَى

## وَيْدَارُ إِلَهِي كَابِيَان

پہلی فصل

۵۴۱۱ عَنْ جَوْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ رَبِّي عَنِّي عَمَّا كُنْتُ أَجْلِسُ فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَّا لَكَ الْقَمَرُ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ لَأَتَكُمُ سَاعِدُونَ رَبِّي كَمَا تَرُدُّونَ هَذَا الْقَمَرَ وَلَا تَقْضُوا مَوْتِي فِي رُؤْيَايَ كَذِبًا اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَقْلِبُوا عَلَى صَلَواتِي قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ قَرَأَ وَتَسَبَّحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۱۲ وَعَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُولُونَ اللَّهُ تَعَالَى حَمْدٌ لَكَ يَا رَبِّ شَيْئًا أَزِيدُكَ بِهِ قَوْلُونَ أَلَمْ تَنْبِئُنِي بِرُجُوعِنَا إِلَيْكَ يَا رَبُّ خَلَقْنَا الْجَنَّةَ وَنَحْنُ مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُدْرَقُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُونَ إِلَى اللَّهِ وَحَبْرُ اللَّهِ تَعَالَى فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لَكَ الْبَيْنَ أَحْسَنُوا الْحَسَنَى وَرَبَّيَاكَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے رب کو واضح طور پر دیکھو گے دوسری روایت میں ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے چوبیس رات کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اور اسے دیکھنے میں تمہیں کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ اگر تم سے ہر کے اللہ تم سب کو اس طرح سے پہلے اللہ سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے سے منسوب ہو اور تو ایسا ہی کیا کرو۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: اور تفسیر بیان کر اپنے رب کی حمد کے ساتھ سجدے میں اور غروب ہونے سے پہلے (۲۰: ۱۳۰ - متفق علیہ)۔

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنتی لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تم اللہ ہی کو ہی چہرے ہو؟ عرض کیا ہوں گے کہ کیا ہمارے چہرے سفید ہیں کہ دیے گئے؟ کیا ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا گیا؟ کیا ہمیں جہنم سے بچا نہیں دیا گیا؟ اور ان کا بیان ہے کہ حجاب اٹھایا جائے گا تو وہ اللہ کا دیدار کریں گے اور انہیں کوئی ایسی چیز نہیں دی گئی ہوگی جو اپنے رب کی طرف دیکھنے سے زیادہ پیاری ہو۔ پھر اس آیت کی تلاوت کی: اور بھلائی والوں کے لیے بھلائی ہے اللہ اس سے جی زیادہ۔

(۲۶: ۱۰ - مسلم)



## دوسری فصل

۵۴۱۳ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةٌ لِمَنْ يَنْظُرُ إِلَى جَنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَتَعْلِيمِهِ وَحَدِيثِهِ وَسُكْرِهِ مِثْلَ مِثْرَةِ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمَهُمْ عَلَى اللَّهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ عُدَّةً وَغَيْثَةً ثُمَّ قَرَأَ دُجْرَةً يَوْمَئِذٍ تَأْوِسُ رُلَافَ رِيحِهَا بَنَاتُهَا -

(رواہ أحمد والترمذی)

۵۴۱۴ وَعَنْ أَبِي نَزِيرٍ الْعَصِيُّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُنَّا نَرَى رَبَّنَا مُخَلِّيًا بِكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ بَلَى قُلْتُ وَمَا آيَةُ ذَلِكَ قَالَ يَا أَبَا نَزِيرٍ أَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُخَلِّيًا بِكُمْ قَالَ بَلَى قَالَ فَكَيْفَا هُوَ غَائِبٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَجَلٌ وَأَعْظَمُ -

(رواہ أبو داود)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت میں سے سب سے کم مرتبہ والا جب بانوں، بریدیں، نعتیں، اقدام اللہ تعالیٰ کو دیکھے گا تو ایک ہزار سال کی مسرت تک بخورے گا اور ان میں سب سے زیادہ مرتبہ والا وہ ہو گا جو ہر صبح دشنام دیدار الہی سے مشرف ہوگا۔ پھر یہ آیت قرآنی: "وَرَكِبَ فِي سَفَرَةٍ لِيُذَكِّرَ الَّذِينَ لَمْ يَرْكَبُوا فِيهَا" (احمد ترمذی)

حضرت ابو نذیر عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا ہم میں ہر ایک اپنے رب کو عورت میں دیکھے گا؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: کہ اسے اللہ تعالیٰ کیا تم میں سے ہر ایک چودھویں کے چاند کو عورت میں عینیں دیکھتا؟ عرض گزار ہوا: کیوں نہیں۔ فرمایا: کہ تو اللہ تعالیٰ کی غفرت میں سے ایک مخلوق ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی ذات تو بہت بزرگی اللہ عظمت والی ہے۔ (ابو داؤد)

## تیسری فصل

۵۴۱۵ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ قَالَ تَوَدَّ أَنْ يَرَاهُ - (رواہ مسلم)

۵۴۱۶ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا كَذَبَ الْغَوَاذِمَا رَأَى وَلَقَدْ رَأَاهُ نَزْلَةً أُخْرَى قَالَ رَأَاهُ يُعَاوِدُ مَرَّتَيْنِ (رواہ مسلم) وَفِي رِوَايَةِ السَّخَوْنِيِّ قَالَ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ قَالَ عَسَى أَنْ يَكُونَ قُلْتُ أَلَيْسَ اللَّهُ يُعَوِّلُ لَا تُدْرِكُ الْإِبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْإِبْصَارَ قَالَ وَيَعْلَمُ ذَلِكَ إِذَا كُنَّا بِمَنْزِلِهِ الْيَوْمِ هُوَ نُورُهُ وَقَدْ نَأَى رَبُّهُ

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ فرمایا: نہ کہ کیسے دیکھتا۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: یہ دل نے دیکھا ہے نہیں کی جہاں انھوں نے دیکھا اور انھوں نے اُسے دیکھا اور اُنہوں نے دیکھا (۱۲: ۵۷) کے متعلق فرمایا کہ دل کے ساتھ اُسے دیکھا (مسلم) اور ترمذی کی روایت میں فرمایا کہ محمد مصطفیٰ نے اپنے رب کو دیکھا۔ مگر یہ کہ بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا: کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ آنکھیں اس کا عالم نہیں کرتیں اللہ وہ آنکھوں کا عالم کہتا ہے۔ (۱۰۳: ۲) فرمایا کہ تم پر اللہ کس ہے؟ یہ تو اُس وقت ہر کہ جب وہ اپنے خاص نزد کے

مَرَّتَيْنِ -

۵۴۱۷ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ لَمَّا يَمُرُّهُ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَبَ حَتَّى سَاءَ وَجْهُهُ لِيُجِيبَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّمَا يَكُونُ هَذَا فِي قَالِ كَعْبٍ لَأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَتَكْفُرُ رُؤْيَا وَكَلَامًا بَيْنَ مُحْتَدٍ وَصُورِي فَكَلَّمَ مُوسَى مَرَّتَيْنِ وَرَأَاهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مُرُودِي قَدْ خَلَّتْ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتُ بِشَيْءٍ قَعًا لَهُ شَعْرِي قُلْتُ رُؤْيَا شَقَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكَذْبَى فَقَالَتْ أَيْنَ تَدَّهَبُ يَكُنْ لَكُمَا فَرَحٌ جَبْرِئِيلُ مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ أَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُعِيَرُ بِهِ أَوْ يَكَلِّمُ الْخَمْسَ الْغَنِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَّمَ السَّاعَةَ وَيَنْزِلُ الْغَيْثُ فَقَدْ أَهْطَمَ الْغُرَبَاءُ وَلَكِنْ رَأَى جَبْرِئِيلُ لَهُ يَسْرَةً فِي صُورَتِهِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَمَرَّةً فِي أَجْيَادِ لَهُ يَسْرَةً مَا تَرَى جَنَاحَ قَدْ سَدَّ الْأَفْقَ رَدَاهُ الْبَرُّ مَنِي دَرَدَى الشَّيْخَانِ مَعَهُ زِيَادَةُ فَلَا اخْتِلَافَ عَرَفِي رَدَاهُ يَتِيمًا قَالَ قُلْتُ يَعْزَلُ لَكُنْ قَوْلُهُ تَقَرُّ دَنِي فَتَدَلِّي فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَتْ ذَاكَ جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَتْ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ ذَاتِ أُنَاقٍ هَذِهِ الْمَرَّةُ فِي صُورَتِهِ الْكَفَى هُوَ صُورَتُهُ قَدْ أَلْفَنَ -

۵۴۱۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي قَوْلِهِ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فِي قَوْلِهِ مَا كُنَّ بَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى فِي قَوْلِهِ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكَذْبَى قَالَ فِيهَا نُحْيِي رَأَى جَبْرِئِيلَ لَهُ سِتٌّ وَمَا تَرَى جَنَاحَ مُنْفَعٍ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ

ساتھ ملنے لڑائے اور محمد نے اپنے رب کو رؤیہ دیکھا ہے۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں حضرت کعب سے ملے اور ایک چیز کے متعلق ان سے پوچھا۔ پس تعبیر کی کہ پہاڑ میں گروہ لگے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ہم بنو ہاشم ہیں حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے روایت اور کلام کو محمد مصطفیٰ اللہ صلی علیہ وسلم کے درمیان تقسیم فرمایا تھا کہ حضرت موسیٰ نے ذکر و فہم کلام کیا اور حضرت محمد مصطفیٰ نے ذکر و فہم کیا۔ مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ کیا محمد مصطفیٰ نے اپنے رب کو دیکھا تھا؟ فرمایا تم نے ایسی بات کہی ہے کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ عرض گزار ہوا کہ شہر میں پھر تلاوت کی۔ اللہ بیشک تمہارا ہے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں ہیں سے دیکھی۔ (۵۳: ۱۸) فرمایا کہ کعب جبرئیل جبرئیل نے تمہارے بتایا کہ محمد مصطفیٰ نے اپنے رب کو دیکھا یا میں پہلوں کا حکم فرمایا تھا ان میں سے کوئی چھپائی یا غیور محسوس کر جانتے تھے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے طرہ ہے۔ یہ بیٹھک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم انہ باری اُنہا تھا ہے۔ (۵۳: ۱۸) اس نے بہت بڑا جھوٹ بنایا۔ بات یہ ہے کہ محمد نے حضرت جبرئیل کو ان کی اصل صورت میں نہیں دیکھا مگر رؤیہ۔ ایک دفعہ سدرۃ المنتہی کہ پاس اور ایک مرتبہ اجیاد میں۔ ان کے چہرہ پر ہیں جن سے آفتی کوڑا حجاب کیا تھا۔ (تفسیر) اور امام بخاری و امام مسلم نے کچھ زیادتی کے ساتھ روایت کی اور دونوں حضرات کی روایتوں میں اختلاف ہے۔ فرمایا کہ میں حضرت عائشہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ پھر نزدیک ہوا اور آرا لفظ رؤیہ کانوں کا حامل رہا اس سے کم۔ (۵۳: ۱۸) اس کا مطلب کیا ہو گا؟ فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو انسانی شکل میں حاضر ہوا کرتے تھے اور اس مرتبہ اپنی اس صورت میں حاضر ہوئے جو واقعی ہے تو آفتی کوڑا حجاب کیا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ رؤیہ کانوں کا حامل رہا گیا یا اس سے بھی کم (۵۳: ۱۸) نیز جو دیکھا تھا اس کی دل نے محسوس نہیں کی (۵۳: ۱۸) نیز بیٹھک اُنہوں نے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں ہیں سے دیکھیں (۵۳: ۱۸) کے متعلق فرمایا کہ سب میں حضرت جبرئیل کو دیکھا تھا ان کے چہرہ پر ہیں (متفق علیہ) اور تفسیر کی روایت میں ہے کہ جو



دیکھا تھا اس کی دل نے تکذیب نہیں کی (۵۳: ۱۱) فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل کو طرف کے جوڑے میں دیکھا جنھوں نے زمین و آسمان کی درمیانی فضا کو بھر دیا تھا تر مذی اور بخاری کی ایک روایت میں یہ دیکھا کہ انھوں نے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیوں میں سے دیکھی (۵۳: ۱۱) فرمایا کہ آپ نے سبز رُفوف کو دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو ڈھاب لیا تھا۔ امام مالک بن انس سے ارشاد ربانی یہ اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے (۵۳: ۱۱) کے متعلق پوچھا گیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اپنے رب کی طرف۔ امام مالک نے فرمایا کہ صحت ہوتے ہیں۔ اس ارشاد ربانی کا کیا مطلب ہیں کہ ہر گز نہیں وہ اپنے رب سے اس روز حجاب میں رکھتے جائیں گے۔ (۵۳: ۱۱) امام مالک نے فرمایا کہ قیامت کے روز لوگ اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہوں گے۔ فرمایا کہ مسلمان اگر قیامت میں اپنے رب کو نہیں دیکھیں گے تو کفار کو حجاب میں رکھے جانے پر مار دلائی جاتی۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ ہرگز نہیں، وہ اسی روز اپنے رب سے حجاب میں ہوں گے۔

(۵۱: ۱۵۱ - مستدرج السنہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی کہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اہل جنت جنھوں کے اندر ہوں گے کہ ان کے اوپر ایک نور چھا جائے گا۔ دوسرا آٹا کہ دیکھیں گے تو رب تعالیٰ ان کے اوپر جلوہ افروز ہو گا۔ فرمائے گا کہ اے اہل جنت! تم اسے اوپر سلامتی ہو۔ ارشاد ہوا کہ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اہل جنت رحیم کی طرف سے سلام کیا جائے گا (۵۸: ۳۶) فرمایا کہ وہ ان کی طرف دیکھے گا اندھ اس کی طرف دیکھیں گے اللہ جب تک اس کی طرف دیکھتے رہیں گے تو کسی اذیت کی طرف توجہ نہیں کریں گے یہاں تک کہ ان سے حجاب فرمائے گا اور اس کا نور باقی رہ جائے گا۔ (ابن ماجہ)

## جہنم اور جہنمیوں کی صفات

پہلی فصل

الرَّحْمَنُ الَّذِي قَالَ مَا كَذَبَ الْغُورُ أَوْ مَا رَأَى قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيْلَ فِي حُلَّةٍ مِنْ رُفُوفٍ قَدْ مَلَكَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكَهْ فَلْيُبْحَارِي فِي قَوْلِهِ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى قَالَ رَأَى رُفُوفًا أَخْضَرَةً أَلْفَ السَّمَاءِ وَسُيْلَ مَا لَكَ ابْنُ آدَمَ عَنْ قَوْلِهِ لَعَالَى إِيَّيْهَا تَأْظَرُّ فَتَقِيلُ قَوْمٌ يَقُولُونَ إِيَّيْهَا تَوَالِمُ قَعَالٍ مَا لَكَ كَذَبًا قَائِلِينَ هُمْ عَنْ قَوْلِهِ لَعَالَى كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمِئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ قَالَ مَا لَكِ الْكَافُ الْكَافُ يَنْظُرُونَ إِلَى اللَّهِ يُؤْمَرُ الْفِيضَةُ بِأَعْيُنِهِمْ وَقَالَ لَوْ كُنَّا الْمُؤْمِنُونَ رَبِّهِمْ يُؤْمَرُ الْفِيضَةُ لَمُ يُعَيِّرُ اللَّهُ الْكَافَرِ بِأَلْعَابِ فَقَالَ كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمِئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ

(رواہ فی شرح السنہ)

۵۴۱۹ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي تَعْبِيرِهِمْ إِذْ سَطَمَ لَهُمْ نُورٌ فَتَعَوَّذُوا بِهِمْ قَرِيبًا الرَّبُّ قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَوْفِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْهِمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَذَلِكَ قَوْلُهُ لَعَالَى سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ تَعْبِيرِهِمْ قَالَ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِمْ وَنَظَرُوا إِلَيْهِ فَلَا يَكْتُمُونَ إِلَى شَيْءٍ مِنَ السُّعْيِ مَا دَامُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ حَتَّى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَبْلَى نُورُهُ - (رواہ ابن ماجہ)

## بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَأَهْلِهَا

۵۴۲۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا زَوْدَةُ هَذِهِ مِنْ سَبِيلِنَ مِنْ هَذِهِ مَنْ  
تَارِجَهُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَنْتَ لَكَافِيَةٌ  
قَالَ فَوَيْلٌ لَكَ عَيْنِي بِتَسْعَةِ دَسِيحَتِمْ جَزَاءُ  
كُلِّهُمْ وَمِنْ حَرِّهَا مُتَّقِنٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبَغَارِيِّ  
رَوَاهُ إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ يُرْوَدُ ابْنُ أَدَمَ وَفِيهَا  
عَلَيْهَا وَكُلُّهَا بَدَلٌ عَلَيْهِمْ وَكُلُّهُمْ -

۵۲۲۱ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ تَحْمِلُهَا  
سَبْعُونَ أَلْفًا كَمَا يَوْمَئِذٍ فِي مَاءٍ سَبْعُونَ أَلْفًا  
مَلَكٌ يَجْرُدُهَا -

(رواه مسعود)

۵۲۲۲ وَعَنْ الثَّعْلَبِيِّ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ النَّارِ  
عَذَابًا مِنْ لَدُنْ تَعَالَى دَسِيسًا كَانِ مِنْ تَارِجِي  
وَمِنْهُمْ مَاءٌ وَمَاءٌ كَمَا يَغْلِي الْيَمْرُجُ مَا يَزِي أَرَى  
أَحَدًا أَشَدَّ مِنْهُ عَذَابًا وَرَأَيْتُ لَاهُوتَهُمْ عَذَابًا  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۲۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ النَّارِ عَذَابًا أَبَدًا  
ظَالِمٌ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِتَعَالَى يَغْلِي مِنْهُمَا دَمَاقَةٌ -  
(رواه البخاری)

۵۲۲۴ وَعَنْ ابْنِ أَبِي نَجْمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِأَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ  
النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً شَدِيدَةً  
يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ  
بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ لَقَدْ لَدَاكَ اللَّهُ يَا رَبِّ دِيؤُوتِي  
يَا أَشَدَّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ  
فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ  
هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَاكَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آگ جہنم کی آگ کے شتر حصوں  
میں سے ایک حصہ ہے عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! یہ آگ ہی کون سی تھی فرمایا  
کہ اُس پر اُن شتر گنہہ اضافہ کر دیا گیا ہے اور ہر ایک حصے میں اسی کے برابر  
گرہی ہے (متفق علیہ) یہ بخاری کے الفاظ ہیں اللہ مسلم کی روایت میں  
ہے کہ تھاری آگ یہ ہے جس کو آدمی جلاستے ہیں اور اس میں  
عَلَيْهِمْ وَكُلُّهُمْ کی جگہ عَلَيْنَهَا وَكُلُّهَا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم لائی جائے گی اور اُس روز اُس کی شتر  
بزرگ میں ہوں گی ہر گاہ کے ساتھ شتر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے  
کھینچتے ہوں گے۔

(مسلم)

حضرت ثمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم میں سب سے ہلکا  
عذاب اُس شخص کو ہوگا جس کو آگ کے دُور جوتے یا دُور سے پہنچنے  
جائیں گے اُن سے اُس کا دافع اُن کی طرح کھوئے گا وہ کچھ لگا کر  
سب سے سخت عذاب اُس کو دیا جاوے گا حالانکہ اُس کا عذاب سب سے  
ہلکا ہوگا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم میں سب سے کم عذاب ابو  
طالب کو ہوگا وہ دُور جوتے پہنچے ہوئے ہوں گے جن سے اُن کا دافع نکول  
را ہوگا۔ (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جہنم میں سب سے ایک  
شخص کو لایا جائے گا جو دنیا کے اندر عیش و عشرت میں رہا ہوگا پھر اسے  
آگ میں غوطہ دے کر کہا جائے گا کہ اے ابن آدم! کیا تُو نے کبھی کوئی  
جلائی دیکھی؟ کیا تجھے کبھی آرام پہنچا؟ کہے گا کہ خدایا قسم! اے رب! نہیں  
نہیں! ابلی جنت میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب لوگوں  
سے زیادہ معیبت میں رہا ہوگا۔ پس اُسے جنت میں ایک فرخہ دیا جائے  
گا اور کہا جائے گا کہ اے ابن آدم! کیا تُو نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی؟



قَطُّ قِيمَتِهِ لَا وَاللَّهِ يَأْتِي مَا صَرَفِي بُوَيْسٌ قَطُّ وَلَا  
رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ -

(رواہ مسلم)

۵۳۲۵ وَعَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ يَقُولُ اللَّهُ لِلْأَهْلِ الْأَهْلُ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ  
الْقِيَمَةِ كَوْنًا لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ  
تَتَّبِعِي بِهِ يَقُولُ نَعَمْ يَقُولُ أَرَدْتُ مِنْكَ  
أَهْلُونَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ أَدَمَ أَنْ لَا  
تُشْرِكَ فِي شَيْءٍ فَابْيَتِ إِلَّا أَنْ تَشْرِكَ فِي -

(متفق علیہ)

۵۳۲۶ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنَادٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُ الْتَائِلُ  
كَعَبِيْرٍ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُ الْتَائِلُ رُكْبَتَيْهِ  
وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُ الْتَائِلُ حُجْرَتِهِ وَمِنْهُمْ  
مَنْ تَأْخُذُ الْتَائِلُ كَرْتُوتِهِ -

(رواہ مسلم)

۵۳۲۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَرْكَبِي الْكَافِرِ فِي  
النَّارِ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَالزَّكَاةُ الْمَشْرُوعَةُ فِي  
رِوَايَةِ بُوَيْسٍ الْكَافِرِ مِثْلُ أَحَدٍ وَغُلُظُ جِلْدِهِ  
مَسِيرَةُ ثَلَاثِينَ -

(رواہ مسلم و دیگر حدیث ابی ہریرہ اشکت  
التائل ریتھا فی باب تعجیل العقوبات

کیا تیرے پاس سے کبھی کوئی ٹنگی گزری ہو میں گوارہ ہوگا کہ خدا کی قسم اسے  
رب ہمیں۔ میرے پاس سے کبھی کوئی تکلیف گزری اور نہ میں نے کبھی  
کوئی سختی دیکھی۔ (مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا۔ قیامت کے روز جس جہنمی کو سب سے ہکا بھکا دیا جا رہا ہوگا  
اُس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اگر تیرے پاس زمین کی ساری دولتیں ملتی  
تو کیا تو اس کا فدیہ دے دیتا ہوں گوارہ ہوگا۔ ہاں۔ فرمائے گا کہ میں  
نے اس سے بہت ہی آسان بات کہے یہ کہا تھا جبکہ تو آدم کی پیٹھ  
میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا لیکن تو نے انکار کیا اور  
میرے شریک بن گئے (متفق علیہ)۔

حضرت سمہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُن میں سے کسی کو آگ گھٹنوں تک  
پکڑے گی، اور اُن میں سے کسی کو آگ گھٹنوں تک پکڑے گی اور اُن  
میں سے کسی کو آگ کمر تک پکڑے گی اور اُن میں سے کسی کو آگ گردن  
تک پکڑے گی۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہنم میں کافر کے کندھوں کا درمیان  
فاصلہ جزیرہ نما صحرار کا تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا۔ دوسری  
روایت میں ہے کہ کافر کی ایک ہی داڑھ اُٹھ پھاڑ کے برابر ہوگی اور اُس  
کی جلد کی سورتائی تین دن کی مسافت کے برابر (مسلم) اور اشکت النار  
إلی ربیھا حال صریح ابو ہریرہ پہلے باب تعجیل العقوبة میں مذکور ہوئی۔

## دوسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزِ قیامت کی آگ ہزار سال تک دہکتی رہے گی  
تو سرخ ہو گئی پھر ہزار سال تک دہکتی رہے گی تو سفید ہو گئی۔ پھر ہزار سال  
تک دہکتی رہے گی تو سیاہ ہو گئی۔ پس وہ سیاہ اور تاریک ہے۔

۵۳۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ أَوْدَعْتُ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى  
أَحْمَرَتْ ثُمَّ أَوْدَعْتُ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى  
أَبْيَضَتْ ثُمَّ أَوْدَعْتُ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى

أَمَرَتْ قَبِيْلَهُ سَوَادًا مَطْلُوسًا۔

(ترمذی)

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۳۲۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسٌ الْكَافِرُ تَوَمَّا الْقِيَمَةِ مِثْلُ أَحَدٍ قَدْ قُوْذُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْبَعُهُ مِنَ النَّارِ مِثْلُ بَرْدٍ ثَلَاثٍ مِثْلُ التَّنْبَكَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۳۳۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَلْغُظَ جِلْدُ الْكَافِرِ أَشْكَانَ وَارْبَعُونَ ذِرَاعًا قُلَانٌ فَوْرَسُهُ مِثْلُ أَحَدٍ قُلَانٌ مَجْلِسُهُ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۳۳۱ وَعَنْ أَبِي حُمَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ الْكَافِرُ لَيْسَ حَبِيبٌ لَنَا الْفَرَسُ وَالْفَرَسُ حَبِيبٌ يَتَوَكَّلُ كَالْقَامِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيْثٌ غَرِيبٌ)

۵۳۳۲ وَ عَنْ أَبِي سُوَيْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّعُودُ جَمَلٌ مِنْ نَّارٍ يَتَصَدَّقُ فِيهِ سَبْعِينَ خَرِيْفًا وَيَهْدَى بِهِ كَذَلِكَ فَيُفَرِّدُ أَبَدًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۳۳۳ وَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ أَيْ كَعَكْرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قُرِبَ إِلَى دَجْهِهِ سَقَطَتْ قُرُوْدُهُ وَجْهَهُ فِيهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۳۳۴ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْحَيَمِيمُ لَيُصَبُّ عَلَى رُؤُوسِهِمْ فَيَنْقُذُ الْحَيَمِيمُ حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى جَوْفِهِ فَيَسْلُتُ مَا فِي جَوْفِهِ حَتَّى يَمُرَّ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصُّهُرُ ثُمَّ يَأْكُلُهَا كَمَا كَانَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز کافر کی ایک ہی داڑھ کو وہ احد کے برابر ہوگی اور اُن کی زبان کو وہ بیضا جیسی اور اُس کے بیٹھنے کی جگہ ربہ کی طرح تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔ (ترمذی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر کی چوہ یا ایسی لختہ موتی ہوگی اور اُس کی داڑھ کو وہ اندھ جیسی ہوگی اور اُس کے بیٹھنے کی جگہ ابھی ہوگی جتنا عکڑا عکڑا سے مدینہ منورہ کا فاصلہ ہے۔

(ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر اپنی زبان کو ایک فرسخ یا دو فرسخ تک نکالتے رکھے گا اور لوگ اُسے روز میں گئے۔ روایت کیا ہے احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جسود نامی آگ کا پہاڑ ہے جس پر جنمی شتر سال میں چڑھے گا اور اُس سے گرے گا۔ ہمیشہ ایسا ہی کرتا رہے گا۔ (ترمذی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کفار کے متعلق فرمایا: کہ وہ تین کی تلہمت کے مانند ہے۔ جب اُس کے چہرے کو اُس کے نزدیک کیا جائے گا تو اُس کے چہرے کی کھال اُس میں گر پڑے گی۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن کے سروں پر گرم پانی ڈالا جائے گا تو پانی اُن کے پیٹ تک جا پہنچے گا یہاں تک کہ جو کچھ اُن کے پیٹ میں ہو گا اُسے نکال ڈالے گا، یہاں تک کہ اُس کے قدموں سے نکلے گا۔ (ترمذی)

(ترمذی)



۵۲۳۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَوَلِهِ يُسْتَلَمُ مِنْ تَمَازٍ صَبِيهَا يَشْجَرُ حَتَّى قَالَنِي يَنْتَرِبُ إِلَى فِيهِ لَيْكُمُهَا قَالَا أَذَلُّ مِنْهُ شَدَى وَجْهَهُ وَوَقَعَتْ كَرْدُهُ رَأْسَهُ قَالَا أَشَرِيَّةً قَطَعَهُ أَمْعَاةٌ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى وَسُقُوا مَاءً حَيًّا مِنْهَا فَقَطَعَهُ أَمْعَاةٌ هُوَ يَقُولُ قَالَنِي يَسْتَحْيِيَانِيَا كَوَلَا يَسْتَأْذِنُ كَالْمُهَلِّ يَسْقَى الْوُجُوهَ بِشَرِّ الشَّوَابِ -

(رواه الترمذی)

۵۲۳۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَسَادُ فِي النَّارِ أَرْبَعَةٌ جُذُورٌ كَيْفَ تَحِلُّ جِدَارِ مَسِيرَةٍ أَرْبَعِينَ سَنَةً -

(رواه الترمذی)

۵۲۳۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوَانٌ دَلُوا مِنْ عَسَائِي يُعَذَّبُ فِي الدُّنْيَا لَا تَنْتَ أَهْلُ الدُّنْيَا -

(رواه الترمذی)

۵۲۳۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ الْآيَةُ لَقُوا اللَّهَ حَيٌّ ثَلَاثُونَ وَلَا تَمُوتُونَ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوَانٌ قَطَرَةٌ مِنَ الزَّقِيقِ قَطَرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَا قَسَدَ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ مَعَهَا يَشْفِيهِمْ فَكَيْفَ يَمُوتُ يَكُونُ طَعَامًا -

(رواه الترمذی وقال هذا حديث حسن صحيح)

۵۲۳۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَنْ مَرَّ بِهَا كَانَتْ حَتَّى تَشْوِيَهُ النَّارُ فَتَقْلَمُ شَفَتَهُ الْعُلْيَا حَتَّى تَبْلُغَ وَسْطَ رَأْسِهِ وَتَكُونَ تَحْتَ الشَّفْلِ حَتَّى تَضْرِبَ سَوْتًا -

(رواه الترمذی)

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انشاء فرمایا کہ یہ تیسری من قادیان حیدر علیہ السلام

کے متعلق فرمایا کہ جب اس کے منہ کے قریب کیا جائے گا تو وہ اسے ناپسند کرے گا۔ اس کے قریب کیا جائے گا تو اس کے ہرے کو جھون دے گا اور اس کے سر کی کھال گر جائے گی۔ جب اسے پئے گا تو اس کی آنکھوں کو کھٹ جائے گا جو اس کے پانچوں کی جگہ سے نکل پھریں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ وہ گرم پانی پلائے جائیں گے جو ان کی آنکھوں کو کھٹ دے گا (۱۶: ۱۱۷) اللہ فرماتا ہے: اللہ وہ پانی مانگیں گے تو انہیں پتھرت جیسا پانی دیا جائے گا جو جڑ پانی ہے۔ (۱۸: ۲۹ - ترمذی)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کے اعلیٰ کی چار دیواریں ہیں۔ ہر دیوار کی کوٹائی چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے۔

(ترمذی)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ایک ڈول خستہ کو دنیا میں بہا دیا جائے تو دنیا واسے سارے درباردار ہو جائیں۔

(ترمذی)

حضرت ابیہا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی کہ اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور نہ مرنے اور مسلمان کی حالت میں۔ (۱۲: ۱۳) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم الزقون کو کھائے تو دنیا میں ڈال دیا جائے تو دنیا والوں کی زندگی برباد کر دے گا۔ جس کا کیا حال ہو گا جو اسے کھائے گا۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ وقت فرمایا کہ کای حوت (۱۴: ۲۳) کے متعلق فرمایا کہ اگر اسے جھون دے گا تو اس کا اوپر والا ہونٹ سکڑ کر سر سے جاگے گا اور نیچے والا ہونٹ لٹک کر ناف تک جا پھنچے گا۔ (ترمذی)

۵۲۴۰ وَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَبْكَوا فَإِنَّكُمْ تَسْتَطِيعُونَ أَفْتَابًا كَمَا كَانَ أَهْلُ النَّارِ يَتَكَبَّرُونَ فِي النَّارِ كَمَا تَكَبَّرُ نِسَاءُ دُمُومٍ فِي دُجُورِهِمْ كَالْفَخَّاحَةِ أَوَّلُ حَتَّى يَنْقُطَ الدَّمُ مَوْجُومٌ فَتَسِيلُ الدِّمَاءُ فَتَقْرَحَ الْعُيُونُ فَلَمَّا كَانَ سَقَمًا أُرْجِيَتْ فِيهَا لَجَرَتٌ -

(رداءہ فی شرح السنۃ)

۵۲۴۱ وَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقَى عَلَى أَهْلِ النَّارِ الْجَوْشُورُ فَيَعْبَلُونَ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَخِفُّونَ فَيُعَاثُونَ بِطَعَامٍ مِنْ صَدْرِهِمْ لَا يُسْمِنُونَ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ فَيَسْتَخِفُّونَ يَا لَطَعَامٍ فَيُعَاثُونَ بِطَعَامٍ ذِي عَصَةِ فَيَذْكُرُونَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُجِيدُونَ الْفُصَصَ فِي الدُّنْيَا يَا لَشَرَابٍ فَيَسْتَخِفُّونَ يَا لَشَرَابٍ فَيُرْعَوْنَ إِلَيْهِمْ الْحَمِيمُ بِكَ لَا يَلِيبُ الْحَمِيمُ إِلَّا قَدْ ذَا دَنْتَ مِنْ دُجُورِهِمْ شَرٌّ وَجُورُهُمْ فَإِذَا دَخَلَتْ بُطُونُهُمْ قَطَعَتْ مَا فِي بُطُونِهِمْ فَيَقُولُونَ أَدْعُوا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تَكُنْ تَأْتِيكُمْ رَسُولُكُمْ يَا أَبَتِ نَبَاتٍ قَالُوا بَلَى قَالُوا قَدْ دُعُوا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ قَالَ فَيَقُولُونَ أَدْعُوا مَا لَكُمْ فَيَقُولُونَ يَا مَالِكُ لَيْقِضَ عَلَيْكَ رَبُّكَ قَالَ فَيَجِيبُهُمْ هَلْ تَكُونُ مَا تَكُونُ قَالَ أَلَا عَمَشَ نُبِتَتْ أَنْ بَيْنَ دُعَائِهِمْ قَدِ اجَابَهُ مَا لَكُمْ إِيَّاكُمْ أَلَمْ أَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُولُونَ أَدْعُوا رَبَّكُمْ فَلَا أَحَدَ حَذَرُونَ رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ رَبِّتَا عَنَيْتَ عَنَيْتَا شَقَرْنَا دَنْتَا قَوْمًا مِمَّا لَيْتَ رَبُّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنَّا عِندَنَا خَيْرٌ مِمَّا لَكُمُومُونَ قَالَ فَيَجِيبُهُمْ أَحْسَنُ مَا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونَهُ قَالَ فَوَيْدَا ذَلِكَ كَيْسًا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذَلِكَ يَأْخُذُونَ فِي الزَّوْجِ وَالْمَرْوَةِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! رو بہ کار و افکار نہ ہر کے زور سے کی کوشش کیا کرو کیونکہ جہنم میں جہنمی روئیں گے یہاں تک کہ ان کے سر ان کے چہروں پر نالوں کی طرح ہیں گے۔ جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو ان سے گھس گھس آواز آئے گی کہ ان میں اگر کشتیاں ڈالی جائیں تو چٹنے لگیں۔

(شرح السنۃ)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنمیوں پر بھوک ڈالی جائے گی جو ان کے غلاب کے برابر ہوگی۔ وہ مدد مانگیں گے تو ضرر پہنچائے گا ان کی مدد کی جائے گی جو نہ مرنے کے نہ بھوک میں کام آئے (۷۸: ۷۹) پھر کھانا مانگیں گے تو انہیں گلے میں اٹھکے والا کھانا دیا جائے گا۔ پس یاد کریں گے کہ دنیا میں ایسے کمانے کے وقت وہ پانی پیا کرتے تھے۔ وہ بے کسی بائیسوں سے ان کے اوپر پانی ڈالا جائے گا۔ جب وہ چہروں کے نزدیک آئے گا تو چہروں کو بھون ڈالے گا۔ جب ان کے بیٹوں میں داخل ہوگا تو سب کچھ کاٹ دے گا جو ان کے اندر ہوگا۔ وہ کہیں گے کہ دار و دار جہنم کو بلاؤ۔ کہیں گے کہ کیا رسول تمہارے پاس واضح نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے؟ کہیں گے کیوں نہیں۔ کہیں گے کہ دعا کو جبکہ نہیں ہے کا فزوں دعا گو بربادی۔ پس وہ کہیں گے کہ مالک کو بلاؤ۔ چنانچہ کہیں گے کہ اسے مالک! آپ کا رب ہماری موت کا فیصلہ فرما دے انہیں جواب دیا جائے گا کہ وہ جھوٹے رہنے والے ہیں۔ غمش کا بیان ہے کہ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ ان کے چکائے اندام مالک کے جواب دینے میں ہزار سال کا وقفہ ہوگا۔ وہ کہیں گے کہ اپنے رب سے دعا کرو اور تمہارے رب سے بہتر کوئی نہیں ہے۔ عرض کریں گے کہ اسے ہمارے رب! ہمارا بد بختی ہم پر غالب آگئی اور ہم بھٹکے ہوئے آدمی ہیں۔ اسے ہمارے رب! ہمیں اس سے نکال دے۔ اگر تم دوبارہ ایسا کریں تو ہم ظالم ہوں گے (۷۳: ۷۴) انہیں جواب دیا جائے گا کہ دور ہو جاؤ اور حکم نہ کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس وقت دعا و درازی اور حسرت و دوا دیا کریں گے عبد اللہ بن عبد الرحمن راوی کا بیان ہے کہ میں لوگ اس حدیث کو مرفوعاً



وَالْوَيْلُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بَشِّرْ عَنَّا التَّحْلِينَ النَّاسَ  
لَا يَزِيدُكَ هَذَا الْحَدِيثُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۴۴۲ وَعَنْ الثَّعَالِبِيِّ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ  
الْعَارَا أَتَدْرِكُكُمْ النَّارُ فَمَا تَأَنُّوا يَفْقَهُوا حَتَّى  
تُكَانَ فِي مَقَامِي هَذَا أَسْمَعُ أَهْلَ السُّوِّيِّ وَ  
حَتَّى سَقَطَتْ حُمَيْصَةُ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رَجُلٍ -

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۴۴۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ النَّاعِمِ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ  
رِصَاصَةً وَشَلَّ هَذَا وَأَشَارَ إِلَى وَشَلَّ الْجُمُعَةِ  
أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَهِيَ مَسِيرَةٌ  
تَحْمِلُ وَاقْتَرَبَتْ لِبَلْعَتِ الْأَرْضِ قَبْلَ اللَّيْلِ وَ  
لَوْ أَنَّهَا أُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السَّمَاءِ لَسَارَتْ  
أَرْبَعِينَ خَرِيفًا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ  
أَصْلَهَا أَوْ تَحْرُهَا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۴۴۴ وَعَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ فِي جَهَنَّمَ لَوَاوِيَةٌ  
يُقَالُ لَهُ هَبْ يَسْكُنُهُ كُلُّ جَبَّارٍ -

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

بیان نہیں کرتے۔

(ترمذی)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نہیں جانتا  
کہ تم لوگوں کو آپ بار بار یہی فرماتے ہو کہ یہاں تک کہ اگر حضور میری  
جگہ پر ہوتے تو بازو اڑے میں میں اپنے اقدار آپ کے اوپر جو چاہو مبارک  
میں وہ مقدس قدموں پر گر پڑتا۔

(دارمی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم بڑا بڑا تھوڑا سا مبارک  
کا طرف اشارہ فرمایا، آسمان سے زمین کی طرف چھوڑا جائے جو پانچ سو  
برس کی راہ ہے تو اس سے پہلے نہ زمین پر آجائے گا اور اگر اسے  
زمین کے سرے سے چھوڑا جائے تو اس دن کے چالیس سال پہچائیں  
گئے اس سے پہلے کہ وہ اس کی جڑ یا تنہ میں پہنچے۔

(ترمذی)

ابو بردہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کو ہب کہا جاتا  
ہے ہر تکبر اسی میں رہتا ہے۔

(دارمی)

## تیسری فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم میں جہنم سے جو مائیں گئے یہاں  
تک کہ ان میں سے ایک آدمی کے کان کی ٹوٹے کندھے تک نہ رہیں  
ایک مسافت کے برابر مسافت ہوگا اور اس کی کھال شترگوں کی ہو  
گی اور اس کی داڑھ کوہ احد جیسی ہوگی۔

۵۴۴۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ يَنْظُرُ أَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتَّى آتِ  
بَيْنَ كَحْمَةٍ أَوْ بَيْنَ أَحَدِهِمْ إِلَى كَاتِفَةٍ مَسِيرَةٌ  
سَبْعٌ مِائَتٌ عَامٍ فَإِنَّ غِلْظَ جِلْدِهِمْ سَبْعُونَ ذِرَاعًا  
فَإِنَّ وَجْهَهُمْ مِثْلُ أَحَدٍ -

حضرت عبداللہ بن حارث بن جز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم میں چھٹھی اونٹوں جیسے سانپ ہیں۔ ان میں سے ایک ڈسے گا تو چالیس سال تک اس کے زہر کو عسوس کیا جائے گا اللہ جہنم میں بکچرے ہیں جیسے پالان ہند چمر۔ جب ان میں سے کوئی ڈسے گا تو اس کے زہر کا اثر بھی چالیس سال تک عسوس کیا جائے گا۔ ان دونوں کو احمد نے روایت کیا ہے۔

حسن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ظلمات کے دھندلے اندھ جانور جہنم میں گھسٹتے ہوئے پیر کے ڈھنڈوں کی طرح ہوں گے۔ حسن نے کہا کہ ان دونوں کا گناہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہا ہوں۔ پس امام حسن ابی عمار شوش ہو گئے روایت کیا اسے سہتی نے کن باب الثورین۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم میں داخل نہیں ہو گا مگر بد بخت۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! بد بخت کون ہے؟ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق عمل نہ کرے اور اس کی نافرمانی نہ چھوڑے۔

(ابن ماجہ)

۵۴۳۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَارِثِ بْنِ جَزْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي النَّارِ حَيَّاتٌ كَأَمْثَالِ الْبَعِثِ تَلْسَعُ أَحَدَهُنَّ الْلَّسْعَةُ فَيَجِدُ حَمَوْنَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَدَانِ فِي النَّارِ عَقَارِبٌ كَأَمْثَالِ الْبَعِثِ تَلْسَعُ أَحَدَهُنَّ الْلَّسْعَةُ فَيَجِدُ حَمَوْنَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا۔

(رواہ ابی احمد)

۵۴۳۷ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّارُ وَالْقَمَرُ تَوْرَانِ مُكَوَّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَبَهُمَا فَقَالَ أَحَدُهُمَا تَلْسَعُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمْتُ الْحَسَنُ۔

(رواہ ابی ہریرہ فی کتاب البعث والنشور)

۵۴۳۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا شَقِيٌّ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ قَالَ مَنْ كَذَّبَ بَعْدَ ثَلَاثِ بَطَاحَةٍ وَلَمْ يَتْرِكْ لَهُ بِمَقْصِدَةٍ۔

(رواہ ابن ماجہ)

## جنت اور دوزخ کی پیدائش کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت اللہ دوزخ میں بکھٹی ہو گئی۔ دوزخ نے کہا کہ مجھے منکبروں اور جاہلوں کے ذریعے تزیین دی گئی ہے۔ جنت نے کہا کہ: مجھے کیا ہو گا کہ نہیں داخل ہوں گے مجھ میں مگر غرور، گریہ، پشیمانی اور سادے گوشت۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تم میری رحمت ہے میں تیرے ذریعے اپنے جس بندے پر چاہوں دم کرتا ہوں اللہ دوزخ سے فرمایا کہ تم میرا عذاب

۵۴۳۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَابَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أَدْرِيْتُ يَا لِمَ تَحَابَّتَيْنِ وَالْجَنَّةُ قَالَتْ قَالَتِ الْجَنَّةُ قَالَتِ لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا مُعْتَقَاتُ النَّاسِ وَسَقَطَتِمْ وَغَرَّتْهُمْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ إِنَّمَا أَنْتِ دَحْشَتِي أَرْحَمُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي ذَكَرَ أَنَّ النَّارَ أَدْرِيْتُ أَنَّكَ أَنْتِ عَذَابِي





فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَقَالَ فَذَهَبَ  
فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ آيَةُ رَبِّكَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ  
أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا -

(دَوَاكُلُ الْفَرَسِيِّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

اُسے دیکھا تو عرض گزار ہوئے یہاں سے وہ اتیری عزت کی قسم میں توڑتا  
ہوں کہ مبادا اُس میں داخل ہونے سے ایک بھی باقی نہ رہے۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

## تیسری فصل

۵۳۵۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ صَلَّى لَنَا يَوْمًا الصَّلَاةَ تُحَرِّقُ الْيَسْمَ بِأَشَارِ  
يَمِينِهِ قَبْلَ قِيَامِهِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ أُبَيِّنْتُ الْآنَ  
مَنْ صَلَّيْتُ لَكُمْ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالْقَارِصَةَ لَتَبَيْنَ  
فِي قَبْلِ هَذَا الْحِدَارِ فَلَمَّا رَكَعَا لِيَوْمِهِ فِي الْخَيْرِ  
وَالشَّرِّ -

(دَوَاكُلُ الْفَرَسِيِّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ہمیں نماز پڑھائی اللہ سب پر عبودہ  
ہو گئے۔ پس دست مبارک سے مسجد کے قبلے کی جانب اشارہ کر کے  
فرمایا کہ جب میں تمہیں نماز پڑھاؤ تو ابھی ابھی اس دیوار کی جانب  
مجھے جنت اللہ دوزخ اُن کی شمالی صورت میں دکھائی گئیں۔ میں نے  
لیکن اللہ بدی میں آج جیسا بن نہیں دیکھا۔

(بخاری)

## بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

### مخلوق کی پیدائش اور انبیاء علیہم السلام کا بیان

پہلی فصل

۵۳۵۳ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَأَى النَّارَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ فَقَالَ أَفْهَلُوا الْبَشَرِيَّةَ  
بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا بَشَرَتَنَا فَأَعُوذُكَ فَدَخَلَ نَارًا  
مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَفْهَلُوا الْبَشَرِيَّةَ يَا أَهْلَ  
الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَبِلْنَا  
جَمْعًا لَكِ لِنَتَّقَكَ فِي الدِّينِ فَلَمَّا لَكَ حَقٌّ  
أَوَّلِي هَذَا الْأَمْرَ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللَّهُ وَكَانَ  
يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ  
خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَكَتَبَ فِي الرِّقِّ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ بنی تميم کے کچھ افراد حاضر  
بارگاہ ہوئے۔ فرمایا کہ بنی تميم! بشارت قبول کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ بشارت  
دیجیے اللہ مال عطا فرمائیے۔ پس یمن کے کچھ لوگ وہاں میں حاضر ہوئے۔  
فرمایا اسے اہل یمن! بشارت قبول کرو جبکہ بنی تميم نے اسے قبول نہیں کیا۔  
عرض گزار ہوئے کہ ہم قبول کرتے ہیں کیونکہ ہم یمن کی بقعہ حاصل کرنے کے  
لیے حاضر خدمت ہوئے ہیں اللہ یہ دینا نہ کہ بھگداس دنیا کی ابتداء کیسے ہوئی  
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تھا اللہ اس سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی اُن اس کا عرض بالی کے  
اوپر تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور پانچ مخلوق میں ہر  
پرچہ کو دی۔ پھر ایک آدمی کے پیر سے پاس آکر کہا کہ اسے عمران! اپنی اولاد



کو کاش کر کے لاؤ۔ پس میں اسے تلاش کرنے چلا گیا۔ خدای قسم! میں چاہتا ہوں کہ اگر یہ وہی گلی تھی لیکن میں کھڑا نہ ہوا۔  
(بخاری)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ایک جگہ پر کھڑے ہوئے۔ پس میں غمزدہ کی پیدائش سے جانا شروع کیا یہاں تک کہ جتنی اپنے شانہ پر جنت میں داخل ہو گئے اللہ جتنی اپنے ٹھکانوں پر مجھ میں پہنچ گئے۔ اسے یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور وہ بھول گیا جو بھول گیا۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے غمزدہ کی پیدائش سے پہلے ایک تحریر لکھی کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی ہے۔ پس یہ لکھا ہوا اس کے پاس لکھنا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے اور جنات کو غاص آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اور آدم کو جس چیز سے پیدا کیا وہ تم سے بیان کر دی گئی ہے۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت میں حضرت آدم کی صورت بنائی تو جب تک چار اڑے چھوڑے نہ رکھا۔ (پس اس کے پاس یہ دیکھنے کے لیے پھیرے لگا کر دیکھا ہے؟ جب اس نے دیکھا کہ وہ آدمی خالی ہے لہذا ان گناہی مخلوق پیدا کی ہے جس کو اپنے آپ پر غرور نہیں ہوگا (مسلم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیمؑ نے قدم تھے مقام پر اپنی سال کی عمر میں اپنا غلغلا خود کیا۔

(متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں اہل بیت کی حضرت ابراہیمؑ نے کبھی غار کے خلاف گزرتے ہوئے

کُلُّ شَيْءٍ نَحْنُ أَنَا فِي رَجُلٍ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ أَدْرِيكَ  
فَأَمَّا تِلْكَ فَهِيَ ذَهَبٌ فَأَنْطَلَقْتُ أَهْلُهَا وَأَيُّهُ  
اللَّهُ لَوَدِدْتُ أَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَكَلِمَةُ أَهْلِ  
(رواہ البخاری)

۵۴۵۳ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَنَا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدَأِ الْخَلْقِ حَتَّى  
وَدَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ  
حَقِيقَةُ ذَلِكَ مِنْ حَقِيقَةٍ وَلَيْسَ مِنْ نَيْبَةٍ -  
(رواہ البخاری)

۵۴۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَتَبَ رِجَاءَنَا  
قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ عَظَمَتِي  
فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُ تَوَقُّعُ الْعَرْشِ -  
(متفق علیہ)

۵۴۵۶ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ  
الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ قَيْنَ تَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِنْ مَّا وَصَفَ  
لَكُمْ -  
(رواہ مسلم)

۵۴۵۷ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللَّهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا  
شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتَحَكَّمَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ يُطِيفُ بِهِ يَنْظُرُ  
مَا هُوَ قَلْبًا رَأَاهُ أَحَبُّ عَرَفَ أَنَّ خُلِقَ خَلْقًا لَا  
يَمَّا لَكَ -  
(رواہ مسلم)

۵۴۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَخُتَنَ إِبْرَاهِيمَ النَّبِيُّ وَ  
هُوَ ابْنُ كَبِيرٍ سَنَةً يَأْتِيهِمْ وَهْمٌ -  
(متفق علیہ)

۵۴۵۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كُنْتُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ الْآثَلُ كُنْتُ كُنْتُ





ظاہر ہے کہ نبی نہیں دکھانے تھے۔ نبی اسرائیل میں سے ایک آدمی نے انھیں ازیت  
پسپانی کہ وہ اپنا جسم صحت اس لیے چھپاتے ہیں کہ ان کی جلد عراب ہے یا کوڑھ  
یا ان کے نرے بڑھ گئے ہیں ماشاء اللہ انہوں نے انھیں اس الزام سے بری کرنا چاہا۔  
چنانچہ ایک روز وہ نہانے کے لیے تھنای میں گئے اللہ اپنے کپڑے ایک پتھر  
پر رکھ دیجئے۔ پتھر کپڑے کے جھگ کھڑا کرنا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے  
کپڑے میرے کپڑے سمیت ہوتے دیکھ کر یہاں تک کہ نبی اسرائیل کے  
ایک گروہ کے پاس پہنچ گئے انہوں نے عورتوں کو دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں  
جیسا حسین پیدا فرمایا تھا، انھوں نے کہا کہ خدا کی قسم حضرت موسیٰ میں تو کوئی  
خوابی نہیں۔ انھوں نے اپنے کپڑے لے لیے اللہ پتھر کو مارنے لگے۔ خدا  
کی قسم ان کے مارنے کے باعث پتھر میں تین یا چار یا پانچ فٹانات  
پڑ گئے۔

رسول خدا ﷺ

مُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک دفعہ حضرت ابراہیمؑ پر غسل کر رہے تھے کہ ان پر سونے کی ٹھیلیاں چھرنے لگیں۔ حضرت ابراہیمؑ انھیں بیٹھ گئے۔ ان کے رب نے بدلہ فرمائی کہ اسے ابراہیمؑ باقوم دیکھ رہے ہو کیا میں نے تمہیں اس سے بے نیاز نہیں کر دیا؟ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم! کیوں نہیں لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

رشتہ طبعی

اُن سے ہی روایت ہے کہ ایک مسلمان اُرد ایک یہودی کی آپس میں  
 ٹکرائیں میں ہو گئی۔ مسلمان نے کہا کہ کلمہ ہے اُس ذات کی جس نے محمد مصطفیٰ  
 کو تمام جہانوں سے چن لیا۔ یہودی نے کہا کہ کلمہ ہے اُس ذات کی جس نے  
 حضرت موسیٰ کو تمام جہانوں سے چنا۔ اس پر مسلمان نے دست درازی کی اللہ  
 یہودی کے منہ پر پتھر مار دیا۔ یہودی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
 مانگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو بتا دیا جو اُس کے اُرد مسلمان کے درمیان واقع ہوا  
 تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمان کو گویا اللہ اس بار سے میں اُس سے  
 حیانت فرمایا۔ اصرار نے موسیٰ کو دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
 فرمایا: بے مروتی پر ترجیح نہ دو کیونکہ قیامت کے روز تمام انسان بے مروت

يُذِي مِنْ جُلُودِهِ شَيْئًا لِيَسْتَعِيذَ فَاذَاهُ مِنْ أَذَاهُ  
مِنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ قَالُوا مَا كُنَّا نَمْنَعُكَ هَٰذَا النَّسْرَ  
إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجُلُودِهِمَا بَرَصًا أَوْ آذَةً فَإِنَّ  
اللَّهَ أَرَادَ أَنْ يُبَيِّنَ لَكَ فَخَلَا يَوْمًا وَحَدَّثَهُ لِيَعْتَمِلَ  
فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى سَعْدٍ فَقَدَا الْحَجَرُ ثَوْبَهُ وَكَفَّرَ  
مُوسَى فِي الْكُرْمِ يَقُولُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ  
حَتَّى أَتَمَّ إِلَى مَلَأَ مِنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ كَذَابَهُ  
عَدِيًّا مَا أَحَبَّنِ مَا خَلَقَ اللَّهُ وَقَالُوا مَا اللَّهُ مَا  
يَسْتَوِي مِنْ بَيْنِ قَائِدِ ثَوْبِهِ وَطَافِقٍ بِالْحَجَرِ  
مَرْبَا قَالُوا لَوَاتٍ بِالْحَجَرِ مَرْبَا قَالُوا لَوَاتٍ  
بِالْحَجَرِ لَعْدَابَا قَالُوا أَكْرَمَ مَرْبَا قَالُوا أَوْ أَرَبَا  
أَوْ حَمَّابَا -

وہی ہے جو ہم نے

٥٣٧٢ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَيُّوبُ يُفْتَلِلُ غُرِيًّا تَغَرَّ  
عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَعَجَلَ أَيُّوبُ بِعَرْمِهِ فِي  
تَوْبِهِ فَنَادَاهُ رَبِّي يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَغْنَيْتَكَ  
عَمَّا تَزِي قَالَ بَلَى دَعَيْتَكَ وَلَكِنْ لَا غِنَى لِي  
عَنْ بَرِّكَتِكَ -

رَوَاةُ الْجَاهِلِيَّةِ

٥٧٩٣ وَعَنْهُ قَالَ اسْتَبْرَأْ مِنْ الْمُسْلِمِينَ  
وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي أَصْطَفَى  
مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي  
أَصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ  
عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَهُ رَجُلٌ يَهُودِيٌّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرَهُ بِمَا كَانَ  
مِنْ أَمْرِهِ وَأَمَرَ الْمُسْلِمَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَآلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَخَبَرَهُ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي وَعَلَى

مُوسَىٰ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَاَصَعَقُ  
مَعَهُمْ قَاَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَقُتِلُ قَا إِذَا مُوسَىٰ بِأَوْطَانِ  
بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي كَانَ فِي مَنْ صَرَفَ قَا قَا  
قَبْلِي أَوْ كَانَ فِي مَنْ اسْتَدْنَى اللَّهَ فِي رِدَائِي فَلَا  
أَدْرِي أَحْسِبُ بِصَعْقَةِ يَوْمِ الظُّلُمِ أَوْ بَعِثَ قَبْلِي  
وَلَا أَقُولُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى  
فِي رِدَائِي أَيْ سَجِيدًا قَالَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ  
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي رِدَائِي أَيْ مُرِيدِي لَا تَقْتُلُوا  
بَيْنَ أَنْبِيَائِهِ -

۵۴۴۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَتَّبِعُنِي يَعْذِبُنِي أَنْ يُكَلِّمُنِي  
خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي رِدَائِي  
لِلْبَخَارِيِّ قَالَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ  
مَتَّى فَكَذَّابٌ -

۵۴۴۵ وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ كُنَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَلَامَ الَّذِي قَتَلَ الْفَخْرَ  
طَبَعٌ كَانُوا لَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبُو بَرَّةٍ طَبْعَانَا وَكَفَرَا -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۴۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (كَمَا سَجَّيَ الْخَضِرُ لِأَنَّهُ جَلَسَ عَلَى  
قُرْبَةٍ بَيْضَاءَ فَرَأَاهَا تَهْتَزُّ مِنْ خَلْقِهِ خَضِرَاءَ -  
(رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ)

۵۴۴۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى ابْنِ جُمُودَانَ  
فَقَالَ لَهُ أَجِبْ رَبَّنَا قَالَ فَلَطَمَ مُوسَى عَيْنَ  
مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَتَا مَا تَكَالُ كَرَجَعَهُ الْمَلَكُ إِلَى  
اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَنَا لَا يُؤِيدُ  
الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَا عَيْنِي قَالَ فَوَدَّ اللَّهُ إِلَيْكَ عَيْنَتَهُ  
وَقَالَ الرَّجُوعُ إِلَى عَبْدِي فَضَلَّ الْخَيْلَةَ شَرِيكًا

کر دیے جائیں گے۔ یہ بھی ان کے ساتھ بے ہوش جاکر گا۔ سب سے  
پہلے میں ہر شے میں آکر گا۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ پختہ کھڑے ہوں  
گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہوئے یا مجھ سے پہلے ہر شے میں آئے  
یا وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ مجھے  
نہیں معلوم کہ طمر کے ریزہ کی بے ہوشی کا سبب کیا گیا یا مجھ سے پہلے طمر  
کے گئے اللہ میں نہیں کہتا کہ کوئی حضرت یونس بن متی سے افضل ہے مگر  
ابو سعید ایک روایت میں فرمایا: یہ نبیائے کرام ہیں ایک کو دوسرے پر  
فطیلت نہ دو۔ (متفق علیہ) حضرت ابو ہریرہ کی روایت میں ہے کہ ایک نبی  
پر دوسرے کو اپنی طرف سے فطیلت نہ دو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی بندے کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ مجھے  
حضرت یونس بن متی سے بہتر کہے (متفق علیہ) اور بخاری کی روایت میں فرمایا  
کہ جس نے یہ کہا کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں تو اس نے جھوٹ کہا۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ جس کو حضرت علیؓ نے قتل کر دیا تھا، پیدا نہیں ہوا  
تھا اگر وہ زندہ رہتا تو اپنی سرکشی اللہ تعالیٰ پر ڈال دیتا۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کا نام خضر اس لیے ہے کہ ان کے ہاتھوں میں  
پریچین تھوڑے ان کے پیچھے سبز لہلہا گنتے۔  
(بخاری)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا: ملک الموت نے حضرت موسیٰ بن جہاد کے پاس آکر کہا کہ اپنے رب کا  
حکم قبول فرما۔ حضرت موسیٰ نے طمانچہ مار کر ملک الموت کی آنکھ نکال دی۔  
ملک الموت بارگاہِ خداوندی میں جا کر عرض گزار ہوئے۔ تو نے مجھے اپنے  
بندے کے پاس بھیجا ہے جو مرنا نہیں چاہتا اور اس نے میری آنکھ نکال دی  
ہے۔ خدا کی قسم! ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ درست کر دی اور فرمایا:  
میرے بندے کے پاس جاؤ اور عرض کرو: کیا آپ زندہ رہنا چاہتے ہیں؟



فَإِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْحَيَاةَ قَسَمَ يَدَانِ عَلَى مَا فِي نُورٍ  
فَمَا تَعَارَفْتُمْ يَدَانِ مِنْ شَعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعْمَلُ بِهَا  
سَنَةً قَالَ لَعَنَهُ قَالُ ثُمَّ لَعَنُوا قَالُ قَالَ فَإِنَّ مِنْ  
قَرِيبٍ رَبِّ أُمِّي مِنْ الْأَرْضِ الْمَقْدَسَةِ رَمِيَتْ  
بِعَجَبٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ  
لَوْ أَنَّي عَصَا لَكَرَيْتُكُمْ قَبِيلًا إِلَى جَنْبِ الطُّرَيْقِ  
عِنْدَ الْكَيْسِيِّ الْأَحْمَرِ

(متفق علیہ)

۵۴۶۸ وَكَانَ عَابِدُ اللَّهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدْ أَتَى مُوسَى صَاحِبَ  
مِنَ الرِّجَالِ كَانَتْ مِنْ رِجَالِ شُعْبَةَ دَرَّائِثُ  
عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَدْ أَقْرَبَ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ  
شَبَّاهُ عَرُودَ بْنِ مَسْعُودٍ قَدْ أَتَى رِجَالَهُ قَدْ أَقْرَبَ  
مِنْ رَأَيْتُ بِهِ قَبِيلًا صَاحِبِيكُمْ يَقْبَلُكُمْ  
دَرَّائِثُ جَدِّكُمْ قَدْ أَقْرَبَ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَّاهُ  
وَحِيَّةَ ابْنِ خُلَيْفَةَ

(رواه مسلم)

۵۴۶۹ وَكَانَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ النَّخَعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةً أُسْرِي فِي مُوسَى رَجُلًا أَدَمَ  
كُلًّا الْأَوْجَدَا كَانَتْ مِنْ رِجَالِ شُعْبَةَ دَرَّائِثُ عِيسَى  
رَجُلًا مَرْبُوعَ الْخَوَارِ إِلَى الْحَمْرَى وَالْبَيْضَاءِ سَوْدًا  
السَّوَادِ دَرَّائِثُ مَالِكِ حَارِثِ النَّارِ وَالْكَفَّالِ  
فِي آيَاتِ أَرْبَعِ الْأَلْيَاةِ فَلَا تَكُنْ فِي مَرِيَّةٍ  
مِنْ لِقَائِهِ

(متفق علیہ)

۵۴۷۰ وَكَانَ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً أُسْرِي فِي لَيْقِيَّتِ مُوسَى  
قَتَعَتْهُ قَدْ رَجُلٌ مُصْطَرِبٌ رَجُلٌ الشَّعْرُ كَانَتْ  
مِنْ رِجَالِ شُعْبَةَ دَرَّائِثُ عِيسَى رَجُلًا أَحْمَرَ

گمراہ نہ ہو رہا ہے جس نے کسی بیل کی پٹھ پر اتار رکھے۔ جتنے بالوں کو  
آپ کا اتار گئے گا اتنے ہی سال زندہ رہیں گے۔ فرمایا کہ پھر کیا ہوگا؟ عرض  
گزار ہوئے کہ آپ وفات پائیں گے۔ فرمایا کہ قریب ہی قریب ہے۔ اے  
رب بابلے! ارض مقدس کے آگے نزدیک کر دے کہ میں تھر بھیکے کا مہر  
مہ جیسے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو میں  
اُن کی قبر دکھاتا جہاں سے کے ایک جانب سرخ نیلے کے پاس ہے۔  
(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہامیل کے گم ہونے سے پہلے کہیں گے  
تو حضرت موسیٰ درمیانے لہ کے ہیں گریا کہ شہود کے مردوں سے  
پہلے اللہ میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم کو دیکھا کہ جن کو میں نے دیکھا ہے ان  
میں وہ مرد بن مسعود سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں اور میں نے حضرت  
ابلیس کو دیکھا تو وہ تمہارے صاحب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں یعنی  
اپنی حالت مراد میں نے حضرت جبریل کو دیکھا تو جن کو میں نے دیکھا ہے  
اُن میں وہ دحیر بن خلیفہ سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے شبہ سراج حضرت موسیٰ کو دیکھا وہ  
گھنی رنگ کے دراز قد ہیں گریا کہ شہود کے مردوں سے پہلے اور میں نے  
حضرت عیسیٰ کو دیکھا جو درمیانے جسم والے اسرفی مائل سفید رنگ اور سید سے  
بالوں والے ہیں اللہ میں نے ایک درود ہمنم اور دجال کو دیکھا، اُن تشبیہوں  
میں سے جو اللہ تعالیٰ نے صورت بھٹکائی ہیں۔ پس اُن کے دیکھنے سے  
متعلق حکم میں مبتلا نہ ہو۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شبہ سراج میری حضرت موسیٰ سے آگے  
ہوئی۔ اُن کی صفات بیان فرمائی کہ وہ سیانہ قد سید سے بالوں ہیں اگر ماکہ قلیل  
شہود کے مردوں سے ہیں اور میں حضرت عیسیٰ سے بلا جرمیلے لہ کے

شیر رنگ ہیں گویا کہ بھی حمام سے نکلے ہیں اللہ میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا کہ ان کی لہروں میں سب سے زیادہ ان کے ساتھ مشابہت میں رکھتا ہوں۔ پس ہری خدمت میں دو پہلے پیش کیے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور ایک میں شراب۔ مجھ سے کہا گیا کہ دونوں میں سے جس کو آپ چاہیں پسند فرمائیں۔ میں نے دودھ کو پسند فرمایا اللہ ہی زیادہ مجھ سے کہا گیا کہ آپ کو نطرت کی جانب دیکھ فرمائی گئی ہے اگر آپ شراب کو اختیار کرتے تو آپ کی امت گمراہ ہوجاتی۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ اہل مدینہ منورہ کے درمیان سفر کر رہے تھے کہ ایک وادی کے پاس سے گزرتے تو آپ نے فرمایا یہ کنوسی وادی ہے، عرض گزار ہوئے کہ وادی اندق۔ فرمایا کہ گویا میں حضرت موسیٰ کی طرف دیکھ رہا ہوں پھر ان کے رنگ اور بالوں کا کچھ ذکر کر کے فرمایا انھوں نے دونوں فزون میں انگلیاں دے رکھی ہیں۔ تراب طردہ کی کے لیے تہیہ کرتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔ پھر ہم چلتے رہے یہاں تک کہ تہیہ کے مقام پر پہنچے فرمایا کہ یہ کنوسی گھاٹی ہے، عرض گزار ہوئے کہ ہر شا یا لیت۔ فرمایا کہ گویا میں حضرت یونس کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے سر پر اونٹ پر ہیں۔ انھوں نے عرض کیا کہ ان کی جگہ میں رکھا ہے۔ ان کی اونٹنی کی مہار پرست لڑکی ہے اللہ علیہ کئے ہوئے اس جگہ سے گزر رہے ہیں۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حضرت داؤد پر لہجہ کا پڑھنا آسان فرمادیا گیا تھا۔ اپنی سواری پر زمین گرنے کا حکم فرماتے اور سواری پر زمین گرنے سے پہلے زبور پڑھ لیتے تھے۔ اور وہ نہیں کہاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کی کمان سے۔

(بخاری)

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دو عورتیں تھیں جن کے ساتھ ان دونوں کے بیٹے تھے۔ ایک بیٹہ یا اللہ دونوں میں سے ایک کے بیٹے کو لے گیا۔ ایک سٹہ کہا کہ یہ ترے بیٹے کو لے گیا ہے اور دوسری نے کہا کہ ترے بیٹے کو لے گیا۔ دونوں حضرت داؤد کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں اور آپ نے جی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ دونوں

اُخْرَیْ کَا کَمَا حَدَّثَ مِنْ دَیْمَانِ یَغْنِیَ الْحَتَامَ وَ رَاٰیْتُ اَبْرٰهَیْمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَاَیُّہُمْ قَالَ فَاَتَتْ بِرَاکَاتَیْنِ اَحَدُہُمَا لَبَنٌ وَالْاُخْرٰی فِی سَخْمٍ فَوَقَفْتُ لِیُخَدَّ اَیُّہُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُہُ فَوَقَفْتُ لِیُخَدَّیْتُ الْاُخْرٰی اَمَّا لَکَ لَوْ اَخَذْتُ الْاُخْرٰی عَرِیْتُ اَمْتُکَ۔

(متفق علیہ)

۵۴۱۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ کَمَرَدَکَا یَخَادُ فَقَالَ اَیُّ قَادِلْہَا فَقَالُوا وَاَدٰی اَلْاَدْرِی قَالَ کَا فَاَنْظُرْ اِلٰی مُوسٰی کَانَ کَرِیْمٌ لَّوْنٌ وَشَعْرٌ شَیْئًا وَاضْعَا لَصَبْعِیْ فِیْ اُذُنِیْ لَہُ جَوَارِکَا اِلٰہِ یَا لَکَلِّیْتِ مَا رَاَیْہَا الْوَادِیْ قَالَ ثُمَّ سَرَرْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی ثَبِیْتٍ فَقَالَ اَیُّ ثَبِیْتٍ ہٰذَا قَالَ لَوْ اَمْرًا اَوَّلْتُ فَقَالَ کَا فَاَنْظُرْ اِلٰی یُوْنُسَ عَلٰی مَا قَدْ حَمَلَتْ عَلَیْہِ جَبَہُ صُورٍ خَطَا مَرَا قَتِہُ خَلْبَہُ مَا رَاَیْہَا الْوَادِیْ مُکَیَّتًا۔

(رداء مسلم)

۵۴۱۲ وَعَنِ ابْنِ ہُرَیْرَہَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خُوفٌ عَلٰی دَاوُدَ الْقُرْآنُ فَکَانَ یَا مَرْدُودًا اَتَمَّ فَمَسْرُوحٌ فِیْقَرُ الْقُرْآنُ قَبْلَ اَنْ یُّسْرَحَ دَوَابُّہُ وَلَا یَا کُلُّ اِلَا مِنْ عَمَلٍ یَدَّیْرِ۔

(رداء البخاری)

۵۴۱۳ وَعَنْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَتْ اَمْرَتَانِ مَعَهُمَا اَبْنَاؤُہُمَا حَیَاءُ الرَّقَبِ کَذَّہَبَ یَا بَیْنَ اِحَدُہُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَةُہَا اِنَّمَا ذَّہَبَ یَا بَیْنَ قَالَ اَلَا اَخَذَیْ اِنَّمَا ذَّہَبَ یَا بَیْنَ فَتَعَا کَمَا اِلٰی دَاوُدَ فَخَضَلْنِیْ بِہِ لَکَلِّیْ فَمَرَجَّتَا



عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرْتَاهُ فَقَالَ اسْتَوْفِ  
يَا بَنِيَّ إِنَّ الشَّقَّ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا  
تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَا بَيْنَهُمَا فَغَضِبَ بِهِمُ الصُّغْرَى  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۴۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا طَوْلَ لَنَا إِلَّا بِاللَّيْلَةِ عَلَى  
سَبْعِينَ أَمْرًا وَفِي رِوَايَةٍ بِسِتَّةِ أَمْرًا كُلُّهُنَّ  
تَأْتِي بِنِجَارٍ يَجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ  
قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَكَمْ يَقُولُ وَلَيْسَ قَطَا عَلَى هُنَّ فَكَمْ  
فَعَمِلَ مِنْهُنَّ إِلَّا أَمْرًا وَاحِدًا خَاتَمَتْ بَيْنَهُ وَحِيلَ  
وَأَيُّهَا الَّذِينَ نَفْسُ مُحَمَّدٍ سَيِّدٍ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ  
اللَّهُ لَجَاءَ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهَرَسَانَا  
أَجْمَعُونَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۴۵ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رُكُوبُ نِجَارٍ -

(رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

۵۴۴۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَعِيشُ ابْنُ مَرْيَمَ  
فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ الْأَنْبِيَاءُ لَمْ يَخُذُوا مِنْ عِلَالٍ  
وَأَمَّا تِلْكَ شَيْءٌ وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ وَلَيْسَ بَيْنَنَا  
بُحَى -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۴۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعَمُ الشَّيْطَانَ فِي  
جَنَابِهِ بِأَصْبَعِهِ حِينَ يُؤَلِّدُ عَيْرَ عَيْسَى ابْنِ  
مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَمُ يَطْعَمُ فِي الْعَجَابِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۴۸ وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمَلُ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكُنْ

ابن حضرت سلیمان کے پاس میں اذرا نہیں بتایا۔ انہوں نے فرمایا کہ پھر  
ہو، میں تمہارے لیے اس کے ٹکڑے کروں گا چھوٹی عمر میں گزار ہو  
اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، یہاں نہ کیجئے، یہاں ہی کا بیٹا ہے۔ پس انہوں نے  
چھوٹی کے حق میں بیعت فرمادیا۔ (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ حضرت سلیمان نے فرمایا کہ آج میں اپنی نوٹسے بیویوں کے پاس جاؤں  
گا انہیں روایت میں ہے کہ ستر بیویوں کے پاس آج میں سے ہر ایک شہر  
بنے گی جراثیم رکھ میں جا کر سے گا۔ فرشتے نے کہا کہ ان شاء اللہ کہ یہی ہے۔  
انہوں نے کہا اور چل گئے۔ پس اُن کے پاس تشریف لے گئے لیکن اُن میں  
سے ایک کے سوا کوئی عامل نہ ہوئی اور وہ بھی ناقص تھو پیدا ہوا، قسم اُس ذات  
کی جس کے قبضے میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے، اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو سارے  
اللہ کا راہ میں سوار ہو کر جسا کرتے  
(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ حضرت زکریاؑ بڑھتی دلاہم کرتے تھے۔

(مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
ذی اللہ آخرت میں حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کو سب لوگ رند سے زیادہ نزدیک والا میں  
ہوں۔ سارے انبیاء سوتیلے بھائی ہیں کہ اُن کی مائیں الگ الگ ہیں لیکن اُن  
کو دین ایک ہے اور ہم دونوں کے درمیان کوئی اور نہیں ہے۔

(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ ہر آدمی کی گردن میں اُس کی پیدائش کے وقت شیطان اپنی ڈانچیاں  
مارتا ہے اصلے حضرت یحییٰ بن مریمؑ کے کہ جب وہ مارنے لگا تو پر دے  
میں جا گئیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں میں بہت سے کال ہوتے ہیں مگر مردوں میں

کے کوئی کمال نہ ہوئی۔ ہر لڑے مریم بنت مریم اللہ امیرزادہ فرعون کے انتقام  
مردوں پر مائشہ کی فقیہت ایسی ہے جیسی شریک کو تمام کھانوں پر مل متفق  
علیہ) اللہ یا خیر السبریقین والی حدیث انس نیز آئی التائبین اکثرہ  
والی حدیث ابوہریرہ نیز اکثرہ یحییٰ بن اکیمرہ یحییٰ والی حدیث ابن عمر پیچھے  
فی المغاخرۃ والمغایرۃ میں مذکور ہوئی۔

وَمِنَ النَّسَاءِ الْمُرْتَدَاتِ عَمْرَانُ ذَاوِیۃُ امْرَاةٍ  
فِرْعَوْنَ وَفَضِّلَ عَائِشَةُ عَلٰی النَّسَاءِ كَقَضَلِ  
السَّيۡدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ مَثَلُ عَلِیۡہِ وَذِکَرُ  
حَدِیۡثُ اَنَسٍ یَا خَیۡرَ الْبَرِیۡۃِ وَحَدِیۡثُ اَرَفِ  
ہَرِیۡرَۃِ اَنَسِ التَّائِبِ اَکْثَرُ وَحَدِیۡثُ ابْنِ عَمَرَ  
اَلْکَوِیۡمِ اَبْنِ الْکَوِیۡمِ فِی الْمَغَاخِرَةِ وَالْمَغَاۡیِرِۃِ۔

### دوسری فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار  
ہوا اے رسول اللہ! مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہمارا رب کہاں تھا؟  
فرمایا کہ وہ پردہ غیب میں تھا۔ نہ اس کے نیچے ہوا تھی اور نہ اس کے  
اوپر ہوا تھی اور اسے عرش کر پانی پر پیدا فرمایا (ترمذی) اور کہا کہ یزید  
بن ابرہہ کا قول ہے اَلْعَمَّاوُۃُ سے مراد ہے کہ اس کے ساتھ کوئی واسطہ نہ تھا۔

حضرت ابن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
ہے کہ وہ بطحائیں ایک جماعت کے اندر بیٹھے ہوئے تھے اور رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اُن کے درمیان جلوہ افروز تھے۔ پس ایک بادل  
گزرنا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا، تم اسے  
کیا کہتے ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ بادل۔ فرمایا کہ اَلْمُسْتَوْدِیۡ؟ عرض  
گزار ہوئے اَلْمُسْتَوْدِیۡ بھی کہتے ہیں۔ فرمایا کہ اَلْعَمَّانُ؟ عرض گزار  
ہوئے کہ اَلْعَمَّانُ بھی کہتے ہیں۔ فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ آسمان اور زمین  
کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں تو معلوم نہیں۔ فرمایا کہ  
اِن دونوں کے درمیان ایک یا دو یا تین اور ستر برس کی مسافت کے برابر  
فاصلہ ہے۔ اُس سے اوپر والا آسمان اتنے ہی فاصلے پر ہے جیسا کہ یہاں تک  
کہ ساتویں آسمان گئے۔ پھر ساتویں آسمان کے اوپر ستر برس کے آسمان تک  
اور نیچے کی سطح جیسا کہ ایک آسمان سے دوسرے جتنا فاصلہ ہے، پھر اُس  
کے اوپر آٹھ فرشتے چارویں بکریوں کی شکل کے ہیں۔ اُن کے کمر پر اللہ  
کو کھڑکے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے کا۔  
پھر اُس کے اوپر عرش ہے جس کی اوپر والی سطح سے پہلی اتنی دور ہے،  
جتنا ایک آسمان سے دوسرا۔ پھر اُس کے اوپر اللہ تعالیٰ ہے۔

۵۴۹۹ عَنْ اَبِی زُرَّیۡنٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ  
۲۷  
اَیۡنَ کَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ قَالَ کَانَ فِی  
عَمَّاوَۃٍ مَا تَحْتَہٗ ہَوَاۃٌ وَمَا فَوْقَہٗ ہَوَاۃٌ وَتَخْلُقُ عَرِشَہٗ  
عَلٰی السَّمَآءِ۔ (رَوَاہُ الدَّرِمِذِیُّ وَیَقَالُ قَالَ یَزِیۡدُ  
بْنُ ہَارِثُوْنَ الْعَمَّآءُ اَیُّ لَیْسَ مَعَہُ شَیْءٌ مِّنْہُمْ

۵۴۸۰ وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَمَّوِ الْمَطْلُبِ رَعِمَہُ  
۲۸  
اَنَّہٗ کَانَ عَالِیۡسًا فِی الْبَطْحَآءِ فِی عَصَابَۃٍ وَرَسُوْلُ  
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَالِیۡسٌ فِیہُمْ قَمَرَاتٌ  
مَّحَابَۃٌ فَتَنظُرُوْا اِلَیْہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی  
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَکُمۡنَ مِنْہُنَّ؟ قَالُوْا السَّحَابُ  
قَالَ وَالْمَزْنُ قَالُوْا وَالْمَزْنُ قَالَ وَالْعَمَّانُ  
قَالُوْا وَالْعَمَّانُ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بَعْدُ مَا بَیۡنَ  
السَّمَآءِ وَالْاَرۡضِ قَالُوْا لَا نَدْرِیۡ قَالَ اِنَّ بَعْدَ  
مَا بَیۡنَہُمَا اَمَّا وَاَحَدَہٗ فَاَمَّا اَتَتَانِ اَوْ ثَلَاثَہٗ وَتَسْبَعُوْ  
سَنَۃً وَالسَّمَآءُ الَّتِیۡ فَوْقَہَا کَذَٰلِکَ حَتّٰی عِنَّا سَبْعَ  
سَمٰوٰتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَآءِ السَّابِعَۃِ بَعْدَ بَیۡنَ  
اَعْلَآہُ وَاَسْفَلِہٖ کَمَا بَیۡنَ سَمٰوِۃٍ اِلٰی سَمٰوِۃٍ ثُمَّ  
فَوْقَ ذَٰلِکَ کَمَا بَیۡنَہٗ اَوْ عَلٰی بَیۡنَ اَظِلَّ فِیۡہُنَّ وَ  
وَرِیۡکُوۡنَ مِثْلَ مَا بَیۡنَ سَمٰوِۃٍ اِلٰی سَمٰوِۃٍ ثُمَّ عَلٰی  
ظِلُوۡرِہُنَّ الْحَرِیۡشُ بَیۡنَ اَسْفَلِہٖ وَاَعْلَآہُ مَا  
بَیۡنَ سَمٰوِۃٍ اِلٰی سَمٰوِۃٍ ثُمَّ اللّٰہُ فَوْقَ ذَٰلِکَ (رَوَاہُ



(ترمذی، ابو داؤد)

الترمذی داؤد

۵۲۸۱ وَكَانَ جَبْرِئِيلٌ مُطْعَمًا لِّأَنَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْدَى فَقَالَ جَبْرِئِيلُ لَأَنْتُمْ وَالْعَمَلُ وَالْأَمَانُ وَهَكَذَا الْأَنْعَامُ فَاسْتَشْفَعْتُ لَكُمْ قَوْلًا فَاسْتَشْفَعْتُ بِكَ عَلَى اللَّهِ وَاسْتَشْفَعْتُ بِأَبِيهِ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ كَمَا نَزَلَ لِيَسْمِعَ حَقِّي عَذَابِي وَاللَّيْلُ فِي دُجُورِهِ أَصْحَابِي ثُمَّ قَالَ وَيَحَاكَ إِنَّهُ لَا يَسْتَشْفَعُ بِأَبِيهِ عَلَى أَحَدٍ شَأْنٌ اللَّهُ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ وَيَحَاكَ أَنْتَ دَرَى مَا اللَّهُ إِنَّ عَرْشَهُ عَلَى سَمَوَاتٍ كَهَذَا وَقَالَ يَا صَاحِبِ وَمَنْ التَّجَبُّعُ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَسْأَلُ بِهِ أَطِيبُ الرَّحْلِ بِالزَّائِلِ

(رواه أبو داؤد)

۵۲۸۲ وَكَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَزَلَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَائِكَةٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللَّهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ أَنْ مَا بَيْنَ شَعْرَةٍ أَوْ شَعْرَتَيْنِ فَإِنَّهُنَّ مِثْلُ سَبْعِينَ أَلْفًا

عاصم

(رواه أبو داؤد)

۵۲۸۳ وَكَانَ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي أَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجْبَرُ شَيْءٌ هَلْ رَأَيْتَ رَيْكَ فَانْتَفَضَ جَبْرِئِيلُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ لِي بَيْنِي وَبَيْنَهُ سَبْعُونَ جَبَابًا مِنْ لَوْ لَوْ كَوْنٌ مِنْ بَعْضِهَا لَا عَزَافَتْ هَكَذَا فِي الْمَصَابِيحِ وَرَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحَلَبَةِ عَنْ أَبِي زَاكِيٍّ لَمْ يَذْكُرْ فَانْتَفَضَ جَبْرِئِيلُ

۵۲۸۴ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ رَأْسًا فَيُنْزَلُ

حضرت جبریل بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کر رہا تھا کہ میں نے مشقت میں پریشانی، بال بچے جیسے مر رہے ہیں، اہل کافیتان ہو رہا ہے اور میری ہلاک ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے بارش مانگیے، ہم اللہ کی بارگاہ میں آپ کو سفارشیں کرتے ہیں اور آپ کی بارگاہ میں اللہ کو سفارشیں بناتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا: مَبْجُوحَاتُ اللَّهِ مَبْجُوحَاتُ اللَّهِ آپ برابر مَبْجُوحَاتُ اللَّهِ کہتے رہے یہاں تک کہ آپ کے اصحاب کے چہروں پر اس کا اثر نمایاں ہو گیا، فرمایا کہ تم پر انفس اللہ تعالیٰ کو کسی کی بارگاہ میں سفارش نہیں بنایا مانا، اس کی شان اس بات سے بلند ہے تم پر انفس اللہ کی تم جانتے ہو کہ اس کا عرض آسمان کے اوپر ہے اللہ انگشت اٹھے مبارک کے اشارے سے بتایا کہ تجھے کی طرح اُن پر محیط ہے اور اُس سے آواز نکلتی ہے جیسے کہا وہ سوار کی دھڑ سے چڑھتا ہے۔

(ابو داؤد)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ابھارت مرحمت فرمائی گئی ہے کہ عرض کر اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک کے متفق بتاؤں کہ اُس کا ذکر کتنا ہوگا، اور کتنے ہوں گے درمیان سات سو برس کی مسافت جتنا ہے۔

(ابو داؤد)

حضرت زرارہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبریل سے فرمایا: کیا تم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ حضرت جبریل کا پہننے لگے اور عرض گزار ہوئے: اے محمد مصطفیٰ! میرے اور اُس کے درمیان نور کے شتر حجاب ہیں، اگر میں کسی کے نزدیک جاؤں تو میں جاؤں گا، صابغہ میں اسی طرح ہے اور روایت کیا ہے اے ابوسعید نے جلیلہ میں حضرت اُس سے لیکن انھوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ حضرت جبریل کو پہننے لگے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس روز حضرت اسماعیل

کہ پید فرمایا اسی روز سے اپنے قدموں پر کھڑے ہیں اور اگر نظر نہیں آتا ہے  
اُن کے اندر رب تبارک و تعالیٰ کے درمیان ستر فرمیں۔ اُن میں سے کوئی نور  
ایسا نہیں کہ کوئی اُن کے قریب جائے مگر جل جائے گا۔ اسے ترمذی نے  
روایت کیا اور بھیجتا ہوا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور اُن کی اولاد کو  
پیدا فرمایا تو فرشتے عرض گزار ہوئے کہ اے رب تو نے انہیں پیدا فرمایا  
پتے انعام کو تے اور سوار ہوئے۔ پس دنیا ان کے لیے اور آخرت ہمارے  
لیے مقرر فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے لڑاؤ میں کہ جہاں سے اُسے رحم و کرم  
سے پیدا کیا اور اُس میں اپنی رگوں چرخی اُسے اُن جیسا نہیں کہ دل گاہیں  
کے لیے ہیں نہ کہ ہر جا اور وہ ہو گیا۔ روایت کیا اسے ابی نعیم نے  
شعب الايمان میں۔

### تیسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بعض فرشتوں  
سے زیادہ عزت والا ہے۔ (ابن ماجہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا  
اتحاد پکڑ کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ہمت کے روز پیدا فرمایا اور اُس میں  
پہاڑوں کو توڑ کے روز، درختوں کو ہر کے روز، بڑی چیزوں کو منگھ کے  
روز، نور کو جمع کے روز، ہمالیوں کو جہرات کے روز اور حضرت آدم کو  
جہر کے روز صبر کے بعد۔ یہ آخری مخلوق اور وہ دن کی آخری ساعت ہے  
یعنی عصر اور شام کے درمیان۔

(مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلد  
فر فرما کہ آپ کے کچھ اصحاب حاضر بارگاہ تھے کہ اُن کے اوپر ایک باران  
آگیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانتے ہو یہ کیا ہے؟

يَوْمَ خَلَقْنَا صَافًا قَدَمَيْهِ لَا يَرَوْنَهُمْ بَصَرُهُ بَيْنَهُ وَ  
بَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَبْعُونَ نُوْرًا مَّا مَجْمَعًا  
مِنْ نُورِيْدَا نُوْرًا مِّنْهُ لَا احْتَوَىٰ -

(رواہ الترمذی وصححه)

۵۲۸۵ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ قَالَ لَنَا خَلَقَ اللَّهُ أَدَمَ وَفَرِيَّتَهُ فَكَانَتْ  
الْمَلَائِكَةُ يَأْتِيَتْ خَلْقَهُمْ مَرَّةً يَكُونُ وَيَشْرَبُونَ  
وَيَنْجِسُ خُوفٌ وَيَذْكُرُونَ فَاَجْعَلْ لَهُمُ الدُّنْيَا  
وَلَنَا الْآخِرَةَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا اَجْعَلُ مِنْ خَلْقِي  
مِثْلِي وَتَنَعَّمْتُ وَفِيهِ مِنْ رُوحِي كَمَنْ قُلْتُ لَهُ كُنْ

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

۵۲۸۶ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ مِنْ بَعْضِ  
مَلَائِكَتِهِ - (رواہ ابن ماجہ)

۵۲۸۷ وَعَنْهُ قَالَ اخْتَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرِي فَقَالَ خَلَقَ اللَّهُ الْعَرَبِيَّةَ يَوْمَ  
السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالِ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ  
الشَّجَرُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الْاَلْتِنَاءِ  
وَخَلَقَ النَّوْرَ يَوْمَ الْارْبَعَاءِ وَبَشَّ فِيهَا الدَّادَاتِ  
يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اَدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَشَّ  
يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْاُخِرِ الْخَلْقِ وَاُخِرِ سَاعَةِ  
وَمَتَّ الدُّنْيَا فِيْهَا بَيْنَ الْعَصْرِ وَاللَّيْلِ -

(رواہ مسند)

۵۲۸۸ وَعَنْهُ قَالَ بَيَّنَّمَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ ذَا اصْحَابٍ رَاَدَا نَبِيَّ عَلَيْهِمُ  
سَلَامٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ



تَدْرُونَ مَا هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ  
هَلْ فِي السَّمَانِ هَذِهِ رَوَايَا الْأَرْضِ يُسَوِّفُهَا اللَّهُ  
إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُونَ وَلَا يَدْعُونَ شَيْءَ قَالَ  
هَلْ تَدْرُونَ مَا كَرَّمَكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
أَعْلَمُ قَالَ مَا شَأْنُ التَّزْوِجِ سَقَفٌ مَحْفُوظٌ  
وَمَوْجٌ مَكْفُوفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا  
يَسْتَكْمِلُ فِيهَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ  
يَبْنِيكُمْ وَبَيْنَهُمْ خَمْسٌ وَانْتِظِرُوا ثُمَّ قَالَ هَلْ  
تَدْرُونَ مَا قَوْيَ قَالُوا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ  
قَالَ سَمَاءٌ إِنْ بَعْدَ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسٌ مَا شَأْنُ  
سَنَةِ ثُمَّ قَالَ كَذَا لَكَ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَعَوَاتٍ  
مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَائَتَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ  
ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا قَوْيَ ذَلِكَ قَالُوا  
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنْ قَوْيَ ذَلِكَ  
الْعَرْشُ دَبِينَةُ وَبَيْتُ السَّمَاءِ بَعْدَ مَا بَيْنَ  
السَّمَائَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الَّذِي  
تَحْتَهُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّهَا  
الْأَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا تَحْتَ  
ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنْ  
تَحْتَهَا أَرْضٌ أُخْرَى بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسٍ  
وَاثْنَةِ سَنَةٍ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ أَرْضِينَ بَيْنَ  
كُلِّ أَرْضَيْنِ مَسِيرَةُ خَمْسٍ وَاثْنَةِ سَنَةٍ  
ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدَّ  
أَنْتُمْ وَلِيْتُمْ حَبِيلِي إِلَى الْأَرْضِ الشَّعْلَى  
لَهَبَطَ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ هَذَا الْأَوَّلُ وَ  
الْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ يَكُلُّ شَيْءَ  
عَلَيْهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ  
قِدَاعَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْآيَةُ تَدْرُونَ عَلَى أَنَّكَ أَرَادَ التَّهَبُّطَ عَلَى

عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا کہ یہ اللہ جی ہے اللہ یہ زمین کے ساتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے دلیے ایسی قوم کو پانی چاتا ہے جو اُس کا شکر ادا کریں اور اُس سے دُعا مانگیں۔ پھر فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے اوپر کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ اَلرَّقِیْمُ ہے جو عذراۃِ صیبت اللہ کی برائی مٹاتا ہے۔ پھر فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے اور اُس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ تمہارے اور اُس کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔ پھر فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ اُس کے اوپر کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اُس کے اوپر عرش ہے۔ اس کے اور آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے جتنا آسمانوں کے درمیان ہے۔ یا جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔ پھر فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ اُس کے اوپر کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اُس کے اوپر عرش ہے۔ اس کے اور آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے جتنا آسمانوں کے درمیان ہے۔ پھر فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے نیچے کیا ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اس کے نیچے دوسری زمین ہے اور دونوں کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ یہاں تک کہ سات زمینیں گئیں اور ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت۔ پھر فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے، اگر تم سب سے نیچے والی زمین تک ایک رسی شکافِ تَب بھی نہ ٹٹک بھڑا کرے گی۔ پھر آپ نے عبادت کی بڑی اولیٰ ہے اللہ آخر اللہ ظاہر اللہ باطن ہے اللہ وہی ہر چیز کا علم رکھتا ہے (۷۷: ۳) احمد، ترمذی، اللہ ترمذی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آیت پڑھنے سے مراد یہ ہے کہ آپ نے یہ بتانا چاہا کہ وہ اللہ کے علم، اُس کی قدرت اور اُس کے مُلک پر گہرے گی۔ کیونکہ اللہ کا علم، اُس کی قدرت اور اُس کی بادشاہی ہر جگہ ہے۔ جبکہ عرش کے دُور ہے جیسا کہ اپنی کتاب میں اُس نے اپنے متعلق فرمایا ہے۔

عَلِمَا اللَّهِ وَقُدِّرَتْهُ وَسُلْطَانِهِ وَعِلْمُ اللَّهِ وَقُدِّرَتْهُ  
وَسُلْطَانُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا  
وَصَفَ نَفْسُهُ فِي كِتَابِهِ -

۵۲۸۹ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ طُولُ أَدَمَ سِتِّينَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِ  
أَذْرَجٍ عَرْمَنًا -

۵۲۹۰ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَيُّ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أَوَّلَ قَالَ أَدَمُ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ ذَيْبِيُّ كَانَ قَالَ لَعَمْرُيْ مُكَامَلٌ قُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ كَوْنُ الْمُرْسَلُونَ قَالَ ثَلَاثٌ وَمِائَةٌ وَ  
بِضْعَةٌ عَشَرَ جَمًّا عَوفِيًّا وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي  
أُمَامَةَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمُ  
وَقَامُ عِدَّةٍ فِي الْأَنْبِيَاءِ قَالَ مِائَةٌ أَلْفٍ وَارْبَعَةٌ  
وَعِشْرُونَ أَلْفًا الرَّسُولُ مِنْ ذَلِكَ ثَلَاثٌ وَمِائَةٌ  
وَعِشْرَةٌ عَشَرَ جَمًّا عَوفِيًّا -

۵۲۹۱ وَعَنْ أَبِي عُبَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغَبْرُ كَالْمَعَايِنَةِ  
إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَخْبَرُ مُوسَى بِمَا صَنَعَ قَوْمُهُ فِي  
الْعَجَلِ فَلَمْ يُبَيِّنِ الْأَكْوَامَ فَلَمَّا عَايَنَ مَا  
صَنَعُوا أَلْفَى الْأَكْوَامَ فَانْكَسَرَتْ رُودَى الْأَكْوَامِ  
الْثَلَاثَةُ أَحْمَدُ -

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ حضرت آدم کا قد ساٹھ اقد چوڑائی سات اقد تھی۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار  
ہوا: یا رسول اللہ! سب سے پہلا نبی کون ہے؟ فرمایا کہ حضرت آدم۔  
عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ نبی کتنے ہفتے؟ فرمایا: وہ نبی جن سے  
کلام فرمایا گیا، عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! رسول کتنے ہیں؟ فرمایا  
کہ تین سو دس سے کچھ زیادہ یعنی بہت بڑا گروہ۔ حضرت ابوامامہ کی  
ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو ذر نے فرمایا: یہ میں عرض گزار ہوا کہ  
یا رسول اللہ! جملہ انبیاء کسے کلام کی تعداد کتنی ہے؟ فرمایا کہ ایک لاکھ چوبیس  
ہزار جن میں سے تین سو پندرہ رسول ہیں یعنی کافی بڑا گروہ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر غبرا آنکھوں دیکھ کے برابر نہیں  
اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بتایا جو ان کی قوم نے کچھڑے کے ساتھ  
کیا لیکن تختیاں نہیں ڈالیں۔ جب اپنی آنکھوں سے دیکھا جو وہ کرتے  
تھے تو تختیاں ڈال دیں اور وہ ٹوٹ گئیں۔ ان تینوں حدیثوں کو احمد  
نے روایت کیا ہے۔

## بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ

سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل کا بیان  
پہلی فصل

حضرت ابومریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔ سب کچھ آدمیوں کے بہتر زمانے

۵۲۹۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ خُرَدٍ



بِئْسَ أَهْمَ قَدَرْنَا قَدَرْنَا حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْغَرَبِ  
الَّذِي كُنْتُ مِنْهُ

(رواہ البخاری)

۵۴۹۳ وَعَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسَدِ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ  
اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ دُونِ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى  
هُرَيْثًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي  
هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ (رواہ  
مسلم) وَفِي رِوَايَةِ الرَّمِثِيِّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى  
مِنْ دُونِ إِسْمَاعِيلَ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى مِنْ دُونِ  
إِسْمَاعِيلَ بَنِي كِنَانَةَ

۵۴۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ دُنْيَا يَوْمَ  
الْقِيَمَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَارِعِ  
وَأَوَّلُ مُشَقِّقٍ

(رواہ مسلم)

۵۴۹۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَلَا يُسَاءُ وَتَبَعَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
فَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ

(رواہ مسلم)

۵۴۹۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فِي بَابِ الْحَشْرِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَاسْتَفْتِمُ  
فَيَقُولُ الْغَايِرُونَ مَنْ أَنْتَ قَالَ مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ  
بِكَ أَمَرْتُ أَنْ لَا أَفْتَحَ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ

(رواہ مسلم)

۵۴۹۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ لَوْ تَصَدَّقَ  
بِئْسَ مَقَرٌّ الْأَنْبِيَاءُ وَمَا صِدَّقَتْ قُلُوبُ مَنْ الْأَنْبِيَاءُ  
بِئْسَ مَقَرٌّ وَمَنْ أَمَرْتُمْ إِلَّا وَجْهًا وَاحِدًا

میں پیدا فرمایا گیا ہے۔ زمانے کے بعد زمانہ گزرتا آیا۔ یہاں تک کہ  
میری جگہ گری اس زمانے میں ہوئی۔

(بخاری)

حضرت دائر بن اسحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں  
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فراتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ  
نے اولاد اسماعیل سے کنانہ کو چنا اللہ کنانہ سے قریش کو چنا اللہ قریش سے  
بنی ہاشم کو چنا اللہ بنی ہاشم سے مجھے چنا (مسلم) قریشی کی روایت میں ہے  
کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد ابراہیم سے اسماعیل کو چنا اور اولاد اسماعیل سے  
بنی کنانہ کو چنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اولاد آدم کا سر در  
میں ہوں۔ سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی۔ سب سے پہلے شفا  
کرنے والا میں ہوں اللہ سب سے پہلے میری شفاعت منظور ہوگی۔

(مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز میرے امتی تام  
بجول سے لیا جائے گا سب سے پہلا میں ہوں جو جنت کا  
دروازہ کھولے گا۔ (مسلم)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا: قیامت کے روز میں دروازہ جنت کے پاس جا کر اُسے کوٹھے  
کے لیے کہوں گا۔ خازن کہے گا کہ آپ کہیں ہیں؟ میں کہوں گا کہ محمد  
ہوں۔ پس وہ کہے گا: مجھے حکم فرمایا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی  
کے لیے ہی نہ کھولوں۔ (مسلم)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا: جنت میں پہلا شفاعت کرنے والا میں ہوں۔ کسی نبی کی اتنی نصرت  
میں کی گئی جتنی میری کی گئی ہے۔ انبیاء کرام میں سے ایک ایسے ہی  
ہیں جن کی تصدیق صرف ایک آدمی نے کی۔

(رواہ مسلم)

۵۴۹۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانِي وَمَقَلِّي الْأَنْبِيَاءُ كَمَا مَثَلِي قَصِي الْأَحْسَنُ بَيْنِي أَنْ شَرِكْتُ مِنْهُ مَوْضِعَ كِبْنَةٍ فَطَانِي بِرِ الشُّطْرَانِ يَتَعَجَّبُونَ مِنْ حُسْنِ بَيْنِي إِلَى الْأَمْوَضِ بِتِلْكَ اللَّيْسَةِ فَكُنْتُ أَنَا سَدْتُ مَوْضِعَ اللَّيْسَةِ خَيْرَ يَوْمِ الْبَنِيَانِ وَخَيْرَ يَوْمِ الرُّسُلِ وَ خَيْرَ يَوْمِ رَوَايَةِ فَاتَا اللَّيْسَةَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۹۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَآثَمَا كَانَ الْإِنْسَانُ أَدْمِيَّتُ وَحَيَا أَدْحَى اللَّهُ إِلَى قَادِحُوا أَنْ أَكُونُ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۰۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَ لِمَنْ أَحَدٌ قَبْلِي نُصْرَتِي بِالرَّغَبِ مِيسِرَةٌ تَهْلُو قَبْضُكَ لِي فِي الْأَرْضِ مُسْجِدًا وَظَهْرًا فَإِذَا مَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِي أَذْرَكَ الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّ وَأَجَلْتُ لِي الْمَعَانِي لَمْ تَكُنْ تَحِلُّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمٍ خَاصَّةٍ وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةٍ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۰۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُضِلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتِّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصْرَتِي بِالرَّغَبِ وَأَجَلْتُ لِي الْغَنَاءُ لَمْ يَجْعَلْتُ لِي الْأَرْضُ

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اللہ دوسرے انبیاء کے کرم کی مثال ایک خوبصورت عمارت جیسی ہے جس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہو دیکھنے والے اس کے گرد گھومے اور اس کے حُسنِ تعمیر پر تعجب کرنے لگے، ہمارے اس اینٹ کی جگہ کے۔ وہ میں ہوں جہاں نے اس اینٹ کی جگہ پر کر دی ہے۔ محمد پر عمارت مکمل ہو گئی اور رسول پر اللہ ہر گئے۔ دوسری روایت میں ہے کہ وہ اینٹ ہیں جن میں اللہ میں سب نبیوں میں آخری ہوں۔

(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا کرم میں سے کوئی ہی نہیں مگر انھیں سب سے عطا کر کے گئے گا نہیں دیکھ کر رگ ایلنے آئے اور مجھے وحی دی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف فرمائی۔ پس میں اُمید کرتا ہوں کہ قیامت کے روز میری پیروی کرنے والے زیادہ ہوں گے۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ میری ایک پیٹھ کے مسافت تک کے رعب سے مدد فرمائی گئی ہے اس آرزو میں میرے لیے مسجد اور پاک قرار دی کہ میرا اُمی جہاں نماز کا وقت پائے تو وہیں چڑھے۔ غنیمتیں میرے لیے عطا فرمائی گئیں جبکہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے عطا نہیں فرمائی گئیں، مجھے شفاعت عطا فرمائی اللہ ہر نبی اپنی قوم کی طرف مبعوث فرمایا جاتا تھا لیکن مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانچ چیزوں کے ساتھ دیکر جیتے کرم پر نصیب دی گئی ہے۔ مجھے جانتا ہوں کہ عطا فرمائی۔ رعب کے ساتھ میری مدد فرمائی گئی۔ غنیمتیں میرے لیے عطا کی گئیں اللہ میں میرے



یہ مسجد اندر پاک بنا دی، مجھے ساری مخلوق کے لیے رسول بنا کر بھیجا گیا  
اللہ میرے ساتھ نبیوں کا آنا نعمت کر دیا گیا۔

(مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا: مجھے جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے۔ رُعب کے ساتھ  
میری مدد کی گئی ہے اللہ میں سوا بھرا تھا تو میں نے دیکھا کہ زمین کے  
خزانوں کی کھنیاں مجھے دی گئیں اور میرے اُتار میں رکھ دی گئیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین سمیت  
دی ہے تو میں نے اس کی دونوں مشرقی اور دونوں مغربی طرف کو دیکھ لیا  
ہے اور مغرب میری امت کی حکومت و اُٹان تک پہنچے گی جہاں تک یہ میرے  
یہے سمیٹ گئی ہے اور مجھے دو خزانے عطا فرمائے گئے ہیں یعنی سرخ اللہ  
سفید اللہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ انھیں عام قلعے سے جاگن نہ کرے  
اللہ دشمنوں کو اُن پر مسلط نہ کرے، اُن کے علاوہ کرائیں نہ جڑے۔ سے اکھاڑ  
ڈالے۔ میرے رب نے فرمایا: اسے تمہارا میں جب فیصلہ فرماتا  
ہوں تو وہ بدلا نہیں جاتا اللہ میں نے تمہاری امت کے لیے تین چیز عطا  
فرمادی کہ انھیں قلعے سے جاگن نہ کرے اللہ یہ کہ اُن پر اُن کے لغوس کے  
سوا دشمن کو مسلط نہ کرے اُن کی جڑا کھاڑ دے، اگرچہ وہ اُن کے  
یہ ہمارے طرف سے اُکرا کھئے ہو جائیں لیکن یہ آپس میں ایک دوسرے  
کو قتل نہ کریں گے اور ایک دوسرے کو قیدی نہ بنائیں گے۔

(مسلم)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی معاویہ کی مسجد کے پاس سے گزرے تو آپ نے  
اُس میں ذکر کرتے پڑھیں اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھیں اللہ اپنے  
رب سے عطا فرمایا گئی۔ پھر فرمایا: میں نے اپنے رب سے  
تین چیزیں مانگی ہیں۔ جسے مجھے عطا کر دیں اللہ ایک سے مجھے منع فرما  
دیا۔ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری امت کو قلعے سے جاگن نہ  
کے تو یہ چیز مجھے عطا کر دی گئی۔ میں نے سوال کیا کہ میری امت کو

مَسْجِدًا وَقَطْعًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ  
كَأَنِّي دَخِيتُ بَيْنَ النَّبِيِّينَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۵۰۲ وَعَنْ أَنَسٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِعَوَامِ الْكَلِمِ وَنُصِبْتُ بِالرُّعْبِ  
وَبَيْنَا أَنَا وَرَبِّي أَيْدِي أَيْدِي بِمَعَارِئِهِمْ خَزَائِنُ  
الْأَرْضِ قُضِعَتْ فِي يَدِي -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۰۳ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ قَرَأْتُ  
مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا فَلَنْ أَكُنِّي سَبِيلَهُمْ مَلِكُهَا  
مَا زَوَى لِي مِنْهَا وَأَعْطَيْتُ الْكَافِرِينَ الْأَحْمَرَ  
وَالْأَبْيَضَ قَرَأْتُ سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمِّي أَنْ لَا يَهْلِكَهَا  
بِسَبَّةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ قَاتِلٌ  
يَسُوِي الْقُفُورَ فَيَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ فَلَنْ رَبِّي قَالَ  
يَا مُحَمَّدُ لَوْ لَوْ أَكْضَيْتُ قَضَاءَ فَرَادَى لَوَدَّ  
وَلَوْ لِي أَعْطَيْتُكَ لِأُمِّكَ أَنْ لَا أَهْلِكَهُمْ بِسَبَّةٍ  
عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا قَاتِلًا يَسُوِي  
الْقُفُورَ فَيَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوْ أَجْمَعَهُ عَلَيْهِمْ  
مَنْ يَأْخُذُ بِمَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَهْلِكُ بَعْضًا  
وَيَسْتَبِيحُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۵۰۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَنَسٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ  
فَرَكِعَ لِنَبِيِّهِ وَكَعْبَتَيْهِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ  
طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا  
فَأَعْطَانِي ثَلَاثَتَيْنِ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ  
رَبِّي أَنْ لَا يَهْلِكَ أُمِّي بِالسَّبَّةِ فَأَعْطَانِيهَا  
وَسَأَلْتُ أَنْ لَا يَهْلِكَ أُمِّي بِالْقُرَى فَأَعْطَانِيهَا

وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنْعَهُنَّهَا.  
(رَدَّاهُ مُبَلِّغًا)

۵۵.۵ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ  
اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ  
صَفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَةِ  
قَالَ أَحَبُّ إِلَهُائِهِ الْمُصَوِّدُ فِي التَّوْرَةِ بَعْضُ  
وَصْفِهِ فِي التَّنْذِيرِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ مُحَمَّدًا  
وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحَرِّمْنَا الْأُمِّيَّةَ مِنْ أَمْرِ عِبَادِي  
وَرَسُولِي سَتُخَيِّطُكَ الْمَكْرُوهُ كَيْفَ يَخْلُقُ وَلَا يُولِيهِ  
وَلَا سَعْيَابَ فِي الْأَسْرَاقِ وَلَا يَدَّ قَوْمًا يَلْبَسُهُ  
الشَّيْطَانُ وَلَكِنْ يَعْلَمُ وَيُفْقَهُ وَلَنْ يُفْضِيَهُ  
اللَّهُ مَعَنِي يُفْصِحُ بِرِ السَّيِّئَةِ الْخَوَجَاءِ بِأَنْ  
يَكُونُوا إِلَّا لَهْ إِلَّا اللَّهُ وَيَقْتَضِيهَا أَعْيُنًا  
عَمِيًّا وَإِنَّا مُتَنَاءٌ وَقُلُوبًا غَلْفًا.

(رَدَّاهُ الْبَحَارِيُّ وَكَذَا الدَّارِيُّ عَنْ  
عَطَاءِ عَنْ بَنِي سَلَامٍ نَحْوَهُ وَذَكَرَ حَدِيثُ آدَمَ  
هَدْيَرَةٍ نَحْنُ الْأَخْذُونَ فِي تَابِ الْجَمْعَةِ)

فرق کے چاک نہ کرے تو یہ چیز بھی مجھے عطا فرمادی گئی۔ میں نے سوال کیا کہ وہ  
آپس میں جنگ آزما نہ بنیں تو اس سے مجھے روک دیا گیا۔ (مسلم)

عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کے وہ اوصاف بتائیے جو تورات میں ہیں۔ فرمایا: اہل صلا کی قسم تورات میں  
میں بھی ان کے اوصاف ہیں جیسے قرآن مجید میں، بعض میں یہی اسے طیب کی  
خبریں بتانے والے! بیشک ہم نے نہیں بھیجا ہے انگلیں (خوشخبری دینا،  
خود سنانا) اور ان پر حوروں کی پناہ۔ تم پہرے بندے اور میرے رسول ہو میں  
نے تمہارا نام منکر رکھا ہے۔ منکر کل وہ ہوتا ہے جو بدو، سخت گیر انسان اور  
میں بچانے والا نہ ہو، اور نہ جیسا کہ جرانی کا بدلہ برائی سے دے سکے۔ جو گنہگار کے  
انصاف کر دے اور اللہ تعالیٰ اس کو وفات نہیں دے گا جب تک اس کے  
ذمے میری لیت کو سیدھی نہ کر دے اور وہ کہہ نہیں کر نہیں ہے کوئی  
معبود مگر اللہ اور اس کے ذمے لے انھوں بہرے کا توں اور پرستے  
ہرے ہرے دلوں کو کھول دے گا (بخاری) اور اسی طرح ولدی بن عطاء کے  
بر اسطر ابن سلام مروی ہے اور نَحْنُ الْأَخْذُونَ والی حدیث ابودھریرہ  
یہی باب الحمد میں ذکر کیا جا چکی ہے۔

## دوسری فصل

حضرت خطاب بن ادرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نماز پڑھائی اور وہ بہت لمبی کر دی تو لوگ  
میں گزار ہوئے۔ یہاں رسول اللہ آپ نے اسی نماز پڑھائی ہے کہ پہلے کبھی  
نہیں پڑھائی۔ فرمایا: اہل یہ نماز رغبت اور خود والی تھی۔ میں نے اپنے اللہ  
تعالیٰ سے تین باتیں کا سوال کیا تو وہ چیزیں مجھے عطا فرمادی، اور ایک سے  
مجھے منع فرما دیا گیا۔ میں نے اس سے سوال کیا کہ میری امت کو قحط سے ہلکے  
و کہ سے تو یہ چیز مجھے عطا فرمادی اور میں نے اس سے سوال کیا کہ کوئی دوسرا شخص اس  
مسلطہ پر توڑ کر چیز مجھے عطا فرمادی اور میں نے اس سے سوال کیا کہ میں سے  
بعض کو بعض کے عطا کا ذل اللہ نہ چکائے تو اس سے مجھے منع فرما دیا گیا۔  
(ترمذی، نسائی)

۵۵.۴ عَنْ حَبَابِ بْنِ الْأَرَدِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةً فَأَطَاعَهَا  
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْتَ صَلَوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا  
قَالَ أَحَبُّ إِلَهُائِهِ صَلَوةٌ رَغِبَ وَرَهَبٌ قَالَتْ  
سَأَلْتُ اللَّهَ فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنْعَنِي  
وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُفْلِكَ أُمَّتِي بَسْطَ قَطْرٍ مِنْهَا  
وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَلِيْطَ عَلَيْهِمْ عَدَاوَاتُ مِنْ عَدُوِّهِمْ  
فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُؤَيِّقَ بَعْضُهُمْ بِأَسْ  
بَعْضٍ فَمَنْعَهُنَّهَا.

(رَدَّاهُ الدَّارِيُّ وَالسَّاقِي)



۵۵۰۷ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعَادَ لَكُمْ مِثْرًا لَا يَدْرِي أَنْ لَا يَدَّخِرْكُمْ تَبِعَهُمْ فَكَيْفَ تَجْمَعُونَ قُلُوبَكُمْ قُلُوبُكُمْ جَمِيعًا فَإِنْ لَا يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ فَإِنْ لَا تَجْمَعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ -

(رواه أبو داود)

۵۵۰۸ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَجْمَعَ اللَّهُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ سَيِّئَتَيْنِ سَيِّئًا مِمَّا وَصَفْنَا وَسَيِّئًا مِمَّنْ عَدُوُّهَا -

(رواه أبو داود)

۵۵۰۹ وَعَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ السَّكِينُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَشْرِيقِ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ فَقَالُوا أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَكَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْفَلَاقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِيَّ مِثْرًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِدَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ مِثْلِي فَجَعَلَهُمْ فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بَيْتِي فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَكَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا -

(رواه الترمذی)

۵۵۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ النَّبِيُّ قَالَ وَادَّ مَبِيتُ النَّزْجِ وَالْجَسَدِ -

(رواه الترمذی)

۵۵۱۱ وَعَنْ عَبْدِ بَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ اللَّهُ مَكْتُوبٌ خَاتِمُ النَّبِيِّينَ فَإِنْ أَدْرَكَتْ مُجَدِّدٌ فِي طَبَقَتِهِمْ وَسَافِرٌ كَمَا ذَكَرَ أَهْلُ الْأَمْرِ دَعَاكَ

حضرت ابو مالک اشجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین آفتوں سے بچا دیا ہے کہ نہ باطنی تمہارے خلاف وعادہ کرے کہ تمہارے ہلکے ہو جاؤ اور اپنی باطنی کو اپنی حق پر غالب نہ کرے اور تمہیں گمراہی پر جمع نہ کرے۔

(ابو داؤد)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس امت پر دو تکراریں جمع نہیں کرے گا کہ ایک تمہارا ہلکے ہو جاؤ ایک ان کے دشمن کی۔

(ابو داؤد)

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، مگر باطنیوں نے کوئی نامناسب بات کہی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منہ پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: میں کائناتوں کے لوگوں میں گزارا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

فرمایا کہ میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا اس نے مجھے بہترین مخلوق میں رکھا۔ پھر ان کے گروہ بنائے تو مجھے بہترین گروہ میں رکھا۔ پھر ان کے قبیلے بنائے تو مجھے ان کے بہترین قبیلے میں رکھا۔ پھر ان کے گروہ بنائے تو مجھے ان کے بہترین گروہ میں رکھا۔ پس میں ان میں ذاتی طور پر اور گروہ کے لحاظ سے بہترین ہوں۔

(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ کے لیے نبوت کب ثابت ہوئی؟ فرمایا کہ جب حضرت آدم رُوح اود جسم کے درمیان تھے۔

(ترمذی)

حضرت حوا بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب نبیوں سے آخری کھانا تھا جب حضرت آدم اپنے خیمہ میں گوندے ہوئے تھے، اور میں نہیں اپنے منہ کی ابتدا بنا کر پھینک کر میں حضرت ابراہیم کی دعا حضرت

إِبْرَاهِيمَ وَبَشَارَةَ عِيسَى وَرُؤْيَا أَبِي الْوَلَدِ رَأْسُ حَبِيبٍ  
وَمَعْنِي وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُورًا أَضَاءَ لَهَا وَمِنْهُ  
نُصُورُ الشَّامِ - (رَوَاهُ فِي تَرْغُوبِ الشُّعْرَةِ وَرَوَاهُ  
أَحْمَدُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهِ سَأُخْبِرُكُمْ  
بِأَيِّ أَهْلِ الْخَيْرِ)

۵۵۱۲ وَهَذَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ فِي سَيِّدِي لِيَوَادُّ الْحَمْدَ وَلَا  
فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَزُومُنِي آدَمُ فَهَمِّنْ سِوَاكَ إِلَّا  
تَحْتَ لِيَادِي وَأَنَا أَقُولُ مَنْ تَشَقَّى عَنَّا لَارِضٌ  
وَلَا فَخْرَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۵۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ  
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ  
خُفًّ إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَنَادَوْنَ قَالَ  
بَعْضُهُمْ لِلَّهِ الْاِخْتِارُ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَالَ الْآخَرُ  
مُوسَى كَلِمَةً وَقَالَ الْآخَرُ عِيسَى كَلِمَةً  
اللَّهُ وَدُعَاةً وَقَالَ الْآخَرُ آدَمَ صَاطِفَاةً اللَّهُ فَخَرَجَ  
عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ  
قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبْتُ لَكُمْ اِبْرَاهِيمَ  
خَلِيلُ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَمُوسَى نَبِيُّ اللَّهِ  
وَهُوَ كَذَلِكَ وَعِيسَى رُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَ  
هُوَ كَذَلِكَ وَآدَمُ صَاطِفَاةً اللَّهُ وَهُوَ كَذَلِكَ  
إِلَّا وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَاطِلُ  
لِيَوَادُّ الْحَمْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَهُ آدَمُ فَهَمِّنْ  
دُونَهُ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَقُولُ مَنْ تَشَقَّى عَنَّا لَارِضٌ  
مَشْفُوعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَقُولُ مَنْ  
يُحَرِّكُ حَلْقَ الْجَنَّةِ يَفْتَحُ اللَّهُ لِي قَبِيلًا خَلِيلِيهَا  
وَمَعِيَ قُدَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ  
الْأَقْرَبِينَ وَالْأَخِيرِينَ عَلَى اللَّهِ وَلَا فَخْرَ

عِيسَى کی بشارت اللہ اپنی والدہ ماجدہ کا خواب ہرگز جواخبروں نے سیری پریشانی  
کے وقت دیکھا تھا اللہ ان کے لیے ایک نور خارج ہوا تھا جس سے شام کے  
عمل چمک اٹھے تھے۔ (شرح المستدرک) اللہ روایت کیا اسے احمد نے حضرت ابو  
امامہ سے سنا ہے کہ کہہ رہے تھے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قیامت کے روز اولاد آدم کا سردار میں ہوں گا اللہ  
پر فخر نہیں کرتا اور لو کہ میرے ہاتھ میں ہوگا مگر فخر پر نہیں کرتا اور اس روز  
کوئی نبی نہیں خواہ وہ حضرت یونس یا کوئی دوسرا اگر میرے جہنم سے کے نیچے  
بروگا۔ اللہ میں ہوں جس کی قبر سب سے پہلے شق ہوگی مگر فخر پر نہیں کرتا۔  
(ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب بیٹھے تھے کہ آپ باہر گئے، یہاں تک کہ کچھ  
نزدیک پہنچے تو انہیں گنگو کہتے ہوئے سنا۔ ایک نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت  
ابراہیم کو خلیل مقرر کیا دوسرے نے کہا کہ حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا تیسرے  
نے کہا کہ حضرت عیسیٰ اللہ کا کلمہ اور اس کی طرف کی مدوح ہیں۔ چوتھے نے کہا کہ  
حضرت آدم کو اللہ نے چنا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس  
تشریف لے آئے اللہ فرمایا میں نے تمہاری گنگو سن لی ہے اور لقب کرنا  
کہ حضرت ابراہیم اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں اللہ وہ ایسے ہی ہیں اللہ حضرت موسیٰ سے  
راز کی باتیں کیں اللہ وہ ایسے ہی ہیں اللہ حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہما کا کلمہ ہیں اللہ  
وہ ایسے ہی ہیں اللہ حضرت آدم کو اللہ تعالیٰ نے چنا لیا تھا اللہ وہ ایسے ہی ہیں لیکن  
اسکا وہ جو کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اللہ پر فخر نہیں کرتا اور قیامت کے روز  
لو کہ اللہ انہوں نے والا میں ہوں جس کے نیچے حضرت آدم آواں کے برابر اسکا  
انبیاء ہوں گے اور یہ فخر پر نہیں کرتا اور قیامت کے روز سب سے پہلے  
شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول فرمائی  
جائے گی اللہ پر فخر نہیں کرتا اور سب سے پہلا میں ہوں جہنم کے دروازے  
کو کھولنے والا۔ پس اللہ تعالیٰ میرے لیے کھول دے گا اللہ مجھے اس میں  
داخل کر دے گا اللہ میرے ساتھ فقرائے مؤمنین بھیجے گا اور یہ فخر پر نہیں  
کرتا اور میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام اچھے لوگوں سے عزت



(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۵۵۱۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعْنُ الْأَخْرُودُ وَتَحْتُ الشَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ طَائِفٌ قَاتِلٌ قَوْلًا عَلَيْهِ فَغَيَّرَ بَرَفِيْعُ خَذِيلُ اللَّهُ وَمَوْلَى صَفِيٍّ اللَّهُ وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَمَنْ فِي لَوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ذَلِكَ اللَّهُ وَعَدَنِي فِي أَهْلِي وَأَحِبَّاهُ مِمَّنْ تَلَتْ لَا يَسْتَأْذِنُ بَسَنَةً وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَدُوًّا وَلَا يَجْعَلُهُمْ عَلَى مَنَاقِبِهِ -

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۵۱۵ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا قَاتِلُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا قَاتِلُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَقْوَلُ شَافِعٍ وَ مُشْكٍ وَلَا فَخْرَ -

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۵۱۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَقْوَلُ النَّاسِ حُورًا إِذَا ابْتُغُوا وَأَنَا قَاتِلُ مُهْمَرًا إِذَا قُتِلُوا وَأَنَا حَاطِبٌ مُهْمَرًا إِذَا انْصَبُوا وَأَنَا مُسْتَشْفِعٌ مُهْمَرًا إِذَا حُيِسُوا وَأَنَا مُبَشِّرٌ مُهْمَرًا إِذَا سِيسُوا الْكِرَامَةَ وَالْمَقْدَرَةَ يُؤْتِيَنِي بِبَيِّدِي وَلَوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلِيٍّ أَدْرَعُ عَلَى رَبِّي يُطَوِّدُ عَلَى أَلْفِ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُونٌ أَوْ لَوْ لَوْ مَشْهُورٌ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَحَالُ)

التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدِيْكَ غَرِيبٌ)

۵۵۱۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَكُنِّي حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقْرَمُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذَٰلِكَ الْمَقَامَ عَنِّي (رَوَاهُ

دلائل نبوی اور یہ فقرے طور پر نہیں کہتا۔ (ترمذی، دارمی)

حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہم لب سے آخری ہیں اور قیامت میں سب سے صہقت سے جائے واسے ہیں اللہ میں یہ بات بغیر کسی فقرے کے کہتا ہوں کہ ہر ایک خلیل اللہ موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن میں حبیب اللہ ہوں اور قیامت کے روز لا الہ الا اللہ میرے ساتھ ہو گا اور میری امت کے واسے میں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اللہ تین آخرتوں سے اُن کو کھانا دے گا۔ اللہ انھیں قتل سے نہ واسے اور دشمن اُن کی جڑ نہ کٹے واسے اللہ انھیں گمراہی پر مت نہ کرے۔

(دارمی)

حضرت حباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دوسروں کا قاتل ہوں اللہ یہ فقرہ نہیں کہتا۔ میں نبیوں میں سے آخری ہوں اور یہ فقرے طور پر نہیں کہتا اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا اور مقبول الشفاعہ ہوں اور یہ فقرہ نہیں کہتا۔

(دارمی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمام لوگوں سے پہلے تشریف لائے والا ہوں۔ جب وہ اٹھائے جائیں گے اللہ میں اُن کا قاتل ہوں گا جب وہ پیش کیے جائیں گے اللہ میں اُن کی طرف سے عرض کروں گا جب وہ خاموش ہو جائیں گے اللہ میں اُن کے لیے شفاعت طلب کروں گا جب انھیں روک دیا جائے گا اللہ میں انھیں بخش دے گا اور جب وہ پائیں ہو جائیں گے۔ عزت اللہ کنیاں اس روز میرے اٹھ میں ہوں گی اور لا الہ الا اللہ اس روز میرے اٹھ میں ہوگا۔ میں اپنے رب کے نزدیک ساری اہل باؤم سے زیادہ عزت والا ہوں۔ ایک ہزار عام میرے ہر روز چھتے ملنے لگے گریبان چھتے ہوتے اللہ سے یا کجھرتے موتی ہیں۔ روایت کیا ہے ترمذی اور دارمی نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جنت کے جڑوں سے ایک جڑ پھنسا یا جلنے لگا۔ پھر میں سرکش کے دائیں جانب کھڑا ہوا ہوں کہ اللہ اُس مقام پر مخلوق کا کرتی فرم میرے سوا کھڑا نہیں ہوگا (ترمذی) اور اُن سے ہی جامع الاحوال کی ایک

الرَّحْمَنُ ذُو الْوَدَّائَةِ جَامِعِ الْأُمَمِ عَنْهُ  
أَنْتَ أَزَلُّ مَمْتٍ بَشَرٌ عَنْهُ الْأَرْضُ

فَأَكْسَعِي

۵۵۱۸ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلُوا اللَّهَ فِي الْوَسِيلَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْوَسِيلَةُ قَالَ أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْتَهَاهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ ذَا رَجْوَا أَنْ أَمُوتَ أَنْتَ هُوَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۵۱۹ وَعَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (ذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ أَمَامَ السَّيِّئِينَ دُخِطَ بِهِمْ وَمُصَاحِبُ شَفَاعَتِهِمْ عَزِيْرٌ فَخُوْرٌ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۵۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لِكُلِّ نَبِيٍّ ذَلَاكٌ مِنَ الشَّيْئَيْنِ ذَلَالٌ وَرَيْبِي أَنْيَ وَغُلِيلٌ بَيْنِي ثُمَّ قَدْ لَانَ أَوَّلُ النَّاسِ بِإِسْرَافِهِمْ لِلَّذِينَ اتَّبَعُوْهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ كَرِيْمٌ مُؤْمِنٌ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۵۲۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ لِمَا وَصَّاهُ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَتَحَايِي مَخَاسِنِ الْأَفْعَالِ -

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْبِ)

۵۵۲۲ وَعَنْ كَعْبٍ يَحْيَى عَنِ الشَّوَارِبِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ مَنَافِيَّ مُحَمَّدٍ رَسُولُ اللَّهِ عَنِ الْمُنْعَارِ لَا قَطْ وَغُلِيْلٌ وَلَا سَعَابٌ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةُ وَكَفَى يَعْلُوْ دَيْغِيْرٌ مَوْلَاةٌ يَمْلِكُ وَهَجْرَةٌ بِطَيْبَةٍ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ وَامْتَةُ الْحَمَادُ وَنَ يَحْمَدُ وَنَ اللَّهُ فِي الشَّرَّاءِ وَالْمَشْرَءِ يَحْمَدُ وَنَ اللَّهُ فِي كُلِّ

روایت میں ہے کہ سب سے پہلے میری قبر شرقی ہوگی تو مجھے عباس پھنسا یا جائے گا۔

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کیا وسیلہ اللہ اور وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا کہ جنت میں سب سے اونچا درجہ ہے جو ایک ہی شخص کو حاصل ہو گا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں۔

(ترمذی)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز میں نبیوں کا امام سب کا خلیفہ اللہ ان کی شفاعت کرنے والا ہوں گا اللہ یہ فرمایا نہیں کہتا۔

(ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا نبیوں میں سے کوئی دوست ہو گا سب سے اسی راہ دست میرے جبرائیل اللہ میرے رب کے خلیفہ ہیں پھر آپ نے تلاوت کی: ہیکہ لوگوں میں سے ابراہیم کے سب سے زیادہ نزدیک وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کی پیروی کی اللہ یہ نبی اللہ جو لوگ ایمان لائے اللہ اللہ ایمان والوں کا دوست ہے۔ (۶۸: ۱۳) (ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پسندیدہ اخلاق کی تکمیل اللہ بچنے والوں کو درجہ کمال تک پہنچانے کے لیے مبعوث فرمایا ہے۔

(شرح السنہ)

حضرت کعب اہل بیت کے حوالے سے فرمایا کہ ہم کعب بنی ہاشم ہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ میرے صاحب اختیار بندے ہیں، ان کے لئے غور و فکر اگر اللہ نہ ہاں ہاں میں چلائے دے اللہ نہ ہاں ہاں کا بدلہ ہاں سے دیتے ہیں کہ نہ کہہ سکتے اللہ ہاں فرماتے ہیں۔ ان کی جائے پیدائش مکہ مکرمہ، ہاں سے ہجرت علیہ السلام ان کا ملک ہے۔ ان کی امت اہل بیت ہے۔ میں تم کو اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اللہ ہر مقام پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں اللہ ہر جگہ پر تمہیں کہیں گے، سوجھ بوجھ بیان کریں گے،



وَيَكْبُرُونَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ رَّعَاةً لِلشَّمْسِ يُمْسِلُونَ  
الصَّلَاةَ اَلْاَعْلَى وَفَعْلًا يَتَزَوَّدُونَ عَلَى الصَّافِيهِمْ  
وَيَتَزَوَّدُونَ عَلَى اَهْلَا فِئْمَ مَنَادِيَهُمْ يَتَادِي فِي حَوْرِ  
السَّمَاءِ وَصَفْهُمْ فِي الْفَتَالِ وَصَفْهُمْ فِي الصَّلَاةِ  
سَوَاءٌ لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِي النَّحْلِ هَذَا الْفَطَا  
الْمَصْلُوحُ وَدَوِي الدَّارِي مَعَ تَغْيِيرِ نَيْسِرِ -

۵۵۲۳ وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ كَانَ مُحَمَّدٌ  
فِي الثَّوَابَةِ وَفَعْلًا مَعْتَبَرًا وَوَعِيَّتِي ابْنِ مَرْيَمَ  
يَدْفَعُ مَعَهُ قَالَ أَبُو مُرَّةٍ وَدَوِيٌّ قَدْ كُنِيَ فِي  
الْبَيْتِ مَوْضِعَ قَبْرِ -  
(رَدَّاهُ الرَّحْمَنِيُّ)

وقت آنے پر نماز پڑھیں گے، ان کے تھوڑے پندرہ سو تک ہوں گے ان  
اپنے اعضاء پر دھڑکیں گے ان کو مرنے کی نوائیں آواز بلند کیا گئے گا۔ جہاد  
میں ان کی صف اور نماز میں ان کی صف برابر ہوگی۔ بات کے وقت ان کی  
گنگا جٹ شہد کی بھی کے جھنڈے جیسے ہوگی۔ یہ معاین کے الفاظ  
بن اہم داری نے قمر سے سے تفسیر کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ توحیدیت میں  
محمد مصطفیٰ کی صفات کسی بروئی ہیں اور حضرت عیسیٰ بن مریم ان کے پاس رہنے  
ہوں گے۔ ابو مرزوق نے فرمایا کہ گھر میں ایک قبر کی جگہ ہوتی ہے۔  
(نثر مذی)

### تیسری فصل

۵۵۲۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَبُّكَ تَعَالَى  
فَعَلَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ  
وَعَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِسْمِ  
فَعَلَّ اللَّهُ عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ قَالَ رَبُّكَ تَعَالَى  
قَالَ لَا أَهْلِي السَّمَاءِ وَمَنْ يَقُولُ وَنَهْضًا فِي لَالَةِ قَوْمِ  
دُونِ قَدْ اَلَيْكَ تَجْوِيْرَ جَهَنَّمَ كَذَا لَكَ تَجْوِيْرُ  
الْقَلْبِيَيْنِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَا فَتَحْنَا لَكَ فَتَحًا مُبِينًا لِيَقُولَ  
لَكَ اللَّهُ مَا بَعْدَ مَرَمٍ ذَمِّكَ وَمَا كَا حَقَّ قَالُوا  
وَمَا فَضْلُهُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمٍ يَتَّبِعُونَ  
لَهُمْ فَيُؤْمِنُ اللَّهُ مِنْ يَشَاءُ الْأَيَّةِ وَقَالَ  
اللَّهُ تَعَالَى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَا فَا تَلْكَ لَيْسَ قَا رَسُلًا إِلَى  
الْحَيَاتِ وَالْآلَسِ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد  
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انبیاء کے کلام پر فضیلت دی اور آسمان والوں  
پر لوگ عرض گزار ہوئے کہ اسے ابو عباس یا آسمان والوں پر کس طرح فضیلت  
دی؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان والوں سے فرمایا ہے: جو ان میں سے کسی  
کو میں اس کے سوا سمجھوں تو میں غم زد ہوں۔ میں اسے جنم دے گا اور ہم  
ظالموں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں (۲۱: ۲۱) اور اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا: یہ ایک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح قرار  
دیا تاکہ اس پر قاری وہ ہے تمہارے انگوٹھ اور تمہارے پھوپھوں کے گناہ  
مٹا کر فرمادے (۲۰: ۲۰) عرض گزار ہوئے کہ انبیاء کے کلام پر کس طرح فضیلت  
دی؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور میں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اسی  
توہم کی زبان میں تاکہ ان کے لیے بیان کر دے۔ پس اللہ گواہ رکھتا ہے  
جس کو چاہے .... (۱۴: ۱۴) اور اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم سے فرمایا ہے اور میں بھیجا ہم نے نہیں مگر تمام انسانوں کے  
لیے (۲۸: ۲۸) پس آپ کو چوتوں اور انسانوں کو رسول بنایا ہے۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

۵۵۲۵ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغَفَارِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
۲۴

حضرت گزرا ہوا، ہر بار رسول اللہ آپ کو پیش کے ساتھ کیسے معلوم ہوا کہ آپ نبی ہیں، فرمایا کہ اسے ابوذر! میرے پاس دو فرشتے آئے اور میں کہتا کرتا کہ کس آدمی میں تھا۔ ان میں سے ایک زمین پر اتر آیا اللہ دوسرا زمین و آسمان کے درمیان رہا۔ ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: یہ وہی آدمی ہے جس نے کہا: اے ابلیس! کہہ کہ اس کو ایک آدمی کے ساتھ تیرے پاس بھیجے تو لا۔ پھر کہا کہ اسے سو کے ساتھ تیرے پاس بھیجے ان کے ساتھ تو لا گیا تو میں ان سے بھاری رہا۔ گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ زمین کی کمی کے باعث پھر پھر سے جا رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: یہ اگر ان کو ان کی ساری امت کے ساتھ تو لا جائے تب بھی یہی بھاری رہیں گے۔

(حدیث)

اللَّهُ كَيْفَ عَلِمْتَ أَنَّكَ نَبِيٌّ حَتَّى اسْتَيْقَنْتَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَانِي مَلَكَانِ وَأَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَوَقَّعَ أَحَدُهُمَا إِلَى الْأَرْضِ وَكَانَ الْآخَرُ بِبَيْتِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَهْوُ هُوَذَا لَنَعْمَ قَالَ كَرِهَ أَنْ يَرْجِعَ فَوَزِنَتْ بِهِ قَوَاسِمُهُ ثُمَّ قَالَ زَيْنُ بَعْضُ شَرْفٍ فَوَزِنَتْ بِهِمْ قَرَجَةٌ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ زَيْنُ بَعْضُ بِيَمَانَةٍ فَوَزِنَتْ بِهِمْ قَرَجَةٌ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ زَيْنُ بَالِغٍ فَوَزِنَتْ بِهِمْ قَرَجَةٌ لَهُمْ كَرَفَى أَنْظِلْ لِيَوْمَ يَنْشُرُ دُونَ عَمَّا مِثْ خَلْفَةَ الْيَمِينِ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَوْ دَرَيْتَ مَا مِثْ لَرَجَعْتَا -

(رواهما الداريمی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر قرآن کہنا مجھ پر فرض فرمایا گیا ہے جبکہ تم پر فرض نہیں کی گئی اللہ کا یہ چاشت کا مجھے حکم دیا گیا ہے اللہ نہیں اس کو حکم نہیں فرمایا گیا۔

(دارقطنی)

۵۵۲۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَ عَلَى النَّحْوِ وَكُتِبَ عَلَيْكُمْ وَأُمِرْتُ بِصَلَاةِ الصُّحُفِ وَكُتِبَ تَوَصُّؤًا بَعْدًا -

(رواهما الدارقطنی)

## بَابُ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک ناموں اور صفات کا بیان

پہلی فصل

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میرے کتنے ہی نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں اور میں القاسم ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے لیے کفر کو مٹا دے، اللہ میں اکتفا پیشو ہوں کہ لوگوں کو میرے تدبیر پر اکتفا کرے گا اللہ میں القاصد ہوں اللہ القاصد وہ خدا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ (متفق علیہ)۔

۵۵۲۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِي أَسْمَاءَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْقَاسِمُ وَالْقَاسِمُ يُخَوِّمُ اللَّهُ فِي الْكُفْرِ وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي يُخَوِّمُ النَّاسَ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)



۵۵۲۸ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ لَكَ نَفْسًا سَمَاءً فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمَقِيُّ وَالْحَارِثِيُّ وَبَنِي النَّوْبَةِ وَبَنِي الرَّحْمَةِ.

(رواه مسلم)

۵۵۲۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا تَعْبُدُونَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللَّهُ عَمَّا شِئْتُمْ قُرَيْشٍ وَلَعَنَهُمُ الْبَشَرُ وَمَنْ مَدَّ يَدَهُمْ لِيَلْعَنُونَ عَدُوَّهُمَا وَأَنَا مُحَمَّدٌ.

(رواه البخاري)

۵۵۳۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَهْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْطَ مَقْدَمٍ مَدْلَسِهِ وَلَحْيَتِهِ وَكَانَ إِذَا ذَهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَلَا إِذَا شَوَّحَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ الْيَحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهَهُ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَشَرٌ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَبِيرًا وَرَأَيْتُ الْخَافِئَةَ عِنْدَ كَوْنِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشَبِّهُ جَسَدَهُ.

(رواه مسلم)

۵۵۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَاكِلًا مَعَ خَبْرًا وَلَحْمًا أَوْ قَالَ شَرِيدًا أَلْقَدَرْتُ خَلْفَهُ فَتَنَظَّرْتُ إِلَى حَاتَمِ النَّبُوتِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ كَافِرٍ كَتِفُهُ الْيُسْرَى جَمْعًا عَلَيْهِ خِيَلَانِي كَأَمْثَالِ الثَّالِيَةِ.

(رواه مسلم)

۵۵۳۲ وَعَنْ أُمِّ خَالِدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَابِ قُرَيْشًا عَوِيصَةً سَوَادًا صَخِرَةً فَقَالَ اسْتَوْفِي

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے کئی اسمائے گرامی بتائے ہوئے فرمایا۔ میں محمد، احمد، مقی، الحارثی، بنو النوبہ، بنو الرحمہ (مسلم)

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں اس بات پر تعجب نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ قریش کی بددعا کو مست کرنے کو مجھ سے کیسے پھیرتا ہے؟ وہ مذہم کو بڑا جلا کہتے ہیں اور مذہم پر لعنت کرتے ہیں جبکہ میں محمد ہوں۔ (بخاری)

حضرت جابر بن سہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر اندکس کے لگے تھے اور پیش مبارک کے کچھ بال سفید تھے جب آپ تیل لگاتے تو محسوس نہ ہوتا لیکن گیسو سے مبارک کھر جاتے تو کھر جڑ جڑا۔ آپ کی دلشیں مبارک کے بال گھنے تھے ایک آدمی نے کہا کہ آپ کا چہرہ مبارک عمار حبیبہ لگا۔ فرمایا: نہیں بلکہ وہ سورج اور چاند حبیبہ تھا اور قدرے گول تھا۔ میں نے کندھوں کے قریب ہر نبوت دیکھی جو کہوڑے اندھے جیسی ہم رنگ جسم اعلیٰ تھی۔

(مسلم)

حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا اللہ آپ کے ساتھ گشت سے روٹی کھاتی یا شریہ کہا۔ پھر میں کچھ کی جانب گیا اللہ میں نے ہر نبوت دیکھی جو دو لوں کندھوں کے درمیان بائیں کندھے کی نرم ہڈی کے پاس تھی۔ اس پر مستوں کے مانند تھی تھی۔

(مسلم)

حضرت امّ خالد بنت خالد بن سید بن سید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کچھ کپڑے پیش ہوئے جن میں ایک چھڑی سی سیاہ چاند تھی۔ فرمایا کہ امّ خالد کو میرے پاس لاؤ

مجھے اٹھا کر لے جایا گا۔ آپ نے چادر سے کہ اپنے دست مبارک سے مجھے اڑھا لیا اور فرمایا یہ پڑائی کرو اور پھاڑو۔ پھر چڑکی کرو اور پھاڑو۔ اس میں سبز یا زرد ہیں ہوتے تھے۔ فرمایا یہ اسے اچھا خالہ! یہ سناٹا ہے۔ جیشہ میں ایسی چیز کو سناٹا کہتے ہیں۔ اُن کا میلان ہے کہ پھر میں مہر نکلتا ہے کھینچے گی تو دالہ عاجز نہ رہے مجھے چھوڑا گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اسے رہنے دو۔

(رہنمائی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت دراز قد تھے اقد باکل پست قدم۔ نہ بالکل سفید تھے اور نہ پوری طرح گندمی رنگ۔ نہ تو آپ زیانہ گھنگریا سے بالوں واسے تھے اور نہ سیدے بالوں واسے۔ عمر مبارک پورے چالیس سال جوئے پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو صبر فرمایا۔ بعد دس سال کتبہ کترہ میں رہے اور دس سال مدینہ منورہ میں۔ ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ آپ کے صبر اقدس اور ریش مبارک میں ہمیں بال بھی سفید نہیں تھے۔ دوسری روایت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگوں میں سب سے قد تھے۔ نہ بے رنگ تھے۔ نہ گندمی چمک والی اور نہ فریاد کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسو کے مبارک آدھے کانوں تک ہوتے۔ دوسری روایت میں ہے کہ گوش مبارک مبارک اور گوش مبارک کے درمیان ہوتے۔ (مشفق علیہ) اور بخاری کی روایت میں فرمایا کہ سراسر اقدس اور قدم مبارک مرثے تھے۔ آپ جیسا پہلے تو آپ کے بعد کسی کو نہیں دیکھا۔ جتھیلیاں فراخ نقیب اور دوسری روایت میں فرمایا کہ آپ کے قدم مبارک اور مقدس جتھیلیاں سوتلی نقیب۔

حضرت جبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میانہ قدر تھے۔ دو کھن مبارک کا صلے والے تھے گیہو کے مبارک کانوں کی قریب تک جوتے۔ یہ نہ آپ کو سرخ جڑ سے ہیں دیکھا اور آپ سے حسین قطعاً کسی کو نہیں دیکھا (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں فرمایا کہ میں نے کسی تابعدار کو دیکھا کہ اسے کو سرخ جڑ سے ہیں

يَا أُمُّ خَالِدٍ فَأُفِي بِهَا تَحْلِيلٌ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ  
فَالْتَبَسَهَا قَالِ أَيْبَى وَأَخْلِي قُلْتُ ثُمَّ أَسْبَغْتُ دِ  
أَخْلِي وَكَانَ فِيهَا عِلْمٌ أَضْمَرْتُ أَوْ أَصْفَرْتُ فَقَالَ  
يَا أُمُّ خَالِدٍ هَذَا اسْمُكَ وَهِيَ بِالْحَبَشَةِ حَسَنَةٌ  
كَأَنَّكَ كَذَبْتِ الْعَبَّ بِخَانِيَا الثُّبُوتِ قَرِيبِي  
إِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَعَمَّا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٥٥٣٣ وَعَنْ أَبِي قَالٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالتَّطْوِيلِ الْبَاسِ وَلَا  
بِالْقَصْرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْعَى وَلَا بِالْأَدَمِ  
وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطِيطِ وَلَا بِالشَّيْطِ بَعَثَهُ اللَّهُ  
عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ  
وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَكَوْكَأَهُ اللَّهُ عَلَى  
رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِجَنَّتِهِ  
عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ وَفِي رِوَايَةٍ يَصِفُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ  
رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالتَّطْوِيلِ وَلَا  
بِالْقَصْرِ أَزْهَرُ الْكُونِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّافِ  
أَذْيَمَ وَفِي رِوَايَةٍ بَيْنَ أَذْيَمَ وَعَكَاقِمَ  
مُتَنَفِّعٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ  
مِنْهُمْ الرَّأْسُ وَالْعَدَمَيْنِ كَمَا أَرَبَعَدَا وَلَا  
قَبْلَهُ وَكَلَّةٌ وَكَانَ يَسُطُّ الْكُفَّيْنِ وَفِي أَخْذَى  
قَالَ كَانَ شَعْنُ الْعَدَمَيْنِ وَالْكُفَّيْنِ -

٥٥٣٢ وَعَنِ النَّبِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُورًا بِعَيْدٍ مَا بَيْنَ  
الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَشْعَرْ بِلَحْمٍ شَحْمَةٍ أَوْ دَسٍّ رَأَتْهُ  
فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرِ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ  
مِنْهُ مُنْتَفِعٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَمْ يَلْمِ



قَالَ مَا لَأَيْتُكَ مِنْ ذِي لَيْلَةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَةٍ  
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرَةً  
يَضْرِبُ مَتَكِبِيرَ بَعِيدًا مَا بَيْنَ الْمَتَكِبِيرَيْنِ  
لَيْسَ بِالنَّظِيرِ وَلَا بِالنَّصِيرِ

۵۵۲۵ وَعَنْ سَمَاءَ بِنْتِ حَرْبٍ عَنْ حَابِرِ بْنِ  
سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَلِيحًا أَلْوَنَ أَشْكَلِ الْعَيْنِ مَنَهْشَ  
الْعَقَبَيْنِ قِيلَ لِسَمَاءَ مَا صَلِيحُ النَّوْكَانِ  
عَظِيمُ الْفَرْقِ قِيلَ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيلُ  
شِقِ الْعَيْنِ قِيلَ مَا مَنَهْشُ الْعَقَبَيْنِ قَالَ  
قَوِيلُ لَحْمِ الْعَقَبِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۵۲۶ وَعَنْ أَبِي الظَّنْبِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَبْيَضَ مَوْبِغًا  
مُقْتَدًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۵۳۷ وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ خَطَّابٍ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَنَوَّارٌ  
يَسْلُكُ مَا يَخُوبُ كَوُثُنْتُ أَنْ أَعْدَا شَطَايَ فِي  
رُجْبِيهِ وَفِي رِدَائِيهِ كَوُثُنْتُ أَنْ أَعْدَا شَطَايَ  
كُنْتُ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِدَائِيهِ  
رَسُولُهُ قَالَ لَكُمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عَفَاقَتِهِ  
وَفِي الصُّدْعَيْنِ وَفِي الرِّأْسِ نَبْدًا

۵۵۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْهَرَ الْوَرْنِ كَأَنَّ عُرْقَهُ اللَّوْلُوهُ  
إِذَا مَضَى نَكْفًا وَمَا مَسَسَتْ دِيْبَاجَةً وَلَا خَبْرًا  
الَّذِينَ مِنْ كَوْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَلَا شَمَمَتْ مَسْمًا وَلَا عَذْرَا أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ  
السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر حسین نہیں دیکھا۔ گیسے  
اگر ہمارے کندھوں کو چھو جاتے تھے۔ دونوں کندھوں کے درمیان  
ناصل تھا۔ نہ دوازدہ تھے اور نہ ٹھکنے۔

سماک بن حرب نے حضرت حابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفایت دہن تھے۔ آنکھیں  
سرخ و دودوں والی اور اڑیاں پر گرشت تھیں۔ سماک سے کہا گیا کہ...  
اَنْصَدِيْمُ الْقَمِيْرَ کیا ہے؟ فرمایا کہ کشادہ دہن۔ عرض کی جسکی اشکال العینین  
کیا ہے؟ فرمایا کہ گوشہ چشم کی زیادہ لمبائی۔ عرض کی گئی کہ...  
مَنْهَشُ الْعَقَبَيْنِ کیا ہے؟ فرمایا کہ غزوے سے گرشت والی  
اڑیاں۔

(مسلم)

حضرت ابوالظہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ رنگ سفید لیکن اُدھ  
میان تھا۔ (مسلم)

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خطاب سے متعلق یہ سچا گیا۔ فرمایا کہ وہ خطاب  
کی حالت کو نہیں پہنچے تھے۔ اگر میں آپ کی ریشیں مبارک کے سفید بالوں  
کو شمار کرنا چاہتا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اگر سر مبارک کے سفید بالوں  
کو شمار کرنا چاہتا تو کرتا۔ (متفق علیہ) اُدھ سلم کی روایت میں فرمایا کہ آپ  
کی ریشیں بچی کنپٹیوں اور سر مبارک میں چند سفید بال تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم چمک دار رنگ والے تھے اور پسینہ مبارک ہر تہریں جیسا تھا  
جھلک کر چھتے تھے۔ میں نے دیکھا اور رشیم کو لٹکا کر رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہتھین مبارک سے زیادہ نرم عکس نہیں کیا اُدھ  
میں نے مشک اللہ منبر سے بھی وہ خوشبو نہیں سونگھی جرنی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے آتی تھی۔

(متفق علیہ)

حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لایا کرتے اور قلیلہ فرماتے۔ وہ چمڑے کا بستر بچا دیکھیں تو اُس پر قلیلہ فرماتے، آپ کو پچھینہ بہت آتا تھا لہذا یہ آپ کا پسینہ جمع کر لیتی اور اُسے خوشبو میں ڈال دیتی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ کلثوم! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہر جی کہ آپ کا پسینہ ہے اور میں نے خوشبو میں ڈال دیا ہے اور یہ خوشبو سے زیادہ خوشبو دار ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ عرض گزار ہر جی کہ یا رسول اللہ! ہم آپ سے اپنے بچوں کے لیے برکت کی امید کرتے رہتے ہیں۔ فرمایا کہ تم نے اچھا کیا۔ (مشفق جیلہ)۔

حضرت جابر بن جهم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فرمادی پھر آپ گھر والوں کی طرف نکلے اور آپ کے ساتھ میں بھی نکلا۔ آگے آپ کو بچے ملے تو آپ ان میں سے ایک ایک کے رخسار پر دست بکرم پھیرنے لگے۔ وہ میں تو میرے رخسار پر بھی پھیرا۔ میں نے آپ کے دست اقدس میں وہ ٹھنڈک اقدس خوشبو پائی کہ گویا عطار کی پشاری سے نکلا ہے (مسلم) اور متفقاً یا مثنیٰ والی حدیث جابر پیچھے باب الاسامیٰ میں اور منظومات الخیاتی کا تفسیر النبی ص ۱۰۰ والی صاحب بن یزید کی حدیث باب احکام المیاء میں مذکور ہوئی۔

دوسری فصل

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو بار قنادریت قنات نہیں تھے۔ پہلا اندس ہڑاؤد لیس مبارک گنتی تھی۔ چھبیاں کدھوے پر گشت تھے۔ رنگ سفید مرغی مائل جوڑ موٹے، سینہ ڈھکم پر لمبی بیکر، چپٹے توڑاگے کو جھکے ہوئے گریباہٹ سے اُتر رہے ہیں۔ میں نے آپ سے چپے اُرد آپ کے بعد آپ جیسا شخص نہیں دیکھا۔ اسے ترمذی نے راجبت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن یہ صحیح ہے۔

٥٥٣٩ وَعَنْ أُمِّ سَلِيمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا فَتَبْطِطُ (طُعَا)  
فَيَقِيلُ مَعَهُ وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ  
عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الرِّطِيبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمُّ سَلِيمٍ مَا هَذَا أَقَالَتْ عَرَقَكَ  
تَجْعَلُهُ فِي رِطِيبٍ وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الرِّطِيبِ دَفِي  
رِدَايَةٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرُجُو بَرَكَةَ الْخَبِيثِيَّةِ  
فَمَا أَصْبَحْتَ .

(مفتی محمد عقیل)

٥٥٠. وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْأُولَى ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وَلَمَّا أَكَّنَ تَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدَهُمَا وَاحِدًا وَاحِدًا وَأَمَّا أَنَا فَمَسَمَ خَدَّيْ فَوَجَدْتُ لِبَدِي بَرْدًا أَدْرِيغًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُودَةِ عَطَاءٍ رَفَاهُ مُسْلِمٌ وَذَكَرَ حَدِيثُ جَابِرٍ سَمَوًا بِأَسْفَلِي فِي بَابِ الْأَسَابِي وَحَدِيثُ السَّائِبِ ابْنِ يَسُودَ لَمَّا ظَهَرْتُ إِلَى خَاتِمِ النَّبِيِّ فِي بَابِ الْحُكَاةِ النَّبَاةِ -

٥٥٣١ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلِينُ بِالْقَوِيلِ لَا بِالْقَصْرِ  
 ضَعْفًا زَائِدًا وَاللَّحِيمةَ شَعْنُ الْكُذِّينَ وَالْقَدَمَيْنِ  
 سُودًا خُمْرَةً ضَعْفًا الْكُفَّاءِ نِيسَ طَرِيْلٍ الْمُسْتَرِي  
 إِذَا مَشَى تَكْفًا حَكْفًا كَأَنَّمَا يَتَحَفَّ مِثْرَ  
 صَبِيٍّ لَمْ أَرَقْبَةً وَلَا بَعْدَةً مِثْلَهُ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رواه الترمذي وقال هذا  
 حديث حسن صحيح)



۵۵۴۲ وَعَنْهُ كَانَ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالزَّكِيِّ بَلِ الْمُسْقِطِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُرْدِدِ وَلَا كَانَ رُبْعًا مِنَ التَّوْبَةِ وَلَا لَمْ يَكُنْ بِالْحَبِيبِ الْمَقْطُوعِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَتْ جَعْدًا رَجُلًا وَلَا لَمْ يَكُنْ بِالْمُطَقَّعِ وَلَا بِالنَّكَاحِ وَلَا كَانَ فِي لَوْحِهِ ثَلَاثُونَ أَيْضًا مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْسِيِّ أَهْدَبُ الْأَشْعَارِ جَلِيلُ الْمَشَافِشِ وَالْكُتَيْبِ أَحَبُّهُ دُوسُورِيَّةٌ شَتْنُ الْكُتَيْبِ وَالْعَدَمِيَّةُ إِذَا مَشَى يَتَقَلَّعُ كَأَنَّمَا يَشِيْثُ فِي مَسْبِيٍّ قَدْ ذُكِرَتْ الْفَتَنُ مَقَابِلَ كَيْفِيَّةِ حَاكِمِ النَّبَوِيِّ وَهُوَ حَاكِمُ النَّبِيِّينَ أَحَبُّهُ النَّاسُ مَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَيُّهُمْ عَدْوِيَّةٌ وَأَكْرَمُهُمْ عَشِيرَةً مَنْ رَأَاهُ بَيَّيْهَةً هَابَةً وَمَنْ حَاظَّهُ مَعْرُوفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ تَائِبُهُ كَمَا رَقِبُهُ وَلَا بَعْدَاهُ وَمِثْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۵۴۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسَلْكَ طَرِيقًا فَمِثْلُهُ أَحَدًا إِلَّا عَرَفَ أَنَّ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طَيْبٍ عَذْقُهُ أَذْقَانِ مِنْ عَذْقِهِ عَذْقُهُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۵۴۴ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ يَأْسِيْرًا قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَعْرُوفٌ بَيْنَ عَمْرٍو وَصِفِي نَبِيَّكَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْتَ بَنِي لُورِيَّةَ رَأَيْتُ الشَّمْسَ طَارِعَةً -

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۵۴۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْتَ لِمَنْ عِيَانِي

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرمایا آپ نہ بہت زیادہ لمبے تھے نہ اندر زیادہ پست قدم آپ لوگوں میں میانہ قدر تھے۔ نہ بالکل سترے ہوئے بالوں والے تھے اور نہ بالکل سیدھے بالوں والے بلکہ قدرے خم دار بالوں والے تھے۔ رنگ مرقی کی طرف مائل سفید تھا۔ سیاہ آنکھوں اور بالچکوں، مورتے چہرہ اور سینے سے نان تک لمبی کبیر والے تھے۔ ہتھیلیاں اندر قدم مبارک پر گوشت تھے۔ چلتے تو طاقت سے پستے گریا بلندی سے اُتر رہے ہیں۔ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو بڑی طرح جھٹکے۔ دونوں کندھوں کے درمیان ہر حرکت میں آپ سارے غیروں سے آخری تمام لوگوں سے زیادہ سخی اسب سے زیادہ سخی بات کہنے والے و نرم طبیعت والے اچھا بت اڑکنے والے اگر کوئی آپ کا اچھا ملک دیکھتا تو کہ جانا اللہ جب آپ سے خطا خطا ہوتا تو رحمت کرتے گنتا۔ آپ کی تعریف کرنے والا۔ کہنا کہ آپ سے پہلے اللہ آپ کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسا نہیں دیکھا۔

(ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی راستے سے گزرتے تو اگر کوئی آپ کے بعد گزرتا وہ پسینے کی خوشبو کے باعث مایا لیتا کہ آپ اور اسے گنتے ہیں

(ترمذی)

ابو عبیدہ بن محمد بن عمرو بن ہاشم کا بیان ہے کہ میں حضرت یحییٰ بن سمرؤن مفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہمارے لیے علیہ بیان فرمائیے فرمایا اسے بیٹھے اگر تم انہیں دیکھتے تو گویا طلوع ہوتا ہوا سورج رکھ لیا۔ (دارمی)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جابریہ حالت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ پس میں بھی رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف دیکھنا اور کبھی چاند کی طرف اور آپ کے اوپر ہر گز  
عزیز تھا۔ اُس وقت میرے نزدیک تو آپ چاند سے زیادہ خوبصورت  
تھے۔

(ترمذی، حارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ گریبا صبح چہرہ نور  
میں پھر تھا اور شام میں کسی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تیز  
رنگارنگی، گہرا نہر میں آپ کے لیے سمیٹ دی جاتی تھی۔ ہم فریادیں جاتے  
کہ مشقت میں ڈال دیتے اور آپ کا وہ عہد معمول چھٹا ہوتا تھا۔

(ترمذی)

حضرت جابر بن سمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک ہڈیاں ہڈیوں سے پھٹی تھیں۔ آپ کا ہنسنے  
صرف خشم کی حد تک ہوتا۔ جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو کہتا کہ دونوں  
آنکھوں میں سرسبز ہے لیکن سر سرخ نہیں لگایا ہوتا تھا۔

(ترمذی)

## تیسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے اوپر کے دونوں اگلے دندان مبارک کے درمیان ہموار  
سافلا تھا۔ جب گنگو فرات سے نودیکھا لانا کہ گویا ان دونوں دندان مبارک  
کے درمیان سے نوزنکل رہے۔ (حارمی)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غم میں ہوتے تو چہرہ اور دیکھتا تھا۔  
پھر نہ چہرہ یوں محسوس ہوتا کہ گویا چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم اس بات کو  
پہچان لیا کرتے۔ (مشفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی  
لوہ کار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت گیا کرتا تھا۔ وہ بیمار پڑ گیا  
تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی عیادت کے لیے تشریف لے

فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَذَا الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حَلَّةٌ حُمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ  
عِنْدِي مِنَ الْقَمَرِ

(رواہ الترمذی والدارمی)

۵۵۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ  
مِنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ  
تَجُورِي فِي دُجُومٍ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا اسْتَرَمَّ فِي مَشْيِهِ  
مِنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَشَدِّ  
الْأَرْضِ تَلَوًى لَهُ إِذَا لَمْ يُجِدْ أَنْفُسًا كَلَّتْ  
لَعْنَةُ مُكَذِّبِيهِ -

(رواہ الترمذی)

۵۵۴۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِي سَائِ  
رِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ وَكَانَ  
لَا يَضَعُهَا إِلَّا تَسْمًا وَكَثُرًا إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ  
أَكْعَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَكِنَّ يَأْكُلُ -

(رواہ الترمذی)

۵۵۴۹ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْخَجَ النَّبِيِّينَ إِذَا تَكَلَّمَ رَأَى  
كَالْمُرُورِ بِحُجْرٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمَانَ -

(رواہ الدارمی)

۵۵۵۰ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَرَامَ وَجْهُهُ  
حَتَّى كَانَ وَجْهُهُ قُطْعَةً كَمُرٍ وَكَانَ نَعْرِفُ ذَلِكَ  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۵۱ وَكَانَ أَمْسَ أَنْ فَلَا مَا يَهْرُؤُا كَانَ  
يُحْدِثُ لَيْلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْ قَاتَا  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَوَجَدَ أَبَاهُ



گئے۔ پس اُس کے باپ کو اُس کے سر ہانے پایا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: اے یہودی! میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ پر توریت نازل فرمائی۔ کیا تم توریت میں میری تعریف و توصیف اور میری آمد کا ذکر پاتے ہو؟ اُس نے کہا: نہیں۔ مگر اُس نے کہا: میں نہیں۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم! ہم آپ کی تعریف و توصیف اور آمد کا ذکر توریت میں پاتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آپ کو نبی ہونے کا ذکر اور مگر اللہ اور جیکب آپ اللہ کے رسول ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ آپ اس کے سر ہانے سے اٹھا دو کیونکہ یہ تمہارا بھائی ہے۔ روایت کیا ہے یہی حق نے دلائل النہیہ میں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جیکب میں رحمت اللہ علیہ ہوں۔ روایت کیا ہے داری اور یہی حق نے شعب الایمان میں۔

عَنْ أَبِيهِمْ يَقْرَأُ التَّوْرَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُودِيُّ ائْتِنَا بِمَا اللَّهُ الْيَزِي أُنْزِلَ التَّوْرَةَ عَلَى مُوسَى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرَةِ نَعِيَّ وَصِدِّي دَمَخَرَجِي قَالَ لَا فَإِنَّ الْعَفْوَ بَلَى وَاللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرَةِ نَعَتَكَ وَصِدَّتَكَ وَدَمَخَرَجَكَ وَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَكْرَاهٍ أَقِيمُوا هَذَا مِنْ عِنْدِ أَبِيهِمْ وَلَوْ أَنَّ أَخَاكُمْ

(بَدَأَهُ الْبَيْتُ فِي دَلِيلِ النُّبُوَّةِ)

۵۵۵۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُرْسَلَةٌ (بَدَأَهُ الدَّارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَا يَتَّحِينَ)

## بَابُ فِي اخْلَاقِهِ وَشَمَائِلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات کا بیان  
پہلی فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی۔ آپ نے مجھ سے اتنی بات نہ کہا۔ نہ یہ کہ کیوں کیا اور کیوں نہ کیا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ محسن ملن داسے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم! میں نہیں جاؤں گا اور میرے دل میں یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے تو ضرور جاؤں گا۔ پس میں باہر نکلا تو ایسے لوگوں کے پاس کھڑا ہو گیا جو بازار میں کھیل رہے تھے۔ اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۵۵۵۲ عَنْ أَبِي قَالَ حَدَّثْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ قَمَا قَالَ فِي أَتٍ وَلَا إِلَهَ صَنَعَتْ وَلَا أَصْنَعَتْ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۵۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ مَلَكًا قَا رَسُولِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَعُلْتُ وَاللَّهُ لَا أَذْهَبُ وَفِي لَقِيَنِي أَنْ أَذْهَبَ لِيَمَّا أَمَرَ فِي يَوْمٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَصْرَ عَلَى صَبِيَّانِ وَهُمَا يَلْعَبُونَ فِي التُّرُوفِ قَا دَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُبِضَ بِقَفَايَ  
مِنْ دَرَاوِي قَانٍ فَتَنَزَّهْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ  
يَا أُنَيْسُ ذَهَبَتْ حَيْثُ أَهْرَازُكَ كُنْتُ لَعْنَةً  
أَذْهَبَ يَا رَسُولَ اللَّهِ -

(رداءہ مسلط)

۵۵۵۳ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَقْبَضُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بَرْدٌ نَجْرَانِي فَوَلَّيْتُ  
الْحَارِثِيَّةَ فَأَدْرَكْتُهَا أَعْرَابِي فَجَبَدْتُ بِرِدَائِي  
جَبْدًا شَدِيدًا وَرَجَعْتُ إِلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي نَجْرَانِي حَتَّى تَنَظَّرْتُ إِلَى صَفْحَةِ  
عَاتِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَا  
أَشْرَفْتُ بِمَا خَاشِيَةُ الْهَرَمِ مِنْ شِدَّةٍ وَجَبْدَةٍ  
ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَسْكُونِي مِنْ مَالِ أَهْلِي لَكِنِّي  
جُودِي فَإِنِّي لَتَفْتَتِ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَضَى ثُمَّ أَمَرَ أَنْ يُعْطَا

(متفق علیہ)

۵۵۵۴ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ فَاشْجَعِ  
النَّاسَ وَلَقَدْ قَدِمَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ  
فَا تَطَلَّقَ النَّاسُ قَبْلَ الصُّبْحِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسُ إِلَى الصُّبْحِ  
وَهُوَ يَقُولُ لَوْ شِئْتُ لَمَّا شَرَعُوا وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ  
لَا فِي طَلْحَةٍ جُرِّي مَا عَلَيْهِ سَرِيحٌ دَفِي عَنِّي  
سَبْعٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُ بَحْرًا -

(متفق علیہ)

۵۵۵۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا -  
(متفق علیہ)

نے پیچھے سے میرے دونوں کندھے پکڑ لیے۔ میں نے اُن کی طرف دیکھا  
تو آپ ہنس رہے تھے۔ فرمایا: اسے اُنہیں اہم دلائل گئے جہاں کے لیے  
میں نے کہا تھا: عرض گزار ہوا: ہاں یا رسول اللہ میں ہار رہا ہوں۔  
(مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ کے اوپر گہرے حاشیے والی نجرانی چادر تھی۔  
ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اور اس کے آپ کی چادر پکڑ کر پوری شدت  
سے اُسے کھینچا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس اعرابی کی تہ تک پہنچ  
گئے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گردن کے کنارے پر  
چادر کے حاشیے کے نشانات دیکھے اُسے شدت کے ساتھ کھینچنے کے  
باعث۔ پھر اُس نے کہا: اے محمد میرے لیے مال کا حکم فرمائیے، اللہ  
کے اُس مال سے جو آپ کے پاس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور ہنس پڑے۔ پھر اُسے دینے کا حکم فرمایا۔  
(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام  
لوگوں سے زیادہ حسین تمام لوگوں سے زیادہ سخی اور تمام لوگوں سے زیادہ  
بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ کو خطہ محروس ہوا تو آواز کی جانب پکے۔ راستے  
میں انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملنے سے گئے ہوئے ملے جو  
آواز کی طرف سب سے پہلے چلے گئے تھے اور فرما رہے تھے: لوگو!  
مذکورہ آپ حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے کی نگلی بیڑی چڑی کے ہنر سوار تھے  
اور آپ کی گردن میں تلوار تھی۔ فرمایا کہ میں نے تو اسے دیکھا پایا ہے۔  
(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہرگز کوئی بات نہیں پوچھی گئی کہ آپ نے نفل نہیں  
فرمایا ہوں۔ (متفق علیہ)



۵۵۵۷ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَمَّانَ بَيْنَ بَيْنَ فَأَعْطَاكَ إِيَّاهُ قَاتِي قَوْمَهُ فَقَالَ أَيْ قَوْمٍ أَسْلَمُوا قَوْمًا لَمْ يَأْتُوا مَحْشَرًا أَلَيْسَ بِإِعْطَاءٍ مَا يَخَافُ الْفَقْرَ.

(رداءہ مسلم)

۵۵۵۸ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بَيْنَمَا هُوَ يُسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْلَعَةً مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلَقَتِ الْأَعْدَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطُرَّ رُكُوعًا إِلَى سَمَرَةٍ فَخَطَفَتْ رِدَائَهُ فَوَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اعْطُونِي رِدَائِي تَوَكَّانَ لِي عَدَاةً هَذِهِ الْوَصَاةُ لَعَنَ لِقَسَمَتِهِ بَيْتَهُ ثُمَّ لَا تَجِدُ رُفَّ بَعْضُ الْأَوَّلَاءِ كَذِبًا وَلَا جَبَابًا.

(رداءہ البخاری)

۵۵۵۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعِدَاةَ جَاءَهُ خَدَمُ الْمَدِينَةِ بِأَنْبِيئِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ فَمَا يَأْتُونَ بِأَنْبَاءٍ إِلَّا عَمَسَ يَدَاهُ فِيهَا قَرِيبًا حَتَّى يَنْزِلَ بِأَلْعِدَاةِ الْمَاءِ رُفَّ فَيَقُوسُ يَدَاهُ فِيهَا.

(رداءہ مسلم)

۵۵۶۰ وَعَنْهُ قَالَ كَانَتْ أَمَةٌ مِنْ أُمَّةٍ أَهْلُ الْمَدِينَةِ تَأْخُذُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ.

(رداءہ البخاری)

۵۵۶۱ وَعَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِي عَقِبِهَا شَوْقٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ لَا أَمْرَ فَلَانِ أَنْظِرْنِي أَعْنَى إِلَيْكَ شَيْئًا حَتَّى أَهْوِي لَكَ حَاجَتَكَ فَقَلَا مَعَهَا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ حَتَّى قَرَعَتْ مِنْ سَاجِدَتَا - (رداءہ مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وفد ہائیں کے درمیان چھیل بھیل کر کہا میں نے آپ سے ملنے کے لئے وفد فرمایا۔ وہ اپنی قوم کے پاس گیا اور کہا کہ اسے روگ مسلمان ہو جاؤ کیونکہ خدا کی قسم، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے وفد فرماتے ہیں کہ فقر سے ڈرتے ہی نہیں۔ (مسلم)

حضرت جُبَیر بن مُطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حُنَین سے روتے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا بعض اعراب سوال کرنے ہوئے آپ سے آچھے یہاں تک کہ آپ ایک کیکر کی طرف مہرور ہوتے چلے گئے۔ آپ کی چادر مبارک ابھ گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرم گئے اللہ فرمایا میری چادر دوسے دو۔ اگر میرے پاس ابن کثول کے برابر بھی اونٹ ہوتے تب بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اللہ تم مجھے بخیر، جنت اللہ بڑی نہیں پاؤ گئے۔

(بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نازِ فہر ادا کر لیتے تو میز پر مشورہ کے خدام ہزنوں میں بانی سے کہ حاضر باگاہ ہر جاتے۔ وہ اس لیے ہزن لاتے کہ آپ ان میں تربت مبارک ڈالتے۔ بعض اوقات دوسری کی میج کرتے تب آپ ان میں دست مبارک ڈالتے تھے۔

(مسلم)

ان سے ہی روایت ہے کہ ابی بکر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی نوٹھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہاتھ پڑ کر جہاں سے جانا چاہتی تھی وہاں سے جاتی۔

(بخاری)

ان سے ہی روایت ہے کہ ایک عورت جس کی عقل میں کچھ کمی تھی عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! مجھے آپ سے کام ہے۔ فرمایا اے اہم نکاح میں کس گئی ہیں؟ کہہ کر تمہاری حاجت پوری ہو جائے گی؟ پس کسی دستے میں آپ اس کے ساتھ تنہا چلے گئے یہاں تک کہ اس نے عرض منور کی حاجت پوری کر لی۔ (مسلم)

انہوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتن گوارا نہ کرے گا۔ اے اللہ گواہاں دیکھتے دیکھتے نہیں تھے۔ ہمارا ملکی کے وقت آپ فرمایا کرتے: اے کیا ہو گیا ہے اُس کی پیشانی خاک آلودہ ہو۔

(بخاری)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! مشرکین کے خلاف دُعا کیجیے۔ فرمایا مجھے سنت کرے کے لیے مبعوث نہیں کیا بلکہ مجھے رحمت بانٹنے کے لیے مبعوث فرمایا گیا ہے۔

(مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کناری پر وہ نشیمن ہو کر سے بھی زیادہ باجیا تھے۔ جب آپ ہا پسندیدہ چیز دیکھتے تو ہم آپ کے چہرہ انور سے جان پیتے۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی کبھار کھینچتے ہوئے نہیں دیکھا کہ خلق مبارک بھی نظر آنے لگتا۔ آپ صرف ہاتھ فرمایا کرتے تھے۔

(بخاری)

ان سے ہی روایت ہے کہ بات کرنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تندی طرح تیزی نہیں دکھاتے تھے۔ آپ بات کرتے تو غفلت کر گئے۔

(متفق علیہ)

اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانہ اقدس میں کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ گھر کا کام کرتے یعنی کھانا پکانے کا اور جب نماز کا وقت ہوتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

(بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب بھی دُعا کا مومن میں سے ایک کا اختیار دیا گیا تو آپ نے اُن میں سے آسان کو اختیار فرمایا بلکہ اُس میں گناہ نہ ہو۔ اگر اُس میں گناہ ہوتا تو آپ اُس سے سب کی نسبت زیادہ دُعا دیتے اور رسول اللہ

۵۵۴۲ وَعَنْهُ قَالَ لَمْ يَنْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتِاَ وَلَا نَعَاْنَا وَلَا سَبَاْنَا كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَحَبَبَةِ مَا لَا تَرِيْبُ جَمِيْعُهُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۵۴۳ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اِنِّىْ لَوِ ابْعَثْتُ نَعَاْنَا وَرَاٰنَا بُوْعْتُ رَحْمَةً -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۵۴۴ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخَدْرِیِّ قَالَ كَانَتِ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَدُوِّ فِیْ خِدَارِهَا فَاِذَا رَاٰی شَيْئًا یُّکْرِهُهُ عَرَفْنَاهُ فِیْ وَجْهِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

۵۵۴۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْبِعًا قَطُّ مَنَاحِمًا حَتّٰی اَرٰی مِنْهُ لَهَوًا فَلَمَّا كَانَ یَتَبَسَّوْ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۵۴۶ وَعَنْهَا قَالَتْ اِنْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَكُنْ یَسْرُوْ الْحَدِیْثَ كَسَرُوْهُ كَانَ یُحَدِّثُ حَدِیْثًا لَوْ عَدَا الْعَادَةُ لَاحْصَاهُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

۵۵۴۷ وَعَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ فِیْ بَیْتِهِ قَالَتْ كَانَ یُكُوْنُ فِیْ مَهْمَةٍ اَوْ لَهْوٍ لِّعَرِّیْ خِدْمَةَ اَهْلِهِ فَاِذَا احْصَرَتْ الصَّلَاةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۵۴۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا حُدِّثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَمْرٍ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَبْسَرُهَا مَا لَمْ یَكُنْ اِحْمًا قَانَ كَانَ اِحْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا اَسْتَقَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى



صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات کا ہرگز کسی جملہ میں لیا ماحول نے اس کے  
کہ اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی ہوئی حد کو نہ مانا، نہ اس کا اللہ کے جملہ میں  
کرتے۔ (شفیق علیہ)۔

انہوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کو  
اپنے دست مبارک سے نہیں ملا، نہ کسی جودت کو اوندہ کسی خادم کو یا رسول نے  
نہاں کہ میں ہمارے لئے کہ اللہ جو آپ کو کسی سے نقصان پہنچا تو اپنے اس  
ساتھ سے انتقام نہیں لیا مگر جبکہ اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی ہوئی حدوں کو نہ  
مانا، نہ اللہ کے لیے انتقام لیتے۔

(مسلم)

### دوسری فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آٹھ سال کی عمر سے میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی، میرے اقوال جو  
نقصان پہنچا اس پر آپ نے کبھی مجھے جانت نہیں کی، اگر آپ کے گھر کا کوئی  
فرد مجھے علامت کرتا تو فرماتے: اسے چھوڑو، اگر قسمت میں ہوا تو ہو  
جائے گا۔ یہ صحابہ کے لفظ ہیں۔ اسے کچھ تبدیلی کے ساتھ یہی ہے  
شب الایمان میں رعایت کیا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نہ عورتوں سے الفاظ استعمال کرتے اللہ نہ تمکنا اللہ آپ  
ہمارے میں چلاتے اور نہ بڑائی کا جملہ بڑائی سے دیتے۔ جبکہ سات کرتے  
اللہ نہ گور فرمایا کرتے تھے۔

(ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم ہمارا کیا عبادت کرتے، ہمارے کے پیچھے چلتے، غلام کی خدمت میں  
قبول فرماتے اللہ گھر پر سوار کیا کرتے تھے۔ خیر کے روز میں  
نے آپ کو گھر سے پردہ کیا جس کی گام گھر کے پوست کی تھی۔ روایت کیا  
اسے ابن ماجہ اور بیہقی نے شب الایمان میں۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَقْعِمَ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ يَنْتَهَكَ  
حُرْمَةً أَوْ يُلَاقِيَ لِقَاءَهُ وَلَوْ بَعْدَ مَا

(شفیق علیہ)

۵۵۶۹ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِسِيَرَةٍ وَلَا بِمَرَاةٍ وَلَا  
لَا بِخَادِمٍ وَلَا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ لَيْلٍ  
مِنْ شَيْءٍ قَطُّ فَيَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِهِ إِلَّا أَنْ يَنْتَهَكَ  
شَيْءًا مِنْ مَعَارِضِ اللَّهِ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ

(رواہ مسلم)

۵۵۷۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ ثَمَانٍ سِتِينَ خَدَمْتُهُ  
عَشْرَ سِنِينَ فَمَا لَمْ يَرْثِ عَلَيَّ شَيْءٌ قَطُّ أَوْ يَفِي  
عَلَيَّ يَدًا قِيَانًا لَمْ يَرْثِ لَمْ يَرْثِ مِنْ أَهْلِهِ قَالَ دَعَا  
قِيَانًا تَوْفِيحِي شَيْءٌ كَانَ هَذَا لَفْظَ الْمَصَارِيحِ  
(رواہ ابوداؤد بیہقی فی شعب الایمان معہ

تفہیم)

۵۵۷۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا وَلَا مُتَلَحِّجًا وَلَا  
سَخَابًا فِي الْأَسْوَابِ وَلَا يَجْزِي بِالشَّيْءِ النَّيْتِ  
وَلَكِنْ يَغْتَمِرُ وَيَصْفَحُ

(رواہ الترمذی)

۵۵۷۲ وَعَنْ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ كَانَ يَحْدُثُ الْمَرِيضَ وَيَتَبَعُ  
الْجَنَازَةَ وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَسْلُوكِ وَيَرْكَبُ  
الْجِمَارَ لَقَدْ رَأَيْتُ يَوْمَ غَيْبِ بَرٍّ عَلَى حَاظِرِ خَطَامَةِ  
لَيْثٍ (رواہ ابوداؤد ماجہ والبیہقی فی شعب  
الایمان)

۵۵۴۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُصُّ نَعْلَهُ وَيَخِيطُ ثَوْبَهُ وَيَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ يَفْعَلُ تَوْبَةً وَيَحْلُبُ شَاةً وَيَحْدُمُ نَفْسَهُ.

(رواه الترمذی)

۵۵۴۲ وَعَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ زَيْدٍ تَنْبِطُ قَالَتْ دَخَلَ نَعْرُ عَلَى زَيْدٍ تَنْبِطُ فَقَالُوا لَهُ حَدِّثْنَا أَحَادِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنْتُ حَارَةً فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ إِلَيَّ فَكَتَبْتُ لَهُ

فَكَانَ إِذَا ذُكِرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا فَلَمَّا ذُكِرْنَا الْآخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا فَلَمَّا ذُكِرْنَا الشَّعَامَ ذَكَرَهَا مَعَنَا فَكُلُّ هَذَا أَحَدٌ تُكْرَمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (رواه الترمذی)

۵۵۴۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَاحَ الرَّجُلُ لَمْ يَزِرْ بَدَاةَ وَثْ بَدَاةَ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْكَاذِبُ يَزِرْ بَدَاةَ وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْكَاذِبُ يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ وَلَمْ يَرْمُقْ مَا رُمِقَ بِهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيلٍ لَهُ.

(رواه الترمذی)

۵۵۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدُ خَرَشِيًّا لَدَيْنَ.

(رواه الترمذی)

۵۵۳۹ وَعَنْ خَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّوِيلَ الصَّمْتِ.

(رواه في شرح السنن)

۵۵۳۸ وَعَنْ خَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِي كَلَامِهِ رَسُولِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مبارک جوتوں کو کھاتھ دیتے اور اپنے کپڑے کو ہلاتے اور اپنے گھر کا کام کرتے جیسے کوئی دوسرا اپنے گھر کا کام کرتا ہے اور فرمایا کہ آپ بھی بشروں میں سے ایک بشر تھے۔ اپنے کپڑوں سے دھوڑو کی جو تین نکال دیتے، اپنی بکری دوہر دیتے اور اپنے ذاتی کام خود کر لیا کرتے۔ (ترمذی)

خابری بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں سننا چاہیے، فرمایا کہ میں حضور کو جیسا کہ تمہارا آپ پر وحی نازل ہوتی تو میرے لیے پیغام بھیجتے اور میں آپ کو کھ دیتا، جب ہم دنیا کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ اس کا ذکر فرماتے اور جب ہم آخرت کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ اس کا ذکر فرماتے اور جب ہم کھانے کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ اس کا ذکر فرماتے۔ یہ تمام باتیں میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق بتا رہا ہوں۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی آدمی سے مصافحہ کرتے تو اپنے دست مبارک کو اس کے اندر سے نہ کھینچتے یہاں تک کہ وہی آدمی اپنے ہاتھ کو کھینچ لیتا اور اس کی طرف سے اپنا رخ اور نہ پھرتے یہاں تک کہ وہی آدمی اپنا منہ پھیر لیتا اور کسی نے نہیں دیکھا کہ آپ نے اپنے ہم جلسوں کے سامنے اپنے گھٹنے پھیلائے ہوں۔

(ترمذی)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی چیز کیل کے لیے اُٹھ کر بیٹھ نہ رکھتے تھے۔

(ترمذی)

حضرت جابر بن سمورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ خاموشی والے تھے۔

(شرح السنن)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ



اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزِیْلُ دَرَجَاتٍ -

علیہ وسلم کے کلام میں اس کی تشریح فرمادے۔

(رداء ابو داؤد)

(ابو داؤد)

۵۵۴۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تباری طرح تبارک و تعالیٰ کیسے جانتے تھے بلکہ آپ کے کلام میں

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْرُدُ سِرُّهُ هَذَا وَذَکَکَ کَانَ یَتَكَلَّمُ بِکَلِمَةٍ مِّنْهُ فَصَلَّ یَحْفَظُ مَتَّ جَلَسَ

(ترمذی)

(رداء الترمذی)

۵۵۵۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْرٍ

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہاں کسی کو جہنم پہنچا کر دے دیتے تھے نہیں دیکھا۔

قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَسْمَاعًا مِّنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ -

(رداء الترمذی)

(ترمذی)

۵۵۵۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب گفتگو کر لے کے یہ بیٹھے تو ظہر ہلک کو اکبر آسمان کی طرف اٹھایا کرتے تھے۔

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ یَتَحَدَّثُ یُكْثِرُ أَنْ یُرْفَعَ طَرَفُ رَأْسِهِ إِلَى السَّمَاءِ -

(رداء ابو داؤد)

(ابو داؤد)

## تیسری فصل

۵۵۵۲ عَنْ عَبْدِ رَبِّ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَا

عمر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو اپنے اہل و عیال پر مہربان نہیں دیکھا۔ آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؑ کو مدینہ منورہ کے کھولی میں دودھ پلایا جاتا تھا۔ آپ تشریف لے گئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ گئے۔ آپ اندر داخل ہوئے تو دو حواں مبرا تھا جس کی نگرانی کا رافعا باپ کو لے کر آیا تھا۔ آپ اسے لے کر برسرِ دیوار چھوڑ آئے۔ عمر کا بیان ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ کی وفات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا بیٹا ابراہیمؑ بامِ شیر خوارگی میں فوت ہو گیا۔ اس کی دودھ پلانے والی بیوی جو حبسِ بیکار میں رہا کرتی تھی کہ وہاں رہی ہیں۔

رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ لَمْ يَمْسُصْ صَافًا فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ فَبِحُلِّ الْبَيْتِ وَرَأَى لَيْثًا حَنًّا وَكَانَ ظُهُوْرُهُ قَبِيْلاً فَنَأْخُذُهُ فَيَقْبِلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُهُ قَالَ عُمَرُو فَلََمَّا نَعُوْا إِبْرَاهِيْمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِي وَرَأَى مَاكَ فِي السَّمَاءِ فَذَلِكَ لَيْثُ مَرْيَمَ كَمَا كَانَ رَمَاعَةً فِي الْجَنَّةِ -

(رداء مسلم)

(مسلم)

۵۵۵۳ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ يَهُودِيًّا كَانَ يُبَالِغُ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی

فَلَا تَحْزَنْكَانَ لَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَانِيرُ فَتَقَاضِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا يَهُودِيُّ مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ قَالَ كَرَانِي لَا أَقَارِفُكَ يَا مُحَمَّدُ حَتَّى تُعْطِيَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَا أَحْبِسُ مَعَكَ فَبَلَسَ مَعَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالنَّجَافَ الْأَخْدَعَةَ وَالْعَدَاةَ وَكَانَتْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَقَّعُونَ بِمَقَامِهِمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَهُودِيُّ يَحْبِسُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَعَيْتُ رِقِّي أَنْ أَقْلِبَهُ مَعَاهُ وَغَيْرُهُ فَلَمَّا شَرَّجَلُ الدَّهَارِ قَالَ يَهُودِيُّ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَشَطْرُ مَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمَا وَاللَّهِ مَا فَعَلْتُ بِكَ الْإِنْفِي فَعَلْتُ بِكَ الْإِذَارَةَ نَظَرْتُ لِي نَعْتِكَ فِي السُّورَةِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلِدُهُ بِسْمِكُ دُمُهَا جِدَّةٌ بِطَيْبَةِ وَمَلِكُهُ يَا لَشَاوَرِ لَيْسَ بِقَيْظٍ وَلَا عَرِيظٍ وَلَا سَعَابٍ فِي الْأَسْرَاقِ وَلَا مُتَرَقٍّ يَا لَمُشِيٍّ وَلَا قَوْلٍ الْخَتَاءَ أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَهَذَا مَا نِي فَاحْتَمِ فَيَرِي مَا أَنَّكَ اللَّهُ وَكَانَ الْيَهُودِيُّ كَثِيرًا لَمَالِي.

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَالِ الْبُيُوتِ)

۵۵۸۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَدْوَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْثُرُ الْإِنْفِي وَبَيْعُ الْكُفْرِ وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ وَيَقْوِي الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْتِي أَنْ يَسْئَلِي مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ

جس کو نکلاں عالم کہا جاتا تھا اس کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کچھ دینا تھے۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تقاضا کیا کہ آپ نے فرمایا۔ اسے یہودی امیر سے پاس کچھ نہیں ہے کہ تیس دلوں۔ اس نے کہا میں آپ سے اس وقت تک جیبا نہیں ہوں گا جب تک آپ جیل نہ کر دیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اچھا تو میں تمہارے پاس بیٹھا رہتا ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز پڑھ لی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب آئے ڈالنے اور دھماکے رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جان گئے جریہ حضرات اس کے ساتھ کر رہے تھے عزم گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہودی نے آپ کو روک رکھا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرے رہنے کے لئے فرمایا ہے کہ کسی وقتی دغیرہ پر ظلم کروں۔ جب دن چڑھ گیا تو یہودی نے کہا میں گراہی دیتا ہوں کہ نہیں کرنی سہرور اگر اللہ میں گراہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں میں اپنا نصف مال راجھہ میں پیش کرتا ہوں۔ خدا کی قسم میں نے آپ کے ساتھ جو کیا وہ میں نے یہ دیکھنے کے لیے کیا کہ نہ بہت سید آپ کی قربانیاں بیان فرمائی گئی ہے: عمتہ بن عبد اللہ کی جلتے پہنانش مگر کتیرہ ہجرت کرنے کی مگر طیبہ اور ان کا ملک شام ہے۔ نہ وہ بندہ ان میں نہ فتنہ گو، نہ بازاروں میں چلنے والے نہ فتنہ گو کی وضع کرنے والے اور نہ بکلام ہیں۔ میں گراہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی مسیور دگر اللہ اور بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ سب مال ہے۔ اسے آپ اللہ کے حکم سے جس طرح چاہیں خرچ کریں۔ وہ یہودی مال خوار آدمی تھا۔ اسے یہودی نے دلائل البہرہ میں روایت کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن ابی ادوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زیادہ کرتے، باتیں کم کرتے، نماز لمبی پڑھتے، خطبہ مختصر دیتے اور کسی یموہ یا سیکس کے ساتھ چلنے میں عار محسوس نہ کرتے بلکہ ان کی حاجت پوری فرما دیا کرتے تھے۔



فَيَقْضِي لَهُ الْحَاجَةَ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْهَارِثِيُّ)  
 ۵۵۸۵ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكَلِّمُنِي وَلَا تُكَلِّمُكَ وَلَكِنْ تَكَلِّمُ بَيْنَا  
 حِجَّتِي يَوْمَ قَاتِلِ اللَّهِ تَعَالَى فَيَهْدِيهِمْ فَالْهَوُ لَا يُكَلِّمُكَ  
 وَلَكِنْ الْفُلَانُ يَمِينُ يَا أَيُّهَا اللَّهُ يَجْعَلُ دُونَ  
 (رَوَاهُ الرَّصِيدِيُّ)

(نسائی، ہارثی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو جہل نے نبی کریم صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا: ہم آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ اس چیز کو جھٹلاتے ہیں  
 جو آپ سے آئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن کے شعلے میں یہ وحی نازل فرمائی:۔  
 وہ نہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں کو اٹھا کر دے رہے ہیں۔

(ترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے عائشہ! اگر میں چاہوں تو میرے  
 ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں۔ ایک فرشتہ میری بارگاہ میں حاضر ہوا جس کی کمر  
 کمر کے برابر تھی اور کہا کہ آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ آپ  
 نبی بعدہ بنا چاہتے ہیں کہ نبی بادشاہ۔ پس میں نے جبرائیل کی طرف دیکھا تو  
 اُنہوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ ترا طبع اختیار کیجئے اور حضرت ابن عباس کی  
 روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمادے ہیں کہ غرض سے  
 حضرت جبرائیل کی طرف متوجہ ہوئے۔ حضرت جبرائیل نے اُن سے اشارہ کیا کہ  
 ترا طبع اختیار فرما لیجئے۔ پس میں نے کہا کہ نبی بعدہ۔ حضرت مسند علیہ کا بیان  
 ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹیک لگا کر کھانا نہیں  
 کھاتے تھے اور فرماتے: اسی طرح کھاؤں گا جیسے عبد کھاتا ہے اور  
 اسی طرح بیٹھوں گا جیسے عبد بیٹھتا ہے۔

(شرح السنہ)

۵۵۸۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ كُوِّشَتْ لِسَانُ مَعِي  
 حَبَابُ الدَّهَبِ حَيَاتِي مَلَكَ قُلْتُ حُجْرَةُ النَّسَاوِي  
 الْكُتَيْبَةِ فَقَالَ إِنَّ رَبِّي يَفْشِرُهُ عَلَيْكَ السَّلَامُ دَ  
 يَقُولُ إِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا قُلْتُ وَشِئْتَ نَبِيًّا  
 مَلِكًا كُنْتُ لَوْ إِنْ جِبْرِيلُ مَا شَارَا لَتَ أَتَ  
 صَنَعْتَ نَفْسَكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتْ قَتَّ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ  
 كَالْمَسِيرَةِ فَأَشَارَ جِبْرِيلُ بِبِيَدِهِ أَنْ تَوَاضَعَ  
 فَقُلْتُ نَبِيًّا عَبْدًا قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْدُوكَ لَكَ لَا يَأْكُلُ مَتْنِكَ يَقُولُ  
 أَكُلْ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ وَأَجْلِسْ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ  
 (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْرِ)

## بَابُ لِمَبْعَثِ وَبَدَاءِ الْوَحْيِ آپ کی بعثت اور وحی کی ابتدا پہلی فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کو پچیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا گیا۔ آپ تیس سال تک  
 مکہ میں رہے اور وحی نازل ہوئی۔ پھر ہجرت کا حکم فرمایا گیا اور دس سال  
 وہاں اقامت پذیر رہے اور وصال کے وقت آپ کی عمر ساڑھے تریس سال

۵۵۸۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَمَكَتَ بِمَكَّةَ  
 ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُعْنَى الْبَيْتَ ثُمَّ أُصِرَّ بِالْهَجْرَةِ  
 فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِينَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثِ

دَیْسَتَیْنِ سَنَۃً۔

سال تھی۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

(متفق علیہ)

۵۵۸۸ وَعَنْهُ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشَرَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتِ وَيَرَى الصُّلُوعَ سَبْعَ بَرَسِينَ وَلَا يَرَى شَيْئًا دَلَّامًا يَرِينُ يَوْمًا الْيَوْمَ دَا قَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَتَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَبَرَسَتَيْنِ سَنَةً۔

\_\_\_\_\_ انہوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پندرہ سال تک مکہ میں اقامت پذیر رہے اور ستر سال تک روٹھی دیکھتے رہے اور دوسری کوئی چیز نہ دیکھی اور آٹھ سال آپ کی طرف وحی ہوتی رہی اور دس سال مدینہ منورہ میں رہے اللہ پینسٹھ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

(متفق علیہ)

۵۵۸۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِهِ بَرَسَتَيْنِ سَنَةً۔

\_\_\_\_\_ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساٹھ سال کے سر پر دو فات دی۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

(متفق علیہ)

۵۵۹۰ وَعَنْهُ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبَرَسَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبَرَسَتَيْنِ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبَرَسَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَغَوِيُّ ثَلَاثٌ وَبَرَسَتَيْنِ أَلْفًا)

\_\_\_\_\_ انہوں نے ہی فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی حضرت ابو بکر کی عمر بھی تریسٹھ سال اور حضرت عمر فاروق کی عمر بھی تریسٹھ سال تھی۔ (مسلم) اور محمد بن اسماعیل بخاری نے فرمایا کہ تریسٹھ کی روایتیں زیادہ ہیں۔

۵۵۹۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَذَلَّ سَابِقِي بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ التَّوَكُّلِ الْوَدَّاءِ الشَّادِقَةِ فِي التَّوَكُّلِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْهُ وَتَلَّ قَلْبُ الصُّبْحِ تَعْرِحُتُ بِالْبُيُوتِ الْخَالَةِ وَكَانَ يَخْلَعُهَا بِخَارِجِهَا فَيَسْحَكُ فِيهِ وَهُوَ التَّعْبُدُ اللَّيَالِي ذَوَاتِ الْعَدَا وَقَبْلَ أَنْ يَكُونُ إِلَى أَهْلِهِ وَيَسْتَدْرِكُ إِلَيْكَ ثُمَّ يَسْجُدُ لِي حَذِيحَةً فَيَسْرُدُ لِي بِمِثْلِهَا حَتَّى جَاءَهُ الْعَقِي وَهُوَ فِي خَارِجِهَا فَبَاءَهُ الْمَلِكُ فَقَالَ أَفَرَأَيْتَ مَا أَنَا بِقَارِي قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُحْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ أَفَرَأَيْتَ مَا أَنَا بِقَارِي قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الشَّارِبَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُحْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ أَفَرَأَيْتَ

\_\_\_\_\_ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہرہ کی ابتدا نہیں ہوئی مگر چند ہی سچے خوابوں سے۔ آپ کوئی خواب نہ دیکھتے مگر وہ سچ کی روشنی میں ظاہر ہو جاتا۔ پہر آپ تنہائی کو پسند کرتے تھے اور غارِ حرا میں عورت گزینے سے بچتے۔ آپ کئی کئی راتیں اس میں عبادت کرتے ہوئے گزار دیا کرتے تھے اللہ چہرے کے گرد مالوں کی طرف روتے اور کھانے پینے کی چیزیں سے جایا کرتے تھے۔ پہر حضرت نبی کریم کی طرف روٹنے اور اتنی ہی راتوں کے لیے کھانا پینا سے جاتے یہاں تک کہ حق انگیا جبکہ آپ غارِ حرا میں تھے۔ آپ کے پاس ایک لڑکتہ آیا اور کہا:۔۔۔ پڑھیے۔ میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس نے مجھے پکڑا اور دلیا یہاں تک کہ مجھ سے اُسے شفقت پہنچی۔ پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا: پڑھیے میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پس مجھے پکڑ کر دواہ دیا۔ یہاں تک کہ مجھ سے اُسے شفقت پہنچی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا: پڑھیے۔ میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پس مجھے پکڑ کر تیسری دفعہ دیا۔



قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِيٍّ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّارِثَةُ  
 حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ إِذَا  
 بِأَسْمَٰئِكَ الَّذِي خَلَقَ خَلْقَ الْإِنسَانِ مِنْ عَلَنٍ  
 إِفْرَادًا وَرَبِّكَ الْأَكْثَرُ الَّذِي عَلَّمَ بِأَلْفَاظِهِ عِلْمَهُ  
 الْإِنسَانُ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَوَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجِفُ مُرَادُهُ فَنَدَّكَ  
 عَلَى حَذِيحَةٍ فَقَالَ لِمَ تَلَوْنِي فَوَضَعَهُ  
 حَتَّى وَهَبَ عَنَهُ الرَّوْمُ فَقَالَ لِحَدِيحَةٍ وَتَعَبَهَا  
 الْخَبَرُ لَعَنَ خَرِيشٌ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ حَذِيحَةُ  
 كَلَّا وَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَكُونُ  
 الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ  
 وَتَكُتِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرَى الضَّعِيفَ وَتُجِيبُ  
 عَلَى الْغَائِبِ الْحَقَّ ثُمَّ أَطْلَقَتْ بِهَا حَذِيحَةُ  
 إِلَى وَدَقَةِ بْنِ تَوْقَلِ بْنِ عَمْرِو حَذِيحَةُ فَقَالَتْ  
 لَهُ يَا ابْنَ عَمْرِو اسْمِعْ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ فَقَالَ لَهُ  
 وَدَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَى فَقَالَ وَدَقَةُ  
 هَذَا النَّاسُ مَوْسَى الَّذِي أَسْرَى اللَّهُ عَلَى مُوسَى  
 يَا لَيْلِي كُنْتُ فِيهَا جَدًّا يَا لَيْلِي أَتَوْنُ حَتَّى  
 إِذَا يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَفْرُوحٍ هُمْ قَالَتْ لَعَنَهُ  
 يَأْتِي سَجَلٌ فَتُطْرَقُ بِسَجَلٍ مَا جِئْتُ بِهِ إِلَّا غَوِي وَ  
 إِنَّ يَدِي لَتَكُنِّي يَوْمَكَ أَتُصْرَكُ نَصْرًا مُؤَلَّرًا ثُمَّ لَمَّ  
 يَلْقَبُ وَدَقَةُ أَنَّ تَوْقَلَ وَفَرَّ الْوَحْيُ مَتْنًا عَلَيْهِ  
 وَرَادَ الْبُقَارِيَّ حَتَّى حَزَنَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَمَا يَكُنَّا حَزَنًا عَدَاوَةً مِرَانًا كَتَّ  
 يَخْرُجُ مِنْ رُؤُوسِ سَوَاهِي الْجَبَلِ فَكُلَّمَا  
 أَدْفَى بِدَارِهِ جَبَلٍ يَكُنِّي لَيْلِي نَفْسًا مِنْ قَبْدَى  
 لَهُ حَبْرٌ شَيْءٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ

یہاں تک کہ مجھ سے اُسے مشقت پہنچی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا۔ پر موصوفہ رب  
 کے نام سے میں نے پید کیا۔ انسان کو جسے میں نے خون سے پیدا کیا۔ انسان  
 کو کھپا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا (۹۶: ۱۷۱) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 اُسے کر لے اُور آپ کا دل کانپ رہا تھا۔ حضرت خدیجہ کے پاس تشریف  
 لائے اور فرمایا کہ مجھے کھل اُور حادہ مجھے کھل اُور حادہ۔ میں کھل اُور حادہ  
 گیا، یہاں تک آپ سے خوف و ڈر ہو گیا۔ آپ نے حضرت خدیجہ کو واقعہ  
 بتایا اور فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ حضرت خدیجہ نے کہا: یہ خدا کی قسم،  
 ہرگز ایسا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رُسوا نہیں کرے گا۔ آپ جلد بھی  
 کسے، سچی بات کہتے، دوسرے دل کے جوہر اُٹھاتے، محتاجوں کو کما کر دیتے،  
 مہمان نوازی کرتے اور حق کی طرف جانے والوں کی مدد کرتے ہیں۔  
 پھر حضرت خدیجہ آپ کو ودفن بن نوفل کے پاس لے گئیں جو حضرت خدیجہ  
 کے چچا ناد بھائی تھے۔ کہا اسے بھائی! اذرا اپنے پیچھے کی بات ترغیبیہ۔  
 ودفن نے آپ سے کہا: اسے پیچھے آپ کیا دیکھتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا تھا انہیں بتا دیا۔ پس ودفن نے کہا کہ یہ تو  
 رہی فرشتہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر اتارا تھا کاشش! میں  
 طاقتور ہوتا کاشش! میں اُس وقت تک نہ رہتا۔ جب آپ کی قوم آپ کو  
 نکالے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا دیکھائیں  
 گئے کہا: ہاں، کوئی ایسا فرد نہیں آیا جو آپ جیسی چیز سے کرا یا ہو مگر اُس سے  
 دھمکی دے لیں۔ اگر میں نے اُس دن کرا یا یا لڑ لڑی لڑتے تو آپ کی مدد کروں  
 گا۔ پھر چند روز کے بعد ودفن فوت ہو گئے اور وحی کا سلسلہ بھی بند ہو گیا۔  
 علینہ اللہ بھلائی سے یہ بھی کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھیجیں ہوئے  
 اور ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ کنی مرثیہ آپ نے ادا کیا کہ کس پہاڑ کی چوٹی پر  
 چڑھ کر اپنے آپ کو گرا دیں۔ ایک ودفن آپ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے کہ اپنے آپ  
 کو گرا دیں کہ آپ کو حضرت جبریل نظر آئے اور انہوں نے کہا: یا محمد!  
 آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اس سے آپ کو نعم جاننا کہ اللہ ولی مصلحتی ہو گیا۔

اللَّهُ حَقًّا فَيَسْتَكُنُّ لَدُنَّ الْإِلَهِ حَبَاشُهُ وَكَتَبَتْهُ  
لَكَسْنُهُ -

۵۵۹۲ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّكَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ نُوحٍ قَالَ  
قَبِيَّتُ أَنْ أَمْسَى صَبَحْتُ صَوْتًا عَنِ السَّمَاءِ  
فَوَقَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي حَيَّاكَ نَزَلَ  
بِحِزَامٍ فَأَعَادَ عَلَيَّ كُرْسِيَّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ  
فَجِئْتُ مِنْهُ رُعْبًا حَتَّى كُنْتُ إِلَى الْأَرْضِ  
فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ نَقُلُونِي نَقُلُونِي فَرَقَلُونِي  
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ  
وَرَبُّكَ كَذَبٌ فَزَيَّنَّا لَكَ فُطُورَ السَّجْدِ فَاهْبِزْ  
لَهُمُ حِيَا نُوحِي وَتَنَاجَى -

(متفق علیہ)

۵۵۹۳ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ  
سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا يَأْتِيَنِي  
مِثْلُ مَصَلَّةِ الْجَدْرِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَى  
فَيْفُوسِهِ حَتَّى وَقَدْ دَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَ  
أَحْيَانًا يَتِمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَقْبِي  
مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ  
الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ أَبْرُو فَيَقْصُصُ عَنْهُ  
فَدَلَّ جَوْنَهُ لِيَتَقَصَّدَ عَرَقًا - (متفق علیہ)

۵۵۹۴ وَعَنْ عَمَّادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ  
كُرْبًا لَدُنَّ الْإِلَهِ دَسْرَدٌ وَجْهُهُ دَفِي رَوَايَةُ  
نَكَسَ رَأْسَهُ وَنَكَسَ أَصْحَابَهُ دُودَسْرَهُ  
فَلَمَّا أَشْرَى عَنْهُ رَفَعَهُ رَأْسَهُ -

(رواه مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہی رنگ جانے کے متعلق بیان فرماتے ہوئے  
سنا کہ فرمایا کہ ایک دفتر میں جا رہا تھا کہ آسمان سے ایک آواز سُنی۔ نظر اٹھا  
کر دیکھا تو وہی فرشتہ کسی پرندہ کے آسمان کے درمیان بیٹھا ہوا ہے جو  
غبار حرام میں میرے پاس آیا قلب مجھے اُس سے خوف آیا یہاں تک کہ میں زمین  
کی طرف نازل ہوا۔ میں اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس آیا اللہ کا کہ مجھے کب اٹھا  
دو، مجھے کب اٹھا دو، مجھے کب اٹھا دو۔ پس یہ وہی نازل ہوئی :-  
اسے چارہ اڑھنے دے مجھے محبوب اکھرے ہو جاؤ اور لوگوں کو ڈراؤ اور  
اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور تمہارے دودھ  
برہ (۴: ۷۵) پھر پے در پے اور متواتر وہی آنے لگی۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت  
حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا  
رسول اللہ آپ کے پاس وہی کس طرح آتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ کبھی تو میری آتی ہے جیسے گھنٹی کی آواز اور یہ مجھ پر سب  
سے سخت ہوتی ہے۔ جب یہ ختم ہو جاتی ہے تو میں اُسے یاد کر لیتا ہوں  
اور فرمایا کہ کبھی فرشتہ آدمی کی شکل میں آکر مجھ سے کام کرتا ہے تو میں یاد کر  
لیتا ہوں جو وہ کہتا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے سخت سہوی  
کے دن میں آپ پر وہی نازل ہوتی ہوئی دیکھی ہے اور جب وہ ختم ہو گئی  
تو آپ کی مبارک پیشانی سے پسینہ ٹپک رہا تھا۔

(متفق علیہ)

حضرت عباد بن صہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی  
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب وہی نازل ہوتا تو آپ کو جسمانی طور پر  
تھکیت ہوتی اور چہرہ اللہ کا رنگ بدل جاتا۔ دوسری روایت میں ہے کہ  
آپ سر جھکا لیتے اور آپ کے اصحاب بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے۔ جب  
ختم ہوتی تو سر مبارک کو اٹھاتے۔

(مسلم)



۵۵۹۵۔ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالًا لَمَّا نَزَلَتْ وَاتَّخَذَ  
 عَشِيرَتُكَ الْأَقْرَبِينَ حَرَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ حَتَّى صَوَّغُوا الصَّفَا فَبَعَلُوا بَنَاتِي يَا بَنِيَّ  
 قَهْرًا يَا بَنِيَّ عِدَايَ لِيُطْرَقَ قُرَيْشٌ حَتَّى اجْتَمَعُوا  
 فَبَعَلُوا الرِّجُلَ إِذَا كَرِهَتْ نُسَخَةٌ أَنَّهُ يُخْذِمُ  
 أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَقَامَهُ أَبُو لَهَبٍ  
 وَفَرَّقَنِي فَقَالَ أَرَأَيْتَهُمَا إِنِّي أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ  
 خَيْلًا تُخْرِجُ مِنْ صَفْحِ هَذَا الْبَيْتِ وَرَفِيَ  
 رِوَايَةُ أَنَّ خَيْلًا تُخْرِجُ يَا كُوَادِي سُرِيًّا  
 أَن تُخْرِجَ عَلَيْكُمْ أَلْسِنَهُمْ مُصَدِّقِي قَالُوا لَعَنَهُ  
 مَا حَزَبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا وَدًّا قَالُوا قَاتِي نَذِيرُ  
 لَكُمْ بَيْنَ يَدَيَّ عَذَابٍ شَدِيدٍ قَالُوا أَبُو لَهَبٍ  
 تَبَّ لَكَ أَلَيْهَذَا جَمَعْتُمْ فَتَزَلَّتْ تَبَّتْ يَدَا  
 أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۹۶۔ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالًا بَيْنَمَا  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَسَا  
 الْكُفَّةَ وَجَمْعُهُ قُرَيْشٌ فِي مَجَالِسِهِمْ إِذْ قَالَ  
 قَارِئُ آيَةٍ يَقْرَأُ فِي حُزْنٍ قَالُوا فَيَعْبُدُ  
 إِلَى قَدْرَتِهَا وَدَوْرَتِهَا وَسَلَامًا ثُمَّ يَهْمِلُ حَتَّى  
 إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَأَتْبَعَتْ أَشْقَاهُمْ  
 فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَتَبَّتِ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوا جِئْتُ  
 مَا لَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ  
 مُنْطَلِقًا إِلَى قَاطِمَةَ قَاتِلَتْ نُسُحِي وَتَبَّتِ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتَّى  
 أَلْقَتْهُ عَنْهُ دَا قَاتِلَتْ عَلَيْهِمْ كَسِبُهُمْ فَلَمَّا  
 فَضَّلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ  
 قَالُوا اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِعَدُوِّهِ ثَلَاثًا وَكَأَنَّ إِذَا دَعَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب آیت  
 وَاتَّخَذَ عَشِيرَتُكَ الْأَقْرَبِينَ حَرَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 نازل ہوئی تو بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر نکلتے اور صفا پہاڑی پر  
 چڑھ کر پکارتے گئے کہ اے بنی قریظہ! اے بنی عدی! یعنی قریش کی شاخیں  
 یہاں تک کہ لوگ جمع ہو گئے اور جو نہ نکل سکا اُس نے اپنی جگہ آدمی بھیجا کہ  
 دیکھے کہ بات کیا ہے۔ پس ابو لہب اور دوسرے قریش آ گئے۔ فرمایا کہ تمہارا  
 کیا خیال ہے جبکہ میں تمہیں خبر دوں کہ اس پہاڑ کے پرے سے سوار ہیں۔  
 دوسری روایت میں ہے کہ بتاؤ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ سوار اس قادی  
 سے نکل کر تم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟ سب  
 نے کہا: ہاں کیونکہ ہم نے آپ کو ہمیشہ سچ ہی بولتے سنا ہے۔ فرمایا تو  
 میں تمہیں اُس صفتِ عذاب سے ڈرانے والا ہوں جو تمہارے سامنے  
 ہے۔ ابو لہب نے کہا: تو فریاد ہو، کیا میں اسی سے بچ گیا تھا؟۔  
 پس سورہ لہب نازل ہوئی۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دفعہ کعب کے پاس نماز پڑھتے  
 تھے کہ کسی نے دالے سے کہا: اے گور اہم میں سے کون ہے جو آل  
 عکال کے غریب خانے تک جائے اور وہاں سے لید، غنم اور اونٹن لے لے  
 اور اسے مہلت دے، یہاں تک کہ یہ مجھ سے میں جائے تو اس کے کندھوں  
 کے درمیان رکھ دے گا میں سے ایک بہت بڑا بد بخت آئے گا اور اللہ اسے  
 جہنم کے کندھوں کے درمیان رکھ دیا۔ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد سے  
 میں دن رہے اور وہ ہنسنے لگے کہ مارے ہشی کے ایک دوسرے پر جھک  
 گئے۔ کوئی ہلے والا حضرت فاطمہ کے پاس گیا اور وہ جلدی سے آئیں اور  
 آپ مجھ سے میری موجودگی، یہاں تک کہ غنم کو دھڑکیا اور اُن کی طرف  
 متوجہ ہو کر انہیں بڑا بھلا کہنے لگیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز  
 سے فارغ ہوئے تو میں دفعہ کہا: اے اللہ! قریش کو تجھ پر چھوڑ اور  
 جب آپ دعا کرتے اور جب سوال کرتے تو میں دعا کرتے تھے اللہ عمر بن ہشام  
 کو نہال نیر قہر بن ربیعہ، ولید بن قہر، اسید بن خلف، عقیل بن ابی سہیل

اور عمار بن ولید کو حضرت عبداللہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میں نے بد  
کے روز انہیں بکھرے ہوئے دیکھا۔ پھر کھڑو کہ انہیں بد کے ایک گروہ میں  
میں ڈال دیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گروہ میں  
ڈالے گئے لوگوں پر لعنت کی گئی ہے۔

(متفق علیہ)

وَعَاثَكَ وَلَا دَا سَا سَا نَ ثَلَاثًا اللَّهُمَّ عَلَيكَ بَعْدُ  
بَيْنَ هَاشِمٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَيْسَةَ وَوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ دَائِمَةً  
ابْنِ عَلِيٍّ وَعُتْبَةُ ابْنِ أَبِي مُوَيْطٍ وَعُمَارَةُ بْنُ  
الْوَلِيدِ قَالَ قَالَ صَدُوقُ اللَّهِ قَوْلًا لَّهُ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ مَرَّةً  
يَوْمَ مَدْيَنَ ثُمَّ سَجَدُوا لِي الْقَلْبِيَّ قَلْبِيَّ بَدَأَ  
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
أَتَيْتُ أَصْحَابَ الْقَلْبِيَّ لَعْنَةً -

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ عرس  
گزار ہوئیں۔ یہاں رسول اللہ اکیا آپ پر ایسا دل بھی آیا ہے جو اُحد کے روز  
سے سخت ہو۔ فرمایا کہ تمہاری قوم کی طرف سے جس بدو نے مجھے سب سے  
زیادہ تکلیف پہنچی وہ روزِ عقبہ ہے۔ جبکہ میں نے اپنی جان کو ابنِ عبدیہ  
بیل بن کلال پر پیش کیا تھا، لیکن اس نے قبول نہ کیا جو میں نے چاہا تھا۔  
پس میں غم میں ہو کر ایک جانب چل دیا۔ میرے قرونِ اشغال میں سر اٹھا  
کر دیکھا تو میرے سر پر بادل کے ایک ٹکڑے سے سایہ کر رکھا تھا۔ دیکھا  
تو اس میں جبریل تھے۔ انھوں نے آغاز دیتے ہوئے کہا: بیشک اللہ  
تعالیٰ نے آپ کی قوم کی بات سن لی ہے اور جو انھوں نے جواب دیا ہے۔ آپ  
کی طرف ملکِ الجبال کو بھیجا ہے کہ ان کے متعلق جو چاہیں انہیں حکم فرمائیے  
پس ملکِ الجبال نے پکارتے ہوئے مجھے سلام کیا، پھر کہا: یہاں عتد  
بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی بات سن لی ہے اور آپ کے رب نے  
مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ آپ مجھے کسی کام کا حکم فرمائیں۔ اگر آپ  
چاہیں تو میں ان کے اوپر دلوںِ اشعب پھاڑ دوں کہ وہ دلوں پر رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر گز مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں  
سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو ایسے خدا کی عبادت کریں گے اور اس کے  
ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۷ وَعَنْ عَائِشَةَ أُمِّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ مَا أَتَى عَلَيْكَ يَوْمَكَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ  
أُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ وَكَانَ أَشَدَّ  
مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذَا عَرَضْتُ لَنَفْسِي  
عَلَى ابْنِ عُبَيْدٍ يَا لَيْلَ بْنَ كَلَّالٍ فَلَمْ يَجِبْنِي  
إِلَّا مَا أَرَدْتُ فَكَتَلْتُكَ وَأَنَا مِنْهُمْ وَمَا عَلَيَّ  
وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِجْ إِلَّا يَقْدِرِ التَّخَالُفُ فَوَفَّعْتُ  
رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَطْلَقَتْ فَنَظَرْتُ  
فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ  
قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ  
بَعَثَ إِلَيْكَ مَلِكُ الْجِبَالِ لِيَأْمُرَ بِهَا شِئْتَ  
فَلِيهِمْ قَالَ فَنَادَانِي مَلِكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ  
ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ  
أَنَا مَلِكُ الْجِبَالِ وَكَدَّ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ  
لِيَأْمُرَ بِهَا يَا مَرْكَ إِنَّ شِئْتَ أَنْ أُطِيقَ عَلَيْهِمُ  
الْأَغْشَبِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ  
مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ وَلَا يُشْرِكُ بِهِ  
شَيْئًا -

(متفق علیہ)

۵۵۹۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
۱۴

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبُرَتْ رَبَا عَيْتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشَجَرَ فِي  
رَأْسِهِ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُولُ كَيْفَ  
يُقْلِعُ قَوْمٌ شَجَرًا رَأْسَ نَبِيِّهِمْ وَكُسْرًا رَأْيَاهِنَا  
(نَدَاةٌ مُسَلِّمَةٌ)

۵۵۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا شَتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى  
قَوْمِهِ كَعَلْبًا وَنَبِيٍّ يُنْعِلُ رَّبَا عَيْتِهِمْ لَأَشْتَدَّ  
غَضَبُ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -  
(مُسْتَفْنَى عَنِ)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غزوہ اُحُد میں جب وہ ان مبارک شہید کیے گئے اور  
مبارک مجروح کی گردیاں تو آپ خون مبارک پر پچھتے جاتے اور فرماتے جلتے  
وہ قوم کیسے نجات پائے گی جس نے اپنے نبی کے سر کو زخمی کر دیا اور اُس  
کے دانت شہید کر دیے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو غصہ اُس قوم پر بھڑک اٹھا ہے  
جس نے اپنے نبی کے ساتھ یہ کیا اور اپنے وہابی مبارک کی طرف اشارہ  
فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اُس شخص پر بڑا غصہ ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم لوہا میں قتل کریں۔  
(مشفق علیہ)

## دوسری فصل

اللہ یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي -

## تیسری فصل

یحییٰ بن ابرکثیر کا بیان ہے کہ میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے پوچھا  
کہ قرآن مجید کی سب سے پہلے کیا چیز نازل ہوئی؟ فرمایا کہ سورۃ الفتح۔ میں  
نے کہا کہ لوگ سورۃ الفتح کے متعلق کہتے ہیں: ابو سلمہ نے فرمایا کہ میں نے  
حضرت جابر سے اس کے متعلق پوچھا اور یہی عرض کیا جو تم نے مجھ سے کہا ہے  
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں وہی بتا رہا ہوں جو رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بتایا۔ حضور نے فرمایا کہ میں ایک مہینہ  
ناراض رہا۔ جب میں اپنی غلوت پر رُک کر کچھ تہیجے اُترا۔ مجھے آواز دی  
گئی تو میں نے اپنے دائیں جانب دیکھا لیکن کوئی چیز نظر نہ آئی۔ اپنے بائیں  
جانب دیکھا تب بھی کوئی چیز نظر نہ آئی۔ اپنے پیچھے دیکھا لیکن کوئی چیز نظر نہ آئی  
تو میں نے سر اُپر اٹھایا اور کوئی چیز نہ دیکھی۔ میں نہ سمجھ کے پاس آیا اللہ کہنا  
کہ مجھے چاند اُترھاؤ۔ پس مجھے چاند اُترھاؤ کی گئی اور میرے اوپر ٹھنڈا  
پانی ڈالا گیا۔ پس یہ وہی نازل ہوئی۔ اسے چاند اُترنے والے کے کہنے  
پر ماؤ اور لوگوں کو ڈرو اور اپنے رب کی بشارت بیان کرو اور اپنے کپڑے  
پکڑ کر اُتر۔ تمہیں سے اللہ رب۔ (۴: ۷۵) اور یہ نماز فرض

۵۶۰۰ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا  
سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ  
الْقُرْآنِ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَذْهَبِيُّ قُلْتُ يُقْرَأُونَ  
رَأْسًا بِأَوَّلِهِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرًا  
عَنْ ذَلِكَ وَقُلْتُ لَهُ يَمُوتُ الذَّيْ قُلْتُ فِي  
نَفْسِي فِي جَابِرٍ لَمْ أَحْوَ ثَمَّ إِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَتْ بِحَوَالَةِ  
شَهْرٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ حَوَالِي هَبَطْتُ فَتَوَدَّعْتُ  
فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ أَرِ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ  
يَسَارِي فَلَمْ أَرِ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِي فَلَمْ  
أَرِ شَيْئًا كَرَفَعْتُ رَأْسِي فَدَرَأْتُ شَيْئًا فَانْتَبَهْتُ  
خَدِيجَةً فَقُلْتُ كَيْدُ وَفِي كَيْدُ وَفِي  
وَصَبَّحَا عَلَيَّ مَا وَجَدَا فَتَرَكْتُ يَا أَيُّهَا  
الْمَذْهَبِيُّ تَمَرًا تَوَدَّ وَرَبِّكَ فَكَيْدُ وَ

ثُمَّ يَا بَنِي قَهْلَبَ وَالسَّجْدَ قَا هَجَرَ ذَاكَ قَبْلَ  
أَنْ تُفْرَمَ الصَّلَاةُ -

(متفق علیہ)

ہوئے سے پہلے کہ بات ہے۔

(متفق علیہ)

## بَابُ عَلَامَاتِ النَّبُوَّةِ

پہل فصل

## نبوت کی نشانیوں کا بیان

۵۴۰۱ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جَبْرِئِيلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْفُلَمَّانِ فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ فَاسْتَحْدَرَهُ مِنْهُ عِلْقَةً فَقَالَ هَذَا حَقُّ الشَّيْطَانِ وَمِنْكَ شَعْرٌ عَسَلَهُ فِي طَشِيَةٍ مِنْ ذَهَبٍ يَمْنَأُ رَمَزَ مَرْتَعَةٍ لَكُمْ وَأَعَادَةٌ فِي مَكَانٍ وَحَيَاءُ الْفُلَمَّانِ يَسْمَعُونَ لِي أَوَّلَ يَحْيَى وَظِلُّهُ فَقَالُوا إِنَّ هَذَا قَدْ كُنِيَ قَا سَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَا أَنْ تَكُنْتَ أَرَى أَنَّ الْوَحْيَ فِي صَدْرِهِ -

(رواه مسلم)

۵۴۰۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي لَا أَعْرِفُ حَجْرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ لَأَنْتَ لَا أَعْرِفُهُ الْآنَ - (رواه مسلم)

۵۴۰۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ أَقَلَّ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً قَالُوا هُمُ الْعَبَرُ يُشَقِّتِينَ حَتَّى رَأَوْا جِرَادًا بَيْنَهُمَا (متفق علیہ)

۵۴۰۴ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَلْقَى الشَّقِيُّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَقَتَيْنِ فَرَمَقَةٌ قَرْنَى الْجَبَلِ وَفَرَمَقَةٌ دُرُوبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت جبریل ماضی ہوئے اور آپ لوگوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ آپ کو کچھ کرچٹ لیا۔ پھر کرقلب اطر کر نکالا اور اُس سے گوشت کا ایک ٹکڑا نکال کر کہا کہ یہ آپ میں شیطاں کا حصہ ہے۔ پھر اُسے سونے کے طشت میں آبیہ مزہم سے دھویا اور اُسے چاکر اُس جگر پر رکھ دیا۔ لڑکے دوڑتے ہوئے اپنی والدہ یعنی آپ کی دایہ کے پاس آئے اور کہا کہ خستہ کوئل کر دیا گیا ہے۔ لگا آپ کی طرف دوڑے اور آپ کو لنگ بولا پڑھا تھا۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ سونے کا نشان میں آپ کے سینہ اطر پر دکھایا کرتا تھا۔

(مسلم)

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمایا۔ یہ میں نے مکر مکر کے اُس پتھر کو اچھی طرح جانتا ہوں جو میری پشت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا اور اُسے اب بھی جانتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھایا جائے۔ آپ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے دکھائے یہاں تک کہ انہوں نے براہ کو ان دونوں کے درمیان دیکھا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں چاند کے دو ٹکڑے ہوئے۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر رہا اور دوسرا اُس کے نیچے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ رہنا۔



اشہاداً وار

(متفق علیہ)

۵۴۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ  
 هَلْ يَغْفِرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ قَوْلِي  
 نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى لَكُنْ رَأَيْتَ يَفْعَلُ  
 ذَلِكَ لَأَطْلَانٍ عَلَيَّ دَقَبْتُمْ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي رُحْمًا يُطَا عَيْنُ  
 دَقَبْتُمْ فَمَا فَجَّهْتُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَكْفُ عَيْنُ  
 عَقْبِيهِ وَيَشْفِي بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَوْلِي لَهُ مَا لَكَ فَنَالَ  
 رَأْيَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَحْنًا قَاتِلًا تَارِدًا هَوْلًا وَ  
 أَجْنَحَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّي لَأَخْتَطَفْتُمُ الْمَلَائِكَةَ عَصَا  
 عَصَا -

(رواہ مسلم)

۵۴۰۶ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَارِثٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا  
 وَمُتَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ آتَاةٍ رَجُلٌ  
 كُنْكَرًا الْبَرِّ الْغَافِقَ ثُمَّ أَتَاهُ الْأَخْبَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ  
 قَوْلَهُ السَّيِّئِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ  
 الْبَرَّ يَمْلِكُ قَوْلَ طَائِفَةٍ مِنْ خَلْقِهِ لَكَ خَلْقٌ  
 الطَّيِّبِينَ سَوَّيْتُمْ مِنَ الْخَيْرِ حَتَّى تَطْرُقَ  
 بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا تَكُنْ أَحَدًا إِلَّا اللَّهُ وَكَانَتْ  
 طَائِفَةٌ مِنْ خَلْقِهِ لَكَ خَلْقٌ كَسَوَّيْتُمْ  
 دَلِيلٌ طَائِفَةٌ مِنْ خَلْقِهِ لَكَ خَلْقٌ كَسَوَّيْتُمْ  
 يُخْرِجُ مِنْكُمْ مِثْلَ دَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ  
 يَطْلُبُ مِنْ يَدَيْهِمْ فَلَا يَحْدُ أَحَدًا  
 يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيْسَ يَقْبَلُ اللَّهُ أَحَدًا يَوْمَ  
 يُلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَرِّمَا  
 يَرْجُمُهُ فَلْيَقُولُوا أَلَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ  
 رَسُولٌ قَبْلِكَ قَبْلُ قَبْلُ قَبْلُ قَبْلُ  
 أَعْطَاكَ مَا لَا تَأْخُذُ عَلَيْكَ قَبْلُ قَبْلُ  
 قَبْلُ قَبْلُ قَبْلُ قَبْلُ قَبْلُ قَبْلُ قَبْلُ

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو جہل نے  
 کہا کہ کیا محمدؐ اپنی چہرے کو ہاک آلودہ کرتا ہے؟  
 کہا گیا ہاں۔ اُس نے کہا کہ لات العزى کی قسم، اگر میں اُسے ایسا کرتا ہوں  
 دیکھ لوں تو اُس کی گردن کھن ڈالوں گا وہ آیا اللہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے تو گمان کیا کہ عَصَا کی گردن زدندہ اسے۔  
 وہ آپ کے پاس آیا لیکن اُسے پاؤں دوڑ گیا اور اپنے ہاتھوں سے کھڑے  
 کرنا تھا۔ اُس نے کہا گیا کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ اُس نے کہا کہ میرے  
 اندر اُس کے درمیان لگ کی ایک خندق ہے نیز دشت ہے اور پر ہیں۔  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ میرے نزدیک آتا تو  
 فرشتے اُس کو کھڑے کھڑے کر کے دکھ دیتے۔

(مسلم)

حضرت عدی بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی  
 کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھا کہ ایک شخص نے حاضر ہوا  
 ہر گز نہ نے کی شکایت کی۔ پھر دوسرے نے حاضر ہوا، ہر گز نہ نے کی  
 شکایت کی۔ فرمایا کہ اسے عدی! کیا تم نے جیو دیکھا ہے؟ اگر تہاری زندگی  
 ابھی بھی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک حدیث میری سادہ ہو چکی ہے گی اور کہہ  
 کہ طواف کرے گی اور اُسے اللہ کے برا کسی اللہ کا خون نہیں ہر گز اللہ اگر  
 تہاری زندگی ابھی نہیں ہوئی تو کس سے کہے خزانے ضرور کھولے جائیں گے  
 اور اگر تہاری زندگی ابھی نہیں ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک آدمی بھی بھر سونا یا  
 چاندی کے کھلے گا اور تلاش کرے گا کہ کوئی اسے قبول کرے لیکن  
 ایک شخص بھی نہیں پائے گا جس سے قبول کرے اور تم میں سے ایک شخص  
 ماضی کے روز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا کہ اُس کے اللہ خدا کے دربار  
 کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو مطلب بیان کرے تو فرمائے گا کہ کیا میں نے  
 تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا جس نے تجھ تک احکام پہنچاتے، عرض گزار ہوگا  
 کہیں نہیں۔ فرمائے گا کہ کیا میں نے تجھے ملن دیا اور تجھ پر نفل نہ کیا؟  
 عرض کرے گا کہ کیوں نہیں۔ پس اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو جہنم کے  
 برا کچھ نظر نہیں آئے گا اور اپنے بائیں جانب دیکھے گا تب بھی جہنم کے  
 برا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ لہذا جہنم سے بچو خواہ کچھ کہ ایک کھڑا ہے کہ

بہن کو یہ میسر نہ آئے تو ایک ایسے شخص کے ذریعے ہی بھی حضرت مدنی کا بیان ہے کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ حجروں سے سوار ہوئی اور اس نے کہہ کر طواف کیا اور خدا کے سوا اسے کسی کا خوف نہیں تھا اور میں اُن میں شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہریر کے خزانے کو سوائے ادا کرتا رہا زندگی انتہائی ہی مروت و کرم دیکھ کر گئے جو ابو القاسم غنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی حق بھرا کر گئے گا۔

(بخاری)

يَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ وَالْقَوْمَ النَّارَ  
وَلَوْ بَشَرٌ مَمْرُوقَةٌ فَمَنْ تَوَجَّهَ فَبِكَلِمَةٍ قَبِيحَةٍ  
قَالَ عِدَّتِي قَرَأْتُ الطَّعْنَةَ تَرْتَجِلُ مِنَ الْحَبْرَةِ  
حَتَّى تَطُوفَ بِأَلْكَبَرَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَكُنْتُ  
فِيهِمْ أَفْتَنَكُمْ كُنُوزُ كَثْرَى بَنِي هُرْمُزٍ وَلَكِنْ  
طَلَعَتْ بِكُمْ حَبْرَةٌ لَتَكُونَنَّ مَا قَالَ الشَّيْخُ  
أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ  
مِلَّةً كَثِيرَةً

(رواه البخاری)

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم بھی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کرنے کا غرض سے حاضر ہوئے اور آپ کہیں سے ٹیک لگا کر کعبہ کے سائے میں جلوہ افروز تھے ہمیں مشرکین سے جڑی نکلیت پیٹی تھی۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے اُن کے خلاف دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ بیٹھ گئے، چہرہ اُرد سرخ ہو گیا اور فرمایا: ہمسائے سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی کہیے زمین میں گڑھا کھودا جاتا اور اس میں کھڑکے کاڑ لایا جاتا جو اس کے سر پر رکھا جاتا۔ پھر چکر دو ٹکڑے کر دیے جاتے اور یہ بات بھی اُسے دین سے نہیں چھڑتی تھی اور کسی کو لب کی انگلی سے گشت کے نیچے پڑی اور پھلجھک انگلی کی جاتی لیکن یہ بات بھی اُسے دین سے نہ چھڑتی۔ خدا کی قسم، یہ کام پورا ہو کر رہے گا یہاں تک کہ ایک سوار منہ سے حضرت تک جلدی گا اور خدا کے ہوا کسی سے نہیں ڈھے گا یا اپنی بکریوں کے متعلق بھی میرے سے لیکن تم جلدی کرتے ہو۔

(بخاری)

۵۴۰۶ وَعَنْ خَبَابِ بْنِ الْأَرْتِ قَالَ شَكَّوْنَا  
إِلَى الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُوَدَّ  
بُرْدَةَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَلَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ  
شِدَّةً فَقُلْنَا لَا تَدْعُوا اللَّهَ فَقَعَدَ وَهُوَ  
مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ وَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيهِمْ  
كَانَتْ قَبْلَكُمْ يُحْدِثُكَ فِي الْأَرْضِ فَيَجْعَلُ  
فِيهِ قُبُورًا مِمَّنْ شَارَ فَيُضَمُّ قَوْفَ رَأْسِهِ  
فَيُسْقَى بِأَشْنَيْنِ فَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ  
وَيْتِهِ وَيَمْسُطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ  
لَحْيِهِ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ  
عَنْ وَيْتِهِ قَالُوا كَيْفَ تَمُنُّ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى  
يَكُونَ لَكَ أَكْبَرُ مِنْ صَنَعَا وَلَا يَحْصُرَا مَوْتَ  
لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ أَوَالَيْدُ تَجِبُ عَلَيَّ وَلَكِنْ كُنْتُمْ  
كَسْتَعِجَلُونَ

(رواه البخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت اُمّ حارثہ بنت بھان کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے جو حضرت عباس بن عباس کے کاح میں تھیں۔ ایک دفعہ آپ ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے کہا نکلیا پھر چل کر مبارک سے جڑیں نکالنے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گئے۔ پھر ہنستے ہوئے

۵۴۰۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَارِثَةَ بِنْتِ  
بُهَّانٍ وَكَانَتْ تَحْتُ عِيَادَةَ بَنِي الْعَصَاوِيَةِ  
فَمَا حَلَّ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ  
لَقَبْنِي رَأْسًا قَالَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا يَحْيَىٰ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنَا مِنْ أُمَّتِي عُرُوصًا عَلَى  
عُرَاةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَزْكِبُونَ كَيْبَعُ هَذَا الْبَحْرِ  
مُلُوكًا عَلَى الْأَيْسَرَةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى  
الْأَيْسَرَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ  
يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَدًا عَالِيًا ثُمَّ دَضَعَ رَأْسَهُ  
فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ مَا يَضْحَكُ قَالَ أَنَا مِنْ أُمَّتِي  
عُرُوصًا عَلَى عُرَاةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ  
فِي الْأَوَّلَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ  
يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَدًا قَالَ أَنْتَ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَزَكَيْتَ  
أَمْ حَرَامِي بِالْبَحْرِ فِي زَمَنٍ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعْتَ  
عَنْ دَابَّتِي حَتَّى حَرَجْتَ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكْتَ -

(فَتَفَقَّحُوا فِي الْعِلْمِ)

٥٩٩. وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ خُصَامًا قَدِمَ  
مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَرْدَشَرِهَا وَكَانَ يَبْرُقُ مِثْ  
هَذَا الرِّيحِ قَسَمَ سُفَهَا وَأَهْلِي مَكَّةَ يَقُولُونَ  
إِنَّ مُحَمَّدًا أَمِينُونَ فَقَالَ لَوَ أَنِّي رَأَيْتُ هَذَا  
الرَّجُلَ لَعَلَّ اللَّهَ يَكْشِفُهُ عَنِّي يَوْمَ قَالَ فَاقْبَلْهُ  
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي آرْتِي مِنْ هَذَا الرِّيحِ فَهَلْ  
لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَكُتِبَتْهُ مِنْ يَوْمِ  
اللَّهُ فَلَا مُنْجَلَ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ  
وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
أَمَّا بَعْدُ فَقَالَ أَحَدُ عَلَى كَرِيمَاتِكَ هَذَا  
فَأَعَادَهُمْ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالُوا فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ  
الْكُفَّةِ وَقَوْلَ الشَّحْرِ وَكُلَّ الشَّعْرِ فَمَا سَمِعْتُ

بیدار ہوئے عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا ؟  
 فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کیے گئے جو مسند رکی پشت پر  
 سوار ہو کر باوجود خدا میں جہاد کر سبے ہیں۔ گویا وہ بادشاہ ہیں۔ تختوں پہ یا  
 تختوں پر بادشاہوں کی طرح ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ!  
 اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے اُن میں شامل فرماے۔ آپ نے اُن کے  
 لیے دعا فرمادی۔ پھر مبارک رکھ کر سو گئے۔ پھر بختے ہوئے بیدار ہوئے  
 میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا ؟ فرمایا کہ میری  
 امت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کیے گئے جو جہاد میں جہاد کر رہے ہیں اللہ  
 آگے جلی طرح ہی فرمایا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے  
 دعا کیجیے کہ مجھے اِن میں شامل فرماے۔ فرمایا کہ تم پہلے گروہ میں ہو۔ پس  
 حضرت اہم حرام مسند کی صوفی حضرت معاویہ کے زمانے میں نکلیں اور  
 مسند سے نکلنے وقت اپنی سواری سے گھر کہ جاں بحق ہو گئیں۔

(محققان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خدا کا ایک وفد کو کھڑے میں آیا اللہ وہ اندر مشغولہ قبیلے سے تھا جو آسیب کا دم کیا کرتا تھا۔ اُس نے اہل مکتے کے بے وقروں کو کہتے ہوئے سنا کہ تمہارے مصطفیٰ دلائل ہو گیا ہے۔ اُس نے کہا کہ اگر میں اُس آدمی کو دیکھوں تو شاید اُسے میرے ہاتھ سے شفا ہو جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ آپ سے جدا ہو گیا۔ اے محمد! میں اس آسیب کا دم کیا کرتا ہوں، کیا آپ کو ضرورت ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب تصریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، ہم اُن کی تصریف کرتے اللہ اُس سے مدد چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ کہنے والا نہیں اللہ جس کو وہ گمراہ کہے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی مبیڑہ مگر اللہ وہ کہتا ہے، اُس کا کوئی مشربک نہیں اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اُس کے بندے اللہ اُس کے رسول ہیں انا بعد۔ اُس نے کہا کہ اپنے یہ الفاظ پھر دہرائے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر عین وفد دہرایا۔ اُس نے کہا کہ میں نے سو ہزار کلام مستجاب، نیز چار سو گز دل اور شاعرانہ کی باتیں بھی سنی ہیں لیکن آپ کے ان کلمات

وَمِنْكُمْ كَوْمًا تَكَلَّمُوا هَؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْتَ قَامُوسَ الْبَحْرِ  
هَاتِ يَدَكَ أَيْ يَمَنَكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ قَبِلَ  
رَدَاةً مُسْلِمَةً فِي بَعْضِ نَسْخِ الْمَصَارِيحِ بِكَفَنٍ  
قَامُوسَ الْبَحْرِ وَذَكَرَ حَدِيثًا أَيْ هَرِيرَةً وَ  
جَائِزَةً سَمَرَةً يَهْلِكُ كَسْرًا وَالْآخِرُ لَفْظٌ  
عَصَابَةٌ فِي بَابِ الْمَلَا حِو.

نہیں تھے۔ یہ تو سمندر کی تہ تک پہنچے ہوئے ہیں۔ دست مبارک بڑھائیے  
کہ میں اسلام پر آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ لڑی کا بیان ہے کہ اُس نے بیعت  
کر لی (مسلم) اور معاصر کے معنی نسخ میں بَلَّغْتَ تَا عَوْ مَسْ الْبَحْرِ  
ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہ کی دُرُ حَشِیْہِ نیز حضرت جابر بن سمور کی یَقِیْلُ  
یکسائی والی اور دوسری کَتَفَتْ حَقَّ عَصَابَتِہِ والی حدیث  
باب الملاحم میں ذکر کی جا چکی ہے۔

### دوسری فصل

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي۔  
یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

### تیسری فصل

۵۶۱۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ  
بْنُ حَرْبٍ مِنْ رَجُلٍ إِلَى فِي قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمَدِينَةِ  
الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ قَبِيتُ أَنَا بِالنَّجْدِ لَدَى جُمُعَةٍ بِيَتَابٍ  
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هُوَ قُلْتُ  
قَالَ وَكَانَ وَحْيُهُ الْكَلَامُ بَيْنَهُمْ قَدْ دَعَا  
إِلَى عَظِيمٍ بَصْرَى قَدْ دَعَا عَظِيمٍ بَصْرَى  
إِلَى هُوَ قُلْتُ أَنَا هُوَ قُلْتُ هَذَا هُوَ أَهْلُ  
قَوْمٍ قَوْمٌ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ  
نَبِيٌّ قَالُوا لَعَنَهُ قَدْ عَيْتُ فِي نَفْسِي مَنْ قُرَيْشٍ  
قَدْ خَلْنَا عَلَى هُوَ قُلْتُ قَالُوا جَلَسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ  
فَقَالَ أَيْكُمْ أَكْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي  
يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَقُلْتُ أَنَا  
قَالُوا جَلَسْنَا فِي بَيْتٍ يَدَيْهِ قَالُوا جَلَسْنَا أَهْلًا  
خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِرَجُلَيْنِ فَقَالَ قُلْتُ لِمَ دَعَا  
سَأَلَ هَذَا هَذَا الرَّجُلُ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ  
قُلْتُ كَذَبِي فَكُنْ بَرًّا قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَ  
أَيُّمَا لَكُمْ لَوْلَا مَنَافَةُ أَنْ يُؤْخَذَ عَلَى الْكُذْبِ  
لَكُنْ بَرًّا ثُمَّ قَالَ لِيَرْجِعَا بِهِ سَلَّمَ كَيْفَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے  
حضرت ابو سفیان بن حرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ میں  
اُس مدت کے وہاں سفر کیا جبکہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کے درمیان مسافر تھا۔ میں شام ہی میں تھا جبکہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کا گلائی نامہ ہرقل کے پاس پہنچا یا گیا۔ حضرت وحید بن  
وہد نے بصرہ تک پہنچا یا تھا اور گورنر بصرہ نے ہرقل تک۔ ہرقل نے کہا کہ  
جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے کیا اُس کی قوم کا کوئی آدمی یہاں ہے؟  
وگرنہ نہ کہہ۔ اں۔ پس مجھے قریش کی ایک جماعت میں بجا یا گیا۔ ہم ہرقل  
کے پاس پہنچے تو وہیں اُس کے پاس بٹھا دیا گیا۔ اُس نے کہا کہ تم میں سے  
بہمات نسب اُس شخص سے زیادہ کر رہا ہے جس نے نبی ہونے کا دعویٰ  
کیا ہے؟ چنانچہ ابو سفیان نے کہا کہ میں ہوں۔ پس مجھے اُس کے ساتھ  
بٹھا دیا گیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے رکھا۔ پھر اُس نے ترجمان کو  
بلا کر کہا۔ میں اس سے مدعی نبوت کے متعلق کچھ پوچھنے لگا ہوں، اگر  
یہ غلط بیانی کرے تو اس کی تکفیر کر دینا۔ ابو سفیان کا بیان ہے کہ غلط  
کی قسم اگر مجھے یہ فائدہ ہوتا کہ میرا جھوٹا مشہور ہو جائے گا تو میں ضرور  
جھوٹ بولتا۔ پھر اُس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے پوچھ نہ تمنا کہ  
درمیان اُس کا حسب و نسب کیا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ ہم میں مالی نسب  
ہے۔ کہا کہ کیا اُس کے آباء و اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا  
نہیں۔ اُس نے کہا کہ کیا تم اُس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے، اس سے



حَسْبُهُ فَيَكْفُرُ قَالَ قُلْتُ هُوَ قَيْتُ دُوَّ حَسْبُ قَالَ  
 قَوْلُكَ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلَائِكَةٍ قُلْتُ لَا قَالَ قَوْلُ  
 كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ يَا لَيْكِدُ بَ قَبْلُ أَنْ يَقُولَ مَا  
 قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ  
 أَمْ مُضَعَفَاءُ هُوَ قَالَ قُلْتُ بَلْ مُضَعَفَاءُ هُوَ قَالَ  
 أَيْزِيدُ دُنْ أَمْ يَنْصُرُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ  
 يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَزِيدُ أَحَدًا مِنْهُمْ عَنْ  
 دِينِهِمْ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطُهُ لَكَ قَالَ  
 قُلْتُ لَا قَالَ قَوْلُكَ قَاتِلْتُمُوهُ قُلْتُ لَعَنَ قَالَ  
 فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ لِيَا هُ قَالَ قُلْتُ يَكُونُ الْحَرْبُ  
 بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَبْعًا لَا يُصِيبُ مِنْهَا وَنُصِيبُ  
 مِنْهُ قَالَ قَوْلُكَ يَخْبِرُ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ مِنْهُ فِتْ  
 هَلِيكَ وَالْمُدَّةُ لَا تَدْرِي مَا هُوَ مَا نَعَى فِيهَا  
 قَالَ وَاللَّهِ مَا أَمْسَكَتَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أَدْخَلْتُ فِيهَا  
 شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ قَالَ قَوْلُكَ قَاتِلْتُمُوهُ  
 الْقَوْلُ أَحَدًا قَبْلَكَ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِيَرْجِعْ بَيْنَ  
 قُلْ لَكَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ حَسْبٍ فَيَكْفُرْ عَمَّتْ  
 أَنْتَ فَيَكْفُرُ دُوَّ حَسْبٍ وَكَذَلِكَ الرَّسُلُ تَبَعْتُ  
 فِي أَحْسَابٍ قَوْلُهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَتْ فِي  
 آبَائِهِ مَلَائِكَةٌ فَرَعَمَتْ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ  
 مِنْ آبَائِهِ مَلَائِكَةٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مَلَائِكَةً  
 ۲ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ آبَائِهِمْ أَضْعَافُ هُوَ  
 أَمْ أَشْرَافُهُمْ فَقُلْتُ بَلْ مُضَعَفَاءُ هُوَ وَهُمْ  
 آبَائُهُمُ الرَّسُلُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ  
 يَا لَيْكِدُ بَ قَبْلُ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَرَعَمَتْ أَنْ  
 لَا فَعَرَفْتُ أَنَّ لَهُ يَكُونُ يَدَامَ الْكَذِبِ عَلَى  
 السَّامِعِينَ ثُمَّ يَذْهَبُ فَيَكُونُ بِي عَلَى اللَّهِ وَ  
 سَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُ أَحَدًا مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ  
 أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطُهُ لَكَ فَرَعَمَتْ

پہلے جو اُس نے کہا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اُس نے کہا کہ اُس کے پیرو  
 صاحبِ حیثیت ہیں یا کمزور؟ میں نے کہا کہ کمزور ہیں۔ اُس نے کہا: وہ  
 بڑھ رہے ہیں یا گھٹتے ہیں؟ میں نے کہا: بلکہ بڑھ رہے ہیں۔ اُس  
 نے کہا کہ اُس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اُس سے ناراض ہو  
 کر کوئی اُس کے دین سے بھرا رہا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اُس نے  
 کہا کہ کیا تھاری اُس سے لڑائی ہوتی ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ کہا کہ  
 تھاری لڑائیوں کا انجام کیا نکلا؟ میں نے کہا کہ لڑائی اُس کے ہمارے  
 درمیان ڈول کی طرح ہے، کبھی ہمارے ہاتھ اُتر کبھی اُس کے ہاتھ اُتر  
 سنے کہا کہ کیا اُس نے کبھی جہد شکنی کی ہے؟ میں نے کہا: نہیں لیکن  
 اب ہم مرتدِ معاہدہ میں ہیں، انہیں سلام کہ اس میں وہ کیا کہے۔ اُن کا  
 بیان ہے کہ خدا کی قسم، اس کے ہوا میں کوئی ایک بھی غلط لفظ شنائی نہ  
 کر سکا۔ اُس نے کہا کہ کیا یہ بات اُس سے پہلے بھی کسی نے کہی ہے؟  
 میں نے کہا: نہیں۔ پھر اُس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے کہو:۔  
 میں نے تم سے اُس کے حسب کے متعلق پوچھا تو تم نے کہا کہ عالی نسب  
 ہے اور رسول اپنی قوم کے ایسے ہی حسب و نسب میں بحوث فرماتے  
 جاتے ہیں۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اُس کے آباؤ اجداد میں کوئی باغی  
 بڑا ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر اُس کے آباؤ  
 اجداد میں کوئی باغیاء جزا تو میں کہتا کہ وہ اپنے بڑوں کا ملک حاصل کرنا  
 چاہتا ہے۔ میں نے تم سے اُس کے پیروکاروں کے متعلق پوچھا کہ وہ  
 کمزور ہیں یا معتز بنِ قوم نے کہا کہ کمزور ہیں اور رسولوں کے پیروکار وہی  
 ہوتے ہیں۔ میں نے تم سے پوچھا کہ ایسا کہنے سے پہلے کیا تم نے اسے  
 جھوٹ ہونے دیکھا ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا۔ میں نے جہاں نیا کہ  
 ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ لوگوں سے ترجمت نہ ہوئے اور خدا کے متعلق  
 جھوٹ ہونے لگے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اُس کے دین میں داخل  
 ہونے کے بعد کوئی اُس سے ناراض ہو کر اُس دین سے پھرا ہے تو تم  
 نے کہا: نہیں۔ واقعی ایمان کی جی خاصیت ہے جبکہ اُس کی لغتِ دلوں  
 میں گھر کر جاتی ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹتے ہیں تو تم نے  
 کہا کہ بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کا یہی حال ہے یہاں تک کہ مکمل ہو جاتا  
 ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم اُس سے لڑے ہو اور تھرا کر درمیان

أَنْ لَا ذِكْرَكَ إِلَيْكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَكَ طَبَقُ الشَّيْءِ  
الْعَلَوْبِ وَسَا لَتُكَ هَلْ يَزِيدُ وَنَ أَمْرِيْ قُصُوْنَ  
هَزَعَمَتِ الْهَمُّ يَزِيدُ وَنَ ذِكْرَكَ إِلَيْكَ الْإِيمَانُ  
سَتَلِي يَتَمَّ دَسَا لَتُكَ هَلْ قَا كَذَلُمُةَ حَرَسَمَتِ  
أَتَكُمُ قَا كَذَلُمُةَ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ  
سَبْعًا لَا يَكُنْ وَمَنْكُمْ وَتَكُونُ مِنْهُ وَكَذَلِكَ الرَّسُولُ  
تُبْسَلِي تَمَّ تَكُونُ نَهَا الْعَا قِبَةَ دَسَا لَتُكَ هَلْ  
يَعْبُدُ رَفَزَعَمَتِ أَتَكُمُ لَا يَعْبُدُ ذِكْرَكَ إِلَيْكَ الرَّسُولُ  
لَا تَعْبُدُ دَسَا لَتُكَ هَلْ قَا لَ هَذَا الْفَقُولُ أَحَدُ  
قَبْلَهُ فَزَعَمَتِ أَنْ لَا فَكُنْتُ كَتُوكَانَ قَا لَ  
هَذَا الْفَقُولُ أَحَدًا قَبْلَهُ فَكُنْتُ رَجُلًا رَشِيْمًا  
يَقُولُ قَبْلَ قَبْلَهُ قَا لَ تَمَّ قَا لَ بِنَا يَا مَرْكُمُ  
فَلَمَّا يَا مَرْكُمَا يَا لَعَنُوكُمُ وَالْمَرْكُوكُ وَالْقَبْلَةُ  
وَالْحَمَانِي قَا لَ إِنَّ يَكُ مَا تَعْمَلُ حَقًّا كَيْفَ  
يَكُنِي وَهَذَا كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ كَارِيْمٌ وَكَهَذَا أَهْلُهُ  
وَمَنْكُمْ وَكَذَلِكَ أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلَصُ إِلَيْهِ لَا تَحْبِيْبِي  
لِقَائِهِ وَكَو كُنْتُ عِنْدَهُ لَتَكُنْتُ عَنْ قَدَمِيْهِ  
وَلَكَيْلَهُنَّ مَلِكُهُ مَا تَحْتِ قَدَمِيْ تَمَّ دَسَا  
بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَرًا  
مُتَعَمِّلًا عَلَيْهِ قَدَمًا سَبَقَ شَمَامَ الْحَيَاثِ فِي  
بَابِ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ

شرائی ڈول کی طرح رہی ہے کہ کبھی تمہارے ہاتھ میں اندر کبھی اُس کے  
ہاتھ میں۔ رسولوں کو اسی طرح آزمایا جاتا ہے اور انجام رسولوں کے حق میں  
ہوتا ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا وہ عہد شکنی کرتا ہے تو تم نے کہا کہ  
وہ عہد شکنی نہیں کرتا۔ واقعی رسول عہد شکنی نہیں کیا کرتے۔ میں نے تم  
سے پوچھا کہ کیا یہ بات پہلے کسی اُحد نے بھی کہی ہے تو تم نے کہا کہ نہیں بلکہ  
اگر کسی نے یہ بات کہی ہوتی تو میں کتا کہ یہ اس با  
میں اُس پہلی بات کی پیروی کرتا ہے۔ پھر کہا کہ وہ متبہ کن باتوں کا حکم دیتا  
ہے؛ تمہنے کہا کہ وہ ہمیں نازاؤ لکڑا، جلدورچی اور پاک دامنی کا حکم دیتا ہے  
اُس نے کہا:- ہر کچھ تم کہہ رہے ہو اگر یہ درست ہے تو واقعی وہ نبی  
- اُحد میں جانتا تھا کہ وہ ظاہر ہونے والے ہیں لیکن میرا یہ گمان نہیں  
تھا کہ وہ تم میں سے ہوں گے۔ اگر میں اُن تک پہنچ سکتا تو ان کی نیات  
کرنے پسند کرتا۔ اگر میں اُن کے پاس ہوتا تو ان کے قدم دھوتا اور  
مغر بپ اُن کو تک میرے قدموں کے نیچے تک پہنچے گا۔ پھر رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا گراہی نامہ منگوا کر اسے چڑھا دیتا ہوں۔  
محل صریح باب اکتا بت الی الکفار میں مکرر چکی ہے۔

## بَابُ فِي الْمَعْرَاجِ

## معراج کا بیان

### پہلی فصل

۵۶۱۱ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ  
مَالِكِ بْنِ سَعْدَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْكَةِ أُسْرَى بِهِ  
بَيْنَمَا أَنَا فِي الْعُطَيْمِ دَرَسِمَا قَالَ فِي الْحَجْرِ

نقارہ نے حضرت انس بن مالک اور انھوں نے حضرت مالک  
بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے شب معراج کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا:-  
میں حلیم میں تھا اور کئی دفرا دی نے کہا کہ حجر میں بیٹھا تھا کہ میرے



پاس ایک آنے والا آیا اور میرے اس مقام سے اس مقام تک پیر الہی  
حق کی گنتی سے کونے زیر ناز تک اور میرے دل کو کھلا۔ پھر سونے  
کو ایک مشت لایا گیا جو ایمان سے بھر ہوا تھا اور میرے دل کو دھوا اور  
بھر دھو کر کے اسی جگہ رکھ دیا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ میرے پیٹ  
کو اب نہر سے دھوا گیا انسا ایمان دھو کر دھو کر دھو کر دھو کر  
پاس ایک جانور لایا گیا جو پھر سے دھوا گیا اور اس کے ساتھ ایک سلیہ  
تھا جس کو جڑا کر کہا جاتا ہے۔ مگر نظر پر اس کو ایک قدم چڑھتا ہے۔ پس  
مجھے اس پر سوار کیا گیا۔ جبرئیل میرے ساتھ چلے یہاں تک کہ آسمان دنیا  
آگیا اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا کہ جبرئیل۔  
کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ہیں۔ کہا گیا انہیں بلایا  
گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا کہ خوشش آمدید یا محمد! آنے والا آیا اور  
کھول دیا گیا۔ جب میں داخل ہوا تو وہاں حضرت آدم تھے۔ کہا گیا  
کہ یہ آپ کے چچا محمد حضرت آدم ہیں انہیں سلام کر دیجیے۔ پس میں  
نے سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا کہ اچھے بیٹے اور اچھے  
بھائی خوشش آمدید۔ پھر مجھے سے کہ چڑھنے یہاں تک کہ دوسرا آسمان  
آگیا۔ اسے کھولنے کے لیے کہا گیا کہ کون ہیں؟ فرمایا کہ جبرئیل۔  
کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ہیں۔ کہا گیا کہ  
انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا کہ خوشش آمدید، اچھا آئے والا آیا،  
اور کھول دیا گیا۔ جب میں داخل ہوا تو حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ دونوں  
خالد و بھائی تھے۔ کہا کہ یہ حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ ہیں، دونوں کو  
سلام کر دیجیے۔ میں نے سلام کیا اور دونوں نے جواب دیا۔ پھر کہا کہ صالح  
بھائی! نہ صالح نبی خوشش آمدید۔ پھر مجھے سے کہ تیسرے آسمان کی طرف  
چڑھنے اور کھولنے کے لیے کہا۔ کہا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا کہ جبرئیل۔  
کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ہیں۔  
کہا گیا کہ کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا کہ خوشش آمدید اچھا آنے  
والا! پس کھول دیا اور میں داخل ہوا تو وہاں حضرت یوسف تھے۔ کہا  
کہ یہ حضرت یوسف ہیں انہیں سلام کر دیجیے۔ میں نے سلام کیا اور انہوں  
نے جواب دیا۔ پھر کہا خوشش آمدید صالح بھائی! نہ صالح نبی۔ پھر مجھے سے  
کہ چڑھنے آسمان تک پہنچے اور کھولنے کے لیے کہا کہ کون ہے؟

مُصْطَفِيًّا إِذَا تَأْتِي آيَاتُ فَتَنٍ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى  
هَذِهِ يَحْيَىٰ مِنْ تَحْتِهِ نَحْمَدُكَ يَا شَعْرَتِي فَاسْتَحْمَ  
قُلُوبِي ثُمَّ أَتَيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَسْكُورًا بِمَا قَا  
فَقُولَ قُلُوبِي ثُمَّ حُفِي ثُمَّ أُهَيِّدَ وَفِي رَوَابِ  
ثُمَّ هَبِلَ الْبَطْنُ بِمَاءٍ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ ثُمَّ مَلَأَ لَيْتَانَا  
وَجَعَلَهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِدَايَةِ دَوَاتِ الْبَحْلِ وَ  
قَوَى الْجَمَارِ ابْتِغَاءً يَقَالُ لَهُ الْبَرَاءُ يَعْنِي  
حَقْلَهُ عِنْدَ أَهْلِ طَرَفِهِ فَجَعَلْتُ عَلَيْهِ  
فَا تَطْلُقُ فِي جَبْرِئِيلَ حَتَّى آتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَا  
فَا سَلَّمْتُمْ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جَبْرِئِيلُ قِيلَ  
وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ  
الرَّسُولُ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنَزَعَا أَمْرَهُ  
جَاءَهُ فَفَتَنَهُ فَلَمَّا خَلَصْتُ قَرَأَ فِيهَا أَدْمُ فَقَالَ  
هَذَا الْبَرَكُ أَدْمُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ  
قَرَأَ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا ابْنَ الصَّالِحِ  
وَالسَّيِّئِ الصَّالِحِ ثُمَّ صَوَّوْا فِي حَتَّى آتَى السَّمَاءَ  
الثَّانِيَا فَاسَلَّمْتُمْ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جَبْرِئِيلُ  
قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ  
الرَّسُولُ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنَزَعَا أَمْرَهُ  
جَاءَهُ فَفَتَنَهُ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيَى وَعِيسَى وَ  
هَمَّا ابْنَا خَالِيَةً قَالَ هَذَا يَحْيَى وَهَذَا عِيسَى  
فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ قَرَأَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا  
يَا لَأَخِ الصَّالِحِ وَالسَّيِّئِ الصَّالِحِ ثُمَّ صَوَّوْا فِي  
إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَا فَاسَلَّمْتُمْ قِيلَ مَنْ هَذَا  
قَالَ جَبْرِئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ  
قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ الرَّسُولُ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا  
بِهِ فَنَزَعَا أَمْرَهُ جَاءَهُ فَفَتَنَهُ فَلَمَّا خَلَصْتُ  
إِذَا يُوسُفُ قَالَ هَذَا يُوسُفُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ  
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَرَأَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا لَأَخِ



النَّبِيِّ وَالنَّبِيِّ النَّصَابِ ثُمَّ صَعِدَ فِي حَتَّى أَتَى  
السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَمَ قَبِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ  
جِبْرِيلُ قَبِيلُ دَمَنَ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَبِيلُ دَقْدَقِ  
أَنْبِيَاءِ قَبِيلُ قَالِ نَعَمْ قَبِيلُ مَرْحَبًا بِهِمْ قَبِيلُ النَّبِيِّ  
حَيَاةُ قَبِيلُ فَلَمَّا خَلَصَتْ فَرَاذًا إِذْ رَيْسُ قَبِيلِ  
هَذَا إِذْ رَيْسُ قَبِيلِهِ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ  
ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ وَالنَّبِيِّ النَّصَابِ  
ثُمَّ صَعِدَ فِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَمَ  
قَبِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَبِيلُ دَمَنَ مَعَكَ قَالَ  
مُحَمَّدٌ قَبِيلُ دَقْدَقِ أَنْبِيَاءِ قَبِيلُ قَالِ نَعَمْ قَبِيلُ مَرْحَبًا  
بِهِمْ قَبِيلُ النَّبِيِّ حَيَاةُ قَبِيلُ فَلَمَّا خَلَصَتْ فَرَاذًا  
هَذَا رَيْسُ قَبِيلِهِ هَذَا رَيْسُ قَبِيلِهِ عَلَيْهِ  
فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ  
النَّبِيِّ وَالنَّبِيِّ النَّصَابِ ثُمَّ صَعِدَ فِي حَتَّى  
أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَمَ قَبِيلَ مَنْ هَذَا  
قَالَ جِبْرِيلُ قَبِيلُ دَمَنَ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ  
قَبِيلُ دَقْدَقِ أَنْبِيَاءِ قَبِيلُ قَالِ نَعَمْ قَبِيلُ مَرْحَبًا  
بِهِمْ قَبِيلُ النَّبِيِّ حَيَاةُ قَبِيلُ فَلَمَّا خَلَصَتْ فَرَاذًا  
مُوسَى قَالَ هَذَا مُوسَى عَلَيْهِ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ  
فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ وَالنَّبِيِّ  
النَّبِيِّ فَلَمَّا جَاءَ وَرَثَتُ بَنِي قَبِيلِ لَهُ فَأَيْمَنُكَ  
قَالَ أَيْمَنُكَ لَدُنَّ عَلَامًا بَعِثْ بَعِثْ يَدُ خُلُ  
الْبَيْتَةِ مِنْ أُمَّتِهِ أَلَمْ تَرَوْهُمْ يَدُ خُلُهَا مِنْ  
أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ فِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَمَ  
جِبْرِيلُ قَبِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَبِيلُ دَمَنَ  
مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَبِيلُ دَقْدَقِ أَنْبِيَاءِ قَبِيلُ  
قَالَ نَعَمْ قَبِيلُ مَرْحَبًا بِهِمْ قَبِيلُ النَّبِيِّ حَيَاةُ  
فَلَمَّا خَلَصَتْ فَرَاذًا إِذْ رَيْسُ قَبِيلِهِ هَذَا أَلْبَرُكَ  
إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ

فرمایا کہ جبریل جوں کہ گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ  
ہیں کہ گیا کہ کیا انہیں بولا گیا ہے؟ فرمایا ہاں کہ گیا کہ خوش آمدید،  
اچھا آئے والا آیا۔ پس کھول دیا گیا اُنہ میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت  
ادریس تھے کہہ کہ یہ حضرت ادریس ہیں انہیں سلام کر دیجیے۔ پس میں  
نے سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا بد خوش آمدید صالح بھائی  
اور صالح نبی۔ پھر مجھے پانچویں آسمان تک لے کر چڑھے اور کھولنے کے  
یہ کہہ کہ گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبریل جوں کہ گیا کہ آپ کے ساتھ کون  
ہیں؟ فرمایا محمد مصطفیٰ ہیں کہ گیا کہ انہیں بولا گیا ہے؟ فرمایا ہاں کہ  
گیا کہ خوش آمدید اچھا آئے والا آیا۔ پس کھول دیا گیا اور میں اندر  
داخل ہوا تو وہاں حضرت ادریس تھے کہہ کہ یہ حضرت ادریس ہیں انہیں  
سلام کر دیجیے۔ پس میں نے سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا بد  
خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی۔ پھر مجھے لے کر چڑھے آسمان تک  
گئے اور کھولنے کے یہ کہہ کہ گیا کہ کون ہے؟ فرمایا کہ جبریل جوں  
کہ گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ہیں کہ گیا کہ انہیں  
بولا گیا ہے؟ فرمایا ہاں کہ گیا کہ خوش آمدید اچھا آئے والا آیا۔  
پس کھول دیا گیا اور میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت موسیٰ تھے کہہ کہ  
یہ حضرت موسیٰ ہیں انہیں سلام کر دیجیے۔ میں نے سلام کیا اور انہوں  
نے جواب دیا۔ پھر کہا بد خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی۔ میں آگے  
برجھا تو وہ روئے کہہ کہ گیا کہ آپ کس بات پر روئے؟ فرمایا کہ یہ نوح  
میرے بد مبعوث فرمائے گئے اور میری امت کی نسبت ان کی امت  
کے زیادہ افراد جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر مجھے ساتویں آسمان تک  
لے گئے اور کھولنے کے یہ کہہ کہ گیا کہ کون ہے؟ فرمایا کہ جبریل  
جوں کہ گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ہیں کہہ کہ  
گیا کہ انہیں بولا گیا ہے؟ فرمایا ہاں کہ گیا کہ خوش آمدید اچھا آئے  
والا آیا۔ میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ابراہیم تھے کہہ کہ یہ آپ کے  
باپ حضرت ابراہیم ہیں انہیں سلام کر دیجیے۔ پس میں نے سلام کیا اور  
انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی پھر  
مجھے سترہویں آسمان تک لے جایا گیا جس کے ہر حجر کے گوشوں میں  
تھے اور اُس کے پتے اعلیٰ کے کانوں جیسے کہہ کہ یہ سدرۃ المنتہی



السَّلَامَةُ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا لِيْلَيْنِ الصَّالِحِ وَالسَّيِّئِ  
الصَّالِحِ ثُمَّ رَفَعَتْ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَزَادَا  
تَبَقُّهَا مِثْلَ قِلَافٍ هَجَرَ قَادًا قَدَرَهَا مِثْلَ أَذَانِ  
الْوَيْكَةِ قَالَ هَذَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى قَادًا أَرْبَعَةٌ  
أَنْفَاءٌ تَهْوِيَانِ بَابِطَانٍ وَكَهْرَانِ خَاوِرَانِ كُنْتُ  
مَا هَلْ إِنِّي يَا جَبْرَيْلُ قَالَ أَمَّا الْبَابُ هَذَا فَكَهْرَانِ  
فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الْخَاوِرَانِ فَالْيُسُفُ وَالْفُكْرَانِ  
ثُمَّ رَفَعَتْ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ثُمَّ أُنِيتُ بِرَبَاتٍ  
مِنْ عَشِيرٍ قَدَرْتُ مِثْلَ ثَلَاثِينَ قَلْبًا مِثْلَ عَسَلٍ  
فَأَخَذْتُ اللَّذَنَ قَالَ هِيَ الْوُفْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهِمَا  
وَأَمْسَكَتُ ثُمَّ قَرِئْتُ عَلَى الصَّلَاةِ خَمْسِينَ  
صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ فَجَعَلْتُ كَهْرُوتُ عَلَى مُوسَى  
فَقَالَ يَبْنَأُ أَمْرُتُ قُلْتُ أَمْرُتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةً  
كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّكَ أَتَمَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ  
صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ قُلْتُ فَإِنَّ قَدْ جَوَّيْتُ النَّاسَ  
قَبْلَكَ وَهَذَا لَجَعْتُ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَشَدَّ الْمَعَالِجَةِ  
فَارْتَجَعْتُ إِلَى رَبِّكَ فَسَلَّمَ التَّخْفِيفُ لِمَنْ سَلَّمَكَ  
فَجَعَلْتُ قَوْصَمَ عَقِيٍّ عَشْرًا فَجَعَلْتُ إِلَى مُوسَى  
فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلْتُ قَوْصَمَ عَقِيٍّ عَشْرًا  
فَجَعَلْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلْتُ قَوْصَمَ  
عَقِيٍّ عَشْرًا فَجَعَلْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ  
فَجَعَلْتُ قَوْصَمَ عَقِيٍّ عَشْرًا قَا أَمْرُتُ بِعَشْرِ  
صَلَاةٍ كُلَّ يَوْمٍ فَجَعَلْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ  
مِثْلَهُ فَجَعَلْتُ قَا أَمْرُتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةٍ  
كُلَّ يَوْمٍ فَجَعَلْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ يَبْنَأُ أَمْرُتُ  
قُلْتُ أَمْرُتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّكَ  
أَتَمَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةٍ كُلَّ يَوْمٍ  
لِي قَدْ جَوَّيْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَهَذَا لَجَعْتُ بَنِي  
إِسْرَءِيلَ أَشَدَّ الْمَعَالِجَةِ فَارْتَجَعْتُ إِلَى رَبِّكَ

ہے۔ وہاں چار درہنری تھیں، دو باطنی اور دو ظاہری۔ میں نے کہا کہ اسے  
جبرئیل: یہ کیا ہیں؟ کہا کہ درہنری باطنی نہری تو جنت میں ہیں جبکہ ظاہری  
نہری میل اور فرات ہیں۔ پھر مجھے بیت المعمور تک لے گئے پھر میری  
خدمت میں ایک شراب کا برتن، ایک دودھ کا برتن اور ایک شمشاد کا برتن  
دیا گیا۔ میں نے دودھ کو اختیار کیا کہہ کر یہ تو فطرت ہے جس پر آپ  
میں اللہ آپ کی اُمت سے ہے گی۔ پھر مجھ پر روزانہ پڑھنے کے لیے پچاس  
نمازیں فرض فرمائی گئیں۔ میں واپس لوٹا اور حضرت موسیٰ کے پاس  
سے گزرا تو کہا کہ آپ کو کس چیز کا حکم فرمایا گیا ہے؟ میں نے کہا کہ روزانہ  
پچاس نمازوں کا حکم فرمایا گیا ہے۔ کہا کہ آپ کی اُمت روزانہ پچاس  
نمازیں پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتی جبکہ نیک قسم، میں آپ سے  
پہلے لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کو پوری طرح آزمایا  
ہے۔ اپنے رب کی طرف لوٹے اور اپنی اُمت کے لیے تخفیف  
کا سوال کیجیے۔ میں واپس لوٹا تو دس کم کر دی گئیں۔ حضرت موسیٰ  
کی طرف آیا تو انھوں نے مہر دیا۔ واپس گیا تو دس اور کم کر دی  
گئیں۔ حضرت موسیٰ کی طرف آیا تو انھوں نے مہر دیا۔ واپس گیا  
تو دس اور کم کر دی گئیں۔ حضرت موسیٰ کی طرف آیا تو انھوں نے مہر دیا  
کہا۔ واپس گیا تو دس اور کم کر دی گئیں۔ حضرت موسیٰ کی طرف  
آیا تو انھوں نے اسی طرح کہا۔ واپس گیا تو پانچ اور کم کر دی گئیں۔  
حضرت موسیٰ کی طرف آیا تو کہا کہ کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے  
روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ کہا کہ آپ کی اُمت روزانہ  
پانچ نمازوں کی طاقت نہیں رکھتی اور میں لوگوں کا آپ سے پہلے  
تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کو خوب آزمایا ہے۔ لہذا  
اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنی اُمت کے لیے تخفیف کا سوال  
کیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اتنی دفعہ سوال  
کیا کہ مجھے حیا آتی ہے، لہذا میں راضی ہوں اور سر تسلیم خم کرتا ہوں۔  
راوی کا بیان ہے کہ جب آپ آگے بڑھے تو آواز آئی کہ میں نے  
پناہ میں جاری کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف فرمادی۔

(متفق علیہ)

قَالَ الْكَافِيَةُ لَا تَمُوتُ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي سَمِعَ  
اسْتَجَابَتْ وَلِيَّكَ اَرْضِي وَاسْمُهُ قَالَ فَلَمَّا  
حَادَثْتُ كَذَا مَكَادَ امْتَنَيْتُ فَرِيضَتِي وَصَفَّتْ  
عَنْ جِهَادِي -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۶۱۳ دَعَانِ ثَابِتٍ فِي الْبَيْتِ عَنِ النَّبِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكْبَرُ مَا لَكَ بِإِبْرَاهِيمَ وَهُوَ  
قَائِمٌ أَبْيَضٌ طَوِيلٌ قَوِيٌّ أَوَّلُ صُورَةٍ دُونَ الْبَغْلِ  
يَعْمُ حَافِرُهُ وَفِي مَنْحَنِ طَرْفِهِ قُرْبَةُ حَاشِي  
أَكْبَرُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَدْ بَطَلَتْ بِهَا لِحَافَةُ  
الَّتِي تَكْرِيضُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ مَا كَانَ ثُمَّ دَخَلْتُ  
الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ وَرُغَمْتُ ثُمَّ خَرَجْتُ  
فَجَاءَنِي جِبْرِيلُ بِأَنَاءٍ مِنْ حَمْرٍ فَلَنَا مِنْ  
النَّبِيِّ فَخَرَجْتُ اللَّيْلَ فَقَالَ جِبْرِيلُ لَمَحَرَّتِ  
الْفِطْرَةُ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ وَسَأَلَ وَمَسَلْ  
مَعَنَا قَالَ فَاذَا أَنَا يَا أَدَمُ فَرَحَبْتُ فِي دَعَايَ  
يَحْيَى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الشَّائِلَةُ فَاذَا أَنَا  
يُوسُفُ إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسَيْنِ  
قَرِيبَ بَنِي دَعَايَ بِخَيْرٍ قَدْ يُدْكَرُ بِنَا مَدَسِي وَقَالَ  
فِي السَّمَاءِ الشَّائِلَةُ فَاذَا أَنَا يَا إِبْرَاهِيمُ مَسِينَا  
ظَهَرْنَا إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ فَاذَا هُوَ يَدْخُلُهُ  
كُلُّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ  
ثُمَّ ذَهَبَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الْمُنْتَهَى فَاذَا أَدْرَكْنَا  
كَأَذَانِ الْفَيْكَةِ فَاذَا كُنْهَنَا كَالْقَلْبِ فَلَمَّا  
عَلِمْنَا مِنْ أَهْلِ اللَّهِ مَا غَشَيْنَا تَغَيَّرَتْ فَمَا  
أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَّعَمَهَا مِنْ  
حُسْنِهَا وَأَدْعَى إِلَى مَا أَدْعَى فَفَرَضَ عَلَى مَخْشِيَةٍ  
مَلُوكَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ دَلِيلَةٌ فَانْزَلْتُ إِلَى مُوسَى  
فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَيَّ أَمْرًا فَكُنْتُ

ثابت بناتی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سے پاس بڑا قیلا  
گیا ہر سفید اور طویل باندہ ہے، گھر سے بڑا اور حجر سے چھوٹا۔ حد  
نظر پر ایک قدم رکھتا ہے۔ میں اس پر سوار ہو کہ بیت المقدس پہنچا  
قرآن سے ایک سلف سے باندہ دیا جس سے دوسرے انبیاء باندہ  
کرتے تھے۔ پھر میں مسجد میں داخل ہوا اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر  
باہر نکلا تو جبریل دو برتن لے کر آئے۔ ایک برتن میں شراب مکی اور  
دوسرے میں دودھ۔ میں نے دودھ کو اختیار کیا۔ جبریل نے کہا کہ  
آپ نے فطرت کو اختیار فرمایا ہے پھر مجھے لے کر آسمان کی طرف چڑھے۔  
باقی حدیث مثلاً اسی طرح بیان کر کے فرمایا۔ وہاں حضرت آدم تھے۔  
آسمان لے مجھے رہا کہا اور دعائے خیر دی۔ اور فرمایا کہ تیرے آسمان  
میں حضرت یوسف تھے جنھیں نصف مسن مٹا فرمایا گیا تھا۔ اُٹھنے  
بھی اچھی طرح رہا کہا اور حضرت موسیٰ کے رونے کا ذکر نہیں کیا اور  
ساتویں آسمان کے متعلق فرمایا کہ وہاں حضرت ابراہیم بیٹھے تھے اور اپنی  
کریمیت المہدی سے لگائی ہوئی تھی جس میں روزانہ شتر ہزار فرشتے داخل  
ہوتے ہیں اور کسی کی دوبارہ باری نہیں آئے گی۔ پھر مجھے سدۃ السہمی  
نیک لے گئے، جس کے پتے اٹھنی کے کانوں جیسے اور جس کے پھل  
گھڑوں جیسے تھے۔ جب اسے دعا پڑھا اللہ کے حکم سے جس نے  
دعا پڑا اس کا رنگ بدل گیا اور اللہ کی مخلوق میں سے کوئی اس کے  
محاسن بیان میں کر سکتا اور مجھ پر وحی فرمائی گئی جو بھی فرمائی گئی اور روزانہ  
پچاس نازیں پڑھنا فرض فرمایا گیا۔ میں حضرت موسیٰ کی طرف انرا تراکھوں  
نے کہا۔ آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض فرمایا؟ میں نے  
کہا کہ روزانہ پچاس نازیں پڑھنا۔ کہا کہ اپنے رب کی طرف جیسے اور  
تخفیف کا سوال کیجئے کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔



میں نے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے اللہ ان پر تجربہ کر چکا ہوں۔ پس میں اپنے رب کی طرف لوٹا اور عرض گزار ہوا کہ اے رب! میری امت پر تخفیف فرما دے۔ پس مجھ سے پانچ کم کر دی گئیں۔ میں حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا اللہ میں نے کہا کہ میرے لیے پانچ نازیں کم ہو گئی ہیں۔ کہا کہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی لہذا اپنے رب کی طرف جاسیے اللہ تخفیف کا سوال کیجیے۔ فرمایا کہ میں بلا ہر اپنے رب اور حضرت موسیٰ کی طرف آتا ہوں اور یہاں تک کہ فرمایا کہ اے محمد! یہ روزانہ پانچ نازیں ہیں لیکن ہر ایک کا ثواب دس گنا ہے، لہذا یوں یہ پچاس نازیں ہیں۔ جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اسے نہ کیا تو اس کے لیے نیکی کھولی جاتی ہے اور اگر اسے نہ کرے تو اس کے لیے کچھ نہیں جبرائی کا ارادہ کرے اور اسے نہ کرے تو اس کے لیے کچھ نہیں کھلا جاتا اور اگر اسے نہ کرے تو اس کی ایک جزائی کھولی جاتی ہے۔ فرمایا کہ میں اُترا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کے پاس پہنچا اور انھیں بتایا کہ اے اپنے رب کی طرف جاسیے اللہ تخفیف کا سوال کیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس عرض سے سختی کرتا ہوں کہ اپنی رب کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں کہ اب مجھے شرم آتی ہے۔

(مسلم)

ابن شہاب نے حضرت انس سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اوپر سے میرے گھر کی چھت کھولی گئی جبکہ میں مکہ مکرمہ میں تھا اللہ جبریل نازل ہوئے۔ انھوں نے میرے سینے کو کھولا اور اسے آب زمزم سے سقا کیا۔ پھر ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا اور اسے میرے سینے میں اُڑا دیا۔ پھر اسے بلا دیا اور میرا ہاتھ کھڑا کر آسمان کی طرف سے گئے۔ جب آسمان دنیا آیا تو جبریل نے غارِ آسمان سے کہا کہ کھولو پرچا کر رہو؟ فرمایا کہ جبریل ہیں۔ کہا کیا آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَمَّيْن صَلَوةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالِ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَسَلِّهِ التَّخْفِيفَ فَإِنَّ أَمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَإِنِ بَلَوتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتَهُمْ قَالِ قَرِجْتُ إِلَىٰ رَبِّي فَقُلْتُ يَا رَبِّ حَقَّقْ عَلَيَّ أَمْرِي فَحَقَّقَ عَمْرِي خَمْسًا قَرِجْتُ إِلَىٰ مُوسَىٰ فَقُلْتُ حَقَّقْ عَمْرِي خَمْسًا قَالِ إِنْ أَمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ قَالِ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَسَلِّهِ التَّخْفِيفَ قَالِ فَكَمْ أَزَلَّ ارْجِعْ بَيْنَ رَبِّي وَبَيْنَ مُوسَىٰ حَتَّىٰ قَالِ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَواتٍ كُلُّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ بِكُلِّ صَلَوةٍ عَشْرُ فَدَا إِلَيْكَ خَمْسُونَ صَلَوةً مِنْ هَمْ يَحْسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ هَمْ يَسِيئَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ شَيْئَةٌ فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ سَيِّئَةٌ وَاجِدَةٌ قَالِ قَالَتْ حَتَّىٰ انْتَهَيْتُ إِلَىٰ مُوسَىٰ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَسَلِّهِ التَّخْفِيفَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ إِلَىٰ رَبِّي حَتَّىٰ اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۶۱۲ وَعَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبُودَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَّ عَمْرِي سَقَطَ سَيِّئِي وَأَتَانِي بِسَلَمَةٍ فَكَرَلُ جَبْرِيْلَ فَمَرَّ بِ صَدْرِي ثُمَّ عَسَلَهُ بِمَاءٍ لَمْ يَدْرُ شَرُّ خَبَاءٍ يَطْسُتُ قِرْنٌ ذَهَبٍ مُّسْتَكِلٌ فِي حِكْمَةٍ قَدْ يَمَانًا فَأَفْرَعُهُ فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَعَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِسِدِّي فَخَصَّرَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا أَجْتِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جَبْرِيْلُ لِيغَارِ الْبَنَ السَّلَامُ أَفْتَحُ قَالَ مِنْ هَذَا

قَالَ هَذَا جِبْرِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ  
لَعَنَ صَاحِبُ مُنَافَاةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
أُرْسِلْ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ  
الدُّنْيَا إِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى يَمِينِهِ أَسْوَدَةٌ  
وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوَدَةٌ إِذَا نَظَرْنَا قَبْلَ يَمِينِهِ  
صَحَابَكَ فَلَمَّا نَظَرْنَا قَبْلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ  
مَدْرَحِي يَا نَبِيَّ الصَّالِحِ وَالْإِيمَانِ الصَّالِحِ قُلْتُ  
لِجِبْرِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا أَدَمُ وَهَلِيَّةُ  
الْأَسْوَدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ لَسَمُ بَنِيهِ  
قَالَ هَلْ الْيَمِينُ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوَدَةُ  
الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرْنَا عَنْ  
يَمِينِهِ صَحَابَكَ فَلَمَّا نَظَرْنَا قَبْلَ شِمَالِهِ بَكَى حَتَّى  
عُذِرَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِيحَارِزْنَاهَا  
أُمَّتُ فَقَالَ لَهَا حَارِزْنَاهَا وَمِثْلُ مَا قَالَ الْأَوَّلُ  
قَالَ أَسْرُ قَدْ كَرَأْتُهُ وَجِئَا فِي السَّمَوَاتِ  
أَدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ وَمُوسَى وَعِيسَى وَآلِيَاهُمَا  
وَلَمْ يَكُنْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ  
أَدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَلَا بُرَاهِيْمَ فِي السَّمَاءِ  
الثَّانِيَةِ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ  
حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَآبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيِّ كَانَا  
يَقُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ  
عُذِرَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوْرَى أَسْمَعُ فِيهِ  
صُرُفَ الْأَقْلَامِ وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ ذَاكَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللَّهُ عَلَى  
أُمَّتِي حُمُسَيْنِ صَلَوةً كَرَجَعْتُ بِكَ إِلَيْكَ حَتَّى  
مَكَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ مَا كَرِهْتَ اللَّهُ لَكَ  
عَلَى أَهْلِكَ قُلْتُ كَرِهْتُ حُمُسَيْنِ صَلَوةً قَالَ  
فَأَجْعَلْ لِي نَبِيَّ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَطِيعُنِي فَارْجِعْنِي  
فَوَضَعْتُ شَطْرَهَا فَارْجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقُلْتُ

ہیں۔ کہا، اویس جلا گیا ہے، فرمایا، ہاں۔ جب وہ کھولا تو ہم آسمان دنیا کے  
اوپر چلے گئے تو وہاں ایک آدمی بیٹھا تھا جس کے دائیں جانب کچھ جماعتیں  
تھیں اور بائیں جانب کچھ جماعتیں تھیں۔ جب وہ اپنے دائیں جانب دیکھتا تو  
ہنسنے لگتا اور جب اپنے بائیں جانب دیکھتا تو روپوش ہوتا۔ اس نے کہا، خوش  
آئید، صالح نبی اور صالح بیٹے۔ میں نے جبریل سے کہا کہ یہ کون ہے؟  
کہا کہ یہ حضرت آدم ہیں اور ان کے دائیں بائیں ان کی اولاد کی رگوں میں ہیں دائیں  
جانب والوں میں اہل جنت ہیں اور بائیں جانب کی جماعتیں اہل جہنم ہیں۔  
لہذا جب دائیں جانب دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور جب بائیں جانب  
دیکھتے ہیں تو روپوش ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے دوسرے آسمان  
تک لے گئے اور اس کے غاروں سے کھولنے کے لیے کہا اور اس  
کے غاروں نے اسی طرح کہا جیسے پہلے نے کہا تھا۔ حضرت انس کا  
بیان ہے کہ حضور نے آسمانوں میں حضرت آدم، حضرت ابراہیم، حضرت  
موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم کا ذکر فرمایا اور ان کے مقامات  
کی کیفیت بیان نہیں فرمائی۔ میں اتنا ذکر فرمایا کہ حضرت آدم آسمان دنیا  
پر ملے اور حضرت ابراہیم پچھلے آسمان پر۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے  
ابن حزم نے خبر دی کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابو جہر انصاری  
کہا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر مجھے  
اوپر لے گئے یہاں تک کہ ایک میدان ظاہر ہوا جہاں میں تھکوں کے  
چلنے کی آواز سناتا تھا۔ ابن حزم اور حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی  
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہیں میری امت پر پچاس  
نمازیں فرض کی گئیں۔ میں واپس لوٹا، یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کے  
پاس سے گزرا۔ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کے لیے کیا فرض  
فرمایا ہے؟ میں نے کہا کہ پچاس نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ کہا کہ اپنے  
رب کی طرف واپس جاؤ کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔  
میں واپس گیا تو نصف کم کر دیں۔ پس میں حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا اور  
اسی سے کہا کہ نصف کم کر دیں۔ کہا کہ اپنے رب کی طرف جاؤ  
کیونکہ آپ کی امت میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ میں واپس لوٹا تو ان  
کو نصف صاف فرمادیں۔ ان کے پاس واپس آیا تو کہا، اپنے رب  
کی طرف واپس جاؤ کیونکہ آپ کی امت میں یہ طاقت نہیں ہے۔ میں



وَصَمَّ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعِي رَبِّكِ قَدْ أَنتَكِ  
لَا يُطِيعُنِ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ وَصَمَّ شَطْرَهَا  
فَرَجَعْتُ وَالْيَسْرَ فَقَالَ الرَّجْعَةُ إِلَى رَبِّكِ قَدْ أَنتَكِ  
لَا يُطِيعُنِ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَمِائَتُ  
خَمْسُونَ لَأَمْلَأَنَّ لَكَ وَلَدًا فَرَجَعْتُ إِلَى  
مَوْلَى فَقَالَ رَاجِعِي رَبِّكِ فَقُلْتُ اسْتَغْنَيْتُ مِنْ  
رَبِّي ثُمَّ أَطْلَقَنِي فِي حَقِّي أَنْتَهَى بِي إِلَى سَيِّدَاتِي  
الْمَتَمِّهِ وَخَشِيهِنَّ أَلْوَانَ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ  
أَدْخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَا فِيهَا جَنَاتِ الْوُجُوهِ  
إِذَا تَرَابُهَا الْيَسْرُ.

(متفق علیہ)

٥٤١٣ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْهُ بِهَ إِلَى سِدْرَةِ  
الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِي  
مَا يُخْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَإِلَيْهَا  
يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ كَوْفِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ  
إِذَا يَخْتَلَى السِّدْرَةُ مَا يَخْتَلَى قَالَ كَرَّاسٌ وَمِنْ  
ذَهَبٍ قَالَ لَا تُحِطُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ثَلَاثًا أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْعَشْرَ أُعْطِيَ  
خَوَارِجَهُمْ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَغُفْرَانَ لَا يُشْرِكُ اللَّهُ  
مِنْ أَهْلِ سَبْتِنَا الْمُنْجِيَاتِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٥٤١٥ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْجَبَرُودِ  
قَرِيشٍ تَسْأَلُنِي عَنْ مُسْمَايَ فَاَلْتَرْنِي عَنْ  
أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّاسِ لَمْ أَشْرِبْهَا  
فَكُرِيتُ كَرِيًّا مَا كُرِيتُ وَشَلَّةٌ تَرُدُّهُ اللَّهُ  
بِأَنْظَرِ الْبَرِّ مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنَا نَهَمُ  
وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا  
مُوسَى قَامَ يُصَلِّي فَإِذَا رَجُلٌ صَرَبٌ حَقْدٌ

داعیوں کو تو فرمایا کہ یہ پانچ جن اہل حق ہیں سچا کس میں اور میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوا کرتی۔ میں حضرت مرثیٰ کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ اپنے رب کی طرف جاؤ۔ میں نے کہا کہ مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ پھر مجھے لے جایا گیا یہاں تک کہ صدرۃ المستقی پر پہنچے اور اُسے رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا۔ مجھے نہیں معلوم وہ کیا چیز ہے۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو اُس میں سرخیزوں کے گنبد تھے اور اُن کی مٹی مشک تھی۔

(رشد و تکامل)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معراج کرانی گئی تو سدۃ النبی  
پر اس کی انتہا ہو گئی اور وہ چھٹے آسمان پر ہے۔ جو چیز آسمان سے  
چڑھتی ہے اس کی بیاں انتہا ہو جاتی ہے اور پھر اس سے لے  
لی جاتی ہے اور جو چیز اُمپر ہے اُناری جاتی ہے اس کی بھی بیاں انتہا  
ہو جاتی ہے اور بیاں سے لے لی جاتی ہے۔ فرمایا کہ جب سدۃ کو ڈھانپا  
جس چیز نے ڈھانپا وہ محلے کے پہاڑ کے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا فرمائی عیش یعنی آپ کو پانچ نمازیں  
دی گئیں اور سدۃ بنقرہ کی کفری آیتیں دی گئیں اور اس کو بخش دیا گیا جو  
آپ کی امت سے اللہ کے ساتھ کسی کو شک و کفر سے اور اس کے گناہ و مافراصے سے (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خود کو قبر میں دیکھا اور قریش میری سرانجام کے باعث، مجھ سے بیت المقدس کی بعض ایسی چیزیں پرچھ رہے تھے جن کو میں نے دیکھا نہیں تھا۔ مجھے بڑی کوفت ہوئی کہ پہلے ایسی بات کہی نہیں تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے اتھا کر میرے پاس پہنچا دیا کہ جس چیز کے متعلق مجھ سے پرچھتے ہیں دیکھ کر انہیں بتا دیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ انبیاء کرام کی جماعت میں رکھیا اور حضرت موسیٰ کمرے پر پہنچا دیا۔ وہ جانا تھا اور گھنگریا بے بالوں واسے تھے گیا۔

كَانَ مِنْ رِجَالِ شَوْعَةَ فَلَمَّا رَأَىٰ قَائِدُ الْمُؤْمِنِينَ  
أَقْدَبَ النَّاسِ بِهِمْ شَبَابًا عَدُوًّا بَيْنَ مَسْعُورٍ وَالثَّقَلَيْنِ  
فَلَمَّا رَأَىٰ قَائِدُ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهُ نَاسِ بِهِمْ  
صَاحِبُهُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ فَكَانَتِ الصَّلَاةُ قَامَةً لَهُمْ  
فَلَمَّا دَرَعَتْ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ لِي قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ  
هَذَا مَا لَكَ خَازِنُ الشَّارِكِ عَلَيْهِمْ فَانْتَفَتِ  
الرَّيَّةُ قَبْدًا لِي يَا لَسْلَامٍ -  
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

شہرہ قبیلے کے ایک فرد ہیں۔ حضرت عیسیٰ لوگوں کے قریب کھڑے  
ہو کر ناز پڑھ رہے تھے اللہ وہ بظاہر شکل و شبابت عروہ بن مسعود ثقفی سے  
زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علی کھڑے ہو کر ناز پڑھ رہے  
تھے اللہ وہ صلب لوگوں میں انہار سے صاحب یعنی حضور سے زیادہ مشابہت  
رکھتے ہیں۔ پس نماز کا وقت ہو گیا تو میں نے ان کی امامت کی۔ جب  
میں انہار سے فارغ ہو گیا تو ایک کھنے والے نے مجھ سے کہا کہ اسے  
عندراج نامک مینی دار و نہر جہنم ہیں، انہیں سلام کر دیجیے۔ میں نے اس  
کی طرف توجہ کی تو اس نے پہلے مجھے سلام کیا۔ (مسلم)۔

### دوسری فصل

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

وَهَذَا الْكِتَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي -

### تیسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قریش  
نے مجھے جھٹلایا تو میں حجر میں کھڑا ہو گیا تو بیت المقدس کو اللہ تعالیٰ  
نے میرے لیے ظاہر کر دیا تو اس کی جھلکیاں وہ پرچھتے میں دیکھ کر  
انہیں بتا دیتا۔ (مشفق علیہ)

۵۶۱۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كُنَّا بَيْنَ قُرَيْشٍ وَبَيْنَ  
فِي التَّجْرِ فَجَعَلَ اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدَسِ فَطَفِقْتُ  
أَقْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِمْ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ -  
(مُشْفِقٌ عَلَيْهِ)

### معجزات کا بیان

### بَابُ فِي الْمُعْجَزَاتِ

#### پہلی فصل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب میں نے اپنے  
سر پہ پتھر کر کے قدم دیکھے اللہ ہم غار میں تھے تو میں عرض گزار ہوا  
یا رسول اللہ اگر کسی نے ہمارے قدموں کی طرف دیکھی تو وہ ہمیں  
دیکھ لیں گے۔ فرمایا ہاں اسے ابو بکر! ان اللہ کے مشفق تھا کیا خیال  
ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو؟ (مشفق علیہ)

۵۶۱۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ تَقَدَّرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُءُوسِنَا  
وَنَعْنُ فِي الْغَارِ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَذَلِكَ أَحَدًا  
نَظَرُوا لِي قَدَمِهِمْ أَبْصَرُوا فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا  
كُنْتُ يَا شَتَيْنِ اللَّهُ تَالِيَهُمَا -  
(مُشْفِقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ہرمان بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد ماجد سے روایت

۵۶۱۸ وَهْنِ الْبُرْجِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِيهِ آدَةَ



قَالَ لَا يَأْتِيَنَّكَ أَهْلُ بَيْتِي وَلَا يَكُنْ مِنْهُمْ نَفْسٌ وَكَيفَ صَلَّيْتُ  
 حِينَ سَرَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ أَسْرَيْتُنَا لَيْلَتَنَا وَمِنْ الْعَدُوِّ حَتَّى قَامَ قَارِئُ  
 الظُّلُمِ بِكَ وَخَلَا الظُّلُمُ لَيْلًا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ  
 فَرُوِّعَتْ لَنَا مَحْرُورَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ  
 عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَكَرَرْنَا جِدًّا مَا لَوْ سَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا يَسِدَّيْ يَنَامُ عَلَيْهِ  
 وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ قِرْدَةً وَقُلْتُ لَمْ يَأْتِ رَسُولَ اللَّهِ  
 وَأَنَا أَلْفُضُّ مَا حَوْلَكَ فَمَا مَدَّخَرْتُ أَلْفُضُّ  
 مَا حَوْلَكَ فَلَمَّا أَتَا بَرَاعَ مُعِيلٍ قُلْتُ أَفِي غَتِّكَ  
 لَبَنٌ قَالَ نَحْوُ قُلْتُ أَتَحْلِبُ قَالَ نَحْوُ فَاتَّخَذَ  
 شَاةً فَحَلَبَ فِي قَعَبٍ كُتِبَ مِنْ لَبَنٍ وَمَرِحِي  
 إِذَا وَهَمَ بِهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَزِيدُ فِيهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَاتَّبَعْتُ النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُفِّرْتُ أَنْ أَدْرِي قَطْرَةً  
 قَرَأْتُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ  
 عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى يَهْوِيَ اسْتَلَمَهُ لَعَلَّتْ أَطْرَبَ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ فَشَرِبَ حَتَّى تَغِيثْتُ ثُمَّ قَالَ  
 الْكُفْيَانُ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَأَتَيْنَا بَعْدَ  
 مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعْنَا سُرَاقَةَ ابْنِ مَالِكٍ  
 فَقُلْتُ أَيْنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ  
 اللَّهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلِيًّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 سَلَّمَ فَأَرْتَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا فِي جَدَلٍ  
 مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ إِنِّي أَرَاكُمَا دَعَوْتُمَا عَلِيًّا  
 فَأَدْعُوَانِي فَاهْتَمَمْنَا أَنْ أُرَدَّ عَنْكُمَا الظُّلُمُ  
 فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجَنَّا  
 فَجَعَلَ لَا يَكُنِّي أَحَدًا إِلَّا قَالَ كُفْيْتُ مَا هَلُنَا  
 فَلَا يَكُنِّي أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہے کہ انہوں نے حضرت ابو بکرؓ کے گناہ کی کہ مجھے بتائیے آپ دونوں حضرت  
 نے کیسے کیا جبکہ آپ نے رسول اللہؐ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سہجہ  
 کیا تھا، فرمایا کہ ہم رات بھر بیٹے اہل گھسے رہے ہیں یہاں تک کہ دوپہر کو شہر سے  
 بیکر راستہ خالی ہو گیا اور کوئی میں گزر رہا تھا۔ ہمیں ایک بڑا سا پتھر نظر آیا  
 جس کا سا پتھر اُس پر دوپہر نہیں آئی تھی۔ ہم اُس کے پاس اُترے اور  
 یہاں سے نبی کریمؐ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک جگہ اپنے اُترے  
 صاف کر دی تاکہ اُس پر سوجائیں اور اُس پر پوشتیں بچھا دی۔ عرض گزار  
 ہوا کہ یا رسول اللہؐ! سوجائیے، میں آپ کے گرد دوپہر دیتا رہوں گا۔ چنانچہ  
 میں ابھر دوپہر دینے کے لیے نکلتا ہوں نے ایک چم کا ہے کو آتے ہوئے  
 دیکھا۔ کہا، کیا تمہاری بکریاں دودھ دیتی ہیں؟ اُس نے کہا، ہاں۔ میں نے  
 کہا، کیا تم دودھ دوڑ گئے؟ اُس نے کہا، ہاں۔ اُس نے ایک بکری پکڑی  
 اور کوڑی کے پیالے میں دودھ نکالا اور میرے پاس ایک برتن تھا جو میں  
 نے نبی کریمؐ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پانی پینے اور دھونے کے  
 لیے لے لیا تھا۔ پس میں نبی کریمؐ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں  
 حاضر ہوا اور آپؐ کو گچھا نا پسند کیا، اس لیے میرا ہاتھ اڑا یہاں تک کہ آپ  
 غور۔ بیزار ہو گئے تو میں نے شہداء کرنے کے لیے دودھ میں پانی  
 ڈالا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہؐ! گوش فرمائیے، آپ نے کوسٹیں فرمایا  
 تو میں عرض ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ چلنے کا وقت ہو گیا، میں عرض گزار ہوا کہ  
 کیوں نہیں۔ میں سوردی ٹھٹھکے کے بعد ہم چل دیے تو ہمارے پیچے  
 سر اتریں، ایک آگیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہؐ! کوئی ہم حکم لگایا ہے۔  
 فرمایا کہ غم نہ کرو، اللہ تمہارے ہمارے ساتھ ہے۔ پس نبی کریمؐ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے اُس کے خلاف دعا کی تو اُس کے ساتھ اُس کا گھوڑا بھی پیٹ  
 لکے زمین ہی جنس گید، عرض گزار ہوا کہ میرے خیال میں آپؐ نے میرے خلاف  
 دعا کی ہے، اب میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیے بغیر کیجیے، میں تلاش  
 کرنے والوں کو آپؐ کی طرف سے پھر دکلاں گا۔ پس نبی کریمؐ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے اُن کے لیے دعا فرمائی اور وہ منجات پائے جب میں انھیں  
 کوئی حکم کرتے کہ اب دعوہ کرنے کے لئے کہ ضرورت نہیں۔ پس جو میں انھیں دعا سے  
 اسی طرح فرمادیتے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۶۱۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ  
يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
فِي الْأَرْضِ يَخْتَوِفُ فَإِنِ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنِّي سَأُفْلِكُ عَنْ ذَلِكَ لِأَعْلَمَهُمْ  
إِلَّا نَبِيٍّ فَمَا أَذَلَّ أَشْرَاطُ السَّاعَةِ وَمَا أَذَلَّ  
مُطَاعُوا أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَزْعُمُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ  
أَذَلَّ إِلَيْنَا قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِ جَبْرِئِيلُ الرِّفَاعِي  
أَمَّا أَذَلَّ أَشْرَاطُ السَّاعَةِ فَتَارُخُشُ النَّاسِ  
مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَذَلَّ مُطَاعُوا  
يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَنَبَاؤُهُ كَيْدُ حَوْتٍ تَمَازَا  
سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعُ الْوَلَدِ  
فَلَمَّا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ قَالَ أَشْهَدُ  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ يَا رَسُولَ  
اللَّهُ إِنَّ أَيْهَدَ قَوْمٍ بَهْتٌ وَلَا تَهْمَانِ يَعْلَمُوا  
بِاسْلَافِي مِنْ قَبْلِ أَنْ تَسْلَمَ بَسْمُوكُمْ  
فَجَاءَتْ أَيْهَدُ قَوْمًا قَالُوا إِنِّي نَجِّلُ عَبْدَ اللَّهِ  
فِيكُمْ قَالُوا خَيْرًا دَابْنُ خَيْرِيَا وَ  
سَيِّدُكَ دَابْنُ سَيِّدِكَ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا أَعَاذَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ  
فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا شَرُّنَا  
وَابْنُ شَرِّنَا فَمَا تَقْصُودُ قَالَ هَذَا الْكَيْدُ  
كُنْتُ أَهْمًا يَا رَسُولَ اللَّهِ -

(نوعاً البغاثی)

۵۶۲۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاءَ وَرَجَحَ بَلَعْنَا إِيَّاهُ سُبْحَانَ  
وَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ عِذَا دَاكَةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتِي  
لَسْتُ بِسَيِّئَةٍ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَخِيضَهَا الْبَحْرَ لَا  
خَفَضْنَاهَا وَلَا أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ الْكَبَاكِبَ إِلَى

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن  
سالم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے متعلق سنا  
تو زمین پر چل چل کر سب سے کہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں  
حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ میں آپ سے میں چیزیں پرچتا ہوں جنہیں  
نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کی سب سے پہلی نشانی کیا ہے؟ اہل  
جنت کا سب سے پہلا کھانا کیا ہے۔ بچے کو اس کے باپ یا ماں کی طرف  
کونسی چیز کھینچتی ہے؟ فرمایا کہ جہرئیل نے یہ چیز یہ بھی بتائی  
ہیں کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے  
مغرب کی طرف سے جائے گی اور وہ کھانا جس کو اہل جنت سب سے  
پہلے کھائیں گے اور پھل کے جگر کا ناندہ حصہ ہے۔ اور جب مرد کا پانی عورت  
کے پانی پر غالب رہے تو بچے کو کھینچتا ہے اور جب عورت کا پانی غالب  
رہے تو مرد کو کھینچتا ہے۔ کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی ہے کوئی مہمود مگر  
اللہ آمد جب تک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یا رسول اللہ! جب تک یہودی  
بہتان تلاش ہیں انہی سے آپ کے سوال کرنے سے پہلے میرے مسلمان  
ارہانے کا علم ہو گیا تو مجھ پر بہتان باز میں گئے۔ یہودی حاضر بارگاہ  
تو آپ سے فرمایا کہ عبد اللہ تم میں کیسا آدمی ہے؟ کہا کہ ہم میں اچھا ہے  
اللہ اسے اپنا پیشا ہے۔ ہمارا مرد ہے اللہ ہمارے مرد کا پیشا ہے۔ فرمایا  
کیا فیصل ہے اگر عبد اللہ بن سالم مسلمان ہو جائے؟ کہنے لگے کہ اللہ اسے  
اس بات سے بچائے۔ پس حضرت عبد اللہ باہر نکل آئے اللہ کہا کہ میں گواہی  
دیتا ہوں کہ نبی ہے کوئی مہمود مگر اللہ آمد جب تک اہل جنت مسلمان اللہ کے  
رسول ہیں۔ کہنے لگے کہ یہ ہم بڑا آدمی ہے اللہ اسے آدمی کا پیشا ہے  
اللہ تعالیٰ کی عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں اسی چیز سے ڈرتا

(بھاری)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
مشورہ فرمایا جبکہ ہم تک اہل سفیان کے آنے کی خبر نہ تھی۔ حضرت سعد بن عباد  
کوڑے، بوکھڑے گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! انہم ہے جس ذات کی جس  
کے قبضے میں میری جان ہے، اگر آپ حکم فرمائیں کہ ہم سمندر میں گھوڑے  
ٹاوس تو ضرور ڈال دیں گے اللہ حکم فرمائیں کہ ہم تک خدا تک اُن کے سینے



ایں تو ضرور لیا کریں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاد کے لیے لوگوں کو بلایا اور چلے یہاں تک کہ بدر کے مقام پر آکر پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ غلاں کے ڈھیر ہونے کی جگہ ہے اور دست مبارک زمین پر رکھتے ہوئے بتایا کہ یہاں اللہ یہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک رکھنے کی جگہ سے کوئی اور صحرانہ ہوا۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا جبکہ کے بدر کے روز آپ کے ایک پیچھے میں تھے۔ اسے اللہ! میں تجھ سے تیرا عہد اور تیرا وعدہ مانگتا ہوں۔ اسے اللہ اکبر کہتا ہے کہ آج کے جہاد میں جہاد نہ ہو۔ حضرت ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پکڑ کر میں گناہ ہوتے۔ یا رسول اللہ! اس لیے جو آپ نے اپنے رب سے لاری کر لی ہے۔ آپ! ہر شریف اسے اللہ اور میں رکھی تھی اور فرما رہے تھے: ہر شریف میں ہونے والے شکست کھائیں گے اور بیٹھ بھیریں گے۔ (بخاری)

اس سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے روز فرمایا: یہ جبریل ہیں جنہوں نے اپنے گھوڑے کو سر پکڑ رکھا ہے اللہ جگہ اختیار دیں ہوں ہیں۔

(بخاری)

ان سے ہی روایت ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی اس روز ایک مشرک کا پیچھا کر رہا تھا۔ جبکہ اس کے اوپر کوڑا مارنے کی افادہ سوار کی جو کہ راہ تھا۔ خیر دم آگے بڑھوں جب اپنے ساتھی مشرک کی طرف دیکھا تو دو چپٹ پڑا ہوا تھا۔ غور سے اس کی طرف دیکھا تو اس کی ناک پر نشان تھا اور کوڑے کی ضرب سے اس کا چہرہ پھٹ گیا تھا اور ساری جگہ سبز ہو گئی تھی۔ انصاری نے ماہر بارگاہ ہونکر یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتائی تو آپ نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو یہ میرے آسمان کی مدد ہے۔ اس روز مشرک کو قتل کیا اللہ شکر کو قید کیا گیا تھا۔

(مسلم)

بَرَكِ الْغَمَامُ لَعَلَّكَ الْفَاتِ كُلُّ لَنْدَ بَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقُوا حَتَّى شَرَوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَصْرُوعٌ فَلَا يَنْزِلُ وَيَضَعُ يَدَا عَلَى الْأَرْضِ هَهُنَا وَهَهُنَا قَالَ فَمَا مَآطُ أَحَدِهِمْ عَنْ مَوْضِعٍ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(رواہ مسلم)

۵۴۲۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةِ يَوْمِ بَدْرٍ اللَّهُمَّ أَشَدُّكَ هَهُنَا وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ تَشَالَا تُعْبِدُ بَعْدَ الْيَوْمِ مَا كُنْتُ أُوْثِقُ بِكَ فَقَالَ عَصِيْبُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ أَلَمْ تَكُنْ عَلَى بَدْرٍ فَهَرَجَ وَهُوَ يَكُفُّ فِي الدَّيْنِ وَهُوَ يَكُونُ سَبِيحًا لِرَبِّهِمْ وَيَكُونُ الدَّيْنِ.

(رواہ البخاری)

۵۴۲۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ يَهْدِي هَذَا أَحَبُّ شَيْءٍ إِلَيَّ بَرَأئِمْ قَرِيبَ عَلَيْهِمْ آذَانُ الْحَرْبِ.

(رواہ البخاری)

۵۴۲۳ وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ بَدْرٍ يَشْتَدُّ فِي أَثَرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَكَلَهُ إِذَا سَمِعَ صَوْتَهُ يَأْتِيهِ السَّوْطُ فَوْقَ وَصَوْتِ الْقَارِيسِ يَقُولُ أَقْبَرُ مَحَبَّةً وَمَلَأَ كُظُرًا إِلَى الْمُشْرِكِ أَكَلَهُ حَتَّى مَسَلَتْهُمَا فَتَطَرَّ السَّوْطُ فَإِذَا هُوَ قَدْ خَطَمَ الْفَتَى وَشَقَّ وَجْهَهُ فَضَرَبَ السَّوْطُ فَخَضَمَ ذَاكَ أَجْمَهُ فَبَاءَ الْأَنْصَارِيُّ مُحَدَّثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذَاكَ مِنَ مَدَا السَّمَاءِ الثَّلَاثَةِ فَقَتَلُوا يَوْمَ بَدْرٍ سَبْعِينَ قَاتِلًا سَبْعِينَ.

(رواہ مسلم)

۵۶۲۳ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَأَيْتُ  
عَنْ يُونُسَ بْنِ رَسُولٍ أَنَّ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ  
عَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا مَلَأَتَا بَيْتَهُمَا  
يُقَاتِلَانِ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلَ وَلَا  
بَعْدَ يُعْفَى جَبْرَيْلُ وَمِيكَائِيلُ -

(متفق علیہ)

۵۶۲۵ وَعَنْ الْأَبْرَارِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى آفِ رَافِعٍ فَمَا دَخَلَ عَلَيْهِ بَعْدَ  
اللَّهُ بْنُ عَتِيكَ بَيْتَهُ كَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ  
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكَ كَوَضَعْتَ السَّيْفَ  
فِي بَطْنِي حَتَّى أَتَكَ فِي ظَهْرِي فَحَرَمْتَ آفَ  
فَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَهْمُ الْأَبْوَابِ حَتَّى أَنْهَيْتُ  
إِلَى دَرَجَةٍ كَوَضَعْتَ رَجُلِي فَوَقَعْتُ فِي لَيْلٍ مَقْتُولٍ  
فَأَنْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبَتْهَا بِعِصْمَةٍ فَأَنْطَلَقْتُ  
إِلَى أَهْلِي فَأَنْهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَخَرَّ ثَمَّةٌ فَقَالَ ابْطِ بِحَدِّكَ فَسَطَرْتُ  
فَسَعَرْتُ فَكَلَّمَا لَمْ أَشْكُرْهَا قَطُّ -

(رداء البخاری)

۵۶۲۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَى يَوْمَ أُحُدٍ فِي عَمْرٍ  
فَعَرَضْتُ كُدَيْهَ شَدِيدَةً فَعَاوَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ هَلِكُ كُدَيْهَ عَرَضْتُ فِي  
الْخَنْدَقِ فَقَالَ أَنَا نَزَلْتُ فَقَامَ رَجُلٌ بِطَلْعَةٍ  
مَعْصُوبَةٍ بِحَجَرٍ وَكَيْسَتَا كَلَّتَا أَيْكُلًا لَدُنْهُ  
ذَوَا قَا فَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْرَضَ  
فَضَرَبَ قَعَا ذَرَكِيَّتِي أَهْيَلُ فَانْكَفَتُ إِلَى مَوَاقِي  
فَقُلْتُ هَلْ عِنْدِي شَيْءٌ قَرَأْتُ رَأَيْتُ يَا نَبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجْتُ حِوَابًا  
فِيهِ مَاءٌ مِنْ شَجَرٍ قَلْبًا بَهْمَةً دَاجِنَةً فَذَبَحْتُهَا وَ  
طَحَنْتُ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْتُ اللَّحْمَ فِي الْبَرَدِ فَجَعَلْتُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں جانب غزوہ اُحُد کے روز  
دو آدمی دیکھے جن کے اوپر سفید لباس تھا اور دونوں بڑی بہادر تھی سے لڑ  
رہے تھے۔ میں نے اس سے پہلے اللہ اس کے بعد انھیں نہیں دیکھا  
حضرت جبریل و میکائیل۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ اور ان کی طرف بھیجا۔ سپس حضرت عبداللہ  
بن علیک رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے جبکہ وہ سویا  
ہوا تھا تو اسے قتل کر دیا۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ میں نے اپنی عوا  
اس کے پیٹ پر رکھی جو کہ تک پہنچ گئی تو میں نے بیان کیا کہ وہ قتل ہو گیا  
تھے۔ میں نے دروازے کو کھولنے شروع کیے یہاں تک کہ رینگے تک  
پہنچ گیا۔ میں نے پیرازے رکھا تو پانہندی رات کے باعث گھر پر اللہ میری  
پیشانی ٹوٹ گئی۔ میں نے اسے مٹانے کے ساتھ باندھا اور اپنے  
ساتھیوں کو کہتا تھا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر  
ہوئے اور میں نے واقعہ بیان کر دیا۔ فرمایا کہ اپنا پیر بھلاؤ۔ میں نے اپنا  
پیر بھلا دیا تو آپ نے دست کرم پھر دیا۔ چنانچہ یوں ہو گیا کہ گویا اس میں  
کوئی شکایت ہوتی ہی نہیں تھی۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خندق کھود  
رہے تھے کہ ایک بہت ہی سخت چھر آگیا۔ لوگ حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار  
ہوئے کہ خندق میں ایک بڑا سا چھر آگیا ہے۔ فرمایا کہ میں اترتا ہوں۔  
چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور شکم اٹھ کر چھر بندھے ہوئے تھے اور  
میں میں روزہ ہوئے تھے کہ کوئی چیز کھجی نہیں تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے کدال سے کمر بٹ گئی تو وہ ریت کی طرح ہو گیا۔ میں  
اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہا کہ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے کیونکہ میں  
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محنت ہو کہ میں دیکھا ہے۔ انھوں نے  
تھیلی نکالی جس میں ایک صاع جوڑے تھے اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ  
تھا جس کو زبک کر لیا اور جوڑے لیے، یہاں تک کہ گوشت اٹھری میں  
ڈال دیا۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر چپکے



النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذُكِرْنَا بِهَيْمَةَ كُنَّا وَطَعْنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَلَقَدْ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنْ حَبِيزًا صَنَعَ سُورًا فَحَيَّ هَلَا يَكُمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُولُ بَرْمَتُكُمْ وَلَا تُخَيِّرُ عَجِينُكُمْ حَتَّى آجِي وَجَاءَ فَأَخْبَرْتُ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمِدَ إِلَى بَرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ أَدْعِي خَايِزَةً فَلَتَحْمِلَنَّ مَعَكَ الْقِدْرَ حَيَّ مِنْ بَرْمَتِكُمْ وَكَأَنَّ تَزُولُهَا دَهْرًا أَلَيْتَ فَأُفِيحُ مَرِيًّا لَكُمْ لَا تَكُلُوا حَتَّى تَرَوْكُمْ وَانْحَرِفُوا وَلَا تَبْرُمْتَنَا لَنَحْفَظَ كَمَا هِيَ وَلَا تَعْجِينَنَا لَنُعَجِّرَ كَمَا هُوَ.

(متفق علیہ)

۵۶۲۶ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعِمَارِ بْنِ يَحْمَرٍ الْفَنْدَقِيُّ قَبِّلْ يَمِينَهُ رَأْسَهُ وَقُولْ بُرْسُ ابْنِ سُمَيْةٍ فَقَبَّلْتُ الْيَمِينَةَ الْبَاقِيَةَ.

(رواه مسلم)

۵۶۲۸ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَرْوَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُخِذَ الْأَخْزَابُ عَشَةُ الْأَنْ لَعْنُوهُمْ وَلَا يَغْزَوْهُمْ لَعْنُ نَسِيرٍ لِيَوْمِهِ.

(رواه البخاري)

۵۶۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ دَوَّصَهُ السَّلَامَ وَأَعْتَسَلَ أَتَاكَ جَبْرِئِيلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْخُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السَّلَامَ وَاللَّهُ مَا وَضَعْتَ أَخْرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلُوا قَاتِلُوا بَنِي خَدْرِيطَةَ

سے عرض گزار ہوگا کہ یا رسول اللہ! میں نے مجھری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے۔ اور ایک صاع جو سپیے میں لٹکا چند حضرات کو لے کر تشریف لے چلے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے با آواز بلند فرمایا: یہ اسے خندق والو! جاہر سے تمہارے لیے ضیافت کا بندوبست کیا ہے، آؤ جلدی کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا لٹکی کر چوبیس سے نہ اتارنا اور اسے کی روٹیاں نہ پکانا، یہاں تک کہ میں آجاؤں۔ آپ تشریف لے گئے تو میں نے آٹا آپ کے حضور پیش کر دیا۔ آپ نے اس میں حباب دین ٹالا اور دعا سے برکت فرمائی۔ پھر دھری لٹکی کے پاس تشریف لے گئے، اس میں حباب دین ٹالا اور دعا سے برکت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ روٹیاں پکھنے والی کو جاؤ کہ تمہارے ساتھ روٹیاں پکائے۔ لٹکی سے گشت نکالتے رہنا اور اسے نیچے نہ اتارنا۔ دھلیک ہزار تھے۔ خدا کی قسم انھوں نے کہا کیا اللہ بانی چھڑ کر چلے گئے جبکہ ہماری لٹکی اسی طرح جوش مادی تھی اور روٹیاں پکانے کے باوجود ہلا آٹا آٹا ہی تھا۔

(متفق علیہ)

حضرت البرقاء وہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا جبکہ وہ خندق کھود رہے تھے۔ آپ ان کے سر پر دست مبارک پھیرتے اور فرماتے جاتے تھے: اے سیدی کی سختی کہ تیں باقی گروہ قتل کرے گا۔

(مسلم)

حضرت سلیمان بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ احباب آپ سے دھوکہ فرادیے گئے۔ اب ہم ان سے ٹاکریں گے، ہم سے نہیں لڑ سکیں گے یہی ہمیں کلوت سفر کیا کریں گے۔ (بخاری)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ خندق سے لوٹے اللہ بھاری رکھ دیے اللہ عمل فرمایا تو حضرت جبریل ماجہ راگاہ ہوئے اور وہ گروہ ہار سے پنا سر جھاڑ رہے تھے عرض گزار ہوئے کہ آپ نے تو ہتھیار رکھ دیے۔ لیکن خدا کی قسم، میں نے نہیں رکھے ہیں۔ ان کی طرف بھیجے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صر؟ پس ہی قرینہ کی طرف اشارہ

فَعَزَّزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)  
وَقِي رَوَايَةُ لِبُخَارِي قَالَ أَسَى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ  
سَاطِعًا فِي رُقَايَ بَنِي عَنُو مَوْكِبَ جَبْرِشِكٍ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ حِينَ سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ.

۵۴۳۰ وَكَانَ حَازِبُ قَالَ عَطَشَ النَّاسُ يَوْمَ  
الْحُدَيْبِيَّةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْنَ يَدَيْهِمْ رُكُوعًا فَشَرِبُوا مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ  
لَعُوقًا قَالُوا لَيْسَ مِنْهَا مَا نَشْتَوِي بِهَا وَ  
تَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رُكُوعِكَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرُّكُوعِ فَجَعَلَ الْمَاءُ  
يُخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَمَا مَثَالُ الْعَيْوُنِ قَالَ فَشَرِبُوا  
وَكُفُّوا قَالُوا قِيلَ لِحَازِبٍ كُنْ لَوْ كُنْتَ مَاءً  
أَلِفٌ لَكُنَّا نَكْنَى خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۳۱ وَكَانَ ابْنُ بَرَكَةَ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ مِائَةً  
يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَالْحُدَيْبِيَّةُ بِمَرْفُوعِهَا  
فَلَمَّا نَزَلْنَا فِيهَا فَطَرَهُ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا فَجَلَسَ عَلَى شِفَائِهَا ثُمَّ  
دَعَا بِزَنَادٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبُوا ثُمَّ مَضَوْا وَ  
دَعَا ثُمَّ صَبَّ فِيهَا ثُمَّ قَالَ دَعُوهَُا سَاعَةً فَأَعَادُوا  
أَنْفُسَهُمْ وَرَبَّاهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۴۳۲ وَكَانَ عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ  
بْنِ حَصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْكَلُوا إِلَى النَّاسِ مِنَ الْعَطَشِ  
فَنَزَلَ فَدَعَا فَلَمَّا كَانَ يُسَمِّيهِمْ أَبُو رَجَاءٍ وَذِيئَةُ  
عَوْفٍ وَدَعَا عَلَيْهِمَا فَقَالَ أَذْهَبَا قَابِضَتَيْنِ

کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی طرف بھیجے (متفق علیہ) اللہ بھاری  
کی روایت میں حضرت انس نے فرمایا کہ گویا اس عذاب کو میں اب بھی دیکھ رہا ہوں  
جو بنی غنم کے کوچوں سے اٹھا تھا، حضرت جبریل علیہ السلام کے سواروں کا  
جگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کی طرف سفر کیا تھا۔

حضرت حازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے روزگاروں  
کو پیاس کی آواز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک بڑا  
روٹا تھا جس سے دھڑ دھڑا رہے تھے۔ پھر لوگ آپ کی جانب بڑھے اور عرض  
گزرے کہ ہم اسے پس پانی نہیں ہے کہ وضو کرے یا نہ پیش آسکے  
اس کے ہر اس رشتے میں تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست  
مبارک رشتے میں نکالا تو پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے  
چشموں کی طرح پھوٹ نکلا۔ مدعی کا بیان ہے کہ ہم نے پیا اور دمنو کیا۔  
حضرت حازب سے کہا گیا کہ آپ کتنے تھے؟ فرمایا کہ ہم لاکھ ہی ہوتے تھے  
بھی کوئی ہوتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت بلال بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ  
کے روزہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ چار سو افراد تھے۔  
اللہ حدیبیہ ایک کنواں ہے۔ ہم نے اس کا پانی نکالا تو ایک قطرہ بھی باقی  
نہیں چھوڑا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک یہ خبر پہنچی تو آپ تشریف  
لائے اور اس کی منڈی پر جلوہ افروز ہو گئے۔ پھر آپ نے پانی کا برتن  
ملگایا، وضو کیا۔ پھر گئی اللہ دعا فرمائی۔ پھر وہ اس میں ٹال دیا۔ پھر فرمایا  
کہ گڑھی بھر اسے رہنے دو۔ پس لوگوں نے غصہ پیا اور ساریوں کو  
بھی چایا یہاں تک کہ کوچ کر گئے۔

(بخاری)

عون البرجاء حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
ساتھ تھے تو لوگوں نے پیاس کی آپ سے شکایت کی۔ آپ اترے  
اور نکل کر گلیا جن کو البرجاء کا نام دیا جاتا تھا اور عوف اس کا نام پھول  
گئے تھے اور حضرت علی کو بڑا یاد فرمایا کہ دونوں جاؤ اور ہانی تلاش کرو۔



وہ گئے تو ایک عورت بلی جو پانی کے ڈبچے میں یاڑے ہوئی تھی اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے آئے۔ اسے اونٹ سے اُتار دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بزنس منگوا دیا اور حکیمزوں کے منہ اس میں کھول دیے اور لوگوں میں اعلان کر دیا گیا کہ اگر وہ برادر ہلاؤ۔ رادی کا بیان کہ ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے پیا کہ شکم میرے ہو گئے یہاں تک کہ ماسے پاس جو برتن تھے وہ بھی بھر دیے۔ عدا کی قسم، جب ہم اُن سے جدا ہوئے تو ہمارے خیال میں اُتار کرنے کی نسبت وہ اب زیاں بھرے ہوئے تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے، یہاں تک کہ ایک فراخ رادی میں آئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعانے حاجت کے لیے تشریف لے گئے لیکن آٹھ لینے کے لیے کوئی چیز نظر نہ آئی۔ جبکہ رادی کے کناروں پر قدود عمت تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن میں سے ایک کے پاس گئے اور اُس کی ایک شنی پکڑ کر فرمایا کہ اللہ کے حکم سے میری امانت کرو۔ وہ بھی بیٹھے ہو کہ آپ کے ساتھ اُسی طرح چل دیا۔ آپ دونوں کے درمیان میں ہو گئے اور فرمایا کہ اللہ کے حکم سے دونوں میرے لیے بل جاؤ۔ پس وہ بل گئے۔ میں بیٹھ گیا اور اپنے دل میں کچھ سوچنے لگا کہ میری امانت سے تو تجربہ ہو گئی۔ دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سامنے سے تشریف لارہے تھے اور دونوں نہایت جلد ہو گئے اور ہر ایک اپنی جگہ پر جا کھڑا ہوا تھا۔

(مسلم)

الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَنَقَّبَا امْرَاةً بَيْنَ مَرَادَتَيْنِ اَوْ سَوِيَّتَيْنِ مِنْ مَّاءٍ فَجَاءَا بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاذَلُوَهَا عَنْ بَعْضِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَاوٍ فَغَرَّمُوهُ مِنْ اَفْوَاهِ الْمَرَادَتَيْنِ وَتَوَدَّى فِي النَّارِ سَعَةً فَاسْتَقَرَّا قَالِ تَشْرَبُنَا عَطَا شَا اَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوَيْنَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قَرْيَةٍ مَعَنَا قَدَا دَاوِدَ وَاَيُّهَا اللَّهُ لَقَدْ اُفْلِحَ عَنْهَا وَكَذَلِكَ يُخَوِّلُ اِلَيْنَا اَنَّهُمَا اَشَدَّ وَلَئِنَّهُمَا حِينَ اَبْتَدَا -

(متفق علیہ)

۵۹۳۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَرَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَلَّيْنَا دَاوِدَ اُفْلِحَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَلَمْ يَرْتُمْ شَيْئًا يَسْتَدْرِجُ وَلَا ذَا شَجَرَةٍ تَنْبِيْ بِشَا طِيْعِ الدَّوَادِ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اِحْدَاهُمَا فَاحَدٌ يَخْضَعُ مَنَ اَعْصَانُهَا فَقَالَ اَلَا وَفِي عَنِّي يَرَادُنِ اللَّهُ تَعَالَى فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَجَرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِي يُصَادُ قَائِدًا حَتَّى اَتَى الشَّجَرَةَ الرَّحْدَى فَاحَدٌ يَخْضَعُ مَنَ اَعْصَانُهَا فَقَالَ اَلَا وَفِي عَنِّي يَرَادُنِ اللَّهُ تَعَالَى فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ حَتَّى اِذَا كَانَ يَلْمُ نَصِيْفَ وَمَا بَيْنَهُمَا قَالِ التَّوَسُّلَا عَنِّي يَرَادُنِ اللَّهُ تَعَالَى فَانْتَامَا فَجَسَتْ اَحْقَابُ كَقِسِي فَجَاثَتْ مِثْلَ لَقْمَةٍ فَادَا اَنَا يَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبِلًا فَلَا ذَا الشَّجَرَةَ كَانِ قَدْ اُتْرَقَتْ فَجَاثَتْ كُلُّ قَادِدَةٍ مَتَّبَعًا عَلَى سَابِ (رواه مسلم)

۵۹۳۴ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ اَمْرًا مَرَّتَهُ فِي سَابِ سَلَمَةَ بَيْنِ الْاَنْوَاجِ فَجَعَلَتْ

یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اوحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہنڈی میں زخم کا نشان دیکھا تو عرض گزار ہوا

اسے ابو مسلم ایسی ضرب ہے! فرمایا کہ وہ نرم ہے جو مجھے غزوۂ تبصر کے دھڑ آیا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ ستم کو بڑی تکلیف پہنچی ہے۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے تین دفعہ اس پر پھر تک ماری تو مجھے اب تک اس کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ (ربخاری)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ کی خبر آنے سے پہلے ان کی شہادت کی خبر دی اور فرمایا کہ جھنڈا زید نے اٹھایا اور شہید کر دیے گئے۔ جھنڈا جعفر نے سنبھالا اور شہید کر دیے گئے۔ جھنڈا ابن رواحہ نے سنبھال کر دیے گئے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے یہاں تک کہ جھنڈا اللہ کی غولروں میں سے ایک ستار یعنی خالد بن ولید نے دیا اور اللہ تعالیٰ نے دشمنوں پر فتح عطا فرمائی۔ (ربخاری)

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک ہوا جب مسلمانوں اور کافروں کی ٹکڑیوں کی طرف سے مسلمانوں پر پتھر پھینکے گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے غم کو کفار کی جانب ایڑ لگاتے جاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غم کی نگاہ میں نے تمام رکھی تھی، اس ارادے سے کہ جلدی نہ کرے اور ابوسفیان بن حارث نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کباب تھامی ہوتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عباس! بہت رضوان لوں کو آواز دو۔ حضرت عباسؓ نے آواز آدھی تھے لہذا انہوں نے پھر سے زور سے آواز دی۔ بہت رضوان دے گا کہ ان میں ہاں کا بیان ہے کہ دعا کی قسم، وہ میری آواز سن کر یوں پھرے جیسے گھٹنے اپنے بچہ کے کہ پھر لیتی ہے اور انھوں نے کہا: ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں اور کفار سے لڑے۔ انصار کا ہلائیہ تھا کہ وہ کہتے: اے گردو انصار! اے گردو انصار! پھر مجھ کو ابی حارث بن خزرج پر کم ہو گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نظر دھرائی اللہ آپ اپنے غم سے تھے جیسے کوئی گردن لپی کر کے دیکھتا ہے اور فرمایا کہ یہ لڑائی گرم ہونے کا

يَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا هَذِهِ الْقَتَرِيَّةُ قَالَ خَرَبَةٌ اَصَابَتْنِي  
يَوْمَ حَبِيْرٍ فَقَالَ النَّاسُ اُحْسِبُ سَكْمَةً فَاتَيْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ فِي ذَلِكَ  
لَفْظَاتٍ فَمَا اسْتَكْنَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۹۳۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ  
قَبْلَ أَنْ يَكُنِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الزَّوْاِيَةَ زَيْدًا  
فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنَ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ  
تَذَرٍ فَإِنْ حَتَّى أَخَذَ الزَّوْاِيَةَ سَيْفٌ وَفِي سِيُودِ  
اللَّهُ يَعْنِي خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ حَتَّى قَتَلَ اللَّهُ  
عَلَيْهِمْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۹۳۶ وَعَنْ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا  
الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكَافِرُونَ وَالْمُشْرِكُونَ  
مُدِيرِينَ نَظَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِزُفْنٍ بَعَثَتْ قَبْلَ الْكُفَّارِ وَأَنَا أَخَذْتُ بِطِيَابِ  
بَغْلَةٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَهَا  
إِرَادَةً أَنْ لَا تُسْرِخَ وَأَبُو سَفْيَانَ بْنُ الْعَارِثِ  
أَخَذَ بِرِجْلَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ  
عَبَّاسُ بِنَا أَصْحَابَ الشُّمُوكِ فَقَالَ عَبَّاسُ  
وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ يَا عَلِيُّ صَرُوقِ  
أَيُّنَ أَصْحَابَ الشُّمُوكِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَاتٍ  
عَطْفَةً لِمُحَمَّدٍ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةً الْبُحْرِ عَلَى  
أَوْلَادِهَا فَقَالُوا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ  
فَا قَتَلُوا وَالْكَفَّارَ وَالِدَعْدَةَ فِي الْأَنْصَارِ  
يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ



وقت ہے۔ پھر آپ نے لکریاں میں اللہ انہیں کانفرنس کے منہ پر مارا اور فرمایا: یہ رب تمہاری قسم، انھوں نے شکست کھائی۔ تمہاری قسم یہ صرف لکریاں پھینکنے کے باعث نکلا۔ میں برابر ان کی دعا کو کٹاؤں اور معاملے کو فزیت آمیز دیکھتا رہا۔

(مسلم)

الْأَنْصَارُ قَالَ ثُمَّ تَوَسَّيْتُ الدَّعْوَةَ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ  
بْنِ الْخَزَرَجِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ عَلَى بَعْتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهِمَا إِلَى قِتَالِهِمْ  
فَقَالَ هَذَا جَيْشُ حَبِيبِ الْوُطَيْسِ ثُمَّ اخَذَ حَصِيَّاتٍ  
فَرَمَى بِهِنَّ دُجْرَهُ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ أَنَّهُمْ مَوَادُّ  
رَبِّ مُحَلِّدٍ قَوْلًا لَهُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ  
بِحَصِيَّاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّ هُمُ كَيْدًا وَ  
أَمْرُهُمْ مُنَادِيًا۔

(رداءہ مسلّم)

۵۶۳۶ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
يَا أَبَا عَمْرٍاهُ قَدْ رَمَى يَوْمَ حَنْزَلٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا  
ذُلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ  
خَرَجَ شَيْئَانُ أَصْحَابِي لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَيْفَ يُرْسِلُ  
فَلَقُوا قَوْمًا رَمَاهُ لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ  
فَرَسَقُوا لَهُمْ رَسَقًا مَا يَكَادُونَ يَخْطُثُونَ فَأَقْبَلُوا  
هُنَا لَقُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْتِهِمُ الْبَيْضَاءُ وَالْأَكْثَرُ  
سُفْيَانُ بْنُ الْحَارِثِ يَقُولُ لَا تَزَلُ وَاسْتَنْصَحَ وَ  
قَالَ أَا الشَّيْءُ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ  
ثُمَّ صَلَّاهُمْ رَدَاهُ سَلَامٌ وَلِلْبَعْدِ مَعَاذُ وَفِي  
رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ الْبَلَاءُ لَنَا وَاللَّهِ إِذَا احْمَرَّتْ  
الْبَاسُ نَشَقُّ بِهِ وَإِنَّ الشَّعَاءَ مِمَّا لَلَّذِي يُحَادِي بِهِ  
يَعْنِي الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۶۳۸ وَعَنْ سَكَمَةَ بْنِ الْأَكْثَمِ قَالَ غَزَوْنَا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنْزَلًا فَوَلَّى  
صَعَابَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَا  
غَشَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ  
عَنْ الْبَعْلَكَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً قَبْضَةً قَبْضَةً  
مِنْ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَفْبِكَ بِهِمْ دُجْرَهُمْ

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ سے ابو عمارہ! کیا آپ حنین کے روز بھاگ گئے تھے؟ فرمایا: میں نے خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں بھاگے تھے، لیکن آپ کے فوجیوں! اصحاب کلمے میں پر زور تھے، اختیار نہیں تھے۔ ان کا ہتھیار ایک ایسی تیر (تیر قوم سے) بڑا جن کا نشانہ کبھی خطا نہیں جاتا تھا۔ لہذا انھوں نے تیر غازی کی آواز اُن کے تیر خطا نہیں ہو رہے تھے۔ اُس وقت وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے سفید خمر پر جلوہ افروز تھے اور حضرت ابو سفیان بن عمارت اُسے کھانسی لگا رہے تھے۔ آپ اُسے کھانسی لگا رہے تھے۔ اُن کو فرمایا: میں بھی بھڑک رہا ہوں، بات نہیں آتی، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں، پھر ان کی صف بندی فرمائی (مسلم) اور بخاری نے اسے سنار روایت کیا۔ دونوں کی ایک روایت میں حضرت بلال سے فرمایا: خدا کی قسم جب میرا کارواگم ہو جاتا تو ہم آپ سے بچاؤ حاصل کرتے اور ہم میں سے بہت بڑا جلاہد ہوتا ہوتا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میت میں ہم نے غزوہ حنین کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جن صحابہ بیٹھ پھیر گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گھبراؤ کر گیا تو آپ چہرے سے آنسو پھر زمین سے ایک مٹی مٹی لی اور اُن کے چہروں پر مٹی اور فرمایا: چہرے بگڑ گئے۔ پس مٹی میں سے اللہ تعالیٰ نے کوئی آدمی پیدا نہیں کیا مگر اُس کی آنکھوں میں وہ مٹی مٹی پھینکے۔

وہ پیچھے پھیر کر جاگ گئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے مال غنیمت کو مسلمانوں میں تقسیم فرمایا۔  
(مسلم)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ایک ساتھی مدنی اسلام کے متعلق فرمایا کہ وہ جہلی ہے۔ جب جنگ شروع ہوئی تو اس آدمی نے بڑی شدت سے لڑنا شروع کیا اور بہت آدمیوں کو زخمی کیا۔ ایک شخص حاضر بارگاہ ہرگز مرض گزار تھا کہ یا رسول اللہ! جس کے متعلق آپ نے بتایا تھا کہ وہ جہلی ہے اس نے تو اللہ کی راہ میں بڑی شدت سے جنگ کی ہے اور بہت سے آدمیوں کو زخمی کیے۔ فرمایا کہ پھر بھی وہ جہلی ہے۔ قریب تھا کہ اس کے باعث بعض لوگ شک میں مبتلا ہو جاتے کہ اسی دوران وہ زموں سے بے چین ہو گیا تو اس نے اپنے ہاتھ سے ترکش سے ایک تیز کالا اور اس سے اپنا گلا کاٹ لیا۔ کہتے ہیں مسلمان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف دوڑے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کا ارشاد سچا کر دکھایا کہ جو لوگوں نے خودکشی کر لی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ بہت بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ اے جلال اکھڑے ہو کر اعلان کرو کہ جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر مومن اور بیٹیک اللہ تعالیٰ اس دین کی ناسخ و ناہر آدمی کے ذریعے ہی مدد کرتا ہے۔

(بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عبادہ کو دیا گیا یہاں تک کہ آپ کھنچے گئے کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے اور کیا نہ ہوتا۔ ایک روز جبکہ آپ میرے پاس تھے تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے بار بار دعا کی۔ پھر فرمایا کہ اے اللہ!

فَقَالَ شَهِتَ الرُّجُوعَ فَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْهُمْ نَسَا  
لَا مَلَأَ عَيْنِيكَ نَدَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَدُوا  
مُدَّ بَرِيْنٍ فَهَرَمَ هُمَا اللَّهُ وَفَسَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَنَاءُ بَيْنَهُمُ الْيَمِينِ -

(رواہ مسلم)

۵۴۳۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنِينًا فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَعَ  
يَدِي إِلَى الْإِسْلَامِ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا خَصَرَ  
الْيَمِينَ قَالَ الرَّجُلُ مِنَ أَشَدِّ الْوَقَالِ وَ  
كَثُرَتْ بِهِ الْجِدَامُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَرَأَيْتَ الَّذِي تَحَدَّثُ أَتَاكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ  
قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ أَشَدِّ الْوَقَالِ  
فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِدَامُ فَقَالَ أَمَّا إِنَّكَ مِنْ أَهْلِ  
النَّارِ فَكَأَنَّكَ بَعْضُ النَّاسِ بَرَّتَابُ كَيْفَمَا هُوَ  
عَلَى ذَلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ الْمَاجِرَ فَأَهْوَى  
بِيَدِهِ إِلَى كَتَانَتِهِ فَأَتَوْهُ سَهْمًا فَاشْتَرَبَهَا  
فَاشْتَدَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
صَدَّقَ اللَّهُ حَدِيثَكَ قَدْ اشْتَرَبْنَا لَنْ وَقَتْلَ  
نَفْسٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِدَ أَيْ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ يَا لَلْ  
قَوْمِ قَاتُونَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَوْمِنٌ وَكَانَ  
اللَّهُ لِيَوْمَ هَذَا الْيَوْمِ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ -

(رواہ البخاری)

۵۴۴۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَجَرُ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَأَنَّهُ كَيْفَ لِيُحْيِيَ لَأَنَّهُ  
فَعَلَّ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَلِكَ يَوْمُ  
يَعْنِي دَعَا اللَّهَ دَعَاكَ ثُمَّ قَالَ اشْتَرَبْتُ يَا



عَاقِبَةُ أَنْ اللَّهَ قَدْ أَخَذَ فِي فَيْسَمَا اسْتَفْتَيْتُهُ  
عَاقِبَةُ فِي رَجُلَانِ جَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ الرَّبِّيِّ وَالْآخَرُ  
عِنْدَ رَجُلِي ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لَصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ  
الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُورٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهَ قَالَ لَيْسَ  
بِئْنَ الْأَعْصُو الْيَهُودِيَّ قَالَ فَيْسَمَا ذَا قَالَ فِي  
مُطْبُورٍ وَمُطْبُورٌ رَجُلٌ طَلَعَتْ دَكْرُهُ قَالَ فَكَيْفَ  
هُوَ قَالَ فِي يَهُودِيٍّ رَدَّاهُ قَدْ هَبَّ الشَّيْءُ مُسَلِّي  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنَا فِي فَيْسَمَا ذَا قَالَ  
الْيَهُودِيُّ فَقَالَ هَلْ يَدْرِي السَّيْرُ الْيَهُودِيُّ أَرَيْتُمْهَا دَكْرًا  
مَا هَذَا لِقَاعَةُ الْيَهُودِيٍّ وَكَانَتْ تَحْلُمُ رَدُّهُ  
الشَّيْءَ طَبَّيْنِ فَاسْتَفْتَيْتُهُ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۴۱ وَهَذَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ بَيْنَمَا  
نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
يَقْسِمُ قَسَمًا أَنَّهُ ذُو الْخَوْرِصَةِ وَهُوَ رَجُلٌ  
قَرَنَ بَنِي تَيْمِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعِدَلُ فَقَالَ  
وَيْلَكَ فَمَنْ يَعِدُنِ إِذَا لَمْ أَعِدْ قَدْ خَبِثَتْ وَ  
خَبِثَتْ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعِدُّ فَقَالَ عَمَّا أَتَى نِي  
أَنْ أَصْرَبَ عَنْكَ فَقَالَ دَعَا فَإِنْ لَهُ أَصْحَابًا  
يَقُولُ لَكُمْ صَلَوَاتُكُمْ صَلَوَاتُهُمْ وَصِيَامُهُمْ وَصِيَامُهُمْ  
يَكْفَرُهُ فَوْنُ الْفُرَّانِ لَا يَحْجَاوُزُ شَأْنَهُ لَمْ يَسْمَعْهُ  
مِنَ الْبَنِي كَمَا يَسْمَعُ الشَّهْرُ مِنَ التَّوْحِيدِ  
يَسْمَعُ إِلَى نَصْلِهِ إِلَى نَصْلِهِ إِلَى نَصْلِهِ وَهُوَ  
قَدْ حُدِّدَ إِلَى قَدْرِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ  
سَبَقَ الْفَدْرُ وَالْكَامَا يَهُودِيٌّ رَجُلٌ أَسْوَدُ لَوْنِي  
عَصَا يَهُودِيٍّ شَدِيدِي الْمَرَّةِ أَوْ مِثْلُ الْبَصْعَةِ  
تَدَارَدُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى خَيْرٍ ذَرَفَةٍ قَرَنَ  
الْمَقَامِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ  
هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کیا تیس مسلمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہ بات مجھے بتادی ہے جو میں اس  
سے پوچھتا تھا۔ میرے پاس دو آدمی آئے اند ان میں سے ایک میرے  
سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا پہلوں کے پاس۔ پہلوں میں سے ایک نے  
اپنے ساتھی سے کہا: اے میں کیا حکایت ہے؟ کہا کہ جادو کیا گیا ہے، کہا کہ کس  
نے جادو کیا ہے؟ کہا کہ یہید بن اعمم یہودی نے۔ کہا کہ کس چیز میں؟ کہا کہ  
گلگی سر کے بالوں اور نرنگہ کے خلاف شگرف میں۔ کہا کہ وہ کہاں ہے؟  
کہا کہ وہ یمن میں۔ پس ہی کہیم سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چند  
اصحاب کے ساتھ اس کو یمن کے پاس گئے اند فرمایا کہ یہی کنوآں ہے  
جو مجھے دکھا گیا ہے۔ اُس کا پانی ہندی کے پانی جیسا تھا اور وہاں  
کے چل گریا شیطانوں کے سر تھے۔ پھر اُسے نکال دیا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے اور آپ غیمت  
تقسیم فرما رہے تھے کہ وہ انکو لیسوہ آگیا جو بنی تميم کا ایک فرد تھا۔ اُس  
نے کہا: یا رسول اللہ! انصاف کیجیے۔ فرمایا کہ تیری خوالی ہو اگر میں انصاف  
نہیں کرتا تو انہوں کو انصاف کرے گا؟ اگر میں انصاف نہ کروں تو غائب  
و غاسر رہ جائوں گا۔ حضرت عمر بن الخطابؓ نے کہ مجھے اجازت دیجیے تاکہ  
اس کی گردن اٹھا دوں؟ فرمایا: اسے جانے دو کیونکہ اس کے ساتھی ہیں ا  
تمہارا آدمی ان کی غاروں سے اپنی غاروں کو مقیم جانے لگا اور ان کے  
رندوں سے اپنے رندوں کو، وہ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حق  
سے بچے نہیں اگرتے گا۔ میں سے یمن نکل جائیں گے جیسے تیر شکار  
سے نکل جاتا ہے کہ اُس کی نوک پر، اُس کی مٹھی پر اور نوک کے نیچے  
دیکھو تو کسی چیز کا نشان نہیں ملے گا لکن وہ گرباد قرآن میں سے گزرا ہے۔  
ان کی نشانی ایک کالا آدمی ہے جس کا ایک بازو مورت کے پستان  
کی طرح ہو گا یا گشت کے تو قمرے کی طرح پئے گا۔ یہ لوگوں کی  
بستر میں جماعت سے طرد کر دیں گے۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا: میں  
گواہ دیتا ہوں کہ یہ حدیث میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سے سنی ہے اور میں گواہ دیتا ہوں کہ حضرت علیؓ نے اُن سے جنگ

کی بھلائی میں ان کے ساتھ تھا۔ آپ نے اُس آدمی کا حکم فرمایا تو اس شخص  
 کو رکے لایا گیا۔ میں نے اُسے دیکھا تو یہی نشانیاں اُس میں موجود تھیں  
 جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتائی تھیں۔ دوسری روایت میں ہے  
 کہ ایک آدمی آگے بڑھا جس کی آنکھیں بھی ہوئی تھیں، پیشانی اُبھری ہوئی،  
 بازو گھٹنی، کچھنی اور ہاتھ اور سر منڈا ہوا۔ اُس نے کہا: براہِ حق اللہ سے  
 ڈرتے ہیں۔ فرمایا کہ اگر میں اُس کی نافرمانی کرتا تو جوں تو اُس کی اطاعت کرنا  
 کر کے ملامت اللہ تعالیٰ نے تو مجھے اپنی نہ میں پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین  
 نہیں مانتے۔ ایک آدمی نے اُسے قتل کر دینے کا سوال کیا تو آپ نے  
 منع فرمایا، جب وہ اٹھ پھر کر چلا گیا تو فرمایا: اسی کی پشت سے ایک نرم  
 برگ جو قرآن پڑھیں گے لیکن اُن کے حق سے نہیں اُترے گا۔ اسلام سے  
 یزید نکل جائے گا جیسے تیر شکار سے۔ اہل اسلام کو قتل کریں گے اللہ  
 بیت پرستوں کو نظر انداز کریں گے۔ اگر میں انہیں پاؤں تو زخم عادی  
 طرح قتل کر دوں۔

(متفق علیہ)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ  
 قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمْرِي بِاللَّهِ الرَّحْمَنِ فَالْتَمِسْ  
 قَاتِلِي بِهِ عَنِّي نَظَرْتُ إِلَيْكَ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَفْتُكَ فِي رِوَايَةِ أَقْبَلُ  
 رَجُلٌ عَازِلٌ أَعْيَنَتْنِي نَأْيِي الْجَبَهَةِ كَثُورَةُ اللَّحْيَةِ  
 مُشْرِفُ الْوَجْهَتَيْنِ مَعْلُوفُ التَّرَائِسِ فَقَالَ يَا  
 مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ فَقَالَ فَمَنْ يُطِيعُ اللَّهَ لَأَدَا  
 عَصِيَّتُهُ فَيَا مَنْبِيَّ اللَّهِ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ  
 وَلَا تَأْتُونِي فَسَأَلَ رَجُلٌ قَتْلَهُ فَمَنْعَهُ فَلَمَّا  
 دَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضَرْفَتِي هَذَا قَوْمًا يَمُرُّونَ  
 الْأَعْدَانَ لَا يُبَاوِرُونَ حَتَّى يَمُوتُوا مِنْ  
 الْإِسْلَامِ مُدْرُوقُ الشُّهُدِ مِنَ الزَّمِيَّةِ فَيَقْتُلُونَ  
 أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَكُونُونَ أَهْلَ الْأَوْتَانِ لِيَنْ  
 أَذْرَكْتَهُمْ لَا قَتْلَهُمْ قَتَلَ عَادِي

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے  
 اپنی ماں کو دعوتِ اسلام دی اور وہ مشرک تھیں۔ ایک روز جب میں نے انہیں  
 دعوت دی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق ایسی  
 بات کہی جو مجھے ناپسند ہوئی۔ میں روٹا پڑا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم کی یاد گاہ میں حاضر ہو گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! عافیتے  
 کہ اللہ تعالیٰ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت فرما دے۔ آپ نے دعا کی۔ اُسے  
 اللہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت فرما۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
 دعا فر دینے کے باعث میں خوش ہو کر باہر نکلا۔ جب دروازے پر پہنچا  
 تو وہ بند تھا۔ میری ماں نے میرے پاؤں کی آہٹ سن لی اور کہا: اے  
 ابو ہریرہ! ابھرے رہو۔ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی۔ غسل کر  
 کے انہوں نے پکڑے پہنے، دو چتر اور حائلہ و دروازہ کھول دیا۔ پھر کہا:  
 اے ابو ہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ نہیں کوئی مسبود و گمراہ اللہ اور میں گواہی  
 دیتی ہوں کہ محمد مصطفیٰ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ میں

۵۴۳۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَدْعُو أُمَّتِي  
 ۲۶  
 إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ قَدْ عَرَفْتُهَا نِسْوَةً  
 فَأَسْتَعِثُّنِي فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 سَلَّمَ مَا أَتَاكَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ  
 أَنْ يَهْدِيَ أُمَّتِي هُدًى فَتَقَالَ اللَّهُمَّ هَذَا  
 أَمْرُ أَبِي هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُتَبَشِّرًا بِهَدْيِ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَرَفْتُ إِلَى الْبَابِ  
 فَإِذَا هُوَ مَحْبُكٌ فَسَمِعْتُ أُمَّتِي خُشْفٌ قَدْ فُتِيَ  
 فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ دَخَلْتُ خَضَعَةً  
 الْمَكَوْ قَاعْتَسَلْتُ فَلَيْسَتْ وَرَدَّهَا وَهَجَلَتْ  
 عَنْ خِمَارِهَا فَقَعَتِ الْبَابَ ثَقَرًا كَأَنَّ  
 أَبَا هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ



میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب فرمایا اللہ تعالیٰ کے بارے میں رو رہا تھا۔ آپ نے خدا کی تعریف کی اللہ فرمایا کہ اچھا ہوا۔

(مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ آپ حضرت کہا کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ابھر رہا بڑی کثرت سے حدیثیں روایت کرتا ہے بیکر وعدہ فرماتے دے اللہ تعالیٰ کی قسم میرے مہاجر بھائیوں کو بازار کی بیچ دیکھو مشغول رکھتی تھی اللہ میرے انصار بھائیوں کو اُن کے کھیت اور باغ مشغول رکھتے اور میں مسکین آدمی تھا جس نے پیٹ بھرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنا اپنے اوپر لازم کر لیا تھا ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے کوئی اپنے پتھر کو نہیں چھیلے گا یاں تک کہ میں اپنی کتاب لے کر میرے کوئی اپنے پتھر کو نہیں کر کے اپنے سینے سے لگے تو پتھر میں لکھا کہ میرا بھائی ارشاد است قبول جائے پس میں نے اپنا کھیل بچھا دیا اور اُس کے ہوا میرے پاس اور کپڑا نہیں تھا۔ یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی گفتگو پر لیا فرما لکھے۔ پس میں نے پتھر سے کٹ کر اپنے سینے سے لگا لیا۔ خدا کی قسم جس نے حضور کو حق کے ساتھ سمجھوٹ فرمایا ہے، میں حضور کے ارشادات میں سے آج تک کوئی چیز نہیں بھولا ہوں۔

(مشفق علیہ)

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تم وہی انصاری کی طرف سے مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے؟ میں عرض گزار ہوا کہ کیوں نہیں اور میں گھوڑے پر چڑھ کر نہیں بیٹھ سکتا تو اس بات کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کر دیا۔ حضور نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا اور آپ کے دست مبارک کا اثر میں نے اپنے سینے میں رکھا اور دعا کی کہ اللہ اسے ثابت رکھے میرا اسے ثابت دینے والا اللہ ہدایت یافتہ رہا۔

اردی کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں کبھی اپنے گھر سے نہیں گیا۔ میں قہر احمس کے ڈیڑھ سو سال تک میں گیا اور اسے آگ سے جلا دیا نیز

قرآن پڑھا۔ (مشفق علیہ)

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَتَمُّ مَنِ الْفَرَجِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَقَالَ خَيْرًا.

(رداء مسطور)

۵۴۴۳ وَهَذَا قَالَ لَكُمْ لَقَوْلُونَ أَكُنَّا ابْنُ مَرْيَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ الْمُسَوِّدُ قُلُوبِ الْأَخْوَاتِي وَمَنْ أَلَمَّا حَرَمِينَ كَانَ يَسْتَعْلِمُهُمُ الصَّقُونُ بِأَلْسِنَاتِي فَإِنَّ الْأَخْوَاتِي مِنْ الْأَنْصَارِ كَانَ يَسْتَعْلِمُهُمْ عَمَلًا مُوَالِيَهُمْ وَكُنْتُ أَصْدَرًا قَسِيكِيئًا الْكَرْمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ بِكُنِّي وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ كُوبًا حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هَذِهِ ثُمَّ يَجْعَلُهُ إِلَى صَدْرِهِ فَيَسْلُمِي مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا فَبَسَطْتُ مِسْرَةً لَيْسَ عَلَيَّ كُوبٌ غَيْرَهَا حَتَّى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ ثُمَّ جَعَلْتُهَا إِلَى صَدْرِي كَمَا لَيْتِي بَعْدَ مَا لَعَنِي مَا كَسَيْتُ مِنْ مَقَالَتِهِ ذَالِكَ إِلَى يَوْمِي هَذَا.

(مشفق علیہ)

۵۴۴۴ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَأَنْتَ يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ الْغَلَقَسِيُّ لَقُلْتُ بَلَى وَكُنْتُ لَا أَتَمُّ عَلَى الْخَيْلِ كَذَا كَرْتُ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَيَّ صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ قَبِّضْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا قَالَ كَمَا وَقَعْتَ عَنْ فَرِيحِي بَعْدَ مَا نَطَلْتَنِي فِي مَاتَةٍ وَخَسْبِيَنَّ قَارِئًا مِّنْ أَمْسٍ لَّحَرِّهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا.

(مشفق علیہ)

۵۴۴۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ عِزَّ الْأَرْضِ وَرَأَيْتُ بِالشَّعْرِ بَيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ فَاحْبِرِي أَبُو طَلْحَةَ أَذَلِكَ الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَوَجَدَ مَبْنُوخًا فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذَا فَقَالُوا دَفَنَّاَهُ وَمَوَارَا فَكَلَّمَ تَقْبَلُهُ الْأَرْضُ -

(متفق علیہ)

۵۴۴۵ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجِبَتِ الشَّمْسُ فَمِمَّ مَرَّتَا قَالَ يَهُودُ نَعْدَبُ فِي قُبُورِهِمَا -

(متفق علیہ)

۵۴۴۶ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ قَدْرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَفَى فَلَمَّا كَانَتْ قُرْبُ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ تَكَادُ أَنْ تَذْفِرَ الرَّاكِبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِثْتُ هَذِهِ الرِّيحَ لِيُخْرِجَ مِنِّي قَوْمٌ مَالِئِينَ قُلُودًا عَظِيمَةً مِنَ الْمَنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ -

(رواه مسلم)

۵۴۴۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَأَقَامَ بِهَا لَيْلًا فَقَالَ النَّاسُ مَا لَمْ نَحْضِرْ فِي قَوْمٍ قَدِ انْجَلَتْ لَنَا نُحْلِقُ مَا كَانَتْ عَلَيْهِمْ قَبْلَكُمْ ذَالِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِي الْمَدِينَةِ شَيْءٌ وَلَا تَقْبَلُ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكًا يَحْرُسُ بِهَا حَتَّى تَقْدُمُوا إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ إِنْ تَوَلَّوْا فَارْتَحَلْنَا وَاقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَدْ أَقْبَلْنَا الْغَدَى يُحْلِفُ بِكُمْ مَا وَجَعْنَا رِجَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک کاتب اسلام سے پیچ کر مشرکوں سے جا ملا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین اسے قبول نہیں کرے گی۔ حضرت ابو طلحہ نے مجھے بتایا کہ میں اس زمین میں گیا جہاں وہ فوت ہوا تھا تو میں نے اسے قبر سے باہر پڑا پڑا پایا۔ پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم نے اسے کئی دفعہ دفن کیا ہے لیکن زمین اسے قبول نہیں کرتی۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور سورج غروب ہوئے والا تھا تو ایک آواز سنی۔ فرمایا کہ یہود کو ان کی قبروں میں غلاب دیا جا رہا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے واپس آ رہے تھے۔ جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آدمی آئے کہ قریب تھا وہ مسافر کو دفن کر دے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آدمی ایک منافق کی موت پر بھیجی گئی ہے۔ اس روز ایک بہت بڑا سانحہ سر گیا تھا۔

(مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ صفحان کے مقام پر پہنچے اور وہاں کئی روز ٹھہرے۔ لوگوں نے کہا کہ اس جگہ قریب کوئی کام نہیں ہے جبکہ ہمارے ہاں بچے تھکائیں اور ہم ان کی طرف سے ملحق نہیں ہیں۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ قسم اس فساد کی جس کے تجھے میں پہری جا رہا ہے، مدینہ منورہ کا کوئی راستہ اندھ کوئی گئی ایسی عیس جس پر اندھ فرشتے اس کا پیرہ نہ دیے ہوں۔ یہاں تک کہ تم اس میں پہنچو۔ پھر فرمایا کہ کوہِ قریہ تم نے کوہِ کعبہ کے مشابہت پر مشابہت بن گئے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھاتی جاتی ہے، ہم نے مدینہ منورہ میں داخل ہو کر اس کا دوسرے انداز سے بھی نہیں سنے کہ بتو بدلتے



بن غطفان نے ہم پر حملہ کر دیا جبکہ قبل ازیں انھیں ایسی جرات نہیں ہوئی تھی۔  
(مسلم)

أَغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطْفَانَ وَمَا يَهْتَبِجُهُمْ  
كَبَلُ ذَلِكَ شَيْءٌ

(رداءہ مصحح)

۵۴۲۸ وَعَنْ أَسِيْن قَالَ أَصَابَتْ النَّاسَ سَنَةٌ  
عَلَى عَمْرٍاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّنَتْ  
النَّاسُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ  
قَامَ عَمْرٍاءُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا السَّمَاءُ  
وَعَامَ الْوَيْالِ قَادِعُ اللَّهِ لَنَا كَرَمٌ يَدِيرُ وَمَا  
نَرَى فِي السَّمَاءِ قَرَعَةً قَالُوا لَيْتَ نَفْسِي بِسِدِّ  
مَا وَضَعَهَا حَتَّى تَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ  
لَمْ يَزَلْ عَنْ مَثْبُورَةٍ حَتَّى رَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَعَادَرُ  
عَلَى لِحْيَتَيْهِ كَمَا يُطْرَقُ يَوْمَئِذٍ ذَلِكَ وَفِي الْغَدَاةِ  
مِنْ بَعْدِ الْغَدَاةِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَقَامَ ذَلِكَ  
الْأَعْدَاءُ أَوْعِيَّةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَهْدَامُ  
الْيَسَاءِ وَغَرَقَ السَّمَاءُ قَادِعُ اللَّهِ لَنَا قَرَعٌ  
يَدِيرُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوِّكُنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا  
يُشِيرُ لِي تَا حِيَّةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا أَنْفَرَجَتْ  
وَصَارَتْ السَّمَاءُ بَيْتًا وَمِثْلُ الْجَوَابِ وَمَا الْوَادِي  
قَنَّاهُ شَهْرًا وَلَمْ يَجْعَلْ أَحَدٌ مِنْ تَا حِيَّةٍ إِلَّا  
حَدَّثَ بِالْجَوَابِ وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ حَوِّكُنَا  
وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْكَافِرِ وَالضَّالِّ وَالْغَابِ  
بُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَأَقْلَعَتْ  
وَحَرَجْنَا سَمَشِي فِي الشَّمْسِ

(متفق علیہ)

۵۴۲۹ وَهَذَا عَمْرٍاءُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ اسْتَنَادَ إِلَى جِدِّهِ فَعَلَّهُ  
مِنْ سَوَارِي السَّجْدِ فَلَمَّا مَوَّعَهُ أَلَيْمَتُهُ فَوَسَّوْهُ  
عَلَيْهِ مَنَابِتِ النَّجْمِ الَّتِي كَانَتْ يَخْطُبُ عِنْدَهَا  
حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَفَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے مسجد مبارک میں لوگوں پر قحط آیا تو جہد کے روز بھی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ ایک ایرانی کھڑا ہو کر عرض  
گراں مجراہ یا رسول اللہ مال بباد ہو گیا، بچے بھوکوں سر گئے، لہذا اللہ تعالیٰ  
سے دعا فرمائیے، آپ نے دست مبارک اٹھائے اور اُس وقت آسمان  
پر اادل کا کھٹکھٹا انیس تھا۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری  
جان ہے، دست مبارک ابھی نیچے نہیں کیے تھے کہ پادریوں جیسے بادل  
اُٹھ اُٹھ اور منبر سے اُترے نہیں تھے کہ ریشی مبارک سے بارش کے  
نظر سے چمکتے دیکھے، بارش اُس روز اور اگلے روز ہوتی رہی۔ یہاں تک  
کہ اگلا جمعہ آگیا۔ وہی ایرانی یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول  
اللہ! سکنات گر گئے اور مال ذوب ہو گیا، ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے  
دعا فرمائیے، آپ نے دست مبارک اٹھائے اور کہا کہ اے اللہ! ہمارے  
لہر و گرد اور ہم پر نہیں، آپ جس جانب بادلوں کو اشارہ کرنے لگے اور کھر سے  
بھٹتے جانے اور مدیم سختہ جوڑ کی طرح ہو گیا اللہ تعالیٰ نامہ ایک جیسے تک  
چلتا رہا اور جس گوشے سے کوئی آؤی آنا وہ بربد دست بارش کی خبر دینا۔  
ایک روایت میں ہے کہ آپ نے کہا کہ اے اللہ! ہمارے ابد گرد  
اور ہم پر نہ برسا۔ اے اللہ! شیعوں، پادریوں، نالروں کے لہر اور  
درختوں کے اگلے والی جگہوں پر برسا۔ راوی کا بیان ہے کہ بادل کھل گئے  
اللہ ہم و وحش میں چلنے لگے۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو مسجد کے ستونوں میں سے گھر کے ایک  
تختے سے ٹیک لگا لیا کرتے۔ جب آپ کے لیے منبر تیار کر دیا گیا تو انہیں پر  
طبہ اور روز ہرے۔ وہ تنہا جیبا چلا یا جس کے پاس آپ خطبہ دیا کرتے  
تھے یہاں تک کہ چٹنے والا ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیچے

اترے، اسے پکڑا اور سینے سے لگا لیا۔ وہ ایسے سہ سکیاں سے رہتا تھا جسے  
بچہ سب سکیاں بیت ہے، جس کو چپ کرایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ قرار پڑ  
گیا۔ راوی کا بیان ہے، وہ اس لیے رویا کہ ذکر سنا کرتا تھا۔  
(بخاری)

حضرت سلم بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی بائیں ہاتھ سے کراہتا تھا۔  
آپ نے فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ جس گزار ہوا کہ مجھے اس کی طاقت  
نہیں ہے۔ فرمایا کہ ایسا کر ہی نہ سکر گئے۔ اس نے تمہاری وجہ سے انکار  
کیا تھا۔ ملاک کا بیان ہے کہ وہ اسے اپنے منہ تک نہیں آتا سکتا تھا۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ اہل مدینہ  
کو خطہ محروس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے گھر سے  
پرسوں پر جسے جسے رفا اور اڑا رہا تھا جب واپس لوٹے تو فرمایا ہاں  
ہم نے تو تمہارے گھر سے گھر سے گھر سے گھر سے گھر سے گھر سے گھر سے  
نہیں کیا جاتا تھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اس روز کے بعد کوئی اس  
سے صحبت نہیں لے جاسکا۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد بچہ  
فوت ہو گئے اور ان کے اوپر قرض تھا۔ میں نے قرض خواہوں سے کہا کہ  
وہ محض پر جتنے بھل ہیں سارے سے میں۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ میں  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا بعض  
کو معلوم ہے کہ میرے والد قرض غزوہ اُحُد میں شہید ہو گئے تھے۔ انہوں  
نے بہت زیادہ قرض چھوڑا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ قرض خوار آپ کو دیکھیں۔  
آپ نے مجھ سے فرمایا: جاؤ اور ہر قسم کے بھلوں کی علیحدہ ڈھیر بنانا۔  
میں نے ہی کیا اللہ آپ کو بخایا۔ جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو اس وقت  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھڑکے۔ جب حضور نے ان کا رویہ ملاحظہ فرمایا تو بڑے ڈھیر  
کے گرد تین دفعہ چہرے اٹھا کر پڑھتا کہ فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بھارو۔  
آپ انہیں برابر آپ کر دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد  
محرم کا قرض ادا کر دیا اور میں راضی تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کا مدد کے  
قرض کو ادا کرادے۔ غلام میں اپنی ہنوں کے پاس ایک گھبراہٹ سے کہ نہ  
جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام ڈھیریں سلامت رکھیں۔ یہاں تک کہ جب میں

وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ فَجَعَلَتْ سَكَاةً  
أَرَيْنَ النَّبِيَّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ قَالَ  
يُسَكَّتُ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنْ النَّبِيِّ  
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۴۵۰ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوْعِ أَنَّ رَجُلًا أَهْلَ  
عَدُوِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ  
كُلَّ يَمِينِيكَ قَالَ لَا اسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ  
مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبَرُ قَالَ كَمَا رَفَعَهَا إِلَى فَيْزٍ  
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۴۵۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَرَعُوا  
مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَسًا لِرَجُلٍ  
طَلْعَةً بَطْنِيًّا وَكَانَ يَقْطِفُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ رَجُلًا  
كَرِسْتُمْ هَذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يُجَارَى دَرَقٌ  
رِوَايَةٌ فَمَا سَمِعْتُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ  
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۴۵۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ تَوَدَّتُ أَبِي وَعَلَيْكَ دِينَ  
فَعَرَضْتُ عَلَى عُمَرَ أَنَا أَنْ يَأْخُذَ وَالشَّهْرَ سَمَاءَ  
عَلَيْهِ قَالُوا فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ كَدَّ عَلِمْتَ أَنَّ قَالِدِي اسْتَشْهِدَ  
يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دِينَ كَثِيرًا وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ  
تَبْرِكَ الْغُرْمَاءَ فَقَالَ فِي رَأْيِهِ فَمَبْدِي رَكْلٌ  
تَسِيرُ عَلَى نَاحِيَةٍ فَقَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَكُنَّا  
نَنْظُرُ وَالنَّبِيُّ كَانَهُمْ أَعْرَضُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا  
رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ أَهْلِهَا بَيْتًا رَا  
تِلْكَ مَذَابٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ أَدْعُ رَجُلًا  
أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكْبُلُ لَهُمْ حَتَّى أَذَى اللَّهُ  
عَنْ قَالِدِي أَمَانَةً وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤَدِّيَ اللَّهُ  
أَمَانَةَ قَالِدِي وَلَا أَرْجِعُ إِلَى أَحَدٍ فِي بَشَرَةٍ  
كَلَّمَ اللَّهُ النَّبِيَّ وَرَكَّلَهَا وَحَتَّى آتَى أَنْظَرُ



إِلَى الْبَيْتِ بِالنِّسْبَةِ كَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ تَمَنُّصَاتٌ كَثِيرَةٌ وَاحِدَةً

(رواه البخاری)

٥٤٥٣ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تَهْوِي  
بِلَيْكِي مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عِدَّةٍ لَهَا سَمِعَتْ  
فِي تَبْعِهَا يَوْمَ مَا قُوتُونَ الْأُدْمَرِ دَلَيْسَ عِنْدَهُمْ  
شَيْءٌ فَتَضَمُّرُوا إِلَى الذِّئْبِ كَانَتْ تَهْوِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِيهِ سَمًا قَمَا زَال  
يُقِيمُ لَهَا أَدْمَرِ بَيْتِهَا حَتَّى عَصْرَتَهُ فَيَأْتِي الذِّئْبُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصْرَتِهَا قَالَتْ لَعَنَهُ  
قَالَ لَوْ تَرَ كَيْتَهَا مَا زَال قَاتِلَهَا.

(روایہ مسلم)

٥٤٥٨ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ  
لَقَدْ نَجَّيْتُكَ مِنْ رُسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ صَاحِبًا أَعْرَفْتُ فِيهِ الْجُودَ فَهَلْ عِنْدَكَ  
مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ لَعَمْرُكَ فَاخْرُجْتُ أَقْرَأُ مَا مَرَّتْ  
بِعَيْنِي ثُمَّ اخْرَجْتُ خِمَارًا لَهَا فَلَبِثْتُ الْخُبَرَ  
بِعَظْمِهِ ثُمَّ دَخَلْتُ تَحْتَ يَدِي وَلَا سَتْرَ لِي  
بِعَظْمِهِ ثُمَّ أَرْسَلْتَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ  
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ قُلْتُ لَعَمْرُ  
كَ أَلْ يَطْعَامُ قُلْتُ لَعَمْرُكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَنَ مَعَهُ قَوْمًا فَإِنْ طَلَّقَ  
وَأَنْطَلَقَتْ بَيْتَ أَيِّدِيهِمْ حَتَّى حَبِثْتُ أَبَا  
طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ  
سُلَيْمٍ قَدْ سَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اللَّهُ

نئے اُس ڈجیری کر دکھیا جس پر سخی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبر و اجر کرتے  
 کر گئے اُس میں سے ایک ہی کچھوڑ کم نہیں بھرتی تھی۔

1000

اُن سے ہی روایت ہے کہ حضرت اہم نامک ایک کشتی میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے گھی کا تختہ بھیجا کرتی تھیں۔ اُن کے صاحبزادے اُن سے سالانہ لکھنے آئے کیونکہ اُن کے پاس کوئی چیز نہ تھی۔ پس اُنھوں نے اسی کشتی کا قصد کیا جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تختہ بھیجا کرتی تھیں تو اُس میں گھی پایا۔ وہ ہمیشہ اُنھیں خچرڈ نے تنگ گھر کے سامان کا کام دیتا رہا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں۔ فرمایا تم نے اُسے خچرڈ لیا یا غرض کی، ہاں، فرمایا کہ اُسی طرح رہنے دیجیں تو ہمیشہ پائی رہتا۔

(2)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اہم سلیم سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز میں گزری تھی ہے جس سے جس نے بعد کے اندازہ کیا ہے، لہذا کیا خدا پاس کوئی چیز ہے؟ عرض کی، ہاں، اور جو کہ چند روٹیاں نکالیں، پھر دینا دو چشمہ نکالا، اور اس کے ایک پتے میں روٹیاں پیٹ کر پیو، میں دیا دیا، باقی کچل کر پیٹ دیا اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف روانہ کر دیا۔ میں انھیں سے کہ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد میں لایا اور آپ کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ میں نے سلام عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: نہیں ابراہیمؑ نے بھیجا ہے۔ عرض کی، ہاں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں سے فرمایا: رکھو سے جو باؤ اور چلو۔ میں ان کے آگے آگے چل دیا یہاں تک کہ میں حضرت ابراہیمؑ کے پاس پہنچا اور انھیں بتایا حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا: اجمہ سلیم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رگوں کرے کر تشریف لارہے ہیں، اور ہمارے پاس انھیں کھانے کے لیے کچھ نہیں۔ عرض گزار ہوئیں یہ اللہ اور اس کا رسول ہنر جانتے ہیں، حضرت ابراہیمؑ صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گئے بڑھتے رہے اور حضرت ابراہیمؑ آپ کے ساتھ تھے۔

وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَاتَّطَعَ ابْنُ طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ يَا أَمْرُ سُلَيْمٍ مَا هُوَ  
كَأَنَّكَ بَيْنَ يَدَيَّ الْخَبَرِ فَأَمْرٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَنَ وَدَعَسَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ حَسَةً  
فَادْمَنَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ أَتَدْنُ  
لِعَشْرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَكُلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا  
ثُمَّ قَالَ أَتَدْنُ لِعَشْرَةٍ كَعَشْرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا  
وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا مُتَّفِقِينَ عَلَيْهِ  
فَفِي رِوَايَةٍ تَمْسِيْلُهُ أَنَّ قَالَ أَتَدْنُ لِعَشْرَةٍ فَدَخَلُوا  
كَمَا كَلُوا وَاسْتَوَى اللَّهُ فَكُلُوا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ  
بِشَمَانِينَ رَجُلًا ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَاهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُورًا فِي رِوَايَةٍ  
لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَدْخَلَ صَلَّى عَشْرَةَ حَتَّى عَدَّ  
أَرْبَعِينَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَجَعَلَتْ أَنْظُرُهُمْ نَقِصَ مِنْهَا شَيْءٌ وَفِي  
رِوَايَةٍ تَمْسِيْلُهُ ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا بِهِ  
بِالْبُرْكَهَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُونَكَ هَذَا -

۵۴۵۵ وَعَنْهُ قَالَ ابْنُ النُّكَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ دَعَا بِالدُّرَّةِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْأَنَاءِ  
فَجَعَلَ الْمَاءَ يَلْبَسُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَمَرَّ بِالْقَوْمِ  
فَكَانَ قِتَادَةً قُلْتُ لِأَنَّهُ كَرِهَ كَسْمَهُ قَالَ شَدْتُ  
مَانْتَهَ أَوْ هَذَا ثَلَاثَ مَائَتَةٍ  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۵۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا  
نَعْبُدُ الْأَلْيَاتِ بِبُرْكَهَةٍ فَإِذَا نَحْنُ نَعْبُدُهَا نَحْوِيهَا  
كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ار اسے اہم نہیں! جو کچھ  
تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ انہوں نے وہی روٹیاں پیش کر دیں۔  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو انہیں چھوڑ دیا گیا  
حضرت نجم جلیل کے اہل پرگھی کی گئی چھوڑ دی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے اُس پر پڑھا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اور فرمایا کہ اُس آدمیوں  
کو اجازت دے دو۔ چنانچہ انہیں اجازت دی گئی۔ انہوں نے کھایا  
اور شکم بھر کر چلے گئے۔ پھر فرمایا کہ اُس آدمیوں کو اجازت دے دو۔ اسی  
طرح تمام لوگوں نے کھانا کھایا اور شکم سیر بھر کر چلے گئے اور سارے  
شتر بائیں افراتھے (متفق علیہ) اللہ شکم کی روایت میں ہے کہ آپ نے  
فرمایا بدیں آدمیوں کو اجازت دے دو پس وہ اندر داخل ہوئے  
تو فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔ انہوں نے کھایا یاں تک کہ اُسی آدمیوں  
نے کھایا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور گھروالوں نے کھایا اور باقی  
بچے رہا۔ اور بھاری روایت میں فرمایا کہ اُس آدمیوں کو میرے پاس  
لے آؤ۔ یہاں تک کہ چاہیں شمار کیے گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے کھایا اور میں دیکھ رہا تھا کہ کیا اُس میں سے کچھ کم بڑا ہے۔  
شکم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے باقی کو لے کر کھانچا کیا۔  
اُس پر دعا کے برکت فرمائی تو وہ اُسی طرح ہو گیا جیسے تھا اور فرمایا  
اسے سے لو۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت  
میں ایک برتن پیش کیا گیا جبکہ آپ زور دے کے مقام پر تھے۔ آپ نے برتن  
میں دست مبارک رکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی پھرت کر  
نکلنے لگا۔ پس لوگوں نے وضو کر لیا۔ قناد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت  
انس سے کہا کہ آپ حضرات کتنے تھے؟ فرمایا کہ تین سو یا تین سو کے  
لگ بھگ (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم  
مہجرات کو برکت کے لیے شہادہ کرتے ہیں اور تم خوف دلانے کے لیے  
ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ پانی کی



قیامت ہو گئی۔ فرمایا کہ بچا ہوا پانی سے آؤ۔ لوگ غصہ کیا پانی ایک برتن میں  
 دے۔ آپ نے برتن میں صوب مبارک داخل کیا اور فرمایا: آؤ پانی کی طرف  
 جرات تھائی کی طرف سے پاک، مبارک اور برکت والا ہے۔ میں نے دیکھا کہ  
 پانی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے بہت رہا تھا  
 اللہ ہم کھانے کی تسبیح سنا کر لے جبکہ وہ کھایا جانا۔  
 (بخاری)

فَقَالَ النَّبِيُّ فَقَالَ اَطْلُبُوا فَضْلَهُ مِنْ مَّاءٍ لَكُمْ  
 بِرَأْسِكُمْ فَيُرِيهِمْ قَبِيلٌ قَدْ دَخَلَ يَدَا فِي الْاَلَاكُثَّةِ  
 قَالَتْ نَحْنُ حَتَّى اَطْلُبُوا النَّبِيَّ رَأْسُكَ قَالَتْ لَكُمْ مِنْ اَللّٰهِ  
 وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُولِ  
 اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا كَسَمِّ  
 لَسِيْمٍ اَطْعَامُوهُ وَهُوَ يَدُ كُلِّ

(رواه البخاری)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں طلبہ دیتے ہوئے فرمایا: تم شام کو رات بھر  
 چلے گے تو پانی نکلیں گا اللہ تعالیٰ صبح کے وقت پہنچے گا۔ لوگ چلتے  
 رہے اور کوئی دوسرے کی طرف دیکھتا بھی نہیں تھا۔ حضرت ابو قتادہ  
 بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چل رہے تھے یہاں تک کہ  
 آدمی رات کے وقت راستے سے ہٹ گئے۔ آپ نے صبر مبارک رکھا  
 کہ فرمایا کہ ہماری نماز کا خیال رکھنا۔ چنانچہ سب سے پہلے رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی بیدار ہوئے اور دھوپ آپ کی پشت مبارک  
 پر پڑی۔ پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ ہم سوار ہو گئے تھے چلتے رہے یہاں تک کہ  
 سورج بلند ہو گیا چنانچہ آپ اپنے چہرے اور آپ نے پانی کا برتن مانگا جو  
 میرے پاس تھا اللہ اس میں کچھ پانی تھا۔ آپ نے کم پانی کے ساتھ وضو  
 فرمایا اور کچھ پانی بچ رہا پھر فرمایا کہ ہمارے لیے اپنے اس برتن کی حفاظت  
 کرنا، غصہ یہ اس سے ایک بھرا ہوا ہو گا۔ پھر حضرت بلال نے نماز کی  
 اذان کہی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو گھنٹیں پڑھیں اور  
 پھر نماز پڑھا۔ آپ سوار ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سوار ہو  
 گئے۔ ہم دوسرے حضرت کے پاس اس وقت پہنچے جب وہ خوب چڑھ  
 گیا اور ہر چیز تپ گئی۔ لوگ کہہ رہے تھے کہ یا رسول اللہ! ہم ہلاک ہو  
 گئے، ہم پیاسے ہیں۔ فرمایا کہ طاقت تمہارے لیے نہیں ہے اللہ وضو  
 کا برتن ملے گا۔ آپ پانی ڈالتے اور حضرت ابو قتادہ انھیں پلانے جاتے۔  
 تھوڑی ہی دیر میں لوگوں نے برتن میں پانی دیکھ لیا اللہ ٹوٹ پڑے۔  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے اعلان کا نظام ہرگز وہم  
 سب سب برباد ہو جائے گا۔ لوگوں نے یہی کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۵۴۵۴ وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اَللّٰهِ  
 صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَيَبْرُدُنَّ خَشِيَّتَكُمْ  
 وَلَيَكُنَّكُمْ دَنَاقُونَ اَلْبَاءُ اِنْ شَاءَ اَللّٰهُ عَزَّ وَ اَجَلًا  
 النَّاسُ لَا يَبْلُغُوْنَ اَحَدًا عَلَى اَحَدٍ قَالَ اَبُو قَتَادَةَ  
 كَبِيْنَا رَسُولُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَسِيْرُ  
 حَتَّى اَتِيَنَا اَللَّيْلُ فَمَا لَ عَيْنِ الطَّرِيقِ فَوَضَعَ  
 رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ اَحْفَظُوا عَلَيْنَا مَلُوكَنَا فَمَا كَانَ  
 اَوَّلَ مَنْ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَ الشَّمْسُ فِي ظَهْرِهَا ثُمَّ قَالَ اَرْكَبُوا  
 كَرَكُنَا فَيَسِرْنَا حَتَّى اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلْ  
 ثُمَّ دَعَا بِمِصْنَاوَةٍ كَانَتْ مَعِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ  
 مَّاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وَصَوَّءَ دُونَ وَصَوَّءَ قَالَ وَ  
 بَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَّاءٍ ثُمَّ قَالَ اَحْفَظْ عَلَيْنَا  
 مِصْنَاةَ تِلْكَ فَيَسِرُونَ لَهَا نَبَا ثُمَّ اَذَّنَ بِاَلَلٍ  
 بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى اَلْحَدَاةَ وَرَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهُ  
 فَاَنْهَيْتَنَا اِلَى النَّاسِ حِينَ امْتَدَّ اَلنَّهَارُ وَجَّهِيَ  
 كُلَّ شَيْءٍ وَهُمْ يَقُولُونَ يَا رَسُولَ اَللّٰهِ هَكَذَا  
 عَطِشْنَا فَقَالَ لَكُمْ هَلْكَ عَلَيْكُمْ وَدَعَا بِاَلْمِصْنَاةِ  
 فَجَعَلَ يَصُبُّ وَابُو قَتَادَةَ يَسْقِيهِمْ فَلَمْ  
 يَحْدِثْ اَنْ رَأَى النَّاسُ مَاءً فِي الْمِصْنَاةِ  
 تَكَابَرُوا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اَللّٰهِ صَلَّى

علیہ وسلم اللہ جیسے اور میں پلا تا رہا جہاں تک کہ میرے اللہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا باقی نہ رہا۔ پھر آپ نے اللہ جل جلالہ سے فرمایا کہ پھر میں عرض کر رہا ہوں کہ اُس وقت تک نہیں پہنچتا کہ جب تک یا رسول اللہ آپ نہ پی میں۔ فرمایا کہ ساقی لوگوں کے ہمدیتا ہے۔ پس آپ نے پیا اور میں نے پیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میرا بے ہوشی کے باوجود لوگ پھر دہیائے رحمت پر آئے۔ (مسلم) اسی طرح ان کی صحیح میں ہے اور اسی طرح کتاب الحمید ہی اللہ جامع الاصول میں لیکن صحیح میں اخرجوہم کے بعد شوباً کا لفظ بھی ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْبِتُوا الْمَلَائِكَةَ سَيِّدِي قَالُوا قَعَلُوا فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَيَسْقِيهِمْ حَتَّى مَا بَقِيَ عَيْتِي وَعَيْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِي أَشْرَبُ فَقُلْتُ لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ سَائِي الْقَوْمَ اخْرُجْهُمْ قَالُوا فَتَشْرَبُ وَتَشْرَبُ قَالُوا قَاتِي النَّاسُ الْمَلَائِكَةُ حَافِظِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ هَكَذَا إِنْ صَحِّحْتُمْ وَكَذَا إِنْ كُتِبَ الْحَمِيدُ فِي دَعَائِمِ الْأَمْثَلِ وَكَذَا فِي الْمَصَالِيحِ بَعْدَ قَوْلِهِ اخْرُجْهُمْ لَفْظَةً شَرْبًا.

۵۴۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا كَانَتْ يَوْمَ عَذْرَا تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَدْعُهُمْ بَعْضُ الْأَوَادِهِمْ ثُمَّ أَدْعُ اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهِمْ يَا لِبَرَكَةِ قَالُوا نَعَمْ قَدْ عَا يَنْطِمْ فَبُيْطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ الْأَوَادِهِمْ فَبَعَثَ الرَّجُلَ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَّةٍ وَيَجِيءُ الْأَخْرَجِيَّةَ ثُمَّ دَعَا يَجِيءُ الْأَخْرَجِيَّةَ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النَّظْمِ ثُمَّ يَسِيرُ قَدْ عَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوا فِي أَرْجِيئِكُمْ فَاتَّخَذُوا فِي أَدْعِيئِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكُوا فِي الْعَنَاءِ وَالْأَمَلُوهُ قَالَ قَالُوا حَتَّى شَبَّعُوا فَفَضَلَتْ فَضْلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ وَآلِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَكُنِّي اللَّهُ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍ فَيَحْبِبُ عَنِ الْجَنَّةِ.

(رواه مسلم)

۵۴۵۹ وَعَنْ أَبِي قَالٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَوِّيًا بِرَيْثَبٍ فَمَدَّتْ أَمْرًا

حضرت ابومہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوان تک کے روز لوگوں کو سخت بھوک کا سامنا ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ ان لوگوں سے باقی زادہ ملگایا ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا کی ہے۔ فرمایا ہاں۔ پس دسترخوان منگایا جو کھا گیا۔ پھر کھا ہوا زادہ ملگایا گیا۔ پس کوئی مٹی بھر ہمارے لگا اور کوئی مٹی بھر میں اللہ کوئی روٹی کا ٹکڑا یہاں تک کہ دسترخوان پر پختہ سازا شن جمع ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی برکت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ اپنے برتن لواء برتنوں میں بھر لیاں تک کہ لشکر میں کئی برتن نہ رہ کر اُسے بھر دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے کہا یا حکم میرے ہر گئے اور باقی بھی بھار لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم میں کوئی مسرور نہ ہو گا اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں۔ کوئی بندہ ان دونوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے نہیں ملے گا کہ ان میں شک نہ کرتا ہو اور پھر بھی اُسے جنت سے روکا جائے۔

(مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زبیب سے نکاح کر کے عروسی حالت میں



تھے تو میری والدہ ماجدہ حضرت اُمّ سلیم نے کعبہ میں بھی اللہ خیر سے میں  
بنائے گا اور وہ کیا اور انہیں ایک بڑے پیالے میں ڈالا۔ فرمایا اے  
انس! اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جاؤ۔  
اور عرض کرنا کہ یہ میری اتنی جان نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ وہ  
آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ یا رسول اللہ!  
آپ کی بارگاہ میں یہ ہمارا طفیل ساندہ رہا ہے۔ میں گیا اور عرض کر دیا فرمایا  
کہ رکھ دو پھر فرمایا جاؤ اور غلال غلال آؤ میری کہ بولا نہ ان کے نام سے  
نیز جن میں سے اُسے بولا نا۔ پس جن کے نام سے تھے وہ میں نے بکھاتے  
نیز جو بھی ملا۔ میں واپس لوٹا تو کاشا کہ اللہ کس لوگوں سے بھرا ہوا  
تھا۔ حضرت انس سے کہا گیا کہ آپ کتنے حضرات تھے؟ فرمایا کہ تین  
سڑکے لگ جگ۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا  
کہ آپ نے اُس میں پر اپنا دست مبارک رکھا اور جہاں اشارے سے  
چلا اُس پر کھڑا۔ پھر دس دس کو ہلاتے رہے جہاں سے کھاتے  
رہے۔ آپ اُن سے فرماتے کہ اچھا نام لو اور کھاؤ اللہ ہر شخص کو لپٹے  
سانس سے کھائے اور دیکھا کہ بیان ہے کہ وہ کھا کر شکم سیر ہو گئے۔  
پس ایک جماعت جاتی اور دوسری آتی، یہاں تک کہ سارے کھا چکے۔  
آپ نے فرمایا اے انس! اٹھا لو۔ پس میں نے اٹھا لیا اور بکھے  
سوم نہیں کہ جب میں نے رکھا تھا اُس وقت زیادہ تھا یا جبکہ میں  
نے اٹھا لیا

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میت میں جاکر کیا اور میں اونٹ پر سوار  
تھا جو تھک گیا تھا اور اُس سے چلا نہیں جا رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے آئے اور فرمایا: تمہارے اونٹ کو کیا ہے؟  
عرض گزار ہوا کہ تھک گیا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
مجھے برائے، اٹھا اور دعا فرمائی برکت فرمائی۔ اُس وقت سے وہ  
اونٹوں کے آگے چلنے لگا۔ چنانچہ مجھ سے فرمایا کہ تم اپنے اونٹ کو  
کیسا پاتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ بہت جنتی کہ آپ کی برکت سے  
پہنچ گئی ہے۔ فرمایا کہ کیا تم ایک اونٹ کے بدلے میرے اونٹوں کو دیتے

سُكَيْمًا لِّكَبِيرٍ وَسَمِينًا وَأَقْطَبَ فَصَنَعَتْ حَيْسًا  
فَجَعَلَتْهُ فِي ثَوْبٍ قَبْلَتْ يَأْأَسُّ لَأَذْهَبَ بِهَذَا  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلُ بَعَثَتْ  
بِهَذَا إِلَيْكَ أُنْتِ دَهَى تُغْرِيكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ  
إِنَّ هَذَا لَكَ مِمَّا قَبِلْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَاهِبَتْ  
فَقُلْتُ فَقَالَ مَتَعُهُ ثُمَّ قَالَ أَذْهَبَ فَأَذْهَبْتُ  
فَلَا بَا وَلَا بَا وَفَلَا بَا رَجَعْنَا سَبَا هُمْ وَأَذْهَبْتُ  
مَنْ لَقِيَتْ فَذَاهَبَتْ مَنْ سَمِعَتْ وَمَنْ لَقِيَتْ  
فَرَجَعَتْ فَذَا الْبَيْتُ غَامِثٌ يَا هَلْهَلْ قَبْلَ الْكَلْبِ  
عَدُوٌّ كَرِهَ كَانُوا قَالُوا زُهَّاءُ تَلْشِيهَا نِيَّةً فَرَأَيْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَعَتْ بَيِّنَةٌ عَلَى رَأْسِهِ  
الْحَيَاةُ وَتَحْتَهُ بِمَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُوهُمْ  
حَقِيرَةً هَشِيرَةً يَأْأَسُّ كَوْنَتْ وَمَنْ دَعَا لَكَ  
أَذْهَبُوا اسْعَوْا اللَّهُ وَنَبَاً كُلُّ رَجُلٍ  
وَمِمَّا سَمِعْتُهُ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَرَجَعَتْ  
طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا  
كُلُّهُمْ قَالَ لَيْتَ يَا أَسْبُ أَرْقَعُ دَرَفَعْتُ  
مِمَّا أَذْهَبِي حِينَ دَمَعَتْ كَانَ أَكْثَرُ مَا  
جِيءَ رَفَعْتُ۔

(متفق علیہ)

۵۶۶۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ عَذَّوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى تَأْضِيعٍ قَدْ أَغْيَى  
فَلَا يَكُنْ دَيْسِيرٌ فَتَلَاحَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي بِجَوَارِكٍ قُلْتُ قَدْ أَغْيَى فَخَلَفَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ قَدْ عَا  
لَهُ كَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قَدْ آمَهَا يَسِيرُ  
فَقَالَ لِي كَيْفَ تَدْرِي بِجَوَارِكٍ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ  
آمَهَا بِبَرَكَتِكَ قَالَ أَفَتَبِعُ عَلَيْهِمْ بِوَقْفَةٍ  
فَوَجَعْتُ عَلَى أَنَّ لِي قَتَارَ ظَهْرِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ

فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمَدِينَةَ عَدَّوَتْ عَلَيْهِ بِالْبَحِيرِ فَأَعْطَانِي مَنَةً  
وَرَدَّاهُ عَلَيَّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۱۱ وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ  
خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ  
تَبُوكَ فَأَتَيْنَا قَادِيَّ الْقُدْرَى عَلَى حَدِّ بَيْتِ الْمَرْءِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُصْوهَا  
فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ وَقَالَ اخْصِيصْهَا حَتَّى تَكُونَ  
لِكَيْفِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَنْطَلَقْنَا حَتَّى قَرِمْنَا  
تَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَمِعْتُمْ عَلِيًّا لَيْلَةَ رِيحٍ شَدِيدَةٍ فَلَا يَفْعَلُ  
فِيهَا أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ لَهُ بَحِيرٌ فَلْيَشْدُ عَقَالَهُ  
فَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ  
الرِّيْحُ حَتَّى أَتَتْهُ بِجَبَلٍ مَلِيٍّ ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى  
قَرِمْنَا قَادِيَّ الْقُدْرَى فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءَ عَنْ حَدِّ بَيْتِهَا كَوْنَهُ  
بَلَمَّ كَسَرُهَا فَقَالَتْ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۱۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ سَقْفَتُ حَوْنِ مَقْرٍ وَ  
هِيَ أَرْضٌ يُسْتَحْي فِيهَا الْغَيْرَاطُ فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا  
فَأَحْبِسُوا إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهَا زَمَةً دَرَجِمًا أَوْ  
قَالَ زَمَةً أَوْصَهْمَا فَإِذَا رَأَيْتُمُ جُلُوسَ يَحْصِيصَانِ  
فِي مَوْصِمٍ لَيْتَةٍ فَأَخْذِي مِنْهَا فَإِنَّ قَرَأْتِ عَبْدَ  
الرَّحْمَنِ بْنِ سَرْحَيْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ  
زَيْبَةَ يَحْصِيصَانِ فِي مَوْصِمٍ لَيْتَةٍ فَخَرَجْتَ  
مِنْهَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۴۱۳ وَعَنْ حُدَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

کونے ہو میں نے اس شرط پر ہی دیا کہ میری شہادت دے گی اس کی بیعت پر حاضر ہوں گا جب رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں پہلے فرزند ہند کے تراگے روز میں انوش کو آپ کی خدمت  
میں لے گیا آپ نے قیمت طافرازی اور وہ بھی مجھے واپس دے دیا۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک کے لیے نکلے۔ جب  
قادی القدری جب ہم ایک عورت کے باغیچے کے پاس سے گزر رہے تھے تو رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لہرایا۔ اس کے پھلوں کا اندازہ کرو چنانچہ  
ہم نے اندازہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وقت کا  
اندازہ کیا اندیشہ کیا کہ اسے یاد رکھنا یہاں تک کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے اللہ  
اس کی طرف تو میں۔ چنانچہ ہم چل دیے یہاں تک کہ تبرک کے مقام پر  
پہنچ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر منقریب آج  
رات کو سخت آندھی آئے گی اور اس میں کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس  
اونٹ ہو تو اس کی رسی کو مضبوطی سے باندھ دے۔ پس سخت آندھی آئی  
اور ایک آدمی کھڑا ہو گیا جس کو اٹھا کر ملنے کی دھڑوں پاڑیوں کے درمیان  
پھینک دیا۔ پھر ہم آئے یہاں تک کہ قادی القدری میں پہنچے۔ پس رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باغیچے والی عورت سے پوچھا کہ اس  
کا پھل کتنا بڑا ہو اس نے کہا۔ اس وقت  
(متفق علیہ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر منقریب تم سفر کر بیچ کر دے گے اور ایسی زمینیں  
ہیں جس میں قیراط کا لفظ بولا جاتا ہے۔ جب تم اسے بیچ کر تو اس کے  
باشندوں سے حقین سلوک کرنا کیونکہ ان کے لیے ان اور رحم کا رشتہ  
ہے یا فرمایا کہ ان اللہ سسرالی رشتہ ہے۔ جب تم اس میں دیکھو آدمیوں کو  
ایک اینٹ ہر جگہ پر چھڑتے دیکھو تو اس سے نکل آنا وادی کا بیان ہے  
کہ میں نے عبدالرحمن بن سحر بن حسانہ اور اس کے بھائی زبیر کو ایک  
اینٹ جتنی جگہ پر چھڑتے ہوئے دیکھا تو میں اس سے بچل آیا۔

(مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي امْتِحَانِي كَرَفِي رِزَايَةِ قَالَ فِي  
 اَمْتِحَانِي اَشْتَا عَشْرَ مَنَاقِبًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا  
 يَخْرُجُونَ مِنْهَا حَتَّى يَلْبِغَ الْجَمَلُ فِي سَوَابِهَا  
 سَمَائِيَّةً مَنَاقِبًا تَكْفِيهِمْهَا الدَّائِمَةُ وَمَدَامِي وَنَ قَارِ  
 يَظْهَرُ فِي اَمْتِحَانِي حَتَّى تَنْجُمَ فِي صُدُورِهِمْ  
 دَوَاهُ مُسْلِمٍ وَسَدَّ كُرُوحِيكَ سَهْلُ ابْنِ سَعْدٍ  
 لَا عَطِيطِينَ هَذِهِ الثَّانِيَةُ عَدَا ابْنِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَدِيثُكَ حَايِرٌ مَنَ يَصْعَدُ  
 الثَّانِيَةُ فِي حَمَاحِ الْمَنَاقِبِ اِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سے ساتویں میں اللہ ایک دوسری  
 روایت میں فرمایا کہ میری امت میں ہر ایک منافق اپنی جہنم جنت میں داخل ہونا  
 گئے اور عافیت کی خوشبو تک پائیں گے یہاں تک کہ سونے کے ٹکے سے  
 اونٹ گزر جائے۔ ان میں سے اٹھ کے لیے ایک پھڑا کالی ہوگا جو  
 آگ کا شعلہ ہوگا ان کے کندھوں کے درمیان یہاں تک کہ ان کے سینوں  
 سے پار ہو جائے گا۔ (مسلم) اور لَا عَطِيطِينَ هَذِهِ الثَّانِيَةُ عَدَا  
 دلی حدیث حسن بن سعد کہ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ میں ذکر کریں  
 گئے اللہ مَنَ يَصْعَدُ الثَّانِيَةُ دلی حدیث جابر کہ  
 اِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى باب جامع المناقب میں۔

### دوسری فصل

۵۶۶۳ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ  
 إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاحٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَقُوا عَلَى  
 الرَّاهِبِ هَبَطُوا نَحَلُوا رِيحًا لَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ  
 الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَسْتَدُونَ ۖ فَلَا  
 يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ قَالَ لَهُمْ يَحْلُونَ رِيحًا لَهُمْ فَبَعَثَ  
 يَتَعَلَّمُ لَهُمُ الرَّاهِبُ حَتَّى جَاءَهُ فَكَفَنَ بِيَدِ رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا اسْتِ  
 الْكُوفِيِّينَ هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعُهُ  
 اللَّهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَكْبَادُ مَنَ  
 قُرَيْشٍ قَالُوا هَلْ لَكَ فَمَكَانَ اَلتَّوْحِيدِ اَلْأَحَدِ  
 مَنَ اَلْعَقْدَةِ لَمْ يَكُنْ شَجَرًا وَلَا حَجَرًا وَلَا خَلْقًا  
 مَسَاجِدًا وَلَا يَسْجُدُ لَيْتَ اَلْأَحَدِ يَسْبِيحُ كَلَامِي  
 اَعُوذُ بِمَا تَعَلَّمُ الْبُكْرَةَ اَسْفَلَ مِنْ عَصْفَرِي  
 كَتَبِهِ وَمِنْ اَلشَّخَاةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ  
 كُلَّ مَا فَكَّرْنَا أَنَا هَمِيمٌ وَكَانَ هُوَ فِي  
 رُغْمَةِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ أَرَيْتُمْ لَأَكْبَادُ  
 قَاتِلِكُمْ وَعَلَيْهِمْ عَمَامَةٌ تَوَلَّاهُ فَكُنَّا دَنَا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طالب  
 شام کی طرف گئے اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ  
 تھے۔ جب قریش کی شاخوں سے گزرتے ہوئے ایک راہب کے  
 پاس پہنچے تو ان پر پش سے اور اپنے کھادے کھول دیے۔ پس راہب ان  
 کی طرف نکلا جبکہ وہ اس کے پاس سے گزرا کرتے لیکن وہ ان کے پاس  
 نہیں آیا کرتا تھا۔ راہب کا بیان ہے کہ وہ اپنے کھادے کھول رہے  
 تھے کہ راہب کسی کو تلاش کرتا ہوا آیا یہاں تک کہ اس نے اگر رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑ لیا تو کہا کہ یہ سب جانوں کا  
 سردار ہے یہ رب العالمین کا رسول ہے، اس کو اللہ تعالیٰ رحمت و عالم  
 بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ قریش کے بعض بڑھڑھوں نے اس سے کہا کہ  
 آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ جب تم گھاٹ سے گزر سہتے تو کئی کئی  
 اللہ غم نہیں تھا مگر سجدہ ریز تھا اور وہ سجدہ نہیں کرتے مگر نبی کریم میں  
 انہیں سہرہ رحمت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے شانے کی ہڈی کے  
 نیچے سیب کی طرح ہے۔ پھر وہ واپس لوٹا اور ان کے لیے کھانا تیار کیا۔  
 جب وہ سے کرا یا تو آپ اونٹ پر اسے واپس میں تھے۔ کہا انہیں ہانکی  
 جب آپ تشریف لائے تو آپ کے اوپر بار کاٹھا سایہ کر رہا تھا۔  
 جب آپ لوگوں کے نزدیک پہنچے تو لوگوں کو ایک درخت کے ساتھ  
 میں پایا۔ جب آپ پہنچے گئے تو درخت کا سایہ آپ کے اوپر ہو گیا۔ اس

نے کہا کہ دیکھو درخت کا سایہ بھی اٹکنا پر ہو گیا ہے۔ کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، بتاؤ ان کا دلی کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ابو طالب۔ وہ برابر تمہیں بتا رہا ہیں تک کہ ابو طالب نے آپ کو واپس جمع دیا اور حضرت ابراہیم نے آپ کے ساتھ حضرت بلال کو بھیجا اور وہ سب نے آپ کو مانا اور رومی نے یہی نزاد لہ دیا۔

(ترمذی)

مِنَ الْقَوْمِ وَجِدَ مَوْقِدًا مَّبْعُورًا إِلَى فُتَيْ شَجَرَةٍ فَلَمَّا جَلَسَ مَا لَمْ يَلْقَ الشَّجَرَةَ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى فُتَيْ الشَّجَرَةِ مَا لَمْ يَلْقَ عَلَيْهِ فَقَالَ انْشُدْكُمْ اللَّهُ أَلَيْكُمْ وَكَيْفَ قَالُوا أَبُو طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُمْ حَتَّى رَدُّوا أَبُو طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بِلَالًا وَرَدُّوهُ إِلَى الْوَاهِبِ مِنَ الْكَلْبِ وَالْثَّيْتِ -

(بَدَاةُ التَّرْمِذِيِّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ ہم کسی ٹلاہی بستی کی طرف نکلے تو کوئی پتھر اُتر درخت سامنے نہ آتا مگر وہ بھی کہتا تھا کہ اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو۔

(ترمذی، دارمی)

۵۴۴۵ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَنَا جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُمْ يَقُولُونَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ -

(بَدَاةُ التَّرْمِذِيِّ وَالْدَّارِمِيِّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شبِ معراج نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گھم گے بڑا اُتر بن کسا بڑا برق پیش کیا گیا تو وہ شرفی دکھانے لگا۔ حضرت جبریل نے اس سے فرمایا کہ تمہارے حضور ایسا کرتا ہے۔ تمہارے کوئی ایسا شخص ملے نہیں بڑا اُتر اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سے زیادہ عزت والا ہو رہا ہے۔ کہیاں ہے کہ وہ پسینہ پسینہ ہو گیا اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت بُرَیْدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہم بیت المقدس پہنچے تو جبریل نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور پتھر میں سوراخ کر دیا۔ پس براق کو اس کے ساتھ باندھا گیا۔ (ترمذی)

۵۴۴۶ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِالْبَرَاءِ كَيْفَ اسْتَبْرَأَ بِهِ مُلَجَّةً مَسُوحًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ أَيُّ حَمِيدٍ تَعْمَلُ هَذَا قَالَا كَيْفَ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنْهُ قَالَ فَارْقَمُ عَرَقًا - (بَدَاةُ التَّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ غَرِيبٍ)

۵۴۴۷ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ تَهْتَبُونَ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ جِبْرِيلُ يَا مُصْبِحُ فَخَرَقَ بِهَا الْعَجَدَ فَشَدَّ بِهِ الْبَرَاءَ - (بَدَاةُ التَّرْمِذِيِّ)

حضرت علی بن عمرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تین چیزیں دیکھیں جبکہ ہم آپ کے ساتھ سفر کر رہے تھے تو ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس پر پانی لایا جاتا تھا جب اونٹ نے آپ کو دیکھا تو جھلیا اور اپنی گردن جھکا دی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس ٹھہر گئے اور فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ وہ حاضر ہاں گاہ بڑا قراب

۵۴۴۸ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ مَرْزُوقٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ لَمَّا أَشْهَرُوا رَأَيْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا نَحْنُ لِمَا يُرْمَى بِهِ الْمَدْرَسَةُ يَبْعَثُ يَسْأَلُنِي عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَاهُ الْبَعِيرُ جَبَرَ جَدْرًا قَوْصَمَ حِدْرَانَهُ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آيَنَ مَنَاحِبُ هَذَا الْبَعِيرُ فَجَاءَهُ فَقَالَ



يُخْبِرُهُ فَقَالَ بَلْ نَهَبْنَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حِلَّةً  
لَا هِيَ بَيْتٌ مَا كُنْهُمْ مَحِيضَةً عَلَيْكَ قَالَ أَمَا لَأُذْ  
ذَكَرْتَ هَذَا مِنْ أَمْرٍ لَوْ كُنْتُ أَكْثَرَ الْعَمَلِ  
وَقِلَّةَ الْعَلَفِ فَأَحْسِنُوا إِلَيَّ ثُمَّ رَوَّيْنَا حَتَّى  
نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ فَمَاءٌ شَجَرَةٌ تَلْقَى الْأَرْضَ حَتَّى غَشِيَتْهُ  
ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ  
هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا فَيَأْتِيَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآذِنُ لَهَا  
قَالَ ثُمَّ رَوَّيْنَا فَمَرَرْنَا بِهَا فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ يُائِي  
لَهَا بِهِ جَنَّةٌ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِمَنْحَرِهِ ثُمَّ قَالَ احْرُجِي قَرَأَنِي مُعْتَدَّةً  
رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ رَوَّيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذَلِكَ  
الْمَاءِ كَمَا كُنَّا عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ  
بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتُهَا رَبِّيًا بَعْدَكَ

## (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّتَّى)

۵۶۳۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ  
بِالنَّبِيِّ كُنَّا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي هِيَ جُنُونٌ وَإِنَّهَا لَيَأْخُذُهَا  
عُشْدَا عَدَاؤُنَا وَعَشَاؤُنَا فَهَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَوَعَا فَتَمَّ نَعَةً وَ  
خَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْخَمْرِ وَالْأَسْوَدِ يَسْخَى

## (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۶۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ عَمْرُو بْنُ أَبِي النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِينٌ قَدْ  
تَغَضَّبَ بِالنَّاسِ مِنْ فِعْلِ أَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ هَلْ ثَوْبٌ أَنْ تُرِيكَ آيَةً قَالَتْ كُنْ  
كَتُظَرُّ إِلَى شَجَرَةٍ مِنْ قُرْبِهِ فَقَالَ ادْعُ بِهَا

نے فرمایا: برا سے فروخت کرو۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ آپ کی  
خدمت میں تحفہ پیش کیا۔ یہ گھر والوں کا ہے جن کا اس کے ہوا اذہ کرنی  
ذریعہ پیمائش نہیں۔ فرمایا کہ تم نے تو اپنا معاملہ بیان کر دیا لیکن اس نے  
کام لیا۔ ایسے اور چارہ قدر ڈالنے کی شکایت کی ہے۔ اس کے ساتھ  
ایک سلوک کرنا پھر ہم چل چڑھے یہاں تک کہ ایک منزل پر اترے اور  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے تو ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا  
آیا اللہ آپ پر سایہ لگن ہو گیا۔ پھر واپس چلا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ سے اس بات کا ذکر کیا گیا۔ فرمایا کہ اس  
درخت نے اپنے رب سے اجازت چاہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کو سلام کرے تو اسے اجازت ہی گئی۔ پھر فرمایا کہ ہم چل چڑھے  
یہاں تک کہ ایک پانی کے پاس سے گزرے تو ایک عورت اپنے بیٹے  
کرے کو حاضر ہوئی جو دروازہ ہر گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے اسے ناک کے بانسے سے پکڑ کر فرمایا: ہاں! یہاں تک کہ میں اللہ کا رسول  
تو جھٹلے ہوں پھر ہم چل چڑھے۔ جب ہم واپس آئے اللہ اُسی پانی کے  
پاس سے گزرے تو عورت سے بچے کے منتقل پر چھا۔ عرض گزار ہوئی  
تو ہم نے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، ہم نے  
اس کے بعد اس کی کوئی مشکوک حرکت نہیں دیکھی۔ (مشروح السنہ)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنے  
بیٹے کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض  
کرے لگا کہ یا رسول اللہ! میرے بیٹے کو جنون ہے اور مجھے دشنام کھانے  
کے وقت دور ہوتا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس  
کے سینے پر دست مبارک پھر اتر اس نے زور سے نلے کی اور کھٹکے کے  
پتے جیسی کوئی چیز باہر نکل جو چلتی تھی۔

## (دارمی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ آپ نگین  
بیٹھے ہوئے تھے اور اہل مکہ کی کثرت کے باعث آپ غصے سے نگین  
تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کوئی نشانی دیکھنا پسند  
فرماتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ انہوں نے ایک درخت کی طرف دیکھا جو ایک

قَدْ عَابَهَا فَجَاءَتْ فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ  
مُرْهَا فَتُزَجِّعْ فَاَمْرُهَا كَرَجَعَتْ فَقَالَ رَسُولُ  
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَسْبِيَ حَسْبِيَ۔

(رداء الداری)

۵۴۱ <sup>۵۵</sup> وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَلَّ النَّبِيُّ  
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَابِلٍ اَعْرَابِيًّا  
فَلَمَّا دَلَّی قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ  
وَسَلَّمَ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
لَهُ وَ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ وَمَنْ  
يَشْهَدُ عَلَيَّ مَا تَكُونُ كَانَ هَذَا السَّكَمَةُ  
فَدَعَاَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ  
وَمَرَّ بِقَارِيٍّ الْوَادِيَّ فَاَقْبَلَتْ تَخْضَعًا لِّلْاَرْضِ  
حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا  
تَشْهَدُ ثَلَاثًا اَنْكُمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلَى  
مَنْبِئِهَا۔ (رداء الداری)

۵۴۲ <sup>۵۶</sup> وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ قَابِلٍ جَاءَتْ اَعْرَابِيَّةٌ  
اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَمَا  
اَعْرَبِيَّ اَنْتِ لَيِّقٌ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْيَهُودِيَّ  
هَذَا وَالتَّخْلُفَةَ يَشْهَدُ اَلِيَّ رَسُولُ اللّٰهِ فَدَعَاَهَا  
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَزُولُ  
مِنْ التَّخْلُفَةِ حَتَّى سَقَطَ اِلَى الشَّيْخِ صَلَّی اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْجِعِي فَاَدْفَايَا سَلَّمَ الْاَعْرَابِيَّةُ۔  
(رداء الداری وَصَحَّحَهُ)

۵۴۳ <sup>۵۷</sup> وَعَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ نِسَاءٌ اِلَى  
نَارِجِي عَلَیْهِمْ فَاتَّخَذْنَ مِنْهَا شَاكًا وَطَلَبَ النَّارِجِيُّ حَتَّى  
اَنْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَوَّغَ الدِّبَّ ثَبَّ عَلَى سِكِّ  
فَاَقْبَلُوْا وَاسْتَشْكَرُوْا وَقَالَ كَدَّ عَمَدَاتُ الْوَدَّيْنِ  
رَمَتْ قَلْبِيَّةً اللّٰهُ اَخَذَ مِنْ شَمَّتِ اَنْتَوَحَتْ وَمَرَّجَى  
فَقَالَ الرَّجُلُ يَا لَلْوَدَّ رَأَيْتُ كَاثِبِيَّ

کے چچے تھا اور کہا کہ اسے بلائیے۔ آپ نے اُسے بلایا تو وہ آکر سامنے  
کھڑا ہو گیا۔ پھر کہا کہ تم فرمائیے کہ یہ واپس چلا جائے۔ آپ نے حکم فرمایا تو  
واپس چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بد میرے لیے  
کالی ہے، میرے لیے کالی ہے۔ (داری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک سفر میں ہم بنی  
کریمہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ایک اعرابی کے دعاویہ تک پہنچا تو رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا، کیا تم گواہی دیتے ہو  
کہ میں ہے کوئی سب سے بڑا اللہ جو اکیلا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں،  
اور بیشک محمد مصطفیٰ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں؟ اُس  
نے کہا: ہر آپ فرما رہے ہیں اس کی اور کون گواہی دیتا ہے؟ فرمایا اگر کبیر  
کا یہ درخت۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے بلایا اور وہ  
داری کے کنارے پر تھا۔ وہ زمین کو چیرتا ہوا آپ کی جانب بڑھا جہاں  
تک کہ آپ کے سامنے آکھڑا ہوا۔ آپ نے تین دفعہ اُس سے گواہی  
لی اور اُس نے تین مرتبہ اُسی طرح کہا جیسے آپ نے فرمایا اور پھر اپنے  
اُگنے کی جگہ کی طرف لوٹ گیا (داری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک اعرابی رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں  
کس چیز سے پہچانوں کہ آپ نبی ہیں؟ فرمایا کہ اگر میں اس کبیر کے اس  
عرشے کو بلاؤں اور وہ گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ پس رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے بلایا تو وہ کھڑے سے اُترنے لگا اور  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آگیا۔ فرمایا کہ چلے جاؤ تو وہاں  
چلا گیا۔ پس اعرابی مسلمان ہو گیا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور صحیح بتایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک بیڑا چرواہے  
کی بکریوں کی طرف آیا اور اُن میں سے ایک بکری لے لی۔ چرواہے نے  
تلاش کر کے اُسے چڑھایا۔ نادہی کا بیان ہے کہ بیڑا ایک شیلے پر  
چڑھا۔ بیٹھا، دم نیچے دھاتی اور کہا کہ میں نے اپنی صفی کا اٹاؤ کیا جو  
اللہ تعالیٰ نے مجھے دے دی۔ پھر آپ نے مجھ سے چھین لی۔ اُس آدمی  
نے کہا کہ خدا کی قسم، میں نے آج جیسی بات نہیں کہی۔ بیڑیے نے



فِي سُبُحَاتِكُمْ فَقَالَ الرَّسُولُ أَتَعْجَبُ مِنْ هَذَا  
رَجُلٌ فِي التَّخَالُفِ بَيْنَ الْحَرَكَيْنِ يُخَيِّرُكُمْ  
بِمَا مَضَى وَمَا هُوَ إِلَّا بَعْدَ كُمْ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ  
يَهْتَدِيهَا فَبَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ وَأَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّهَا آيَاتٌ بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ قَدْ  
أَوْشَكَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ فَلَا يَرْجِعُ حَتَّى  
يُحَرِّقَ نَفْسَهُ بَعْدَ وَسْطَةِ مَا أَعْدَتْ أَهْلُهُ  
بَعْدَهُ -

(رَوَاهُ فِي مُجْمَعِ السُّنَنِ)

٥٤٢٧ وَعَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ  
قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْأَلُ  
مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ عَدُوٍّ حَتَّى الْكَيْلِ يَوْمَ عَشْرَةٍ  
وَيَقْبَعُ عَسْكَرُهُ كُلُّهَا فَمَا كَانَتْ تَمُدُّ قَالَ مِنْ  
أَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تَمُدُّ إِلَّا مِنْ هَاهُنَا  
وَأَشَارَ بِرُيْدَةِ إِلَى السَّمَاءِ -

لَعَنَهُ الْقُرُونُ وَالْأَرْضُ

٥٤٤٥ وَهَذَا عِبَادَةُ اللَّهِ بِنِي عَمْرٍاءَ السَّيِّ  
٥٩  
مَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ يَوْمَ كَذَبَ فِي ثَلَاثِ  
مِائَةٍ وَخَمْسَةِ عَشَرَ قَالَ اللَّهُمَّ لَهُمْ حَقَّاهُ  
فَأَحْبِبْهُمْ اللَّهُمَّ لَهُمْ عَدَاةً فَأَسْهَمْهُمْ اللَّهُمَّ  
لَهُمْ حَيَاتٍ فَأَسْهِمْهُمْ فَغَنِمَ اللَّهُ لَهُ فَأَقْبَلُوا  
وَمَا مِنْهُمْ رَحُلٌ إِلَّا قَدْ رَجَعَتْ بِجَهْلٍ أَوْ غِلٍّ  
وَأَكْثَرُوا وَتَبَحُّوا -

روای ابو داؤد

٥٤٤٤ وَعَنِ ابْنِ مَسْرُودٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكُونُوا مَنُصُورِينَ مُصِيدِينَ  
وَمَقْذُومِينَ لَكُمْ فَمَنْ أَذْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ

کہا کہ اس سے بھی عجیب وہ آدمی ہے جو دو پہاڑیوں کے درمیان نخلستان  
میں تین نامی کی خبریں دیتا ہے اور جو تھاڑے بند ہونے والا ہے۔ راوی  
کا بیان ہے کہ وہ آدمی یہودی تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا اور مسلمان ہو گیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق کی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا: یہ قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی نشانیوں سے  
ہے اور قریب ہے کہ آدمی اپنے گھر سے نکلے اور حبیب واپس لوٹے تو اس  
کی جوتیاں اور اس کا کڑاٹے ہٹائے گا جو اس کے بعد گھر والوں نے  
کھا ہو گا۔

(وشرح السفر)

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہر ہم ہی کہیم جسے اللہ تعالیٰ عید و مسلم کے ساتھ تھے کہ ایک پیالے سے صبح سے شام تک کھاتے رہتے کہ دس اُشتے اللہ دس بیٹھتے تھے ہم عرض گزار ہوئے کہ کیا چیز بڑھا دیتی تھی؟ حضرت عمرو نے فرمایا کہ تم کس بات پر تعجب کرتے ہو؟ اُن میں ایسا نہ نہیں کیا جاتا تھا مگر آدھ سے اکد اپنے اُختہ سے آسان کی طرف اشارہ کیا۔

(تقدیم و تالیف)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمودہ ہند کے لیے تین سو پندرہ افراد کے درمیان بٹھائے اور کہا: اے اللہ! یہ پیدل ہیں انھیں سواریاں دے۔ اے اللہ! یہ ننگے ہیں انھیں لباس پہنا۔ اے اللہ! یہ بھوکے ہیں انھیں شکم میں ڈال۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عطا فرمائی اور وہ وحشے قرآن میں کوئی نہ تھا مگر ایک یا دو اور شرب کے ساتھ لوٹا اور انھیں لباس پہنایا اور شکم میں ڈال دیا گیا۔

[illegible]

حضرت امین مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مدد کیے جاؤ گے، غنیمت یاؤ گے اور تمہارے لیے نیک نیت کے دروازے کھول دیئے جائیں۔

فَلْيَتَنَزَّلِ اللَّهُ فِي سُبْحَانَ الْمَلَائِكَةِ وَفِي ذَاتِ الْعَرْشِ  
الْمُبِينِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۶۴۴ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ يَهُوذَا عَنْ مَنْ أَهْلَ حَبِيبِ  
سَمِعْتُ شَاةَ مَصْلِيَّةَ تَقَرَّ أَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَهُ رَامَ فَكُلَّ مِنْهَا ذَا كُلِّ  
كَهْطٍ مَنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِيَّايَ كَمَا دَرَسْتُ إِيَّاهُ  
أَلَمْ تَرَوْهُ قَدْ عَاثَا فَقَالَ سَمِعْتُ هُوَ وَالشَّاهِدُ  
فَقَالَ مَنْ أَخْبَرَكُم بِهَذَا قَالَ أَخْبَرَنِي هَذَا فِي  
يَدِي وَلِيْلَهُ رَامَ فَكَانَتْ لَعْنَةُ قُلُوبِ إِنْ كَانَ يَدِي  
كَانَتْ تَصْرُفُهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَدِي لَأَسْكَحَنَّ مِنْهُ  
فَعَا عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَلَمْ يُعَا فِيهَا وَلَوْ فِي أَصْحَابِهِ الَّذِينَ أَكَلُوا  
مِنَ الشَّاهِدِ فَاحْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كَاهِلِهِ مِنْ أَجْلِ  
الَّذِي أَكَلَ مِنَ الشَّاهِدِ حَبِيبَةُ أَبُو هَشِيمٍ  
بِالْقُرْبَيْنِ وَالشُّقْرِ وَهُوَ مَوْلَى رِبِّي بِيَاضَةَ  
مِنَ الْأَنْصَارِ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْإِسْنَادُ)

۵۶۴۵ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حَنْظَلَةَ أَنَّ هَمَّادًا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَبِيبِ  
فِي طَبِيعِ الشَّيْخِ حَتَّى كَانَ عَشِيَّةً فَجَلَوْا وَاسْتَوَوْا  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ طَلَعْتُ عَلَى جَبَلٍ كَذَا  
وَكَذَا فَلَا ذَاكَ يَهْدَانِي عَلَى بَكْرَةٍ أَيْبُوهُمْ يَقْعُومُ  
وَلَعْنَةُ هَمَّادٍ جَمَعُوا إِلَى حَبِيبِ فَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْكَ عِلْمِي  
الْمُسْلِمِينَ عَنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ شَهَدَ قَالَ  
مَنْ يَعْرِضُ الْكَلِمَةَ قَالَ أَسَى مِنْ أَيْ مَرْتَبَةٍ

گئے۔ جو تم میں سے یہ چیزیں پائے تو چاہیے کہ اللہ سے ڈرے ایک  
کاموں کا حکم کرے اور جس سے کاموں سے روکے۔ (ابوداؤد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حَبِیبِ کی ایک  
بیوی عورت نے بکری کے بچے ہونے پر گشت میں نہر علیا اور رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بطور تحفہ بھیج دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے وحی ل اور اُس میں سے کھایا اللہ صحابہ سے آپ کے چند  
ساتھیوں نے بھی کھایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے  
اتحاد تک موانع سمجھو کہ پیغام بھیج کر بگایا اللہ فرمایا نہ کیا تو نے اس بکری  
میں نہر علیا کئے گی کہ آپ کو کس نے بتایا کہ بچے اس وحی نے  
بتایا جو میرے اتحاد میں ہے۔ یہودیہ نے کہا اہل۔ میں نے سوچا کہ اگر  
یہی ہیں تو آپ کو نقصان نہیں دے گا اور اگر یہی نہیں ہیں تو ہم ان سے  
چھوڑا رہا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے ممان  
فرمایا اور کوئی سزا نہیں دی لیکن آپ کے وہ ساتھی وفات پا گئے جنہوں  
نے بکری سے کھایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس بکری  
کا گشت کھانے کے باعث کندھوں کے درمیان پھنسنے لگائے۔ آپ  
کو اہل ہند نے سینگ اور بھڑکی کے ساتھ پھنسنے لگائے جو انصار سے  
نہی بیانہ کا آزاد کردہ غلام تھے۔

(ابوداؤد، دارقطنی)

حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ  
غزوہ تبوک کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چلے اور  
بڑا سفر کیا کہ شام ہو گئی۔ پس ایک سواراً کہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ  
میں فلاں مکان چاڑھوں پر چڑھا تو میں نے قبیلہ ہوازن والوں کو دیکھا  
کہ سارا قبیلہ اپنے بال بچوں اور مریشیوں سمیت حنین میں جمع ہو گیا ہے۔  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم بڑی کرتے ہوئے فرمایا۔  
إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَنَأْتِيَ كَلَّ يَوْمَ مَسْلَانِ كَالْمَالِ فِيهِمْ بَرَكَةٌ۔ پھر فرمایا کہ آج رات  
ہمارا کون پہرہ دے گا؟ حضرت انس بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نے عرض گزار ہوئے  
کہ یا رسول اللہ! میں۔ فرمایا کہ سوار ہر جاؤ۔ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو



گئے تو فرمایا کہ اس گھاٹی کی طرف جاؤ یہاں تک کہ اس کی چوٹی پر پہنچ جانا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لیے تشریف لائے۔ دو رکعتیں پڑھ کر فرمایا: کیا آپ سوار کر دیتے ہو؟ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمیں تو نظر نہیں آتا۔ پس نماز کی اقامت بھی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوئے گھاٹی کی طرف دیکھ دیا کہ تھے۔ یہاں تک کہ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا: بشارت ہو کہ تمہارا سوار آگیا ہے۔ یہی ہم دن ختم کے درمیان سے گھاٹی کی طرف دیکھنے گئے۔ پس وہ آگئے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یہ میں گیا، یہاں تک کہ میں اس گھاٹی کا سب سے اونچی چوٹی پر پہنچ گیا، جہاں کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا تھا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے وہاں گھاٹیوں کو دیکھا لیکن کوئی ایک آدمی بھی میں نے نہیں دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ کیا رات کو تم اُترے تھے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں مگر نماز پڑھنے اور قضاے حاجت کے لیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بعد چل کر گے اس کو تم سے حساب نہیں کیا جائے گا۔

(ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چند کھجوریں پیش کر کے عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے ان میں برکت کی دعا کیجیے۔ آپ نے انھیں دیا پھر ان میں میرے لیے دعا کی برکت کی۔ فرمایا کہ انھیں لے کر اپنے ترشہ والی میں ڈال لو۔ جب تم اُن میں سے لینے کا ارادہ کر دو تو اُنہ داخل کر کے لینا اور بالکل خالی نہ کرنا۔ میں نے اُن کھجوریں میں سے اتنے دینے کو اللہ کی راہ میں خرچ کیے اللہ ہم اُن میں سے کھاتے اور کھالتے بھی رہے جیکر کبھی وہ میری کمر سے جدا نہیں ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ حضرت عثمان کی شہادت کے روز وہ مجھ سے جدا کر دیا گیا۔

(ترمذی)

الْفَتْوَى أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كُنْتُ قَدْ سَأَلْتُكَ فَقَالَ اسْتَقْبِلْ هَذَا الشَّعْبَ حَتَّى تَكُونَ فِي أَعْلَاهُ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَصَلَاةٍ فَرَكِبَهُ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ حَسِبْتُمْ قَارِسَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَسِبْنَا فَكُتُوبٌ يَا لَمُتْلُوهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي يَلْتَفِتُ إِلَى الشَّعْبِ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ أَتَيْتُمْ قَدْ جَاءَ قَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلَى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشَّعْبِ قَدْ جَاءَ هُوَ قَدْ جَاءَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ لَمْ تَطْلُقْتُ عَلَيَّ كُنْتُ فِي أَعْلَى هَذَا الشَّعْبِ حَيْثُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا أَصْبَحْنَا طَلَعَتِ الشَّعْبَيْنِ كُلِيهِمَا فَلَمَّا رَأَيْنَا فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَزَلَتْ الْبَيْتَةَ قَالَ لَا إِلَّا مَصْلِيًّا أَوْ قَافِي حَاجَةٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۶۴۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَمَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ فِيمَنْ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّ مِنْ شَعْرَةٍ دَعَا لِي فِيمَنْ بِالْبَرَكَةِ قَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْنَهُنَّ فِي مَزْوَكَ كَمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَادْخُلْ فَيُفَرِّدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَتْرُكْهُ نَتْرَافَقْدَ حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ الشَّعْرَةِ كَذَا وَكَذَا مِنْ دَسِيقٍ فِي سَيْبِلِ اللَّهِ فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُهُ وَكَانَ لَا يَبْعَارِقُ حَقْوَى حَتَّى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَرَأَيْنَا نَطْعَهُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

## سیسری فصل

۵۴۸۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ تَفَادَرَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً  
بِهِمْ لَكَ بَعْضُهُمْ ذَا أَصْنَمَةٍ فَأَتَتْهُمْ بِالْعَوَا  
يُؤْتِدُونَ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ  
بَلِ اقْتُلُوهُ دَقَّانَ بَعْضُهُمْ بَلِ أَخْرِجُوهُ فَأَطْلَعَهُ  
اللَّهُ نَبِيًّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذَلِكَ فَبَكَتْ  
عَلَى عَلَى فَوَاشِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَلِكُ الْإِيْلَةَ وَخَرَجَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
جَثِي لَحِقَ بِالْعَارِ وَبَاتَ الْمُشْرِكُونَ يَحْرُصُونَ  
عَلَيْهَا يَحْسَبُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَمًا  
أَصْبَحُوا تَارُوا عَلَيْهِ قَلَمًا رَأَوْا عَلَيْهِ رَأَى اللَّهُ تَكْثِيمُ  
فَقَالُوا آيِنَ صَاحِبِكَ هَذَا قَالَ لَا أَدْرِي فَأَتَمُّوا  
أَشْرَهُ قَلَمًا يَلْعَنُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ صَعِدُوا  
الْجَبَلَ لَمَرُوا يَا لَعَارُ فَرَأَوْا عَلَى نَابِهِ نَسِيمَ  
الْعَنْكَبُوتِ تَنَالُوا نَزْدَ وَخَلَّ مِنْهَا لَمَرٌ يَكُنْ نَسِيمُ الْعَنْكَبُوتِ  
عَلَى نَابِهِ لَمَرٌ نَبِيٌّ لَيْلٍ دَقَّانَ كَا أَصْنَمَةٍ

۵۴۸۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَتْ خَيْبَرُ  
أَهْلُ يَثْرِبَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ  
فِيهَا سَهْمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنْ الْيَهُودِ فَجَمَعُوا  
لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلُّوا لِي سَهْمًا لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَمَهْلُ أَنْتُمْ  
مُصَدِّقِي عَهْدِي قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ  
فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ أَبْكَرَكُمْ قَالُوا فَكَرَكِي قَالَ كَذَبْتُمْ بَلِ الْيَهُودُ  
فَكَرَكِي قَالُوا صَدَقْتَ وَبَدَرْتَ قَالَ فَمَهْلُ  
أَنْتُمْ مُصَدِّقِي عَهْدِي شَيْءٌ إِنْ سَأَلْتُمْ عَنْهُ  
قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ

حضرت ابی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات  
قریش مکہ نے باہمی مشورہ کیا۔ بعض نے کہا کہ صبح کے وقت اسے منہج علی  
سے باندھ دیا یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعض نے کہا کہ اسے  
قتل کر دینا۔ بعض نے کہا کہ اسے نکال دینا۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے مطلع فرمایا۔ چنانچہ حضرت علی نے وہ رات نبی  
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بستر پر گزاری اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کل کر ایک غلام میں چلے گئے اور مشرکوں نے حضرت علی کی پاسبانی  
کرتے ہوئے رات گزاری کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانتے ہیں۔  
جب صبح ہوئی اور حملہ کرنے لگے تو دیکھا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے  
اُن کا قریب مٹا دیا۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے صاحب کس کا  
ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔ وہ آپ کا کھوج نکلتے گئے۔  
جب پیار پر پڑھ گئے اور فار کس پاس سے گزرتے تو غار کے منہ  
پر مگرئی کا جال دیکھا۔ آپ اُس میں میں تھیں رہے۔

(۱) (محدث)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب خیبر فتح کر لیا تو  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بکر کی بطور پیشکش کی گئی جس میں  
زیر نثار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو یہودی یہاں رہتے ہیں انہیں  
میرے پاس آگئے کرو۔ پس آپ کے پاس جمع کر دیے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تم سے ایک بات پوچھنے والا ہوں تو کیا تم سچ  
بتاؤ گے؟ عرض گزار ہوئے کہ اسے ابو القاسم اہل۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تمہارا بپ کون ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ فلاں۔ فرمایا  
جھوٹ بولتے ہو کہ فلاں ہے۔ عرض کی کہ آپ نے سچ فرمایا اور دست فرمایا۔  
اور شلو ہوا کہ تم مجھے سچ سچ بتاؤ گے اگر میں تم سے ایک بات پوچھوں؟ عرض گزار  
گزار ہوئے کہ اسے ابو القاسم اہل اور اگر ہم نے جھوٹ کہا تو آپ جان لیں گے جیسے  
جہلے بپ کے متعلق جان لیا تھا۔ آپ نے اُن سے فرمایا کہ جہنی کون ہیں؟ وہ کہنے  
لگے کہ جہنم میں رہیں گے اور جہاں سے وہ آپ میں گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



نے فرمایا کہ اسی میں پڑھے رہو گے۔ خدا کی قسم، ہم اس میں کبھی  
 بھی نہیں رہیں گے۔ پھر فرمایا:۔ اس تم مجھے کچھ بتاؤ  
 گے اگر میں تم سے کسی بات کے متعلق پوچھوں، عرض گزار نے  
 کہ اسے برا القاسم! ہاں۔ فرمایا کہ کیا تم نے اس بکری میں زہر ملا یا  
 عمار، عرض کی:۔ ہاں۔ فرمایا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ عرض  
 گزار نے کہ:۔ ہمارا دل یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو آپ سے  
 میں چھکا کر اہل جہنم بن جائوں گا اور اگر آپ سچے ہیں تو یہ آپ کو کئی نقصان  
 نہیں پہنچائے گا۔

(بخاری)

حضرت عمرو بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز میں نماز فجر پڑھائی تو منبر پر  
 جلوہ افروز ہوئے اور خطبہ دیتے رہے۔ یہاں تک کہ نماز ظہر کا وقت ہوا تو  
 اترے۔ نماز پڑھائی اور پھر جلوہ افروز ہو گئے اور خطبہ دیا یہاں تک کہ نماز عصر کا  
 وقت ہو گیا تو اترے، نماز پڑھائی اور پھر جلوہ افروز ہو کر خطبہ دیتے گئے۔ یہاں  
 تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ پس جو قیامت تک ہوئے والا تھا  
 وہ آپ نے میں بتا دیا۔ لہذا ہم میں زیادہ علم والا وہ ہے جس کو وہ زیادہ  
 باتیں یاد ہیں۔

(مسلم)

معمر بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ابانہ سے  
 مصروق سے دریافت کیا کہ جس رات بنات نے قرآن مجید سنا تو اس  
 کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس نے خبر دی؟ فرمایا کہ جو  
 حدیث بیان کی آپ والد عمر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 کہ ان کی خبر ایک روایت نے دی تھی۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم مکہ مکرمہ کو روانہ ہوئے  
 کے وہاں حضرت عمرؓ کے ساتھ تھے۔ ہم نے پانچاندیکھا۔ میں نیز نظر تھا اللہ میں  
 نے چاندیکھ یا بعد میں ہوا کسی نے چاندیکھنے کا دعویٰ نہیں کیا یہاں میں  
 حضرت عمرؓ کے کہنے لگا کہ کیا آپ نہیں دیکھتے؟ اور انہیں نظر نہیں آیا تھا۔ حضرت عمرؓ

عمرت کما عمرتک فی آیتنا فقال لہم من اهل  
 النبی قالوا نکون فیہا کسیرا ثم تخللونا فیہا  
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسنوا  
 فیہا واما اللہ لا یخلقکم فیہا ابدا ثم قال من  
 انکم مصدق فی عن شیء وان سالتکم عنہ فقالوا  
 نعم یا ابا القاسم قال هل جعلکم فی ہذا  
 الشاة سببا قالوا نعم قال فما حملکم علی  
 ذلک قالوا اردنا ان کنت کا ونا ان نشیر  
 منک فلان کنت صادقاً ثم یفترک۔

(رداء البخاری)

۵۶۸۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ  
 صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
 الْاَيْتِجْرِ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ  
 الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَوَّاهُ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا  
 حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَوَّاهُ  
 الْمِنْبَرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاجْتَبَرْنَا بِمَا هُوَ  
 كَارِئٌ لَّيْ يَدُورُ الْبَلَمَةُ قَالَ فَاَقْلَمْنَا  
 اَحْفَظْنَا۔

(رداء مسلم)

۵۶۸۳ وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ  
 سَمِعْتُ اَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مِّنْ اَذْنِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ لِيَكُنَّا نَسْمَعُ  
 الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ يَعْنِي عَبْدُ اللّٰهِ بِنَ  
 مَسْرُوقًا قَالَ اَذْنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ۔

(متفق علیہ)

۵۶۸۴ وَعَنْ اَبِي قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ  
 وَالْمَدِينَةِ فَرَأَيْنَا الْهَلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ  
 الْبَصَرِ فَرَأَيْتُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَذْعُمُ اَنَّهُ رَأَاهُ غَيْرِي  
 فَبَعَثْتُ اَقْوَلَ لِعُمَرَ اَمَا سَرَاهُ فَبَعَثَ

کہنے لگے کہ جب میں اپنے بستر پر لیٹوں گا تو یہ کہو قیل گا۔ پھر اہل بدر کے متعلق  
میں بتائے گئے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس جنگ میں  
دکھائیں جہاں اہل بدر پھانسی دیئے جانے والے تھے۔ فرماتے تھے کہ کل  
ابن سہمہ بن زید غلام کے پھانسی دینے والے کی جگہ ہوگی۔ حضرت عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قسم اُس وقت کی جس نے حضور کو قتل کے ساتھ سموت فرمایا۔  
کئی شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بنائی ہوئی جگہ سے بوجھ کر دور نہ  
ہوا پھر انیس ایک کوڑے میں ایک کو دوسرے کے اوپر ڈال دیا گیا۔ پس رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلے آئے پاس پہنچے اور فرمایا، اے غلام بن غلام  
اللہ اے غلام بن غلام! کیا تم نے اللہ اکبر کہنے کے بعد کسی کو ٹھیک ٹھیک  
پایا جب کہ میں نے قرآن و حدیث کو ٹھیک پایا ہے جو اللہ تعالیٰ نے  
میں سے فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! اگر  
آپ ان جھوٹے سے کیسے کلام فرماتے ہیں جن میں رد میں  
نہیں ہیں۔ فرمایا کہ میری بات کہ تم ان سے زیادہ نہیں سننے  
جو اسوائے اس کے کہ وہ مجھے کسی بات کا جواب دینا چاہتے  
نہیں رکھتے۔

لَا يَبْرَأَهُ قَالَ يَقُولُ عَمْرُسًا رَأَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى  
فَرْشِي ثُمَّ انْشَاءً يَحْدِثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ إِنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِينَا مَصْرَعًا  
أَهْلُ بَدْرٍ يَأْتِيهِمْ يَقُولُ هَذَا مَصْرَعٌ فَكُلَّيْنِ  
هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَهَذَا مَصْرَعٌ فَكُلَّيْنِ هَذَا إِنْ  
شَاءَ اللَّهُ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَا نَحْوُ مَا  
أَخْبَرَنَا الْخُدَّوْدُ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبُجِّلُوا فِي رَيْبٍ يَخْفَى عَنْكُمْ عَلَى  
بَعْضٍ فَأَمَّا تَلْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَقًّا أَنْتُمْ لِي وَالْيَوْمَ فَقَالَ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ  
وَيَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَنَاهُ  
اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا فَإِنِّي كُذِّدْتُ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي  
اللَّهُ حَقًّا فَقَالَ عَمْرُو بْنُ رَسُولُ اللَّهِ كَيْفَ سَكَّوْهُ  
أَجْسَادًا أَلَا أَرَأَيْتُمْ لِقَاءَ مَا أَنتُمْ بِأَتَمِّ  
لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرًا أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ  
يُزِدُوا عَلَيَّ شَيْئًا.

(رواہ مسلم)

۵۶۸۵ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ رَيْدٍ بَنِ أَرْقَمَ عَنْ  
أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ  
عَلَى رَيْبٍ يَعُودُهُ مِنْ مَرَضٍ كَانَ بِهِ قَالَ لَيْسَ  
عَلَيْكَ مِنْ مَرَضِكَ بَأْسٌ وَلَكِنْ كَيْفَ لَكَ  
إِذَا عَمِرْتَ بَعْدِي فَوَعِيتَ قَالَ أَحْسِبُ وَ  
أَمِيرٌ قَالَ لَئِنْ تَدَخَلَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ  
فَوَعِيتَ بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ رَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ ثُمَّ مَاتَ.

۵۶۸۶ وَعَنْ إِسَامَةَ بْنِ رَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَقُولُ عَلَى مَا لَمْ  
أَقُلْ فَلْيَكُنْ مَقْعِدَةً مِنَ النَّارِ وَذَاكَ أَكْثَرُ  
بَعَثَ رَسُولًا فَكَذَّبَ عَلَيْهِ وَكَذَّبَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ

(مسلم)

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے دکھائیں جہاں اہل بدر پھانسی دیئے جانے والے تھے۔ فرماتے تھے کہ کل ابن سہمہ بن زید غلام کے پھانسی دینے والے کی جگہ ہوگی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قسم اُس وقت کی جس نے حضور کو قتل کے ساتھ سموت فرمایا۔ کئی شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بنائی ہوئی جگہ سے بوجھ کر دور نہ ہوا پھر انیس ایک کوڑے میں ایک کو دوسرے کے اوپر ڈال دیا گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلے آئے پاس پہنچے اور فرمایا، اے غلام بن غلام اللہ اے غلام بن غلام! کیا تم نے اللہ اکبر کہنے کے بعد کسی کو ٹھیک ٹھیک پایا جب کہ میں نے قرآن و حدیث کو ٹھیک پایا ہے جو اللہ تعالیٰ نے میں سے فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! اگر آپ ان جھوٹے سے کیسے کلام فرماتے ہیں جن میں رد میں نہیں ہیں۔ فرمایا کہ میری بات کہ تم ان سے زیادہ نہیں سننے جو اسوائے اس کے کہ وہ مجھے کسی بات کا جواب دینا چاہتے نہیں رکھتے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری طرف منسوب کہے کسی  
بات کہے کریں نہ کہی نہ ہو تو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے اور اُس وقت فرمایا  
جب کہ آپ نے ایک آدمی کو ایسا تو اس آپ پر صیحت ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ



تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے خلاف دیکھا فرمائی تو اُسے مردہ یا گیا کلاس  
کھیٹ کھیٹ گیا تھا انہیں نے اُسے قبول نہیں کیا تھا۔ ابن درون  
کو یہ سچی نے دلائل النبوة میں روایت کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی  
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے کہا  
ماں گاہ تو آپ نے اُسے نصف رتن خریدا فرمائیے۔ اُس کی بیوی اُن کی  
کے یہاں بدقول اُس سے کھانے سے یہاں تک کہ اُس نے باب دیا تو نہ تم  
جو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ  
نے فرمایا: اگر تم اُسے نہ پاتے تو اُس سے کھاتے رہتے اور وہ تمہارے  
یہ باقی رہتا۔ (مسلم)

ماہم بن کعب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے  
میں سے ایک آدمی نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ  
ایک جنازے میں نکلے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو  
دیکھا کہ قبر پر چڑھ کر کہہ رہے تھے کہ یہ لوگ میری طرف سے  
اور کھلی کرو، سر کی جانب سے اور کھلی کرو۔ جب واپس لوٹے تو اُس کی  
بیوی کی طرف سے دعوت پر بلائے۔ آپ نے دعوت قبول فرمائی  
اور ہم آپ کے ساتھ تھے۔ پس کھانا لایا گیا تو آپ نے دست مبارک  
فرمایا اور لوگوں نے بھی کھایا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کو دیکھا کہ لقمے کر رہے ہیں مبارک میں پھر اُسے ہیں۔ پھر فرمایا کہ میں ایسا ہی  
بکری کا گوشت عروس کرنا ہوں جو اس کے مالک کی اہلالت کے بغیر  
لی گئی ہے۔ حدیث نے یہ کہتے ہوئے ایک آدمی کو بھیجا کہ رسول اللہ!  
میں نے ایک آدمی کو قلعہ بستی کی طرف بکری خریدنے کے لیے بھیجا جو  
ایسی تھی کہ وہاں بکریوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے لیکن بکری نہ لے لی تو  
پھر میں نے اپنے ہمسائے کے پاس بھیجا جس نے ایک بکری خرید لی تھی  
کہ قیمت لے کر اُسے میرے پاس بھیج دے۔ پس اُس کی بیوی کی  
طرف بھیجا تو اُس نے یہ میرے پاس بھیج دی۔ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دو۔

(ابوداؤد اور ترمذی نے

دلائل النبوة میں)

مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ فَهُوَ كَيْفَ مَيْتًا وَقَدْ اَلْتَنَى  
بَطْنُهُ وَلَمْ تَعْبُدْهُ اَلْاَرْضُ۔

(رواہ ابی یحییٰ فی دلائل النبوة)

۵۶۸۷ وَكَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْطُوعُهُ فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ رَتَنِ  
شَعِيرٍ فَمَا قَالَ الرَّجُلُ يَا كَلِّ وَتَهُ وَامْرَأَتَهُ  
وَضَيْعَتَهُمَا حَتَّى تَكُونَا لِي فَقَبْلِي فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَجِدْهُ لَأَكَلْتُهُ  
مِنْهُ وَلَعَمْرُكَ لَكُنْتُ۔

(رواہ مسلم)

۵۶۸۸ وَكَانَ عَامِيٍّ مِنْ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ قَرَأَتْ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُرْوِي الْحَافِرُ يَقُولُ  
أَوْسَعُ مِنْ قَبْلِ رَجُلٍ أَوْسَعُ مِنْ قَبْلِ رَجُلٍ فَلَمَّا رَجَعَ  
اسْتَقْبَلَهُ دَاعِيُ امْرَأَةٍ فَأَبَا فَمَنْ مَعَهُ فَمَنْ بِالطَّعَامِ  
فَوَصَّه يَدًا ثُمَّ وَصَّه الْقَوْمَ فَأَكَلُوا فَتَنَظَرْنَا  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوكُ  
لُحْمَهُ فِي فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَحِبُّوا لِحْمَ شَاةٍ أَفْضَلُ  
يَعْنِي لَذِينَ أَهْلِيهَا فَإِنَّ رَسَلَتِ الْمَرْأَةُ تَقُولُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَرَسَلْتُ إِلَى الشَّيْخِ وَمَوْ  
مَوْضِعِهِ يَسْأَلُ فَيُعْطِيهِمْ لِيَشْتَرِي لِي شَاةً  
فَكَمْ تُرَجِّدُ فَإِنَّ رَسَلْتُ إِلَى حَيَارِثٍ فَكَمْ  
أَشْتَرِي شَاةً أَنْ يُرْسِلَ بِهَا إِلَى بَيْتِيهَا  
فَكَمْ يُرَجِّدُ فَإِنَّ رَسَلْتُ إِلَى امْرَأَةٍ فَإِنَّ رَسَلْتُ  
إِلَى بَيْتٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَكْهَبِي هَذَا الطَّعَامَ الْأَسْرَى۔

(رواہ ابوداؤد والبیہقی فی دلائل

النبوة)

۵۴۸۹ وَ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ وَهَّابٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
 جَدِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ وَ هُوَ أَخُو مَعْقِدٍ أَنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُمْ أَخْرَجَهُمْ  
 مِنْ مَكَّةَ فَخَرَجَ مِنْهَا جِدَارًا إِلَى الْمَدِينَةِ هُوَ وَ  
 أَبُو بَكْرٍ وَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ لُحَيْمٍ وَ  
 وَلِيُّهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ مَرُّوا عَلَى خَيْبَةَ  
 أَوْ مَعْقِدٍ فَسَلُّوهُمَا لَحْمًا وَ كَسَمَزَا لِيَشْتَرِيَا مِنْهَا  
 فَكَفَّ يَصِيبُهَا عَيْنًا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ وَ كَانَ  
 الْقَوْمُ مُرِيدِينَ مُسْتَبِينَ فَظَنُّوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ فِي كُسْرٍ الْخَيْبَةِ  
 فَتَنَالُوا مَا هِيَ وَ انْشَاءُ يَا أُمَّ مَعْقِدٍ قَالَتْ شَاةٌ  
 خَلْفَهَا الْجُهْدُ عَيْنُ الْغَلَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ  
 لَبَنٍ قَالَتْ هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَتَاكَ ذَبِينُ  
 لِي أَنْ أَخْلِبَهَا قَالَتْ يَا بَنِي أُمِّتٍ وَ أَرَأَيْتَ إِنْ رَأَيْتَ  
 حَلَبًا فَاسْلُبَهَا فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَحَرَ بِهَا فَسَوَّغَهَا وَ سَمَّى اللَّهُ  
 تَعَالَى وَ دَعَا لَهَا فِي شَاتِهَا فَتَنَفَّحَتْ عَلَيْهِ وَ  
 دَرَّتْ وَ أَجْعَلَتْ فَدَعَا بِهَا تَاوِي بِزَيْدٍ السَّوْهَظِ  
 فَحَلَبَ فِيهِ ثَجَابًا عَلَى غَلَاةِ الْبَهَاءِ ثُمَّ سَفَاهَا  
 حَتَّى رَوَيْتَ وَ سَلَى أَمْعَايَا حَتَّى رَوَّاهُ ثُمَّ رَابَ  
 أَعْدَمَهُ ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ ثَابِتًا بِعَمَادٍ يَدُ حَتَّى  
 مَلَأَ الْإِثْلَ ثُمَّ دَرَّ عَادَرَهُ عَيْنُهَا وَ بَايَعَهَا وَ  
 أَرْتَعَلَهَا عَنْهَا رَدَّاهُ فِي شَحْمِ الشُّنَّةِ وَ ابْنُ  
 عَسْدٍ الْبَرِّي الْأَسْتَيْعَابِ قَالَتْ الْعَجْزِي  
 فِي كِتَابِ الْوَقَايِدِ فِي الْعَدِيدِ قَصَّةٌ

حزام بن رشام ؓ اُن کے والد ماجد، اُن کے جد امجد حضرت  
 یحییٰ بن خالد سے روایت ہے جو حضرت اُمّ مَعْقِد کے بھائی تھے کہ جب  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ  
 ہمارے تھے یعنی آپ حضرت ابوبکر حضرت عامر بن نفیر مولى  
 ابوبکر اور سہ بنانے والے عبد اللہ بنی قرہ حضرت اُمّ مَعْقِد کے غمے  
 کے پاس سے گزے اُن سے گوشت اُٹھ کھجوریں خریدنے کے متعلق  
 پرچھا تو کوئی چیز نہ مل سکی کہ نہ گوشت نہ کھجور تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے غمے کے ایک جانب بکری دیکھی تو فرمایا کہ اسے اُمّ  
 مَعْقِد اسی بکری کا کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ کمزوری کے باعث  
 یہ بکری کے ساتھ نہیں جا سکتی۔ فرمایا: کیا یہ دودھ دیتی ہے؟ عرض  
 کی کہ یہ اس بات سے کوسوں دوسے۔ فرمایا: کیا تم اجانتی دیتی ہو  
 کہ اس کا دودھ نکال لیں؟ عرض گزار ہوئیں:۔ میرے ماں باپ قربان  
 اگر آپ دیکھتے ہیں تو نکال لیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے وہ مکانی اُس کے نعلوں پر دست مہرک پھرا، اللہ کا نام لیا  
 دھرت کی بکریوں کے لیے دعا فرمائی۔ بکری نے دھانیں کھلی کر لیں دودھ  
 آنا اور جگالی کئے لگی۔ آپ نے برتن منگوا کر ایک جماعت کیلئے  
 کافی ہو۔ اُس میں دو ہا کر پھینکے گا اللہ آپ پر جھاک آگئے۔ پھر اُمّ  
 مَعْقِد کو بلایا کہ وہ حکم میرے برکتیہ دینے لگا کر بلایا۔ آخر میں آپ نے  
 خود نوش فرمایا۔ پھر دوبارہ نکالا یہاں تک کہ وہ برتن بھر دیا۔ پھر  
 اُسے اُن کے پاس پھرا، انہیں بیعت کیا اور اُن کے پاس سے کوچ  
 فرما گئے۔ روایت کیا اسے شریعہ السنہ نے اور ابن عبد البر نے  
 الاستیعاب میں اور ابی جریر نے کتاب الوفا میں اور حدیث میں  
 طویل واقعہ ہے۔



## بَابُ الْكَرَامَاتِ

## کرامتوں کا بیان

پہلی فصل

۵۴۹۰ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَسِيدَ بْنَ حُضَيْرٍ دَعَا  
بَيْنَ يَدَيْهِ ثَمَّادًا عَبْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي حَاجَةٍ تَهْمًا حَتَّى ذَهَبَ مِنَ النَّبِيِّ  
سَاعَةً فِي لَيْلَةٍ شَدِيدًا وَ الظُّلْمَةِ ثُمَّ خَرَجَا  
وَمِنْ عَشِيرَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَنْقَلِبَانِ فَوَبَّكَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَصِيْبًا فَضَلَّتْ  
عَمَّا أَحَدُهُمَا لَهْمًا حَتَّى مَشِيَ فِي مَوْتَرٍ حَتَّى  
إِذَا افْتَرَقَتْ لِهْمَا الظُّلُمَةُ أَحَدُهُمَا يَلْذُخِرُ  
حَصَاةً فَمَسَحَ بِهَا وَاحِدٌ مِّنْهُمَا فِي مَوْتَرٍ حَصَاةً  
حَتَّى يَكْمَأَ أَهْلُهُ -

(رواه البخاری)

۵۴۹۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَفَرَ لِحَدِّ دَعَا  
أَنَسٌ مِنَ النَّبِيِّ فَقَالَ مَا أَرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي  
أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي لَا أَشْرُكَ بِكَ مَا أَعَزَّ عَلَى رَيْثِكَ  
غَيْرُ نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَئِنْ  
عَلَى دِينًا فَاقْنِمْ وَاسْتَوْحِمْ بِأَسْمَاءِكَ حَبِيبًا  
فَأَمْسَحًا فَكَانَ أَوَّلَ قَبْرِكَ وَدَفَنْتَ مَعَهُ الْخُرَى  
فِي قَبْرِكَ -

(رواه البخاری)

۵۴۹۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ  
إِنَّ أَصْحَابَ الْمُشَقَّةِ قَالُوا إِنَّا سَأَلْنَا فَهْرًا عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ  
عِنْدَهُ طَعَامٌ مِّائَتَيْنِ فَلْيَدَّ هَبْ بِشَايِئٍ وَمَنْ  
كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةً فَلْيَدَّ هَبْ بِشَايِئٍ  
أَوْ سَادِسٍ فَإِنَّ آيَاتِي كَوْنًا وَبَلَاءًا وَانْطَلَقَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حمید  
بن حذیر اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی حاجت کے متعلق نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گھنگھو کر رہے تھے۔ کہ کچھ رات گزشتی اُحدود  
سجنت اندھیری رات کا وقت تھا جب وہ واپس جانے کے لیے محل  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے نکلے تو دونوں کے ہاتھوں میں  
لاٹھیل تھیں۔ پس ایک کی لاٹھی دونوں کے لیے روشن ہو گئی اُحد اس  
کے آگے میں چلتے رہے۔ جب دونوں کے راستے جدا ہوئے  
تو دوسرے کی لاٹھی بھی مدھنسی ہو گئی اُحد دونوں حضرت  
ابن ابی لاٹھی کے آگے میں اپنے گھر والوں تک پہنچ گئے۔

(بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب غزوہ اُحد پیش  
آیا تو میرے والد عمرؓ نے مجھے طے کے دت بکا کر بلایا۔ میرے خیال میں نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہر حضرت شہید ہوں گے میں ان میں  
سب سے پہلے خود کو بکھڑا دوں۔ میں اپنے بعد کسی کو نہیں چھوڑا۔ باوجود رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے پہلے تم سے زیادہ عزیز ہو میرے  
اور فرض ہے اُسے اور دنیا اصراری بہنوں سے متعلق میری نیکی کی وصیت  
قبول کرو۔ صبح ہوئی تو سب سے پہلے وہی شہید ہوئے اور ایک دوسرے  
شہید کے ساتھ انہیں قبر میں دفن کیا گیا۔

(بخاری)

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اصحاب  
مکہ فخر تھے لہذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو پیاس و  
آزید مل کا کھانا ہو تو وہ تیسرے کے لئے جائے اللہ اس کو پیاس چلا کر میوں کا کھانا  
اور وہ پانی پلے پلے کے لئے پینا پھر حضرت ابوبکرؓ نے اسے لے کر نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے حضرت ابوبکرؓ نے شام کا کھانا نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیش کیا۔ پھر شعرے رہے یہاں تک کہ نہ بکھار

پڑھ لی گئی۔ پھر لوٹے اور وہاں رہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
 بھی نلت کا کھانا کھایا۔ پس وہاں سے جب کہ رات گئے گی تھی جتنی کہ اللہ نے  
 چاہی اُن کی اہلیہ عمرہ عرض گزار ہوئیں کہ آپ کو اپنے مہانوں سے کس  
 نے روکا تھا؟ فرمایا: کیا انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ عرض کی کہ انہوں نے  
 انکار کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ آپ انہیں کہادہ خدا کی قسم میں  
 اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ اُن کی زوجہ عمرہ نے بھی روکھانے کی  
 قسم کھائی۔ مہانوں نے بھی قسم کھالی کہ نہیں کھائیں گے۔ حضرت  
 ابو بکر نے فرمایا کہ یہ تو شیطان کی طرف سے ہے۔ پس انہوں نے  
 کھانا منگو کر کھایا اور دوسرے حضرات نے بھی کھایا۔ پس وہ کوئی رقم  
 نہ اٹھاتے مگر اُس کے نیچے اُس سے زیادہ از خود پیدا ہو جاتا۔ انہوں  
 نے یہی اہلیہ عمرہ سے فرمایا کہ اسے نبی فرماں کی ہن پر کیا  
 ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ میری آنکھوں کی ٹھنک ہے کہ جتنا  
 یہ پڑے تھا اب تو اُس سے تین گنا ہے۔ پس انہوں نے کھایا  
 اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی بھیجا۔ بتایا  
 گیا کہ آپ نے بھی تناول فرمایا (متفق علیہ) اور کُنَّا نَسْتَمِعُ نَسِيبَهُ  
 النُّطْقَانِ۔ والی حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث باب البعوت  
 میں مذکور ہوئی۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْشُرُهُ فَإِنْ أَبَا بَكْرٍ  
 نَعَشَى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَيْتَ  
 حَتَّى صُلِّيَتِ الْوُضُوءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَيْتَ حَتَّى نَعَشَى  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى  
 مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا  
 حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَاءِ فِكَ قَالَ أَوْ مَا عَشَيْتُمْ هُمْ قَالَتْ  
 أَبُو حَتَّى تَجِيئُ نَقُصِبُ وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ  
 أَبَدًا فَخَلَقَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ لَا تَطْعَمَهُ وَحَكَتِ  
 الْأَضْيَاءُ أَنْ لَا يَطْعَمُوهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ كَانَ  
 هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَاعَا بِالطَّعَامِ وَفَاكَلُوا كُلُّهُمْ  
 فَجَعَلُوا لَا يَبْرُقُونَ لِقَمَةٍ إِلَّا دَبَّتْ مِنْ أَسْفَلِهَا  
 أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتُ بَنِي فِرَاسٍ  
 مَا هَذَا قَالَتْ وَفُكْرَةٌ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَا تَكْثُرُ  
 مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِكَتْلَى مِثْرَارٍ فَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا  
 إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلُوا  
 أَكْثَرُ أَكَلٍ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيثُ  
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ كُنَّا نَسْمِعُ نَسِيبَهُ  
 الطَّعَامِ فِي الْمُعْجِزَاتِ۔

### دوسری فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب  
 حضرت خنساء کی آنکھال ہوئی تو ہم کہہ کرے کہ اُن کی قر پر ہمیشہ نور دیکھا  
 جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

انہوں نے ہی فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غسل  
 دینے کا اہل بیت گیا تو رگڑنے کے کما۔ وہیں نہیں معلوم کہ ہم اپنے رگوں کی  
 طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے اتار دیں یا پھر رگوں کی  
 غسل دیں۔ جب اُن میں اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اُن پر نیند طاری کر  
 دی یہاں تک کہ ہر آدمی کی ٹھوڑی اُن کے سینے سے لگ گئی۔ پھر  
 کاشانہ ملا کہ ایک گوشے سے کسی کہنے والا نے کہا میں کو کوئی نہیں

۵۹۹۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ  
 كُنَّا نَحْمَدُكَ أَنْ لَا يَزَالَ يُرَى عَلَى قَبْرِهِ نُورٌ  
 (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۹۹۴ وَعَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَرَادُوا غَسْلَ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَا نَدْرِي أَلْجَبَدُ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهِمْ لَمَّا  
 نُجَبِرُ وَمَوْتَنَا أَمْرٌ نَحْسِلُهُ وَعَلَيْهِ رِيَاءُ بَعْضِنَا  
 احْتَمَلْنَا أَلْقَى اللَّهُ عَلَيْهِمُ السُّورَ حَتَّى مَا  
 مِنْهُمْ رَسْبٌ إِلَّا وَذَقْنَا فِي صَدْرِهِ ثُمَّ



جانتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر غسل کرے گا اور آپ کو غسل دینے کے لئے کھڑے ہوئے کر کے مبارک جسم اطہر پر ہاتھ لگائے اور لوگ اس پر ہاتھ ڈالتے اور کرتے مبارک ہی سے ملے تھے طہارت کیا ہے۔

(یہ بھی نے دلائل النبوة میں)

ابن الکلبی سے روایت ہے کہ رسولوں کی سرزمین میں رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آڑوں کے غلام حضرت سہیلہ لکھ کر کھڑے ہوئے یا قید کر دیے گئے۔ پس وہ بھاگ کر لشکر کو تلاش کرتے ہوئے آپ سے ملے تو ایک شیر گیا۔ فرمایا کہ اے ابو جحش! میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غلام ہوں اور میرا قصہ یہ ہے۔ میں شیران کی طرف دم ہلاتا ہوں بڑھا اور پہلو میں آگھڑا ہوا۔ جب وہ کوئی خطرناک آواز سنستا تو اس کی جانب متوجہ ہوتا۔ پھر برابر اس کے پہلو میں چلتا ہوا یہاں تک کہ لشکر تک پہنچ گیا۔ پھر شیر واپس لڑا (شرح السنہ)

ابو الجوزار سے روایت ہے کہ اہل مدینہ حضرت تھعلی بن دعلج سے ہوئے تو انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شکایت کی۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور کی طرف دیکھو اور اس میں آسمان کی جانب ایک طاق بنادو۔ کہ آپ کے اور آسمان کے درمیان چھت حائل رہے۔ لوگوں نے یہی کیا تو ان پر طرب بارشیں ہوئیں کہ بہت اداؤں ہوئے جو گئے کہانے پر مٹی کے پتھر کے تو اس کا نام پتھر کا سال چڑ گیا۔ (دارمی)

سید بن عبد العزیز سے روایت ہے کہ جب جنگ نمرہ ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں تین دن تک اذان و اقامت نہ ہوئی اور سید بن مسیب مسجد سے جلا نہ ہوئے۔ ان میں نماز کے اوقات کو پتہ نہیں چلتا تھا مگر ایک گنگا اسٹ کے ذریعے جس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور سے سدا کرتے تھے۔

(دارمی)

كَلِمَةً مِنْهُمْ مِنْ تَارِيحَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُونَ مَنْ هُوَ فَمَسُّوا الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ صَلَاتُكَ يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ فَكَلِمَةً وَعَلَيْهِمْ صَلَاتُكَ يَا لَعْنَتِي

(رواہ البیہقی فی ذکریل النبوة)

۵۴۹۵ وَعَنْ ابْنِ الْمُنْكَدَرِ أَنَّ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْطَأَ الْجَيْشَ بِأَرْضِ الشَّامِ وَأَسْرَفَ فَانْطَلَقَ حَارِبًا يَنْتَقِسُ الْجَيْشَ قَوْدًا هُوَ بِأَلَسَدِ فَقَالَ يَا أَبَا الْحَارِثِ إِنَّا مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ أَمْرِى كَيْتٌ وَكَيْتٌ فَأَقْبَلَ الْأَسَدُ لَهُ بِصَبْصَةٍ حَتَّى قَامَ إِلَى جَنْبِهِ كُلَّمَا سَمِعَهُ صَوْتًا أَهْوَى إِلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَسْتَشِي إِلَى جَنْبِهِ حَتَّى بَلَغَ الْجَيْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْأَسَدُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشَّعَرِ

۵۴۹۶ وَعَنْ أَبِي الْجَوْدِ قَالَ قَطَعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ قَطْعًا شَدِيدًا فَكَلُوا إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ انْطَلِقُوا قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلُوا وَهْنَهُ كَمَدَى إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَمْتٌ فَقَعَلُوا فَمُوتُوا مَقْتًا عَلَى بَيْتِ الْعَسْبِ وَرَسَدَتِ الْوَيْلُ حَتَّى تَفْقَتَ مِنَ الشَّجَرِ كَسْبِي قَامَ الْفَتْنُ

(رواہ الدارمی)

۵۴۹۷ وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَبَابٍ الْعَمَرِيُّ قَالَ لَمَّا كَانَ آخِرُ الْحَرْكِ كَرُّ يَوْمٍ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَلَمْ يَقْضَ وَلَمْ يَرْجِعْ سُوَيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَسْجِدَ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقَتَ الْفَلَاةِ إِلَّا بِفَتْمَةٍ يَسْتَسْمِعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(رواہ الدارمی)

ابو عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے ابو العالیہ سے کہا کہ کیا حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا کہ انہوں نے دس سال خدمت کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی تھی، لہذا ان کا باغ سال میں دو دفعہ پھل دیتا تھا اور اس میں سے مشک جیسی خوشبو آتا کرتی تھی۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

### بیمبری نسل

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف ادوی بنت اوس نے مردان بن حکم کی عدالت میں بھگوان پیش کیا اور دعویٰ کیا کہ انہوں نے اس کی زمین سے لی ہے۔ حضرت سعید نے فرمایا کہ میں اس کی زمین میں سے کچھ لے سکتا ہوں جب کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود سنا ہے کہ کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے ظلم کے ساتھ کسی کی باشت بھر نہیں لی تو ساتویں زمین تک اسے حقوق پہنایا جائے گا۔ مردان نے کہا، ہاں اس کے بعد میں آپ سے کوئی گواہ طلب نہیں کرتا۔ حضرت سعید نے کہا، ہاں اسے اللہ اگر یہ بھڑائی ہے تو اسے اندھی کرادے اس کی زمین میں مار۔ پس وہ نہ مری جب تک اندھی نہ ہوئی اور وہ اپنی زمین میں چل رہی تھی کہ ایک گھوڑے میں گر کر مر گئی (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں محمد بن زید عبد اللہ بن عمر سے سنا ہے کہ انہوں نے اسے اندھی دیکھا دیوڑوں کو ٹوٹتے ہوئے اور کہتی کر بچھے حضرت سعید کی بددعا لگ گئی اور وہ اُسی گھر کے ایک کونے کے پاس سے گزری جس پر بھگوان اکیا تھا تو اس میں گر پڑی اور وہی اس کی قبر بنی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت

۵۴۹۸ وَعَنْ أَبِي خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعْتُ أَسْمَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ بْنِ مَرْثَدَةَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي كُلِّ سَنَةٍ أَلْفَ كَوْفَةٍ مَرْثَدَيْنِ وَكَانَ فِيهَا رِيحَانٌ يَبْجِي مِنْهُ رِيحُهُ النَّاسَ - (رواه الترمذی عن دکان هذا حديث حسن غریب)

۵۴۹۹ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنَ نَفِيلٍ غَاصَمَهُ أَرْوَى بِنْتُ أَوْسِ بْنِ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَأَدْعَتْ أَنَّ أَخَا قَيْسًا مِنْ أَرْضِهَا فَقَالَ سَعِيدٌ إِنْ كُنْتُ أَخْذُمُ أَنْفَها شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي تَجَعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا تَجَعْتُ وَمَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَرَجَ أَخْنَا وَشَبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا هَلَوَقَهُ إِلَى سَبْعِ أَرْبَعِينَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانٌ لَا أَسْأَلُكَ بَيْتَةً بَعْدَ هَذَا فَقَالَ سَعِيدٌ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَأَعْمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيَّتْهَا فِي تَمْرِي فِي أَرْضِهَا لَأَذْوَغَتْ فِي حَقَرَةٍ كَمَا مَاتَتْ مُتَفَقِّ عَلَيْهِ دَفَنِي وَدَائِرَةُ رَسُولِهِ عَنْ مُعْتَدِي بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنَ عُمَرَ بْنِ عَدَاةٍ وَطَاةٍ رَاَهَا عَمِيَاءُ تَلْتَوُسُ الْجَدْرَ يَقُولُ أَمَا بَنِي دَعَا سَعِيدٌ وَطَاةً مَرَّتْ عَلَى يَمِينِ الدَّارِ الْوُحَى غَاصَمَتْ فِيهَا فَوَقَعَتْ فِيهَا لَكَانَتْ قَبْرَهَا -

۵۴۰۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ جَاءَهُ



وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يَدْعِي سَارِيَّةَ قَبِيلِنَا عُمَرُ  
يَخْطُبُ فَبَعَثَ يَصِيحُ يَا سَارِيَّةُ الْجَبَلُ فَقَدِمَ  
رَسُولٌ مِنَ الْجَيْشِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقِينَا  
عَدُوَّنَا فَهَرَمُونَا فَكَذَلِكَ يَصَارِيحُ يَصِيحُ يَا سَارِيَّةُ  
الْجَبَلُ فَاسْتَدْنَا فَهَرَمُونَا إِلَى الْجَبَلِ فَهَرَمُوهُمْ  
اللَّهُ تَعَالَى -

(رَدَاةُ الْبَيْهَقِيِّ فِي دَلَائِلِ الْبُتَّةِ)

۵۴۰۱ وَكَانَ لِبَيْهَقِيِّ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ  
عَلَى عَائِشَةَ فَكَادُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ كَمَا مِنْ يَوْمٍ يُطْلَعُ إِلَا نَزَلَ  
سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحْمِلُوهُ بِكَبْرِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُونَ الْفَاتِحَةَ  
وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى إِذَا أَمْسَا عَرِجُوا وَهَبَطَ مِنْهُمْ قَصَصُهُمْ  
مِثْلَ ذَالِكِ حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ  
خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ  
يُزَكُّونَهُ -

(رَدَاةُ الدَّارِمِيِّ)

## بَابُ

## بَابُ

## بَابُ نَصْلِ

حضرت بلال بن عائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صحابہ میں سے سب سے پہلے جو ہمارے  
پاس تشریف لائے وہ حضرت ابن عمر اور حضرت ابی اسلم تھے۔  
پس وہ ہمیں قرآن مجید پڑھانے لگے۔ پھر حضرت عمارؓ حضرت بلالؓ  
حضرت سعدؓ تشریف لائے۔ پھر حضرت عمرؓ جی کریم صلی اللہ تعالیٰ

۵۴۰۲ كُنَ الْبَلَاءُ ابْنُ عَارِبٍ قَالَ أَقُولُ مَنْ  
قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مُصَنَّبٌ بَيْنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبِي أَسْمٍ مَسْخُومٌ  
فَبَعَثَ يَحْمِلُونَا الْقُرْآنَ ثُمَّ جَاءَ عُمَارُ وَذِيكَ  
وَسَعْدُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عَشْرِينَ

علیہ وسلم کے پیش مناصب کرام تشریف لے گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ انیس نے اہل بدعت کو اور کسی بات پر اتنا خوش نہیں دیکھا، یہاں تک کہ میں نے لڑکیوں اور لڑکوں کو کہتے ہوئے سنا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے پس آپ تشریف نہ لے کر کیا تک کہ میں نے سورۃ الاعلیٰ ابراہیم جیسی مفصل سورتیں سیکھ لیں۔

(بخاری)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اذ فرمایا: ہر بیٹھ ایک بندہ سے ہے اللہ تعالیٰ کو پس لیا ہے جب کہ اسے دنیا کی رونق اور اس چیز کے درمیان اختیار دیا جو اس کے پاس ہے تو اسے چنا جو اس کے پاس ہے۔ حضرت ابو بکر روضہ اور عمر بن غزافہ ہونے کہ چلتے مال باب آپ پر تھان ہوں۔ ہم نے اس پر تعجب کیا اور بعض لوگوں نے کہا کہ ذرا بڑے میاں کی طرف تو دیکھیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو کسی بندے کی خبر سے رہے ہیں کہ جو اسے دنیا کی رونق دی اور جو اس کے پاس ہے ان میں سے اللہ نے اسے ایک کا اختیار دیا اور یہ فرما ہے نہیں کہ چلتے مال باب آپ پر قربان ہوں۔ حالانکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی تھے جن کو اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابو بکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔

(مشق علیہ)

حضرت جعفر بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آٹھ سال کے بعد شہیدان ائمہ پر نماز جنازہ پڑھی جیسے زندوں اور مردوں کو رخصت فرماتے ہیں۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا: میں بدعت سے کہنے کے لیے تم سے پہلے تمہارے اوپر گراؤ ہوں اور تمہارے ہٹنے کی جگہ تو میں کو تر ہے اور میں اسے دیکھ رہا ہوں حالانکہ اس جگہ میں ہوں اور یقیناً مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں اور مجھے تمہارے متعلق یہ ڈر نہیں ہے کہ میرے بعد شرک کرو گے بلکہ تمہارے متعلق دنیا کا ڈر ہے کہ اس سے رخصت کرنے لگو گے۔ بعض نے کہا ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر کے ہلاک ہو گئے جیسے تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے۔

بِئْسَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلًا مُلَابِقَةً فِيمَا رَأَيْتُ فَرَحَهُمْ بِهِمْ حَتَّى رَأَيْتُ الْوَلَدَ وَالْوَصِيَّانَ يَقُولُونَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ جَاءَ حَتَّى قَدَّاتُ سَيْحَ اسْمِهِ رِيحَ الْأَعْلَى فِي سُورَةِ ذٰلِكَ مِنَ الْمُفْطَلِ۔

(بخاری)

۵۴۰۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عِبَادَ الْخَيْرَةِ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُكْتَبَ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ قَالَ قَدْ يَنْكَرُ يَا نَبِيَّنا وَأَمَّا هَاتَا فَعَجِبْنَا لَهُ فَقَالَ النَّاسُ أَنْظِرُوا لِي هَذَا الشَّيْخُ يُخَيِّرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عِبَادِ الْخَيْرَةِ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُكْتَبَ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ وَهُوَ يَقُولُ قَدْ يَنْكَرُ يَا نَبِيَّنا وَأَمَّا هَاتَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْخَيْرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمُنَا (مشق علیہ)

۵۴۰۴ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلِ أَحِبِّا بَعْدَ ثَمَانِ سِنِينَ كَالْمَوْجِ وَالْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ ظَلَمَ الْوَسْطَ فَقَالَ لِي بَيْنَ آيِيكُمْ كَرِطٌ وَأَنَا عَلَيَّكُمْ شَهِيدٌ وَأَنْ مَوْجِدٌ كَمَا تَعْرِضُ قَالِي لَا نَفْطُرُ الْبَيْتَ وَأَنَا فِي مَكَامِي هَذَا قَالِي قَدْ اُخْطِئْتُ مَقَامِيكُمْ خَدَائِرُ الْأَرْضِ قَالِي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي دَلِيلِي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تَبَا أَنْ تَنَا كَسْرًا فِيهَا دَسْرًا بَعْضُهُمْ فَتَقْتُلُوا قَوْمَهُمْ كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ



قَبْلَهُ

(مُتَقَنِّ عَلَيْهِ)

۵۴۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَاقَتْ مِنْ رَجُلٍ اللَّهُ  
لَعَالِي عَلَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَوَرَّقَ فِي بَيْتِي دَفِئِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَخُدُوعِي  
وَأَنَّ اللَّهَ جَسَمُ بَيْنَ رِجْلَيْ وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ دَخَلَ  
عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَبِيلَهُ سَوَاءً وَ  
أَنَا مَسِينَةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَرَأْتُ يَنْفُلُوا لِيَوْمٍ وَعَدْتُ أَنَّ يُجِيبَ السَّوَاءَ  
فَعَلْتُ أَخَذْتُ لَكَ فَاشَارِبْ أَيْمَ أَنْ تَحْمُو  
فَتَنَا وَلَيْتَ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أَلَيْتَ لَكَ  
فَاشَارِبْ أَيْمَ أَنْ تَحْمُو فَيَكْنُتَهُ فَامْرَأَةٌ وَبَيْنَ  
يَدَيْهِ زَكَاةٌ فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ  
فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ لَا  
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِمَوْتٍ سَكَاةً ثُمَّ تَصَبَّ  
يَدَاكَ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي التَّحْفِي الْأَعْلَى حَتَّى  
قَبِضَ وَمَا لَتْ يَدَاكَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۴۶ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمُوتُ إِلَّا خُيِّرَ  
بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ فِي شُكْرَاهُ الَّذِي  
قَبِضَ أَخَذَتْهُ بِحَبَّةٍ شَدِيدَةً فَسَمِعَتْهُ يَقُولُ  
مَعَ الَّذِينَ أَلْعَمَتْ عَلَيْهِمْ مِنَ الشَّيْطَانِ الْوَدَّاعِينَ  
وَالشَّهَادَةِ وَالْقَائِلِينَ فَعَلِمْتُ أَنَّ خَيْرَ -

(مُتَقَنِّ عَلَيْهِ)

۵۴۷ وَعَنْ أَبِي قَالَ لَمَّا تَعَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ  
فَاطِمَةُ وَكَرْبُ آبَاءِ فَقَالَ لَهَا كَيْسَ عَلَى أَبِيكَ  
كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَتْ مَا قَالَ فَقَالَتْ يَا أَبَتَاكَ  
أَتَأْتِي دَعَاؤِي يَا أَبَتَاكَ مَوْتِ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ

(مُتَقَنِّ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھ پر اللہ  
تعالیٰ کی نعمتوں سے یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے  
گھر میں 'میری باری کے روضہ اور میرے سینے اللہ عظمیٰ سے لگے ہوئے دولت  
پانی اور وصال کے وقت اللہ تعالیٰ نے میرے اور آپ کے لعاب دہن  
کو ملا دیا تھا کہ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر میرے پاس آئے اور ان کے ہاتھ  
میں مسواک تھی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سہارا دئے بیٹھی تھی  
کہ آپ ان کی طرف دیکھنے لگے تو میں جان لگی کہ آپ مسواک چلبستے ہیں میں  
عرض گزار ہوئی کہ آپ کے لیے تو اس کو سخت غصہ ہوئی - عرض گزار ہوئی کہ آپ  
کے لیے نرم کر دوں ؛ سر اقدس سے اثبات میں اشارہ فرمایا تو میں نے نرم  
کر دی - آپ نے دندان مبارک پر بھری اور آپ کے سینے پانی کو سہارا  
رکھا تھا - آپ اس میں دونوں ہاتھ داخل کرتے اور چہرہ انور پر پھیرتے  
اور فرماتے - نہیں ہے کوئی مجبور مگر اللہ - بیشک موت کی سختیاں  
میں - پھر آپ نے دست مبارک اٹھایا اور فرماتے رہے ہر رفیق اعلیٰ  
میں یہاں تک کہ روح قبض کی گئی اور دست مبارک جھک گیا -

(بخاری)

ان سے ہی روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی نبی نہیں مگر اسے دنیا اور آخرت کے درمیان  
اختیار دیا گیا جس مرض میں آپ کا وصال ہوا اس میں آپ کو گھر سے  
ساحل کی مسکایت لاحق ہوئی تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ  
اُن لوگوں کے ساتھ جن پر تو نے انعام فرمایا یعنی نبیوں ، صدیقین ،  
شہیدوں اور ان کے گھروں میں جان لگئی کہ آپ کو بھی اختیار دیا  
گیا تھا -

(مُتَقَنِّ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی  
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرنے کا وقت تکلیف کے باعث بیہوشی طاری  
ہوئے مگر حضرت فاطمہ نے کہا میرے با جان کی تکلیف فرمایا کہ تمہارے با جان  
کے لیے نہ کہ بعد تکلیف نہیں ہے جب آپ کا وصال ہوا تو انہوں نے کہا -  
اے با جان! آپ نے رب کے بلائے کو قبول کر لیا - با جان! رحمت اللہ علیہ

مَا هَا يَا أَبَاكَ إِلَى جَبَّتِكَ تَنَعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَتْ قَالَتْ  
فَاكْهُمَةُ يَا أَسَى أَطَابَتْكَ أَنْ تَحْقُقَا عَلَى  
رَسُولِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّرَابَ -

میں ٹھکانا بنا لیا۔ یا جان! آپ کی خبر ہم حضرت جبریلؑ تک پہنچا رہی ہے  
جب آپ کو دفن کیا گیا تو حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: اے اے! تمہارے دونوں رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنا کس طرح گوارا کیا؟ (بخاری)

### دوسری فصل

۵۴۰۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَعِبَتِ الْعَجَشَةُ بِهَرَمِهِمْ  
فَرَحَّالِقُدُ وَصِمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ  
الْبَاهِغِي قَالَ مَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَتْ أَحْسَنَ  
وَلَا أَضْوَأَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَفْضَلَ  
وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ  
لَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ  
فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ  
شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا أَبْيُنًا عَنِ الثَّرَابِ وَلَا نَأْتِي  
دَفْنِهِ حَتَّى أَتُكْرَمًا فَلَمَّا بَيَّنَّا -

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو ہر مٹی آپ کی تشریف  
آوری کی خوشی میں اپنے خیزوں سے کھیلے (ابو داؤد) اور وہی کی روایت میں فرمایا  
میں نے اس دن سے زیادہ حسین اور چمکدار کوئی دن نہیں دیکھا جس روز کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور میں نے اس  
دن سے زیادہ کوئی بڑا اور تاریک دن نہیں دیکھا جس روز کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے وفات پائی اور ترمذی کی روایت میں فرمایا کہ جس روز رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو اس سے ہر چیز جگمگا اٹھی اور جب  
وہ دن آیا جس میں آپ نے وفات پائی تو اس سے ہر چیز تاریک ہو گئی اور  
آپ کے دن کے بعد ہم نے مٹی سے ابھی پہلے بانٹ دیا بھی نہیں  
بھارت سے تھے کہ وہیں اپنے دلوں کی وہ حالت نظر نہیں آتی  
تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کے دفن میں لوگوں کا اختلاف ہو گیا۔  
حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک بات  
سُننی ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی کی روح قبض نہیں فرماتا مگر اسی جگہ جہاں  
وہ دفن ہو جائے۔ لہذا حضور کو آپ کے بستر کی جگہ پر ہی دفن  
کر۔

(ترمذی)

۵۴۰۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ  
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَجِئْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ مَا قُبِضَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي مَوْضِعٍ  
الَّذِي يُجِئُ أَنْ يَكُنْ فِيهِ أَدْفُونُهُ فِي مَوْضِعٍ  
يَرَاهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

### تیسری فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حالت صحت فرمایا کرتے۔ کسی نبی کا وصال نہیں  
ہوتا جب تک جنت میں اسے اس کا ٹھکانا دکھا نہ دیا جائے۔ پھر اسے اختیار دیا

۵۴۱۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ أَتَى كَثْرَ  
يُعْبَضُ نَبِيٍّ حَتَّى يَبْرِي مَقْعَدَهُ مِنَ الْعَجَشَةِ



ثُمَّ يَخْتَارُ مَا كَانَ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى قَبْرِهَا فِي طَرَفِهَا عَلَيْهِ ثَمَرٌ أَفَّاكَ فَاشْخَصَ بِصَرَفٍ إِلَى الشَّعْبِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى قُلْتُ لِمَ لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتَ أَنَّ الْحَدِيثَ الَّذِي كَانَ يُعَلِّمُنَا بِهِمْ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ كَيْفِي قَطُّ حَتَّى يُزَيَّ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ مَا لَتَ عَائِشَةُ فَكَانَ اخْتِيارُكُمْ تَكْلَمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى -

(متفق علیہ)

۵۱۱۱ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَوْضِعِ الدِّيَةِ مَاتَ فِيهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَسْأَلُكَ لَوْ لَطَعْتُ الدِّيَةَ أَكَلْتُ خَبِيرَ وَهَذَا أَذَانٌ وَجَدْتُ لَنَا قِطَاعَ آبَعْرَى مِنْ ذَلِكَ الشَّيْءِ -

(رواه البخاری)

۵۱۱۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا خُذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْهُمْ حَمَزُ بْنُ الطَّحَاظِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنَّا أَكْثَبَ لَكُمْ كَيْفَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ خَلَبَ عَلَيْهِ الدَّيْمُ وَوَجَدْتُكُمْ لَعْدًا أَنْ حَسِبَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ فَاتَّخَذَتْ أَهْلُ الْبَيْتِ مَقَصِدًا فَيَوْمَئِذٍ لَنْ يَقُولَ قَوْلًا بَلَا يَكْتُمُ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا كَانَ عَمْرُؤُنَا أَكْثَرُوا اللَّحْظَ وَالْإِخْلَافَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُ مَا هِيَ قَالَتْ عُبَيْدُ اللَّهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الشُّرَيْقَةَ كُلَّ الشُّرَيْقَةِ مَا كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُمَ لَكُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ

جانا ہے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب آپ پر حکم الہی نازل ہوا اور سر مبارک سرِ مدینہ کی طرف رخسار آپ پر فاشی طاری ہو گئی پھر اٹھ کر نماز کی حالت میں چلتے ہوئے اٹھ کھڑا اسے خدا فریضہ الہی میں عرض کر دیا کہ آپ جس اختیار میں فرماتے ہیں حضرت سزا فرمائی میں کہ میں جان گئی کہ یہ وہی بات ہے جو آپ بحالتِ صحت ہم سے فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی کو ہرگز وفات نہیں دے گا جب تک اسے اسے جنت میں اس کا ٹھکانا نہ دکھایا جائے۔ پھر اختیار دیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ آخری الفاظ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ادا فرمائے تھے وہ اسے اللہ! دینے لگے۔

(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جس مرض میں وصال ہوا اُس میں فرمایا کرتے تھے کہ اے عائشہ! میں جنت میں اُس کھانے کی تکلیف پاتا رہا جو خیر میں کھایا تھا اور یہ وقت تو اُس زہر سے میری شہرہ گسٹ جانے کا ہے۔

(بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وقتِ وصال قریب آیا اور کاشائے اقدس میں رنگِ معبود تھے میں حضرت عمرؓ بھی تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اؤ کہ تمہارے لیے ایک تحریر لکھ دوں تاکہ میرے بعد گمراہ نہ ہو سکو۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ حضور پر تکلیف کا غلبہ ہے اور میں ان کے پاس سے ہوں کہ آپ کے پاس ہے۔ اللہ کی کتاب آپ کے لیے کافی ہے۔ اہل بیت کے اختلاف کیا اور چھوٹے۔ اُن میں سے بعض کہتے کہ کفن کی چیزیں قریب رکھ دیجیے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے لیے کچھ لکھ دیں اور اُن میں سے بعض وہی کہتے تھے کہ حضرت عمرؓ نے کہا تھا جب زیادہ شہد اور اختلاف ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ تجلید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباسؓ فرمایا کرتے۔ مصیبت اور پوری مصیبت وہ چیز تھی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُس تحریر کے درمیان حائل ہوئی جو آپ اُن کے لیے لکھ دیتے اُن کے اختلاف اور



نہو کے باعث اور سلیمان بن ابی مسلم اہل کی دولت میں ہے کہ حضرت ابی عباس نے فرمایا: وہ حضرات اور یہاں سے حضرات کا دل۔ پھر روئے یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں کے ٹپکنے سے بھی تر ہو گئے۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضرت ابی عباس: وہ حضرات کا دل کیا ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض بھی گیا تو آپ نے فرمایا میرے پاس شانے کی پڑھی لاؤ کہ ایک ٹکڑی لکڑیوں تاکہ اس کے بعد گمراہ نہ ہو سکے۔ پس لوگ جھگڑتے انہی کی بارگاہ میں جھگڑا مناسب نہیں ہوتا۔ لوگوں نے کہا کہ آپ کی حالت کیلئے؟ مقصد کیلئے پرچھو لیے۔ پس لوگ بار بار پرچھنے لگے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے دواں مجھے چھو دو کیونکہ جس حالت کے اندہ ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم بلا تے ہو۔ پس آپ نے انہیں تین باتوں کا حکم فرمایا:۔ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا، دوزخ کو بھی طرح ان کا حق دینا جیسے میں دیکھتا ہوں اور میری سے خاموش ہو گئے یا اسے کہا اور میں بھول گیا۔ سفیان نے کہا کہ یہ سلیمان کا قول ہے۔

(مثنیٰ علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفات کے بعد حضرت ابو بکر نے حضرت عمر سے کہا کہ میں بھی حضرت عمرؓ کو کہتا ہوں کہ ہم بھی ان سے ملاقات کریں جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ جب ہم ان کو باس پہنچے تو وہ روئے لگیں دونوں حضرت نے ان سے کہا کہ روئے کی وجہ کیلئے؟ کیا آپ نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے جو اللہ تعالیٰ کو باس ہے وہ بہتر ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس بات پر نہیں روئی کریں یہ نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر ہے۔ بلکہ میں اس بات پر روئی نہیں کہ اس ملک سے وہی کا انا منقطع ہو گیا ہے۔ اس بات نے ان دونوں کے روئے پر بھر کا یا اللہ وہ دونوں حضرت بھی ان کے ساتھ روئے گئے (مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے اس مرض میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہتے ہیں ان شریف

لَا تَخْلَا نِيْهِمْ وَلَا تَطْعُمُوْهُ فِيْ رِدَائِيْ سَلِمَانَ اَبْنِ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ اَبْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْخَيْبِ وَمَا يَوْمُ الْخَيْبِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَ دَمْعُ الْعَصَى قُلْتُ يَا اَبْنُ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَيْبِ قَالَ اَشْتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ اَتُوتِيْ بِكَبَيْتٍ اَكْتُبُ لَكُمْ فِيْهَا لَا تَوَلُّوْا بَعْدَهُ اَبَدًا قُلْنَا زَعَمُوْا وَلَا يَكْفِيْ عِنْدَ نَبِيِّنَا اَرْحَمُ فَقَالُوْا مَا شَاءَ اَهْجَرًا سَتَفِيْهُمُوْهُ فَاَهْبُوا يَزِدُّوْنَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُوْنِيْ ذُرُوْنِيْ فَاَلَا نِيْ اَنَا فَيَرْحَمُنِيْ مَا تَدْعُوْنِيْ اِلَيْهِ فَاَمَرَهُمْ بِكَلْبٍ فَقَالَ اَخْرِجُوْا الشُّرَكَاءَ مِنْ مِثْلِ حَزِيْرٍ وَالْعَرَبِ وَاجْزُوا الْوَلَدَ بِمَنْحُوْمَا كُنْتُ اُحْيِيْهُمْ وَسَكَنَ عَنِ الشَّارِقَةِ اَوْقَاكُمَا فَكَيْسِيْهُمَا قَالَ سَفِيَانٌ هَذَا مِثُّ قَوْلِ سَلِمَانَ۔

(مثنیٰ علیہ)

۵۷۱۳ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْلُقْنِيْ يَمَانِيْ اَوْ اَيُّنَ تَذُرُوْنَهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذُرُّهَا فَلَمَّا اَتَاهُمَا اِلَيْهِمَا بَكَتُ فَقَالَ لَهَا مَا يَبْكِيْكَ اَمَّا تَعْلَمِيْنَ اَنْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَئِنْ لَا اَبْكِيْ اَتِيْ لَا اَعْلَمُ اَنْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ اَبْكِيْ اَنْ اَللّٰهَ قَدِ اَلْقَطَعَ مِثْرَ السَّكَاوَةِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلٰى اَلْبُكَاءِ وَفَجَعَلَ لَفِيْكَ يَكِيْنَ مَعَهُمَا۔ (رواه مسلم)

۵۷۱۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ



الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَمَاتَ فِي الْمَسْجِدِ عَائِشَةُ رَأْسُهُ  
يَكُونُ حَتَّى أَهْلِي نَحْوًا لِمَنْ يَرِثُ أَسْتَوَى عَلَيْهِ  
وَأَتَتْهُمَا قَالَتِ وَالَّذِي لَقِيتُ سَيِّدًا إِنِّي لَأَنْظُرُ  
إِلَى الْعَوَظِ مِنْ مَتَابِ هَذَا ثُمَّ قَالَتْ لَكَ عَمَّا  
عَوِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَلِيْلَتُهَا فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ  
قَالَ فَكَمْ يَقُطِعُ لَهَا أَحَدًا عَمَّا فِي يَكُونُ رَكْعَتِ  
عَيْنَاهُ كَسَبِي ثُمَّ قَالَ بَلْ نَعْدُ بِكَ يَا نَبِيَّ  
وَأَمَّارَتَا وَانْفُسَا وَأَمَّا لَيْتَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ ثُمَّ هَبْطَ حَتَّى قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۱۴ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لَنَا نَزَلَتْ  
إِلَّا جَاءَتْ نَصْرًا لِلَّهِ وَالْفَتْحُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ قَالَتْ لَوِيتُ إِلَى نَفْسِي فَبَكَتْ  
قَالَ لَا تَبْكِي فَإِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِ الْإِحْسَانِ فِي فَضِيحَتِ  
فَرَأَاهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَتْ يَا فَاطِمَةُ رَأَيْتَ لِي بَكِيَّةً ثُمَّ فَضِيحَتِ  
قَالَتْ إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ لَوِيتُ إِلَيْهِ نَفْسِي  
فَبَكَتِ فَقَالَ لِي لَا تَبْكِي فَإِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِ الْإِحْسَانِ  
فِي فَضِيحَتِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلَ نَصْرًا لِلَّهِ وَالْفَتْحُ دَعَا أَهْلَ  
الْيَمِينِ هُمَا أَرْقَى أَفْعَدَةً وَالْإِيمَانُ بِمَا رَأَى  
وَالْحِكْمَةُ بِمَا نَبَى

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۱۵ وَكَانَ عَائِشَةُ أَنْهَا قَالَتْ وَرَأْسُهُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ  
لَوْ كَانَ وَآبَا حَتَّى فَاسْتَغْفِرَ لَكَ وَأَدْعُوا لَكَ  
فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَانْظُرِي لَكَ لَوْ لَقِيتُكَ  
تَعْبِي مَوْتِي فَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَطَلَعْتُ الْخُرُوبِيَّةَ

لئے جس میں آپ کا دماغ تھا اللہ ہم مسجد میں تھے اللہ سر ہاتھ سے  
سے چلی باندھ رکھی تھی۔ آپ منبر کی طرف مائل ہو کر اس پر جلوہ افروز  
ہوئے اللہ ہم آپ کے پیچھے گئے۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے  
تھمنے میں میری جان ہے میں اس جگہ سے بھی زمین کو ترک نہ کر رہا ہوں۔  
پھر فرمایا کہ ایک بندے پر دنیا اللہ اس کی زیست پیش کی گئی تو اس نے  
آسمان کو پسند کر لیا ایسا ہی ہے کہ اس بات کو حضرت ابو بکر کے ہر کوئی  
دوسرا نہ سمجھ سکا۔ ان کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ لائے اور دسے گئے پھر  
کہا:۔ بلکہ یا رسول اللہ! ہم اپنے باپوں، اپنی ماؤں، اپنی جانوں  
اللہ اپنے مالوں کو آپ کے ذمہ میں دے دیئے۔ راوی کا بیان  
ہے کہ پھر آپ اُتر آئے اللہ اس رحمت تک پھر اس پر جلوہ افروز نہ ہو سکے۔

(دارمی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب  
سورہ النصر نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ  
کو بلا کر فرمایا:۔ مجھے میری وفات کی خبر دی گئی ہے۔ وہ زمین تو فرمایا  
نہ روؤ کیونکہ میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملنے والی  
ہو۔ پس وہ جس پر بیٹھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات  
میں سے بعض نے انہیں دیکھ لیا تھا لہذا کہا کہ اسے فاطمہ! ہم نے نہیں دلتے  
اور پھر منہ دیکھا کہ کہ حضرت نے مجھے بتایا کہ آپ کو اپنی وفات کی  
خبر دی گئی ہے تو میں رو پڑی۔ فرمایا نہ روؤ کیونکہ میرے گھر والوں میں  
سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملنے والی ہو، تو میں، منی پڑی۔  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ خبر سورہ النصر سے پہلے  
حاضر بارگاہِ جہنم نے تو فرمایا کہ وہ دل کے نرم نہیں کیونکہ ایمان۔ یعنی اللہ  
محبت بھی رہانی ہے۔

(دارمی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ  
انہوں نے کہا کہ ہائے میرا سر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ یہ بات ہے تو اگر میں زندہ رہا تو تمہارے لیے استغفار اللہ دعا کروں گا جو  
عائشہ عمن گوارا ہو جس کو ہائے ہلاکت۔ خدا کی قسم میں گمان کرتی ہوں  
کہ آپ میری موت چاہتے ہیں، اگر ایسا ہو گا تو وہ آپ کا آخری دن ہو گا اور



مَعْرِضًا بَعْضُ أَذْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنَا وَرَأْسُكَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَرُدَّتْ أَنْ أُرْسِلَ لِي أَيْ بَنُو دَاوُدَ وَأَعْمَدَانُ يَقُولُ الْغَافِلُونَ أَوْ يَسْتَعِي الْمُنْهَمُونَ لَقَدْ كُنْتُ يَأْتِي اللَّهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْفَعُ اللَّهُ وَيَأْتِي الْمُؤْمِنُونَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۴۱۷ وَعَنْهَا قَالَتْ رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ مِنَ الْبَقِيعِ فَدَحَنِي وَأَنَا أَحَدُ صِدَاقًا وَأَنَا الْكَوْلُ وَرَأْسُكَ قَالَ بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ وَلَا رَأْسُكَ قَالَ فَمَا فَكَّرُكَ لَوْ مِتَّ قَبْلِي صَلَّيْتُ عَلَيْكَ وَكَفَفْتُكَ فَصَلَّيْتُ عَلَيْكَ وَدَفَنْتُكَ فُلْتُ لَكَ فِي بَيْتِكَ وَاللَّهُ لَوْ فَعَلْتُ ذَلِكَ لَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي فَهَرَسْتُ فِيهِ بِبَعْضِ رِيسَاتِكَ فَتَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَوَّعَ فِي دُجُوعِ الدِّيْنِ مَا تَرَى - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۴۱۸ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْقُرَشِيِّ دَخَلَ عَلَى أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَا أَحَدٌ لَكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ لَقَدْ مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاكَةٌ خَبْرُهَا فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَ إِلَيْكَ نَكْرًا لَكَ وَتَشْرِيقًا لَكَ فَاحْتَنُ لَكَ بِشَيْءٍ عَمَّا هُوَ أَعْلَمُ بِمَوْنِكَ يَقُولُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ لَيْدًا يَا جَعْفَرُ بَلْ مَعْنَاهُ وَأَحَدِي يَا جَعْفَرُ بَلْ مَعْنَاهُ لَقَدْ حَمَلَهُ الْيَوْمَ الْغَائِي فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ كَرَاهَةً عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ أَوَّلَ يَوْمٍ لَقَدْ حَمَلَهُ الْيَوْمَ الْغَائِي فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَحَبَّاهُ

اپنی دوسری بھری سے آرام پاسے لگیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اصل سخت درد تو میرے دل میں ہے اور میں نے ارادہ کیا تھا کہ اگر کمرہ آں کے صاحبزادے کو ٹھاکر دل جہد مقدمہ کروں لیکن بات بنانے والے بات بناتے اور تنا کرنے والے تنا کرتے۔ پھر میں نے کہا کہ اللہ انکار کرے گا اور مسلمان دفع کریں گے یا اللہ دفع کرے گا اور مسلمان انکار کریں گے۔ (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز بیچ میں ایک جنازہ دفن کرنے کے بعد میرے پاس تشریف لائے تو میں سرور دھول کرنے لگی اور کہنے لگا اٹھو سرور۔ فرمایا بلکہ اسے عائشہ اسرودہ تو درحقیقت مجھے ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کیا نقصان اگر کمرہ سے پہلے تم میری جاؤ تو میں نہیں فصل و کھن دوں گا، تم پر غنا نہ چوں گا اور تمہیں دین کرمل گا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ گویا خدا کی قسم یہی وہ شخص ہوتے ہی کو آپ نے گرا دیا کہ یا تو میرے گھر میں آپ اپنی دوسری بھری کے ساتھ آرام فرمائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قسم یہی فرمائی۔ پھر آپ کا سر من شروع ہو گیا جس میں دس سال ہوا۔ (دارمی)

بحر بن محمد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ قریش کے ایک آدمی نے ان کے والد محترم علی بن حسین کے پاس آکر کہا کہ کیا میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث نہ سنائوں؟ آپ نے کہا: نہ کروں نہیں، میں اور انعام کی حدیث سنائیے۔ کہا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو حضرت جبریل آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ اے اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی بارگاہ میں آپ کی قدر و منزلت دکھانے اور پرہیز کرنے کے لیے بھیجا ہے، حالانکہ وہ ایسے آپ سے زیادہ جا شایہ ہے، فرمایا کہے کہ حال کیا ہے؟ فرمایا کہ اسے جبریل! میں نے آپ کو مضمون پتا دیا، اسے جبریل! میں نے آپ کو تکفیر میں پتا دیا، پھر وہ سرور حاضر بارگاہ، اور کہی عرض کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہی جواب دیا، میرے روز دیا تھا۔ پھر سرور روز حاضر بارگاہ، اور کہی عرض کیا کہ میرے روز کیا تھا؟ اپنے حسب سابق جواب دیا۔ پھر ایک اور فرشتہ آیا جس کو اسماعیل کہا جاتا ہے اور وہ ایک لاکھ فرشتوں کا سردار ہے اور ہر فرشتہ ایک



مَعَكُمْ مَلَائِكَةٌ يُقَالُ لَهُمْ اَسْمَاعِيلُ عَلَى مَا نَزَّ الْاَنْفُ  
مَلَائِكَةُ كُلِّ مَلَكٍ عَلَى مَا نَزَّ الْاَنْفُ مَلَائِكَةُ قَاسِمَاتٍ  
عَلَيْهِمْ قَسَامَةٌ لَهُمْ عَنْهُمْ ثُمَّ قَالَ جِبْرِئِيلُ هَذَا مَلَائِكَةُ  
يَسْمَعُونَ عَنْكُمْ مَا تَكَلَّمُونَ عَلَى اَرْضِي فَبَلَغَكَ وَكَ  
يَسْمَعُونَ عَلَى اَرْضِي بَعْدَكَ فَكَانَ اَشَدُّ لَكَ  
فَاَوْثَقَ لَكَ قَسَامَةً عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ  
اِلَهَ اَرْسَلَنِي بِالْبَيْتِ فَاِنْ اَمْرِي اَنْ اَقْبِضَ بَعْضَكَ  
فَبَقِضْتُ وَاِنْ اَمْرِي اَنْ اَتْرُكَهُ تَرَكْتُهُ فَكَانَ  
فَقَبَضَ بِيَا مَلَائِكَةُ الْمَوْتِ قَالَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ اَمْرِي  
وَاَمْرِي اَنْ اُقْبِضَ بِكَ قَالَ فَتَنَظَّرَ الشَّيْخُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اِلَى جِبْرِئِيلٍ فَقَالَ جِبْرِئِيلُ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ  
اِلَهَ قَدْ اِشْتَا قَالِي يَقَاتُكَ فَكَانَ الشَّيْخُ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ الْمَوْتِ اَمْبِضَ لِيَا اَمْرِي بِهِ  
فَقَبِضَ رَوْحَهُ فَلَمَّا تَوَقَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِئَتْهُ الْمُعَذِّبَةُ سَمِعُوا صَوْتًا قَوِيًّا  
كَاجِيَةِ الْبَيْتِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ رَحِمَةُ  
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اِنَّ فِي اللّٰهِ عِزًّا وَجِتًّا كُلُّ مُصِيبَةٍ  
وَحُلَّتْ مِنْ كُلِّ هَآئِلٍ وَدَرَكَا قَوْمٌ كُلُّ قَائِمٍ  
كَيْفَ اَللّٰهُ قَاتِلُهَا فَاتَّجَعُوا فَرَأَتْهَا الْمَصَابِ  
مَنْ حُرِّمَ الشَّوَابَ فَكَانَ عَلَيْهِ اَتَدَارُونَ مَنْ  
هَذَا هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(رواه ابیہمّٰنی فی دلائل النبوة)

لاکفر رسول کا سردار ہے۔ اُنہوں نے آپ سے اجازت مانگی اُنہوں نے آپ سے  
پوچھا۔ پھر حضرت جبریل نے کہا کہ یہ ملک الموت ہیں آپ سے اُنہوں نے کیا اجازت  
مانگ رہے ہیں۔ اور اُنہوں نے آپ سے پوچھا کہ اُنہوں سے اجازت طلب کی  
اجازت آپ کے بعد کسی سے اجازت طلب کی جائے گی؟ انہوں نے اجازت سے دیکھے۔  
پس آپ نے انہیں اجازت سے دی۔ انہوں نے آپ کو سلام کیا پھر عرض کر رہے  
تھے یہاں محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کی بارگاہ میں بھیجا ہے، اگر آپ  
اپنی روح قبض کرنے کا حکم فرمائیں تو قبض کر لیں گا اور اگر چھوڑنے کا حکم فرمائیں  
تو چھوڑ دے گا۔ فرمایا کہ اسے ملک الموت اتم دے گا کہ وہ عرض گزار ہوگا۔  
وہاں اللہ اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور حکم فرمایا گیا ہے کہ آپ کا حکم مانیں۔  
راوی کو بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کی  
طرف دیکھا۔ حضرت جبریل عرض گزار ہوئے اے محمد! اللہ تعالیٰ آپ سے ملاقات  
کا خواہش مند ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملک الموت سے فرمایا  
کہ جو تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ پس اُنہوں نے روح مبارک قبض کر لی۔  
جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اور نصرت کا  
دلت آیا تو کانائٹہ اقدس کے ایک گوشے سے آواز سنی گئی کہ اے گھر  
والو! تم پر سلام ہو، اللہ کی رحمت اللہ اس کی برکتیں۔ اللہ کے لیے  
ہر مصیبت میں صبر کرنا ہے اور ہر فرت ہونے والے کا غلغلو ہے اور ہر  
گزر جانے والی چیز کا بدلہ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور اُنہی سے امید  
رکھنا کہ مصیبت نہ رہے جو ثواب سے محروم رہا۔ حضرت علی نے  
فرمایا۔ جانتے ہو یہ کون ہے؟ یہ حضرت خضر علیہ السلام۔ روایت کیا

۱۷۱

(یہ بھی دلائل النبوة میں)

باب

باب

پہلے فصل

۵۷۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُنَاوِزُ دُرَّهُمَا وَلَا شَاةَ  
وَلَا بَعِيزًا وَلَا أَوْصِي يَشَى ۝

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۷۲۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَخِي جُزَيْبَةَ  
مَا تَكْرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشَّةً  
مُوتِمَةً وَيُنَاوِزَ وَلَا دُرَّهُمَا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا  
إِلَّا بَخْلَتَهُ الْبَيْضَاءُ وَيَسْلَحُهُ وَارِضًا جَعَلَهَا  
صَدَقَةً ۝

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۷۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتَسِمُوا دُرَّتِي وَيُنَاوِزَ  
مَا تَكْرَهُ بَعْدَ تَقْدِيرِنَا فِي وَمُوتِمَةً عَامِرَةً  
فَهُوَ صَدَقَةٌ ۝

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۷۲۲ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُورَثُ مَا تَكْرَهُ صَدَقَةٌ  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۷۲۳ وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ أَرَادَ اللَّهُ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةً  
أَمَرَهُ قَوْمٌ جَاهِلٌ فَبَصَّ يَدَيْهَا فَبَعَثَهَا فَبَعَثَهَا  
لَهَا كَرَاهًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةً  
أَمَرَهُ عَدُوُّهَا فَرَبَّيْنَهَا حَتَّى قَاتِلَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ  
فَاقْرَأَ عَيْنَيْهِ بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَادَ بُوكُهُ وَغَضَبُوا  
أَمْرَهُ ۝

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۷۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ تَقْسِمَ مُحَمَّدٌ  
بَيْنَهُمْ لَيْسَ بَيْنَكَ عَلَى أَحَدٍ كَرِهَ يَوْمَهُ وَلَا يَرَانِي ثُمَّ  
لَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَحَدِهِ وَمَالِهِ مَعَهُ  
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی دینا اور دھرم اور بکری اور اونٹ نہیں  
بھرنے اور کسی چیز کی وصیت نہیں فرمائی۔

(مسلم)

حضرت جریرؓ کے بھائی حضرت عمرؓ کی حالت رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ سے روایت ہے کہ وہ مال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کے پاس دینا اور دھرم اور بکری غلام کوئی چیز نہ تھی ماسوائے ایک سینہ خمر  
اپنے ہتھیلے اور زمین کے جو سب چیزیں صدقہ کر رکھی تھیں۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میرے پیروں اُس میں سے کوئی دینا  
تقسیم نہیں کیا جائے گا بلکہ میری پیروں کے خون اور میرے مالوں  
کی خواہش سے جو کچھ وہ صدقہ ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا کوئی دولت نہیں ہوتا جو ہم چھوڑیں  
وہ صدقہ ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کی  
است پر تم فرمایا چاہتا تو ان کے نبی کو ان سے پہلے تمہیں فرماتا تو وہ ان  
کے لیے جہنم کی آگ بن جاتا اور میں زمین جاتا اور جب کسی امت کو ہلاک  
کرنا چاہتا تو اس کے نبی کی زندگی میں اسے عذاب دیتا کہ ہلاک  
ہوتی دیکھ کر اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں جیسے انہوں نے جھٹلایا اور اس  
کی نافرمانی کی۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے اُس ذات کی جس کے تپنے  
میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے، ایک روز اسے لگا کر بھے مزد بکھوئے۔ پھر  
بھے دیکھا اور گھر والوں سے زیادہ پیارا ہو گا جب کہ اُن مال اُن کے  
ساتھ ہو۔ (مسلم)



## بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَذِكْرِ الْقَبَائِلِ

### قریش کے مناقب اور قبائل کا بیان

پہل فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اس معاملہ میں قریش کے تابع رہیں گے کہ مسلمان ان کے مسلمانوں کے تابع ہوں گے انھیں گے کہ ان کے تابع ہوں گے۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ بھلائی اور خیر میں قریش کے تابع ہوں۔

(مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عیشہ غلات قریش میں رہے گی تک ان میں دوزخ آدی بھی جاتی ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ غلات قریش میں رہے گی۔ جو ان کی مخالفت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے سنہ کے بل اوندھا کرے گا جب تک دین کو قائم رکھیں گے۔

(بخاری)

حضرت جابر بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر اللہ غلات تک اسلام متواتر غالب رہے گا اور وہ سب قریش سے ہوں گے۔ دوسری روایت میں ہے کہ عیشہ لوگوں کا کام جاری ہے گا جب تک ان کے بارے حکمران ہوں گے جو مکہ قریش سے ہوں گے۔ ایک اور روایت میں کہ وہی عیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی یا ان

۵۴۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ النَّاسُ تَبِعُوا لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمِينَ تَبِعُوا مُسْلِمِيهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبِعُوا كَافِرِيهِمْ۔

(متفق علیہ)

۵۴۲۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ النَّاسُ تَبِعُوا لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

(رواہ مسلم)

۵۴۲۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمَا شَيْءٌ۔

(متفق علیہ)

۵۴۲۸ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ لَا يُبَاوِئُهُمْ أَحَدٌ إِلَّا كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى سَاحِجِهِ مَا أَقَامُوا إِلَيْنَا۔

(رواہ البخاری)

۵۴۲۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ لِقُرَيْشٍ عَزِيزًا إِلَى أَهْلِ عَشَرَةِ خَلِيفَةٍ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَا وَضَعْنَا أَمْرَهُمْ إِلَّا عَشَرَةً رِجَالًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ الدِّينُ مَا وَضَعْنَا حَقَّهُ

لَقَوْمًا شَاعُوا أَذْيَمُونَ عَلَيْهِمُ اثْمًا شَرَّ خَلِيفَةٍ  
وَعَلَيْهِمْ مِنْ قُرَيْشٍ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۳۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارٌ غَفَرَهُ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا  
اللَّهُ وَغُصَّةٌ غُصَّتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۳۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجَعَلَتْ  
وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ ذَا شَجَعٍ مَوَالِي كَيْسَ  
لَهُمْ مَوَالِي دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۳۲ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَ  
جَعَلَتْ خَيْرَ مَنَ بَنِي شَيْبَةَ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ  
الْمَوَالِي بَنِي أَسَدٍ وَغَطَفَانَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَبُّ بَنِي  
شَيْبَةَ مَنْ تَلَيْتُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ سَبْعَةٌ يَقُولُ هُمَا أَشَدُّ  
أُحَبِّبِي عَلَيَّ الدَّجَالَ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُوا  
صَدَقَاتٍ قَوْمًا وَكَانَتْ سَبِيحَةً قَتَلَهُمْ جَعَلَتْ  
عَائِشَةُ فَقَالَ أَعْيَنْتِي يَا قَيْلَاسُ مِثْرٌ ذُلٌّ  
إِسْلَامِي -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پر بارہ خلفاء ہوں گے جو سائے قریش سے ہوں گے

(متفق علیہ)

حضرت ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر غفار قبیلہ کے رسول اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا  
اسلم قبیلہ کو اللہ تعالیٰ نے سلامت رکھا اور غصہ قبیلہ نے اللہ اور اس کے  
رسول کی نافرمانی کی -

(متفق علیہ)

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قریش، انصار، جعینہ، مزینہ  
اسلم، غفار اور اشجع بچے قریشی - اللہ اور اس کے رسول کے سوا ان کا  
کوئی دوست نہیں ہے -

(متفق علیہ)

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اسلم، غفار، مزینہ اور جعینہ چاروں  
بنی تمیم سے بہتر ہیں نیز بنی ماسر اور غطفان سے بھی -

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں باتوں کے  
باعث میں ہمیشہ بنی تمیم سے محبت رکھتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے متعلق فرماتے ہوئے سنا ہے میری  
امت میں یہ دجال ہر سب سے سخت ہوں گے - ان کے صدقے کئے تو  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ چھادی قوم کے صدقے ہیں -  
ان میں سے ایک روزی حضرت عائشہ کے پاس تھی تو فرمایا کہ  
اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ حضرت اسماعیل کی اولاد سے ہے -

(متفق علیہ)

دوسری نسل

۵۴۳۴ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الشَّيْبَانِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ



قَالَ مَنْ يُرِدْ هَذَانَ فُرَيْشَ أَهَاتَهُ اللَّهُ -  
(رداءہ الترمذی)

۵۴۳۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَّتْ أَذَى فُرَيْشَ تَكَا لَا قَادِي أَخْبَهُمْ كَوَالًا -

(رداءہ الترمذی)

۵۴۳۶ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْجَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ الْأَسَدُ الْأَشْجَرِيَّ لَا يَفْرُدَنَّ فِي الْوَقَاتِ وَلَا يَفْشُونَ وَهُمْ مَتَّى وَأَنَا مِنْهُمْ (رداءہ الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ غَرِيبٍ

۵۴۳۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَزِمُوا قُلُوبَكُمْ فِي الْأَرْضِ يَسِيرَتِ النَّاسُ أَنْ يَفْشَوْهُمْ وَيَأْتِي اللَّهُ إِلَّا أَنْ يَرْكَبَهُمْ وَلَمَّا يَفْشَ عَنْ النَّاسِ لَمَنَّا بَلَدُونَ الدُّمُومُ يَأْتِيكَ إِنْ كَانَ أَرْدَى وَإِنْ لَيْتَ إِنْ كَانَتْ أَرْدِيَّةً -

(رداءہ الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ غَرِيبٍ

۵۴۳۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكُونُ ثَلَاثَ أَهْكَوْ لَوْفِي وَبَنِي خَيْفَ وَبَنِي أُمَيَّةَ -

(رداءہ الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ غَرِيبٍ

۵۴۳۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبِي كَذَا أَبْ ذَمِيرٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَقَالُ الْكَذَّابُ هُوَ الْمُنْكَارُ رَيْتَ أَبِي عُبَيْدٍ وَالسَّيِّدُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ دَقَّ أَهْشَامُ بْنُ سَتَّانٍ أَحْصَا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ مِنْ صِدْقٍ أَهْلَكُمْ وَاقْتَلَ أَلْفَ وَخَمْسِينَ أَلْفًا -

(رداءہ الترمذی) وَدَلَّى مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ جَوْنِ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدًا اللَّهُ بْنُ الذَّبِيرِ قَاتِلَ أَسْمَاءَ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو فُریش کی اہانت کا ارادہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کو ذلیل کر دے گا۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا مانگی: اے اللہ! فُریش کے پہلے لوگوں کو عذاب پہنچا دیا تو ان کے پچھلے لوگوں پر عذاب نہیں فرما۔ (ترمذی)

حضرت ابو عامر اشجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا قبیلہ اسد اور اشجریہ کا ہے جو نہ جہاد کے وقت بھاگیں اور نہ غیبتوں میں خیانت کریں اللہ! وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے نہیں ہوں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اللہ کہہ کر یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قبیلہ ازدولے زمین میں اللہ کی فرج کریں۔ لوگ انہیں بہت کرنا چاہیں گے جب کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں چاہے بلکہ انہیں رخصت کرے گا اور ان پر ایک نام ایسا عرصہ آئے گا جب کہ آدمی کہے گا کہ کاش! میرے قاتل جان ازدی ہوتے۔ کاش! میری اپنی جان ازدی تھیلے سے جھڑپ۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اللہ کہہ کر حدیث غریب ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ تین قبائل کرنا پسند فرماتے تھے: ثقیف، بنی عقیلہ اور بنی امیہ کہ۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اللہ کہہ کر یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ثقیف میں ایک جھوٹا اور ایک بہت برا ظالم ہے عبد اللہ بن قصہ نے فرمایا: کہہ جائے کہ بہت جھوٹا تو مختار بن ابی عقیلہ ہے اللہ بہت برا ظالم تھا جی بوسف ہے ہشام بن سنان نے فرمایا: حجاج نے جن کو باندھ کر قتل کیا، لوگوں نے شمار کیا تو ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تک پہنچی۔

(ترمذی) اور مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ جب حجاج نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کو شہید کیا تو حضرت اسماء نے فرمایا: وہ بچک رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا تھا کہ ٹیٹھ میں ایک بہت جھڑا اور ایک بہت بڑا غلام ہے۔ پس بہت ہی جھڑے کو تو ہم نے دیکھ لیا، مگر بہت بڑا غلام تو میرے خیال میں وہ ہی ہے اللہ مکمل حدیث معربہ ہماری لعل میں آ کر ہی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ مرنے لگے ہوسے دیار رسول اللہ انیس کے تھیں نے ہیں بخلاف اللہ ہے لہذا آپ اللہ تعالیٰ سے ان کے غلام مار گریں۔ آپ نے کہا اسے اللہ انیس کو ہار دیتا۔ (ترمذی) بعد از ان ان کے والد ماجد سینا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے تو ایک آدمی آیا جو میرے خیال میں تمیس سے تھا اللہ عز و جل گوارہ اسے دیار رسول اللہ انیس پر لعنت فرمائیے آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ اسی جانب سے آیا تب بھی منہ پھیر لیا۔ پھر وہ سامنے آیا تب بھی منہ پھیر لیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی بارگاہ سے اللہ تعالیٰ جیسے روئے فرمائے کہ ان کے منہ سلاسی والے ان کے ہاتھ کھلنے والے اور وہ اسن و ایمان والے ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اسے ہم نہیں پہچانتے مگر حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے اور اس سینا سے منکر حدیثیں روایت کی جاتی ہیں۔

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم کس قبیلے سے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ دوس سے۔ فرمایا کہ میں گمان نہیں کرتا تھا کہ دوس میں کوئی ایک بھی ایسا ہو جس میں بھلائی ہو۔ (ترمذی)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ مجھ سے عداوت نہ کرنا وہ تم دین سے دور ہو جاؤ گے میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں آپ کے کس طرح عداوت رکھ سکتا ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے ہدایت فرمائی ہے۔ فرمایا کہ تم نے اپنی عرب سے عداوت رکھی تو مجھ سے عداوت رکھی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

لَا رَسُوْلَ اِلٰهِ سِوَاكَ اَللّٰهُ عَلَيَّ وَ سَلَامٌ وَ سَلَامٌ عَلٰى رَسُوْلِكَ اِنَّ فِيْ ثَلٰثِيْنَ كَذٰبًا وَ مُبِيْرًا فَاَمَّا الْكُذٰبُ فَكَوْنُ اَيُّهَا وَ اَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا يَخْلُقُ اِلَّا الْاَكَاثُ وَ سَيِّئُوْنَ مِمَّا مَرُّ الْعَوِيْثُ فِي الْفَتَنِ الْقَاوِي -

۵۴۲۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَخْبِرْنِيْ بِثَلٰثٍ لِّقِيْنِيْ فَاَدْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَهْدِنِيْ سَبِيْلَكَ - (رواه الترمذی)

۵۴۲۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَيْمَنَةَ عَنْ اُمِّ حُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا وَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ وَجَعَلَ اَحْسَبُهُ مِنْ قِيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ اَنْتَ جَمِيْعًا فَاَعْرَضَ عَنْهُمْ ثُمَّ جَاءُوْهُ مِنَ الشَّيْثِ الْاَخِيْرُ فَاَعْرَضَ عَنْهُمْ ثُمَّ جَاءُوْهُ مِنَ الشَّيْثِ الْاَخِيْرُ فَاَعْرَضَ عَنْهُمْ مَخْفَاً النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِعَ اللّٰهُ جَمِيْعًا اَتَوَاهُمْ سَلَامًا وَ اَيُّهُمْ طَعَامًا وَ هُوَ اَهْلٌ اَمِيْنٌ وَ اَيُّهُمْ - (رواه الترمذی) وَ كَانَ هٰذَا لَعِبًا بَيْنَ عَدُوْبِكَ لَا تَعْرِفُوْهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ يَرْوٰى عَنْ مَيْمَنَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَتَا كِيْر -

۵۴۲۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوَسٍ قَالَ مَا كُنْتُ اُرٰى اَنْ فِيْ دَوَسٍ اَحَدًا اَفِيْهِ خَيْرٌ - (رواه الترمذی)

۵۴۲۳ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْعِثُنِيْ فَنَفَارِقَ وَ بَيْنَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اُبْعِثُكَ وَ بَيْنَكَ هٰذَا اِنَّا اللّٰهُ تَاكَ اَنْ تُبْعِثَ الْعَرَبَ فَتُبْعِثُنِيْ -

(رواه الترمذی) وَ كَانَ هٰذَا حَدِيْثًا حَسَنًا عَدُوْبِكَ ۵۴۲۴ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّٰنَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

بعضی حدیثیں





كُنْتُ مَا عَلِمْتُ مَرَامًا قَرَامًا وَصَوْلًا لِلرَّحْمَةِ أَمَا  
وَاللَّهِ لَا مَرَّةَ أَنْتَ شَرُّهَا لَأَمَّةُ سُرِّيَّةٍ وَفِي رِدَائِي  
لَأَمَّةُ سُرِّيَّةٍ تَقْدَرُ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ بَيْنَ عَمْرِ قَبْلَهُ الْحَقَّاجِ  
مَوْقِفٌ عَنِ اللَّهِ وَقَوْلُهُ فَإِنْ رَسَلْتُ إِلَيْكَ فَاسْأَلْ  
عَنْ جَدِّهِ فَإِنِّي فِي قَبُولِ الْيَمِينِ شَرُّ رَسَلٍ إِلَى  
أَوْسَمِ اسْمَاءٍ رُبَّمَا أَتَى بِجَدِّهِ فَإِنَّ تَأْتِيهِ فَأَعَادَ  
عَلَيْهَا الرَّسُولَ لَنَا صِبْيَانِي أَوْلَا بِحَقِّكَ إِلَيْكَ مَنْ  
يَسْعِيكَ بِمَدْرُوكٍ قَالَ فَأَبَتْ وَقَالَتْ وَاللَّهِ  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَهَبْ لِي مَنْ يَسْعِيَنِي  
بِمَدْرُوكٍ قَالَ فَقَالَ أَرُونِي رَيْبِي فَقَسَدَ  
تَحْلِيْمُهُ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَدَّدُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا  
فَقَالَ كَيْفَ لَا يَسْعِيَنِي صَنَعْتُ بِعَدَاؤِ اللَّهِ قَالَتْ  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَلَيْهِ دُنْيَا هُوَ وَأَسَدَا عَمَلِكَ  
الْجَزَلَ بَلَّغَنِي أَنَّكَ تَشُولُ لَهَا يَا ابْنَةَ ذَاتِ  
الْجَلَالِ كَيْفَ آتَاكَ اللَّهُ ذَاتَ الْجَلَالِ كَيْفَ آتَاكَ  
أَحَدُهَا فَكُنْتُ بِهِمْ أَرْفَعُ طَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلْعَامًا بِي بَكْرِي مِنَ الدَّوَابِّ  
وَأَمَّا الْأَخْرَجِي فَقَالَتْ الْمَرْأَةُ الَّتِي لَا تَسْتَعْرِضِي  
عَنْهُ أَمَّا لَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَدَّثَنَا أَنَّ فِي تَقْيِيْمِ كَذَابِا وَمُبِيرًا فَاتَا الْكِتَابُ  
كَرَامِيْنَاهُ وَأَمَّا السُّبَيْدِيُّ فَلَا رَحْمَةَ لَكَ إِلَّا دِيْنَاهُ قَالَ  
فَقَامَ عَنْهَا فَكَلِمَاتُهَا جَمْعًا

(رَدَاةٌ مُسَلِّمٌ)

۴۹۹ هـ وَعَنْ تَارِفِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو أَنَّهُ رَجُلَانِ  
فِي فُتْرَيْنِ الذُّبَيْرِ فَقَالَ لِرَأْسِ النَّاسِ صَنَعُوا مَا  
سَرَى وَأَنْتَ ابْنُ عَمْرٍو وَصَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَا يَسْعِيكَ أَنْ تَحْزَمَ فَقَالَ  
يَسْعِيَنِي إِنْ اللَّهَ حَزَمَ عَلَيَّ دَمَ أَخِي الْمُسْلِمِ قَالُوا  
أَلَمْ يَكُنْ اللَّهُ تَعَالَى دَقَّ يَتْلُوهُ حَتَّى لَا يَكُونَ وَفُتْنَةٌ

آپ کو برا سمجھتی ہے درحقیقت وہ تیرا ہی ہے ایک روایت میں ہے کہ اپنے  
گروہ کو پھر حضرت عبداللہ بن عمر سے ملے پس تھاج کو حضرت عبداللہ سے  
ٹھہرنے لگا گفتگو نہانے کی خبر پہنچی تو آدمی بیچ کر انہیں لکڑی سے اتر دیا اور  
بہرہ کی قبروں میں ڈال دیا۔ پھر ان کی والدہ عمر سے حضرت اسماء بنت ابوبکر کو  
بھولیا تو انہوں نے اُسے سے انکار کر دیا۔ اُس نے دوبارہ قاصد بھیجا کہ میرے  
پاس آ جاؤ ورنہ رسوا آدمی بیچوں گا جو تمہیں سر کے بالوں سے پکڑ کر کہے اُسے گا  
انہوں نے ننگ کر لیا کہ فرمایا کہ خدا کی قسم میں تیرے پاس نہیں آؤں گی جب  
تک وہ آدمی نہ آجائے جو مجھے سر کے بالوں سے پکڑ کر تیرے پاس نہ لے  
جائے اُس نے کہا کہ مجھے میرے جیسے رکھاؤ۔ پس اپنے جیسے اپنے اور اگرنا  
بھرا پلا یہاں تک کہ اُن کے پاس پہنچ گیا کہا تم نے دیکھا کہ میں نے اللہ کے  
دشمن کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ فرمایا میں نے دیکھا کہ تو نے اُس کی دنیا نزل  
کر دی اور اُس نے تیری عاقبت برسرِ گردی بٹھے یہاں پہنچی ہے کہ تو  
اُس سے الگ ذات انطاقتیں کہتا تھا۔ خدا کی قسم میں واقعی دگر کر بدوں  
والی ہوں۔ ان میں سے ایک تودہ ہے جس کے ساتھ میں نے جائزوں  
سے مخالفت کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر  
کے لیے کھانا باندھا تھا اور دوسرا کہ ہند ہی ہے جس سے کوئی عورت بے  
نیاز نہیں ہوتی۔ اگاہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے  
ارشاد فرمایا تھا کہ شرف میں ایک بہت بڑا جھوٹا اور ایک بہت  
بڑا ظالم ہے۔ پس بہت بڑے جھوٹے کو تو ہم نے دیکھ لیا لیکن بہت  
بڑے ظالم کے سلق بہرِ اقبال نہیں تھا کہ وہ یہی ہے ماری کا بیان  
ہے کہ وہ اُن کے پاس سے اٹھ کر بڑا اور اٹھسٹیں کوئی جواب  
نہ دیا۔

دُوسرے

ہم سے روایت ہے کہ حضرت ابن زبیر کی جگہ کے اہل ان حضرت  
ابن عمر صلی اللہ تعالیٰ علیہما السلام نے نہایت میں حاضر ہو کر آدمی عرض کر رہے تھے  
لوگوں نے جرح کیا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا، آپ حضرت عمر کے صاحبزادے لکھ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی ہیں آپ کو باہر نکلتے سے کیا چیز  
دکھتی ہے؟ فرمایا مجھے یہ چیز دکھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر میرے مسلمان بھائی  
کا خون حرام فرمایا ہے۔ دونوں نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ اُن سے



فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَتْ لَنَا حَتَّى كُنْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فَكَانَ  
الْبَاقُونَ يَتَوَقَّعُونَ أَنَّهُمْ يُؤَيَّدُونَ أَنَّ تَقَاتِلُوا حَتَّى  
تَكُونَ فِتْنَةٌ وَتَكُونَ الدَّيْنُ يُخَيَّرُوا اللَّهُ -  
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۴۵۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ  
عَمِيٍّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ إِنَّ دُونَكَ هَذِهِ عَصَتِ وَأَبَتْ فَأَدْمُ  
اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُو عَلَيْهِمْ فَقَالَ  
اللَّهُمَّ اهْزِلْ دُونَهَا وَأَبَتْ بِهَمٍّ -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۵۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَبُوا الْعَرَبَ لِيُثَلِّثَ لِي فِي  
عَرَبِيٍّ وَالْقُرْآنَ عَرَبِيٍّ وَكَلَامَ مَا هَلِ الْجَمْعُ عَرَبِيٌّ -  
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

یہاں نسل

۵۴۵۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي قُلُوا  
أَنَّهُمْ أَحَدُكُمْ أَوْ قُلُوا مِثْلَ أَحَدٍ ذَهَبًا مَا بَلَّغْتُمْ مِثْلَ  
أَحَدِهِمْ وَلَا تُبَيِّقُوا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۵۳ وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ رَفَعَهُ يَعْزِبُ السَّمَاءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَتْ كُنُوزُ  
مَا يَدْفَعُهُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ  
أَمَنَةٌ لِلْسَّمَاءِ فَرَأَى ذَاكَ هَبَّتِ السَّمَاءُ

نور یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے (۱۹۳۱۲) حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ہم  
اُن سے ڈرے یہ یہاں تک کہ فتنہ نہ رہا اور دین صرف اللہ کے لیے ہو گیا۔  
اور تم اُن لوگوں سے ڈرنا چاہتے ہو کہ فتنہ برپا ہو اور دین غیر اللہ کے لیے  
ہو جائے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طفیل  
بن عمرو رضی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض  
گئے کہ میرے کرٹیک دس ہلاک ہوئے، نامرمانی کی اور انکار کیا، لہذا اللہ  
تعالیٰ سے اُن کے خلاف دلیکیجے، لوگوں نے گمان کیا کہ آپ اُن کے خلاف  
دعا فرمائیں گے لیکن کہا کہ اسے اللہ دوس کو ہدایت فرما اور انہیں میرے  
پاس پہنچائے۔ (مسند علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین باتوں کے باعث اہل عرب سے محبت  
رکھو کیونکہ میں عربی ہوں، قرآن مجید عربی میں ہے اور اہل جنت کی زبان عربی  
ہوگی ہدایت کیا جائے جنتی نے شعب الایمان میں۔

صحابہ کرام کے مناقب

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے کسی صحابی کو نکالی ددو  
کیونکہ اگر تم میں سے کوئی کو دھند کے برابر بھی سنا خفا کرے قرآن کے ایک  
صاع بلکہ نصف صاع کے ثواب کو بھی نہیں پیئے گا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو بردہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور آپ سرافند کی کو  
اکثر آسمان کی طرف اٹھا کرتے تھے۔ فرمایا کہ سنا سے آسمان کے لیے یساعین  
اس میں جب سنا سے پیے جائیں گے قرآن آسمان پر داخل ہو جائے گا جس کا اُس  
سے وعدہ کیا گیا ہے۔ میں اپنے صحابہ کے لیے اس میں جب میں چلا جاؤں گا





يَلْبِسُهُمْ قُلُوبَ الْإِنِّسَانِ يَوْمَ يَلْبِسُهُمْ شُكْرًا بَعْدَ هُمْ قَوْمٌ  
يَشْكُرُونَ وَلَا يَشْكُرُهُمْ وَالَّذِينَ يَحْمِلُونَ وَلَا  
يُؤْتَمِنُونَ وَيُنَادِرُونَ وَلَا يَقُولُونَ وَيُظْهِرُونَ فِيهِمْ  
السَّمَاءَ وَفِي رِجَالِهِ وَيَحْمِلُونَ وَلَا يَشْكُرُهُمْ  
مُتَلَفِينَ عَلَيْهِمْ وَفِي رِجَالِهِ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
تَبَيَّنَتْ قَوْمٌ يَحْمِلُونَ السَّمَاءَ -

کے ساتھ والوں کا بچھڑان کے ساتھ والوں کا۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ بچھڑا گئے کہ گواہی دیں گے اور انہیں گواہ بنایا نہیں جائے گا۔ عینات کریں گے اور دن نہیں بنائے جائیں گے۔ نعد مائیں گے، لیکن پروہی نہیں کریں گے اور ان پر مٹایا چھا جائے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ وہ حلف اٹھائیں گے اور ان سے قسم لی نہیں جائے گی (محقق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں حضرت البرہم یہود سے کہہ رہے ہیں اسی قوم نے گی جو مٹا پے کو پسند کریں گے۔

دوسری فصل

٥٥٥٤ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْزَمُوا أُمَّتِي فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ  
الَّذِينَ يُولُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يُولُونَهُمْ ثُمَّ يَظْهَرُ  
الْكُذُوبُ حَتَّى أَتَى الرَّجُلُ لِيَحْلِفَ وَلَا يُسْتَحْلِفُ  
وَيُشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ إِلَّا مَنْ سَرَّكَ لِيُخْبِرَ بِهِ  
الْجَمْعَ فَهُمْ لَكُمْ الْجَمَاعَةُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ  
الْقِيَةِ وَهُوَ مِنَ الْإِثْمَيْنِ الْبَعْدُ وَلَا يَحْلُوتُ  
رَجُلٌ بِأَمْرٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَابِتُهُمْ وَمَنْ سَرَّهُ  
حَسَنُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئُهُ فَيَوْمَ مَوْعِنٌ رَدَّاهُ السَّكَّانُ  
فَلَا سَادَةَ صَوِيحَةٍ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحَةِ إِلَّا  
أَبْرَاهِيمَ مِنَ الْعَسَنِ الْفَتَحِيُّ لَوْ يُعْرَجُ عَنْهُ  
الْمُحَنَّنُ وَهُوَ لَقَدْ كُنْتُ -

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر صحابہ کی عزت کرو کیونکہ وہ تم میں بہترین ہیں پھر ان کے ساتھ دالے، پھر ان کے ساتھ دالے، پھر جھوٹ غلاب جو جلنے لگا وہاں تک کہ آدمی قسم دے گا کہ اس سے قسم طلب نہیں کی جائے گی اور گواہی دے گا جب کہ گواہی اس سے طلب نہیں کی جائے گی۔ انکاد جو چاروں کو سنت کے اندر جلا خوش کرتا ہے ردحامت کو لازم پکڑے کیونکہ ایکلے کے ساتھ شیطان ہے اور وہ دھڑ سے دھڑ ہتا ہے اور آدمی کسی صحت کے پاس تنہا درہے کیونکہ یہ شیطان ہر گاہ کہ کوئی ایسی لگے کہ نہ دانی کو نہا بھی نہ مرنے ہے (رضائل) اللہ اس کی سزا صحت ہے اللہ اس کے حال نہا دالے میں سوائے ایک ابوالہیوم بن من غنمی کے کیونکہ شیطان نے اس سے تخریج نہیں کی لیکن وہ نقہ ثبت ہے۔

٥٤٤ هـ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا كُفْرَ إِلَّا فِي الشَّيْءِ الْمَشْهُورِ رَأَيْتُ أَوْ رَأَى مَنْ رَأَى - (رواه الترمذي)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اس مسلمان کو اگر تیس چھرنے کی جس نے مجھے پکھلیا مجھے دیکھنے والے کو دیکھنا۔ (ترمذی)

٤٥٨ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقِلٍ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أَلَّفَهُ فِي أَهْلِي  
اللَّهُ أَلَّفَهُ فِي أَصْحَابِي لَا تَشْتَدُّ وَهُمْ عَرْضًا وَمَنْ  
يَعْبُدِي كَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَيُعْبَدُ أَحِبَّهُمْ وَمَنْ يَغْضَاهُمْ  
فَيَغْضَاهُمْ وَيَغْضَاهُمْ وَمَنْ أَذَى اللَّهُ أَذَى اللَّهِ  
وَمَنْ أَذَى فَعَدَا أَذَى اللَّهِ وَمَنْ أَذَى اللَّهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کے ہاں میں اللہ سے ڈرنا، میرے صحابہ کے ہاں میں اللہ سے ڈرنا۔ میرے بعد انہیں نشانہ بنالینا رجو ان سے محبت کرنا ہے تو محبت و محبت رکھنے کے باعث محبت کر لے اور جو اس سے عداوت رکھتا ہے تو مجھ سے عداوت رکھنے کے باعث عداوت رکھتا ہے۔ جس نے انہیں تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے

قَبْرُئِيلَ أَنْ يَأْخُذَهُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

۵۴۵۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أَصْحَابِي فِي أُمْرِي كَالْيَمِينِ فِي الْعَقْدِ وَلَا يَصْلَحُ الْعَقْدُ إِلَّا بِالْيَمِينِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَهَبَ وَلَمْ يَكُنْ ذَكِيْفَ نَصْلِهِ -

(رَوَاهُ فِي تَوْحِيدِ السُّنَنِ)

۵۴۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلُوا أَحِبَّ قَوْمٍ أَصْحَابِي يَمُوتُ يَارَبِّهِ إِلَّا بَيْعُ قَاتِلِهِمْ وَكَوْنُ أَهْلِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) وَكَوْنُ كَرِهَتْ ابْنُ سَعْدٍ لَا يَبْلُغُنِي أَحَدٌ فِي بَابِ صِفَاتِ بَنِي -

میسری فصل

مجھے تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی اللہ تعالیٰ کو کہ تکلیف دی تو توبہ سے گناہ سے بڑھے۔ اسے توبہ کی روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں میرے صحابہ کی مثال نمک جیسی ہے کیونکہ نمک کے بغیر کھانا درست نہیں ہوتا۔ جس بصری نے فرمایا کہ ہمارا نمک جا چکا اب ہم کس طرح درست روکتے ہیں۔

(شرح السنہ)

عبد اللہ بن بُرید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ میں سے جو بھی کسی سر زمین میں فوت ہوگا تو ان لوگوں کا قاتل بنا کر اٹھایا جائے گا اور قیامت کے روز ان کے پیسے نہ ہوں گے۔

روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حضرت ابن سعد حدیث و مبلغی احادیث باب حفظ اللسان ذکر کردہ تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم لوگوں کو دیکھو کہ میرے صحابہ کو گالیاں دیتے ہیں تو کہو یہ تمہاری شرارت پر اللہ کی لعنت۔

(ترمذی)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنے رب سے اپنے صحابہ کے اختلاف سے متعلق سوال کیا جو میرے بعد ہو گا۔ میری طرف سے فرمائی کہ اسے محمدؐ ائمہ سے اصحاب میرے نزدیک آسمان کے تاروں کی طرح ہیں جب کہ بعض بعض سے تری ہیں لیکن سب فدا ہیں۔ اپنے اختلاف میں وہ جس طرف پر ہیں ان میں سے جو کسی کو اختیار کرے وہ جیسے نزدیک ہدایت پر ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ تاروں کی طرح ہیں۔ ان میں سے جس کی طرفی کر دے تو ہدایت ہی پادے گی۔

(نفی)

۵۴۶۱ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسْبُونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى شَرِكِهِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۴۶۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ تَمَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَأَلْتُ رَبِّي عَنِ اخْتِلَافِ أَصْحَابِي مِنْ بَعْدِي قَالَتْ خِلَافِي يَا مُحَمَّدُ إِنَّ أَصْحَابَكَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ الشُّجُورِ فِي السَّمَاءِ بَعْضُهَا أَتْوَى مِنْ بَعْضٍ وَلِكُلِّ نَوْءٍ مِمَّنْ أَخَذَ بَشْيَةٍ مِمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنْ اخْتِلَافٍ هُمْ يَقُولُونَ عِنْدِي عَلَى هَذِي قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابِي كَالشُّجُورِ فَيَا أَيُّهَا قَسْدًا يَسْتَحِبُّ لَاهْتَدَى يَوْمَ -

(رَوَاهُ رِزِينُ)



## بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ

## حضرت ابو بکر صدیق کے مناقب

پہل نسل

۵۷۴۳ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ مِنْ النَّاسِ عَلَى فِي مَعْصِيَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ دَعَا بِنَارِي أَمَا بَكْرٌ دَلَّوْ كُنْتُ مُنْجِدًا أَخِيلاً لَا تَخْذُلُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَ لَوْ كُنْ أَخُوهُ الْإِسْلَامُ وَمَوَدَّةُ لَا تُبْقِيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ حَوْثًا وَلَا حَوْثَةً أَبِي بَكْرٍ دَفِي رَوَايَةٍ لَوْ كُنْتُ مُنْجِدًا خَلِيلًا عَيْرِي لَا تَخْذُلُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۷۴۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُنْجِدًا أَخِيلاً لَا تَخْذُلُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَا كُنْتُ أَخِي وَمَا جِئِي وَقَدْ اخْتَلَا اللَّهُ مَا جِئْتُهُ خَلِيلًا.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۷۴۵ وَكَانَ عَائِشَةُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرْحَمَةِ إِدْجِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَتَانِي وَاتَّخَذَ عَلَيَّ كَتَمًا يَتَأْتِي قَوْمًا فِي الْخِصَابِ أَنْ يَمْلَأُوا مِثْمِينَ وَيَقُولُوا قَائِلٌ أَنَا وَلَا رِيَاءَ فِي اللَّهِ وَلَا رِيَاءَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي كِتَابِ الْحَمِيَّةِ) أَنَا أَوَّلِي بَدَلًا أَنَا وَلَا.

۵۷۴۶ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَكَلَّمَنِي فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَئِنْ جِئْتُ وَكَلَامِي لَكَ كَأَنَّهُ مُرِيدُ السَّوْتِ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ يَنْبِي قَائِلِي أَبَا بَكْرٍ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبی مجتہد اور مال کے ساتھ سب لوگوں سے بڑھ کر مجھ پر احسان کرنے والا ابو بکر ہے۔ بخدا کی قسم جو ایک لفظ با بکر ہے۔ اگر میں کسی کو غلیل بنانا تو ابو بکر کو غلیل بنانا ایسی کسی اسلامی اخوت و مودت ہے اور مسجد میں ابو بکر کے برائگی کی کھر کی باقی نہ پھرنی جائے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اگر میں اپنے رب کے برائگی کو غلیل بنانا تو ابو بکر کو غلیل بنانا۔

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو غلیل بنانا تو ابو بکر کو غلیل بنانا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں اور تمہارے اس صاحب (مصدق) کو اللہ تعالیٰ نے غلیل بنایا ہے۔

(مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں مجھ سے فرمایا کہ اپنے آبا جان ابو بکر اور اپنے بھائی جان کو میرے پاس بلاؤ تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں جسے دے دوں کہ کوئی تمہارا کرنے والا نہ کرے گا اور کہنے والا کہے گا کہ وہ میں نہیں جب کہ اللہ تعالیٰ اور مسلمان نہیں مانیں گے مگر ابو بکر کو مسلم اور کتاب المجیدی میں آنا و لا کا جگہ آنا آؤں ہے۔

حضرت جُبَیر بن مُطْعِم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حدیث نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کسی معاملے میں گفتگو کی۔ آپ نے اسے لکھ دیا کہ پھر وہ لکھ آئے۔ عرض گزار چروٹی کہ یا رسول اللہ! کیا ارشاد ہے اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں اس کا مطلب تھا کہ اگر آپ وفات پا جائیں۔ فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کے پاس آجانا۔

(متفق علیہ)

٥٤٤. وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَامِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُتُّ عَلَى جَيْشٍ ذَاتِ السَّلَاسِلِ  
 قَالَ قَاتِلُهُ قَدْ كُنْتُ أَمَى النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ  
 عَائِشَةُ قَدْ كُنْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ  
 مَنَّ قَالَ مُرُّوْهُمَا بِمَا لَكُمْ مِنْ مَعَاكِلَ أَنْ يَجْعَلُنِي  
 فِي أَحَدِهِمَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٤٧٨ وَكَانَ مُعْتَمِدًا عَلَى الْحَرْثِيَّةِ قَالَ قُلْتُ  
لَا فِي أَيْ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَخَشِيْتُ أَنْ  
يَقُولَ عُمَرُ أَنْ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ  
مِنَ الْمُسْلِمِينَ - (رواه البخاري)

٥٤٩٩ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْلَمُ بِإِيَّانِ بَكْرِ أَحَدًا مِنْهُ ثُمَّ عُمَرَانِ ثُمَّ نَزَلُوا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ مَادُودَ قَالَ كُنَّا لَلنَّبِيِّ وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَهْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْبَيْتِ ثُمَّ عُمَرَانِ ثُمَّ عُمَرَانِ رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ -

[illegible]

محمد بن حنیفہ کا بیان ہے کہ میں والد محترم کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر آدمی کون ہے؟ فرمایا کہ ابوہریرہؓ میں عرض گزار ہوا کہ میرے کون ہے؟ فرمایا کہ عمرؓ میں لڑا کہ کس سے بہتر فرمائیں کہ عثمانؓ عرض گزار ہوا کہ میرے آپ ہیں؟ فرمایا کہ میں تو مسلمانوں میں سے ایک فرد مجھوں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہودیوں میں ہم کسی کو حضرت ابو بکر کے برابر شمار نہیں کرتے تھے، پھر حضرت عمر کو پھر حضرت عثمان کو پھر ہم چھوڑ دیتے اور جی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی کو درجہ شرف نہیں دیتے (بخاری) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ رحمت دو عالم کی حلیت مبارک میں ہم کہا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت میں آپ کے بعد افضل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ۔

## دوسری فصل

٥٤٤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْبَبَ عِنْدَ تَائِدٍ إِلَّا وَفَدًا فَبَيْنَا  
 مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ لَهُ عِندَ تَائِدٍ أَيْكَافًا اللَّهُ  
 بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا نَفَعَنِي مَا لِي أَحَبُّ قَطُّ مَا  
 نَفَعَنِي مَا لِي أَبْيَضُ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا أَحَدِي لَمْ  
 لَا تَخَذُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا إِلَّا ذَلَّتْ صَاحِبُهُ  
 خَلِيلُ اللَّهِ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم پر کسی کا احسان نہیں مگر ہم نے اُس کا بدلہ دیا یا مال لے کر دیا۔ جو کہہ کر ہم پر اُن کا اتنا احسان ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ہی اُن کا بدلہ دے گا۔ اللہ کسی کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا نفع ابوہریرہ کے مال نے دیا ہے۔ اہل گمراہی کسی کو خلیل بنا تا تو میں ابوہریرہ کو خلیل بنا تا لیکن تمہارا صاحب تو اللہ کا خلیل ہے۔

(رواہ الترمذی)

(تاریخ)



۵۴۴۱ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدَنَا وَخَيْرُنَا  
وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ ہمارے سب سے بہترین فرد اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہم سب سے محبوب تھے۔ (ترمذی)

۵۴۴۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بَيْتَ بَكْرٍ أَنْتَ صَاحِبِي فِي الْغَارِ  
وَصَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ.  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا: تم غار میں میرے ساتھی تھے اور حوض پر میرے ساتھی ہو گئے۔ (ترمذی)

۵۴۴۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ أَنْ  
يُؤْمَرُوا بِهِمْ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی قوم کے لیے مناسب نہیں ہے کہ ان میں ابوبکرؓ جو اور ان کی امامت کوئی دوسرا کرے۔ (ترمذی)

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَكَانَ هَذَا أَحَدَ بَيِّنَاتٍ غَرِيبَةٍ  
۵۴۴۴ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَأَلَّنَا ذَلِكَ عِنْدِي  
مَا لَا فَقُلْتُ أَيْكَمَ أَتَيْنَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ سَبَقَتْهُ يَوْمًا  
قَالَ فَعَمِلْتُ بِبَصِيفٍ مَا لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقُلْتُ وَمَنْ  
ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ بَلْ مَاعِنْدَا فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ  
لِأَهْلِكَ فَقَالَ أَتَيْتُ لِقَوْمٍ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فُلُكْتُ  
لَا أَسِيفُ لِي شَيْءٌ أَبَدًا.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کا حکم فرمایا۔ اس وقت میرے پاس کافی مال تھا میں نے کہا کہ اگر کسی روز میں حضرت ابوبکرؓ سے بیعت لے جا سکا تو آج کا دن ہوگا۔ پس میں نصف مال لے کر حاضر ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کے لیے کتنا چھوٹا ہے؟ عمرؓ نے گڑبڑ بولی کہ اس کے برابر حضرت ابوبکرؓ اپنا سارا مال لے گئے تو فرمایا اے ابوبکرؓ اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوٹا ہے؟ عمرؓ نے گڑبڑ بولی کہ ان کے لیے اللہ اور اس کے رسولؐ کو چھوڑ آیا ہوں۔ میں نے کہا کہ میں ان سے کبھی نہیں بڑھ سکتا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

۵۴۴۵ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ  
عَرِيقُ اللَّهِ مِنَ الشَّارِكِ قَوْمٍ سَجَّيْ عَيْنًا.  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا: نہیں اللہ تعالیٰ نے آگ سے آزاد کر دیا ہے اس روز سے ان کا عین حق نہم پڑ گیا۔ (ترمذی)

۵۴۴۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَأُ عِنْدَ الْأَرْضِ  
ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ أَنَا أَهْلُ الْبَيْتِ فَتُحْتَضَرُ  
مَعِيَ ثُمَّ أَهْلُ مَكَّةَ حَتَّى أَهْلُ الْبَيْتِ الْخَوَاصِّ  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں وہ ہوں کہ سب سے پہلے زمین میرے پاس سے بھرنے لگی، پھر ابوبکرؓ، پھر عمرؓ، پھر میں، پھر اہل بیت کے پاس آؤں گا تو وہ میرے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ حرمین کے درمیان سفر کیا جائے گا۔ (ترمذی)



۵۴۴ھ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرَفِي سَجَرَتَيْنِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي يَدْخُلُ مِنْهُ أُمِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَدِدْتُ إِيَّكَ كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا رَأَيْتَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَنَّكَ مِنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمِّي (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبریل آئے تو میرا ہاتھ پکڑا تاکہ مجھے جنت کا دروازہ دکھائیں جس سے میری امت داخل ہوگی۔ حضرت ابو بکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ اس دروازے کو دیکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مگر اسے ابو بکر! تم تو میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گے۔ (ابوداؤد)

### تیسری فصل

۵۴۵ھ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَازِزِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَبَّلِي وَقَالَ وَدِدْتُ أَنَّ عَمِي نَكَّاهُ مِثْلَ عَمَلِهِ يَوْمَ قَالِحِئَا مِنْ أَتَائِهِمْ وَلَيْسَ وَاحِدَةً مِنْ لَيْلِي لَيْسَ أَمَّا لَيْسَتْ لَيْلِي سَارَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَارِ فَلَمَّا انْتَهَيْتُمَا النَّبِيَّ قَالَ وَاللَّهِ لَا تَدْخُلُهُ حَتَّى تَدْخُلَ قَبْلَكَ فَإِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ أَمَّا بَنِي دُونِكَ فَدَخَلْ فَكَسَحَهُ وَدَجَدَ فِي جَانِبِ ثَقِيفٍ فَفُتِحَ رَأْسُهُ وَسَدَّ هَارِبٌ وَبَنِي مَثَنٍ أَشْكَرَ فَالْتَقَوْهُمَا رَجُلَيْهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْخُلْ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَمَعَ رَأْسُهُ فِي حُجْرَةٍ وَكَأَمْرُ قَلْبِهِ أَبُو بَكْرٍ فِي رَجُلِهِ مِنَ الْجَحْرِ وَلَمْ يَسْخَرْكَ مَخَافَةَ أَنْ يَشْتَبِيَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوعُهُ عَلَى وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ قَالَ لَيْدَغْتُ فَيَا أَلْفَ آيٍ دَائِي فَفَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ هَبَ مَا بَعْدَهُ ثُمَّ اسْتَقْصَى عَلَيْهِ وَكَانَ سَبَبَ مَوْتِهِ وَأَمَّا يَوْمَهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْمَلُوا تَدْبِيتَ الْعَرَبِ قَالُوا لَا تَدْبِيتُ زَكَاةً فَقَالَ كَوْنُوا مَعِي عَقْلًا لَعَلَّاهُمْ

روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضرت ابو بکرؓ آکر کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میرے سارے اعمال دنیا میں سے اُن کے ایک دن کے اعمال جیسے یا انہوں میں سے اُن کے ایک رات کے اعمال جیسے ہوتے۔ پس رات قرآن کی تلاوت ہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غار کی طرف چلے جب اُس تک پہنچے تو عرض گزار ہوئے: یہ خدا کی قسم، آپ اس میں داخل نہیں ہوں گے جب تک میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں کیونکہ اگر اس میں کوئی چیز ہے تو اس کی تکلیف آپ کی جگہ پہنچے پس وہ داخل ہوئے اور اُسے بھاڑا۔ اُس کے ایک جانب سوراخ تھے تو اپنی اڑد کو بھاڑ کر ان میں بند کیا۔ دُک سوراخ باقی رہ گئے آخر انہیں اپنی اڑدوں سے روک دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ تشریف لے آئیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے اور اُن کی گود میں سر ہلک کر کر رہ گئے۔ یہ ایک سوراخ سے حضرت ابو بکرؓ کے سر میں ڈنگ مارا گیا کہ انہوں نے اس گود سے حرکت دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہو جائیں گے لیکن ان کے آنسو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں پر گر گئے۔ فرمایا ابو بکرؓ کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوئے: میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے ڈنگ مارا گیا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب دہی لگایا تو رُخ کی تکلیف جاتی رہی۔ پھر اُن نے عزو کیا اور وہی زیر ہون کی وفات کا سبب بنا۔ رہا اُن کا بون تو جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اُس وقت بعض اہل عرب متہم ہو گئے اور کہا کہ ہم زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے انہوں نے فرمایا اگر زکوٰۃ کو گشتا یا نہ دینے کی رنجی بھی دیکھیں گے تو میں





بعد کا اٹھنے بھی کہا ہے۔

قَالَ الْعَصِيُّ زَادَ الْبَرْقَانِي بَعْدَ قَوْلِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَصْحَبَكَ -

۵۴۸۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ أَهْرَاقَ ابْنِ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ هَذَا ابْنُ لَيْلَى ذَرَأَتُ قَصْرٍ بَنِي كَثَامٍ جَابِرٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَارَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ عَيْبَتَكَ فَقَالَ كَسْرٌ بِلِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْكَ أَغَارُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۸۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا كَائِدٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَمُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ السَّدَى دُونَهَا مَا دُونَ ذَلِكَ وَعَرُضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُودُ فَإِذَا كُنَّا أَقْلَتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِينَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۸۳ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا أَنَا كَائِدٌ أَتَيْتُ بِسُجٍّ كَمَنْ قَتَلْتُ حَتَّى أَتَى لَأَرَى الْبَرِّيَّ يَخْرُجُ فِي الْقَفَارِ ثُمَّ أَعْطَيْتُ قَمِيصِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَإِذَا كُنَّا أَقْلَتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَعَلَّ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۸۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا أَنَا كَائِدٌ أَيْسَرُ عَلَى قَلْبِي عَلَيْهِمْ دَلُوقٌ فَذَرَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَتَرَعَهَا مِنْهَا دَلُوقًا أَوْ دَلُوبَيْنِ وَفِي تَرْعِهِمْ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يُعْزِلُهُ مَتَعَهُ ثُمَّ اسْتَعَاثَتْ عُرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں جنت میں داخل ہوا تو وہاں ابو طلحہ کی بیوی رُمیساء تھیں۔ میں نے آہٹ سنی تو کہا کون ہے؟ کہا یہ بلال ہے۔ میں نے ایک عمل دیکھا جس کے صحن میں ایک عورت تھی۔ میں نے کہا یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا کہ عمر بن خطاب کا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اللہ داخل ہو کر اُسے دیکھوں لیکن تمہاری غیرت یاد آگئی۔ حضرت عمر مرعز گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میرے مال باپ آپ پر قرآن کیا میں آپ پر غیرت کھاتا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ مجھ پر لوگ پیش کیے گئے جن کے اوپر قمیص تھیں۔ کسی کی دیکھنے تک اور کسی کی اس سے بھی کم تھی۔ مجھ پر عمر بن خطاب پیش کیے گئے تو ان پر بھی قمیص تھی اور اُسے گھسیٹ رہے تھے۔ لوگ مرعز گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ دین۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہمیں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دو دھڑ کا ایک پیرالہ لایا گیا۔ میں نے پیرا یہاں تک کہ سیرابی کو اپنے ناخنوں سے نیکے ہوئے دیکھا۔ پھر بچا ہوا میں نے عمر بن خطاب کو دیا۔ لوگ مرعز گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا، علم۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہمیں سویا ہوا تھا کہ اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا جس پر دو دل تھے۔ میں نے اس سے پانی نکالا جتنا اللہ نے چاہا۔ پھر وہ ابن ابی عمیر نے لے لیا اور اس سے ایک یا دو ڈول نکالے۔ اُن کے نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ اُن کی کمزوری کو معاف فرمائے۔ پھر وہ جس میں گیا اور اُسے ابن خطاب نے لے لیا



ایا۔ میں نے کسی جو انہر کو عمر کی طرح پانی نکالتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ باڑوں میں سے گئے حضرت ابن عمر کی وہ سری روایت میں فرمایا، ہر چہ ابن خطاب نے وہ الہر کے ہاتھ سے لے لیا تھا کہ ہاتھ میں وہ چس چس ہو گیا۔ میں نے ایسا جو انہر وادھا تو آدمی نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے میرا ب کیا اٹھ باڑوں کی طرف لے گئے۔  
(متفق علیہ)

الْغَطَابَ فَلَمَّا رَعِبَ كَرِهَا قَوْمَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعُطَيْنَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا أَخَذَ هَآئِثُ الْغَطَابَ مِنْ يَدِ ابْنِ كَبْرٍ قَامَتْ سَحَابَاتٌ فِي يَدِهِ عَذَابًا فَلَمَّا رَعِبَ كَرِهَا يَكْرَهُ قَوْمِي قَوْمِيَّةً حَتَّى تَدْرَى النَّاسُ قَصْرَ بَوَارِ بِعُطَيْنَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

### دوسری فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری فرمایا ہے (ترمذی) اھ ابو داؤد کی ایک روایت میں حضرت ابو ذر سے ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان پر رکھ دیا ہے جس سے وہ بولتے ہیں۔

۵۷۸۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَكَتَبَهُ رِوَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ -

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم اس بات کو بعد شمار نہیں کرتے کہ حضرت عمر کی زبان پر سیکھ بولنا ہے۔ اسے بھیجی نے دلائل النبوة میں روایت کیا۔

۵۷۸۶ وَعَنْ عُمَرَ عَنِ قَالَ مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ الْفِكْرَةَ تَنْوِلُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ (رِوَاةُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ فِي الْكَلْبِ النَّبَوِيِّ -

حضرت ابی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! اسلام کو ابوبکر بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعے عزت دے۔ یہ سن ہوئی تو ان کے روز حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا اور مسجد میں ملازمہ نماز پڑھی۔ (اھ ترمذی)

۵۷۸۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا الْإِسْلَامُ مَرَّ بِبَنِي جُهَيْنَ بَنِي وَشَارٍ أَوْ بِعُصْرَاءِ ابْنِ الْغَطَابِ فَأَصْبَحَ عُمَرُ قَدْ خُذَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَاسْلَخَ عَلَى فِي السَّيْرِ لَهَا وَهَذَا - (رِوَاةُ أَحْمَدَ وَاللَّيْثِيِّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے بہتر حضرت ابوبکر نے کہا کہ آپ قریوں کہتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ سورہ کسی ایسے شخص پر طلوع نہیں ہوا جو عمر سے بہتر ہو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۸۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَإِبْنِ كَبْرٍ خَلِيفَةُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا ابْنُ كَبْرٍ مَا لَكَ لَكَ لَكَ قُلْنَا ذَلِكَ فَلَقَدْ تَوَعَّطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرَ قَوْمٍ عُمَرَ - (رِوَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہو تو

۵۷۸۹ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكُنْ مُحَمَّدٌ

بُتِ الْخَطَاب - (رواه الترمذی و قال هذا  
حدیث غریب)

۵۶۹۰ وَعَنْ بَرِیْدَةَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيرِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ  
جَاءَتْ حَارِثَةُ سُودَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ لَيْتَ  
كُنْتُ نَذْرَتُ أَنْ رَدَّكَ اللَّهُ صَارِعًا أَنْ أَضْرِبَ  
بِعَيْنِي بِلَدِّي وَالَّذِي وَاتَّخَذْتَنِي فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ كُنْتُ نَذَرْتُ فَأَضْرِبِي فِي  
الرِّقَابِ فَجَعَلْتَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ  
ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ  
تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَانْقَبَتِ الدُّنْيُ تَحْتَ رَأْسِهَا  
ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لِيَكَا فُ مِنْكَ يَا عُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ  
حَارِثَةً وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ  
ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ  
تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلَتْ أَنْتَ يَا عُمَرُ انْقَبَتِ الدُّنْيُ

(رواه الترمذی و قال هذا حدیث غریب)

۵۶۹۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَارِثًا فَمَعِنَا لُغَطًا وَصَوْتٌ مَبِينٌ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَّبَ عَائِشَةَ  
كَتُفَيْنِ وَالْبَيْتَيْنِ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَايَنِي  
فَإِنْ لَمْ تَكُونِي كَمَا كُنْتُ لَمْ تَعْمَلِي بِحَقِّي عَلَى مَنَكِبِي سَوَّلَا  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ الظُّلُمَاتِ مَا  
بَيْنَ الْمَنَكِبِ إِلَى رَأْسِي فَقَالَ لِي أَمَا شِئْتِ أَنْ أَمَّا  
شِئْتِ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَوْلَانِي وَعَدَاةُ  
لَا طَلَمَةَ عُمَرُ فَارْتَفَعَ النَّاسُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي لَا تَنْظُرِي إِلَى شَيْءٍ مِنْ  
الدُّنْيِ وَالْآلِئِ قَدْ فَدَرُوا مِنْ عُمَرَ كَأَنَّكَ تَرِجَعُ  
وَقَالَ الترمذی و قال هذا حدیث حسن غریب

عمری خطاب ہوتے۔ روایت کی اسے ترمذی نے اہل کبارہ حدیث  
غریب ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی غزوہ کے لیے نکلے۔ جب واپس تشریف لائے  
تو ایک کالی لونڈی حاضر ہارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئی ہر بار رسول اللہ میں  
نے تہ مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو غیرت واپس لوٹائے تو میں آپ  
کے حضور دف بجا کر گاؤں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس  
سے فرمایا کہ اگر تم نے نذر مانی تھی تو بجا لو اور نہیں مانی تھی تو نہ بجاؤ۔  
پس حضرت ابو بکر کے اندر نہ بھاتی رہی۔ پھر حضرت علی کے اندر نہ بھاتی رہی۔  
پھر حضرت عثمان کے اندر نہ بھاتی رہی۔ پھر حضرت عمر کے اندر نہ بھاتی رہی۔  
پھر حضرت عثمان کے اندر نہ بھاتی رہی۔ پھر حضرت عثمان کے اندر نہ بھاتی رہی۔  
فرمایا کہ اسے عمر بن خطاب تم سے ڈرتا ہے میں بیٹھا تھا لیکن یہ بھاتی رہی  
ابو بکر کے اندر نہ بھاتی رہی۔ علی کے اندر نہ بھاتی رہی۔ پھر عثمان کے  
اندر نہ بھاتی رہی۔ جب اسے عمر اتم اندر داخل ہوئے تو دف نیچے ڈال  
لی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اہل کبارہ حدیث حسن غریب  
ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوس افروز تھے کہ ہم نے شور مچا کر سنا اور انھوں کی  
گزارشیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تو ایک حبشیہ بھی  
ناچ رہی تھی اور اس کے ارد گرد بچے تھے۔ فرمایا کہ اسے عائشہ اور صراۓ اور  
دیگر۔ میں گئی اور اپنی شوخی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دوش  
بند کر رکھی۔ پس کہہ دے اہل آپ کے سر مبارک کے درمیان سے میں بھی  
اُس کی طرف دیکھتی رہی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم سیر نہیں ہوگی کیا  
تم سیر نہیں تجھ میں؟ میں کہتی ہوں کہ آپ کی بارگاہ میں اپنا مقام رکھوں۔  
ایک حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس کے پاس سے لگ کر تھوڑے گئے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنوں اور انسانوں کے کشا طین کو کھڑے  
بھاگتے ہوئے دیکھا ہوں۔ ان کا بیان ہے کہ میں لوٹ آئی۔ اسے ترمذی نے روایت  
کیا ہے اور کہا کہ حدیث حسن غریب ہے۔



## تیسری فصل

حضرت انس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: یمن باتوں میں میرے رب سے میری موافقت فرمائی۔ میں عرض گزار ہوں کہ یا رسول اللہ! کاش ہم مقام ابراہیم کو ناز کی جگہ شعبہ اقصیٰ تو حکم نازل ہوا۔ اور شعبہ اقصیٰ کو مقام ابراہیم کو ناز کی جگہ (۲: ۱۲۵) میں عرض گزار ہوں کہ یا رسول اللہ! ہماری طرفوں کے پاس جیسے آگ جیسے آگ ہے۔ یہاں تک کہ آپ انہیں پڑے کا حکم فرمائیں۔ پس پڑے کی کیت نازل ہو گئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات غیرت کا کوئی جمع ہونے تو میں عرض گزار ہوا۔ اگر آپ انہیں طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ آپ کا سب آپ کو ان سے ہوستر بدلے میں عطا فرمائے۔ پس اسی طرح حکم نازل ہو گیا۔ حضرت ابن عمر کی روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: یمن باتوں میں میرے رب نے میری موافقت فرمائی۔ مقام ابراہیم پر سے اہل بدعت کے قیدوں کے متعلق۔ (محقق علیہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ کو میرے لوگوں پر چار باتوں سے نفی دے دی گئی ہے۔ بدعت کے قیدوں کے بارے میں جب کہ انہوں نے ان کو قتل کرنے کے لیے کہا تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا اگر اللہ ہیے فیصلہ نہ کر چکا ہوتا تو تم نے کیا تو تم کو خدا خطاب پہنچتا (۸: ۶۸) اور پڑے کے معاملے میں جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے بڑے کے لیے کہا تو ان سے حضرت زینبؓ کے کہا۔ اے ابن خطاب! آپ ہم پر بھی حکم چلتے ہیں؟ حالانکہ وہی ہمارے گھر میں نازل ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا اور جب تم نے کوئی چیز ان سے مانگی ہو تو پڑے کے پیچھے سے مانگو (۳۲: ۵۲) اللہ ہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا کے باعث کلاس اللہ! اہم کے ذریعے اسلام کی مدد فرما اور حضرت ابو بکر کے متعلق دیکھنے کے باعث کہ سب سے پہلے انہوں نے بیعت کی۔ (احمد)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کو آدمی جنت میں بڑے بلند درجے والا ہے حضرت ابو سعید کا بیان ہے کہ خدا کی قسم ہم اس آدمی سے حضرت عمرؓ کی مراد لیا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنے راستہ سے ہٹ گئے۔ (ابن ماجہ)

۵۴۹۲ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَوْنُكَ نَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُسَكِّي فَتَزَلَتْ وَتَجِدُ دَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُسَكِّي وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَدْخُلُ عَلَى رَسَاكَ الْبُغْدَاءُ وَالنَّجَاحُ كَلَّا أَمَرْتُمَنْ يَحْتَاجُ بَيْنَ فَتَزَلَتْ ۚ أَسَاءَ الْحِجَابِ وَاجْعَلْهُ رَسَاكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّخَيُّمِ فَقُلْتُ عَلَى رَجُلَانِ طَلَقْتُكَ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَوْ دَا بَا حَتَّى أَوْتَمَّكَ فَتَزَلَتْ كُنَّا إِلَهُكَ وَفِي رِوَايَةٍ لِرَبِّهِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عُمَرُ دَا فَتَزَلَتْ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِي أَسَا رِي بَدِي.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۹۳ وَعَنْ ابْنِ مَسْرُودٍ قَالَ قُتِلَ لَنَا سَعْدُ بْنُ الْمَخْطُومِ بِأَرْبَعٍ مِنْ كَوْنِ أَسَا رِي يَوْمَ بَدْرٍ بِأَمْرِ بَنِي نَضْلٍ فَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّهُ لَمَعَ الْفَجْرُ لَكُمْ فَيَسِّرَ مَا أَخَذَ مِنْ عَذَابٍ عَظِيمٍ وَرَدَّ كَرِيهِ الْحِجَابِ أَمْرًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْتَاجُ بَيْنَ فَتَزَلَتْ لَا رَسَاكَ إِلَهُكَ عَيْنًا يَا ابْنَ الْخَطَابِ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ فِي بَيْتِنَا فَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ دَا سَا لَمْ يَوْمَ مَتَا حَا فَتَزَلَتْ رَبِّي وَفِي الْحِجَابِ وَرَدَّ عَوْدَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ أَيْدِيَ الرُّسُلِ يَوْمَ يَوْمَ وَيَوْمَ رَبِّي فِي أَيْدِي بَنِي كَرِيهِ كَانَ أَقَلَّ نَا مِنْ بَالِيَّةٍ.

(رِوَاةُ أَحْمَدَ)

۵۴۹۴ وَعَنْ أَبِي سُوَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ الرُّسُلَ أَرْقَمُ أُمَّتِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو سُوَيْبٍ وَاللَّهِ مَا كُنَّا نَرَى ذَاكَ الرُّسُلَ إِلَّا عَمْرَيْنِ الْخَطَابِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ (رِوَاةُ ابْنِ مَاجَةَ)

۵۴۹۵ وَعَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ  
شَأْنٍ يَتَعَيَّرُ عُمَرُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا نَظَرَ  
بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَيْثُ  
قُبُحٌ كَانَ أَحَدٌ دَاخِلًا حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ  
(رواه البخاري)

۵۴۹۶ ۱۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا  
طَوَّقَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْتِي لَوْ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ ذَكَرْتُ  
يُجَبَّرُ عَنْهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا كُلَّ ذَلِكَ لَقَدْ  
صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ  
صَحْبَةً ثُمَّ فَارَقْتُكَ وَهُوَ عِنْدَكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتُ  
أَبَا بَكْرٍ فَاصْبَحْتُ صَحْبَةً ثُمَّ فَارَقْتُكَ وَهُوَ عِنْدَكَ  
رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتُ الْمُسْلِمِينَ فَاصْبَحْتُ صَحْبَةً ثُمَّ  
وَكُنْتُ فَارَقْتُكَ ثُمَّ رَقَبْتُكَ وَهُوَ عِنْدَكَ رَاضٍ  
قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صَحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاكَ فَمَا شَاءَ ذَلِكَ مِنْ قَبْلِ  
اللَّهِ مَتَّ بِمِ عَنِّي وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صَحْبَةِ  
أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاكَ فَمَا شَاءَ ذَلِكَ مِنْ مَتَّ اللَّهُ  
مَتَّ بِمِ عَنِّي وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَعْدِي فَهُوَ  
مِنْ أَجْلِكَ وَمِنْ أَجْلِ أَمْعَالِكَ وَأَمَّا لَوْ كَانَ  
لِي وَطْلَاكُمُ الْأَرْضِينَ دَهَبًا لَا فَنَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ  
اللَّهِ قَبْلَ أَنْ آتَاهُ

(رواه البخاري)

(بخاری)

## بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب

پہلی فصل

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۵۴۹۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بَعْدَ مَا إِذْ  
 أَتَاهُ فَخَرَّكَهَا فَقَالَ لَيْتَ لَمْ يَخْلُقْ لِهَذِهِ الرَّاسُ  
 خُلِقَتْ لِيَكْرَاهَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالَ النَّاسُ مِنْ جَهَنَّمَ  
 بَعْدَهُ لَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَرَأَ فِي أَدْمِينَ بِمِ آتَا وَالْوَيْكِرُ وَعُمَرُ وَمَا هَذَا  
 وَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ فِي عَمَلِهِ لَدَا عَدَا الدَّيْثُ  
 عَلَى شَاةٍ قَتَلَهَا فَخَذَ مَا فَادَرَكَهَا صَاحِبُهَا  
 فَاسْتَشَدَّ مَا فَقَالَ لَهُ الدَّيْثُ كَيْفَ لَمْ يَكُنْ لَهَا يَوْمَ  
 السَّيْمِ يَوْمَ لَا يَلْعَى لَهَا عَاقِبَتِي فَقَالَ النَّاسُ  
 سُجَّاتِ اللَّهِ وَثَبَّ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ أَدْمِينَ بِمِ آتَا  
 وَالْوَيْكِرُ وَعُمَرُ وَمَا هَذَا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۶۹۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ لَكَ وَقَعٌ فِي  
 قَوْمٍ قَدْ عَمَّا اللَّهُ يُعْمَدُ وَقَدْ دُخِنَ عَلَى سُرُورِهِ  
 إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْقِي قَدْ وَضَعَ مِرْقَةً عَلَى مِرْقَتِي  
 يَقُولُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ إِنْ لَمْ يَجْعَلْ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ  
 مَعَ صَاحِبَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَرَى أَنَّكَ كُنْتَ أَسْمَعَ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ وَالْوَيْكِرُ وَعُمَرُ  
 وَكُنْتُ وَالْوَيْكِرُ وَعُمَرُ وَأَنْطَلَقْتُ وَالْوَيْكِرُ  
 وَعُمَرُ وَكُنْتُ وَالْوَيْكِرُ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ وَالْوَيْكِرُ  
 وَخَرَجْتُ وَخَرَجْتُ فَذَا عَاقِبَتِي ابْنُ

ابْنِ كَالِبٍ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

### دوسری فصل

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی گھائے کو ٹانگ رہا تھا۔  
 جب تک گیا تو اس پر سوار ہو گیا۔ اُس نے کہا: یہ ہیں اس لیے پیدا  
 نہیں کیا گیا ہے۔ ہیں زمین کی کاشت کیسے پیدا کیا ہے۔ لوگوں نے  
 کہا: یہ چھانٹو گائے بولتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
 فرمایا کہ اس بات کو میں نے مانا اور ابو بکر و عمر نے حالانکہ وہ دونوں موجود  
 نہ تھے اور فرمایا کہ ایک آدمی اپنی بکریوں میں تھا جب کہ بھڑیے نے ایک  
 بکری پر حمل کیا اور اُسے پکڑ لیا اُس کے مالک نے وہ چھڑالی۔ بھڑیے  
 نے اُس سے کہا: یہ یوم سے کہ اس کی حفاظت کرن کہے گا جب کہ  
 میرے ہوا کرتی چر دایا نہیں ہو گا۔ لوگوں نے کہا: یہ چھانٹو گائے  
 باتیں کرتا ہے فرمایا کہ میں نے اس بات کو مانا اور ابو بکر و عمر نے بھی،  
 حالانکہ وہ وہاں نہ تھے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
 میں لوگوں میں کھڑا تھا اور وہ اللہ تعالیٰ سے حضرت تم کے لیے دعا  
 کر رہے تھے جب کہ وہ تختے پر تھے تو ایک آدمی اپنی بکری  
 کندھے پر رکھ کر کہتا ہے: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ مجھے اُمید  
 ہے کہ وہ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں سے بلا دے گا یونکہ  
 میں نے اکثر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے  
 میں اور ابو بکر و عمر تھے، میں نے اور ابو بکر و عمر نے کیا، میں اور ابو بکر  
 عمر گئے۔ میں اور ابو بکر و عمر داخل ہوئے، میں اور ابو بکر و عمر باہر نکلے  
 میں نے پھر دیکھا تو وہ حضرت ملی تھے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی  
 کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک جنتی لوگ ہیں والوں کو  
 اس طرح دیکھیں گے جیسے تم کسی چمک دار تباہے کو آسمان کے کنارے پر دیکھتے  
 ہو اور یہ ایک ابو بکر و عمر ان میں سے ہیں اور دونوں خوب ہیں (شرح السنہ)

۵۶۹۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَإِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَرَوْنَ  
 أَهْلَ عِلِّيِّينَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدَّارِيَّ فِي لُحِيِّ  
 السَّمَاءِ وَإِنَّ أَبَا بَكْرًا وَعُمَرَ وَمَنْ هُمَا وَأَنْعَمًا رَوَاهُ

فِي شَوْحِ الشَّكَّةِ وَرَأَى نَحْوَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالرَّقِيقِيُّ  
وَابْنُ مَاجَةَ -

۵۸۰۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا أَهْلِ  
الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا السَّبِيحِينَ  
وَالْمُرْسَلِينَ -

رَوَاهُ الرَّقِيقِيُّ وَفَعَّاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ قَبِيلِهِ  
۵۸۰۱ وَعَنْ حَنَفِيَّةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَأْتِ مَا بَقِيَ فِي فَمَنْ قَاتَلَهُ  
يَا لَيْتَنِي مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ -

(رَوَاهُ الرَّقِيقِيُّ)

۵۸۰۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ يَرُقْ لَعْنَةً  
رَأْسَهُ خَيْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ كَانَ يَسْتَبْشِرَانِ الْبَيْتَ  
يَكْسُمُ الْبَيْتَ -

(رَوَاهُ الرَّقِيقِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)  
۵۸۰۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَرَّ ذَلِكَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ  
وَعُمَرُ أَحَدَاهُمَا عَنْ تَبِيعِيهِمُ وَالْآخَرُ عَنْ شُعَالِهِ وَ  
هُوَ أَحَدُهُمَا يَأْتِيهِمَا فَقَالَ هَكَذَا أُنْبِئْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
(رَوَاهُ الرَّقِيقِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۵۸۰۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حَنْظَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ  
هَذَا ابْنُ السَّمَةِ وَالْبَصَرِ -

(رَوَاهُ الرَّقِيقِيُّ مُرْسَلًا)

۵۸۰۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا  
ذِكْرُهُ وَبَرِّانٍ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَرِثَاتٍ مِنْ  
أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَمَّا وَرِثَاتِي مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ

اور اسی طرح روایت کیا اسے ابو داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ سے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر و عمر اہل جنت کے سرسید  
لوگوں کے سردار ہیں خواہ وہ پہلے ہوں یا پچھلے ماسوائے انیسائے کرام و  
مرسلیں عظام کے۔

روایت کیا اسے ترمذی نے اور ابن ماجہ نے حضرت علی سے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ تم میں کتنے ہیں اور  
نہیں بلکہ میرے بعد والوں میں سے ابو بکر اور عمر کی پیروی کرنا۔  
(ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لاتے تو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر  
کے چواکئی اور سر نہ اٹھاتا۔ یہ حضور کو دیکھ کر مسکراتے اور حضور انہیں دیکھ  
کر تبسم پزیر ہوتے۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر  
سے ایک آپ کے دائیں جانب اور ایک بائیں جانب تھے۔ آپ نے دونوں  
کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا میں قیامت کے روز اسی طرح اٹھایا جاؤں گا  
اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عبد اللہ بن حنظل سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو دیکھ کر فرمایا: یہ دونوں  
سکان اور آنکھ ہیں۔

اسے ترمذی نے مرسل روایت کیا ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نبی نہیں مگر  
اس کے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے  
ہوتے تھے۔ میرے دونوں آسمانی وزیر جبریل و میکائیل ہیں اور زمین



فَجَاءَتْهُنَّ دُورِيَّاتٌ رَافِقَاتٌ ذُرِّيَّاتٍ مِنْ أَهْلِ  
الْأَرْضِ قَابُوسٌ كَبِيرٌ وَعَمْرٌ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۰۶ وَعَنْ أَبِي نُجُودٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأَيْتُ كَانَ مِيزَانًا نَزَلَ  
مِنَ السَّمَاءِ فَوَزَنَتْ أَنْتَ وَالْبُؤْبُورُ فَدَرَجَتْ أَنْتَ  
وَوَزَنَ الْبُؤْبُورُ وَعَمْرٌ فَدَرَجَ الْبُؤْبُورُ وَوَزَنَ عَمْرٌ  
وَدَرَجَ عَمْرٌ فَدَرَجَ عَمْرٌ ثُمَّ رَفَعَ الْمِيزَانُ فَاسْتَأْذَنَ  
لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْبِي فَسَلَّمَ  
فَالِئِكَ لَكَ وَهَلَاكَ لُبُؤْرُكَ ثُمَّ يَكْفِي اللَّهُ لَلْكَ  
مَنْ يَشَاءُ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)

یہ میرے دونوں ذریعہ بکرو میں

(ترمذی)

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک  
اوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ میں  
نے دیکھا کہ گویا ایک ترازو آسمان سے اتری۔ پس آپ اور حضرت ابو بکر  
کو لا لایا گیا تو آپ وزنی ہوئے۔ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو تو لا کر حضرت  
ابو بکر وزنی ہوئے۔ حضرت عمر اور حضرت عثمان کو تو لا کر حضرت عمر وزنی  
ہوئے پھر ترازو اٹھالی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہیں  
کا صدمہ اٹھا اور فرمایا کہ یہ فلاں ہے موت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنا ملک  
جس کو چاہے دے۔

(ترمذی، ابوداؤد)

### تیسری فصل

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی  
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس ایک جتنی شخص آئے  
گے۔ پس حضرت ابو بکر آئے۔ پھر فرمایا کہ تمہارے پاس ایک جتنی شخص آئے  
گے۔ پس حضرت عمر آئے۔

روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ  
ایک چاندنی رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک  
میری گود میں تھا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا کسی کی  
نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہیں؟ فرمایا:۔ ہاں عمر کی۔  
میں عرض گزار ہوئی کہ حضرت ابو بکر کی نیکیوں کا کیا حال ہے؟ فرمایا  
کہ عمر کی ساری نیکیاں ابو بکر کی ایک نیکی جیسی ہیں۔

(ترمذی)

۵۸۰۷ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطْلُبُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ  
فَأَطْلِعَ الْبُؤْبُورُ ثُمَّ قَالَ يَطْلُبُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ  
أَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَطْلِعَ عَمْرٌ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۵۸۰۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَأْسُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِي فِي لَيْلَةٍ  
صَاحِبَةٍ إِذْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ يَكُونُ لِأَحَدٍ  
مِّنَ الْمَسَاتِبِ عَدَدُ مَجُورِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عَمْرٌ  
قُلْتُ كَأَيِّ حَسَنَاتٍ أَبِي يَكْفِي قَالَتْ لَأَنْتَ جَبِيئَةٌ  
حَسَنَاتٍ عَمْرٌ كَحَسَنَةِ قَاحِدَةٍ مِّنْ حَسَنَاتِ أَبِي  
بُؤْبُورٍ

(رَوَاهُ تِرْمِذِي)

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناجات

مجلس

٥٨٠٩ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خُجَّعٍ فِي بَيْتٍ كَارِشًا لِحَذِيرِ  
أَدِيسٍ فَيَدْفَسُ أَذُنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى  
تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ أَتَا أَذُنَ عُمَرَ فَأَذِنَ  
لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ أَتَا أَذُنَ عُثْمَانَ  
فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوَّى  
رِجْلَيْهِ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ  
فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تَبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ  
تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تَبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ  
فَجَلَسَتْ وَسَوَّيْتُ رِجْلَيْكَ فَقَالَ أَلَا اسْتَحْيَيْتُ  
رَجُلًا كَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ  
إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيٌّ قَدَانِي خَشِيتُ أَنْ أَذِنَا  
لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ أَنْ لَا يَسْلُمَ إِلَيَّ فِي حُجْرَةٍ  
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانہ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کی رانیں یا پٹریاں گھٹی ہوئی تھیں پس حضرت ابو بکر نے اپنا رانگی لٹکا کر انہیں اجازت دے دی اور آپ اُسی حالت میں تھے۔ پھر حضرت عمرؓ نے اجازت طلب کی تو انہیں بھی اجازت دے دی اور اُسی حال میں رہے اور انہوں نے گفتگو کی۔ پھر حضرت عثمانؓ نے اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لیے۔ جب چلے گئے تو حضرت عائشہؓ عرض کی کہ اگر میں بھی: حضرت ابو بکر حاضر ہوئے تو آپ نہ چلے اور نہ کوئی پردہ لایا۔ پھر حضرت عمر حاضر ہوئے تو آپ نہ چلے اور نہ کوئی پردہ لایا۔ پھر حضرت عثمان حاضر ہوئے تو آپ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست فرما لیے۔ فرمایا کیا میں اس آدمی سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ دوسری روایت میں فرمایا کہ عثمانؓ بہت زیادہ حیا والے ہیں لہذا میں ڈرتا ہوں کہ انہیں کسی حالت میں اجازت دوں کہ وہ اپنی حاجت کے لیے مجھ تک نہ پہنچ سکیں۔

لازمی فصل

٥٨١٠ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي  
 يُعِينُنِي فِي الْجَنَّةِ عُمَانٌ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ  
 مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ  
 غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيٍّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ -

۵۸۱۱ وَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
السَّيِّدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ عَلَى بَيْتِ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرا رفیق عثمان ہے (ترمذی)۔ ابراہیم ماجہ نے اسے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا۔ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی سند قوی نہیں اور یہ منقطع ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ لشکر



تحرک کے یہ وقت واپس تھے حضرت عثمان کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔  
یا رسول اللہ! سواؤنٹ! اللہ کی راہ میں بھڑوں اور کجاوٹوں سمیت میرے  
فٹے۔ پھر آپ کے ٹککے متعلق ترغیب دی کہ حضرت عثمان کھڑے ہو کر  
عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! سواؤنٹ! اللہ کی راہ میں بھڑوں اور کجاوٹوں  
سمیت میرے فٹے۔ پھر آپ نے شکوکے متعلق ترغیب دی کہ حضرت عثمان کھڑے  
ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! سواؤنٹ! اللہ کی راہ میں بھڑوں اور کجاوٹوں  
سمیت میرے فٹے۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا  
کہ میرے آگے آئے اور فرمایا ہے تھے: اس کے بعد عثمان جو بھی عمل کریں  
گناہ نہیں۔ اس کے بعد عثمان جو بھی عمل کریں تو اس کا کوئی گناہ نہیں۔

(ترمذی)

حضرت عبدالرحمن بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت  
عثمان بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باگدوش ایک ہزار دینار ملی تھیں  
میں نے کہ حاضر خدمت ہے کہ ٹککے ٹککے کا بعد دست کیا جا رہا تھا اور وہ  
حصہ کی گدش ڈال دیے۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا  
کہ انہیں اپنی گدشوں میں کٹ پٹت تھے اور جو مرتبہ آپ نے فرمایا، آگے  
کے بعد عثمان جو بھی عمل کریں وہ انہیں نقصان نہیں دے گا۔

(احمد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کے لیے حکم فرمایا تو حضرت  
عثمان کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ بھیجا ہوا تھا پس  
لوگوں نے بیعت کی۔ رما، اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
بیشک عثمان اللہ اور اس کے رسول کی حاجت کے لیے گئے ہوتے ہیں۔  
چنانچہ آپ نے اپنے ایک دست اقدی کو دوسرے پر مارا۔ پس حضرت  
عثمان کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست مبارک لوگوں  
کے اپنے ہاتھوں سے پہنچا رہا۔

(ترمذی)

نماز میں وزن طبری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ پر حملے ہوئے فرمایا، میں تمہیں اللہ کا سلام کی قسم دیتا  
ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف

الْمُسَدِّقَ فَعَامَ عُمَانٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيَّ بِمَا  
يَعْبُرُ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ حَقَّ  
عَلَى الْجَيْشِ فَعَامَ عُمَانٍ فَقَالَ عَلَيَّ وَمَا لَكُمْ بِعَبْدٍ  
يَأْخُذُ بِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ حَقَّ  
عَلَى الْجَيْشِ فَعَامَ عُمَانٍ فَقَالَ عَلَيَّ تِلْكَ وَاقِفٌ  
تَوْبِي بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَانَا  
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَلَّى عَنِ  
الْيَمِينِ وَيَقُولُ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ  
بَعْدَ هَذِهِ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ۔

(رواہ الترمذی)

۵۸۱۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُرَّةٍ قَالَ قَالَ  
عُمَانُ لِي الشَّيْءُ مَنَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَفْ  
وَيَا فِي تِلْكَ جَيْشٍ جَيْشٍ الْعَصْرَةِ فَتَرَاهَا  
فِي حَجْرٍ قَدِ ابْتَدَأَ الشَّيْءُ مَنَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَكُونُ فِي حَجْرٍ وَهُوَ يَكُونُ مَا فَتَرَاهَا مَا  
عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ۔

(رواہ أحمد)

۵۸۱۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَبِثْنَا أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُمَانُ رَوِي  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ فَبَايَعَهُ النَّاسُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَانٍ  
فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ فَصَوَّبَ يَدَهُ  
يَدَيْهِ عَلَى الْأَخْزَى فَكَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَانٍ حَذِيْقًا مِنْ أَيْدِي شَوْهَمَ  
لَا تُفِيرُهُمَ۔

(رواہ الترمذی)

۵۸۱۴ وَعَنْ ثَمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ  
شَهِدْتُ الدَّارَ اذْهَبَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمُ عُمَانُ فَقَالَ  
أَلَيْسَ كَمَا اللَّهُ وَالْإِسْلَامُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ



رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ  
وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ لِيَسْتَعْدَبَ عَذِيبُ بَنِي رُوْمَةَ فَقَالَ  
مَنْ يَشْتَرِي بَنِي رُوْمَةَ يَجْعَلُ ذِكْوَةً مَعِي يَدُلُّونِي  
الْمُسْلِمِينَ يَخْتَارُ لَهُمْ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَاهَا  
مِنْ صُلَيْبٍ مَالِي وَانْتَهَى الْيَوْمَ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ  
أَشْرَبَ وَمِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالُوا  
اللَّهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ التَّوْحِيدُ كَرَّمَ اللَّهُ وَارْتِاسًا مَرَّحَلٍ  
تَعْبُدُونَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَافٍ بِأَهْلِهِ فَكَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَيْثَرِي  
بُغْيَةَ آلِ عَلِيٍّ يَزِيدُ مَالِي الْمَسْجِدَ يَخْتَارُ لَهُمْ فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَاهَا  
مِنْ صُلَيْبٍ مَالِي فَانْتَهَى الْيَوْمَ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ أَنَّ لَيْثَرِي  
فِيهَا وَتَعْبُدُونَ فَقَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ الْكِبَرُ كَرَّمَ  
اللَّهُ وَارْتِاسًا مَرَّحَلٍ تَعْبُدُونَ أَنَّ لَيْثَرِي جَيْشِي  
الْعُسْرُ مِنْ مَالِي قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ الْإِسْلَامُ  
اللَّهُ وَارْتِاسًا مَرَّحَلٍ تَعْبُدُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى بَيْتِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ  
وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ عَنِّي نَسَا قَطَطَ  
جَوَارِحَ الْوَحْشِيَّةِ فَزَكَّاهُ بِرَحْمَةٍ قَالُوا كُنَّ  
كَبِيرَاتٍ مَعَكُمْ عَلَيْكَ يَتَى وَصِيَّتِي وَشَيْئَانِ  
قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا قَدَرِي  
الْكِبَرُ إِنَّ شَيْئًا تَذَرِي

(رَوَاهُ الْقُرْطُبِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ)

۵۸۱۵ وَعَنْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ تَوَعَّثَ مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْقِيَمَتَ  
فَقَرَّهَا فَمَرَّ بِحِلِّ مُقَتَّمَةٍ فِي قَرْيَةٍ فَقَالَ هَذَا  
يَوْمُ يَمِينٍ عَلَى الْهَدَى فَقَتَمَتِ الْيَمِينَ إِذَا هُوَ عُمَرَانُ  
بْنُ عَفَّانٍ قَالَ فَاقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقَتَمْتُ  
هَذَا قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ الْقُرْطُبِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ  
قَالَ الْقُرْطُبِيُّ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَقِّ صِدْقِهِ

لئے تو ہر روز کے ہوا میں پانی کا کوئی کنواں نہ تھا۔ فرمایا کہ کون ہے جو  
ہر روز کو خرید کر اپنے ڈول کے ساتھ مسلمانوں کے ڈول کو ملائے، اس  
نعت کے بدلے جو جنت میں اس سے بہتر ہے۔ پس میں نے اسے اپنے مال  
سے خریدا اور آج تم مجھے اس کے پانی سے روکے ہوئے ہو، یہاں تک کہ مجھے  
وہاں کا پانی پینا پڑ رہا ہے۔ لوگوں نے کہا یہ وہی بات ہے۔ فرمایا میں نہیں  
اشارہ اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ مسجد نبویؐ نمازیوں کے لیے  
تنگ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے جو آل  
نبویؐ کے قتل کے لیے کوئی مسجد میں مثال کرے اس نعت کے بدلے جو جنت میں اس سے بہتر  
ہے پھر میں نے اُسے اپنے مال سے خریدا اور آج تم مجھے اس کے پانی سے روکے ہوئے ہو  
لوگوں نے کہا یہ وہی بات ہے۔ فرمایا میں نہیں اشارہ اسلام کی قسم دیتا  
ہوں کیا تم جانتے ہو کہ میں نے شکر توک کا بندہ دوست اپنے مال کیا تھا؟  
لوگوں نے کہا یہ وہی بات ہے۔ فرمایا میں نہیں اشارہ اسلام کی قسم دیتا  
ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے کوہِ  
ہر تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ میں تھا یہاں پہنچنے لگا  
یہاں تک کہ چھر روکنے لگے تو آپ نے میرے ٹھوکہ مار کر فرمایا: ملے شہید  
ٹھہر جاؤ کہ میرے اوپر ایک نبیؐ ایک صلیب آؤ وہ شہید ہیں۔ لوگوں نے  
کہا یہ وہی بات ہے۔ آپ نے نکیر کی آہ میں مرتبہ فرمایا: اب کبیر کی قسم  
لوگوں نے گواہی دے دی کہ میں شہید ہوں۔

(ترمذی، نسائی، دارقطنی)

حضرت کعب بن سور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتور کا ذکر سنا اور انہیں قریب  
بتایا۔ پس ایک آدمی کپڑے سے سر کو ڈھانپے ہوئے گزرا تو فرمایا: یہ  
اس روضہ ہدایت پر ہوں گے۔ میں نے جا کر انہیں دیکھا کہ درود حضرت عثمان  
تھے۔ پس انہیں آپ کے روبرو رکے عرض کی کہ یہ؟ فرمایا: ہاں۔  
ترمذی، ابی ماجہ، اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



٥٨١٤ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُمَانُ إِنَّ لَكَ لَعَلَّ اللَّهَ يُقْبِلَ بِكَ قَبِيحًا فَإِنْ أَرَادَ ذَلِكَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ رَدَاهُ الدُّرُومِيُّ عَنْ دَابْنٍ مَاجَةٍ وَقَالَ الدُّرُومِيُّ فِي الْعَدِيدِ قُبْحًا طَرْدَهُ.

٥٨١٤ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَكْرَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسْتَفْتَى فَقَالَ يُعْتَدِلُ هَذَا  
فِيهَا مَخْلُوعًا يُعْتَمَنُ - (رداء الموثقين ج ١ ص ٢٢٢)  
هَذَا لَعْنَتِي يَا حَسَنُ عَرِيبُ (إِسْنَادًا)

٥٨١٨ وَهَكَذَا أَنَّى سَمِعْتُهُ قَالَ كَانَ فِي عُمْرَانِ  
يَوْمَ الدَّارِ بِإِذْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَدْ عَمِدَ إِلَى عَمْرٍاءَ ذَاكَ صَائِرٍ عَلَيْهِ -  
رَوَاهُ الرَّقِيقِيُّ وَكَانَ هَذَا أَحَدَ بَيْتَيْهِ مِنْ مَجْعَمِهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے محمد بن اسحاق! اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے۔ اگر لوگ اُسے اُٹا کر چاہیں تو تم نہ اُٹارینا (ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ واقعہ طویل ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا کہ حضرت عثمان کے بیٹے فرما کہ یہ اُن میں مغلطہ مانہ شہید کر دیے جا میں گئے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا کہ کہا کہ اہل قاطا اسناد پر حدیث حسن غریب ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یوم دار  
کو حضرت عثمان نے مجھ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے مجھ سے ایک جہد لیا تھا اذیل ائس پر ثابت قدم آجوں۔  
اسے قرطبی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## تیسری فصل

٥٨١٩ عَنْ عُمَانَ بْنِ عَمْرٍاءَ بْنِ مَوْهَبٍ  
قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ فَقَالَ مَنْ قَرَأَهُ أَوْ تَعَلَّمَهُ  
هُوَ كَرِيهُ قَالِ قَالِ فَمِنْ الشَّيْءِ فِيهِمَا قَالِ الْوَعْدُ  
اللَّهُ ابْنُ مَرْقَانَ يَا ابْنَ عَمْرٍاءَ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ  
شَيْءٍ فَجَعَلْتَنِي هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُمَانَ بْنَ مَرْقَانَ  
قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ  
وَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ  
تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا  
قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عَمْرٍاءَ  
أَيُّنَ لَكَ أَمَّا وَزَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَاشْهَدُ أَنَّ  
اللَّهُ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا تَغَيَّبُكَ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ  
تَحْتَ رُقِيَّةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

عثمان بن حنیفہ رضی اللہ عنہ بن مویب کا بیان ہے کہ اہل مصر سے ایک آدمی حج کے واسطے سے نکلا تو کچھ لوگ بیٹھے تھے دیکھے کہا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ قریش ہیں کہا کہ ان میں یہ بڑے سے آدمی کون نہیں؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر - عمرؓ کے برابر ہوا کہ اسے اپنی عمر! میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں۔ اگر آپ کو معلوم ہے تو مجھے بتائیے کہ کیا حضرت عثمانؓ اُحد کے روز بھاگے؟ فرمایا، ہاں۔ کہا، کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ غزوہ بدر میں شریک نہ ہوئے؟ فرمایا، ہاں۔ کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ یحییٰ بن زکریاؑ سے غائب رہے اور نہ کی - فرمایا، ہاں۔ اس نے تکبیر کہی۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں تمہارے لیے وضاحت کرتا ہوں کہ وہ غزوہ اُحد سے فرار ہوئے تو یہ قول اگر ہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جان فرمایا ہے۔ لیکن کا غزوہ بدر میں شریک نہ ہونا یا اس وجہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت خدیجہؓ کے نکاح میں تھیں اور وہ بیمار تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تمہیں بھی نبی ہونے والوں کے برابر ثواب اُحد حصہ ملے گا۔ رہا ان کا بیعت رضوان آپ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ أَجْرٌ جَلِيلٌ مِنْ شَهْدَةِ  
بَدَارٍ وَمَسْجِدِهِ وَأَمَّا نَعْتَبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ  
فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعْرَضَ بَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُمَانَ لَبَعَثَ  
قَبْعَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَانَ  
وَكَا نَتِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ بَعْدَ فَدْهَبِ عُمَانَ إِلَى  
مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْنَ يَدَيْهِ هَذَا يَدُ عُمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى  
يَدَيْهِ وَقَالَ هَذَا لِعُمَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ مَسْرَدٍ  
أَذْهَبَ بِهَا الْآنَ مَعَكَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۸۲۰ وَعَنْ أَبِي سَهْلَةَ مَوْلَى عُمَانَ قَالَ بَعَثَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَأْذِنُ عُمَانَ دُونَ  
عُمَانَ يَتَخَيَّرُ قَلْعًا كَانَ يَوْمَ الدَّارِ قُلْنَا لَا تَقْبَلُ  
قَالَ لَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ  
إِلَى أَمْرٍ كَأَنَّمَا يَرَى نَفْسِي عَلَيْهِ -

۵۸۲۱ وَعَنْ أَبِي حَبِيبَةَ أَنَّهُ صَلَّى الدَّارُ  
عُمَانَ مَحْضُورٌ فِيهَا وَكَانَ كَمَنْ أَمَرَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْأَلُ  
عُمَانَ فِي الْكَلَامِ فَأَذِنَ لَهُ فَقَامَ فَعَمِدَ اللَّهُ وَأَتَى  
عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأَتَّكُمُ سَتْلِقُونَ بَعْدِي وَفَتَنَةٌ  
اسْتَبْلَا قَوْمًا أَوْ كَانَ اسْتَبْلَا قَوْمًا وَفَتَنَةٌ فَقَالَ لَهُ  
قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنْ كُنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلًا أَمْ لَا  
يَوْمَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا أَكْثَرُ وَأَصْعَابُ وَهُوَ يَتَذَكَّرُ  
إِلَى عُمَانَ يَدُ الْإِثْمِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ فِي  
دَلَالَةِ النُّبُوَّةِ -

ہونا تو اہل مکہ کے نزدیک اگر حضرت عثمان سے بڑھ کر  
کوئی ستر ہوتا تو اسے بھیجا جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو بھیجا اور بیعت رضوان ان کے  
بعد ہوئی جب کہ حضرت عثمان مکہ مکرمہ گئے ہوئے تھے چنانچہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے واپس دست مبارک  
اس پر رکھ کر فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت ہے۔ پھر حضرت  
ابن عمر نے فرمایا کہ جاؤ اور انہیں اپنے ساتھ لے جاؤ۔

\*\*\*

(بخاری)

حضرت ابو سہلہ مولى عثمان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان سے سرگوشی فرمائی تو ان کا رنگ ہلنے  
لگا۔ جب یوم الدار آیا تو ہم عرض کر رہے تھے کہ کیا ہم عرض کریں؟ فرمایا، نہیں  
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک بات کا عہد کیا  
ہے اور میں اس پر شہادت قدم نہیں کرتا۔

ابو حبیبہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان کے گھر میں داخل  
ہوئے جب کہ وہ محضر تھے ادا انہوں نے حضرت ابو ہریرہ کو سنا کہ گفتگو  
کرنے کی اجازت طلب کر رہے تھے۔ پس انہیں اجازت ملے دی۔  
انہوں نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد ثنا بیان کی۔ پھر کہا کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بعد  
تم فتنے اور اختلاف سے دوچار ہو گئے یا فرمایا کہ اختلاف اٹھنے سے۔ لوگوں  
میں سے ایک عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم اسے یہے کیا ارشاد دیتے ہیں؟  
میں آپ کا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ تمیر اور اس کے ساتھیوں کی اطاعت  
کرنا اور اس کا ارشاد آپ حضرت عثمان کی طرف فرماتے تھے۔ روایت  
کیا ان دونوں حدیثوں کو ملنے والے دلائل النبوة میں۔



## بَابُ مُنَاقِبِ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

ان اصحاب ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مناقب

پہلی فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ کو اپنے پرچے سے ادا دین کے ساتھ بلا۔ آپ نے حضورؐ کو فرمایا: اے اہل مکہ! جو تم کو کہہ رہے ہیں کہ تم ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ (بخاری)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تھا ایک آدمی نے آکر کھولنے کے لیے کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت ابوبکرؓ تھے۔ پس جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا میں نے بشارت انہیں دی۔ وہ حمد الہی بجالائے پھر ایک آدمی نے آکر کھولنے کے لیے کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو وہ حضرت عمرؓ تھے۔ میں نے انہیں بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تو وہ حمد الہی بجالائے۔ پھر ایک آدمی نے کھولنے کے لیے کہا تو فرمایا کہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دو ایک بلوی کے ساتھ جو کسے پہنچے گا۔ دیکھا تو وہ حضرت عثمانؓ تھے۔ میں نے انہیں بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تو وہ حمد الہی بجالائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے والہ ہے۔ (متفق علیہ)

۵۸۲۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أَحَدًا أَوْ ابْنَكِرَ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَعُوا بِهِمْ فَضَرَبَ بِرِجْلِهِ فَقَالَ أَتَيْتُ أَحَدًا فَكَلِمًا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ۔  
(رواہ البخاری)

۵۸۲۳ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَاتِ الْمَدِينَةِ فَبَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَمَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْتَمَ لَهُ وَبَقَرُهُ بِالْجَنَّةِ فَقَعَتْ لَهُ قَرَادًا ابْنُ بَكْرٍ فَبَشَّرْتُ بِهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدًا لِلَّهِ ثُمَّ بَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَمَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْتَمَ لَهُ وَبَقَرُهُ بِالْجَنَّةِ فَقَعَتْ لَهُ قَرَادًا عُمَرُ فَخَبَّرْتُ بِهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدًا لِلَّهِ ثُمَّ اسْتَفْتَمَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي أَفْتَمَ لَهُ وَبَقَرُهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلَوَى تُؤْتِيهِ قَرَادًا أُحْمَانُ فَخَبَّرْتُ بِهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدًا لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ لَمْ تَنْعَمَنَّ (متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہم اس قریب سے کہا

۵۸۲۴ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ دَرَسُوا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ

رضی اللہ عنہ۔ (رواہ البیہقی)

کہتے ہیں حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ (رضی)

## تیسری فصل

٥٢٥ عَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَى النَّبِيَّ رَجُلًا صَالِحًا كَانَ أَبَا بَكْرٍ يَنْبِطُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَنْبِطُ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ وَيَنْبِطُ عُثْمَانُ بِعُمَرَ وَكَانَ جَابِرٌ قُلْتُ قَدِمْنَا مِنْ هِنْدٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قُلْتُ أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ كَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قُلْتُ بَعْضُهُمْ يَبْعُضُ فَهُمْ دَلَالَةُ الْأُمَّةِ الْبَائِي بَعَثَ اللَّهُ بِهِ نَبِيًّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات ایک ٹینک آدمی کو حویلی میں لٹکایا گیا کہ گویا ابو بکر کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وابستہ کر دیا گیا اور عمر کو ابو بکر کے ساتھ اللہ خزانہ کو عمر کے ساتھ جب بہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ گئے تو ہم نے کہا کہ ٹینک آدمی سے مراد خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور ایک کو دوسرے سے وابستہ کرنے سے مراد اُنہی دین کی خلافت ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ  
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

پیشہ نقل

۵۸۲۶ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَمَنْزِلُ  
هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِذَا أَنَا لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا: اے تم مجھ سے بڑی جو چیزیں حضرت موسیٰ سے حضرت ہارون ماسکے ہیں اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (متفق علیہ)

زیریں بخشش سے رولاوت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے فرمایا: ارنبی! امتی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد فرمایا ہے کہ  
نہیں جھٹ کرے گا مجھ سے مگر مومن اور نہیں عداوت رکھے گا مجھ سے  
مگر منافق ۔

٥٨٢٤ وَعَنْ زَيْتْرِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَ  
الَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ الشُّعْرَةَ إِنَّ الْعَبْدَ النَّاسِيَ  
الرَّقِيقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِيهِ إِلَّا  
مُؤْمِنٌ وَلَا يُخْضِعُهُ إِلَّا مُتَافِقٌ -  
(رَوَاهُ مُسْتَدْرَكُ)

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیر کے دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا: ہر کس پر چھوڑا میں ایسے

۵۸۲۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَا أُعْطِيَنَّ هَلِيقٌ



شخص کوڑوں لگا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے نیز اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھنے ہیں۔ اگلے روز صبح کے وقت ہر آدمی میں امید رکھتا تھا کہ جلد اللہ بھی کیا جائے گا۔ فرمایا کہ علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ فرمایا کہ انہیں بلاؤ۔ انہیں لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہی لگایا۔ وہ درست ہو گئے جیسے کوئی ٹکيف ہوئی ہی نہ تھی اور انہیں جنت اسیے دیا۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! ان سے کڑوں یہاں تک کہ ہمارے پیسے جو جائیں۔ فرمایا کہ نرمی اختیار کر۔ یہاں تک کہ ان کے میدان میں آکر جاؤ۔ پھر انہیں اسلام کی رحمت و دوا اور اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ان پر لازم ہیں وہ انہیں بتاؤ۔ خدا کی قسم تمہارے فریضے اگر اللہ تعالیٰ نے ایک بھی آدمی کو ہدایت فرمادی تو یہ بہتر ہے کہ تمہارے پاس سرخ آؤٹ ہوں رشتہ حق علیہ اللہ حدیث برابر جس میں حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہواؤ میں تم میں ہوں باب طوع العفیر میں ذکر کر دی گئی ہے۔

### دوسری فصل

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ ہر ایمان والے کے بار و مددگار ہیں۔ (ترمذی)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مددگار ہوں اس کے علی بھی مددگار ہیں۔ (احمد، ترمذی)

حضرت جنتی بن جناد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ میری طرف سے امانہ کہے مگر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے حضرت ابو جناد سے روایت کیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان موافقات تمام کی

الرَّايَةَ قَدْ ارْتَجَلَا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُجِيبُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَيُجِيبُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ عَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاهِلِهِمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ آيُنَ عَلِيٍّ ابْنُ أَبِي تَلَيْبٍ فَقَالُوا مَوْلَا رَسُولِ اللَّهِ يُشْكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَارْتَجَلَا إِلَيْهِ فَأَيُّ يَوْمٍ قَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ فَابْرَأَ حَتَّى كَانَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَ وَجِعَ فَأَعْطَاهَا الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَأَنَا لَكُمْ عَشِي يَكُونُوا وَمِثْلَنَا قَالَ أَفَأَنْتَ عَلَى رَسُولِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِأَحَدِهِمْ ثُمَّ أَدْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَتَعْبُدُهُمْ يَمَّا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ كَمَا اللَّهُ يُلَاقِيكَ اللَّهُ مُبَكِّرًا لَكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُمُرُ النَّعَمِ - مَسْنُونٌ عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيثُ الْبُكَرَةِ قَالَ تَعْلِي أَنْتَ مَيِّتٌ وَأَنَا مَيِّتٌ فِي بَابِ بُلُوغِ الصَّغِيرِ

۵۸۲۹ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ عَلِيًّا مَيِّتٌ وَأَنَا مَيِّتٌ وَهُوَ ذِي كُلِّ مَوْتٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۳۰ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيَ مَوْلَاةً - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۵۸۳۱ وَعَنْ حُبَيْبِ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مَيِّتٌ وَأَنَا مَيِّتٌ وَهُوَ ذِي كُلِّ مَوْتٍ إِلَّا أَنَا أَدْعِيهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي جُنَادَةَ)

۵۸۳۲ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِمْ كَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْعُهُمْ



عَيْنَاكَ فَقَالَ اخْبِتْ بَيْنَ أَمْسَاكَ وَلَمْ تَدْرِ بَيْنِي  
وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْتَ آخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ  
قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

۵۸۳۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَتَيْتَنِي بِأَخِي خَلَقَكَ  
بِأَمْرِكَ يَا كُلُّ مَعِي هَذَا الْكَلْبُ فَجَاءَهُ عَلَيْهِ قَائِلٌ  
مَعَهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ  
غَرِيبٌ)

۵۸۳۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي قُلُودًا سَكَنَتْ  
أَبْتًا فِي رِوَاةِ التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ  
۵۸۳۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَادُ أَرْجِعُكُمْ وَعَلَيْكُمْ بِأَهْلِي (رَوَاهُ  
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَالَ نَدَى  
بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ شَرِيكَ وَلَمْ يَكُنْ كَذًا  
فِيهِ عَنِ النَّسَائِيِّ وَلَا يَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ  
أَحَدٍ مِنَ الثَّقَاتِ عَلَيْهِ شَرِيكَ)

۵۸۳۶ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاسْتَجَابَ فَقَالَ لَهَا  
لَقَدْ كَانَ نَجْوَاهُ مَعَهُ ابْنِ عَمَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْجَبْتُهِ وَلَئِنْ اللَّهُ أَنْجَاهُ -  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۳۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ  
يُحِبُّكَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ عُدِّي وَعَدِيكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ  
الْمُسَدِّدِ فَقُلْتُ لِيُضَارِبَ رَأْسِي صُورُكُمْ مَا مَعْنَى هَذَا الْقَوْلِ  
قَالَ لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ يَسْطُرُ قَسْبًا عِدِّي وَعِدِيكَ  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت علی حاضر بارگاہ ہوئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

عمر بن غزوان جو نے کہا آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان مراعات قائم فرمادی ایک سیری کسی کے ساتھ قائم نہیں کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دنیا اور آخرت میں میری جگہ پر ایسے توفیق کی روایت کیا اور کہا کہ روایت میں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک بھٹا ہوا پزندہ خاد کا کوانے اللہ میرے پاس اس شخص کو بھیج کر مجھے اپنی غفلت میں سب سے پیارا ہوتا کہ اس پرندے کو کچر ساتھ کھائے پس حضرت علی حاضر بارگاہ ہوئے اور آپ کے ساتھ کھایا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ حدیث غریب ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگی تو آپ نے عطا فرمادی اور جب میں غامض رہتا تو آپ گفتگو کی ابتدا فرماتے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ حدیث حسن غریب ہے۔

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں گنت کا گھر نہیں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور فرمایا کہ مجھ نے اسے شریک سے روایت کیا ہے اور اس میں انہوں نے منافی سے روایت نہیں کی اور ہم نہیں جانتے کہ اس حدیث کو ثقات میں سے کسی نے شریک کے ہوا روایت کیا ہو۔

ۛ ۛ ۛ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف کے روز حضرت علی کو بلا کر ان سے سرگوشی فرمائی۔

لوگوں نے کہا کہ اپنے چچا کے بیٹے سے اپنے بہت لمبی سرگوشی فرمائی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے سرگوشی فرمائی ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ کسی جہی کے لیے اس مسجد سے گزرتا جائز نہیں ہے سوائے میرے اور کہا کہ علی بن محمد کا بیان ہے کہ کہیں نے عربی مرد سے کہا کہ اس حدیث کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا کہ حالت جنابت میں کسی کے لیے گزرتا جائز نہیں ہے سوائے میرے اور کہا ہے اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ حدیث حسن غریب ہے۔



۵۸۳۸ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَهُ فِيهِمْ عَلِيٌُّّ قَالَتْ جُمِعَتْ رُسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَدْرِي يَقُولُ اللَّهُ لَا تَمُوتُنِي حَتَّى تُرَبِّيَ عَولِيَّتَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جس میں حضرت علی بھی تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ دو عورتوں یا تھوں کو انکار کر رہے تھے، اے اللہ! مجھے وفات نہ دینا جب تک میں علی کو نہ دیکھ لوں۔ (ترمذی)

## تیسری فصل

۵۸۳۹ عَنْ أُمِّ سَكْمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْتِي عَدِيًّا مَكَانِي ذَلِكَ يَبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ عَشَرَ عَنْ عَرَبٍ اسْتَأْذَنَ) ۵۸۴۰ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَدِيًّا فَكَدَّ سَبِيحِي - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق علی سے محبت نہیں کرے گا اور وہ اس سے دشمنی نہ کرے گا۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ اسناد کے خلاف سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی کو گالی دی اُس نے مجھے گالی دی۔ (احمد)

۵۸۴۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَ مَثَلٍ مِنْ عَيْشِي أَبْغَضْتُهُ الْيَهُودَ حَتَّى يَهْتَدُوا أُمَّةً وَأَحْبَبْتُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزِلُوهُ بِالْمَثَلَةِ الَّتِي لَيْسَتْ لَهُ فَهُوَ قَالَ يَقُولُكَ فِي سَجْدَتَيْنِ مَبْذُوعٌ مُدْرِكٌ يُقَرِّطُنِي بِمَا لَيْسَ فِي وَ مَبْغُضٌ يَحْبِلُهُ مَسْنَانِي عَلَى أَنْ يَبْرَكَنِي - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری ایک مثال حضرت عیسیٰ جیسی ہے کہ یہود نے ان سے عداوت رکھی یہاں تک کہ ان کی والدہ ماجدہ پر بھی ہتھ پڑا اور انصار نے ان سے محبت رکھی یہاں تک کہ اس مقام پہنچا کہ اللہ کے جو ان کا حق نہیں۔ پھر راوی نے فرمایا کہ میرے متعلق ذکر آدمی ہلکا ہے جو جانی گئے محبت میں افزا کہنے والا کہ اسی باتیں کہے گا جو مجھ میں نہیں ہیں۔ دوسرا حدیث رکھنے والا جس کو دشمنی ابھائے گی کہ مجھ پر ہتھ پڑتا ہے۔ (احمد)

۵۸۴۲ وَعَنْ الْبَكْرِ بْنِ عَارِبٍ وَرَبِيعِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَوَلَّى بِعَمْرِو بْنِ عَفْرَةَ يَبْدُو عَيْنِي فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَلَيْ أَقُولُ يَا مُؤْمِنِينَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ لَوْ بَدَى قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَلَيْ أَقُولُ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ قَلْبِي قَالُوا بَلَى فَقَالَ اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَا فَعَلِيٍّ مَوْلَاةُ اللَّهِ فَعَلِيٍّ مَنْ قَالَهُ وَمَنْ عَادَاهُ فَكَفَيْتُهُ عَمَلَهُ فَقَالَ لَهُ هُوَ يَتَنَاقَا

حضرت برادر بن عارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ربیع بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جم غفیر پر اترے تو حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا تم جانتے نہیں کہ میں ہر صاحب ایمان سے اس کی جانی سے بھی زیادہ قریب ہوں، لوگ عرض گزار ہوئے: کیوں نہیں۔ فرمایا کیا تم جانتے نہیں کہ میں مسلمانوں کا ان کی جان سے بھی زیادہ مالک ہوں، عمر گزار ہوئے: کیوں نہیں۔ آپ نے کہا: اے اللہ! جس کا میں دوست ہوں اُس کے علی بھی دوست ہیں۔ اے اللہ! اُس سے دشمنی نہ کر جو علی سے دوستی رکھے نہ اُس سے دشمنی نہ کر جو علی سے دشمنی کرے۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے اُس سے

تَا اِنَّ اَنَّى طَالِبَ اَصْبَحْتَ وَاصْبَحْتَ مَوْلَى كُلِّ  
مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ - (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۵۸۳۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ خَطْبُ ابْنِ بَكْرٍ وَعُمَرُ  
قَاتِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّهَا صَغِيرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَنِّي فَذَوَّجَهَا مِنْهُ -  
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۵۸۳۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِسَيِّئِ الْأَثْوَابِ إِلَّا بِأَبِ عُبَيْدٍ  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ  
۵۸۳۵ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ كَانَتْ فِي مَثَلَةٍ مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ رَاكِبًا  
وَمِنَ الْخَلَائِقِ أَيْ بِأَعْلَى سَجَرَةٍ فَقَوْلُ لَسَلَامُ  
عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَإِنْ تَنَحَّيْنَا نَصَرْتَنَا إِلَى  
أَهْلِي فَذَلَا دَخَلْتُ عَلَيْهِ -

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۵۸۳۶ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ قَرِيبًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ طَلِّحْ  
أَعْمَلِي قَدْ حَفَرَ فَأَرَحْنِي طَلِّحْ كَانَ مَثَلُ خَدِجَةَ الْفُفْ  
فَلَا تَكُنْ بَلَاءٌ فَصَبْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ  
مَا قَالَ فَصَبْرِي بِرَجُلِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَافِهِ  
أَوْ أَشْفِهِ شَفَى الدَّارِي قَالَ فَمَا أَشْكَيْتُ  
وَجَعَلِي بَعْدَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا  
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اُن سے کہا: اے ابی ایوب! آپ کو مالک ہو کہ آپ ہر مسیح و شام ایمان  
ملے ہر مرد و عورت کے مولا ہیں۔ (احمد)

حضرت بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر  
اور حضرت عمرؓ نے حضرت فاطمہؓ سے نکاح کا پیغام دیا تو رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کم ہیں ہے۔ پھر حضرت علیؓ نے پیغام نکاح دیا  
تو اُن کے ساتھ ان کا نکاح کر دیا گیا۔ (نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم فرمایا سوائے  
دو دروازہ علیؓ کے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے  
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کا بارگاہ میں مجھے ایک قرب حاصل تھا جو مخلوق میں سے کسی دور  
کو حاصل نہ تھا۔ میں علی الصبح حاضر بارگاہ ہوتا اور عرض کرتا: اے نبی  
اللہ! آپ پر سلام ہو۔ اگر آپ کھنکھاتے تو اپنے گھروالوں کی طرف داپس  
لوٹ آتا رہتا حاضر خدمت ہو جاتا۔

(نسائی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں بیمار تھا تو رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرتے اور میں کہہ رہا تھا ہمارے اللہ  
اگر میری موت کا وقت پہنچا ہے تو مجھے راحت پہنچا اور دیکھ ہے  
تو صحت بخشن اور اگر آزمائش ہے تو صبر عطا فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے کیا کہا؟ میں نے کہا کہ تمہارا وعدہ وہ ہوا  
دیا بخیر و نیکو پائے اقدس سے انہیں شکوہ ماری اور کہا: اے اللہ  
اسے غایت اور صحت بخش۔ راوی کو اس میں شک ہے۔ حضرت علیؓ  
کہا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ تکلیف مجھے پھر نہیں ہوئی۔ اسے ترمذی  
نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



## بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشْرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مناقب  
پہلی فصل

۵۸۴۷ عَنْ عُمَرَ قَالَ مَا أَحَدٌ أَحَقُّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ الشُّقْرَاءِ الَّذِينَ تَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَكُنِيَ عَلِيًّا وَ عُمَرَ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۸۴۸ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِي يَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۸۴۹ وَعَنْ حَازِمِ بْنِ قَالٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَأْتِيَنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ الذُّبَيْرُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الذُّبَيْرُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۸۵۰ وَعَنْ الذُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِيَنِي بِبَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيَنِي بِخَبَرِهِمْ فَأُطْلِقَتْ فَلَمَّا رَجَعْتُ جِئْتُ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ فِئْدَالُكَ آتِيَنِي - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۸۵۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمْعَةً أَبْشَرُ بِأَحَدٍ إِلَّا سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ ازْهَرْ وَذَاكَ آتِيَنِي - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر اہل خلافت کا ان حضرات سے زیادہ کوئی مستحق نہیں جن سے وفات پانے تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضی رہے اور نام ایسے علی عثمان زبیر علیہم السلام سعد اور عبدالرحمن کے۔

(بخاری)

قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت طلحہ کے ہاتھ کو ٹھیک دیکھا جس سے غزوہ احد میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت فرمائی تھی۔ (بخاری)

حضرت حازم بن قالی نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کے روز فرمایا میں قریش قوم کی جزی کوئی لا کر دے گا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا میں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی کا ایک حواری ہوتا تھا اور میرا حواری زبیر ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ہے جو بنی قریظہ جائے اور مجھے ان کی خبر لا کر دے۔ پس میں گیا اور جب واپس لوٹا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لیے اپنے والدین کو جھانک کر کہے فرمایا تم پر میرے ماں باپ قربان۔ (متفق علیہ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس کے لیے اپنے والدین کو بھیج کر کہے نہیں سنا سوائے حضرت سعد بن مالک کے میں نے آپ کو غزوہ احد سے مدد فرماتے ہوئے سنا۔ اسے سعد انیرا غازی کہتے ہیں میرے ماں باپ قربان۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۲ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ إِنِّي لَأَكُونُ  
الْعَرَبَ رَجُلًا يَسْتَحْيِي سَبِيلَ اللَّهِ -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۸۵۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِمَّا يَمْلِكُ الْمَدِينَةَ كَيْلَةُ فَخَّالٍ كَيْتٍ  
وَكَيْلَا صَالِحًا يَحْرُسُونِي إِذْ يَمُوتُ صَوْتٌ يَسْلُحُهُ فَخَّالٌ  
مَنْ هَذَا قَالَ أَنَا سَعْدُ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ  
وَقَمَّ فِي لَقْمِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَجَلَسْتُ أَحْرُسُهُ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۸۵۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيرٌ وَأَمِيرُ هَذِهِ  
الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۸۵۵ وَعَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ  
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مُسْتَحْلِفًا لَوْ اسْتَخْلَفْتُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ  
لَعَمْرُكَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَمْرُؤُكَ قِيلَ مَنْ بَعْدَ عَمْرٍو  
قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۸۵۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى حِدَاةٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَ  
عُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَخَرَجَتْ  
الصُّحُوفُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمَّا عَمَّا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ  
وَذَا بَعْضُهُمْ دَسَخَاتُ بَنِي إِسْرَافِيلَ وَقَالُوا وَكَمْ  
يَبْدَأُكَ عَلَيْهِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں  
وہ عربوں میں جس کے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر چلایا۔  
(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مدینہ  
منورہ کو نہ تو یہ لائے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک  
رات جاگتے رہے تو فرمایا کہ کاش اب کوئی نیک آدمی ہمارا پیرو  
تو رہے ہتھیاروں کی آواز نہ سنی فرمایا کہ کون ہے اس نے کہا ار  
میں سعد ہوں۔ فرمایا کہ تم کس لیے آئے ہو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے تعلق میرے دل میں خوف واقع ہوا تو میں حضور کا  
پیرو دیتے آیا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے  
دعا فرمائی، پھر سو گئے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا تھا اور  
اور اس کا امین ابو عبیدہ ابن الجراح ہے۔

(متفق علیہ)

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ ان سے پوچھا گیا کہ اگر رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم خلیفہ بنائے تو کس کو بنائے؟ فرمایا کہ حضرت ابو بکر کو  
میں کی گئی کہ پھر حضرت ابو بکر کے بعد؟ فرمایا کہ حضرت عمر کو عرض کی  
گئی کہ حضرت عمر کے بعد؟ فرمایا کہ حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح کو۔  
(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرا پر تھے یعنی آپ ابو بکر عمر  
عثمان علی طلحہ اور زبیر نوچان بنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے فرمایا پھر جاگیر تک نہیں ہے تیرے اور مگر نبی یا صدیق  
یا شہید یعنی نے حضرت سعد بن ابی وقاص کا ذکر بھی کیا ہے لیکن  
وہ حضرت علی کا ذکر نہیں کرتے۔

(مسلم)



## دوسری فصل

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر جنت میں ہے عمر جنت میں ہے عثمان جنت میں ہے سید علی جنت میں ہے طلحہ جنت میں ہے عبدالرحمن بن عوف جنت میں ہے سعد بن ابی وقاص جنت میں ہے سعید بن زید جنت میں ہے ابراہیم بن عبد اللہ جنت میں ہے (ترمذی) اور ابن ماجہ نے اسے حضرت سعید بن زید سے روایت کیا ہے۔

۵۸۵۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ.

(رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجہ عن سعید بن زید)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امیر امت ابوبکر میری امت پر سب سے مہربان ہیں اللہ کے کاموں میں قرآن سب میں سمجھ میں رہا میں عثمان ان سب سے آگے ہیں، ان میں قرآن کو زیادہ جانتے والے زید بن ثابت ہیں، ابی بن کعب سب سے بڑے قاری ہیں حلال و حرام ان میں سب سے زیادہ علم حاصل کیا ہے اور ہر امت کا ایک امین ہوتا تھا۔ اور اس امت کے امین ابوبعیدہ ابن الجراح ہیں۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے کہا کہ حدیث صحیح ہے اور ترمذی نے ثقاہ سے روایت کیا کہ اس میں ہے کہ ان میں سب سے بڑے تابعی علی ہیں۔

۵۸۵۸ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْمَدُ أَمِينِي أَبُو بَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللَّهِ عَزَمًا وَأَمْدًا لَهُمْ حَيَاءُ عُثْمَانُ أَكْرَمُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَكْرَمُهُمْ أَبِي ابْنِ كَعْبٍ وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مَعَاذُ بَنِي جَبَلٍ قَدْ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ قَدْ أَمِنَ هَذَا الْأَمْرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَهَذَا أَحْمَدُ وَالزُّبَيْرِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حُرِّصَ عَلَيْهِمْ وَرَوَى عَنْ مَعْبُودٍ عَنْ قَتَادَةَ مَسْرُودًا وَفِيهِ قَاتِلُهَا هُوَ عَلِيٌّ.

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دو زبردیں تھیں آپ ایک پتھر چڑھنا چاہتے تھے لیکن نہ چڑھ سکے۔ سہی حضرت طلحہ آپ کے پیچھے بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ پتھر چڑھ گئے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: طلحہ و زبیر حضرت عابریین اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ کی طرف دیکھ کر فرمایا جو ایسے شخص کو دیکھا پاس سے گزرے پر پتھر پھینکے اسے اپنا دھرم رکھو

۵۸۵۹ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ لِي فِي صَلَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَرَعَانِ فَتَهَضَّنِي إِلَى الصُّغَرِ فَلَمْ يَسْتَوْفِ فَقَعَا طَلْحَةُ حَتَّى لَحِقَنِي عَلَى الصُّغَرِ فَتَوَعَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَحِبَ طَلْحَةُ.

۵۸۶۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْظُرُ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى عَلِيٍّ تَبِعَنِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ

دَقْدَقَ قَطْلِي نَجِيًّا فَلْيَنْظُرْ لِي هَذَا وَفِي رِوَايَةٍ مِّنْ  
سُكْرَةٍ أَن يَنْظُرَ لِي شَرِيحِي يَمْسِي عَلَى دَجْوِ الْأَرْضِ  
فَلْيَنْظُرْ لِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۴۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ تَمَعَّتْ أَدْنَى مَن فِي  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَلْحَةُ وَ  
الْزُبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ  
قَالَ هَذَا أَحَدِيَّتٌ غَرِيبٌ)

۵۸۴۲ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمَئِذٍ يَجْعَلُ يَوْمَ  
أَحَدٍ اللَّهُمَّ اشْدُدْ دَرَمِيَّةً وَأَجِبْ دَعْوَتَهُ -

(رَوَاهُ فِي تَرْجُمَةِ الشَّيْخِ)

۵۸۴۳ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ -  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۴۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا جَمَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آبَاءُ وَأُمَّهَاتُ إِلَّا سَعْدٌ قَالَ لَهُ يَوْمَ  
أَحَدٍ إِنْ هُوَ فَدَعَا لِي وَفِي دَعَا لَهُ لِأَنَّهُ إِتَمَّهَا الْعَدَمُ  
الْحَذَرُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۴۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَيْكَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَخَايَ فَلْيُرِي لِي مَرْغَاكَةَ  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ كَانَ سَعْدٌ مِّنْ أَبِي زُهْرَةَ  
وَكَانَتْ أُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَبِي  
زُهْرَةَ فَوَدَّ إِلَيْكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هَذَا أَخَايَ وَفِي الْمَصْرِ يُسَمَّى فَلْيَكُونَنَّ  
بَدَلًا فَلْيُرِي -

چکا ہوتا اس کی ملوث دیکھے دوسری روایت میں ہے کہ جو اس  
بات سے خوش ہوتا ہے کہ زمین پر پڑے ہوئے شہید کو دیکھے تو  
اللہ بن عبید اللہ کو دیکھنا پائے۔

(ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں  
نے اپنے کانوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زبان مبارک  
الہیہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ طلحہ اور زبیر دونوں جنت میں ہیں  
ہم سائے ہوں گے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث  
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
غزوہ اُمد کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، اے  
اللہ! اس (حضرت سعد) کی تیرا نزاری کو مضبوط کر اور اس کی دعا  
قبول فرما۔ (شرح السنہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے دعا فرمائی کہ سعد کی دعا کو قبول فرما، محبوب بھی دعا کرے  
(ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کے لیے اپنے ماں باپ کو  
جمعے میں کیا سول نے حضرت سعد کے غزوہ اُمد کے روز ان سے  
فرمایا تیرا نزاری کو مضبوط کر اور ان سے فرمایا اے ہمارے بھائی تیرا نزاری  
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد  
حاضر ہوا کہ ہرے تیری کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ میرے  
باموں میں کوئی ان جیسا مجھے اپنا ماموں دیکھا ہے (ترمذی) اور ولوی  
کا بیان ہے کہ حضرت سعد بنی زہرہ سے تھے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی والدہ محترمہ بھی بنی زہرہ سے تھیں اسی لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے انہیں اپنا ماموں کہا اور مصاریح میں لفظ اُمیر بنی کی جگہ  
فَلْيَكُونَنَّ ہے

تیسری فصل

۵۸۴۶ عَنْ قَبِيصِ بْنِ أَبِي حَارِثٍ قَالَ تَمَعَّتْ سَعْدًا

فَقَبِيصُ بْنُ أَبِي حَارِثٍ سَعْدًا



ابن ابی وقاص یقول اِنی لاکون رجلی من العرب  
 رقی رسولی فی سبیل اللہ وراغبنا لقرؤ مع رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وماننا طعاما ولا الحبة  
 ودرق الشکر وان کان احدا نالیضع کما نضع  
 الشاة ممانا یخلف لہ اصیحت بنو اسد تغیر فی  
 علی الاسلام لقد خست ادا واصل علی واکلوا  
 وکوا بہن عبد وکوا لوالا یحزن یصی -  
 (متفق علیہ)

۵۸۶۷ عَنْ سَعْدِ بْنِ زَائِدٍ قَالَ رَأَيْتُنِي وَآبَاءَ ثَائِلِي الْوَلَدِ  
 وَمَا اسْمُهُ أَحَدًا إِلَّا فِي التَّوْبَةِ الَّتِي اسْتَمْتُ فِيهِ  
 وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي ثَائِلِي الْوَلَدِ  
 (رواه البخاری)

۵۸۶۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِبَنَاتِهِمْ إِنْ أَمَرْتُكُمْ وَمَا  
 يَهْكُفِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَصْهَرُ عَلَيْكُمْ إِلَّا الضُّحَى  
 الْقَوِيَّةُ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ  
 ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِرَبِّ سَكَمَةَ بَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 سَعَى اللَّهُ آيَاتِكَ مِنْ سَكَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَتْ  
 ابْنُ عَدِيٍّ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ  
 بِعَدِيٍّ يَقْرَأُ بِحَتَّى يَأْتِيَهُنَّ الْفَأْ -  
 (رواه الترمذی)

۵۸۶۹ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا زَوَاجَ إِلَّا فِي  
 يَهْكُفِي عَلَيْكُمْ بَعْدِي هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ الْمُتَّقِي  
 أَمِّي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ مِنْ سَكَبِيلِ الْجَنَّةِ  
 (رواه أحمد)

۵۸۷۰ عَنْ حَكِيمَةَ قَالَتْ جَاءَ أَهْلَ نَجْرَانَ  
 إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا  
 رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَمْ يَكُنْ رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ

بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے تھا: میں عرب کا  
 شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے قربانیاں  
 دیں وہ وقت بھی دیکھا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیشت  
 میں جہاد کرتے اور ہمارے پاس خوراک نہ ہوتی سوائے لکڑی کی چھلیوں  
 اور تروں کے اور اگر ہم میں سے کوئی قصاصے حاجت کے لیے  
 جاتا تو بکری کی طرح بیگیاں کرتا اور اس میں کسی چیز کی تلاوت  
 نہ ہوتی پھر مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے  
 تم کو ان لوگوں نے حضرت عمرؓ کی بات کرتے ہوئے دیکھا تھا کہ تم نے انہیں پڑھتے دیکھے  
 حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا  
 کہ میں اسلام لانے میں تیرا خا کوئی ایک ہی مکان نہیں تھا اگر اسی روز جس ہجر  
 میں میں ملا تھا اسات دنیا کی طرح گزر گئے کہ میں اسلام میں تیرا آدمی  
 تھا۔ (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا کرتے  
 کہ میرے بعد والا تمہارا معاملہ مجھے فکر مند کر دیتا ہے کہ تمہارا خیال  
 نہیں رکھیں گے مگر مبارک عرض کے پیکر حضرت عائشہؓ نے فرمایا  
 کہ بہت زیادہ مدد دینے والے پھر حضرت عائشہؓ نے ابو سلمہ بن  
 عبد الرحمن سے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے والد ماجد کو جنت کی سبیل سے  
 بلائے اور حضرت ابن کوفہ نے اہبات المؤمنین کی خدمت میں ایک  
 باغ تذکر کیا تھا جو چالیس ہزار میں فروخت کیا گیا۔

(ترمذی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کو اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا  
 ہوئے تھا: میرے بعد پر دل کو خراب کرنے والا سپنا ٹھکانا ہوگا۔  
 اسے اللہ! عبد الرحمن بن عوف کو جنت کی سبیل سے بلا۔

(احمد)

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے  
 والد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ  
 ہمارے یا رسول اللہ جاری طرف ایک امانت دار آدمی کو بھیجے فرمایا

لَا بَعَثَ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشَوْفَ  
لَهَا النَّاسُ قَالِ قُبِعَتْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَوْاحِرِ -  
(متفق علیہ)

۵۸۴۱ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
بِكُرْتِجِدْ وَكَأَمِينًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا زَاهِدًا فِي الْآخِرَةِ  
كَانَ تَوَكُّرًا عَمَّا تَجِدُوهُ كَوَيْتًا أَمِينًا لَا يَخَانُ  
فِي اللَّهِ كَوْمَةً لَا يَخُونُ تَوَكُّرًا عَمَّا تَجِدُوهُ وَلَا أَرَاكُمْ  
قَاتِلِينَ تَجِدُوهُ هَارِدًا مَهْمُودًا يَا خُدَّيْكُمْ  
الْقَدِيرُ الْمُسْتَوْبِحُ

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۵۸۴۲ رَعْنَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ رَحِمَا اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ زَوْجِي أَبْنَتَا وَكَلَّيْ  
إِلَى دَارِ الْهَجْرَةِ وَصَحْبِي فِي الْغَارِ وَأَهْلِي بِلَا  
مِنْ قَلَمِ رَحِمَا اللَّهُ عَمْرِي قَوْلُ الْحَقِّ - مَوَاتَرُكَ  
الْحَقِّ وَمَا لَمْ يَنْصَبِي رَحِمَا اللَّهُ عَمْرِي  
يَسْتَعِي مِنْهُ الْمَوَاتَرُ رَحِمَا اللَّهُ عَلَيْكَ اللَّهُمَّ  
أَوْرِ الْحَقِّ مَعْدِي دَارَ -  
(رَوَاهُ الدَّقِيقِيُّ وَقَالَ هَذَا الْحَدِيثُ كَرِيْبِي)

میں تمہاری طرف ایسے امانت دار آدمی کو بھیجوں گا جو امین ہونے کا خدا  
کو دے گا۔ لوگ اس کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے حضرت ابو عبیدہ  
ابن الجراح کو بھیجا۔ (متفق علیہ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کی گئی  
اپنے بعد آپ کس کو امیر بنائے ہیں ابوبکر یا عمر یا عثمان یا امیر بناؤ گے تو  
انہیں امانت دار بنانا سے منع ہوئے والا اور آخرت کی رحمت رکھنے  
والا ہو گئے۔ اگر تم عمر کو امیر بناؤ گے تو انہیں طاقت و ملامت وار پاؤ  
گے جو اللہ کے معاملے میں کسی طاقت کرنے والی کی ملامت سے نزدیک  
اور اگر تم علی کو امیر بناؤ گے اور میرے خیال میں تم الیا کرتے والے نہیں  
ہو تو انہیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ ہونے والے نہیں بدھ رہے  
پسے جائے۔ (احمد)

ان سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے کہ انہوں نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں  
دی مجھے ہجرت کے گھر کی طرف سوار کر کے لے گئے، غار میں میرا ساتھ  
دیا اللہ جل کو اپنے مال کے ذریعے آزاد کیا اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے  
جو حق بات کہتے ہیں خواہ کسی کو کڑی معلوم ہو اور حق سے انہیں ایسا  
کر پھر اگر ان کا کوئی دست نہ رہا اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے جن سے فرشتے  
بھی جیا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے اے اللہ ان کے ساتھ حق  
کو بھی دھر پھر پھر کو یہ میری اسے نرضی نے روایت کیا اللہ کیا کہ یہ روایت

## بَابُ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت کے مناقب

پہلی فصل

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
جب بیت آدم اپنے بیٹوں کو بلا میں اور تم اپنے بیٹوں کو (۳: ۶۱) تو  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو بلا یا اور  
کہا: اے اللہ اب میرے اہل بیت ہیں۔ (مسلم)

۵۸۴۳ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَبَّائِكُمْ  
هَذِهِ آيَةُ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ دَعَا  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَ  
حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي  
(رَوَاهُ مُتَّفِقُونَ)



۵۸۴۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَاةً وَعَلَيْهِمْ مِرْطٌ مَرَحَلٌ مِنْ شَجَرٍ أَسودَ فَبَاحُوا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْمُصَنِّفُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ لَا تَأْتِيَنَّ اللَّهَ وَلَيْدًا وَبِئْسَ الرَّجُلُ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطْرَقُكُمْ تَطْهِيرًا - (رواه مسلم)

۵۸۴۵ وَعَنْ الْأَنْبَاءِ قَالَ لَتَأْتِيَنَّ أَبْرَاهِيمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مَرْضُوعًا فِي الْجَنَّةِ - (رواه البخاری)

۵۸۴۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةً فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفَى مِنْهَا مِنْ مَشِيئةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهَا قَالَ مَوْعِنًا يَا بِنْتِي ثُمَّ أَطْلَمَا ثُمَّ سَارَهَا فَهَبْتُ بِكَاهُ شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى حُدُوثَهَا سَارَهَا الثَّانِيَةَ فَأَذَاهُ تَضَعُكَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَارَهَا عِدَا سَارَكِي قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْخِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِدَّةً فَلَمَّا نَوَيْتُ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِهَذَا عَلَى عَيْنِي مِنَ الْعَقْلِ لَمَّا أَخْبَرَنِي قَالَتْ أَمَا الْآنَ فَتَعِدُ مَا حِينَ سَأَلَنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّكَ أَخْبَرَنِي لَرْتُ جَبْرِيكَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنُ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَ إِنَّكَ عَارِضُنِي بِرِ الْعَامِ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدْ أَقْبَرْتُ فَأَلْفِي اللَّهُ وَاصْبِرِي فَإِنِّي نَعَمُ السَّاعَةُ أَنَا لَكَ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَدُّعِي سَأَلَنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنِ أَنْ تَكُونِي سِدَّةً لِنَسَائِهِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نَسَائِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَفِي رِوَايَةٍ خَالِي أَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُعْبَضُ فِي وَجْهِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَأَلَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَنْبَعُ فَصَحَّحْتُ - (متفق عليه)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز صبح کے وقت باہر تشریف لے گئے آپ کے ادیر سیاہ بالوں سے مخلوط چادر تھی جس میں علیؑ کے لئے انہیں اس میں داخل کر لیا۔ پھر حسینؑ آئے تو انہیں بھی ان کے ساتھ داخل کر لیا پھر فاطمہؑ آئیں تو انہیں بھی داخل کر لیا پھر علیؑ آئے تو انہیں بھی داخل کر لیا پھر کہا۔ بے شک اللہ یہ چاہتا ہے کہ اس گھر والوں تم سے گندگ دور کر دے اور انہیں خوب پاک صاف کر دے۔ (مسلم)

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابراہیم فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اس کے لیے جنت میں دو درجہ ملنے والی ہے۔ (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں آپ کے پاس تھیں کہ فاطمہؑ آئیں ان کو پہنچا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چلنے سے قنات نہیں تھا جب آپ نے انہیں دیکھا تو فرمایا میری بیٹی خوش آمدید پھر انہیں بٹھایا اور ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ بہت زیادہ مد میں جب آپ نے ان کا غم ملاحظہ فرمایا تو دوبارہ سرگوشی فرمائی وہ ہنسنے لگیں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو میں نے پوچھا کہ تم سے کیا سرگوشی فرمائی تھی؟ کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے راز کو فاش نہیں کر سکتی جب حضورؐ نے وفات پائی تو میں نے کہا۔ میں نہیں اس مخفی کا واسطہ دیتی ہوں جو میرا تم پر ہے کہ مجھے وہ بات بتا دو کہ اپنا اہل تادیبی ہوں پہلی دفعہ جب آپ نے مجھ سے سرگوشی فرمائی تو بتایا کہ میری بیٹی میرے ساتھ ہر سال ایک دفعہ قرآن مجید کا دو گنا کرتی تھی اور اس صلہ کو دیکھ کر میری عزت میں میرا غریب گناہ بڑھ گیا۔ (ابن ماجہ)

جس پر میری پریشانی ملاحظہ فرمائیں تو دوبارہ سرگوشی کی اور فرمایا۔ اسے فاطمہؑ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ منیٰ عورتوں کی سوار ہو یا ایمان والی عورتوں کی دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے مجھ سے سرگوشی فرمائی کہ میں اس تکلیف میں وفات پا جاؤں گا تو میں رونے لگی۔ پھر سرگوشی فرماتے ہوئے مجھے بتایا کہ آپ کے اہل بیت میں سے سب سے پیارے میں آپ سے جا ملوں گی تو میں ہنس پڑی (متفق علیہ)



۵۸۴۷ وَعَنْ الْمُسَوِّرِ مَعْرُومَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتِلُوا بَعْضَهُمُ بَعْضًا وَبَعْضُكُمْ فِئَةٌ عَلَى بَعْضِكُمْ وَبَعْضُكُمْ يَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَبَعْضُكُمْ يَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَبَعْضُكُمْ يَكْفُرُ بِبَعْضٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۸۴۸ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَبَايَعَنَا حَظِيظًا بِمَا يَدْعُو خُتْمًا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللَّهُ ذَاكُنِي عَلَيْهِ وَوَعظَ وَذَكَرْتُمْ قَالَ أَمَا بَعْدُ إِلَّا إِلَهُهَا النَّاسُ إِنْ عَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَكْفُرَ بِي رَسُولُ رَبِّي فَأَجِيبُوا وَأَنْ تَارِكٌ فِيكُمْ الشُّكَّ الَّذِينَ أَدْلَيْتُمْ كِتَابَ اللَّهِ يُبَيِّرُ الْهَدَى وَالشُّرُوكَ وَدَايِكُمْ كِتَابَ اللَّهِ وَاسْتَفِيدُوا بِهِ فَكُنْتُ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَرَبِّهِ فِيهِ ثَقَرٌ قَالُوا هَلْ بَيْنِي أَدْلَيْتُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي أَدْرِكُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ وَفِي يَدَايِهِ كِتَابُ اللَّهِ هُوَ مَوْجِبُ اللَّهِ مِنْ أَتْبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهَدَى دَ مَنْ تَرَكَ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۸۴۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ حَقْقٍ قَالِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۸۵۰ وَعَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقَيْهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لِي أُحِبُّهُ فَاجِبْهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۸۵۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى أَتَى خَيْبَةَ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَتَقْرَأُكُمْ اللَّهُ لَكُمْ نَبِيٍّ حَسَنًا قَلَمْتُ يَلِيَّتُ أَنْ حَمَلْتُ لَيْسَ حَتَّى أَعْتَنُقَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لِي أُحِبُّهُ فَاجِبْهُ وَاجِبْ بَنِيَّ يُحِبُّهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مسود بن عازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قاتل میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے مارا میں اس نے مجھے مارا میں کیا دوسری طاعت میں ہے کہ وہ چیز مجھے پریشان کرتی ہے جو اسے پریشان کرے اور مجھے تکلیف دیتی ہے جو اسے تکلیف دے (متفق علیہ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں تم ہی چٹنے پر غلبہ دینے کھڑے ہو جو کہ کومرہ اور مروینہ منورہ کے درمیان ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ غلط فہمیت فرمائی پھر ارشاد ہوا: اما بعد اسے لوگ! میں بشر ہوں مغرب ہے کہ اللہ کا خاصہ میرے پاس آئے اور میں اسے قبول کر لوں میں تم میں دو عظیم صریح چھوڑے جاتا ہوں جن میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور رہ ہے پس اللہ کی کتاب کو اور اسے محبوبی سے غلامو اور اللہ کی کتاب کی طرف ابھارو اور صراحت کیا: پھر فرمایا اگر دوسرے میرے (ابن بیت) ہیں اور میں اپنے الی بیت کے بارے میں نہیں اللہ یاد والا ہوا دوسری ہدایت میں ہے کہ اللہ کی کتاب ہی اللہ کی رہی ہے جس نے اس کی پیروی کی وہ ہدایت پر ہے اور جس نے اسے چھوڑا وہ گمراہ ہے (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ جب ابن جعفر کو سلام کرتے تو فرماتے: اے دو پر مول داے کے بیٹے! ہم پر سلام ہو! (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسن بن علی آپ کے دوش آندھیں پر تھے اور آپ کہہ رہے تھے اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں پس تو بھی اس سے محبت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں دن کے ایک حصے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا آپ حضرت عائشہ کی رہائش گاہ پر تشریف فرما تھے اور فرمایا کیا خواہاں ہے یا عیسیٰ حسن تنوڑی ہی دیر پہلے وہ دو ٹوٹے بھٹکے آگئے یہاں تک کہ دونوں ایک دوسرے کے گلے سے لپٹ گئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھو اور اس سے بھی جو اس سے محبت رکھے - (متفق علیہ)



۵۸۸۲ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمِينِ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ إِلَى يَمِينِهِ وَهُوَ يَقِيلُ عَلَى النَّاسِ مَزَّةً وَعَلَيْهِمْ أَخْذِي وَيَقُولُ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصَلِّيهُمْ بِمِائَتِينَ فَوْشَيْنِ غُلَاقٍ مَكِينٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(رواه البخاری)

۵۸۸۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ بْنِ عُمَرَ وَنَالَ رَجُلًا عَنِ الْحُجَرِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسِبْهُ يَقْتُلُ الدُّيَّابَ قَالِ أَهْلُ الْعَوَاقِ يَا نُوفِي عَيْنِ الدُّيَّابِ وَقَدْ قَتَلُوا رَجُلًا يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا دِيْعَانِي مِنَ الدُّنْيَا.

(رواه البخاری)

۵۸۸۴ وَعَنْ أَبِي قَالٍ لَمْ يَكُنْ أَحَدًا أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ فِي الْحَسَنِ أَيْضًا كَانَ أَشْبَهَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(رواه البخاری)

۵۸۸۵ وَعَنْ ابْنِ مَتَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ لِحَقِّهِ وَفِي رِوَايَةٍ عَلَيْهِ الْكِتَابُ.

(رواه البخاری)

۵۸۸۶ وَعَنْهُ قَالَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعَتْ لَهُ وَصُوءَهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَهُ هَذَا فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ فَوِّضْهُ إِلَى الْقَاتِلِينَ.

(متفق عليه)

۵۸۸۷ وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ كَانَ يَأْخُذُكَ دَاخِلُ الْحَسَنِ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَخَالِي أَحِبَّهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز تھے اور حسن بن علی آپ کے پیلوں میں تھے کبھی آپ لوگوں کی جانب متوجہ ہوتے اور کبھی ان کی طرف اور فرما رہے تھے میرا یہ بیٹا حقیقی سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دلوں میں نور پیدا کرے گا۔

(بخاری)

عبدالرحمن بن ابوالنعم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جبریل اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا جب کہ ایک اہل حق نے ان سے السلام ملنے کے متعلق پوچھا۔ شعب نے کہا کہ یہ خیال میں کبھی ماننے کے متعلق فرمایا کہ یہ عراق والے مجھ سے کبھی ماننے کے متعلق پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فراموشی کو شہید کر دیا تھا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ دونوں دنیا سے ہیں وہ بھول رہے۔

(بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حسن بن علی سے زیادہ مشابہت رکھنے والا کوئی نہیں تھا اور حضرت حسین کے متعلق بھی فرمایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

(بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ اپنے ہارک سینے سے لگا کر کہا اے اللہ اسے حکمت سکھادے دوسری روایت میں ہے کہ اسے کتاب سکھادے۔

(بخاری)

ان سے یہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت الخلا میں داخل ہوئے تو میں نے آپ کے لیے پانی رکھ دیا جب باہر نکلے تو فرمایا۔ یہ کس نے رکھا ہے آپ کو بتایا گیا تو کہا اے اللہ اسے دین کا سمجھ بوجھ عطا فرما (متفق علیہ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پکارا اور حضرت حسن کو اور کہتے ہیں اے اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان دونوں سے

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ فِي  
تَيْقُودِي عَلَى فَخِينٍ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنِ عَلِيٍّ  
عَلَى فَخِينٍ وَالْأَخْزَى تَقْدِيحُهُمَا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ  
ارْحَمْهُمَا فَإِنَّي أَرْحَمُهُمَا -

(رواہ البخاری)

۵۸۸۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعَثًا قَاكْرًا عَلَيْهِ سَهْمًا  
أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي أَمَارَتِهِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُنْتُمْ  
تَطْعَنُونَ فِي أَمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي أَمَارَتِهِ  
أَسِيرٍ مِنْ قَبْلِ دَائِمَا لَمْ يَرَأَنَّ كَانَ لَخَيْبَةً لِلْأَمَارَةِ  
وَلَنْ كَانَ لَيْتَ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ هَذِهِ هَذِهِ  
أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي رِوَايَةٍ  
لِسُؤْدَةَ وَفِي الْخِيَرَةِ أَوْ مِثْلَهُمْ فَإِنَّهُ مِنْ مَالِ خِيَرَتِهِ  
۵۸۸۹ وَحَدَّثَنَا قَالَ إِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلَّا زَيْدَ بْنِ  
مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ مُتَّفَقٌ  
عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَبِيبُ اللَّهِ قَالَ يَقُولُ أَنْتَ وَمَنْ  
فِي بَابِ بَدْءِ الصُّفِيِّ وَحُصَايَتِهِ -

محبت رکھ دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
انہیں پکڑ کر انچا ایک ران پر بٹھا لینے اور حضرت حسن بن علی کو دوسری  
ران مبارک پر۔ پھر دونوں کو ملا کر کہتے اسے اللہ! ان دونوں پر  
رحم فرما کیوں کہ میں بھی ان پر مہربانی کرتا ہوں۔

(بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور حضرت اسامہ بن  
زید کو اس کا امیر مقرر فرمایا بعض لوگوں نے اس کی مہربانی پر کشتہ چینی کی چٹانچہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اس کی امداد میں ملحق کرتے  
ہو تو اس کے بات کی امداد میں بھی اس سے پہلے کشتہ چینی کر چکے ہو  
لہذا کی قسم وہ امداد کے لائق تھے اور ان لوگوں سے تھے جو مجھے۔

سب سے پیارے میں اور یہ ان ہمدردوں سے ہے جو مجھے سب سے  
پیارے ہیں (متفق علیہ) اور سلم کی سعادت میں بھی اسی طرح ہے اور دوسری  
یہ ہے کہ میں نہیں اس کے شغل و صیت کرتا ہوں کیونکہ یہ تمہارے ایک لوگوں سے ہے  
ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
آن درود غلام حضرت زید بن حارثہ کو کم زید بن محمد کہا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت  
تازل ہوئی انہیں ان کے باپوں کی نسبت سے پکارا (متفق علیہ) اور حدیث  
برابر میں حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے بڑا باب بلوغ الصغیر  
حصانہ میں بیان کی جا چکی۔

## دوسری فصل

۵۸۹۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ  
الْعَصَاوُ يُخْطِبُ فَمِيعَتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ  
إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ سَائِرَ مَا أَخَذْتُ مِنْكُمْ لَنْ تَضِلُّوا كُتِبَ  
لِلَّهِ دَعَايَ فِي أَهْلِ بَيْتِي -

(رواہ الترمذی)

۵۸۹۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
۱۹

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے پیچھے کے پرفان میں  
دیکھا کہ اپنی عصا اذان میں پر خطبہ سے رہے تھے میں نے آپ کو فرماتے  
ہوئے سنا اسے لوگ! میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر  
انہیں پکڑوے ہر گے تو گمراہ نہیں ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور میری سنت  
بیخالی بیت ہیں۔ (ترمذی)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَارِكٍ فِيكُمْ مَا لَنْ تَمُتَكُمْ  
يَمْ كُنْ تَضَعُوا بَعْدِي أَحَدٌ هُمَا أَكْثَرُ مِنَ الْأَنْفِ  
كِتَابِ اللَّهِ صَلَّيْكُمْ مِنْ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ  
وَعَوَّزِي أَهْلَ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَبْرُدَا عَلَى  
الْحَوْضِ فَأَنْظَرُوا كَيْتَ تَخْلُقُونِي فَيُؤَمِّنَا

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۹۲ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ أَكْثَرُ  
يَمِينٍ حَارِثُهُمْ وَسَلَّمَ يَمِينُ سَائِلِهِمْ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۹۳ وَعَنْ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَكَتُ مَعَ  
عَلِيٍّ عَلَى عَرَائِشِهِ فَمَسَّاتُ أَحَى النَّاسِ لَعَنَ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ خَيْلٌ  
مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجِيهَا

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۹۴ وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ النَّبِيَّ  
دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْصُومًا  
وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا أَغْصَبَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَأْتِي لِقَائِي إِذَا تَلَا كُفًّا  
بَيْنَهُمْ تَلَا قَدْرًا يُوْجِوهُ مُبَشِّرًا فَإِذَا الْغُصْبُ يَكْتَبُ  
ذَلِكَ فَغُصِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى أَحْمَدَ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ  
لَا يَدْخُلُ قَلْبُ رَجُلٍ الْإِيمَانَ حَتَّى يُجِيبَ كُفْلَهُ وَ  
لِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ أَذَى عِيَّتِي  
فَقَدْ أَذَى قَوْمًا عَقَدَ الدَّخِيلَ صَوَابِي

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الْمَصَانِعِ عَنِ الْمُطَّلِبِ)

۵۸۹۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَبِيٌّ وَأَنَا مَوْءُودٌ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑے  
جا رہا ہوں کہ اگر تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو میرے بعد گمراہ  
نہیں ہو گے ان میں ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم انہیں  
مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے ان میں سے ایک اور چیز ہے  
بہت عظمت والا ہے یعنی اللہ کا کتاب اور میری اہل بیت اور یہ دونوں ہرگز الگ نہیں ہونگے  
یہ سب کچھ تو تم کو چھوڑ دیتا ہوں پس رکھنا کہ تم میرے بعد ان سے کیسا سلوک کرتے ہو تو فرمنا  
ان سے ہی سدایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ سے فرمایا کہ میں ان سے لسنے والا ہوں جو  
ان سے لڑیں اور ان سے صلح کرنے والا ہوں جو ان سے صلح کریں۔

(ترمذی)

جمعہ یوم میرے رذات ہے کہ میں اپنی بھینچ جان کے  
ساتھ حضرت عائشہؓ بعد قرضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔  
میں نے پوچھا کہ لوگوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کو سب سے پیارا کون تھا۔ فرمایا کہ فاطمہؑ کیا گیا کہ مردوں میں سے  
فرمایا کہ ان کا خاندان۔ (ترمذی)

حضرت عبدالطلب بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ حضرت عباسؓ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں اور میں حاضر بارگاہ تھا۔ فرمایا کہ تمہیں  
کس نے ناراض کیا؟ عرض گزار ہوں کہ یا رسول اللہؐ تو مجھ سے کچھ  
یہ کیا سلوک ہے کہ جب آپس میں میں تو فخر و پیشانی سے ملتے ہیں۔  
اور جب ہم سے میں تو دوسری طرح پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
ناراض ہو گئے یہاں تک کہ میرے زہرہ سرخ ہو گیا پھر فرمایا یا اہل  
بیت کی جس کے منہ میں میری جان ہے، ایمان کسی آدمی کے دل میں  
داخل نہیں ہوتا جب تک وہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے محبت  
نہ کرے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جس نے میرے چچا جان کو تکلیف دی  
اس نے مجھے تکلیف دی کہ نہ تکلیف آدمی کا چچا اس کے باپ کی مثل ہے  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عباسؓ مجھ سے میں آدمی

(ترمذی)

ان سے ہوں۔

۵۸۹۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَعَانِ إِذَا كَانَ عَدَاةُ الْإِسْلَامِ قَاتِلِيكَ فَإِنَّكَ وَكَذَلِكَ حَقُّ أَحَدِكُمْ بِدَعْوَى يَفْعَلُكَ اللَّهُ مِنْهَا وَكَذَلِكَ قَعْدَا وَعَدَا وَمَعَا وَالْإِسْلَامُ كَسَاةُ ثَوْبٍ فَإِنَّ اللَّهَ أَغْفِرُ لِلْعَبَاسِ وَكَذَلِكَ مَغْفِرَةٌ ظَاهِرَةٌ وَبَاطِنَةٌ لَا تُغَادِرُكُمْ يَا آلَ اللَّهِ أَحْفَظْهُ فِي ذَلِكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ زَيْبٌ وَحَقَبِي الْبَيْلَةَ بَارِقَةً فِي عَقَبِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدٌ مِنْ عَرَبِيٍّ)

۵۸۹۷ وَعَنْهُ أَنَّهُ رَأَى جَبْرَيْلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۹۸ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ دَعَا نِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَيِّدَنِي اللَّهُ بِالْحِكْمَةِ مَرَّتَيْنِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرُ بْنُ يُوَيْسَ السَّكَّانِي وَيَعْلَسُ إِلَيْهِمْ وَيَجِدُ نَعْمَ دِيحِ ثَوْبَةٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُبُهُ بِأَبِي السَّكَّانِي (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۰۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَعْفَرَ يَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدٌ مِنْ عَرَبِيٍّ)

۵۹۰۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا أَشْبَاطِ أَهْلِ الْجَنَّةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۰۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مِمَّا رِيعَاكَ يَوْمَ الدُّنْيَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا جب پیر کا جمع ہو تو میرے پاس آنا تم اور تمہارا صاحبزادہ میں تمہارا سے یہ دعا کروں گا جو تمہیں اور تمہارے بیٹے کو نفع دے گی۔ جب وہ جمع ہوئی تو ہم آپ کے ساتھ حاضر رہا۔ چوتھے حضور نے ہمیں انہی چار دعاؤں کی اور کہا: اے اللہ! عباس کی مغفرت فرما اور ان کے بیٹے کی ایسی دعا فرما جو ان کی مغفرت ہو کر لی جائے۔ باقی نہ چھوڑے اے اللہ! ان کی حفاظت فرما اور ان کے بیٹے کی (ترمذی) اور یحییٰ میں یہ بھی ہے کہ خلافت کو ان کی اولاد میں باقی رکھنا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

ان سے ہی روایت ہے کہ انہوں نے دو دفعہ حضرت جبریل کو دیکھا اور دو مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ (ترمذی)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لیے دو مرتبہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے حکمت عطا فرمائے (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جعفر مسکین لوگوں سے محبت رکھتے، ان کے پاس بیٹھتے اور ان سے گلے ملی کر باتیں کیا کرتے یا جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ابو السککان بھی فرمائی تھی۔ (ترمذی)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جعفر کو دیکھا کہ جنت میں خوشیوں کے ساتھ کھڑے ہیں ایسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین دونوں نبی جوارن کے سردار ہیں۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین دونوں دنیا سے میرے دو پسر ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور یہ حدیث غریب ہے۔



سَبَقَ فِي تَصَلِّي الْأَوَّلِ -

۵۹۰۳ وَعَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ طَلَعَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحُلُجَّةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَخَلِّجٌ عَلَى شَيْءٍ وَلَا آدِرِي مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ تَخَلُّجِي قُلْتُ مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُتَخَلِّجٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَمَا ذَا الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هَذَا ابْنَايَ وَابْنَاتَا ابْنَتِي اللَّهُمَّ ارْزُقْهُمَا فَاحْبِبْهُمَا وَارْحَبْ مَنْ يُحِبُّهُمَا -

(رواه الترمذی)

۵۹۰۴ وَعَنْ سَلْمَى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَجْعَلُ فَعَلْتُ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي الْمَسَامَةِ عَلَى رَأْسِهِ وَارْحَبَتْ الزَّارِبُ فَعَلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ قَتَلَ الْحُسَيْنِ أَيْضًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ غَرِيبٍ

۵۹۰۵ وَعَنْ أَلْسَنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَى أَهْلَ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ فَكَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ أَدْحِي بَنِي ابْنَتِي فَيَشْتُمُهُمَا وَيَضَعُهُمَا الْيَمِينِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ غَرِيبٍ

۵۹۰۶ وَعَنْ بَرِيدَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا رَجَاءَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلَيْهِمَا قِيَمَتَانِ أَحْسَنَانِ يَنْشِيَانِ وَيَعْتَمِرَانِ فَكَرَزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُنْبَرِ فَحَسَبَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ اسْمَا أَمْوَالِكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ قِسْمَةٌ إِلَى هَذَيْنِ الصَّيِّتَيْنِ يَنْشِيَانِ وَيَعْتَمِرَانِ فَلَمَّا كَمُرُّ حَقِّي قَطَعْتُ حَدِيدِي وَرَفَعْتُهُمَا رَوَاهُ

بجی ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات حاجت سے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا ترشہ لے گئے آپ نے کوئی چیز لیجی ہوئی تھی اور مجھے نہیں معلوم کیا تھی جب میں انہی حاجت سے فارغ ہو گیا تو عرض گزار ہوا آپ نے یہ کیا چیز اپنے اوپر لیجی ہوئی ہے آپ نے اسے کھولا تو آپ کی دونوں دونوں پر حسن و حسین تھے۔ فرمایا کہ یہ دونوں میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں اسے اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھنا ہوں پس تو بھی ان سے محبت رکھ اور اس

سے بھی جو ان دونوں سے محبت رکھے۔ (ترمذی)

حضرت سلمیٰ سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ روبرو ہی تھیں عرض گزار ہوا کہ آپ کیوں روتی ہیں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ سر اقدس اور دلوں میں ہلکے گردا گرد ہے عرض گزار ہوا کہ کیا رسول اللہ آپ کو کیا ہو گیا تو فرمایا کہ میں ابھی صوم کی شہادت دلا رہا ہوں کیا تم اسے ترشہ لے گئے روایت کیا کہ اسے حدیث غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اپنے اہل بیت سے آپ کو سب سے پیارا کون ہے؟ فرمایا کہ حسن و حسین آپ حضرت فاطمہ سے فرمایا کرتے کہ میرے دونوں بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ۔ پس دونوں کو منگوا کرتے اور انہیں اپنے ساتھ لے لیا کرتے اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ حدیث غریب ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غلہ دے رہے تھے کہ حسن و حسین آئے ان کے اوپر سر قیغیں تھیں وہ گرتے پڑتے چلے آ رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں کوٹھایا اور اپنے سات بٹھالیا پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد کا تقاضا میں (۸۰:۸) میں نے ان دونوں بچوں کی طرف دیکھا کرتے پڑتے آ رہے ہیں تو میں میرے سر کا اور اپنی بات توڑ کر ان دونوں کو اٹھالیا۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

الرَّحْمَنِ دَاوُدَ وَالنَّسَافِي.

۵۹۰۴ وَعَنْ يَعْنَى بْنِ مَرْثَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِثْقَالُ دَانَا مِنْ حُسَيْنٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَحَبِّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سَبْطُ قُرْبَتِ الْأَسْبَاطِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۰۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ أَشْبَهَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الْخَلْقِ وَالْحُسَيْنِ أَشْبَهَ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۰۹ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّ دَعْيَةَ ابْنِ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَاسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي ذَلِكَ فَأَيَّتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى حَتَّى صَلَّى الْغُشَاةَ ثُمَّ الْفُتْلَ فَتَبِعْتُهُ فَمِمْصُوقِي فَقَالَ مَنْ هَذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ لَعَنَهُ قَالَ مَا حُجِبْتُكَ عَنْكَ عَمَّا اللَّهُ لَكَ وَلِلَّهِ لَكَ إِنَّ هَذَا مَمْلُوكٌ لَكَ بَنُو الْأَرْضِ تَقُتُّكَ هَلْ هَذَا وَالْبَيْتَةُ اسْتَأْذَنَ رَبُّكَ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْكَ وَيَبْسُطَ لِي يَأْتِي قَاطِمَةُ مَيْدَانَهُ يُسَاوِ أَهْلَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا أَشْبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۵۹۱۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَابِلَ الْغَنَمِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَحْمِلُ الْمَرْكَبَ وَكَبَّتْ يَا عَدْلَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لَكُمْ التَّارِكُ هُوَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۱۱ وَعَنْ عُمَرَ أَمَّا قَدْ مَرَّ لِي سَامِعٌ فِي ثَلَاثَةِ الْأَيِّ دَعْنَسٍ مَائَةٍ وَفَدَّصَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضرت علی بن مرثیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں اللہ اس سے محبت کرے جو میں سے محبت کرتا ہے حسین اباؤں سے ایک سبط ہے۔ (ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حسن سینے سے نرنگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے ہیں۔ اور حسین اس سے نیچے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے ہیں۔

(ترمذی)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی اہلی جان کی خدمت میں عرض کر رہا تھا مجھے اجازت دیجئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر نماز مغرب پڑھوں اور حضور سے سوال کروں کہ میرے والد آپ کیسے تھے دعائے مغفرت فرمائی پس میں نے آپ کے ساتھ نماز مغرب پڑھی مئی کہ نماز عشاء بھی پڑھی جب آپ لوٹے تو ملکا پیچھے ہو رہا آپ نے میرے آواز کی توجہ کیا تم حذیفہ ہو؟ عرض گوارہ ہوا ہاں! فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری والدہ کو بخشے مکیا حاجت ہے یا یہ فرشتہ اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا اس لیے اسے رب سے اجازت مانگی کہ مجھ پر عزم عرض کرے اور مجھے بشارت دے کہ فاطمہ بنتی قرظ کی سوار ہے نیز حسن اور حسین بنتی قرظوں کے سوار ہیں اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حسن بن علی کو پتہ کنڑے پر اٹھایا ہوا تھا تو ایک آدمی نے کہا اے لڑکے! کیا غلب سواری پر سوار ہوئے محمد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سوار بھی بہت خوب ہے۔ (ترمذی)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت اسامہ کے لیے تین ہزار پانچ سو اور حضرت عبداللہ بن عمر کے لیے تین ہزار مقرر فرمائے حضرت عبداللہ



فِي ثَلَاثَةِ الْاَيَّامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَمِيرُ لِي  
فَقُلْتُ اَسَامَةُ عَلِيٌّ قَالُوا اللَّهُ مَا سَبَقَنِي اِلَى مَشْهَدِي  
قَالَ لَئِنْ زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِيَّكَ وَكَانَ اَسَامَةُ أَحَبَّ اِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاشْرُوتْ  
حَيْثُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَتِيٍّ -  
(رداءة الترمذی)

۵۹۱۲ وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ خَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ ابْعَثْ عَلَيَّ اَخِي زَيْدًا اَقَالَ هُوَذَا اَيُّهَا  
اَنْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا اَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ رَأَى اَخِي اَضَلَّ  
مِنْ نَارِي - (رداءة الترمذی)

۵۹۱۳ وَعَنْ اَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا أَتَى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبْطًا وَهَبَطَ النَّاسُ  
الْمَدِينَةَ قَدْ خَلَّتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقَدْ أَهْمَتْ فَلَمْ يَسْكَمْ فَعَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضُمُّ يَدَيْهِ عَلَى وَجْهِهِمَا فَأَعْرِفُ  
أَكْثَرَهُمْ حَتَّى -

(رداءة الترمذی) قَالَ هَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ عَدُوِّي  
۵۹۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَبِيْ مَعَكَ اَسَامَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ  
دَعُوْنِي حَتَّى اَنَا اَلَّذِي اَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ اُجِيبِي  
قَالِي اُجِيبِي - (رداءة الترمذی)

۵۹۱۵ وَعَنْ اَسَامَةَ قَالَ كُنْتُ مُجَالِسًا لِدُحَاءِ  
عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ يَتَأَذَنَانِ فَقَالَ لَاسَامَةُ اَسْأَلُكَ  
لَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَتَأَذَنَانِ فَقَالَ اَلَّذِي  
مَا حَاجَ اَيُّهُمَا قُلْتُ لَا قَالَ لِكُنِّي اَخْرُجْ اَمَّا اَنْتَ لَمْ

ی عمر اپنے والدہا جدی حضرت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ نے  
اسامہ کو چھ پر کس وجہ سے ترجیح دی جب کہ خدا کی قسم کسی موت پر  
بھڑ بھڑت نہیں لے جائے؟ فرمایا: اس کے لیے کہ حضرت  
زیدؓ تھارے والد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیارے  
تھے اور خود اسامہ تمہاری نسبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کو زیادہ محبوب تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
محبت کو اپنی محبت پر ترجیح دی ہے۔ (ترمذی)

حضرت جبل بن خاریثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ  
میرے بھائی زید کو میرے ساتھ بھیج دیجئے۔ فرمایا کہ وہ موجود ہیں اگر وہ تمہارے  
ساتھ جانا چاہیں تو میں نہیں منع نہیں کروں گا حضرت زیدؓ عرض گزار ہوئے  
کہ یا رسول اللہ میں کسی کو آپ پر ترجیح نہیں دوں گا۔ راوی کا بیان ہے  
کہ میں نے اپنے بھائی کی رائے کو اپنی رائے سے انصر دیکھا۔ (ترمذی)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض بہت بڑھ گیا تو میں آیا اور دوسرے  
لوگ میرے سوا آئے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں  
حاضر ہوا جب کہ آپ پر رکوت طاری تھا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
اپنے دست مبارک مجھ پر رکھنے ادا تھا جیسے میں ہان گیا کہ آپ میرے  
پے دعا فرماتے ہیں اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث  
غریب ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسامہ کی ناک صاف کرنے لگے حضرت  
عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ آپ چھوڑی میں صاف کر دیتی ہوں فرمایا کہ اسے  
عائشہ اس سے محبت رکھو کیونکہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں (ترمذی)

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ  
آئے اور اجازت مانگی دو دنوں سے حضرت اسامہ سے کہہ رہے ہیں رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت لے دیجئے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا  
رسول اللہ حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ اجازت طلب کرتے ہیں فرمایا

کیا تم جانتے ہو کہ دونوں کس لیے آئے ہیں میں عرض گزار ہوا انہیں فرمایا  
لیکن میں جانتا ہوں انہیں مہانت دے دو پس وہ حاضر ارشاد ہو کر  
عرض گزار ہوئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے یہ روایت کرنے کے لیے  
حاضر ہوئے ہیں کہ اپنے اہل میں سے کون آپ کو سب سے زیادہ پرہیزگار  
میں سے مصلحتی مصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتے کہ تم آپ  
سے ان اہل کے متعلق پوچھنے حاضر نہیں ہوتے فرمایا کہ اپنے اہل میں سے  
مجھے سب سے زیادہ روئے جس پر اللہ نے انعام فرمایا اور میں نے انعام کیا یعنی  
اسا بن زید دونوں عرض گزار ہوئے کہ جو کس سے فرمایا کہ میں بن ابی طالب حضرت  
عباس رضی اللہ عنہما کو کہہ کر اللہ آپ سے اپنے چچا کو سب سے آخر میں کر دیا  
فصل تیسری

كَذَلِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَهْلَكَ  
أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْنَا قَالَ قَاتِلَةُ بِنْتُ مَحْمُودٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ  
أَهْلِكَ قَالَ أَحِبِّي أَهْلِي لَئِنْ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْكَ  
وَأَنْعَمْتُ عَلَيْكَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ لَا تَقُلْ مَنْ قَالَ عَنِ  
بْنِ أَبِي كَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلْتَ  
عَمَلَكَ الْخَيْرَ هُوَ قَالَ لَئِنْ عَلَيَّتَا سَبْعَكَ يَأْتِيهِ جَزَاءُ  
رَمْلًا كَالْثَوْبِ مَوْضِعًا قَدْ كَرِهْتُ أَنْ عَمَّرَ الرَّجُلُ مِنْ دُونِي  
فِي كِتَابِ الزُّكُوفَةِ

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت  
ابوبکر نے غزوہ بدر میں پھر باہر نکلے اور اللہ کے ساتھ حضرت علیؓ سے پس من  
کو پہلے کے ساتھ کھینچے ہوئے دیکھا تو اس سے اپنے کندھے پر اٹھایا اور کہا  
میرا آپ ترانہ تم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے ہو اور  
علیؓ سے مشابہت نہیں رکھتے جبکہ حضرت علیؓ نہیں رہے تھے۔ (بخاری)  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن زیاد  
کے پاس حضرت عیینہ کا سر مبارک دیا گیا تو طست میں رکھا گیا وہ پھیرنے لگا اور  
آپ کے حسن پر کھنکھائی حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ میں نے کہا: افسوس! افسوس!  
یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت  
رکھنے والے ہیں اور وہ لگا ہوا اٹھا کر بخاری اور ترمذی کی روایت میں ہے  
کہ میں ابی زید کے پاس تھا کہ میں کا سر مبارک دیا گیا تو پھیرنے لگا کہ ناگ پر مارنے  
لگا اور کہتا تھا کہ میں نے ایسے حسن والا کوئی نہیں دیکھا میں نے کہا۔  
معلوم ہونا چاہیے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ  
سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں اور کہا کہ یہ حدیث صحیح حسن غریب  
ہے۔

۵۹۱۴ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ حَارِثٍ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ  
وَالْعَصَمُ ثُمَّ خَرَجَ يَتَشَوَّيْ وَمَعَهُ عَلِيٌّ قَرَأَى الْحَسَنُ  
يُكَلِّبُ مَعَ الْوَسْبَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ قَالَ يَا بَنِي  
شَيْبَةَ يَا لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ شَيْبَةً  
يَعْلِيٌّ وَعَلِيٌّ يَضَعُكَ (رواه البخاري)  
۵۹۱۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَرَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ  
يَرَأِي الْحُسَيْنَ فَجُولَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ  
وَقَالَ فِي حُسَيْنٍ هَيْكَةً قَالَ أَنَسٌ فَقُلْتُ وَاللَّهِ إِنَّهُ  
كَانَ أَشَبَّهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ذَكَانَ مَقْصُوبًا يَا لَوْ سَمِعْتَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي  
رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زَيْدٍ فَجِئَنِي  
بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقُضَيْبٍ فِي أَنْفِهِ  
وَيَقُولُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذَا أَحْسَنَ فَقُلْتُ أَمَا إِنَّهُ  
كَانَ مِنْ أَشَبِّهِمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
(وَقَالَ هَذَا أَحَدُ رِثَاتِ صَوْبِهِ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت  
ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض  
گزار ہوئیں اے رسول اللہ! آج رات میں نے بڑا خواب دیکھا ہے  
فرمایا وہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ سخت ہے فرمایا کہ بہت کیا ہے؟

۵۹۱۶ وَكَانَ هَذَا أَحَدُ رِثَاتِ صَوْبِهِ حَسَنٌ غَرِيبٌ  
ذَكَانَ مَقْصُوبًا يَا لَوْ سَمِعْتَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي  
رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زَيْدٍ فَجِئَنِي  
بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقُضَيْبٍ فِي أَنْفِهِ  
وَيَقُولُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذَا أَحْسَنَ فَقُلْتُ أَمَا إِنَّهُ  
كَانَ مِنْ أَشَبِّهِمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
(وَقَالَ هَذَا أَحَدُ رِثَاتِ صَوْبِهِ حَسَنٌ غَرِيبٌ)



كَانَ قِطْعَةً مِّنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِي  
جُجْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَأَيْتُ خَيْرًا تَلِدُ قَاطِمَةً لِّشَاءِ اللَّهِ عِلْمًا مَا يَكُونُ  
فِي جُجْرِي كَوَلَدَاتٍ قَاطِمَةً لِّلْحُسَيْنِ فَكَانَ فِي  
جُجْرِي كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ قَدْ خَلَقْتُ يَوْمًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْضَعَةً فِي جُجْرِي ثُمَّ كَانَتْ مِنِّي  
إِلَيْكَ فَادَا عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُهَيِّقَانِ الدُّمُوعَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ  
اللَّهُ يَا أَبَايَ أَنْتَ وَأَبِي مَا لَكَ قَالَ أَكَاثِي جُجْرِي  
فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي سَتُنْتَكِلُ ابْنِي هَذَا فَقُلْتُ  
هَذَا قَالَ نَعَمْ وَأَنَا لِي بِتَرْبِيَةِ وَثْقَى تَزِينُ  
حَمْرَاءَ-

۵۹۱۹ وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا يَدِي الثَّانِيَةَ ذَاتَ  
يَوْمٍ مِنْ عَشْرِ الثَّمَانِ أَشْعَتْ أَغْبَرِيَّةً قَادِرَةً  
فِيهَا دُمُ فَقُلْتُ يَا أَبَايَ أَنْتَ وَأَبِي مَا هَذَا قَالَ هَذَا  
دُمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ لَمَّا أَرَزَلُ النَّقْطَةُ مِنْهُ الْيَوْمَ  
فَأُخَوِّصُ ذَاكَ الْوَقْتُ فَأُجِدُ قَيْلَ ذَاكَ الْوَقْتُ  
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النَّبَوَةِ وَأَحْمَدُ الْإِسْخَرِي-

۵۹۲۰ وَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا يَغْدُو وَكَمْ قَبْلَ لَعْنِهِ  
وَ أَحِبُّوا اللَّهَ وَ أَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي رَحِمَتِي-

(رَوَاهُ الْإِسْخَرِيُّ)

۵۹۲۱ وَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ وَهُوَ الْخَلْدُ  
بَابُ الْكُحْبَةِ مَوَّعَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ الْآلَاتُ مَقْلُ أَهْلِ بَيْتِي فَيَكُونُ مَقْلُ سَقِيئَةِ نَوْجٍ  
مِّنْ رَّيْهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ-

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

فرمایا کہ آپ کے جسم اللہ کا ایک ٹکڑا تھا کہ میری گود میں رکھا گیا ہے۔  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اچھا غائب کیا  
ہے۔ انشاء اللہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی جو تنہاری گود میں ہو گا۔ پس  
حضرت فاطمہ نے میں کو جہاں اور وہ میری گود میں تھے جیسے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوں تو میں نے وہ اٹھا کر آپ کی گود میں رکھ  
دیجئے میری توجہ اور وہ کمر ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں  
سے آنسو رواں تھے میں عرض گزار ہوئی تو رسول اللہ امیر سے اہل باب  
آپ پر زبان کیا بات ہے؟ فرمایا کہ میری میرے پاس آئے اور مجھے  
بتایا کہ عنقریب میری امت میں میرے اس بیٹے کو قتل کرسکے گی۔ میں نے کہا  
انہیں! فرمایا! ہاں اور میرے پاس اس بچہ کی مٹی لائے جو سرخ ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک  
دوسرے کے وقت میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا  
کہ گیسو سے مبارک کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور دست مبارک میں ایک شیشی ہے جس  
میں خون کا عطر گرا رہا ہے کہ میرے ہاں باپ آپ پر زبان کیا ہے؟ فرمایا  
کہ میں اہل بیت کے ساتھ ہوں کہ اٹھ رہے ہیں، میں دن بھر اسے چھو کر تاربا ہوں  
میں نے سوئے وقت یاد رکھا کہ وہ مسلم ہو اگر اسی وقت خمیہ کیے گئے تھے ان  
ان دونوں کو کہ مٹی نے دلائل النبوة میں روایت کیا ہے اور دوسری کہ احمد نے بھی۔

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے محبت رکھو کہ تمہیں اپنی نعمتوں سے نوازا ہے اللہ  
اور مجھ سے محبت رکھو اللہ سے محبت رکھنے کے باعث اور میرے اہل  
بیت سے محبت رکھو مجھ سے محبت رکھنے کے باعث (ترمذی)۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعبہ کا ودان پکڑے  
ہوئے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرلٹے ہوئے تھا۔ خبردار  
ہو جاؤ کہ تم میں میرے اہل بیت کی مثال مٹی کی طرح مٹی ہے جو اس میں سوار  
ہو اور نہایت پا گیا اور جو پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا۔

(احمد)

## بَابُ مَنَاقِبِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے مناقب

پہلی فصل

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اپنے زمانے کی عورتوں میں بہتر سرگرم نبی کے ان قبیل اور اپنے زمانے کی عورتوں میں بہتر فیکہ بنت خزیمہ ہیں (متفق علیہ) دوسری روایت میں ہے کہ ابوہریرہ نے کہا: دو کچھ سے آسمان و زمین کی طرف اشارہ کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت خیرہ علی ماضیہ کو عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! یہ رہن میں سالہا لکھا مالے کہ فیکہ بنت خزیمہ ہیں جب آپ کی بارگاہ میں ماضیہ پر جا میں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا سلام کہنا اور جنت میں کھوکھلے موتی کے مکان کی انہیں بشارت دینا جس میں نہ شور و غل ہے اور نہ رنج و غم۔ (متفق علیہ)

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیوی پر میں نے اتنی غیرت نہیں کھائی جتنی حضرت خیرہ پر حالانکہ میں نے انہیں دیکھا انہیں فضاہیہ ان کا کثرت سے ذکر ہوتا تھا کبھی آپ بکری ذبح کرتے تو اس کا ایک ٹکڑا کٹ کر حضرت خیرہ کی کسی ہسلی کے لیے بیچ دیتے کبھی ان کے متعلق ایسا فرماتے کہ گویا حضرت فیکہ کے سوا دنیا میں کوئی عورت ہوئی ہی نہیں ہے فرماتے وہ ایسی نہیں اور ایسی نہیں عورتوں میں سے میری اولاد ہے۔ (متفق علیہ)

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا عائشہ یہ جبر علی ہیں جو تمہیں سلام کہتے ہیں انہوں نے دلیل اسودم ورجہ

۵۹۲۲ عَنْ عِزِّ بْنِ قَالٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَاءٍ أَمْرٍ مِمَّنْ بَلَغَتْ عُمُرَهُنَّ وَخَيْرُ نِسَاءٍ خَيْرٌ يَحْبُو بَنَاتُ خُوَيْلِدٍ۔ (متفق علیہ) وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ وَأَشَارَ وَرَكِبَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

۵۹۲۳ وَعَنْ أَبِي مُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَلِيٌّ جَبْرِئِيلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ مِنْ خَيْرٍ نِسَاءٍ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا لَفْظٌ فَيُرَادُ أَمَّا أَوْ طَعَامٌ فَكَذَلِكَ أَتَتْكَ فَكُنْ عَلَيْكَ السَّلَامُ مِنْ رَبِّهَا وَهِيَ فَيُشِيرُهَا سَبِيَّتٌ فِي الْجَنَّةِ مِنْ نَصِيبٍ لَا تَصِيبُ خَيْرٌ وَلَا تَصِيبُ۔

(متفق علیہ)

۵۹۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا حَدَّثْتُ عَلَى كَعْبٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثْتُ عَلَى خَيْرٍ وَمَا لَهَا وَلَكِنْ كَانَ يُكُونُ مَرَّةً وَدُبَّهَا دُبَّ الشَّاةِ ثُمَّ يَطْعُمُهَا أَصْنَاءَ شَهْرِ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَيْرٍ خَيْرٌ خَيْرٌ قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةً إِلَّا خَيْرٌ يَحْبُو فَيَقُولُ لَهَا كَأَنَّهُ وَكَأَنَّهُ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ۔ (متفق علیہ)

۵۹۲۵ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا جَبْرِئِيلُ يُعَوِّدُكَ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ





قَالَ سَمِعْتُكَ مِنْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ مَرِيضَاتٍ عِزَّانَ  
وَحَدِيثَاتٍ خَوِيلِيٍّ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَ  
أَسِيَّةُ امْرَأَةُ قُرَيْشٍ -

(رواہ القزوينی)

۵۹۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جَبْرِشَيْبَ بْنَ بَكْرِ بْنِ هُرَيْرَةَ  
فِي خِزْفٍ رَضِيَ عَنْهُمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلِيْمٌ رَوَيْتُكَ فِي الدُّنْيَا وَ  
الْآخِرَةِ -

(رواہ القزوينی)

۵۹۳۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صُوفِيَّةُ أَنَّ حَفْصَةَ  
قَالَتْ لَهَا بِنْتُ يَمْعُوْدٍ فَمَكَتْ لَهَا عَلَى عَيْنَيْهَا النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا يَبْكِيكِ  
فَقَالَتْ قَالَتْ لِي حَفْصَةُ لِي ابْنَةُ يَمْعُوْدٍ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَبْنَةُ  
يَمْعُوْدٍ كَلَّتْ عَيْنُكَ لَنَبِيٍّ فَلَمَّا كَلَّتْ نَبِيٍّ فَوَيْفِيْمُ  
تَفْعُرُ عَلَيْكَ ثُمَّ قَالَ أَتَيْتُ اللَّهَ يَحْفَصَةُ -

(رواہ القزوينی والنسائی)

۵۹۳۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ فَاطِمَةَ عَامًا لَفَتْحٍ فَذَلَّهَا فَابْتَكَتْ  
ثُمَّ جَدَّهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا نَوِيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَذَنَهَا عَنَّتْ بِكَارِهَا وَضَحَّكَهَا  
فَقَالَتْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنَّ سَيِّدَةَ  
نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْأَمْرِيَّةَ بِنْتُ عِيسَى  
فَضَحِكَتْ -

(رواہ القزوينی)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا کی عورتوں میں سے لجاؤ  
فضیلت تمہارے لیے مرم بنت عمران، امیرہ بکرت، فاطمہ  
بنت محمد اور آسیہ زوجہ قریشی ہیں۔ (ترمذی)

(ترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ  
حضرت جبریل بنز رشی کچھ سے میں ان کی تقدیر ہے کہ رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم کا بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کہا یہ دنیا اور آخرت میں آپ  
کی بیوی ہے۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ  
کو یہ بات پہنچی کہ حضرت حفصہ سے الگ کے لیے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔  
وہ مد منے گئیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس حاضر ہوئے  
لائے تودہ دور ہی تھیں۔ فرمایا کیوں رونے ہو میں گزار ہو میں  
کہ حضرت حفصہ نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نبی کی بیٹی کی بیٹی اور نبی کے نکاح میں ہو  
پس کوئی تم پر کس طرح فکر کر سکتی ہے۔ پھر فرمایا کہ اسے حفصہ اللہ  
سے تودہ (ترمذی، نسائی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال فاطمہ کو بلایا اور ان  
سے سرگوشی کی تودہ مد منے گئیں۔ پھر حکایت کی تو انہیں بڑی رجب رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفات پا گئے تو میں نے ان سے  
مد منے اور ہنسنے کے حلق بوجھا دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے مجھے اپنے وفات پا جانے کے متعلق بتایا تو میں رونے  
پھر مجھے بتایا کہ میں مرم بنت عمران کے سوا تمام نبی عورتوں کی سردار  
ہوں تو میں ہنسی۔ (ترمذی)

(ترمذی)

تیسری فصل

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۵۹۳۲ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَا أَشْكَلُ عَلَيْنَا أَهْلَ



رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ قَطُّ  
كَانَتْ عَائِشَةُ إِلَّا وَجَدْنَا عَنْهَا مِنْهُ عِلْمًا  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ  
حَسَنٍ صَحِيحٍ قَرِيبٍ)

۵۹۳۲ وَعَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ  
أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ  
وَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ حَسَنٍ صَحِيحٍ قَرِيبٍ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کو جس بات میں مشکل پیش آئی تو  
ہم حضرت عائشہ سے پوچھتے اور انہیں اس کا علم ہوتا اسے ترمذی  
نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت  
عائشہ سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں دیکھا۔ اسے ترمذی نے روایت  
کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

## بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

## دیگر حضرات کے مناقب

پہل فضل

۵۹۳۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ فِي  
الْمَنَامِ كَانَ فِي يَدَيَّ سَوْقَةٌ مِنْ خَبِيرٍ لَا أَهْوِي  
بِقَالِي مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ لَا كَارَتْ لِي إِلَيْهِ  
فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصَتْهَا حَفْصَةُ عَلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ أَخَاكَ رَجُلٌ  
صَالِحٌ أَتَاكَ عَبْدُ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۳۵ وَعَنْ حَنْبَلَةَ قَالَ إِنْ أَشَبَّ النَّاسَ  
دَلَا وَاسْتَبَا وَهَدَا يَرْسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا بَنُ أَوْ هَبِي مِنْ حَيْثُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ  
إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا تَدْرِي مَا يُصْنَعُ فِي أَهْلِهِ  
إِذَا احْتَلَا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۹۳۶ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ  
أَنَا وَأَبْنِي مِنَ الْيَمَنِ لَمَّا كُنَّا حِينَئِذَا نَزَلْنَا إِلَّا  
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلْنَا مِنْهُ خَلَا  
وَدَخَلَ أُمِّمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -  
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرے ہاتھ میں بڑھ کا ایک  
ٹکڑا ہے، میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ اس  
تک مجھے ملے گا کہ میں نے یہ بات حضرت حفصہ سے بیان کی  
اور حفصہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ تمہارا  
بھائی نیک آدمی ہے یا یہ تک عبداللہ نیک آدمی ہے۔  
(متفق علیہ)

حضرت حنبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
لوگوں میں سے طریقہ ہدایت اور ہلاکت کے لحاظ سے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ابن ام عبد رب سے  
زیادہ مشابہت رکھتے ہیں جبکہ وہ گھر سے نکلے ہیں اور واپس لوٹنے تک۔  
مجھے نہیں معلوم کہ تمہاری کہ اندر وہ اپنے گھر والوں میں کیا کرتے ہیں یا بخاری،  
حضرت ابو موسیٰ اشعرری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں  
اور میرا بھائی ہم یمن سے آئے ہم ایک عرصہ رہے اور عبداللہ بن مسعود  
کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت سے ایک خروٹا کر کے  
رہے کیوں کہ انہیں اور ان کی والدہ ماجدہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کے کائنات آدمی میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتے تھے۔  
(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید کی تعلیم چار شخصوں سے حاصل کرو عبداللہ بن مسعود، سالم مولى ابی ہریرۃ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے۔

(متفق علیہ)

علفہ سے روایت ہے کہ میں شام گیا تو دو کتبیں پڑھیں، پھر کہا: اسے اللہ مجھے نیک ہم نشین میسر فرما، میں لوگوں کے پاس آیا اور ان میں بھیجے کیا ایک لڑکا آدھی آیا اور برسے پہلو میں بیٹھ گیا میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت ابوہریرہؓ ہیں، میں عرض گزار ہوا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ مجھے نیک ہم نشین میسر فرمائے تو مجھے آپ میسر فرمائے ہیں انہوں نے فرمایا کہ تم کون ہو عرض گزار ہوا کہ اہل کوفہ سے ہوں۔ فرمایا کہ کیا تمہارے پاس ابن ام جبر ہیں میں عرض کیا کہ جبریلین مبارک آئیے اور جہاں گاہے ہیں اور تم میں وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان کے صدقہ شیطان سے بچا رکھا ہے یعنی حضرت عمارؓ تم میں وہ رازدار نہیں ہے جس میں ان کے سوا دوسرا نہیں جانتا یعنی حضرت مغیرہؓ۔

(بخاری)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے ابو طلحہؓ کی بیوی دیکھی اور اپنے سامنے قدموں کی آہٹ مٹی تو وہ بول تھے۔ (مسلم)

حضرت سعد بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم چھ آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مشرکوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا انہیں دور کر دو یہ ہمارے پاس آنے کی جرات نہ کیا کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک میں تھا اور دوسرے ابن مسعود ایک آدمی بغیر سے اور ایک بلالؓ ایسے آدمی تھے جن کے میں نام نہیں لیتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دل میں خیال آیا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ آپ نے دل میں کچھ سوچا تو

۵۹۳۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَفْرِذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَلْبَعَةِ بَيْنِ عَيْنَيْهِمَا مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

(متفق علیہم)

۵۹۳۸ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَبَّحْتُ رَجُلَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللَّهُمَّ بَيِّرْ لِي جِلْبَاسًا صَالِحًا فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَأَدَا شَيْعٌ قَدْ جَاءَهُ حَتَّى جَلَسَ إِلَيَّ جَبَلِي قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا أَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ رَأَيْتُ دَعْوَةَ اللَّهِ أَنْ يُبَيِّرَ لِي جِلْبَاسًا صَالِحًا فَيَسُرَّ لِي فَقَالَ مَنْ أَنْتَ أَوْ لَيْسَ هَذَا كُتُبُ أَبِي عُبَيْدٍ صَاحِبِ التَّعْلِيكِ النَّوَسَادِقِ وَالْمُطَهَّرَةِ وَفِيهَا الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى رِسَاتٍ نَبِيَّةٍ يَعْرِفُ عَمَارًا أَوْ لَيْسَ فَيَكُنْ صَاحِبُ الْبَيْتِ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ عَيْنٌ يَعْرِفُ حُدُودَهُ۔

(رداء البخاری)

۵۹۳۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَيْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةً إِذَا طَلَعَتْ وَصَبَحَتْ خَشَعَتْ أَهَارِي فَإِذَا بَلَكَ۔

(رواه مسلم)

۵۹۴۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ كُنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَتَّى نَفَرٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ كُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوْدَةً هَذِلَةً لَا يَجْعَلُونَ عَلَيْكَ تَكَرُّبًا وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ قَرِيبٌ مِنْ هَذِلٍ قَرِيبَانِ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أَسْمُوهُمَا كَوْنَهُ قَرِيبَ نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ فَانْزَلَ اللَّهُ



اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: اوسان لوگوں کو دودھ نہ پینا ڈھو  
اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اسی کی رضا چاہتے ہیں  
(مسلم)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی  
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابو موسیٰ! تمہیں  
آل و داد کی خوش الحانی سے حصہ دیا گیا ہے۔ (متفق علیہ)  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں چار حضرات نے  
قرآن مجید جمع کیا۔ ابی بن کعب، اساذ بن جبل، زبیر بن عوف اور  
ابو زید نے حضرت انس سے کہا گیا کہ ابو زید کون ہیں فرمایا کہ میرے  
ایک چچا ہیں۔ (متفق علیہ)

حضرت جناب بن ادرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت  
کی جس سے ہمارا مقصد وصال الہی تھا ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے  
ذمہ کریم پر ہو گیا ہم میں سے وہ بھی جو چلے گئے اور اپنے اجر میں  
سے کچھ بھی نہ لکھا یا ایسے حضرات ہیں سے حضرت معب بن قیس بھی  
ہیں غزوہ اہد میں شہید کئے گئے ان کے لیے کچھ نہ ملا جس کا کفن  
دیا جاتا سوائے ایک چادر کے جب ہم ان کے سر کو چھپاتے تو سر  
کھل جاتے اور جب پیروں کو چھپاتے سر کھل جاتا۔ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو اس کے ساتھ ڈھانپ دو اور پیروں  
پر ازخروال دو اور ہم میں سے وہ بھی نہیں جس کے گلے پکے گئے اور  
دوا میں چرہ رہا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں  
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دفاتے ہوئے سنا سعد بن حذافہ  
کی وفات پر ہنسنے میں مل گیا دو سرور روایت میں ہے کہ سعد بن حذافہ  
کی وفات سے رحمن کا عرش بھی مل گیا۔ (متفق علیہ)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ہریرہ کے طور پر ایک یمنی  
جو شاپیش کیا گیا آپ کے اصحاب اسے چھونے لگے اور اس کے

وَلَا تَطْرُقُ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْعَدَاوَةِ وَ  
الْحَسْرِ يُؤْتِيهِمْ مِنْ دُونِ وَجْهِهِ۔

(رواہ مسلم)

۵۹۴۱ وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَدَيَّا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أُعْطِيتَ  
مُزْمَانًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ۔ (متفق علیہ)

۵۹۴۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جُمِعَ الْقُرْآنُ عَلَى عَهْدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ أَهْلِ بَيْتٍ  
كُتِبَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ نَابِتٍ وَابْنُ  
لُؤْلُؤٍ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ قَالَ أَحَدُهُمْ مَوْتِي  
(متفق علیہ)

۵۹۴۳ وَعَنْ حَبَابِ بْنِ الْأَرَدِ قَالَ هَاجَرْنَا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكْبَتِي وَجَبَ  
اللَّهُ تَعَالَى فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فِيمَا مَنَ مَطَى  
كُنَّا كُلٌّ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ  
عَمْرِئٍ قِيلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يُؤْجِدْ لَهُ مَا يَكْفِيهِ  
إِلَّا نِسْرَةٌ فَنُكِنَا لَهُ أَغْطَيْنَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلُهُ  
وَلَا أَغْطَيْنَا رِجْلَهُ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى  
رِجْلَيْهِ مِنْ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْتَعَتْ لَهُ كَفْرَةً  
فَهُوَ يَهْدِي بِهَا۔

(متفق علیہ)

۵۹۴۴ وَعَنْ حَبَابِ بْنِ الْأَرَدِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَهْمَزُ الْعَرَشِ لِسَوْتِ سَعْدِ بْنِ  
مُعَاذٍ وَفِي رِوَايَةٍ أُخَرُ عَرَشِ الرَّحْمَنِ لِسَوْتِ  
سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ۔ (متفق علیہ)

۵۹۴۵ وَعَنْ الْبُكَيْرِ قَالَ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً خَرِيرَةً فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ  
يَسْمُرُونَهَا وَيَتَعَبَّيُونَ مِنْ لِسْنِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ

مِنْ لَيْلِي هَذِهِ كَمَا دِيلَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرَ مَقَرٍّ وَأَلْيَنَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۷۴ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ أَلَسْتُ بِمَنْكَ أَدْعُو اللَّهَ لَهُ قَالَ أَلَيْسَ أَكْثَرُ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أُعْطِيَته قَالَ أَنَسُ كُنَّا لَدَى رَأْسِ مَائِي كَثِيرَةً طَارَتْ وَكَوَيْتُ وَكَوَيْتُ وَكَوَيْتُ كَيْتَعًا دُونَ عَلَى نَحْوِ الْيَمَانَةِ الْيَوْمَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۷۵ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي دَقْنَسٍ قَالَ قَامَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِرَجُلٍ يَتَّبِعُنِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَتَاكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا يَصْغُرُ اللَّهُ بَيْنَ سَلَامِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۷۸ وَعَنْ نَيْسَ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَدْخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الْخُسُوفِ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّرَ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَتَلَّكَ لَتَكَ حِينَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَأَخْبَرْتُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ دُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِي اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَصَّصَهَا عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعْتِمَا دَخَلْتُهَا فِي وَسْطِهَا عُمُودٌ وَمِنْ حَيْثُ يُدْأِ اسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ وَأَعْلَاهُ عُمُودٌ فَكَيْفَ لِي إِذَا تَلَّكَ لَا أَسْتَطِيعُهُ فَأَتَانِي وَمَنْصَبٌ فَرَّقَ بَيْنِي مِنْ خَلْفِي فَصَرَفْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهُ فَأَخَذْتُ بِالْعُمُودِ وَفَقِيلَ اسْقِمْ لَكَ فَاسْتَيْقَمْتُ فَخَلَّتْ لِي يَدَايَ فَخَصَّصَهَا عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ لَكَ لَوْ رَوَيْتُ إِلَّا سَلَامُكَ ذَلِكَ الْعُمُودُ مُمُودٌ إِلَّا سَلَامُكَ الْفُؤَادَةُ

ظالم ہونے پر متعجب تھے آپ نے فرمایا کہ تم اس کی نرمی پر تعجب کرتے ہو حالانکہ جنت میں سعد بن معاذ کے در مال اس سے بہتر اور زیادہ ظالم حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ! انس آپ کا خادم ہے، اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے آپ نے دعا فرمائی: اے اللہ! اسے مال و اولاد کی کثرت دینا اور جو عطا فرمائے اس میں برکت دینا حضرت انس نے فرمایا کہ خدا کی قسم میرے پاس کثرت سے مال ہے نیز آج میرے بیٹوں اور پوتوں کی تعداد سو سے تجاوز کر گئی ہے (متفق علیہ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی زمین پر چلنے والے کے متعلق یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ وہ جنتی ہے سوائے عبد اللہ بن سلام کے۔ (متفق علیہ)

قیس بن عباد سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ کا ایک مسجد میں ٹھہرا ہوا تھا کہ ایک آدمی اندر داخل ہوا جس کے پیچھے پر انکساری کے آثار تھے لوگوں نے کہا کہ یہ آدمی جنتی ہے اس نے دو رکعتیں پڑھیں اور انہیں مختصر رکھا۔ پھر باہر نکل گیا تو میں بھی ان کے پیچھے ہر آیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ جب مسجد میں داخل ہوئے تھے تو لوگوں نے کہا تھا کہ یہ آدمی جنتی ہے فرمایا کہ خدا کی قسم کسی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ ایسی بات کہے جس کا اسے علم نہ ہو میں تو نہیں جانتا کہ کہ ایسا کیوں ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک خطاب دیکھا اور وہ آپ سے بیان کیا میں نے دیکھا کہ گریبان میں ایک باغ میں ہوں جس کی وسعت اور شادابی کا ذکر کیا اس کے دریاں میں کوسے کا ایک ستون تھا جس کا پچھلا حصہ زمین میں اور اوپر والا آسمان میں تھا اس کے اوپر ایک دستہ تھا جسے کہا گیا کہ اس پر چڑھو میں نے کہا کبھ سے یہ نہیں ہو سکتا۔ پس ایک خادم آیا اور اس نے پیچھے سے میرے کپڑے اٹھائے تو میں چڑھنے لگا بہانہ نکال کر اوپر بایں ہوا میں نے اس دستہ کو دیکھا کہ ایک کھڑی مضبوطی سے تھام لو میں بیدار ہوا تو وہ میرے ہاتھ میں تھا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور یہ خوب عرض کیا تو فرمایا کہ وہ باغ اسلام ہے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ دستہ عروۃ الرحمٰنی مضبوط سہارا ہے تم ہر دم تک اسلام



الْعُرْوَةُ الْوُثْقَىٰ قَانَتْ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ  
وَذَلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۴۹. وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَبِيصٍ  
بَيْنَ شَتَائِمِ خَطِيبِ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا  
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَابَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ  
النَّبِيِّ إِلَىٰ الْخِزْيَاءِ الَّتِي حَكَسَ ثَابِتٌ فِي بَيْتِهِ فَاجْتَبَىٰ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَسَّالَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدُ بْنُ مَخْزُومٍ فَأَمَّا ثَابِتٌ  
أَيْتَنِي قَاتِلًا سَعْدًا فَذَكَرَ لِي قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ أَنْزَلَتْ هَذِهِ  
الْآيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُهَا أَقْبَىٰ مِنْ أَرْفَعَهُمْ صَوْتًا عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا مِنْ أَهْلِ  
الشَّارِكِ فَذَكَرَ ذَلِكَ سَعْدُ بْنُ مَخْزُومٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۹۵۰. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَزَلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ  
فَلَمَّا نَزَلَتْ فَآخِرُهَا وَمِنْهُمْ لَمَّا يَلْعَنُوا بِهِمْ قَاتِلَا  
مَنْ هُوَ أَكْبَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَفِي سَلَامَتٍ  
الْقَارِئِينَ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَدَهُ عَلَى سَدَنٍ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ  
الْغُرَيَّا لَمَّا لَكَ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۵۱. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ حَبِيبُ عَبْدِكَ هَذَا يَعْزِي  
أَبَا هُرَيْرَةَ دَامَتْ أَلْيَ عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَ  
حَبِيبُ إِلَيْهِمُ الْبُؤْمِنِينَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پر رہو گئے۔

آدمی حضرت عبداللہ بن سلام تھے۔  
(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
حضرت ثابت بن قیس بن ثمالس انصار کے خطیب تھے جب آیت  
نازل ہوئی دے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے ادنیٰ  
نہ کرو (۲۴:۲۹) تو حضرت ثابت اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونا بند کر دیا نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ سے پوچھا کہ ثابت کو کیا ہوا کیا  
وہ بیمار ہیں یا حضرت سعد ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان  
سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کا ذکر کیا۔  
حضرت ثابت نے کہا: یہ آیت نازل ہوئی ہے اور آپ جلستے  
ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آپ  
سب حضرات سے بلند آواز ہو جاؤں پس میں مہینہ ہو جاؤں گا۔  
حضرت سعد نے اس بات کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے  
ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دو تو بخشنی ہیں۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے  
کہ سورۃ الجُمُعہ نازل ہوئی جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اور ان میں  
سے طے نہیں میں (۲۴:۲۹) لوگ عرض کر رہے تھے کہ یا رسول اللہ  
وہ کون میں بارگاہ کا بیان ہے کہ ہم میں سلمان فارسی بھی تھے پس  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان کے کندھے  
پر رکھا پھر فرمایا: اگر ایمان شریک کے پاس ہوتا تو ان میں سے  
کچھ لوگ پھر بھی اسے حاصل کر لیتے (متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
دعا فرمائی: اے اللہ! اپنے نبی یعنی ابو ہریرہ اور اس کی والدہ  
مابعدہ کو اپنے ایمان والے بندوں میں شامل فرما۔ اور انہیں اہل  
ایمان کے پیارے بنادے۔ (مسلم)

عائز بن عمر سے روایت ہے کہ ابو سعید کاظم حضرت سلمان حضرت  
مصیب اور حضرت بلال کے پاس سے ہوا جو ایک جماعت میں تھے انہوں  
نے کہا کہ اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن کی گردن میں جگہ نہ بنائی۔  
حضرت ابو بکر نے کہا کہ آپ ایسا قریش کے متبر آدمی اور سردار کے لیے کہ  
سہے ہیں۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بانگاہ میں حاضر ہونے  
اور یہ بات آپ کو بتا دی۔ فرمایا کہ اسے ابو بکر! شاید تم نے انہیں نہیں  
کر دیا۔ اگر تم انہیں ناراض کر دے تو اپنے رب کو ناراض کر دے گے پس  
یہ ان کے پاس آئے اور کہا:۔ اسے بھائیہ کیا میں نے تمہیں ناراض کر  
دیا ہے؟ انہوں نے کہا اسے بھائیہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صاف  
فرمائے۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی  
اور انصار سے بغض رکھنا کفر کی علامت ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انصار سے فرماتے ہوئے سنا کہ ان سے محبت  
نہیں رکھے گا مگر میں اور ان سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔ جو ان  
سے محبت رکھے اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض  
رکھے اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے بعض  
لوگوں نے کہا جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہر انسان کا مال دیا تو آپ  
نے قریش کے بعض آدمیوں کو سواؤنٹ تک دیے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ  
تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صاف فرمائے کہ قریش کو مال دیا  
ہو میں نظر انداز کر دیا۔ حالانکہ ہماری تلواروں سے ان کا خون میکہ رہا  
ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی بات بتائی گئی۔ آپ  
نے انصار کے لیے پیغام بھیجا اور انہیں چہرے کے ایک نیچے میں جمع  
ہونے کے لیے کہا اور ان کے ہر کسی دوسرے کو نہ بلایا۔ جب وہ  
جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور  
فرمایا: ہر تمہاری یہ کیا بات مجھ تک پہنچی ہے؟ ان کے سب وار لوگوں  
نے کہا کہ یا رسول اللہ! عمر سیدہ لوگوں نے ایسی بات نہیں کہی، ان

۵۹۵۲ وَعَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَبْدِ رَاحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ  
أَتَى عَلَى سَكَنَاتٍ وَهَبَ يَدَيْهِ وَبَلَغَ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا  
مَا أَخَذَتْ سَيِّدَتُ اللَّهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللَّهِ فَلَخَذَهَا  
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَأَنْتُمْ لَوْنٌ هَذَا لَشَيْخٍ قَدِيبٍ وَ  
سَيِّدٍ هُوَ فَأَيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ  
فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَوْ كُنْتُ  
أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَأَتَا هُمُ  
فَقَالَ يَا رِاحَتَا أَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا لَا يَعْقِلُ  
اللَّهُ لَكَ يَا أَخِي۔

(رداءہ مسلم)

۵۹۵۳ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيمَانِ سُبْحُ الْأَنْصَارِ ذَايَةِ  
الْوَقْفِ بَعْضُ الْأَنْصَارِ۔ (متفق علیہ)

۵۹۵۴ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ يَمَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَنْصَارُ لَا يَجِبُهُمْ  
إِلَّا مَوْنٌ وَلَا يَنْقُصُهُمْ إِلَّا مَنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ  
أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ۔

(متفق علیہ)

۵۹۵۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ كَأْسًا مِنَ الْأَنْصَارِ  
قَالُوا حِينَ أَقَامَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ هَؤُلَاءِ  
مَا أَقَامَ فَطَوَّقَ يُعْطَى رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْيَمَانَةُ  
مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطَى قُرَيْشًا ذِي بَدْعَاتٍ  
وَسَيِّدَاتٍ تَقَطَّرُ مِنْ دِمَائِهِمْ كَهَيْئَةِ لَدِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَقَاتُهُمْ فَأَرْسَلَ  
إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قَبْزَةٍ مِنْ أَدِيمِ دَكَّ  
يَكْمُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا أَحْبَبُوا جَاءَهُمْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا  
حَدَّثْتُمْ بَلَّغَنِي عَنْكُمْ فَقَالَ فَقَالُوا هُمُ



ہم اسے جس فوجیوں کوں نے ایسا کہا کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سات فرماتے کہ قریش کو مال دیا اللہ انصار کو چھڑ دیا حالہ کہ ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسے لوگوں کو مال دیا کرتا ہوں جن کے کفر کا زمانہ نزدیک ہو چکا کہ ان کی تالیف قلب ہو۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ لوگ مال سے کہ مابین انہوں نے اپنی رانٹیں لگا ہوں گی طرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہے کہ باؤ بہ عین گزار ہوئے کہ کہیں نہیں یا رسول اللہ! ہم راضی ہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر لوگ ایک وادی سے چلیں اللہ انصار دوسری وادی یا گھاٹی سے تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی سے چلوں گا۔ انصار انصاریوں کا اس ہیں جبکہ دوسرے لوگ بیرونی۔ تم میرے بعد تزیج دیکھو گے تو صبر کرنا پائے گا۔

(بخاری)

ان سے ہی روایت ہے کہ فتح مکہ کے وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ہوا بر سفیان کے گھر میں داخل ہو جائے وہ امن میں ہے۔ جو ہتھیار چھینک دے وہ امن میں ہے۔ انصار کے جن لوگوں نے کہا کہ حضور کو اپنے خاندان سے مروت ادا اپنی بستی سے رغبت ہو گئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو گئی۔ فرمایا کہ تم نے کہا ہے کہ حضور کو اپنے خاندان سے مروت ادا اپنی بستی سے رغبت ہو گئی ہے۔ خدا کی قسم، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں نے اللہ اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے۔ میری زندگی تمہاری زندگی اور میری وفات تمہاری وفات ہے۔ عرض ہو کہ وہ کہے کہ خدا کی قسم، ہم نے نہیں کہا مگر اللہ اور اس کے رسول پر شکیں کرتے ہوئے۔ فرمایا کہ اللہ اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے اور تمہیں سند و ثبوت دے گا۔ (مسلم)

أَمَّا دَوْدَ وَزَارِيئَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَقْرَأُوا شَيْئًا قَامَا أَنَا سَامِعًا حِينَئِذٍ أَتَانَا نَهْمًا لَوْ لَا يَقْتَرِ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ قَرِيبًا قَرِيبًا الْأَنْصَارُ وَسَيُورُنَا لَنَقْطُرُ مِنْهُمْ وَمَا نَهْمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أَطْعَمَنِي رِجَالُ الْأَحْيَانِ عَمَلِي بِكُفْرَانَا لَقَدْ هَمُّوا مَا تَرْضَوْنَ أَن يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُونَ إِلَيَّ رِجَالَكُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَضِينَا۔

(متفق علیہ)

۵۹۵۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكْتُ النَّاسُ وَارِدًا وَسَكَنْتُ الْأَنْصَارُ وَارِدًا أَوْ شِعْبًا لَسَكَنْتُ قَادِي الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْأَنْصَارُ لِنَعَادُوا النَّاسُ دَعَاؤًا تَكُونُ سَعْدُونَ بَعْدِي أَمْرًا فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۹۵۷ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَنْ دَخَلَ دَارًا مِنْ سُكَّانٍ قَوْمًا مِنْ ذِمَّةِ الْبَيْتِ الْإِسْلَامِ فَهَذَا مِنْ قَاتِلِ الْأَنْصَارِ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَعْبَةٍ فِي قَرْنِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَعْبَةٍ فِي قَرْنِهِ كَلَّا إِنْ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَا جَدُّكَ إِلَى اللَّهِ فَلَا تَكُونُ التَّمَحُّيَا مَعَكُمْ وَالسَّمَاتُ مِمَّا تَكُونُ لَكُمْ وَاللَّهُ مَا قُلْتُمْ إِلَّا ضَنًا يَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ قَاتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يُصَرِّقَاكُمْ وَيُعْنِيَا رَأْفَةً۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۹۵۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيحًا ذُو سَنَاءٍ مُقْبِلًا مِنْ عَدَسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ يُعْنِي الْأَنْصَارَ (مُسْنَدٌ عَلَيْهِ)

۵۹۵۹ وَعَنْهُ قَالَ مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَكُونُونَ فَقَالَ مَا يَجْعَلِيكُمْ قَالُوا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فَدَخَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ بِكَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَصَّبَ عَلَى رَأْسِهِ خَاشِيَةً بَرْدٍ فَصَوَّاهُ الْيَهُودُ وَكَفَرُوا بِمَعْنَى بَعْدَ ذَلِكَ أَلَيْسَ فَحَسِبُوا اللَّهَ وَآتَيْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَوْفِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَكَرِهْتُمْ كَيْدِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَى إِلَيَّ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ إِلَيَّ نَهْمٌ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ قُصْبِهِمْ

(رواه البخاري)

۵۹۶۰ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرْصِدِ الذَّيْ مَاتَ فِيهِ عَشِي جَلَسَ عَلَى الْيَسْبَرِ فَصَدَّقَهُ اللَّهُ وَآتَيْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكُونُونَ وَيَقُولُ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْيَمَلُوحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَصُورُ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ الْآخَرِينَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ قُصْبِهِمْ (رواه البخاري)

۵۹۶۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلَا تَبْكَو الْأَنْصَارَ وَلَا تَبْكَو آبَاءَ الْأَنْصَارِ (رواه مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شادی سے بچوں اور مردوں کو آتے ہوئے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنے لگے ہر گئے اور فرمایا یہ خدا گواہ ہے کہ تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ پیار سے ہو۔ خدا گواہ ہے کہ تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ پیار سے ہو یعنی انصار۔ (مسند علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عباس انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے جہاں یہ تھے۔ دونوں نے کہا کہ گریہ رہتے ہو یا کہ یہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہم نشینی یاد آگئی ہے۔ پس دونوں میں سے ایک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ بات بتائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور چاند کا ایک کنارہ مبارک پر باندھا ہوا تھا۔ پس آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اُن روز کے بعد اُن پر نہیں بیٹھے چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی۔ پھر فرمایا کہ میں تمہیں انصار کے متعلق وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ میرے شہید اور لڑکھار ہیں۔ وہ اپنا فرض ادا کر چکے، اور ان کا حقوق ہے وہ ادا ہونا باقی ہے۔ ان کے نیکیوں سے قبول کرو۔ اور ان کے جہول سے درگزر کرو۔

(بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس مرض میں وفات پائی اُن میں باہر تشریف لے گئے، یہاں تک کہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر فرمایا یہ اتنا بد لوگ بڑھتے جا رہے گے اور انصار گھٹتے جا رہے گے، یہاں تک کہ لوگوں میں ایسے رہ جائیں گے جیسے کھانے میں نمک میں کریم میں سے کوئی حصہ دیا جائے جس سے کچھ لوگوں کو نقصان اور دوسروں کو فتنہ پہنچائے تو ان کے نیکیوں سے قبول کرو اور ان کے جہول سے درگزر کرو۔ (بخاری)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما اور ان کے بڑوں کی۔ (مسلم)



حضرت ابو امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ انصار کے گھرانوں میں سے سب سے بہتر جو بخاری ہیں، پھر بنو عبد الاشج، پھر بنو عمارت بن غزوہ، پھر بنو سعد واند انصار کے ہر گھرانے میں بہتری ہے۔  
(متفق علیہ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا اور حضرت زبیر و حضرت مقداد کو۔ دوسری روایت میں حضرت مقداد کی جگہ حضرت ابو امیہ ہے۔ فرمایا کہ جاؤ یہاں تک کہ تم روزہ خانہ تک پہنچ جاؤ۔ وہاں ایک عورت ہے جس کے پاس خط ہے۔ وہ اس سے لے لینا۔ پس ہم اپنے گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے چل پڑے یہاں تک کہ روزہ کے پاس پہنچ گئے تو وہاں ہمیں ایک عورت ملی۔ ہم نے کہا کہ خط نکال دو۔ اس نے کہا کہ میرے پاس خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا کہ خط نکال دو ورنہ ہم تمہاری حاسہ تلاشی لیں گے۔ اس نے وہ اپنی چوٹی سے نکال دیا۔ ہم اسے لے کر بھی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ وہ حضرت عاتب بن ابی بنسہ کی طرف سے بعض مشرکین مکہ کے نام تھا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعض باتیں اُنھیں بتاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے عاتب ایہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ بار رسول اللہ! میرے سارے ملے میں جلدی نہ کیجیے۔ میں ایسا آدمی ہوں کہ قریش میں ابسا تھا جبکہ میں اُن میں سے نہیں ہوں اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں انہیں ان سے رشتہ داری ہے جو مکہ میں ان کے مال و املاک کی حفاظت کرتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ جب میرا ان سے کوئی لیسبی تعلق نہیں ہے تو ان پر کوئی احسان کروں تاکہ رشتہ داری کی جگہ کام آئے۔ میں نے اپنے دین سے کفر و ارتداد اختیار کر کے یا اسلام کے بعد کفر سے راضی ہو کر ایسا نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا ہے۔ حضرت عکرم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے کہ اس منافق کی گردن اکھاڑ دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ طرفہ بدر میں شریک ہوئے تھے اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے حالات پر مطلع ہوتے ہوئے

۵۹۹۲ وَعَنْ أَبِي أَسْبَغٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو الْخَزَرِجِ ثُمَّ بَنُو عَصِيٍّ الْأَشْجَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزَرِجِ ثُمَّ بَنُو سَعْدَةَ ذَرَفِي كُلُّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۹۳ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ فِي رِوَايَةٍ وَأَبَا مَرْثَدَةَ بَدَلِ الْمِقْدَادِ فَقَالَ أَطْلِقُوا عَنِّي تَأْتُوا كَوْفَةَ خَارِجَ فَإِنَّ فِيهَا طُعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخَذْتُهَا مِنْهَا فَكَأْتُ طُعِينًا يَتَعَاذِي بِكَامِلِنَا حَتَّى أَتَيْتُكَ إِلَى الرَّؤُوسَةِ فَإِذَا الْحَبْنُ بِالطُّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَخَرَجْنَا الْكِتَابَ أَوْ لَمْ تَقِيْنِي الْكِتَابَ فَخَرَجَتْهُ مِنْ يَدِهَا فَخَذْتُهَا فَاتَيْتُكَ بِهِ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ عَاتِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى تَابِ مِنْ الْمَشْرُوكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُعَذِّبُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَاتِبُ مَا هَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَجْعَلْ عَلَيَّ إِلَى كَيْفِ أَمْرٍ مُلْتَصِفًا فِي قَوْلِي وَلَوْ أَنَّنِي مِنَ الْقَوْمِ وَكَانَ مَعِي مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهَوَّ قَرَابَةُ يَحْمُوتُ بِهَا أَمْوَالُهُمْ وَأَهْلِيهِمْ بِمَكَّةَ فَحَبَبْتُ لَأَذْ فَاتَرَفَى ذَلِكَ مِنَ الشَّيْءِ فَنِمْتُ أَنْتَ اتَّخِذْ فِيهِمْ بَدَلًا يَحْمُوتُ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا رَأْيًا إِذَا عَنَ وَنَجِي وَلَا رِضَى بِكَفَرٍ بَعْدَ الرِّسَالَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبٌ قَدْ صَدَّقْتُكَ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصْرِبُ عَنْكَ هَذَا الْمُنَافِقَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

فرمایا کہ جو چاہو مل کر دانتا رہے جیسے جنت واجب ہو گئی ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: اے ایمان والو! اپنے اور میرے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

(۱۱:۴۰ - متفق علیہ)

حضرت رفاعة بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو حضرت جبریل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ابی بدر کو اپنے میں کیسا شمار کرتے ہیں؟ فرمایا کہ مسلمانوں میں سب سے افضل یا اس کے مانند کلمہ کہہ کر اسی طرح ہم بدر میں شامل ہونے والے فرشتوں کو شمار کرتے ہیں۔

(بخاری)

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اُمید رکھتا ہوں کہ بدر اور حدیبیہ میں شامل ہونے والا ان شاء اللہ تعالیٰ ایک بھی جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ہر ایک تم میں سے اس پر وارد ہونے والا ہے (۱۱:۱۹) فرمایا کیا مسلمان نہیں ہو کر فرماتا ہے: ہر ہم پر ہر گارویں کو بچا میں گئے (۱۲:۱۹) دوسری روایت میں ہے کہ اصحاب حضور میں سے ان شاء اللہ تعالیٰ کوئی جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ جنھوں نے اس کے نیچے بیت کی تھی۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صلح حدیبیہ کے روز ہم خود سوا فرار تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ آج تم تمام اہل زمین سے بہتر ہو۔

(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تیسرا المار پر چڑھے اس کے اسنے غن و سان کے مابین گئے جتنے بھی امر اہل کے سان کیے گئے تھے۔ چنانچہ سب سے پہلے جو اس پر چڑھا وہ اسے گھوڑے تھے یعنی بنی خزرج کے۔ پھر وہ متواتر چڑھتے رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَظْلَمَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ أَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجِبَتْ لَكُمْ الْجَنَّةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَدْ عَقَرْتُمْ لَكُمْ فَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا وَاَعِدُوا فِي وَاَعِدُوا لَكُمْ وَلِيَاءَ -

(متفق علیہ)

۵۹۴۷ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ قَالَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ مَا أَتَيْتُكُمْ أَهْلُ بَدْرٍ فَيَكْفِيكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ يَكْفِي تَعْوَهَا قَالَ وَكَذَلِكَ مِنْ لَدُنْكَ مَنْ لَدُنْكَ مِنَ الْمَكِيدَةِ

(رواه البخاری)

۵۹۴۵ وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا رَجْوَا أَنْ لَا يَدْخُلَ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ أَحَدٌ يَبِيَّةٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنْ كَانَ مِنَ الْإِنْسَانِ فَكَانَ لَكُمْ سَمِيحٌ يَقُولُ تَقَرَّبْتُ إِلَى النَّبِيِّ وَالْقَوَا فِي رِوَايَةٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدًا إِلَّا يَنْتَبِأَ يَتَعَوَّا تَعَوَّاهَا -

(رواه مسلم)

۵۹۴۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ النَّبِيُّ وَأَزْوَاجُهُ قَالُوا لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ -

(متفق علیہ)

۵۹۴۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَعَّدَ الشَّيْبَةَ تَزَيَّيْتُ الْمَرَارَ فَإِنَّهُ يَحْطُ عَنْهُ مَا حَاطَ عَنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَوَّغَهَا حَيْلًا خَيْلُ بَنِي الْخُزَاجِ ثُمَّ كَامَ الثَّامِسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



كَلِمَةٍ مَّغْفُورَةٍ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ  
فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْتُ تَعَالَي سَتَغْفِرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ أَجِدَ مَنْ لَقِيَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ  
أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)  
وَدُرُكُ حَدِيثِ أَبِي قَتَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَقِيَ بَنِي تَغْلِبَ لَأَنَّهُمْ آمَنُوا بِأَنْ أَكْفَرُوا  
عَلَيْكَ فِي بَابِ أَهْلِ مَضَالِيقِ الْعَنَانِ -

فرمایا کہ تم سب کو بخش دیا گیا ہے سوائے سرخ اونٹ والے کے۔ ہم اُس  
کے پاس گئے اُنہ کو کہہ کر اُڑتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے  
آپ کے لیے دعائے مغفرت کروائیں۔ اُس نے کہا اچھی کسی گم شدہ چیز  
کو پالینا مجھے تیار سے بزرگ کی دعائے مغفرت سے زیادہ محبوب  
ہے (مسلم) اور حدیث اُس میں ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا اِنَّ اللَّهَ اَفْضَرُ اَنْ اَفْضَرَا عَلَيْكَ  
والی فضائل القرآن سے بدلے باب میں مذکور ہو چکا ہے۔

### دوسری فصل

۵۹۴۸ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ أَقْبَلْتُ مَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَهْلِي  
أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَآهَتَانِ وَأَبِي بَكْرٍ وَآهَتَانِ  
بَعْدِي ابْنِ أُمِّ عَسَدٍ وَفِي رِوَايَةٍ حُدَايَةَ فَاحَدٌ كَرَّ  
أَبْنُ مَسْعُودٍ قَصْدًا فَوَكَاهُ ذَلِكَ وَلَمْ يَسْكُتْ يَعْقِدِ ابْنُ  
أُمِّ عَسَدٍ -

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میرے بعد میرے اصحاب میں سے ابو  
بکر اور عمر کی پیروی کرنا اُنہ عمار کی سیرت کو اختیار کرنا اور ابن ام عاصد  
کے قول کو مضبوطی سے پکڑنا۔ دوسری روایت میں حضرت حذیفہ سے  
وَسَكَتُكَ يَعْقِدُ ابْنُ أُمِّ عَسَدٍ کی جگہ ہے کہ جو تم سے ابن مسعود  
بیان کریں اُس کی تصدیق کرنا۔

(ترمذی)

۵۹۴۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَتَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مَكْرُومًا أَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَكْرُومٍ  
لَأَهْرُتُ عَلَيْهِمَا ابْنُ أُمِّ عَسَدٍ -

حضرت امی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں مکرور ہوں کسی کو امیر مقرر  
کرنا تو ابی ام عاصد کو مقرر کرتا۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

۵۹۵۰ وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ  
الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُبَيِّدَ لِي خَلِيَّتَ صَالِحًا  
فَيَسِّرَ لِي أَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِي سَأَلْتُ  
اللَّهَ أَنْ يُبَيِّدَ لِي خَلِيَّتَ صَالِحًا فَوَقَّعْتُ لِي فَقَالَ  
مِنْ أَيْنَ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جِئْتُ  
الْكُوفَةَ الْحَمِيرَ وَأُطْلِبُهُ فَقَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ سَعْدُ  
بِئْنَ مَا إِلَيْكَ مُجَابِبُ الدَّعْوَى وَابْنُ مَسْعُودٍ صَالِحٌ  
كَلَّمَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعْلِي  
وَحَدَّثَ يَفْتِي صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

خیمہ بن ابی سبرہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا  
تو اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے نیک ہم نشین میسر فرمائے۔ پس اُس  
نے مجھے حضرت ابی ہریرہ میسر فرمائے۔ میں اُس کی خدمت میں بیٹھا  
اور عرض گزار ہوا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ مجھے نیک ہم  
نشین فرمائے تو آپ مجھے عطا فرمائے گئے ہیں فرمایا تم کہاں کے رہتے  
تھے ہریرہ عرض گزار ہوا کہ اہل کوفہ سے ہوں۔ بھائی عرض کرنے اور  
ماصل کرنے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا کہ تم میں سعد بن ابی معبد نہیں ہیں جن کی  
دعا قبول ہے۔ اور ابن مسعود جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
طہارت اللہ تعالیٰ میں ایک واسطہ ہیں اور مدنیہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَمَانُ ابْنِ أَبِي حَبَابٍ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ قَبِيْطٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَمَانُ مَسِيْحُ ابْنِ كَثَابَةَ يَحْيَى ابْنُ إِدْرِيسَ وَابْنُ أَبِي حَبَابٍ.

(رواه القزويني)

۵۹۴۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ نَعَمْ الرَّجُلُ عُمرُ نَعَمْ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَعَمْ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ الْحَضِرَةِ نَعَمْ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَبِيْطٍ بَنِي شَمَّانٍ نَعَمْ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نَعَمْ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْجَمْرَةِ (رواه القزويني وقال هذا حديثٌ عَرِيضٌ)

۵۹۴۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَقَّ تَشَقَّقَ إِلَى ثَلَاثَةِ عَوِيٍّ وَعَمَّا رَوَّاهُ (رواه القزويني)

۵۹۴۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَلِدْ لَمْ يَمُتْ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْخَلْقِ (رواه القزويني)

۵۹۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَيْرُ عَمَلٍ بَيْنَ الْأَمْرِينِ إِلَّا الْخَيْرُ أَشَدُّ هَمًّا (رواه القزويني)

۵۹۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا خَلَعْتُ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمَنَافِقُونَ مَا أَحَبَّ جَنَازَتَهُ فَوَلَّكَ يُحْكِمُ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ قَبْلَهُ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ (رواه القزويني)

۵۹۴۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَظَلَّتْ الْخَضِرُ أَوَّلًا أَقَلَّتْ الْعَبْدَةُ أَصْدَقَ مِنْ آيَةٍ ذَرِيَّةٍ (رواه القزويني)

علیہ وسلم کے بار بار ہیں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک کے طفیل شیطان سے بچایا بچا ہے اور مسلمان جراحیل و فرائین و کتابوں واسے ہیں۔ (ترمذی)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر اچھے آدمی ہیں، عمر اچھے آدمی ہیں، ابوجہلہ بن الجراح اچھے آدمی ہیں، اسید بن حضیر اچھے آدمی ہیں، ثابت بن قیس بن شماس اچھے آدمی ہیں، معاذ بن جبل اچھے آدمی ہیں، اللہ صانع محمد بن جوح اچھے آدمی ہیں۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اللہ کا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیگم جنت کو علی و عمار اللہ مسلمان تین آدمیوں کا اشتقاق ہے۔ (ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمار نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ رآنے کی اجازت مانگی۔ فرمایا اخص اجازت دے دو۔ پاکیزہ اللہ پاک باز خوشش آمدید۔ (ترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عمار کو جب بھی دُعا سوں کے درمیان اختیار دیا گیا تو انھوں نے مشکل کو اختیار کیا۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقوں نے کہا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باعث ان کا جنازہ ہلکا ہو گیا۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: اُسے زشتے اٹھائے ہرنے تھے۔ (ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آسمان کے کسی پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے ایسے شخص کو اٹھایا نہیں جو اللہ سے زیادہ سچا ہو۔ (ترمذی)



٥٩٤. وَكَانَ إِثْمُ ذِي قَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظْلَمَ الْخَضِرَاءُ وَلَا أَظْلَمَ الْغُبَرَاءُ  
مِنْ ذِي نَهْجَةٍ أَصْدَقَ وَلَا أَقْنَى مِنْ إِبْنِ ذِي قَارٍ شَبِيرُ  
عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ يَعْصِي فِي الزُّهْدِ -

(رواه الترمذی)

٥٩٤٨ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَكَ الْمَوْتُ  
كَانَ الْقَبْرُ مَلُوحًا عِنْدَ الرِّجْلِ وَنَدَّ عَزِيمَةً  
الْبُتْرَاءَ قَوْلَهُ سُبْحَانَ دَعْوَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَدَعْوَةَ  
عَبْدِ اللَّهِ مِنْ سَلَاةٍ كَيْفَ كَانَ يَهْتَدِي فَاسْتَمَرَ  
أَتَى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ النَّخَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاسْتَمَرَ يَقُولُ  
أَنَّهُ عَاشَرَ مَشْرُوقٍ فِي الْجَنَّةِ.

(روایا از ائمہ اربعین)

٥٩٤٩ وَعَنْ حَدِيثِهِ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
كُفِّرْنَا عَنْ ذُنُوبِنَا أَوْ لَا أَسْتَغْفِرُكَ عَلَيْنَا كَفَرْنَا  
عَنْ يَسَعٍ وَلَكِنْ مَا حَذَّرَكَ حَدِيثُكَ فَقَصَصْنَا قَوْلَهُ وَمَا  
أَقْرَبَكُمْ عِندَ اللَّهِ فَأَقْرَبُكُمْ -

(رواه الترمذی)

٥٩٨٠ وَعَنْهُ كَانَ مَا أَحَدٌ مِنَ الثَّامِسِ شِدْرِيَّةً  
الْقِسْمَةُ إِلَّا أَنَا أَخَذْتُهَا عَلَيْهِ إِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْكٍ  
فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لَا تَصْرُفْكَ الْقِسْمَةُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَسَمِعْتُ  
عَنْهُ وَأَقْرَأَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمُنْذَرِي).

٥٩٨١ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِ النَّبِيِّ مَسْبُوحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَرَى اسْمًا إِلَّا قَدْ نُسِيتُ وَلَا نُسِيئُهُ حَتَّى تُبَيِّنَ فَمَكَاهُ عَبْدُ اللَّهِ وَحَكَمَهُ بِتَمْرِهٖ يَدِيَّةً -

رَبَّكَاهُ الرَّحْمٰنِ

٥٩٨٢ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمِيْرٍ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِمَعَاذِيَّةِ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آسمان نے کسی پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے کسی ایسے کو نہیں اٹھایا جو ابوذرؓ سے زیادہ سچ بولنے والا اور دغا دار ہو۔ وہ زید بن عسائی بن مریم سے مشابہت رکھتے ہیں۔

(تقریبی)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو فرمایا: چار حضرات سے علم حاصل کرو۔ حکیم ابوہریرہ، سلمان، ابن مسعود و عبد اللہ بن سلام سے جو یہودی سے مسلمان ہو گئے تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ دس مہینے لوگوں میں سے دسویں ہیں۔

(قرنی)

حضرت خلیفہ رومی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض  
گزار ہوئے کہ اس آپ خلیفہ مقرر فرمادیں، فرمایا اگر میں تم پر خلیفہ  
مقرر کر دوں گا تو تم نے اُس کی نافرمانی کی تو مذہب دینیہ جاتے ہو گئے لیکن  
خلیفہ تم سے جو بات کہیں اُن کی تصدیق کرنا اور عبد اللہ بن مسعود جو  
میں سے جو بات کہیں وہی پڑھو۔ (ترمذی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ کوئی ایک شخص میں ایسا نہیں ہونے  
میں جتنا بڑا ہوگا اُسے میں اُس سے ڈرتا رہا ہوا ہے میں محمد بن مسلمہ  
کے کہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے  
سنا ہے کہ میں نے فقہان نہیں دے گا۔ روایت کیا ہے ابو داؤد  
نے اور سکتا کیا جبکہ عبدالمعظم متذہبی نے اس کو ہرگز روکا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زینب کے گھر میں چڑخا رکھا تو فرمایا  
اسے عائشہ! میرے خیال میں اسما نے مجھ کو بیاہے تم اس کا نام  
نہ رکھنا یاں تک کہ میں اس کا نام رکھوں۔ پس آپ نے اس کا عہدہ  
نام رکھا اللہ مجھ کے ساتھ اس کی تحنیک فرمائی جو سب مساک میں تھی (ترمذی)

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ سے یہ دعا

فرمائی: اے اللہ اسے جاہلیت دیتے والا اور جاہلیت یافتہ بنا دے اس کے  
ذریعے جاہلیت فرما۔ (ترمذی)

حضرت حذیفہ بن عابد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دوسرے لوگ مسلمان ہوئے  
اور عمر بن العاص ایمان لائے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث  
غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔

حضرت حباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے نے تو فرمایا: کیا بات ہے کہ میں تمہیں پریشان  
حال دیکھتا ہوں؟ عرض گزار ہوا کہ میرے آبا جہان شہید ہو چکے۔ پیچھے  
بال بچے اور قرض چھوٹا ہے۔ فرمایا کیا میں تمہیں بشارت نہ دوں کہ اللہ  
تعالیٰ نے تمہارے والدِ محترم سے کیسے ملاقات کی؟ عرض گزار ہوا: یا  
رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی سے کام نہیں فرمایا مگر  
ہم سے کہ پیچھے سے، لیکن تمہارے باپ کو زندہ کر کے بالمشافہ کھنگو  
فرمائی کہ اسے میرے بندے! مجھ سے تنہا کر دے عطا فرمادیں گوہر میں گزار  
جو کہ اسے اب مجھے تنہا کر دے گا وہاں تیری دہلیز میں قتل کیا جائے گا۔ یہ فرمایا کہ اگر  
میری طرف سے فیصلہ ہو گا کہ یہاں سے واپس نہیں جائیں گے پس یہ بات نقل ہوئی۔  
اور جب اللہ تعالیٰ کہ وہ میں قتل کر دے گا میں نے اسے شمار نہ کرنا (۱۶۹:۳ ترمذی)  
اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
میرے لیے پچیس مرتبہ دعا کیے مغفرت فرمائی۔

(ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہنے ہی بھر سے ہوئے باہوں اللہ نبارا کو وہ  
قدیموں کے ہیں کہ جس کی پیدائش کی جاتی۔ اگر وہ اللہ کے بھر سے پر  
قسم کیا بیٹھے تو وہ اسے سچا کر دیتا ہے اُن میں سے ایک براء بن مالک  
ہیں۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور ابی ہریرہ نے دلائل البیوۃ میں۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسکا ہر کہ میرے خاص مشیر بن کی طرف  
سیرایاں طبع ہے، میرے اہل بیت ہیں اور میرے دلی دوست اعدا  
ہیں۔ اُن کے بڑوں سے دُور نہ کرو اور اُن کے نیک لوگوں سے

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُمَا وَثِقَةً بَيْنَنَا وَابْنِيهِ -  
(رواہ الترمذی)

۵۹۸۳۔ وَعَنْ حُفَيْفَةَ بْنِ عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ النَّكَاسُ وَأَمِنْ مَعَهُ  
بْنُ النَّكَاسِ - (رواہ الترمذی) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ  
غَرِيبٌ وَلَكِنْ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي

۵۹۸۴۔ وَعَنْ سَهَابٍ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا حَبِيبُ مَا لِي أَرَاكَ مُتَكَبِّرًا  
قُلْتُ اسْتَفْهَمْتُكَ وَأَنْتَ تَذَكُّرُ عَيْنًا لَا وَدَيْنًا قَالَ أَفَلَا  
أَبْشُرُكَ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ بِهِ أَمَّا كَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ دُونِ حِجَابٍ وَ  
أَخْبَنِي أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كَيْفَ أَخَا قَالَ يَا عَبْدِي تَسْمَعُ  
عَلَيَّ أَهْطُكَ قَالَ يَا رَبِّ تُعَذِّبُنِي فَأَقْتُلْ فِيكَ  
ثَانِيَةً قَالَ الزَّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّكَ قَدْ سَبَّيْتَنِي  
وَبَعَثَنِي إِلَيْكَ لَا يَسْجَعُونَ فَتَوَلَّيْتُ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ  
قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَالًا أَلَا يَ-

(رواہ الترمذی)

۵۹۸۵۔ وَعَنْهُ قَالَ اسْتَفْهَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً -

(رواہ الترمذی)

۵۹۸۶۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمَنِي أَشْعَثُ أَخْبَرُ ذِي طَمَرَيْنِ  
لَا يُؤَدُّ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَذُكُّ مِنْهُمْ الْبَرَاءُ  
بْنُ مَالِكٍ - (رواہ الترمذی) وَابْنُ هُرَيْرٍ فِي ذِكْرِ  
الْمُبَوَّاتِ

۵۹۸۷۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْلَمُونَ أَنَّي أَوْعَى إِلَيْهَا أَهْلُ  
بَيْتِي طَلَنَ كَرِشِي الْأَنْصَارُ فَأَعْتَدُوا عَنْ مُسَيِّئِهِمْ  
وَأَقْبَلُوا عَنْ مُجْنِبِهِمْ - (رواہ الترمذی) وَقَالَ



قبول کرو۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اشرار اور آخری حق پر ایمان رکھتا  
ہو وہ اہل جہنم سے عداوت نہیں رکھے گا۔ (اسے ترمذی نے روایت  
کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انسؓ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اپنی قوم کو میرا سلام کہنا کیونکہ میرے علم کے مطابق وہ بڑے پاک دامن لوگوں میں سے ہیں۔ (ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حاطب کا ایک عہد نامہ ان کی شکایت کرنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بادشاہ میں حاضر ہوا۔ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! حضرت حاطب غزوہ بدر میں داخل ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صحت پرستے ہو، وہ اس میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ وہ غزوہ بدر اللہ صلح حدیبیہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ اگر تم منہ پھیرو گے تو وہ تمہاری جگہ دوسرے لوگ بدل دے گا پھر وہ تمہارا ہے جیسے نہیں ہوں گے (۳۸:۴۷) لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ اگر ہم منہ پھریں تو انھیں ہماری جگہ لے آئے گا۔ پھر ہمارے جیسے لوگ نہیں ہوں گے؟ آپ نے حضرت سلمان فارسی کی تھوڑی پر لاؤ مار تے ہوئے فرمایا۔ یہ افسانہ کی قوم، اگر دین ثریا کے پاس بھی جاتا ہے تو وہیں بھی لوگ آئے پائے (ترجمہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں غیبروں کا درگاہ بجز آنور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اُن پر یا اُن کے جن پر تبارکی نسبت یا تبار سے بعق کی نسبت نہ پاؤں اور احمدا درکھتا ہوں۔

(قرنی)

هَذَا أَحَدُ يَتَحَسَّنُ

٥٩٨٨ وَكَانَ ابْنُ عَتَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَخْضُ الْأَنْصَارُ أَحَدًا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ  
الْيَوْمِ الْآخِرِ - (رَوَاهُ الْأَرْبَعُونَ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ  
صَحِيحٌ مُتَّفَقٌ

٥٩٨٩ وَعَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُرَأَ قُرْآنُكَ السَّلَامُ قَرَأْتَهُمْ مَا عَزَمْتَ أَوْفَى صَبْرًا  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٥٩٩٠ وَعَنْ حَازِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَاطِبِ بْنِ حَازِمٍ رَأَى  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَوَا حَاطِبًا إِلَى رَسُولِ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْدٌ مُجْدَنٌ حَاطِبُ الْبَغَارِ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ لَا يَدُ لَهَا  
فَمَا كَذَبْتَ شَيْئًا هَذَا قَالَ لَيْدٌ مُجْدَنٌ -  
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

[illegible]

۵۹۹۲ وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتْ الْأَحَابِدُ عِنْدَ رَسُولِ  
 ۵۹  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْمُرُ بِهِنَّ وَلَا يَنْهَى عَنْهُنَّ وَأَنْتُمْ قُرْبَى  
 بَيْنَهُنَّ وَبَيْنَهُمْ

(رواه الترمذی)

تیسری فصل

٥٩٩٣ عَنْ عِيقَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي سَبْعَةَ تَجَلَاءَ وَرُقَبَاءَ وَصِيَّتِ  
أَنَا أَرْبَعَةٌ عَشْرَ كُنَّا مِنْهُمْ قَالَ أَنَا وَابْنُ أَبِي  
جَعْفَرٍ وَحَمْرَةَ وَابْنُ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعِبُ بْنُ  
عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلَمَانَ وَعَتَاةٌ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ  
مُسْعُودٍ وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کے ساتھ بزرگوار اور محافظ مافی ہوتے تھے جبکہ مجھے چودہ عطا فرمائے گئے ہیں۔ جو ہر شخص گزارا ہوئے وہ کون ہیں؟ فرمایا کہ میرے سے دونوں بیٹے، جعفر، حسنؑ، ابو بکر، عمرؓ، حبيب بن کثیرؓ، بلالؓ، سلمانؓ، عمارؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، ابوذرؓ اور مقدادؓ۔

(قرنی)

(رواه القومون)

٥٩٩٧  
٤١  
وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ كَانَ يَتَّبِعُنِي  
وَبَيْنَ عَمَّارٍ مِنِّي يَأْسِرُ كُلَّمَا فَاعْلَقْتُ لَهُ فِي الْقَدْرِ  
فَأَنْطَقَ عَمَّارٌ يَشْكُوَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَبَاوُ خَالِدًا وَهُوَ يَشْكُوهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهُ دَلَالِي يَدِي إِلَى الْأُ  
غْلِظَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِنٌ لَا  
يَسْكُمُ فَبَكَى عَمَّارٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْإِسْرَاءُ  
فَرَقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ وَقَالَ هُنَّ  
عَذَابِي عَمَّارًا أَعَادَهُ اللَّهُ وَمِنْ أَلْبَعَصَ عَمَّارًا أَبْقَضَهُ  
اللَّهُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ يَتَّبِعُنِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ  
رِضَا عَمَّارٍ فَلَقِيتُ بِهَا رَضَى كَرَفِي.

۵۹۹۵ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّكَ كَانَ يَجْعَلُ رَسُولَ  
 ۴۲ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَالِدٌ سَيْفٌ قَتَلَ  
 سَيُوفِي اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ وَنِعْمَ تَتَى الْعَشِيرَةَ

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

٥٩٩٤ وَعَنْ جَبْرِ عَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَمَلَائِكَتُهُ  
 أَرْبَعَةٌ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ يَعْجِبُهُمْ وَيُحِبُّهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 لَنَا قَالَ عَنِ النَّاسِ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَأَبْرَدِي  
 السِّمْقَاءُ أَدْرَسْتُمَا أَهْلَ مَدِينَةٍ يَعْجِبُهُمْ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے اور عمار بن یاسر کے درمیان کچھ ناجاتی تھی۔ میں نے جنگوں میں سخت کلائی کی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت عمار شکایت کرتے حاضر ہو گئے۔ پس خالد آئے اور وہ بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُن کی شکایت کرنے لگے۔ وہ اُن کے لیے سخت الفاظ استعمال کرتے رہے اور اُن میں اضافہ ہی کرتے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضر ہوئے اور کچھ نہ فرمایا۔ حضرت عمار روپڑے اور عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا آپ انہیں دیکھتے نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھا کر فرمایا: جو عمار سے دشمنی رکھے اُس سے اللہ تعالیٰ دشمنی رکھتا ہے اور جو عمار سے محبت رکھے اُس سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے۔ حضرت خالد کا بیان ہے کہ میں باہر نکلا تو مجھے حضرت عمار اور حضرت ابوجہیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہ خالد اللہ عزوجل کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ اور وہ اپنے قبیلے کا اچھا نوجوان ہے۔ ابن دؤنوں کو احمد نے روایت کیا ہے۔

حضرت بزرگوار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بیگم اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے پیارا فرما دے محبت رکھنے کا حکم فرمایا ہے اور مجھے بتایا ہے کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔ عربوں کی گنجی کہ یا رسول اللہ! ہمیں ان کے نام بتائیے۔ فرمایا کہ علی ان میں سے ایک چرخہ پر تین دنہ فرمایا نیز ابوذرؓ،



وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يَحْبِبُهُمْ. (رواہ الترمذی) وَقَالَ هَذَا  
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۵۹۹۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ  
سَيِّدُنَا وَأَعْتَقْتُ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا.

(رواہ البخاری)

۵۹۹۸ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ بِلَالَ بْنَ  
رَبَاعٍ يَقُولُ إِنَّ كُنْتُ إِشْرَاقًا لِنَبِيِّنَا فَاسْتَوَيْتُنِي  
فَلَنْ كُنْتُ لَكُمْ إِشْرَاقًا لِنَبِيِّنَا وَفَوَقَ عَنِّي دَعَاكَ اللَّهُ.

(رواہ البخاری)

۵۹۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي مَجْهُودٌ

فَأَرْسَلَنِي بَعْضُ نِسَائِهِمْ فَقَالَ لِي وَالَّذِي بَعَثَكَ  
بِالْحَقِّ مَا عُنِيَ إِلَّا مَا لَمْ أَتُفَرِّقْ أَرْسَلَنِي أَخَذَنِي

فَقَالَ لِي وَمَنْ ذَاكَ وَقُلْتُ كَلِّمْنِي وَمَنْ ذَاكَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُعِيقُ

بِرَحْمَةِ اللَّهِ فَمَا مَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُعَالِفُ لَوْ  
أَبْطَلْتَهُ فَقَالَ آتَاكَ رَسُولُ اللَّهِ فَاتَّقِ بِهِ إِلَى وَجْهِهِ

لَكَانَ لِإِشْرَاقِهِ مَعَهُ وَمَنْ لَكَ قُلْتُ لَا لَأَهْلِي  
وَبَنَاتِي قَالَ فَعَلَيْهِمْ بَرِيئَتِي وَتَوَمَّنِيهِمْ قَدْ أَهْلَكُوا

صَبِيغَتَا قَائِدِي أَتَاكَ كُلُّ قَائِدٍ أَهْلِي بِسَيِّئِ كُلِّ  
فَتَوَجَّهَ إِلَى التَّوَابِخِ فِي تَصْلِيحِهِمْ فَاتَّقِ لَكَ

فَقَعْدًا قَائِدُ كُلِّ الصَّبِيغِ وَمَا تَأْخُذُ وَيَنْ قَائِدًا أَصْبَحَ  
عِنْدَ إِيَّايَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَبَّبَ اللَّهُ أَوْجُهَهُ  
اللَّهُ مِنْ قُلَانٍ وَقُلَانٍ قَرَفِي رَوَايَةُ وَشَدَّةُ وَلَمْ

يُسْجَأَ بَأَطْلَعَةٍ وَفِي آخِرِهَا قَاتَزَكَ اللَّهُ تَعَالَى  
وَلَوْ تَرَوْنَهُ عَلَى الْفَسْرِ هُمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ فَمَصَاصَةٌ

(متفق عليه)

۶۰۰۰ وَعَنْهُ قَالَ تَزَلُّنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَقْدَادُ بْنُ سُلَيْمَانَ. مجھے ان سے محبت رکھنے کا حکم فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ ان سے محبت  
رکھتا ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا  
حضرت ابوبکرؓ ہمارے سردار حضرت بلالؓ کو آزاد کیا تھا۔

(بخاری)

تیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ حضرت بلالؓ نے حضرت ابوبکرؓ  
سے کہا: اگر آپ نے مجھے اپنے لیے غریب ہے تو دے کے رکھے اور اگر

اللہ کے لیے غریب ہے تو مجھے اللہ کے کام کرنے کے لیے چھوڑ دیجیے۔  
(بخاری)

حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا:

میں مجبور ہوں آپ نے اپنی ایک زوجہ مطہرہ کی طرف پیغام بھیجا۔ وہ عورت  
گزار ہو میں یہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بڑا

فرمایا ہے، میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ پھر دوسری کی طرف  
پیغام بھیجا۔ انھوں نے بھی یہی عرض کیا۔ تو تیسرے سب اسی طرح عرض گزار

ہوئیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس کی کہانی  
کے رسول اللہ تعالیٰ اس پر دم فرمائیے گا۔ پس انصار میں سے ایک آدمی

کھڑے ہو گئے جن کا پر ظہر تھا مانتا ہے اللہ عرض گزار ہوئے۔ یہ رسول اللہ  
میں۔ پس وہ اسے اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے فرمایا کہ یہ ظہر اپنے پاس

کوئی چیز ہے یا نہیں اگر نہیں تو میرے بچوں کا کھانا ہے فرمایا کہ انھیں بلا پشیمان  
کر نکالو۔ جب باطلہ علیؓ آئے تو یہاں کسی کریم کو کہتا ہے میں جب وہ کھانے کے لیے

اپنا آؤ بعد کے ظہر چلے دیت کرے کے لیے کھڑی ہونا آؤ اسے بھی دینا پس یہی کیا،  
وہ مجھے رہے۔ اعلان نے کہا اٹھایا اور ان دونوں نے جو کچھ لیا۔ جب کہ وہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کو مردانہ فلاح عورت کی کارگزاری سے بہت دلفریب ہوا

ہے۔ دوسری روایت میں بھی اسی طرح ہے لیکن حضرت ابوطالبؓ کا نام نہیں آتا  
اس کے آخر میں ہے۔ اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ

انھیں شدید محتاجی ہو۔ (۹۰: ۵۹۱ - متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کے ساتھ ہم منزل پر آئے، لوگ گزرنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے: اسے ابو ہریرہ بایہ کون ہے؟ میں عرض کرتا کہ غلام ہے۔ فرماتے کہ اللہ کا اچھا بندہ ہے۔ فرماتے یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا کہ غلام۔ فرماتے کہ یہ اللہ کا بڑا بندہ ہے۔ یہاں تک کہ خالد بن ولید گزرنے تو فرمایا کہ یہ کون ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ خالد بن ولید۔ فرمایا کہ خالد بن ولید اللہ کا اچھا بندہ ہے اور اللہ کی تمام اہل میں سے ایک تموار ہے۔

(ترمذی)

حضرت امیر بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار عرض گزار ہوئے: یا نبی اللہ! ہم نبی کے پیرو کار ہونے میں جبکہ ہم نے آپ کی پیروی کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم میں سے ہماری پیروی کرنے والے بنائے، آپ نے یہ دعا فرمائی (بخاری) حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم عرب کے قبیلوں میں سے اچھا کوئی قبیلہ معلوم نہیں ہوتا جس کے شہید انصار سے زیادہ ہوں اور قیامت کے روز ان سے سزا ہو۔ حضرت انس کہ بیان ہے کہ غزوہ اُحد کے اندر ان میں سے شہید ہوئے اور بیشتر بڑے ہونے کے روز اور حضرت ابوبکر کے مد میں جنگ یمامہ کے اندر شہید (بخاری)۔ قیس بن ابرہام سے روایت ہے کہ بدری صحابہ کا وظیفہ پانچ پانچ ہزار تھا اور حضرت عمر نے فرمایا تھا کہ میں ان کو ہمدانیوں پر ضرور فضیلت دوں گا۔

(بخاری)

وَسَلَّمَ مَذْزُلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمْزُونَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا أَيُّهَا هَذِهِكَ فَأَقُولُ فَلَانٌ فَيَقُولُ يَعْمَرُ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا وَيَقُولُ مَنْ هَذَا فَأَقُولُ فَلَانٌ فَيَقُولُ يَحْسُ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا أَحْسَنُ مَوْحَاِلِدُ بْنُ الْوَيْثِيِّ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَيْثِيِّ فَقَالَ يَعْمَرُ عَبْدُ اللَّهِ خَالِدُ بْنُ الْوَيْثِيِّ سَيِّفٌ مِّنْ سَيِّفِي اللَّهِ -

(رواہ الترمذی)

۴۰۰۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ لِي الْأَنْصَارُ يَا لَيْحًا اللَّهُ لَيْحِي أَشْبَهُ قَاتَا قَدِ اتَّعَمْتُ لَوَادِمُ اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا وَمَنَا قَدْ عَابَهُ -

(رواہ البخاری)

۴۰۰۲ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا تَعْلَمُ حَيَاتِي مِنْ لَحْيَا الْعَرَبِ أَكْثَرَ مِمَّا أَكْثَرَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ أَنَسٌ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ وَيَوْمَ بَدْرٍ مِائَةٌ سَبْعُونَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ سَبْعُونَ - (رواہ البخاری)

۴۰۰۳ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كَاتَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلَافٍ خَمْسَةَ آلَافٍ وَ قَالَ عُمَرُ لَا فَضْلَ لَهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ - (رواہ البخاری)

## تَسْمِيَةُ مَنْ سَيِّي مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فِي الْحَبَامِ لِلْبُخَارِيِّ

### اصحاب بدر کے اسمائے گرامی جو بخاری شریف میں بیان کئے گئے ہیں

پہلی فصل

ابنہی محمد بن عبداللہ دمشقی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲) عبداللہ بن عثمان ابوبکر صدیق قرظی (۳) عمر بن خطاب مدنی (۴) عثمان بن عفان

(۱) النبی محمد بن عبد اللہ الهاشمی صلی اللہ علیہ وسلم  
(۲) عبداللہ بن عثمان ابوبکر صدیق قرظی



قرشی جنہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت  
رقیہ کے باعث پہنچے چھوڑا اور انہیں پورا حشر دیا (۵) علی بن ابیطالب  
اشمی (۶) ریاس بن بکیر (۷) بلال بن رباح سنی ابو بکر صدیق  
(۸) معز بن عبد المطلب اشمی (۹) حاطب بن ابی بلتعہ قریشی کے  
حلیف (۱۰) ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی (۱۱) عاتکہ بن ربیعہ انصاری  
اودہ عاتکہ بن سراقہ بن جراولہ تھے (۱۲) قیس بن مدی انصاری  
(۱۳) عقیس بن مکلفہ سہمی (۱۴) رمانہ بن رافع انصاری (۱۵) رمانہ  
بن عبد اللہ ابوسب ابانصاری (۱۶) زبیر بن عوام قرشی (۱۷) زبیر  
بن سل ابطلحہ انصاری (۱۸) ابو زبیر انصاری (۱۹) سہیل بن مالک  
زہری (۲۰) سہیل بن خولہ قرشی (۲۱) سہیل بن زید بن نضیل قرشی  
(۲۲) سہیل بن خولہ قرشی (۲۳) خولہ بن رافع انصاری -  
(۲۴) ابن کعبانی (۲۵) عبد اللہ بن مسعود ندی (۲۶) عبد الرحمن  
بن عوف زہری (۲۷) عیسہ بن حارث قرشی (۲۸) عبادہ  
بن صامتہ انصاری (۲۹) عمرو بن عوف جہنی عامر بن ثوی کے  
حلیف تھے (۳۰) حنفیہ بن عمرو انصاری (۳۱) عامر بن ربیعہ  
حزری (۳۲) ماسم بن ثابت انصاری (۳۳) عوف بن ساعدہ  
انصاری (۳۴) مہبان بن مالک انصاری (۳۵) قدامہ بن مظعون  
(۳۶) قدامہ بن نمان انصاری (۳۷) مسازہ بن عمرو بن جندب (۳۸)  
مسوزہ بن غفار (۳۹) آن کعبانی (۴۰) مالک بن ربیعہ (۴۱) ابو  
احمد انصاری (۴۲) مسطح بن اثامہ بن عباد بن عبد مطلب بن عبد  
مناف (۴۳) مرارہ بن ربیعہ انصاری (۴۴) من بن عبدی انصاری  
(۴۵) مقداد بن عمرو کنذی جہنی زہری کے حلیف تھے (۴۶)  
بلال بن امیہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین -

الْقُدْسِيُّ (۳) عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ الْقُدْسِيُّ (۴) عُثْمَانُ  
بْنُ عَفَّانَ الْغُرَفِيُّ خَلِيفَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى رَأْسِهِمْ وَكَتَبَ وَضَرَبَ لَهُ رِسْمَهُمْ (۵) عَلِيُّ بْنُ  
أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ (۶) رِيَّاسُ بْنُ بَكِيرٍ (۷) بِلَالُ بْنُ  
رَبَاحٍ مَكِّيٌّ أَبِي بَكْرٍ الْوَقْدِيُّ (۸) حَمْرَةُ ابْنَةُ  
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيِّ (۹) حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْطَعَةَ  
حَلِيفٌ لِقُرَيْشٍ (۱۰) أَبُو حَذِيفَةَ بْنُ عَتَبَةَ بْنِ  
رَبِيعَةَ الْقُرَشِيِّ (۱۱) عَاتِكَةُ بْنُ رَبِيعَةَ الْغُرَفِيُّ  
تُكَلِّمُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثُ بْنُ سَرَّاقَةَ كَانَتْ فِي الْكَلْبَةِ  
(۱۲) قَيْسُ بْنُ مَدْيٍ الْغُرَفِيُّ (۱۳) عَقِيْسُ بْنُ مَكْلَفَةَ الْغُرَفِيُّ  
(۱۴) رَمَانَةُ بْنُ رَافِعٍ الْغُرَفِيُّ (۱۵) رَمَانَةُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سُبَّانٍ الْغُرَفِيُّ (۱۶) زُبَيْرُ بْنُ عَوَّامٍ الْقُرَشِيُّ (۱۷)  
زُبَيْرُ بْنُ سُلَيْمٍ ابْنِ طَلْحَةَ الْغُرَفِيُّ (۱۸) أَبُو زُبَيْرٍ الْغُرَفِيُّ  
(۱۹) سَهْلُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ (۲۰) سَهْلُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ (۲۱)  
سَهْلُ بْنُ زَيْدٍ نَضِيلُ الْقُرَشِيِّ (۲۲) سَهْلُ بْنُ رَافِعٍ الْغُرَفِيُّ  
(۲۳) خَوْلَةُ بْنُ رَافِعٍ الْغُرَفِيُّ (۲۴) ابْنُ كَعْبَانَ  
الْغُرَفِيُّ (۲۵) وَآخُوهُ (۲۶) عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْعُودٍ  
نَدِيٍّ (۲۷) عِيسَى بْنُ حَارِثٍ الْقُرَشِيُّ (۲۸) عَبَادَةُ بْنُ  
صَامِتَةَ الْغُرَفِيُّ (۲۹) عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ الْجُهَنِيُّ عَامِرُ بْنُ  
ثَوْبَانَ حَلِيفٌ لِقُرَيْشٍ (۳۰) حَنْفِيَّةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ الْغُرَفِيُّ (۳۱) حَنْفِيَّةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ الْغُرَفِيُّ (۳۲) مَسْمُومُ بْنُ ثَابِتٍ الْغُرَفِيُّ (۳۳)  
مَسْمُومُ بْنُ ثَابِتٍ الْغُرَفِيُّ (۳۴) مَسْمُومُ بْنُ ثَابِتٍ الْغُرَفِيُّ  
(۳۵) قَدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ (۳۶) قَدَامَةُ بْنُ  
نَمَانَ الْغُرَفِيُّ (۳۷) مَسَازُهُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَنْدَبٍ  
(۳۸) مَسُوزَةُ بْنُ غَفَارٍ (۳۹) مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ  
الْغُرَفِيُّ (۴۰) مَسْطُوحُ بْنُ إِثَامَةَ بْنِ عَبَّادَةَ بْنِ عَبْدِ  
مَنْفَرٍ (۴۱) مَرَارَةُ بْنُ رَبِيعَةَ الْغُرَفِيُّ (۴۲) مَنُ بْنُ عَبْدِ  
يَدِيِّ الْغُرَفِيِّ (۴۳) مَقْدَادُ بْنُ عَمْرِو بْنِ كَنْذٍ الْجُهَنِيُّ حَلِيفٌ لِقُرَيْشٍ (۴۴)  
بِلَالُ بْنُ أُمَيَّةٍ الْغُرَفِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ -

(۳۱) مَا لَكَ بَيْنَ رِبْعَةٍ (۳۱) أَبُو سَيِّدٍ الْأَنْصَارِيُّ  
(۳۲) مَكْتُومٌ بَيْنَ أَكَّةَ بَيْنَ عَتَاوِ بْنِ الْمُطَلِّبِ  
بَيْنَ حَبِيدٍ مَتَانٍ (۳۳) مُرَارَةُ بْنُ رَسِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ  
(۳۴) مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ (۳۵) مَعْدَانُ بْنُ  
عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ (۳۶) وَهَلَالُ  
بَيْنَ أُمَيَّةِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ  
أَجْمَعِينَ۔

## بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ أَوَّلِ الْقُرْنِ

يمن و شام کا ذکر اور خواجہ اویس قرنی کا بیان

پہلی فصل

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی تبار سے پاس میں سے آئے گا جس کو اویس کہا جاتا ہے۔ یمن میں اسے صرف اُنک کی ماں روکے ہوئے ہے اسے برس کی بیماری تھی اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو وہ تندرستی ہو گیا سوائے ایک دینار یا دھرم کی جگہ کے تم میں سے جو اس سے ملے تو تم سب کے لیے دعا ہے مغفرت کر دے۔ دوسری روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تابعین میں بہتر وہ آدمی ہے جس کو اویس کہا جاتا ہے۔ اُس کی والدہ ہے اور اُسے مرض کی بیماری ہے۔ اُس سے کہنا کہ تبار سے لیے دعا ہے مغفرت کر دے۔ (مسلم)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تبار سے پاس اہل یمن آئے ہیں جو نرم خور اور نرم دل ہیں۔ ایمان لیٹی ہے اور حکمت بیانی ہے جبکہ غرور و اونٹوں والوں میں اور سکون و وقار بکبری والوں میں ہے۔

(متفق علیہ)

۴۰۰۴ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَوَيْسٌ لَا يَدْعُ بِالْيَمَنِ عِندَ أُمِّهِ قَدْ كَانَ يَمُ بَيَاضَ كَدَّيْنِ اللَّهُ قَدْ هَبَّ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوْ الدِّهْمِ قَسَمْتُ لَكُمْ لَيْقِيَهُ مِنْكُمْ فَلَيْسَتْ غَفْرَتُكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ خَبَرَا النَّاسَ بِعَيْتِي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ يَمُ بَيَاضَ قَمَرٍ فَلَيْسَتْ غَفْرَتُكُمْ۔

(رواہ مسلم)

۵۰۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمَا أَرْبَى أَفْعَدَةً قَالَيْنَ قُلُوبَا الْإِيمَانِ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ وَالْفَقْرُ وَالْغِلَاظُ فِي أَهْوََابِ الْإِبِلِ وَالسَّيْكِيَّةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْعَكْرِ۔

(متفق علیہ)



ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کھڑکاس مشرق کی طرف ہے جب کہ فخر وغرور کھڑکیوں اور اونٹوں والوں میں، شہر مچا تا خیے والوں میں اور سکون بکری والوں میں ہے۔ (مستحق علیہ)

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مَن مَنے اصر سے آمین گئے یعنی مشرق سے نیز بہ زبان انگلی دلی اور شور مچایا خیموں میں رہنے والوں میں ہے جبکہ اونٹنوں اور گالیوں کی دھویں سے لگے رہنے والے ربیعہ اور صفر قبائلی ہیں۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تنگ دلی اور بیزبانی مشرق والوں میں ہے اور ایمان اہل حجاز میں ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! ہمیں  
ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں  
برکت دے لوگ حرم گزرا ہرے کر یا رسول اللہ! اور ہمارے نجد میں آپ  
نے دعا فرمائی اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے اے اللہ! ہمیں  
ہمارے یمن میں برکت دے لوگ حرم گزرا ہرے کر یا رسول اللہ! اور ہمارے  
نجد میں میرے خیال میں آپ نے قسری وفد میں فرمایا کہ وہاں قندازے اور  
(دھاری)

دوسری فصل

حضرت انسؓ نے حضرت زیدؓ کی بہت رخصا اللہ تعالیٰ عنہ سے حدایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میں کی مانیہ دیکھ کر دعا فرمائی۔  
اے اللہ! ان کے دلوں کو ادھر پھیر دے اور ہمیں چاہے صانع اور حاکم  
مہم میں برکت عطا فرما۔ (ترمذی)

حضرت زبیر بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! میری عمر چھ روز گزر چکی ہے کہ یا رسول اللہ! کہن دیب سے فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کے فرستے اس پر اپنے پر پھیلائے ہوئے میں۔ (احمد، ترمذی)

٤٠٠٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوُ الْمَشْرِقِ وَالْفَقْرُ وَالْخِيَلُ فِي أَهْلِ الْحَيْلِ وَالْأَيْدِي وَالْعَدَاوَاتُ فِي أَهْلِ الْوَيْلِ وَالسَّيِّئَةُ فِي أَهْلِ الْعَمَلِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٤٠٤. وَعَنْ أَبِي مُعَوِّذٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ هَمَّ بِحَاكِمَاتِ الْفُتُنِ نَحَرَ  
 الْبَشِيرِ وَالْجَفَاءُ وَغَطَّ الْقُلُوبَ فِي الْقَدَارِ  
 أَهْلَ الْوَبَرِ هَذَا أَصُولُ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ فِي  
 رَسْمِهِ وَمَنْعَرِهِ (مُسْنَدُ أَبِي حَنِيفَةَ)

٤٠٠٨ وَهَنْ جَابِرٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَطَ الْقُلُوبُ وَالْجَنَادُ فِي الشَّرِّ  
 وَالْإِيمَانِ فِي أَهْلِ النُّجَحَارِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

409 وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اللهم بارك لنا في شأمتنا اللهم بارك لنا في يمينتنا قالوا يا رسول الله وفي نجدنا قال اللهم بارك لنا في شأمتنا اللهم بارك لنا في يمينتنا قالوا يا رسول الله وفي نجدنا قال في الشاة ههنا الزلازل والفتن وبها يطلع قرن الشيطان - (رواه البخاري)

عن أبي عن زيد بن ثابت أن النبي صلى الله عليه وسلم نظر في القين فقال اللهم آمين يقولون هذا بركة لنا في صائنا وميتنا -  
(رواه الترمذي)

٤٠١ - وَعَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى لِلشَّامِ قُلْنَا لَآيَ ذَلِكَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِيَكُنْ مِلَّةُ شُعْبَةَ الرَّحْمَنِ بَاسِطَةً  
أَجْنَعَتَهَا عَلَيْهِمَا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اعتزب بضرورت کی  
طرف سے آگ بجھنے کی یا ضرورت سے جو لوگوں کو اکٹھا کرنے کی ہم جن  
گزارہ ہوں گے کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم فرمائے ہیں؟ ارشاد ہوا کہ  
خام کو لازم پکڑنا (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر دین العالمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے  
ہوئے سنا۔ اعتزب بضرورت کے بعد ہجرت ہوگئی۔ پس لوگوں میں ہجرت  
ہوں گے جو حضرت ابراہیم کی جائے ہجرت کی جائیں گے دوسری روایت  
میں ہے کہ اہل زمین میں ہجرت وہ ہوں گے جو حضرت ابراہیم کی جائے  
ہجرت کو لازم پکڑیں گے۔ زمین پر جسے لوگ رہ جائیں گے ان کی  
زمین انہیں بھیک دے گی۔ خدا کی ذات انہیں ناپسند کرے کی آگ  
انہیں بندوں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کرے گی ان کے ساتھ رات  
گزارے گی اور ان کے ساتھ ہی قبور کرے گی۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا معاملہ بیان تک پہنچے گا کہ تم بارے  
مخلف شک ہوں گے ایک لشکر شام کا دوسرا لشکر میں کا اور میرا لشکر  
عراق کا ہوگا حضرت ابن حوالہ عرض گزارے ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر  
میں اس وقت کو پاؤں تو میرے لیے ایک پسند فرما دیجئے فرمایا کہ  
خام کو لازم پکڑنا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی اپنی زمین سے پسندیدہ جگہ  
ہے اور اس کے لیے اپنے نیک بندوں کو چننا ہے اگر تم اس  
بات سے انکار کرو تو میں کو لازم پکڑنا اور اس کے تالابوں سے پانی  
پینا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خام اور اس کے باشندوں کی ضمانت  
دی ہے۔ (احمد ابوداؤد)

### تیسری فصل

شرح ابن عیینہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ  
عنه کے پاس اہل شام کا ذکر ہوا اور کہا گیا کہ اسے امیر المومنین! اللہ  
پر سنت کیسے فرمایا انہیں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۴۰۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتُخْرِمُ نَارُ مَنَ تَحْرَقُ  
مَوْتٌ أَوْ مَنَ حَضَرَ مَوْتٌ تَحْشُرُ النَّاسَ قُلْنَا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ قِمْنَا نَأْمُرَكَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۰۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَبِالنَّاسِ قَالَ  
يُخْرِمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهَا  
سَتَكُونُ وَجَعَةٌ بَعْدَ وَجَعَةٍ فَيُخْرِمُ النَّاسَ إِلَى مَهْلِكٍ  
إِبْرَاهِيمَ فِي رِدَائِهِ فَخَيَّرَ أَهْلِي الْأَرْضِ أَلَزَمَهُمْ  
مُهَاجِرًا بِمَا جَاءَهُمْ وَيَبْقَى فِي الْأَرْضِ شَرًّا أَهْلًا  
تَلَفَظَهُمْ أَرْضَهُمْ نَعْنِ رُفْعَهُمْ نَفْسُ اللَّهِ تَحْشُرُهُمْ  
النَّارُ مِمَّ الْقَوْمَ دَوَّالِ عَمَّا ذِي تَبِيَّتٍ مَعَهُمْ أَدَا  
بِأَنَّا وَتَبِيَّتٍ مَعَهُمْ أَدَا قَالُوا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۰۱۴ وَعَنْ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيُخْرِمُ الْأُمُورُ أَنْ تَكُونَ  
جُمُودًا مَجْعَدَةً جُنْدًا بِالسَّامِ وَيَعْنِي بِالسَّامِ  
جُنْدًا بِالسَّامِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خَرَجْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَنْ أَدْرَكَتُ ذَلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسَّامِ فَإِنَّهَا  
خَيْرٌ مِنَ الْأُمُورِ أَنْ تَكُونَ جُمُودًا مَجْعَدَةً  
عِيَادًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ  
مِنْ عَمَلِكُمْ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلْ لِي بِالسَّامِ  
وَأَهْلِهِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

۴۰۱۵ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ أَهْلُ الشَّامِ  
عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَفِيقُ الْعَنْبَرِ يَا أَمِيرَ  
الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ



وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُونَ  
رَجُلًا كُلُّهُمْ مَنَاتٌ رَجُلٌ أَبْدَلُ اللَّهِ مَكَانَهُ رَجُلًا يُسْتَلَفِي  
بِهِمُ الْغَيْثُ وَيَنْتَصِرُ بِهِمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ  
عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَدَاةُ -

۴۰۱۴ وَعَنْ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَنُفْتَحُ الشَّامَ قَدْ أَحْبَبْنَا  
الْمَنَازِلَ فِيهَا فَعَلَيْكُمْ مَدِينَةُ يُقَالُ لَهَا وَشَقُّ  
قَرْنِهَا مَعْقُولُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلَاحِيهِ وَفُسْطَاطُهَا  
مِنْهَا أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا الْغُرْطَةُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۴۰۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةُ بِالْمَدِينَةِ سِتْرٌ لِلْمَلِكِ  
بِالشَّامِ -

۴۰۱۸ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عُمُودًا مِنْ نُورٍ خَرَجَ  
مِنْ تَحْتِ رَأْسِي سَاطِعًا حَتَّى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ رَوَاهُ  
الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ -

۴۰۱۹ وَعَنْ أَبِي الدَّرَدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاقَ فُسْطَاطُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ  
الْمَدِينَةِ بِالْغُرْطَةِ إِلَى جَانِبِ مَدِينَةِ يُقَالُ لَهَا وَشَقُّ  
مِنْ عَمِيرَةَ ابْنِ الشَّامِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۰۲۰ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ  
مَوْلًى مِنْ مُلُوكِ الْعَجُوزِ يَقُولُ عَلَى الْمَدَائِنِ وَكُنَّا  
لَا أَوْشَقَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۰۱۳ دوسم کہ فرماتے ہوئے مناجے کہ ابدال نام میں ہوں گے جو چالیس  
افراد ہیں جب ایک فوت ہو جائے تو اس کی جگہ اللہ تعالیٰ دوسرے  
کو مقرر فرماتا ہے۔ اس کے سبب لوگوں پر بارش برساتی جاتی ہے  
اور ان کے طفیل دشمنوں پر فتح دی جاتی ہے اور ان کے مسئلے  
۴۰۱۴ (احمد) کسی ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا اقرب ہے کہ تمام فتح کر لیا جائے گا جب ہمیں اس  
میں رہنے کا اختیار دیا جائے تو تم اس شہر کو لازم پکڑنا جس کو دشمن  
کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اہل اسلام کے لیے جنگوں سے بچا ہوا گاہ ہے  
اور سامان کا خیمہ ہے اس میں ایک جگہ ہے جس کو غوطہ کہا جاتا ہے

(احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خلافت مدینہ منورہ میں اور بادشاہی  
شام میں ہوگی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! میں نے اپنے سر کے نیچے سے نور  
کا ایک ستون نکل کر اٹھتا ہوا دیکھا جو شام میں جا کر ٹھہر گیا روایت  
کی ہے ان دونوں کو پہلی سے دلائل النبوۃ میں۔

حضرت ابو درود اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں کے حق ہونے  
کی جگہ جنگ عظیم کے وقت غلط ہوگی جو اس شہر کے پہلو میں ہے  
جس کو دشمن کہا جاتا ہے وہ شام کے شہروں میں بہتر ہے (ابوداؤد)  
عبدالرحمن بن سلیمان سے روایت ہے کہ غزیرہ ایک عجی  
بادشاہ آئے گا جو دمشق کے سوا تمام شہروں پر قابض ہو جائے  
۴۰۱۸ (ابوداؤد)

اس اُمت کے ثواب کا بیان

بَابُ ثَوَابِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

پہلی فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۴۰۲۱ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَأَتِمَّنَا بِكُمُ فِي أَحَبِّ مَنْ خَلَا مِنَ الْأُمَمِ  
مَا بَيْنَ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَدَلَّتْهَا  
مَكَلُّهُ وَمَكَلُّ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ سَجَلَ عَمَلًا  
فَعَالَ مَنْ يَتَمَلَّ فِي لَيْلٍ يَصِفُ النَّهَارَ عَلَى قِيَرَاطٍ وَفِي رَاطٍ  
فَعَمِلَتْ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى عَلَى قِيَرَاطٍ وَفِي رَاطٍ ثُمَّ  
قَالَ مَنْ يَتَمَلَّ لَيْلٍ يَصِفُ النَّهَارَ لِي صَلَوةِ الْعَصْرِ  
عَلَى قِيَرَاطٍ وَفِي رَاطٍ فَعَمِلَتْ النَّصَارَى مِنْ نَصِفِ  
النَّهَارِ إِلَى صَلَوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيَرَاطٍ وَفِي رَاطٍ ثُمَّ قَالَ  
مَنْ يَتَمَلَّ لَيْلٍ مِنْ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ  
مَنْ قِيَرَاطَيْنِ إِلَّا قَشِيرَةً لَيْلٍ يَتَمَلَّوْنَ  
مِنْ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ إِلَّا كَكُمُ  
الْأَجْرُ مَسْرُوعَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى  
فَقَالُوا هَؤُلَاءِ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقْلَى عَطَاءً قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
فَهَلْ فَلَّسْتُمْ مِمَّنْ حَقَّكُمُ شَيْءٌ قَالُوا لَا قَالَ اللَّهُ  
تَعَالَى فَإِنَّهُ فَضَّلْنِي أَطْوَيْهِ مَنْ شِئْتُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۰۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مِنْ أَشَقِّ أُمَّةٍ لِي مِمَّا نَاسٌ  
يَكُونُونَ بَعْدِي يَكُونُ أَحَدُهُمْ كَوْرَانِي يَأْخُذُ بِهِ وَيُؤَلِّمُ  
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۰۲۳ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ وَجَعَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّةٍ قَائِمَةٌ  
يَأْمُرُ اللَّهُ لَا يُضَرُّهُمْ مِنْ حَنْ لَهْمٌ وَلَا مِنْ حَالِفٍ  
حَتَّى يَأْتِيَ أَهْلُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَالِكِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ  
فِي كِتَابِ الْقِصَاصِ -

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز شتہ امتوں کے مقابلے میں تمہارا  
مشق نماز صریحاً غروب آفتاب تک کی مدت جتنی ہے۔ تمہاری اور یہود  
نصاری کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی کو کام پر لگایا گیا۔ چنانچہ کہا  
کہ ایک قیراط کے بدلے میں کام دوپہر تک کرتا ہے؟ پس یہود نے  
ایک قیراط پر دوپہر تک کام کیا۔ پھر کہا کہ میں کام ایک قیراط کے بدلے  
دوپہر سے نماز عصر تک کرتا ہے؟ چنانچہ نصاریٰ نے ایک قیراط پر دوپہر  
سے نماز عصر تک ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر کہا کہ کوئی یہاں نماز عصر سے  
غروب آفتاب تک دو قیراط پر کرتا ہے؟ پس وہ نماز عصر سے غروب  
آفتاب تک کام کرنے والے تھے۔ اگلا وہ جو کرتا ہے اسے دو گنا اجر  
ہے۔ پس یہود و نصاریٰ ناراض ہوئے اللہ کہا کہ ہم نے کام زیادہ  
کیا اور مزدوری مختصر کر لی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے  
حق سے کچھ کم دیا ہے؟ ہرگز گزارا ہونے والا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے  
فرمایا کہ میرا فضل ہے، میں جس کو چاہوں عطا فرماؤں۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ہر  
ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھنے والے لوگ میرے بعد ہیں ہوں  
گئے۔ ان میں سے کوئی تمہارے گناہ کاوش اپنے اہل و عیال کے لیے نہ کرے گا  
حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی  
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیشہ میری امت  
میں ایک گروہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا۔ انہیں دُعا کرنے والا نقصان  
نہیں پہنچا سکے گا اور زمان کا مخالفت۔ قیامت تک وہ اسی حالت  
پر رہیں گے (متفق علیہ) اور اَنْ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ دَالِ حَبِثٍ  
انہی چھ کتاب القصاص میں مذکور ہو چکی۔

## دوسری فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۴۰۲۴ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أَهْلِي مَثَلُ الْمَطْرُ لَا يُدْرِي أَوَّلُهُ  
خَيْرٌ أَمَّا خَيْرُهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

مصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی مثال بارش جیسی ہے۔  
موسم میں کیا جا سکتا کہ اس کا پہلا قطرہ بہتر ہے یا پچھلا۔ (ترمذی)

### میسری فصل

جعفر صادقؑ اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بشارت ہر بشارت پر برکتیں میری امت کی مثال بارش جیسی ہے معلوم نہیں کیا جا سکتا کہ اس کا آخری قطرہ بہتر ہے یا پہلا۔ یا بارش جیسی ہے جس سے سال بھر ایک فوج کو کھلایا جائے۔ پھر دوسرے سال دوسری فوج کو کھلایا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ دوسری فوج کے وقت دنیا وہ چرنا دنیا وہ گہرا اور دنیا وہ خوبتر ہو۔ یہ وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میں (سرورِ دو عالم) ہوں، درمیان میں ہمدی اور آخر میں حضرت یحییٰ بن جویہانی عریس میں ایک بڑی ہلاکت تھی ہے نہ وہ مجھ سے ہیں اور نہ میں اُن سے ہوں (ارزین)

محمد بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان کے لحاظ سے کروں سی مخلوق تمہیں زیادہ پسند ہے، لوگ عرض گزار ہوئے کہ فرشتے۔ فرمایا کہ انھیں ایمان لانے میں کیا رکاوٹ ہے جیکہ وہ اپنے رب کے پاس ہیں، عرض گزار ہوئے کہ انبیائے کرام۔ فرمایا انھیں ایمان لانے میں کیا رکاوٹ ہے جیکہ اُن پر رُوح نازل ہوتی ہے، عرض گزار ہوئے کہ ہم۔ فرمایا تمہیں ایمان لانے میں کیا رکاوٹ کیا ہے جیکہ میں تمہارے درمیان سرور ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو ایمان میرے نزدیک وہ لوگ زیادہ پسندیدہ ہیں جو میرے ہمہ ہوں گے اور قرآن نبی کے بڑے بڑے کے مطابق ایمان لائیں گے۔

عبدالرحمن بن ملا دھڑی سے روایت ہے کہ مجھے اُس نے بتایا جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس امت کے آخر میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کا پہلے حضرت جبرائیلؑ کو وہ نیک کاموں کا حکم دیں گے، اُسے کاموں سے منع کریں گے اور نہ ہی ہر بار کرنے والوں سے فریاد کریں گے۔ روایت کیا ان دونوں کو جنتی نے دلائل النبوة میں۔

۴۰۲۵ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْثَلُ الْبَشَرِ وَالْأَنْبِيَاءِ مَثَلُ أَهْلِي مَثَلُ الْمَطْرُ لَا يُدْرِي أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمَّا خَيْرُهُ خَيْرٌ أَمَّا خَيْرُهُ كَخَيْبٍ يُقَيِّدُ أَطْعَمَ وَهِيَ فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ أَطْعَمَ فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ الْخَيْرَ فَوْجًا أَنْ يَكُونَ أَعْرَضَهَا عَرْضًا وَأَعْمَمَهَا عَمًّا وَأَحَبَّهَا مَنَّا كَيْفَ تَهْدِيكَ أُمَّةٌ أَنْ تَقْلِبَهَا وَالْمُهْدِي دَسْطَهَا وَالْمُسَيِّمُ الْخَيْرَ وَ لَوْ بَيْنَ ذَلِكَ فِيمَا أَعُوذُ لَيْسَ أَمْرِي وَلَا أَمْرُهُمْ (رَوَاهُ رِزِّين)

۴۰۲۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الْخَلْقُ أَحَبُّ إِلَيَّ كَرَامَتًا قَالُوا الْمَلَائِكَةُ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ قَالُوا فَالْيَتِيمُونَ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَالْوَرَى الَّذِينَ عَلَيْهِمْ قَالُوا لَكُنْ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ قَالُوا بَيْنَ أَكْثَرِهِمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيَّ إِيْمَانًا لَقَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي يَحِبُّونَ مَنْ صَحَّفَ فِيهِمَا رِكَابَ يَتِيمُونَ يَمَانًا فِيهِمَا۔

۴۰۲۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ الْعَلَاءِ وَالْحَصَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرٍ وَبِهِمْ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَامُونَ أَمْلَ الْوَعْدِ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غرض میری اُس کے لیے جس نے مجھے دیکھا اُحد صحت دفعہ غرض میری اُس کے لیے جس نے مجھے نہیں دیکھا اُحد پھر بیان لایا (احمد) ابن حجر مزیہ بیان ہے کہ میں حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا جو صحابی تھے کہ مجھ سے ایسی حدیث بیان کیجیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ فرمایا کہ میں تمہیں ایک نئی حدیث حدیث سناتا ہوں۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بیان کیا کہ اُن کا کیا اور ہمارے ساتھ حضرت ابی بن کعب بن جراح بھی تھے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کوئی ہم سے بہتر ہو سکتا ہے بلکہ ہم مسلمان ہوئے اور آپ کی میت میں جہاں کیا؟ فرمایا: اہل وہ لوگ جو میرے بعد ہیں ہوں گے اُحد پھر بیان لائیں گے۔ حالانکہ مجھے دیکھا نہیں ہوگا۔ روایت کیا اسے احمد اور دارمی نے رزین نے اسے سے قال یا رسول اللہ! اُحد خیر قریباً سے آخر تک حضرت ابی بن کعب سے روایت کیا۔

معاویہ بن قرق نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شام والے گنجل جائیں گے تو تم میں بھائی نہیں رہے گی اور ہمیشہ میری امت کے ایک گروہ کی مدد کی جاتی ہے گی۔ انھیں رُسوا کر کے والا کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا کہ یہاں تک کہ قریب تمام ہو جائے گی۔ ابن ابی شیبہ نے کہا کہ اُن سے مراد متحدہ شیعہ ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بلیک اللہ تعالیٰ نے میری امت سے غلطی اور بھول چک سے درگزر فرمادی ہے اور فرمایا اُن سے روبرو نہ کر دیا جائے (ابن ماجہ) ہمزین حکیم، اُن کے والد ماجد اُن کے حیدر مجدد سے ارشاد فرمائی کہ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہے (۱۱: ۳) کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم ستر اُمتوں کو پرلاگتے ہو۔ تم اُن میں بہتر اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ستر ہو۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۴۰۲۸. وَعَنْ ابْنِ مَاسَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَلَّى يَمِينَهُ نَافِي وَكَوْثَرُ بْنُ سَبْعَةِ مَرَّاتٍ يَمِينَهُ لَمْ يَزَلْ يَدَامَتُ فِيهِ. (رواهُ أَحْمَدُ)

۴۰۲۹. وَعَنْ ابْنِ مَعْبُورٍ قَالَ قُلْتُ لِرَأْسِي جَعَلَهُ اللَّهُ مَكِّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَمْرَاهُ لَمْ يَخْبُرَا جَعَلَهُ اللَّهُ مَكِّيًّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدُكُمْ يَوْمًا أَكَلْنَا رَجَاحًا تَامَكَ قَالَ نَعُو قَوْمُ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِكُمْ يَكُونُونَ فِي دُكُو يَزِيدِي (رواهُ أَحْمَدُ وَالنَّارِ فِي دُرْدِي نَزِيدِي عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كُنَّا خَيْرَ قَوْمٍ إِلَى الْخَيْرِ).

۴۰۳۰. وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا قَدْ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مُتَصَرِّفِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مِنْ خَدَّ كَيْفَ حَتَّى يَكُونُوا لِقَاءَهُ قَالَ ابْنُ الْمَدِينِ هُوَ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ. (رواهُ الرَّصِيدِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ صَحِيحٍ)

۴۰۳۱. وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَرَعَنَ أُمَّتِي الْخَطَاءَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْكُرَهُمْ وَأَعْلِيَهُ. (رواهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالنَّارِ فِي دُرْدِي نَزِيدِي)

۴۰۳۲. وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ أَنْتُمْ تَسْتَعِينُونَ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ تَعَالَى. (رواهُ الرَّصِيدِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّارِ فِي دُرْدِي نَزِيدِي وَقَالَ الرَّصِيدِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ)

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِكُلِّ الْكَاتِبِ الْيَشْكُو (عليه السلام)



# آسماء الرجال

اردو

WWW.NAFSEISLAM.COM

## وضاحت

حمد و صلوٰۃ کے بعد عرض ہے کہ اسماء الرجال کی اس فہرست کو صاحب مشکوٰۃ نے دو ابواب پر تقسیم کیا ہے۔ دوسرے باب میں ائمہ اہل بیت کا ذکر ہے جبکہ پہلے باب میں جہاں روایت کرنے والے صحابہ و صحابیات اور تابعین کا ذکر ہے وہاں ان لوگوں کے مختصر حالات بھی پیش کئے ہیں جن کا مشکوٰۃ شریف میں کسی جگہ ذکر آیا ہے۔ قارئین کرام اس فہرست کو اصل سے کچھ مختلف پائیں گے۔ فرق حسب ذیل امور میں نظر آئے گا:-

۱۔ امام ولید الدین رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۳۵ھ) نے اسود عسی، اُمیہ بن خلف، اکیدہ دومرہ اور ابن حنیئہ وغیرہ کا فہرل کا ذکر بھی صحابہ و تابعین کی سرخیوں کے تحت کیا ہے۔ جبکہ راقم الحروف نے ان لوگوں کا ذکر تابعین کے بعد کفار کی سرخی قائم کر کے کیا ہے۔

۲۔ اختر نے اصل ترتیب کے تسامحات کو دور کرنے کی کوشش بھی کی ہے مثلاً حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے ہونا چاہیے اور حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی پہلے ہونا چاہیے۔ قَسْ عَلٰی هٰذَا۔

۳۔ اصل فہرست میں صحابہ کے بعد تابعین اور پھر صحابیات کا ذکر ہے لیکن اس ناچیز نے صحابہ کے بعد صحابیات اور پھر تابعین کا ذکر کیا ہے۔ یہ جہاں بعض شرف صحابیت کی عظمت کے پیش نظر کی ہے ورنہ بزرگوں کے اتباع سے انحراف کی مجال نہ تھا۔ نیز میرے اندر یہ طاقت نہیں ہے کہ حضرات اصحاب المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور سیدہ فاطمہ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی ہستیوں سے پہلے ان بزرگوں کے نام لکھوں جنہوں نے صحابہ کرام کی خدمت کر کے مقام و منصب پایا تھا۔

۴۔ عربی تذکرہ کو اردو کا لباس پہناتے ہوئے لفظی کے بجائے با محاورہ اردو ترجمے کو اپنا پایا ہے اور کسی بزرگ کے ترجمے میں اگر اپنی جانب سے کوئی اضافہ ناگزیر سمجھا تو اسے قوسین میں رکھا ہے تاکہ اسے اصل کا ترجمہ نہ سمجھا جائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَثَبَّ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ الشَّكُوبُ الرَّحِيمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدَتِنَایْ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

گدائے دریاویاں : سائنس خاں جہاں پوری عظمیٰ علی عنہ  
لاہور چھائون





## باب اول

## الف ————— صحابہ

۱۔ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ | اسم گرامی حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا۔ ان کی ولادت قزو الجحیم میں ہوئی۔ سولہ یا اٹھارہ ماہ کی عمر یا کر جنت الفردوس کو سدھارے اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ حضرت ماریہ قبطیہ کو شاہ مقوقس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کیا تھا۔

۲۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کے والد کا نام کعب اکبر ہے۔ انصار کے قبیلہ خزرج سے تعلق تھا۔ بارگاہ رسالت میں کاتب وحی کے منصب پر فائز تھے۔ یہ اُن چھ خوش قسمت افراد میں سے ایک تھے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری حیات مبارکہ میں حفظ قرآن مجید کی سعادت حاصل کر لی تھی۔ اور متاثر قاری شمار ہوتے تھے نیز اُن فقہائے صحابہ میں ان کا شمار ہوتا تھا جو بعد رسالت میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔ سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ابو الکبیر رکھی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انھیں ابو طفیل کہا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں سید الانصار کا لقب دیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سید المسلمین کا۔ آپ سے روایت کرنے بہت سے حضرات ہیں۔ ۱۹ھ میں وفات پائی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں تراویح کا باقاعدہ اور باجماعت انتظام کیا تو لوگوں کی اہمیت کے فرائض حضرت ابی بن کعب ہی کے سپرد کیے گئے تھے۔ ابی میں الف مضموم آباد مفتوح اور یاد مشدوب ہے۔

۳۔ حضرت ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | والد کا نام خمال تھا۔ قبیلہ سبأ سے تعلق اور وطن مالوف ماریہ تھا۔ ایک وفد کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر فیض اور صحبت نبوی سے مشرف ہوئے تھے۔ خمال میں حام مفتوح اور میم مشدوب ہے۔ ماریہ میں میم مفتوح اور راء مکسور ہے۔ یہ یقینی ملک تین میں صفاء شمر کے قریب واقع ہے۔ سبأ میں سین اور باد و نول مفتوح ہیں۔

۴۔ حضرت ابو الازہر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کے شرف سے مشرف ہوئے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں خالد بن معدان اور یزید بن ابی شبل ہیں۔ شامی محدثین میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

۵۔ حضرت ابی اللحم خلف بن عبد الملک رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کا قبیلہ غفار سے تعلق تھا۔ بعض نے ان کا اسم گرامی عبد اللہ اور بعض نے حویرث لکھا ہے

لیکن مشہور آبی اللحم کے لقب سے ہوئے۔ بعض نے اس لقب کی وجہ تسمیہ یہ بتائی ہے کہ یہ گوشت بالکل نہیں کھایا کرتے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ دورِ اسلام سے پہلے بھی اُس جانور کا گوشت نہیں کھاتے تھے جو کتوں پر چڑھایا گیا یا اُن کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ غزوہ خنین کے روز جامِ شہادت نوش کیا۔ حضرت عکبر ان کے آزاد کردہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ لفظ آبی میں ہمزہ پر مد یا مکسور اور یا د ساکن ہے۔ سین اور باد دونوں مفتوح ہیں۔

۷۔ حضرت اسماء بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما | والدہ ماجدہ کا نام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور والدہ ماجدہ کا حضرت برکہ تھا جو اہم امین کے لقب سے مشہور تھیں۔

انہیں یہ سعادت نصیب ہوئی کہ اس محترم نے رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی گود میں کھلایا تھا۔ دراصل یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیز تھیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تحت جگہ تھے را آزاد کرنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زید کو منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا اور ان پر آپ انتہائی شفقت فرماتے تھے۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب اور محبوب زادہ ہونے کا شرف حاصل تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے وقت باختلاف روایات ان کی عمر اٹھارہ یا بیس سال تھی۔ انہوں نے ام القریٰ وادی میں سکونت اختیار کر لی تھی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد اسی جگہ وفات پائی۔ بعض محدثین نے ان کا سن وفات ۵۵ھ بھی بتایا ہے جس کی حافظ ابن عبد البر نے بھی تائید کی ہے۔ بہت سے حضرات نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ اسماء میں ہمزہ مضموم، سین اور میم دونوں مفتوح ہیں۔

۸۔ حضرت اسماء بن شریک دنیائی ثعلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کا تعلق بنو ثعلبہ سے تھا۔ ان کی روایت کردہ احادیث زیادہ تر اہل کوفہ میں پھیلیں۔

کئی محدثین میں ان کا شمار ہوتا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں زیادہ بن علاقہ بھی ہیں۔

۸۔ حضرت ابواسرائیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کا شمار بھی صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ انہوں نے تمدانی تھی کہ ایسا روزہ رکھیں گے کہ حالتِ صوم میں نہ کسی سے کلام کریں گے، نہ سائے میں بیٹھیں گے بلکہ سارا دن دھوپ میں کھڑے رہیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن سے کہو کہ روزہ جاری رکھیں لیکن سائے میں بیٹھیں اور لوگوں سے گفتگو کریں۔ ان سے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت جابر بن عبد اللہ جیسے صحابہ کرام نے روایت کی ہے۔

۹۔ حضرت اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کی کنیت ابورافع ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے۔ نام کی نسبت کنیت کے ذریعے زیادہ مشہور ہوئے لہذا ان کا تذکرہ حروفِ دار کے تحت تفصیلاً آئے گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ تعالیٰ۔

۱۰۔ حضرت اسمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | زمرہ صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے والد کا نام مضر بن ہے۔ یہ بصرہ کے اعرابیوں سے تھے۔ مضر بن میں میم مضموم، ضاد مفتوح اور لام

مشدود مکسور ہے۔



۱۱۔ حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کے والد کا نام مالک بن ربیعہ انصاری ساعدی ہے۔ یہ تمام عزومات میں مسلمانوں کے ساتھ شریک رہے۔ نام کی نسبت ان کی کنیت زیادہ مشہور ہوئی۔ ان سے روایت کئے گئے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ انھیں سال کی عمر پانچ سو میں وفات پائی۔ بدری صحابہ میں سے سب سے آخر میں وفات پائے والے یہی بزرگ ہیں۔ اسید میں ہمزہ مضموم، سین مفتوح اور یاء ووال دونوں ساکن ہیں۔

۱۲۔ حضرت اسید بن جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس سے تھا۔ یہ ان اصحاب میں سے ہیں جو بیت عقبہ ثانیہ کے موقع پر حاضر بارگاہ ہوئے تھے۔ اُس ذات یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کو لوگوں تک پہنچانے پر مامور فرمائے گئے تھے۔ دونوں عقبوں کے درمیان ایک سال کی مدت کا فاصلہ تھا۔ یہ غزوہ بدر اور دیگر تمام عزومات میں شریک رہے۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ انھوں نے شہید میں وفات پائی اور جنت البقیع کے اندر دفن کیے گئے۔ اسید میں ہمزہ مضموم اور سین مفتوح ہے۔

۱۳۔ حضرت اشج رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کا اصلی نام منذر ہے۔ العائدہ العصری العیدی کے بیٹے اور اپنی قوم کے سردار تھے۔ اپنی قوم کو اسلام کی جانب متوجہ کرنے میں قابلِ تعریف کردار ادا کیا۔ وفد عبد القیس کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تھے۔ مدینہ منورہ کے اعراب میں ان کا شمار ہوتا تھا صحابہ کرام میں کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کا باب الحمد والثناء میں ذکر آیا ہے۔ العصری میں سین مفتوح، صاد مہملہ مفتوح اور راء مہملہ ہے۔

۱۴۔ حضرت اشعث بن قیس کنذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کی کنیت ابو محمد اور والد کا نام معد کبر ہے۔ اپنے قبیلے کا وفد قائم کی حیثیت میں لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ چونکہ قبیلے کے معززین میں ان کا شمار تھا لہذا اسلام قبول کر لینے پر بھی انھیں اعزاز حاصل رہا۔ وصال نبوی کے بعد یہ اسلام سے پھر گئے تھے لیکن دوبارہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ہی اسلام سے مشرف ہو گئے تھے۔ آخر کار کوفہ میں سکونت اختیار کر لی اور شہید میں وفات پائی۔ ان کی نماز جنازہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پڑھائی تھی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۵۔ حضرت اشیم ضیابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کا ذکر باب الغزائن کی حدیث صحاح میں ہے۔

۱۶۔ حضرت اعترمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ مزنی کے بیٹے اور صحابی ہیں۔ اہل کوفہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ حضرت ابن عمر اور معاویہ بن قرقہ نے ان سے روایت کی ہے۔ اعتر میں ہمزہ مفتوح، غین مفتوح اور راء مشدود ہے۔

۱۷۔ حضرت افلح رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام تھے اور بعض نے کہا ہے کہ

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام تھے۔ ان سے حبیب ثقی نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۸۔ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ بزرگم سے تھے۔ فتح مکہ کے بعد اپنی قوم کے وفد کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تھے۔ مولفہ القلوب میں شمار کیے گئے۔

دور جاہلیت اور عبد اسلام دونوں زمانوں میں یہ معززین میں شمار ہوتے رہے۔ خلافت عثمانی میں عبد اللہ بن عامر نے انھیں اُس لشکر کا امیر مقرر کیا جو خراسان کی صوم پر روانہ کیا گیا تھا۔ جو زحمان کے اندر یہ لشکر سمیت مبتلائے مصائب و آلام ہو گئے۔ ان سے حضرت جابر اور حضرت ابوہریرہ نے روایت کی ہے۔

۱۹۔ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کا اصل نام حُذَیّ اور والد کا عجلان تھا۔ مصر میں اقامت گزیں ہو گئے تھے۔ شام کے اکثر محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔

ان کا شمار کثیر الروایت صحابیوں میں ہوتا ہے۔ سترہ میں شام کے اندر ہی وفات پائی۔ شام کے اندر وفات پانے والے یہ آخری صحابی تھے۔ بعض کے نزدیک شام میں سب سے آخر میں وفات پانے والے صحابی حضرت عبد اللہ بن بشر ہیں۔ حُذَیّ میں صادر پر صند، دال سہلہ مفتوح اور یا مشدود ہے۔

۲۰۔ حضرت ابوامامہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کا اہم گرامی سعد اور کنیت ابوامامہ ہے۔ حضرت سہل بن خنیف انصاری اُوسی کے بیٹے تھے۔ یہ نام کی نسبت کنیت

سے زیادہ مشہور ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال سے دو سال پہلے سترہ میں پیدا ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام اور کنیت ان کے نانا جان حضرت سعد بن زہرہ کے نام اور کنیت پر تجویز فرمائی۔ کم عمری کے باعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سُن سکے۔ اسی لیے بعض حضرات نے ان کا ذکر تابعین میں کیا ہے۔ ابن عبد البر نے انھیں صحابی ثابت کر کے مدینہ منورہ کے اجدہ تابعین میں ان کو شمار کیا ہے۔ اپنے والد ماجد اور حضرت ابو سعید و عترت سے انھوں نے روایت کی اور ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ ۹۲ سال کی عمر میں سترہ کے اندر وفات پائی۔

۲۱۔ حضرت ابوامیہ مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کا شمار حجازی صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ ابو منذر نے ان سے روایت کی ہے۔

۲۲۔ حضرت امیہ مخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ خزاعی ازوی ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ ان سے طہام کے بارے میں حدیث مروی ہے۔ ان کے بھتیجے مخش بن عبد الرحمن ان سے روایت کرتے ہیں۔ مخش میں ہم مفتوح، خاء ساکن، شین کشور اور یا مشدود ہے۔

۲۳۔ حضرت امیہ بن صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ امیہ بن خلف بھی کہلاتے تھے۔ اپنے والد ماجد حضرت صفوان سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ان کے بھتیجے عمرو نے عاریت کے بارے میں روایت کی ہے۔

۲۴۔ حضرت انس بن مالک بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کی کنیت ابو حمزہ ہے۔ انصار کے قبیلہ خزرج سے ان کا تعلق تھا۔ ان کی والدہ ماجدہ کا اہم گرامی



حضرت اُمّ سلیم بنت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص خادمہ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں پہلوہ لگی ہوئی تو ان کی عمر دس سال تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں انھیں بصرہ کے اندر تبلیغ اسلام پر مامور فرمایا تو وہیں اقامت پذیر ہو گئے اور اسی سرزمین میں ۹۱ھ کے اندر وصال فرمایا۔ بصرہ کے اندر فوت ہونے والے یہ آخری صحابی ہیں۔ اس حساب سے ان کی عمر ایک سو تین سال ہوئی۔ دوسرا قول یہ ہے کہ انھوں نے تینانوے سال کی عمر پائی۔ حافظ ابن عبد البر نے اسی قول کی تصحیح کی ہے۔ زندگی میں ہی ان کی اولاد کی تعداد ستر تک پہنچ گئی تھی۔ بعض نے انھی کو کہا ہے یعنی انھیں ستر لڑکے اور ڈھلکیاں۔ ان سے کہتے ہی صحابہ کرام و تابعین عظام نے روایت کی ہے۔

۲۵۔ حضرت انس بن مالک کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کی کنیت ابو کعب تھی۔ ان کا اہم گرامی اُس حدیث کی سند میں آتا ہے جو مسافر، عامل اور مرضیہ کے روزے کے بارے میں ہے انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے ابن قلاب نے روایت کی ہے۔

۲۶۔ حضرت انس بن ابومرشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ابومرشد کا نام کنان بن حصین یا آئیس تھا۔ ابن عبد البر نے کہا کہ دوسرا قول زیادہ مشہور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ وہی آئیس ہیں جو حج مکہ اور غزوہ تحنین میں شریک تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ وہی آئیس ہیں جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے آئیس! صبح اُس عورت کے پاس جاتا۔ اگر وہ نہ ناکا اقرار کرے تو اُسے سنگسار کر دینا۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ دوسرے آئیس ہیں۔ انھوں نے سترہ میں وفات پائی۔ یہ ایسے خوش نصیب تھے کہ ان کے بھائی، والد محترم اور داماد جان کو بھی صحابیت کا شرف حاصل ہوا۔ بسمل بن عطلہ اور حکم بن سعد نے ان سے روایت کی ہے۔ کنان زمین کا مفتوح، لون مشرق اور دار مجسمہ ہے۔

۲۷۔ حضرت انس بن نصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ انصار کے قبیلہ خزرج سے تھے۔ مشہور صحابی اور خادم رسول یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا تھے۔ یہ غزوہ اُحد میں تلواریں نیرے اور برچھی کے تئیں سے زیادہ زخم کھا کر شہید ہوئے۔ یہ آیت :-

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا  
عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ - - -  
ایمان والوں میں سے وہ مرد ہیں جنہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اُسے سچا کر دکھایا۔  
ان کے حق میں ہی نازل ہوئی تھی۔

۲۸۔ حضرت انجشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ کلمے رنگ کے غلام اور نہایت خوش الحان تھے۔ سفر میں اونٹوں کو چلاتے وقت حدی خوانی کیا کرتے تھے۔ ان سے حضرت ابوطالب اور حضرت انس بن مالک نے روایت کی ہے۔ ایک سفر کے دوران یہ اپنے مخصوص انداز میں حدی خوانی کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا :- دوید ایا انجشہ دفعتاً بالقواریر۔ اے انجشہ! کچی شیشیوں پر مہرانی کرتے ہوئے آہستہ۔ انجشہ میں ہنزہ مفتوح، لون ساکن، جیم مفتوح اور شین مجسمہ ہے۔

۲۹۔ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ :- یہ ثقفی ہیں۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام اوس بن

ابو اؤس ہے۔ ان سے ابو الاشعث سمائی اور ان کے صاحبزادے عمرو بن اؤس نے روایت کی ہے۔  
**۳۰۔ حضرت ایاس بن بکیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ** ان کا تعلق قبیلہ لیث سے تھا۔ بدری صحابی ہیں۔ تمام غزوات میں شریک ہوتے رہے۔ دار ارقم میں اسلام لائے تھے۔ ستر سال تک عمر میں وفات پائی تھی۔

**۳۱۔ حضرت ایاس بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ** امام بخاری کے نزدیک ان کا شرف صحابیت سے مشرف ہونا ثابت نہیں ہے۔ عمرو بنوں کے ہارے میں ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے ان سے روایت کی ہے۔

**۳۲۔ حضرت ایقہ بن ناکور رضی اللہ تعالیٰ عنہ** یہ یمن کے رہنے والے اور نودی الکلاخ کے نام سے مشہور تھے۔ اپنی قوم کے با اثر سردار تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے نادر مبارک بھیجا تھا کہ اسود منیٰ اور اس کے ساتھیوں کو قتل کرنے میں لشکر اسلام کی مدد کی جائے۔ ستر سال تک جنگ صفین کے اندر آتش تھقی کے ہاتھوں زخمی ہو کر جاں بحق ہوئے۔

**۳۳۔ حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ** ان کا ام گرامی خالد بن زید ہے۔ انصار کے قبیلہ خزرج سے تعلق تھا۔ تمام جنگوں میں حضرت علی کے ساتھ رہے۔ شہر میں قسطنطنیہ (استنبول) کے اندر اسلامی افواج کی محافظت کرتے ہوئے وفات پائی اور اس وقت زید بن مسعود کے ساتھ تھے جبکہ ان کے والد عمر قسطنطنیہ میں مصروف جہاد تھے۔ جب یہ راستے میں شدید بیمار ہو گئے تو اپنے ساتھیوں کو وصیت کی کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو میری لاش اپنے ساتھ ہی لے جانا اور جب دشمن سے قتل یا مقابلہ ہو تو مجھے اپنے قدموں میں دفن کر دینا۔ چنانچہ وصیت کے مطابق انھیں قسطنطنیہ کی فیصل کے پاس ہی دفن کیا گیا۔ ان کی قبر وہاں مرجع خلائق ہے جس کی تعظیم کی جاتی ہے اور ان کے وہیلے سے لوگ شفا پاتے اور مرادیں حاصل کرتے ہیں۔ ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ قسطنطنیہ میں قاتل مہنوم، سین ساکن، پہلی طاو مہنوم، دوسری مکسورہ اور اس کے بعد یام ساکنہ ہے۔ امام نودی فرماتے ہیں کہ ان حروف کو ہم نے اسی طرح منقبط کیا ہے۔ قاضی عیاض مغربی نے مشارقی میں کتنے ہی حضرات سے نقل کیا ہے کہ اس میں دوسرے نوں کے بعد یام مشدود ہے۔

## صحابیات

**۳۴۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا** یہ حضرت ابوبکر صدیق کی بڑی صاحبزادی اور اہل بیت النبیین کے لقب سے مشہور تھیں جس کی وجہ یہ ہے کہ ہجرت کی شب انھوں نے اپنے پیٹ کے دو حصے کر کے ایک سے توشہ دان اور دوسرے سے مشکبہ باندھ دیا تھا۔ بعض کے نزدیک دوسرے حصے کو خود استعمال کیا تھا۔ یہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کی بہن اور عمر میں ان سے دس سال بڑی تھیں۔ ان کا شمار سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں ہے۔ ایک قول کے مطابق ان سے پہلے صرف سترہ



افراد مسلمان ہوتے تھے۔ یہ حضرت زبیر بن العوام کے حوالہ مقدسین دہر عشرہ مبشرہ سے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بچوپنپی زاد تھے، ان کی اولاد میں حضرت عبداللہ بن زبیر سب سے مشہور ہیں جو مدینہ منورہ پہنچنے پر مسلمانوں کے ہاں پیدا ہونے والے سب سے پہلے بچے تھے، بسبب ہمیں جب حضرت عبداللہ بن زبیر کی لاش کو رسول سے اتار کر دفن کیا گیا تو اس واقعہ کے دس یا بیس روز بعد سو سال کی عمر میں حضرت اسماء کا وصال ہوا۔ ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔

۳۵۔ حضرت اسماء بنت عُمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا | انھوں نے اپنے خاوند حضرت جعفر بن ابوطالب کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ وہاں ان کے بطن سے محمد یا عبداللہ اور یحییٰ دو صاحبزادے پیدا ہوئے۔ جب حضرت جعفر طیار شہید ہو گئے تو انھوں نے حضرت ابوبکر صدیق سے نکاح کر لیا، جن سے محمد بن ابوبکر پیدا ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیق کی وفات کے بعد یہ حضرت علی المرتضیٰ کے نکاح میں آئیں جن سے یحییٰ پیدا ہوئے یہ حضرت ابوبکر اور حضرت علی کے خوشگوار تعلقات اور شیرازہ شکر ہونے کی روشن مثال ہیں اور ان کے صاحبزادے محمد بن ابوبکر کی پرورش بھی حضرت علی کے گھر میں ہوئی، ان سے کتنے ہی جلیل القدر صحابہ نے روایت کی ہے۔ عُمیس میں عین مضموم، نیم مفتوح اور باریک ساکن ہے۔

۳۶۔ حضرت امامہ بنت العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا | یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے داماد حضرت ابوالعاص بن ربیع کی صاحبزادی ہیں، ان کی والدہ ماجدہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد حضرت علی نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ حضرت فاطمہ نے ان سے نکاح کرنے کی حضرت علی کو وصیت کی تھی۔ حضرت علی سے ان کا نکاح حضرت زبیر نے کیا تھا کیونکہ ان کے والد ماجد نے حضرت زبیر کو وصیت کی تھی۔

باب ۱۱ لا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ میں ان کا ذکر آیا ہے۔  
۳۷۔ حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا | یہ رقیقہ بنت خویلد کی بیٹی تھیں جو ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رقیقہ میں دونوں قاف مفتوح ہیں۔

۳۸۔ حضرت اُمیئہ بنت جحیب رضی اللہ تعالیٰ عنہا | یہ انصار یہ ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے چھ بچے جحیب بن عبدالرحمن نے روایت کی ہے۔ اُمیئہ بھی جحیب کی طرح تفسیر کا حنیفہ ہے۔

### تالبعین

۳۹۔ آیات بن عثمان | یہ آیات بن عثمان بن عفان قرظی ہیں۔ تالبعین سے ہیں اور محدثین مدینہ میں شمار ہوتے تھے۔ اپنے والد ماجد اور دیگر اصحاب سے روایات کرتے تھے۔ ان کی بکثرت روایات موجود ہیں۔ ان سے آٹھ شہاب زہری نے روایت کی ہے۔ یزید بن عبد الملک کے دور اقتدار میں مدینہ منورہ کے اندر وفات پائی۔

آکان میں ہمزہ مفتوح ہے جبکہ باور پر تشدید نہیں ہے۔

۳۰۔ **ابراہیم بن اسماعیل** یہ اشہلی تھے۔ انھوں نے حضرت موسیٰ بن عقبہ اور دیگر بہت سے حضرات سے روایت کی ہے۔ ان سے قنبی اور دیگر کتنے ہی لوگوں نے روایت کی ہے۔ کثرت سے روئے رکھتے اور نوافل پڑھا کرتے تھے۔ دارقطنی نے انھیں متروک کہا ہے۔ انھوں نے ۱۲۸ھ میں وفات پائی۔

۳۱۔ **ابراہیم بن عبدالرحمن** یہ زہری قرشی اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ ان کی کنیت ابواسحاق ہے۔ گودیں تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیے گئے تھے۔ انھوں نے اپنے والد ماجد اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث سُنیں۔ ان کا شاہ زہری اور ان کے صاحبزادے سعد بن ابراہیم نے ان سے روایت کی ہے۔ ۵۰ سال کی عمر گزار کر ۹۶ھ میں وفات پائی۔

۳۲۔ **ابراہیم بن فضل** یہ مخزومی تھے۔ انھوں نے معتبری وغیرہ سے روایت کی ہے اور وکیع وابن خیر وغیرہ ان سے روایت کرتے تھے۔ بعض نے انھیں ضعیف کہا ہے۔

۳۳۔ **ابراہیم بن میسرہ** یہ ابراہیم بن میسرہ طائفی ہیں۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایات اہل مکہ میں مشہور تھیں۔ ثقہ ہیں اور صحیح احادیث روایت کیا کرتے تھے۔

۳۴۔ **ابو ابراہیم اشہلی** یہ انصاری تھے لیکن ان کے زیادہ حالات معلوم نہیں ہو سکے۔ اپنے والد ماجد سے احادیث سُننا کرتے اور ان سے کچھ بھی بن کثیر نے روایت کی ہے۔ یہ معلومات امام مسلم کی کتاب الکنى سے پیش کی گئیں ہیں۔ امام ترمذی کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے ان کے والد ماجد کا نام دریافت کیا جو صحابی تھے تو اس سلسلے میں انھیں بھی کچھ معلوم نہیں تھا۔

۳۵۔ **ابو الاحوص** ان کا نام عوف اور مالک بن فضالہ کے صاحبزادے تھے۔ انھوں نے اپنے والد ماجد زہری سے روایت کی ہے۔ ابن مسعود و حضرت ابو موسیٰ سے روایت کی ہے۔ حسن بصری، ابواسحاق اور عطاء بن السامی نے ان سے روایت کی ہے۔

۳۶۔ **الاحوص** یہ الاحوص بن الجواب القنبی ہیں۔ ان کی کنیت ابوالجواب ہے۔ اہل کوفہ سے تھے۔ ان سے علی بن المدینی نے روایت کی ہے۔ ۱۲۱ھ میں وفات پائی۔ الجواب میں جم مفتوح اور واؤ مشدود ہے۔

۳۷۔ **ابو الاحوص** یہ ابو الاحوص سلام بن سلیم اور حافظ الحدیث تھے۔ آدم بن علی اور زیاد بن علاقہ سے روایت کیا کرتے اور ان سے مسدد اور ہشام نے روایت کی ہے۔ قرطبہ چار ہزار احادیث ان سے مروی ہیں۔ حافظ ابن سعید نے انھیں پختہ اور معتبر کہا ہے۔ انھوں نے ۱۰۹ھ میں وفات پائی۔

۳۸۔ **ارزق بن قیس** یہ قیس حارثی کے صاحبزادے اور تابعی ہیں۔ والد محترم کی کنیت ابو ہریرہ تھی جو مشہور صحابی ہیں۔ انھوں نے اپنے والد ماجد، حضرت انس بن مالک اور حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔

۳۹۔ **اسحاق بن عبداللہ انصاری** یہ تابعین مدینہ سے اور ثقہ بزرگ تھے۔ واقفی کا بیان ہے کہ امام مالک



کے نزدیک کسی مدنی تابعی کو علم حدیث میں ان پر فوقیت نہیں تھی۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک اور حضرت ابو مرثد سے احادیث سنیں جبکہ ان سے یحییٰ بن کثیر، امام مالک اور ہمام نے روایت کی۔ باب الاتفاق میں ان کا ذکر ہے۔ انہوں نے ۱۲۲ھ میں وفات پائی۔

۵۰۔ اسحاق بن راسم یہ ابراہیم بن یحییٰ بن کنینہ ابو یعقوب تھے اور ابن طاہر کے نام سے مشہور ہوئے علم حدیث میں نہایت بلند پایہ تھے اور ارکان مسلمین میں شمار کیے گئے ہیں۔ حدیث وفقہ کے جامع نیز اتفاق و صدق اور ہر دور کی مشہور ہستی تھے طلب علم میں خراسان، عراق، حجاز، یمن اور شام کے شہروں میں دیوانہ وار پھرتے رہے اور آخر کار نیشاپور میں سکونت پذیر ہو گئے۔ ۳۷۷ھ سال کی عمر پاکر نیشاپور کے اندر ہی ۳۷۷ھ میں ان ہمارے فانی کو خیر باد کہا۔ ان کے علمی و عملی فضائل و کمالات کا احاطہ کر لینا بہت مشکل ہے۔ انہوں نے سفیان بن عیینہ، وکیع اور دیگر کتنے اجل آثار حدیث سے احادیث سنیں اور ان سے امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی اور دیگر کتنے ہی آثار حدیث نے روایت کی ہے۔

۵۱۔ ابواسحاق السبئی یہ ابواسحاق عمرو بن عبد اللہ السبئی ہیں جو ہمدانی کوئی تھے۔ انہوں نے حضرت علی، حضرت ابن عباس اور دیگر کتنے ہی صحابہ کرام کی زیارت کا شرف پایا۔ انہوں نے حضرت ہارون بن عازب اور حضرت زید بن ارقم سے احادیث سنیں جبکہ ان سے اعمش، شعبہ اور سفیان ثوری نے روایت کی۔ یہ مشہور دیار و اصحاب اور کثیر الروایت تابعی تھے۔ خلافت عثمانی کے دو سال گزرتے بہان کی ولادت ہوئی اور ۱۲۷ھ میں وفات پائی۔ سبئی میں سین مفتوح اور باد مگسور ہے۔

۵۲۔ ابواسحاق موسیٰ یہ موسیٰ انفاری کے صاحبزادے اور مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے لیکن کوفہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ بغداد میں انہوں نے سفیان بن عیینہ سے سنی ہوئی حدیثیں بیان کیں۔ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔ امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ وغیرہم نے ان سے روایت کی ہے حدیث کے متعلق ان پر بڑا اعتماد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے ۱۲۲ھ میں وفات پائی۔

۵۳۔ ابواسحاق اسلم ان کا نام اسماعیل اور کنیت ابواسحاق تھی۔ یہ خلیفۃ الملائک کے صاحبزادے تھے بحکم مدینہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابو نعیم اور اسید بن الحجاج وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ضعیف روایت ہیں۔ انہوں نے ۱۶۹ھ میں وفات پائی۔

۵۴۔ اسلم ان کی کنیت ابو خالد ہے اور یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ تھے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ حبشی تھے۔ حضرت عمر نے ۱۱ھ میں انہیں مکہ مکرمہ سے خرید لیا تھا۔ انہوں نے حضرت عمر سے احادیث سنیں اور ان سے زید بن اسلم وغیرہ نے روایت کی ہے۔ مروان کے دور اقتدار کے اندر انہوں نے ایک سو چودہ سال کی عمر میں وفات پائی۔

۵۵۔ اسود یہ اسود بن ہلال محارب ہیں۔ یہ حضرت عمرو بن معاذ اور حضرت ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ ۱۲۷ھ میں اس دربار فانی سے عالم جاودانی کی طرف

روایت ہوئے۔

۵۶۔ **اعرج** | ان کا نام عبدالرحمن بن ہریرہ ہے۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے اور بنی ہاشم کے آزاد کردہ تھے۔ تابعین میں سے مشہور اور ثقہ بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرنے میں خاص شہرت رکھتے تھے۔ ان سے ابن شہاب زہری نے روایت کی ہے۔ اسناد پر یہ کے اندر سند میں وفات پائی۔

۵۷۔ **اعمش** | ان کا نام سلیمان بن سران کاہل اسمی ہے کیونکہ بنی کاہل کے آزاد کردہ تھے اور بنی کاہل ایک شاخ ہے بنی اسمیٰ بنی مدینہ کی۔ یہ کوفہ کے اندر سند میں پیدا ہوئے۔ وہاں سے کوفہ لائے گئے تو بنی کاہل کے ایک شخص نے انھیں خرید کر آزاد کر دیا۔ یہ حدیث و قرأت کے جلیل القدر عالم اور مشہور بزرگوں سے ہیں۔ ان پر اہل کوفہ کی اکثر روایات کا دار و مدار ہے۔ بہت سے حضرات نے ان سے روایت کی ہے۔ علم و فضل کا یہ آفتاب سند میں غروب ہوا۔

۵۸۔ **امیر بن عبد اللہ** | یہ عبداللہ بن خالد بن اسید کی کے صاحبزادے تھے۔ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے اور ان سے ابن شہاب زہری وغیرہ نے روایت کی ہے اور والی خراسان تھے۔ سند میں وفات پائی۔

۵۹۔ **اویس قرنی** | یہ اویس بن عامر ہیں۔ کنیت ابو عمرو تھی اور قرن کے رہنے والے تھے۔ انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقدس زمانہ پایا لیکن بالمشافہ زیارت کا شرف حاصل نہ کر سکے۔ بارگاہ رسالت سے ان کے مقبول بارگاہ الہیہ ہونے کی بشارت دی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض دیگر صحابہ کرام نے انھیں دیکھا تھا۔ یہ زہد اور مخلوق سے کنار کشی میں سخت کوشاں رہتے تھے۔ سند میں یہ جنگ صفین کے موقع پر گم ہو گئے یا شہادت پا گئے تھے۔

۶۰۔ **ایوب بن موسیٰ** | یہ عمرو بن سعید بن العاص اموی کے صاحبزادے تھے۔ انھوں نے عطاء المکمل اور ان کے ہم پلہ محدثین سے روایت کی ہے اور شبہ وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار نامور نقباء میں ہوتا ہے۔ سند میں وفات پائی۔

۶۱۔ **ابو ایوب مرغی غنکی** | یہ حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے قتادہ نے روایت کی ہے۔ یہ معتبر اور ثقہ راوی شمار کئے گئے ہیں۔

## کفار وغیرہ

۶۲۔ **ابی بن خلف** | یہ خلف بن وہب کا بیٹا اور امیہ بن خلف کا بھائی تھا۔ اپنی اسلام دشمنی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دلی بغض و عداوت رکھنے میں مشہور تھا۔ غزوہ احمد کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں زخمی ہو کر واصل جہنم ہوا تھا جبکہ اس کا بھائی امیہ بن خلف اس سے پہلے غزوہ بدر کے روز ہی جہنم میں پہنچا دیا گیا تھا۔



۶۳۔ **اسود بن کعب غنسی** | اس کا نام جملہ غنسی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری حیات طیبہ کے آخر میں اس بد بخت نے نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا اور آپ کے وصال سے پہلے ہی اسے واصل جہنم کر دیا گیا تھا۔ اس کو ٹھکانے لگانے والے حضرت فیروز دہلی اور حضرت قیس بن عبد یثوث تھے۔ فیروز اسے پکھاڑ کر سینے پر چڑھ بیٹھے اور قیس نے تن سے سر جدا کر کے تیس دجا جگہ میں سے اس ایک کا قصہ پاک کر دیا۔ باب الرویا میں اس مردود کا ذکر آیا ہے۔ غنسی میں عین مفتوح اور نون ساکن ہے۔ جملہ میں عین مفتوح، باء ساکن اور باء مفتوح ہے۔

۶۴۔ **اکیدردوسہ** | یہ عبد الملک کے بیٹے اور صاحب دوسرا الجندل کے لقب سے مشہور تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں دعوت اسلام دیتے ہوئے نامہ مبارک ارسال فرمایا تھا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تحائف بھیجے تھے۔ ان کا ذکر باب الجہیزہ میں آیا ہے۔ اکیدردوسہ کی تفسیر ہے۔ دوسرے دال پر فخر اور فخرہ دونوں درست ہیں۔ دوسرا ایک علاقے کا نام تھا جو شام اور حجاز کے درمیان واقع ہے۔

## باء صحابہ کرام

۶۵۔ **حضرت ابوالبداح** | ان کے اصلی نام میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک ان کا نام عاصم بن حدی ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ حضرت عاصم بن حدی کے صاحبزادے ہیں۔ انھوں نے ابوالبداح کے لقب سے ہی شہرت پائی جبکہ ان کی کنیت ابو عمر ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں بھی اختلاف ہے جبکہ ان کے والد ماجد کا صحابی ہونا مسلم ہے۔ ابن عبد البر کے نزدیک یہی قول زیادہ صحیح ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ بداح میں باء مفتوح اور دال مشدود ہے۔ انھوں نے عمر عزیٰ کی ۸۴ منزلیں طے کرنے کے بعد ۱۱ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے اپنے والد ماجد سے حدیثیں سُنیں اور ان سے ابو بکر بن عبد الرحمن نے روایت کی۔

۶۶۔ **حضرت ابو بردہ** | ان کا اسم گرامی ہانی بن نبار ہے۔ یہ اُن مشہر حضرات میں شامل ہیں جو عقبہ ثانیہ میں حاضر ہوئے تھے۔ غزوہ بدر اور اُس کے بعد تمام غزوات میں برابر شریک ہوتے رہے۔ یہ حضرت براء بن عازب کے ماموں ہیں۔ ان کے ہاں اولاد نہیں ہوئی۔ حضرت علی اور حضرت معاویہ کے اختلاف میں حضرت علی کے حامی رہے اور اُن کا ساتھ دیتے ہوئے وفات پائی۔ حضرت براء اور حضرت حبابہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ہانی میں نون مکسور ہے اور اسی طرح نبار میں بھی مکسور ہے۔

۶۷۔ **حضرت ابو بردہ** | یہ فضل بن عبید اسلمی ہیں۔ ابتدائی زمانے میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ عبد اللہ بن خطلہ کو قتل کرنے والے ہی بزرگ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال تک تمام غزوات میں شریک ہو کر آپ پر پروانہ وار شمار ہوتے رہے۔ حضور کے وصال کے بعد یہ بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے۔ خراسان میں جہاد کیا۔ انھوں نے عرب کے اندر ستھ میں وفات پائی۔

۶۸۔ **حضرت ابو بشیر** | یہ قیس بن عبید انصاری مازنی ہیں۔ ابن عبد البر نے انبیاء میں لکھا ہے کہ ان کا صحیح نام

معلوم نہیں ہو سکا کیونکہ کسی قابل اعتماد شخص نے وثوق کے ساتھ ان کا نام نہیں بتایا۔ کتاب الکفی میں ابن مندو نے بھی ان کا ذکر کیا ہے لیکن نام نہیں لکھا۔ کہتے ہی حضرات نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ انھوں نے طویل عمر پائی اور یوم حقہ کے بعد ان کا وصال ہوا تھا۔

۴۹۔ حضرت ابو بصیر یہ حمیل بن بصرہ غفاری ہیں۔ بصرہ میں باء مفتوح اور صاد ساکن ہے۔ حمیل اصل کی تفسیر ہے۔

۵۰۔ حضرت ابو بصیر یہ ابو بصیر غنیم بن اسید ثقفی ہیں۔ ابتدائی زمانے میں ہی اسلام قبول کر لیتے واسے صحابہ کرام میں سے ہیں۔ واقعہ صدیقہ میں ان کا ذکر آیا ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ہی وفات پا گئے تھے۔ اسید میں ہمزہ مفتوح اور سین مکسور ہے۔ حرف سین کے تحت بھی ان کا ذکر آئے گا۔

۵۱۔ حضرت ابو بکر صدیق ان کا اسم گرامی عبد اللہ ہے۔ والد محترم حضرت عثمان ابو قحافہ تھے۔ ان کا شجرہ نسب یوں ہے۔ ابو بکر بن ابو قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تميم بن مرہ۔ یوں ساتویں پشت میں ان کا نسب سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ زبان رستا سے انھیں شقیق کا لقب بھی ملا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: من ادا دان ينظر الى عتيق من النار فليمنظر الى ابي بکر۔ جو جنم سے آزاد شخص کو دیکھنا چاہے وہ ابو بکر کو دیکھے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے۔ اسلام سے پہلے اود بعد حبشہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ یار و غم خوار بن کر رہے اور سائے کی طرح کبھی چھڑا نہ ہوئے۔ حضرت ابو بکر کا رنگ گورا سفید اور لاغر اندام تھے۔ خسارے اُبھر سے ہوئے نہ تھے۔ کیونکہ چہرے پر گوشت کم تھا۔ آنکھیں باہر کو نکلی ہوئی نہ تھیں اور پیشانی انگری ہوئی تھی۔ انگلیاں موٹی اور پر گوشت نہیں تھیں۔ ہنسی کا خضاب لگایا کرتے تھے۔ پوری اُمت محمدیہ میں یہ سعادت صرف حضرت ابو بکر کے حصے میں ہی آئی کہ خود والدین کریمین ۱۶ ولادہ امجاد اور پوتے یعنی چار شقیق شرف صحابیت سے مشرف ہوئے۔ ان کی ولادت واقعہ قیل سے دو سال چار ماہ اور کچھ دن بعد ہوئی اور ۶۲ جمادی الاخریٰ ۳ھ میں منگل کی رات میں مغرب اور غشاء کے درمیان انھوں نے وفات پائی اور شیخ ہدایت کا یہ بے مثال پروانہ ہمیشہ کے لیے عظیم الشان شیخ رسالت کے چلو میں دیدار یار کی خاطر حیرانتراحت ہو گیا۔ وصیت کے مطابق ان کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انھیں غسل دیا اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کا دور خلافت صرف دو سال چار ماہ ہے۔ ان سے کہتے ہی اصحاب و تابعین نے روایت کی ہے جبکہ ان سے نسبتاً بہت کم حدیثیں مروی ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ان کی ظاہری حیات کا عرصہ بہت مختصر و سہرور رہا۔

۵۲۔ حضرت ابو بکر یہ فیض بن حارث ہیں، ابو بکرہ ان کی کنیت ہے۔ شروع میں یہ حارث بن کلدہ ثقفی کے غلام تھے۔ پھر اُس نے انھیں اپنا بیٹا بنا لیا تھا۔ نام کی نسبت یہ کنیت کے



زور سے زیادہ مشہور ہیں۔ کنیت کی وجہ یہ ہے کہ محاصرۂ طائف کے وقت یہ مکہ یعنی کنوئیں کی چرخ سے ٹک کر گویا  
اور بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر دولت اسلام سے مشرف ہو گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں  
خرید کر آزاد کر دیا اور ابو بکرہ کے نام سے پکارا جس کے باعث اصل نام پر یہ کنیت جنت سے گئی۔ ان کا شمار  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ لوگوں یعنی موالی میں ہوتا ہے۔ آخری عمر میں یہ پھر کے اندر سکونت پذیر  
ہو گئے تھے اور وہی وفات پائی۔ ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ تفسیر میں لون مضموم اور فاء  
مفتوح ہے۔

۴۳۔ حضرت **بدر بن ورقہ** یہ خراسانی اور قدیم الاسلام ہیں۔ ان سے ان کے دونوں صاحبزادوں یعنی عبد اللہ اور  
سلمہ نے روایت کی ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں  
ہی شہید ہو گئے تھے۔ ایک قول کے مطابق یہ جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جنگ صفین میں یہ  
اپنے صاحبزادے عبد اللہ کے ہاتھوں مارے گئے تھے۔ یہ بدل کی تصفیہ ہے۔

۴۴۔ حضرت **براء بن عازب** یہ ابو عمارہ انصاری حارثی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی کنیت ابو عمر بھی تھی۔ کوفہ کی  
سکونت اختیار کر لی تھی۔ ۳۲ھ میں انھوں نے رے فتح کیا۔ جنگ جمل اور جنگ  
صفین اور جنگ نہروان میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ٹوٹ کر ساتھ دیا۔ مصعب بن عمیر کے زمانہ میں ۳۵ھ کے  
اند کو فہم وفات پائی۔ غزوہ بدر میں کم سنی کے باعث شریک نہیں کیے گئے تھے۔ پہلے پہل چورہ یا پندہ سال  
کی عمر میں غزوہ اُحد کے اندر شامل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ غزوات وغیرہ کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھارہ سفر کیے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ عمارہ میں عین مضموم ہے  
اور ہم مشتد نہیں ہے۔

۴۵۔ حضرت **بزیدہ بن حصیب اسلمی** انھوں نے غزوہ بدر سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا لیکن اس میں شریک  
نہ ہو سکے۔ بیعت رضوان کرنے والوں میں شامل تھے۔ یہ مدینہ منورہ کے  
رہنے والے تھے لیکن پھر بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے جہاں کرتے ہوئے خراسان میں پہنچے اور بزیدہ بن معاویہ کے  
دور اقتدار میں مرو کے مقام پر ۳۲ھ میں وفات پائی۔ ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ حصیب  
حصیب کی تصفیہ ہے۔

۴۶۔ حضرت **بسر بن ابی اریطہ** ان کی کنیت ابو عبد الرحمن اور ان کے والد کا نام عمیر العامری القرظی ہے۔ کہا جاتا  
ہے کہ کم سنی کے باعث انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ  
نہیں سنا لیکن اہل شام کے نزدیک ان کا سنا ثابت ہے۔ ماقدی کے قول کے مطابق یہ نجی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کے دھماکے سے دو سال پہلے پیدا ہوئے تھے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آخری عمر میں ان کا حافظہ درست نہیں رہا  
تھا۔ انھوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں وفات پائی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عبد اللہ کے زمانے  
میں فوت ہوئے۔

۴۷۔ حضرت **ابن ابی بکر** یہاں بسر کے دونوں بیٹوں سے عطیہ اور عبد اللہ مراد ہیں۔ جن کا ذکر حرف عین کے تحت

اُسے لگا کھجور اور کھن کھانے سے متعلق ان دونوں بھائیوں سے ایک حدیث مروی ہے جس کی سند میں ان کے نام نہ کرے نہیں بلکہ صرف ابنا بسر کہا گیا ہے۔

۷۸۔ حضرت بشر بن معبد | ان کے والد عبداللہ بن خصاصہ کے نام سے مشہور تھے۔ خصاصہ ان کی والدہ کا لقب تھا جبکہ نام کبشہ تھا۔ حضرت بشر کا شمار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ حضرات یعنی موالی میں ہوتا ہے۔ یہ اہل بصرہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔

۷۹۔ حضرت بلال بن رباح | انھیں حضرت ابو بکر صدیق نے خرید کر آزاد کیا تھا۔ یہ شروع زمانے میں ہی اسلام لے آئے تھے۔ یہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے مکہ مکرمہ میں اپنا مسلمان ہونا ظاہر کیا۔ غزوہ بدر سے لے کر تمام غزوات میں برابر شریک ہوتے رہے۔ آخر میں انھوں نے شام کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کے والد کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ صحابہ کرام اور تابعین عظام کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ دمشق کے اندر تقریباً ۱۰ سال کی عمر پر سنہ ۱۱ھ میں وصال ہوا اور وہاں باب الصغیر میں دفن کیے گئے۔ ایک قول کے مطابق حلب میں وفات پائی اور باب الاربعین میں دفن کیے گئے۔ صاحب کشف کے نزدیک پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ یہ ان حضرات میں سے ہیں جنھیں اسلام قبول کرنے کی بنا پر مشرکین مکہ نے درناک تکلیفیں دی تھیں۔ حضرت بلال کو اذیت پہنچانے اور مارنے بیٹھنے میں اُمیہ بن خلف خود بھی شامل ہوا کرتا تھا۔ اتفاق کی بات ہے کہ وہ بد بخت غزوہ بدر کے اندر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں ہی واصل جہنم ہوا تھا۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ حضرت عمر کا کہنا تھا۔ ابو بکر ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کو آزاد کرنے والے بھی ہیں۔

۸۰۔ حضرت بلال بن حارث | یہ مزینی تھے۔ ان کی کنیت ابو عبدالرحمن ہے۔ مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تھے جبکہ اشعر کے رہنے والے تھے۔ بعد میں بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر مزینہ کا پرچم ہی ہمارا ہے تھے۔ ان کے بیٹے حارث اور علقمہ بن ابی قحاص نے ان سے روایت کی ہے۔ عمر عزیز کی اسٹیج منزلیں طے کر لینے کے بعد انھوں نے سترجہ میں وفات پائی۔

۸۱۔ حضرت البیاضی | بیاض بن عامر سے نسبت ہونے کے باعث البیاضی کہلاتے تھے جبکہ ان کا نام عبداللہ بن جابر انصاری ہے۔ یہ صحابی ہیں۔

## صحابیات

۸۲۔ حضرت اُمّ بکیر | ان کا اسم گرامی خولہ ہے۔ یزید بن السنن انصاری کی بیٹی اور اسماء بنت بکرید کی بہن ہیں۔ ان کی کنیت نے نام سے زیادہ شہرت پائی۔ یہ ان خوش نصیب عورتوں سے ہیں جنھوں نے رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ ان سے عبدالرحمن بن بکیر نے روایت کی ہے۔ بکیر کی تصغیر ہے۔

۸۳۔ حضرت بکیرہ | یہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کردہ ہیں (احادیث مطرہ کے مطابق ان کی آزادی سے شریعت مطرہ کے کتنے ہی مسائل واضح ہوئے تھے)۔ انھوں نے حضرت عائشہ



- حضرت ابی عباس اور عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے۔ بڑی یہ میں باہر مفتوح اور سبلی راء مکسور ہے۔  
 ۸۴۔ حضرت بصرہ | یہ قرشیہ اسدیہ ہیں۔ صفوان بن یزید کی صاحبزادی اور ورقہ بن نوفل کی بھتیجی تھیں۔  
 ۸۵۔ حضرت بنیہ | یہ فزارہ ہیں۔ اپنے والد ماجد سے احادیث روایت کرتی ہیں جو صحابی تھے۔ ان سے مروی حدیث صحیح کے متعلق ہے۔ بنیہ میں باہر مضموم، باہر مفتوح اور باہر ساکن ہے۔

### تابعین

- ۸۶۔ ابو بردہ عامر | یہ کثیر الروایت تابعی ہیں۔ ان کے والد محترم حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو ابو موسیٰ اشعری کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ اپنے والد ماجد اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے روایت کرتے تھے۔ یہ قاضی شریح کے بعد حدیث فقہ پر مامور کیے گئے لیکن کرنے کا گور نہ ہونے پر حجاج بن یوسف نے انھیں معزول کر دیا تھا۔  
 ۸۷۔ ابو بکر بن عیاش | ان کا نام سعید بن فیروز ہے۔ ان سے مذہب بطل کے بارے میں ایک حدیث مروی ہے۔ یہ اسدی ہیں اور ان کا شمار حدیث بڑے علماء میں ہوتا ہے۔ ابو اسحاق وغیرہ سے روایت کرتے تھے اور ان سے امام احمد اور ابن مسعود وغیرہ نے روایت کی ہے۔ امام احمد کا قول ہے کہ یہ صدوق و ثقہ ہیں لیکن گاہے گاہے غلطی کر جاتے ہیں۔ عمر عزیز کی ۹۶ منزلیں طے کرنے کے بعد ۵۲ھ میں وفات پائی۔ عیاش میں باہر مشدود ہے۔  
 ۸۸۔ ابو بکر بن عبد الرحمن | یہ مخزومی ہیں۔ ان کا نام ابو بکر ہے اور کنیت بھی مہی ہے۔ مشہور تابعی ہیں۔ انھوں نے حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے احادیث سنی ہیں اور ان سے شبی و زہری نے روایت کی ہے۔  
 ۹۰۔ ابو بکر بن عبداللہ بن زبیر | یہ نجدی اور امام بخاری کے شیخ ہیں۔ ان کا ذکر حروف عین کے تحت آئے گا۔  
 ۹۱۔ بجالہ بن عبدہ | یہ تمیمی ہیں۔ جزائیں معاویہ کے کاتب اور اصحاب بن قیس کی سے چلا تھے۔ ثقہ ہیں اور ابی بکر میں شمار ہوتے ہیں۔ انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث سنیں اور ان سے عروہ بن زبیر نے روایت کی ہے۔ سند یہ کہ کثرہ میں زندہ تھے (معلوم نہیں وفات کس سن میں پائی)۔ بجالہ میں باہر مفتوح اور جیم مفتوح اور ذاء ساکن ہے۔  
 ۹۲۔ بسر بن محجن | یہ دلمی بخاری ہیں۔ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے تھے۔ ابن مندہ نے انھیں صحابہ کرام میں شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ امام بخاری وغیرہ آئمہ حدیث نے انھیں تابعین میں شمار کیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ زبیر بن سلم نے ان سے روایت کی ہے۔ محجن میں جیم مفتوح، حاء ساکن اور جیم مفتوح ہے۔ دلمی میں وال مکسور اور ذاء ساکن ہے۔

۹۳۔ بشر بن ابی مسعود | یہ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے عروہ بن زبیر، یونس بن میسرہ اور کتنے ہی حضرات نے روایت کی ہے۔

۹۴۔ بشر بن رافع | یہ یحییٰ بن کثیر اور دیگر کئی اہل علم حضرات سے روایت کرتے ہیں جیکہ ان سے عبدالرزاق اور دیگر لوگوں نے روایت کی ہے۔ امام احمد بن حنبل ان کی روایت کو ضعیف اور ایمن قوی قرار دیتے تھے۔

۹۵۔ بشر بن مروان | یہ مروان بن حکم اموی قرشی کے صاحبزادے اور عبدالملک کے بھائی ہیں۔ عبدالملک نے انھیں عراق کا گورنر مقرر کیا تھا۔ ان کا ذکر خطبہ یوم جمعہ کے باب میں آیا ہے۔ بشر میں باء مکسور اور شین ساکن ہے۔

۹۶۔ بشیر بن مہیون | یہ اپنے چچا حضرت اسامہ بن اخیود سے روایت کرتے تھے اور ان سے بشیر بن مغفل وغیرہ نے روایت کی ہے۔ حدیث روایت کرنے میں سچے مانے گئے ہیں۔

۹۷۔ بلال بن عبد اللہ | یہ حضرت عبداللہ بن عمر قرشی مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صاحبزادے ہیں۔ روایت حدیث میں بڑے متانت اور سنجیدہ تھے۔

۹۸۔ بلال بن یسار | یہ یسار بن زید کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت یسار بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے جو حضرت زید بن ابیہ کے والد ہیں وہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ ہیں۔ یہ اپنے والد محترم اور چچا ماجد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے عمرو بن مہرہ نے روایت کی ہے۔ ان کی روایتیں اہل بصرہ میں راجح تھیں۔

۹۹۔ بہز بن حکیم | یہ معاویہ بن حیدۃ القشیری بصری کے صاحبزادے ہیں۔ ان کے متعلق اہل علم میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ یہ اپنے والد محترم اور چچا ماجد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم نے صحیحین میں ان کی کوئی روایت شامل نہیں کی۔ ابن عدی فرماتے ہیں کہ میں نے ان کی کوئی حدیث ایسی نہیں دیکھی جس کا انکار کیا جاسکے۔ حیدہ میں حاء مفتوحہ اور یاء ساکن ہے۔

## تابعات

۱۰۰۔ بناتہ انصاریہ | یہ عبدالرحمن بن حیان کی آزاد کردہ ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں اور ان سے ابن حجر مکی نے روایت کی ہے۔ جلال یمنی پانچویں والی حدیث ان سے ہی مروی ہے۔ حیان میں حاء مفتوحہ اور یاء مشدود ہے۔

## تابع صحابہ کرام

۱۰۱۔ حضرت تمیم داری | یہ تمیم بن اوس الداری ہیں۔ پہلے نصرانی ہوتے تھے پھر ۳۰ھ میں اسلام قبول کر لیا۔



یہ کبھی ایک ہی رکعت میں پورا قرآن کریم ختم کر لیا کرتے اور کبھی ایک ہی آیت کو بار بار پڑھتے ہوئے ساری رات گزار گزار دیا کرتے تھے۔ محمد بن المنذر کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت میم داری رات کو بیدار نہ ہو سکے اور تنہا کی غائر نقضا ہو گئی۔ اس غفلت پر نفس کو یہ سزا دی کہ ایک سال تک رات کے وقت بالکل نہ سوئے اور ساری ساری رات فرائض پڑھنے میں گزارتے۔ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد شام میں سکونت اختیار کر لی تھی اور باقی عمر وہیں گزار دی حالانکہ یہ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے سب سے پہلے مسجد نبوی میں انھوں نے چڑھا لیا۔ دجال اور جتار کا واقعہ انھوں نے ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا تھا جس کو ان سے کتنے ہی حضرات نے روایت کیا ہے۔

### تابعین

۱۰۲۔ ابو یوسفؒ تابعی ہیں اور ان کے چچا نے انھیں فروخت کر دیا تھا۔ کتنے ہی صحابہ کرام سے یہ روایت کرتے ہیں اور ان سے قتادہ وغیرہ حضرات نے روایت کی ہے۔ انھوں نے ۹۵ھ میں وفات پائی۔

### شہداء صحابہ کرام

۱۰۳۔ حضرت ثابت بن دحداحؒ ان کا نام ابن دحداحؒ لکھا ہے۔ یہ غزوہٴ احد میں خالد بن ولید کے نیزے سے شہید ہوئے تھے جو ان کے جسم سے اُتر بار ہو گیا تھا۔ حضرت خالدؓ اُس وقت تک دولتِ اسلام سے شرف نہیں ہوئے تھے۔ بعض حضرات کے نزدیک انھوں نے صلح حدیبیہ کے بعد بستر پر وفات پائی تھی۔ ان کا ذکر جنازے کے ساتھ چلنے کے باب میں آیا ہے۔

۱۰۴۔ حضرت ثابت بن ضحاکؒ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج سے تھا۔ ان کی کنیت ابو یزید ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ حق پرست پر بیعت رضوان کرنے والوں میں یہ بھی شامل تھے حالانکہ اُس وقت عمر کم تھی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دور میں انھیں شہید کر دیا گیا تھا۔

۱۰۵۔ حضرت ثابت بن قیس بن شماسؒ ان کا تعلق بھی انصار کے قبیلہ خزرج سے تھا۔ غزوہٴ احد اور اُس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہتے رہے یہ جلیل القدر صحابی ہیں اور ان کا شمار انصار کے ذی علم حضرات میں ہوتا ہے۔ انھیں بارگاہِ رسالت کے عطیہ ہوئے کا شرف حاصل تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی زندگی میں ہی انھیں جنت کی بشارت دی تھی۔ ۳۰ھ میں جنگِ بیاہ کے دوران میں کذب سے مقابلہ کرتے ہوئے انھوں نے جامِ شہادت نوش کیا۔ ان سے مالک بن انس اور دوسرے حضرات نے روایت کی ہے۔

۱۰۶ حضرت ثمامہ بن اثال حنفی | یہ اہل پیام کے سرداروں اور سیکہ کذاب کے زبردست حامیوں سے تھے۔ گرفتار کر کے بارگاہ رسالت میں پیش کیے گئے اور انہیں ایک درخت سے باندھ دیا گیا۔

تیسرے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں رہا کرنے کا حکم فرمایا۔ رہا ہونے پر یہ ایک باغ میں گئے، اور نہاد حوکر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ آخر کار بہت اچھے مسلمان بنائے ہوئے۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عباس سے روایت حدیث کی ہے۔ ثمامہ میں شمار اور اثال میں ہمزہ مضموم ہے۔

۱۰۷ حضرت ابو ثعلبہ | ان کا اسم گرامی جرہم بن ناشب حنفی ہے۔ نام کی نسبت کثرت زیادہ مشہور تھی بیعت رضوان کرنے والوں میں یہ بھی شریک تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ردائہ فرمایا تھا کہ جا کر اپنی قوم کو تبلیغ کریں اور اسلام کی دعوت دیں۔ چنانچہ ان کے ذریعے بہت سے لوگ اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ بعد میں یہ ملک شام کے اندر جا کر مقیم ہو گئے اور وہیں انہوں نے سترہ میں وفات پائی۔ جرہم میں جیم لفظ ہاء دونوں مضموم ہیں۔

۱۰۸ حضرت ثوبان بن بکد | ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے اور یہ غلام تھے۔ رحلت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ اس کے بعد یہ ہمیشہ سفر و حضر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال فرما جانے کے بعد یہ شام میں جا مقیم ہوئے لیکن پھر محض کی سکونت اختیار کر لی اور وہیں سترہ میں وفات پائی۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔

### تابعین

۱۰۹ ثنابت بن ابی صفیہ | کہنے کے رہنے والے تھے۔ ان کی کنیت ابو حمزہ ہے۔ محمد بن علی یعنی امام محمد باقر سے حدیث کا سماع حاصل کیا۔ دیکھئے اور ابن کثیر جیسے حضرات نے ان سے روایت کی ہے۔ انہوں نے سترہ میں وفات پائی۔

۱۱۰ ثنابت بن اسلم بنانی | ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ بصرہ کے مشہور اور ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ چالیس سال تک حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شرف تلمذ حاصل رہا اور ان سے حدیث روایت کرنے میں مشہور ہو گئے۔ انہوں نے سترہ ہی بزرگوں سے روایت کی ہے۔ اور ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد بھی خاصی ہے۔ انہوں نے ۸۶ سال کی عمر گزار کر ۱۲۳ھ میں وفات پائی۔

۱۱۱ ثمامہ بن حزن | یہ حزن قشیری کے صاحبزادے ہیں اور ان کا شمار تابعین کے طبقہ ثانیہ میں ہوتا ہے۔ ان کی حدیثیں اہل بصرہ میں مروی تھیں۔ انہوں نے حضرت عمر و حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت ابوہریرہ کی زیارت کی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے انہوں نے حدیثیں سنی ہیں۔ اسود بن شیبان بصری ان سے روایت کرتے ہیں۔ حزن کی بار مفتوح اور قرار ساکن ہے۔

۱۱۲ ثور بن یزید | یہ یزید کلاعی شامی کے صاحبزادے ہیں جو محض کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے خالد بن مہران سے حدیثیں منیں جب کہ ان سے سفیان ثوری اور یحییٰ بن سعید نے روایت کی ہے۔ انہوں نے



۱۵۵۔ حدیث میں وفات پائی۔ ان کا ذکر باب المداح میں آیا ہے۔

## حجم — صحابہ کرام

۱۱۳۔ حضرت جابر بن سمرہ | یہ عامری سوانی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ مشہور صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی ہیں۔ انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ اور وہیں سکونت میں وفات پائی۔ ان سے کہتے ہی حضرات نے روایت کی ہے۔

۱۱۴۔ حضرت جابر بن صخر | یہ انصاری تھے ہیں۔ سلسلۃ القبر میں شتر صحابہ کرام کے اندر یہ بھی شامل تھے۔ غزوہ بدر سے لے کر تمام غزوات میں شریک ہونے کی سعادت پائی۔ ان سے شریک بن سعد نے روایت کی ہے۔ حیات میں حجم مفتوح اور بار مشدد ہے۔

۱۱۵۔ حضرت جابر بن عبد اللہ | ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ انصار کے قبیلہ سلم سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا شمار مشاہیر صحابہ میں ہوتا ہے۔ یہ ان صحابہ کرام میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے کثرت سے احادیث روایت کیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہونے کا شرف حاصل کیا جن کی تعداد اٹھارہ ہے۔ انہوں نے شام اور مصر کے سفر بھی کیے۔ آخر عمر میں ان کی بینائی جاتی رہی تھی۔ عبد الملک بن مروان کے دور اقتدار میں چہرہ آگے سے سال کی عمر پا کر انہوں نے مدینہ طیبہ کے اندر سکونت میں وفات پائی۔ ان کا شمار طویل عمر پانے والے صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔

۱۱۶۔ حضرت جابر بن عبدی | ان کا اسم گرامی ابی الشریح عمر اور جابر و لقب ہے۔ اس میں بھی اختلاف ہے کہ جابر و نام ہے یا لقب۔ سلسلہ میں وفد عبد القیس کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ بعد میں یہ بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ امیر المؤمنین حضرت فاروقی العظمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں انہیں فارس (ایران) کے اندر شہید کر دیا تھا۔ ان سے کہتے ہی حضرات نے روایت کی ہے۔

۱۱۷۔ حضرت جابر بن عتیق | ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہونے کا شرف حاصل کیا۔ ان کے دو بڑے صاحبزادے یعنی عبد اللہ اور سنان نیز ان کے بھتیجے عتیق بن حارث نے ان سے روایت کی ہے۔ عمر عزیز کی اکٹھے منزلیں طے کرنے کے بعد ان میں وفات پائی۔

۱۱۸۔ حضرت جبیلہ بن حارثہ کلبی | یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ اور مشہی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بھائی تھے۔ ان سے اسحاق بن عیسیٰ اور دیگر کہتے ہی حضرات نے روایت کی ہے۔

۱۱۹۔ حضرت جیسر بن مطعم | یہ قرشی قرظی ہیں۔ ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ ہجرت کے بعد تمام عمر مدینہ منورہ میں گزری اور وہیں مسکن میں وصال ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ واقعہ

حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیانی سفر میں دولت اسلام سے مالا مال ہو گئے تھے۔ (علم الانساب کے ماہر اور اس فن میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خوش چین تھے۔)

۱۲۰۔ حضرت جریر بن عبد اللہ ان کی کنیت ابو عمرو تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال سے تھوڑا ہی عرصہ پہلے دولت اسلام سے مشرف ہوئے تھے۔ وہ عود فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال سے صرف چالیس روز پہلے دولت اسلام میں آئی۔ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں اقامت پذیر رہے اور پھر وہاں سے قریہ و منتقل ہو گئے تھے۔ وہیں مسہر میں وفات پائی۔ ان سے کتنے ہی حضرات نے روایت کی ہے۔ یہ بہت خوبصورت تھے، اسی لیے حضرت عمر تو انہیں یوسف ثانی کہا کرتے تھے جبکہ خالد سیہ میں انہوں نے کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔

۱۲۱۔ حضرت جریر بن خویلد سلمی مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے اور ان کا شمار اصحاب کھنہ میں ہوتا تھا۔ انہوں نے مسہر میں وفات پائی۔ ان کے فرزندوں یعنی عبد اللہ عبد الرحمن یمنان اور سلم نے ان سے روایت کی ہے۔ جریر میں حیم اور ہارود دونوں مشہور ہیں۔

۱۲۲۔ حضرت جعفر بن ابوطالب یہ قرشی ہاشمی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بھائی تھے۔ بارگاہ رسالت سے انہیں فدا البنائین کا خطاب ملا تھا۔ اکتیس حضرات کے بعد ابتدائی دور۔

اسلام میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ یہ حضرت علی سے عمر میں دس سال بڑے اور عورت و سیرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ ان کے لقب فدا البنائین کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے حضرت علی نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چچا جان کے اونٹوں کے بارے میں نماز پڑھ رہے تھے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ ابا جان نے اوپر سے جھانک کر ہمیں دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دیکھ کر فرمایا چچا جان! آپ بھی نیچے تشریف لے آئیں اور ہمارے ساتھ نماز پڑھیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ پیارے بھتیجے! میں جانتا ہوں کہ آپ کا دین برحق ہے لیکن میں ایسے مجاہد سے کو پسند نہیں کرتا کہ میری نسبت میرے سرین اسچے ہو جائیں پھر فرمایا: اے جعفر! تم جاؤ اور اپنے دونوں بھائیوں کے ساتھ نماز پڑھ لو۔ وہ آئے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔ جب رحمت و دعاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فارغ ہونے کے بعد مڑ کر انہیں دیکھا تو فرمایا۔ جیسے تم ہم سے آگے ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہیں دو پر عطا فرمائے گا جن کے ذریعے جنت میں آؤ گے پھر دو گے۔ انہوں نے سہ ماہ میں ۴۱ سال کی عمر پا کر جنگ موتہ میں جام شہادت نوش کیا۔ جنگ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ کی شہادت کے بعد لشکر اسلام کے علمبردار بن گئے۔ دشمنان اسلام سے ایسی بے جگری کے ساتھ ٹکڑے اور مسلمانوں کو لٹاتے رہے کہ تمھاروں اور نیزوں کے قتلے زخم جسم کے سامنے والے حصے پر آئے اور پھانہ وار شمع ہدایت پر جان قربان کر دی! ان کے صاحبزادے عبد اللہ بن جعفر اور کتنے ہی صحابہ کرام نے ان سے روایت کی ہے۔ انہوں نے دو ہجرتیں کی تھیں حبشہ اور مدینہ منورہ کی طرف۔ یہ حبشہ سے فتح خیبر کے وقت بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے اتنی محبت تھی کہ اس وقت آپ نے فرمایا میں نہیں کہتا کہ مجھے فتح خیبر کی خوشی زیادہ ہوئی ہے یا جعفر کے آنے کی؛ جب نباشی سے ابوسفیان نے مسلمانوں کے غلات شکایت کی تو شاہ حبشہ کے



دیبا میں اسلام اور مسلمانوں کے دفاع میں حضرت جعفر نے ہی تقریر کی اور اسلام کی حقانیت کو واضح کیا تھا۔  
 ان کے دادا کا نام سفیان بن جحش تھا۔ قبیلہ بجلیہ کی ایک شاخ کا نام ملقہ  
 ۱۲۳۔ حضرت جندب بن عبد اللہ تھا۔ بجلیہ کے لوگوں کو قریش بھی کہا جاتا تھا۔ اس خاندان کا مورث اعلیٰ خالد بن  
 عبد اللہ قرشی تھا۔ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کے چار سال بعد وفات پائی۔ ان  
 سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ جندب میں جیم مضوم ہے جب کہ وال کو مضوم اور مفتوح دونوں طرح  
 پڑھا جاسکتا ہے۔

۱۲۴۔ حضرت ابو جحیفہ ان کا اسم مبارک وہب بن عبد اللہ عامری ہے۔ مکہ میں صحابہ کرام سے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے وقت یہ سبھی جمع کو نہیں پہنچے تھے لیکن با شعور ہونے کے باعث  
 انہوں نے آپ کے ارشادات عالیہ سنے اور روایات حدیث بھی کی۔ آخر میں یہ مکہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور  
 وہیں ۳۷ھ میں وفات پائی۔ ان سے تابعین کی ایک بڑی جماعت اور ان کے صاحبزادے عمران نے روایت کی  
 ہے۔ جحیفہ میں جیم مضوم ہے جب کہ حار اور فاء دونوں مفتوح ہیں۔

۱۲۵۔ حضرت ابو جری ان کا اسم گرامی جابر اور ان کے والد کا نام سلیم ہے۔ ان کا تعلق بنی تمیم سے تھا۔ بصرہ  
 میں رہتے تھے اور ان کی مرویات بصریوں میں مشہور تھیں۔ یہ قلیل الروایت بزرگ ہیں۔  
 بخاری میں جیم مضوم،راء مفتوح اور یاء مشدود ہے۔

۱۲۶۔ حضرت ابو الجعد ضمیری بعض حضرات نے ان کا اسم گرامی وہب لکھا ہے لیکن یہ کیفیت کے ساتھ بکافیادہ  
 مشہور ہوئے۔ ان سے عبیدہ بن سفیان نے روایت کی ہے۔

۱۲۷۔ حضرت ابو جمیل ان کا ذکر کتاب الزکوٰۃ میں آیا ہے۔ ان کے اسم گرامی اور حالات زندگی معلوم نہیں  
 ہو سکے۔

۱۲۸۔ حضرت ابو جمح بعض حضرات نے ان کے والد کا نام حبیب بن صالح لکھا ہے جب کہ اس میں اختلاف  
 ہے بلکہ ابی سلمہ حضرات کا خدا ان کے نام میں بھی اختلاف ہے، اسی لیے بعض حضرات نے  
 انہیں انصاری اور بعض نے کنانی لکھا ہے۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل ہو گیا تھا۔  
 یہ شایموں میں شمار ہوتے ہیں۔

۱۲۹۔ حضرت ابو جندل ان کے والد کا نام اسیل بن عمرو قرشی عامری ہے جس نے انہیں پانچ سو سال کرکھا تھا لیکن زنجیریں گھسٹ کر  
 صلح حدیبیہ کے وقت بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے تھے جبکہ ان کا والد ہی قریشی تھے کہ وکالت کر رہا تھا۔  
 ان کا ذکر صلح حدیبیہ کے واقعے میں آیا ہے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

۱۳۰۔ حضرت ابو الجهم ان کا اسم گرامی عامر بن مذہبہ مدنی قرشی ہے۔ انہیں یہ شرف حاصل ہوا کہ ایک دفعہ نماز کے  
 لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے چادر طلب فرمائی تھی۔ نام کی نسبت ان کی  
 کیفیت زیادہ مشہور ہوئی۔

۱۳۱۔ حضرت ابو الجهم یہ ان کی کنیت ہے۔ وکیع کی تحقیق کے مطابق ان کا نام عبد اللہ بن جیم ہے۔ بعض حضرات نے

ان کا اہم گرامی عبداللہ بن حارث بن حاتم لکھا ہے۔ جیم میں جیم مضرم اور ہا مفتوح ہے۔ حصر میں مکتور اور مسم مشد ہے۔

## صحابیات

۱۳۲۔ حضرت جد امہ | یہ وہب اسدی کی صاحبزادی ہیں۔ مکہ مکرمہ میں ہی اسلام لائیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اپنے اسلام کو سچانے کی خاطر اپنی قوم کے پاس سے ہجرت کر آئیں۔ جد امہ میں جیم مضرم ابدال میں مکہ یعنی نکلے کے بغیر ہے۔ بعض نے اسے ذال کیا ہے لکھا ہے جس کو حافظ دارقطنی نے تبدیلی قرار دیا ہے کیوں کہ اصل میں جد امہ کے اندر وال ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۳۳۔ ام المؤمنین حضرت جویریہ | ان کے والد کا نام حارث ہے۔ یثرب میں غزوہ تبوک یعنی غزوہ بدر کے بعد اسطیق کے واقع پر یہ قید ہو کر آئیں۔ حضرت ثابت بن قیس نے انہیں رکاب بنایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بدل کتابت ادا کر کے انہیں آزاد کر دیا اور پھر انہیں شرف زوجیت سے فرانا تھا۔ پہلے ان کا نام برہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بدل کر جویریہ نام رکھ دیا۔ انہوں نے عمر عزیز کی ۶۵ منہ میں طے کر کے زمیج الاذل سلفہ میں وفات پائی۔ حضرت ابن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ان سے روایت کی ہے۔

## تابعین

۱۳۴۔ جیم بن لیسر | یہ حضری تھے۔ انہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں دور پائے۔ ان کا شمار علمائے شام میں ہوتا ہے۔ ثقہ ہیں اور ان کی مرویات شامیوں میں مشہور تھیں۔ شام کے اندر سنہ ۱۰ میں وفات پائی۔ انہوں نے حضرت ابو دردار اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے اور ان سے کتنے ہی حضرات نے روایت حدیث کی ہے۔ لیسر میں ٹون مضرم اور فاء مفتوح ہے۔

۱۳۵۔ ابن جریج | ان کا نام عبدالملک ہے۔ والد کا نام عبدالعزیز بن جریج ہے۔ یہ مکہ مکرمہ کے رہنے والے مشہور فقیہ اور بلند پایہ علماء میں شمار ہوتے تھے۔ انہوں نے مجاہد بن ابی علیہ اور عطاء سے حدیث کا سماع کیا ہے۔ جب کہ ان سے روایت کرنے والوں کی ایک جماعت ہے۔ ابن عیینہ کا بیان ہے کہ میں نے ابن جریج کو فرماتے ہوئے سنا کہ علم حدیث کو جتنی مشقت کے ساتھ میں نے جمع کیا کسی دوسرے نے شاید اتنی مشقت نہ اٹھائی ہو۔ انہوں نے سنہ ۱۰۰ میں وفات پائی (اسی سال اُمت محمدیہ کے حدیم الماثل فرد اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علی معجزہ یعنی امام المسلمین، امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی اور اسی سال میدان ثقہ کے تیسرے برحق امام یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے تھے۔

۱۳۶۔ جزم بن معاویہ | یہ معاویہ ثمالی کے صاحبزادے تھے۔ سجالہ نے ان سے روایت کی ہے۔ جزم سے بیعت



لینے کے بیان میں ان کا ذکر آتا ہے۔ جزویں جمیع منتوج آزادانہ اور آخر میں ہنزہ ہے۔ اہل نعت کے نزدیک صحیح بھی ہے بعض محدثین کے نزدیک جمیع مکتور آزادانہ اور آخر میں وہ نعتوں والی یاد ہے۔ حافظہ مارگنی کی رائے بھی یہی ہے جبکہ لغتی نے بتایا ہے کہ جمیع منتوج آزاد مکتور اور آخر میں یا نئے جتنی ہے۔

۱۳۷۔ ابو جعفر صادق ان کا شجرہ نسب یوں ہے :- جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب۔ ان کا لقب صادق اور کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ اہل بیت اطہار کے سرگرم ہوں میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد ماجد اور دیگر کئی بزرگوں سے روایت حدیث کی ہے جب کہ ان سے یحییٰ بن سعید، ابن جریج، مالک بن انس، سفیان ثوری، ابی یحییٰ اور امام الشافعی اور بیضاوی جیسے بزرگوں نے نقل احادیث کی ہے۔ ان کی پیدائش مشہور میں ہوئی اور ۱۱۵ھ میں وفات پائی، مگر ابھی ۱۸۵ سال ان دار فانی میں رہے اور جنت البقیع کے اندر اپنے والد محترم اور قبرا امجد کے پہلو میں عمارت راحت ہو گئے۔

۱۳۸۔ ابو جعفر عمیر بن یزید یہ غنمی ہیں۔ محدثین کی ایک جماعت سے انہوں نے احادیث کا سماع کیا جب کہ شعبہ احمد اور یحییٰ بن سعید نے ان سے حدیثیں نقل کی ہیں۔

۱۳۹۔ ابو جعفر القاری یہ یزید بن ققاع قاری مدنی ہیں۔ ابو جعفر کنیت اور مشہور تابعی ہیں۔ یہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ تھے۔ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے احادیث سنیں اور ان سے امام مالک بن انس وغیرہ حضرات نے روایت کی ہے۔ القاری ہنزہ کے ساتھ قرآن سے اخذ ہے۔

۱۴۰۔ جعفر بن محمد یہ ابو عثمان طرابلسی کے صاحبزادے تھے۔ ان کی کنیت ابو الفضل ہے۔ انہوں نے محدثین کی ایک جماعت سے احادیث نقل کی ہیں اور ان سے احادیث روایت کرنے والے محدثین کی تعداد بھی خاصی ہے۔ ان کا شمار نہایت ہی قابل اعتماد علمائے ہر زمانہ میں ہوتا ہے۔ انہوں نے ۱۸۵ کا حافظہ پایا تھا۔ ۲۸۵ھ میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا تھا۔

۱۴۱۔ جَمْعُ بْنُ عَمْرِو یہ یحییٰ اور کوفہ کے رہنے والے تھے۔ امام بخاری نے اسی طرح فرمایا ہے۔ انہوں نے حضرت عمر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے احادیث سنیں اور ان سے علامہ ابن صلیح اور صدیق بن شیبہ نے روایت کی ہے۔

۱۴۲۔ ابو الجوزاء ان کا اسم گرامی ادس بن عبد اللہ اندلی ہے۔ یہ بصرہ کے رہنے والے تابعی ہیں۔ ان کی احادیث مشہور ہیں۔ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے احادیث سنیں اور ان سے عمر بن مالک وغیرہ حضرات نے روایت کی ہے۔ یہ ۳۳۰ھ میں شہید کر دیے گئے تھے۔

۱۴۳۔ ابو الجوزاء یہ عطاء بن خفاف جرمی ہیں۔ انہیں تابعی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ حدیث میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت یحییٰ بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شاگرد تھے۔ لفظ جوزیہ جاریہ کی تفسیر ہے۔ عطاء بن حاد مکتور اور طراد مشہور ہے۔ خفاف بن حاد اور پہلی نساء مخفف ہے۔ جرم میں جمیع منتوج اور آزادانہ

## کفار وغیرہ

۱۴۳- ابو جہل | یہ عرب بن ہشام بن مغیرہ مخزومی ہے۔ اسلام اور نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں میں سب سے فرست تھا۔ اس کی کنیت ابو اکرم تھی لیکن اس کی اسلام دشمنی کے باعث زبان رسالت سے اسے ابو جہل کا لقب ملا۔ یہ بد بخت اسی لقب یا کنیت سے پوری دنیا میں مشہور ہوا اور اس کنیت کے نیچے اہل کنیت اور اس کا نام بھی دہرایا گیا۔

## حاء صحابہ کرام

۱۴۵- حضرت حارث بن حارث | یہ اشجری ہیں اور علمائے شام میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی احادیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

۱۴۶- حضرت حارث بن کلدہ | یہ نفعی طیب اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کا ذکر کتاب الاطعمہ میں آیا ہے۔ ابن منذہ اور ابن اثیر وغیرہ محدثین نے ان کا تذکرہ اس کے صحابہ کے تحت کیا ہے۔ حافظ ابن عبد البر کو ان کی صحابیات سے انکار ہے۔ انہوں نے ان کے صحابی صاحبزادے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ان کا باپ حارث بن کلدہ اسلام کے ابتدائی دور میں وفات پا گیا تھا اور اس کا اسلام قبول کرنا ثابت نہیں ہوا۔ کلدہ میں کان منقوح اور لام ساکن ہے۔

۱۴۷- حضرت حارث بن ہشام | یہ مخزومی اور ابو جہل بن ہشام کے بھائی تھے۔ اہل حجاز میں شمار ہوتے اور شرفائے قریش میں سے مانے جاتے تھے۔ فتح مکہ کے روز ایمان لائے تھے۔ ان کے لیے حضرت ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے امن چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں ایمان دے دی تھی۔ یہ شام کی طرف چلے گئے تھے اور انہوں نے سلاطین میں جنگ یرموک کے اندر جہاد شہادت فرمائی۔ یہ مولفۃ القلوب سے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوسرے مولفۃ القلوب کی طرح انھیں ایک مرتبہ سوانح مرحمت فرمائے تھے۔ یہ بڑے کامل الایمان ثابت ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں یہ شام کی صہم پر روانہ ہوئے تو اہل مکہ فراق میں رونے لگے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں راہ خدا میں سفر کر رہا ہوں لیکن قیام کے سلسلے میں آپ حضرات پر کسی کرب رجحان نہیں ہے یہ شام میں برابر معرکہ کرانی کرتے رہے یہاں تک کہ جان عزیز جان آفرین کے سپرد کر دی۔

۱۴۸- حضرت ابو جحہ | یہ ثابت بن نعمان انصاری بدری ہیں۔ ان کے نام اور کنیت میں بڑا اختلاف ہے۔ ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ ان بزرگوں میں کیا ہے جو غزوہ بدر میں شہید ہوئے تھے۔ اور ان کے نام کے ساتھ شہید بلکہ کنیت کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے۔ جنہ میں حام منقوح اور باء مشدود ہے۔ بعض نے باء کی جگہ نون لکھا ہے اور بعض نے یاء تھانی کے ساتھ لیکن زیادہ حضرات کے نزدیک ابو جحہ ہی درست ہے۔ انہوں نے غزوہ اُحد میں جہاد شہادت فرمائی تھی۔

۱۴۹- حضرت حارث بن نعمان | یہ سراقہ انصاری کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی والدہ عمرہ کا نام حضرت زینب ہے جو



حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھر بھی داد حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھی۔ انہوں نے غزوہ بدر میں شرکت کی اور عام شہادت دوش کیا۔ انصاریں سے یہ پستے شخص تھے جنہوں نے غزوہ بدر میں شہادت پائی۔ صحیح کھادی میں ان کی والدہ حضرت کاع نام بیچ لکھا ہے جو اسمائے صحابیہ میں لکھا جاتا ہے۔ زینب کی داد مرقوم، یاد مفتوح اہل بیت کے تھا کہ سرور تشدید کے ساتھ ہے۔

۱۵۰۔ حضرت حارث بن نعمان شاعر جلیل القدر صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ باب التبر والفضل میں ان کا ذکر آیا ہے۔

منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: ایک دفعہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ تشریف فرما تھے اور حضرت خیر بن ابی حمزہ بھی آپ کی بارگاہ میں مصروف تھے۔ میں نے سلام عرض کیا اور اجازت طلب کی جب میں واپس لوٹا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی علی دیے اور مجھ سے فرمایا: کیا تم نے میرے پاس بیٹھنے والے کو دیکھا تھا؟ عرض گزار ہوا۔ جی ہاں۔ فرمایا کہ وہ خیر بن ابی حمزہ تھے اور انہوں نے تمہارے سلام کا جواب دیا تھا۔ آخر میں یہ بیٹائی سے محروم ہو گئے تھے۔

۱۵۱۔ حضرت حارث بن وہب کو یمن میں ہوتا ہے۔ ان سے ابو اسحق بسیمی نے روایت کی ہے۔ بسیمی یمنی ہیں مفتوح اور باد مکتور ہے۔

۱۵۲۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ ان کے والد ابو بلتعہ کا نام عرب ہے جب کہ بعض نے راشد الحمی لکھا ہے تمام ان غزوات میں شریک ہونے کی سادت پائی جو غزوہ بدر اور غزوہ خندق کے درمیانی عرصے میں ہوئے۔ عرب عرب کی پیشہ منظمی طے کرنے کے بعد انہوں نے مدینہ منورہ کے اندر تشریف لے گئے۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۵۳۔ حضرت حبیب بن مسلمہ یہ مسلمہ قریشی فہری کے صاحبزادے تھے۔ ان کو حبیب الروم بھی کہا جاتا تھا کیونکہ وہ دیوبند کے خلاف مدائن مصر میں ہمارے تھے۔ یہ بہت ہی مستجاب القبول بزرگ ہوئے ہیں۔ انہوں نے شام کے اندر ہی مسلمہ میں وفات پائی۔ ان سے ابن ابی نیکہ اور دیگر حضرات نے روایت کی ہے۔ فہری میں وارد مکتور ہے۔

۱۵۴۔ حضرت حبشی بن جنادہ انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور شرکت کا شرف حاصل کیا۔ ان کا شمار کردہ والوں میں ہوتا ہے۔ ایک جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۱۵۵۔ حضرت حبش بن خالد یہ خزاعی ہیں۔ فتح مکہ کے روز شہید ہوئے جب کہ یہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔ ان کے صاحبزادے ہشام نے ان سے روایت کی ہے حبش میں عام مرقوم اور باد مفتوح ہے۔

۱۵۶۔ حضرت حذیفہ بن یمان یمان کا نام تصغیر کے ساتھ تحصیل ہے اور یمان ان کا لقب تھا۔ حضرت حذیفہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابو عبد اللہ ایسی ہے۔ عبد اللہ میں میں مفتوح اور بادشاہن ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محرم راز مشہور تھے۔ ان سے حضرت علی، حضرت عمر اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ صحابہ کرام اور کئی تہ تابعین عظام نے روایت کی ہے۔ ان کی وفات شہر مدائن میں ہوئی اندویں ان کا مزار پرانوار ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے چالیس روز بعد ۳۳ یا ۳۴ھ میں انہوں نے وفات پائی (صحیح مسلم ج ۱)

۱۵۷۔ حضرت ابو حذیفہؓ | یہ عقبہ بن ربیعہ کے صاحبزادے تھے۔ ان کا نام بعض حضرات نے عثم بن ربیعہ اور بعض نے ہاشم بن تہام ہے۔ ان کا شمار فضلاء صحابہ میں ہوتا ہے۔ غزوہ بدر وغزوہ احد اور تمام غزوات میں شریک ہوئے کی سعادت پائی۔ تیرہ سال کی عمر پاکر جنگ یمامہ کے اندر شہید شہادت پایا۔

۱۵۸۔ حضرت حجاج بن عمروؓ | یہ انصاری تھے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا تھا۔ اہل حجاز میں ان کی حدیثیں مروی تھیں۔ ان سے بکثرت لوگوں نے روایت کی ہے۔

۱۵۹۔ حضرت حسان بن ثابتؓ | یہ انصاری خزرجی تھے۔ ان کی کنیت ابو الولید ہے۔ یہ بارگاہ رسالت کے شاعر اور میدان شعر و شاعری کے شہسوار تھے۔ حضرت ابو عبیدہؓ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے عرب اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت حسان بن ثابتؓ چونی کے شعر میں سے ایک ہیں۔ ان سے حضرت عمرؓ اور حضرت عائشہؓ صدیقہ اور حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت کی ہے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں شکستہ سے پہلے وفات پائی۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ شکستہ میں فوت ہوئے۔ انہوں نے ایک سو بیس سال کی عمر پائی۔ ساٹھ سال دود جا پخت میں اور ساٹھ سال دور اسلام میں گزارے۔

۱۶۰۔ حضرت حسن بن علیؓ | یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو محمد تھی یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فراسے، گلشن مصطفیٰ کے گلے سرسبز اور جوانان جنت کے سردار ہیں۔ ان کی پیدائش ۵ رمضان المبارک ۳ھ کو ہوئی۔ ان کی ولادت سے متعلقہ جملہ اقوال میں سے یہی قول سب سے زیادہ صحیح ہے۔ انہوں نے ۳۳ھ میں وفات پائی جب کہ بعض نے ۳۴ھ میں وفات ۳۳ھ، ۳۴ھ اور ۳۵ھ بھی لکھے ہیں۔ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ میں شہید کر دیا گیا تو بے شمار مسلمانوں نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر کٹ مرنے کی بیعت کی۔ بیعت کرنے والوں کی تعداد چالیس ہزار سے زیادہ تھی۔ جن میں اکثریت اہل کوفہ کی تھی جن کی نرالی جوانمردی اور جفاکاری کو حضرت حسنؓ خوب جانتے پہچانتے تھے۔ لہذا انہوں نے ۵ ہجری اولیٰ ۳۳ھ کو (بعض شرائط پر) امور خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کر دیے۔ ان کے صاحبزادے حسن بن حسن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کافی حضرات نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۶۱۔ حضرت حسین بن علیؓ | ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فراسے، گلشن نبوت کے نہایت ہی خوشبودار پھول (قائلہ سالار عشق) اور جوانان جنت کے سردار ہیں۔ ۵ شعبان المعظم ۳۳ھ کو ولادت باسعادت ہوئی۔ حضرت حسنؓ کی پیدائش کے پچاس روز بعد اپنی والدہ محترمہ یعنی سیدہ خاتون جنت حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم اطہر میں جلوہ افروز ہوئے۔ بروز جمعہ المبارک، ۱۰ محرم الحرام ۳۳ھ آپ کو شہر کوفہ کے نزدیک میدان کربلا میں شہید کر دیا گیا۔ نہان بن انسؓ نے آپ کو شہید



کیا تھا جس کو سنان بن ابرسان بھی کہا جاتا ہے۔ بعض کا قول ہے کہ شمزئی ابو شمس نے آپ کو شہید کیا تھا۔ علی بن زید بھی نے اس کو ایک دوش پیمبر حضرت علی المرتضیٰ کے نور ثمر اور حضرت سیدہ خاتون جنت کے تخت جگر کا سر مبارک بمقام طہر سے جدا کیا یہ بد بخت قبیلہ کیر کا رہنے والا تھا۔ سر مبارک کو (بصرہ اور کوفہ کے گورنر) عبد اللہ بن زیاد کے پاس لے گیا اور یہ شعر پڑھے:

او قدر کا بی فضۃ و ذہبا  
انی قتلت الملك المحجبا  
قتلت خیر الناس اُمتا و ابا  
و خیر ہمارا ذینبوت نسباً

میری اوٹھنی کو سونے اور چاندی سے بھر دیجیے۔  
میں نے کسی سے نہ ملنے والے بادشاہ کو قتل کیا ہے۔  
میں نے ماں اور باپ کی طرف سے بہترین انسان کو قتل کیا ہے  
اور جب وہ نسب بیان کریں تو نسب میں وہ بہتر ہے۔

بعض حضرات نے یہ بھی لکھا ہے کہ شمزید بہت سے حضرت حسین کے ساتھ آپ کے بھائیوں اور اولاد و پیرو سے اہل بیت الہدایہ کے نقشبند اور کوفہ کیا۔ شہادت کے روز حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر ۵۸ سال تھی۔ خدا کی قدرت کا کرم کہ عبد اللہ بن زیاد چھ سال بعد عاشورے کے روز ہی قتل کیا گیا۔ اسے ابراہیم بن مالک القترب نے میدان جنگ میں پھنسا دیا اور اس کا سر کاٹ کر مختار ثقفی کے پاس بھیج دیا۔ مختار نے اس کا سر حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بھیج دیا اور انہوں نے حضرت علی بن حسین یعنی امام زین العابدین کے سپرد کر دیا۔ حضرت حسین سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے صاحبزادے علی بن حسین، ان کی دو صاحبزادیاں یعنی فاطمہ اور سکینہ نے روایت کی ہے۔ خولی میں خام مفتوح، واو ساکن، لام مفتوح اور یائے تختانی مشدد ہے۔ سکینہ میں سین مضوم اور کائن مفتوح ہے۔

۱۶۲۔ حضرت حسین بن دوح | یہ انصاری تھے۔ اہل مدینہ میں ان کی مدین مشہور تھیں کہ جانا ہے کہ ان کو بڑی اذیتیں پہنچا کر شہید کیا گیا تھا۔

۱۶۳۔ حضرت حکم بن سفیان | یہ ثقفی ہیں۔ ان کو سفیان بن حکم بھی کہا جاتا ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ حاکم ابن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ان کا شبہ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماع ثابت ہے۔

۱۶۴۔ حضرت حکم بن عمرو غفاری | یہ قبیلہ غفارہ کے رہنے والے نہیں ہیں بلکہ غفار بن گیل کے بھائی تیسہ کی اولاد سے ہیں۔ غیل میں سیم مضوم اور لام اول مفتوح ہے۔ ان کا شمار ملانے بصرہ میں ہوتا ہے انہوں نے مروہ کے مقام پر وفات پائی جب کہ بعض کے نزدیک بصرہ کے اندر مشہور میں فوت ہوئے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی جماعت ہے۔

۱۶۵۔ حضرت حکیم بن حزام | یہ قریشی اسدی ہیں۔ ان کی کنیت ابو خالد ہے۔ واقعہ ذیل سے تیرہ سال پہلے خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ یہ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے تھے۔ دور جاہلیت اور دور اسلام دونوں کے اندر یہ معززین میں شمار کیے گئے۔ فتح مکہ کے وقت دولت اسلام سے مشرف ہوئے تھے۔ مدینہ منورہ کے اندر کچھ عرصہ میں وفات پائی۔ انہوں نے ہر عزیز کی ایک سو میں منزل میں طے کی۔ ساتھ دور جاہلیت کے انداد

ساتھ سال دور اسلام میں زندہ رہے۔ یہ بڑے دیرکام، مدبر، فاضل اور متقی صحابہ کرام میں شمار ہوتے تھے۔ شروع میں یہ مؤلفۃ القلوب میں شمار ہوتے تھے لیکن تھوڑے عرصے بعد ہی بڑے کامل الایمان شمار ہونے لگے۔ دوسرا جماعت میں بھی انہوں نے سونظام آزاد کیے اور سواری کے لیے کراؤنٹ خیرات کیے تھے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی ایک جماعت ہے۔  
**۱۶۶۔ حضرت حکیم بن معاویہ** میں کلام ہے۔ ان کے بھتیجے معاویہ بن حکم اور قتادہ نے ان سے روایت کی ہے۔

**۱۶۷۔ حضرت حمزہ بن عبد المطلب** ان کی کیفیت ابوہریرہ سے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معزز چچا اور رضاعی بھائی بھی تھے کیوں کہ ابولہب کی لڑکی زبیرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دودھ پلایا تھا۔ یہ اللہ کے شیر اور بڑے جبرک تھے۔ بعثت کے دوسرے سال ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ ایک تزل یہ بھی ہے کہ چھٹے سال میں مسلمان ہوئے تھے جب کہ حضور دار ارقم میں تشریف رکھتے تھے۔ ان کے مسلمان ہونے سے اسلام و مسلمین گریزی محنت و مشقت حاصل ہوئی۔ غزوہ بدر میں شریک ہونے اور نمایاں کارنامہ پیش کر کے اللہ اور رسول کا شیر ہونے کا لقب پایا۔ غزوہ اُحُد میں (نامی گرامی سپہ سالار) کو پچھاڑتے جا رہے تھے کہ شہید کر دیے گئے۔ وحشی بن حرب نے انھیں دھوکے سے شہید کیا تھا جب کہ یہ ابن سباع نامی پہلوان کو پچھاڑ کر آگے بڑھ رہے تھے۔ وحشی بعد میں مسلمان ہو گئے اور سیدہ کذاب کو انہوں نے ہی داصل جنم کیا تھا۔ حضرت حمزہ دنیاوی عمر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چار سال بڑے تھے۔ حانظ ابن عبد البر کے نزدیک یہ قول درست نہیں ہے کہ زبیرہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت حمزہ کو آگے پیچھے دو وقتوں میں دودھ پلایا ہو۔ بعض کے نزدیک حضرت حمزہ آپ سے عمر میں دو سال بڑے تھے۔ ان سے حضرت علی، حضرت عباس اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت حدیث کی ہے۔ ابوہریرہ میں عین مصفوم ہے۔ زبیرہ میں ثناء مصفوم، واو مفتوح اور یائے تختانی ساکن ہے۔

**۱۶۸۔ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی** ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ ایک جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ اسی سال کی عمر گزار کر انہوں نے سلسلہ میں وفات پائی۔

**۱۶۹۔ حضرت ابو حمید** یہ سعد انصاری غزوہ جی سعدی کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا اسم گرامی عبدالرحمن ہے لیکن نام کی نسبت کیفیت زیادہ مشہور ہوئی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت کے آخری ایام میں انہوں نے وفات پائی۔

**۱۷۰۔ حضرت حنظلہ بن ربیع** یہ زبیرہ سے ہیں۔ انھیں کاتب بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے وحی کی کتابت بھی کروایا کرتے تھے۔ یہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ ہوتے ہوئے قریا چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے ابو عثمان احمدی اور زبیر بن خثیر نے روایت کی ہے۔ انہوں نے حضرت معاویہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

**۱۷۱۔ حضرت ابو حنظلہ** ان کا اسم گرامی سہل ہے اور یہ عبداللہ حنظلہ کے صاحبزادے ہیں۔ دراصل حنظلہ ان کی پردادی کا نام تھا اور یہ حضرات ان کی جانب ہی منسوب ہوتے اور شریعت پاتے



۱۶۲۔ حضرت حمزہؓ | یہ تھے لیکن اپنے چھوٹے بھائی سے بعد میں ایمان لائے تھے۔ غزوہ احد و غزوہ خندق اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہونے کی سعادت پائی۔ ان سے محمد بن یسعل وغیرہ نے روایت کی ہے۔ حمزہؓ میں حادثہ منعم داؤد منزع اور یاد معمر و شد ہے۔

### صحابیات

۱۶۳۔ حضرت اُمّ حبیبہ | یہ اہمات المؤمنین میں سے ہیں۔ ان کا نام رکھ تھا۔ قریش کے متر ابو سفیان بن مخزوم عرب کی صاحبزادی تھیں۔ ان کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی حضرت صفیہؓ ہے جو حضرت ابو العاص کی صاحبزادی اور حضرت عثمان ذی النورین کی بھوپھی تھیں۔ ان کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کب اور کہاں نکاح ہوا اس میں اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اعلان ہجرت کے چھ سال بعد حبشہ میں ان کا عقد واقع ہوا اور سچا شہادہ نے ہر چار لاکھ درہم اپنے پاس سے دیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں لانے کے لیے حضرت شریک بن حذافہ کو بھیجا جو انہیں لے کر آئے اور وہیں ایک خدمت کے بعد وفات میرہ منہ میں ہوا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کا نکاح حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کر دیا۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے انہوں نے میرہ منہ کے اندر تکہ میں وفات پائی۔

۱۶۴۔ حضرت ام حرام | یہ قبیلہ بنی نضالہ کے عمان بن خالد کی صاحبزادی اور حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں۔ دولت اسلام سے مشرف ہونے پر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت گاہے بگاہے ان کے ہاں قیلولہ کرتے تھے۔ یہ حضرت عبادہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ردیوں کے خلاف جہاد و ہجرت میں اپنے شوہر کے ساتھ یہ بھی گئیں اور شہادت کا شرف حاصل کیا۔ حافظ ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ کنیت ہی معلوم ہے اور ان کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ ان کی قبر قریش کے مقام پب ہے جس کو غالباً آج کل قبر میں کہتے ہیں۔ حضرت ام حرام سے ان کے بھائی حضرت انس بن مالک اور ان کے شوہر حضرت جلدہ بن حارث نے روایت کی ہے۔ ان کی وفات خلافت عثمانی میں ہوئی۔ عمان میں یم سکور اور لام ساکن ہے۔

۱۶۵۔ حضرت ام حنین | یہ قبیلہ احمس کے اسحاق کی صاحبزادی ہیں۔ حجتہ الوداع کے موقع پر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی تھیں۔ ان کے صاحبزادے یحییٰ بن حنین وغیرہ ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۱۶۶۔ حضرت حفصہ بنت عمر فاروق | یہ فاروقی اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی اور ام المؤمنین ہیں۔ ان کی والدہ محترمہ کا نام حضرت زینب بنت جحش ہے۔ پہلے یہ حضرت نفیس بن عداسی کے نکاح میں تھیں اور ان کے ساتھ ہی میرہ منہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ غزوہ بدر کے بعد حضرت نفیس کا انتقال ہو گیا تو حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عثمانؓ کو یکے بعد دیگرے ان کا پیغام دیا لیکن دونوں حضرات نے ایسی غامضی اختیار کی جو حضرت عمرؓ کے لیے تعجب خیز تھی۔ آخر کار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ پیغام قبول فرمایا اور اس سے یہ حضرت حفصہؓ کو اہمات المؤمنین میں شامل فرمایا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایک طلاق دے دی تھی

لیکن وحی نازل ہونے پر آپ نے ان سے رجوع فرمایا کیوں کہ یہ دن میں بہت روزے رکھتیں، راتوں کو بہت زیادہ عبادت کرتی تھیں یہ رحمت میں آپ کی ازواج مطہرات میں سے ہوں گی۔ انہوں نے ساٹھ سال کی عمر میں سنگسار میں وفات پائی۔ ان سے صحابہ کرام و تابعین عظام کی ایک جماعت نے دعایت حدیث کی ہے۔

**۱۷۷۔ حضرت حلیمہ** یہ ابو ذؤب کی صاحبزادی اور قبیلہ بنی سعد کی رہنے والی تھیں۔ انہوں نے ابو لہب کی لڑکی ثویبہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا۔ حلیمہ نے اپنے جس بچے کی باری کے دودھ سے رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلایا اس کا نام عبد اللہ بن حارث تھا۔ حارث کی جو صاحبزادی یعنی عبد اللہ بن حارث کی جو بہن شہیہ کی بیوی تھیں ان کا نام یثمدہ ہے۔ حضرت حلیمہ معینہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس واپس لایا تھا۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ آپ کو پانچ سال کے بعد واپس کیا تھا۔ حضرت حلیمہ کا ذکر باب التبر والصلہ میں آتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر نے ان سے روایت کی ہے۔

**۱۷۸۔ حضرت حمنہ** یہ حنظل کی صاحبزادی، ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کی بہن اور قبیلہ اسد کی رہنے والی تھیں۔ ان کے والد قرظہ بن جحش تھے۔ یہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں جو غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کے بعد حضرت عمر بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنی زوجیت میں رکھا۔

### تابعین

**۱۷۹۔ حارث بن اعور** یہ عبد اللہ بن حارث بن عبد اللہ کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہور اصحاب ہیں۔ شمار کیے جاتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت علی سے انہوں نے چار حدیثیں سنی ہیں۔ یہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جب کہ ان سے عمر بن حوہ اور ضبی نے روایت کی ہے۔ امام نسائی نے ان کے تعلق کیا کہ یہ قری نہیں ہیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ لوگوں میں سب سے بڑے فقیہ اور قریب بہ عاتقہ رکھنے والے تھے۔ انہوں نے کوفہ کے اندر شہداء میں وفات پائی۔

**۱۸۰۔ حارث بن دحیم** یہ دحیم داسی کے صاحبزادے ہیں اور مالک بن دینار سے روایت حدیث کرتے ہیں جب کہ ان سے مقدیمی اور نصر بن علی نے روایت کی ہے۔ بعض حضرات نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

**۱۸۱۔ حارث بن سُوید** یہ کنز بن سُوید کے صاحبزادے اور کنز بن سُوید میں شمار ہوتے ہیں۔ محدثین کے نزدیک بہت ہی قابل اعتماد ہیں۔ یہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعایت حدیث کرتے ہیں جبکہ ابراہیم کہی نے ان سے روایت کی ہے۔ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آخری صدر میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا تھا۔

**۱۸۲۔ حارث بن شہاب** یہ شہاب حرمی کے صاحبزادے ہیں۔ یہ ابو اسحاق اور عامر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے طاوت اور عیسیٰ نے روایت کی ہے۔ کئی ہی محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

**۱۸۳۔ حارث بن مسلم** ان کے والد مسلم بن جویہ بن قیس سے تھے ان کی احادیث شامیر میں مشہور تھیں۔ ان سے عبد الرحمن



بن حسان نے روایت کی ہے۔

۱۸۴۔ حارث بن ابی الرجال | یہ اپنے والد ماجد حضرت ابراہیم بن ابی راوی جان حضرت عمرہ سے روایت کرتے ہیں ان سے ابن نمیر اور یحییٰ نے روایت کی ہے۔ بعض حضرات نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے

۱۸۵۔ حارث بن مضرب | یہ مضرب جندی کوئی کے صاحبزادے اور مشور تابعی ہیں۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے روایت کی ہے جب کہ ان سے ابن نمیر اور یحییٰ روایت کرتے ہیں۔

۱۸۶۔ حبیب بن سالم | یہ سالم مولیٰ ثمان بن بشیر کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت ثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں ترک بنا دیا تھا۔ انہوں نے محمد بن منشد وغیرہ سے روایت کی ہے۔

۱۸۷۔ ابو حنیہ | ان کا اسم گرامی عمرو بن نصر خارجی ہمدانی ہے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱۸۸۔ حجاج بن حجاج | یہ حجاج اصل اسلمی کے صاحبزادے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ باہلی بصری ہیں۔ انہوں نے فروقہ قتادہ اور عمیر بن ابی ایک جماعت سے روایت کی ہے۔ ان سے ابراہیم بن طہان اور یزید بن زریع روایت کرتے ہیں۔ اکثر حدیث نے ان کی تشریح کی ہے۔ انہوں نے سلسلہ میں وفات پائی۔

۱۸۹۔ حجاج بن حسان | یہ حسان مثنوی ہیں جو بصریوں میں شمار ہوتے ہیں۔ انہیں تابعین میں شمار کیا گیا ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کئی دیگر صحابہ کرام سے حدیثیں سنی ہیں۔ یحییٰ بن سعید اور یزید بن ہارون نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۹۰۔ حجاج بن یوسف | یہ تفتی تھے۔ بعد الملک بن مروان کی طرف سے عراق اور خراسان کے گورنر اور عظم و ستم میں اپنی مثال آپ تھے۔ ان کی موت کے بعد ان کا بیٹا ولید گورنر مقرر کیا گیا۔ چھ سال کی عمر میں واسطہ کے مقام پر شہداء میں وفات پائی۔ ان کا ذکر باب مناقب قریش میں آتا ہے۔ ان کی موت کا واقعہ حضرت سعید بن جبیر کے تذکرہ میں طرفین کے تحت آئے گا۔

۱۹۱۔ حرب بن عبید اللہ | یہ عبید اللہ ثقفی کے صاحبزادے ہیں۔ ان کے نام اور روایات میں اختلاف ہے۔ ان سے عطار بن صاحب نے احادیث نقل کی ہیں لیکن ان کے نام حرب کے باعث اسناد میں بڑا اختلاف پڑ گیا ہے مثلاً ایک حدیث کو سفیان بن عیینہ نے روایت کیا ہے عطار سے، انہوں نے حرب سے، انہوں نے اپنے ماموں جان سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔ دوسری سند یہ ہے کہ ابراہیم

نے روایت کی عطار سے انہوں نے حرب سے انہوں نے اپنے نانا جان سے اور انہوں نے اپنے والد ماجد سے۔ تیسری سند میں حرب نقل کرتے ہیں عطار سے، انہوں نے روایت کی حرب بن ہلال ثقفی سے اور انہوں نے اپنے نانا جان سے۔ امام ابوداؤد کی روایت میں سند یہ ہے۔ امام ابوداؤد نے روایت کی حرب بن عبید اللہ سے، انہوں نے اپنے نانا جان سے اور انہوں نے اپنے والد محترم سے اور یہی روایت زیادہ مشہور ہے۔ ان کی روایت یحییٰ بن نصرانی سے مشرین کے بارے میں ہے۔

۱۹۲۔ ابو حزمہ | ان کا اسم گرامی حنیفہ انفاشی ہے۔ انہوں نے اپنے چچا جان سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ جو باب النصب کے اندر ہے۔ الا لا تظلموا الا لا یصل مال امرئ الا بظلم نفس منه کے نظموں میں موجود ہے۔ ابو حزمہ میں عاصم بن مضر اور راد مشدود ہے۔

۱۹۳۔ حرام بن سعید | یہ حضرت سعید بن جبیر کے صاحبزادے اور انصاری عارف ہیں۔ ان کی کنیت ابوالنجم ہے۔ ان کا تالیف میں شمار ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے والد ماجد اور حضرت برادر بن مازن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جب کہ ان سے ابن شہاب زہری روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے عمر بن عبد العزیز کی ستر منزلیں طے کرنے کے بعد طلسمہ میں وفات پائی۔

۱۹۴۔ ابن حزم | ان کی کنیت ابوبکر ہے۔ ان کے صاحبزادے کا نام محمد بن عمرو بن حزم ہے۔ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابو حزمہ سے روایت کرتے ہیں جب کہ ان سے ابن شہاب زہری نے روایت کی ہے۔

۱۹۵۔ حسن بصری | ان کی کنیت ابوسعید ہے۔ یہ ابو الحسن بصری کے صاحبزادے اور حضرت زبیر بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کے والد ماجد کا نام یاسر ہے جو قبیلہ بنی سبئی میان سے تھے اور انہیں مدینہ منورہ میں آباد کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات سے دو سال پہلے مدینہ منورہ میں ان کی پیدائش ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دست مبارک سے ان کی تحنیک فرمائی تھی۔ ان کی والدہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا رازہ طویرہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ اگر کسی وقت ان کی والدہ ماجدہ کہیں چلی جاتیں تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہیں بھلانے کے لیے اپنی پستان مبارک ان کے منہ میں دے دیا کرتیں۔ قدرت خداوندی سے ان کی پستان میں دودھ اتر آتا اور بچہ پی لیا کرتے تھے۔ بعض بزرگوں کا خیال ہے کہ امام حسن بصری جو حشیشہ علم و حکمت کے بچے وہ اسی مبارک دودھ کا کرشمہ تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد یہ بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مدینہ منورہ میں طے ہیں لیکن بصرہ میں حضرت علی سے ملاقات کرنا صحیح ثابت نہیں ہو سکا۔ اس لیے کہ حسن بصری میں وقت بصرہ کا جا رہے تھے اور ابھی مادری تقری میں تھے تو حضرت علی اس وقت بصرہ سے تشریف لائے چکے تھے۔ انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت انس بن مالک اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے علاوہ کچھ ہی صحابہ کرام سے روایت کی ہے اور ان سے بھی بعض تابعین و تبع تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ اپنے وقت میں علم و فن، زہد و عبادت اور تقویٰ و ورع میں امام قرار دئے گئے۔ وجہ سلاطین میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔

۱۹۶۔ حسن بن راشد | یہ علی بن راشد واسطی کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے ابو الاحوص اور ہشیم سے روایت کی ہے اور ان سے امام ابو داؤد و امام نسائی رحمہما اللہ نے روایات کی ہیں۔ یہ آخر حدیث کے پہاں بڑے صادق ہیں۔ سلاطین میں وفات پائی۔

۱۹۷۔ حسن بن علی السامی | یہ علی السامی کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے اعرج سے روایت کی ہے اور ان سے مسلم بن قتیبہ نے۔ امام بخاری فرماتے ہیں یہ منکر الحدیث ہیں۔



۱۹۸- حسن بن جعفر  
یہ ابو جعفر جعفری کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت نافع اور حضرت ابن الزبیر سے حدیث نقل کرتے ہیں اور ان سے ابن ہدی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ بعض لوگوں نے ان کی حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ حالانکہ یہ بڑے صالح علماء ہیں۔ ۱۶۷ھ میں وفات پائی۔

۱۹۹- حفص بن سلیمان  
یہ سلیمان کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو عمر والاسدی ہے۔ بنو اسد کے آزاد کردہ ہیں عقیقہ بن مرشد اور نقیس بن مسلم سے انہوں نے احادیث نقل کی ہیں اور ان سے ایک جماعت نے یہ قرآنہ میں قابل اعتماد ہیں۔ حدیث میں نہیں۔ امام بخاری نے فرمایا محدثین کے یہاں یہ متروک الحدیث ہیں۔ ۱۷۷ھ میں وفات پائی ابنان کی عمر تو سے برس کی ہوئی۔

۲۰۰- حفص بن عاصم  
یہ حفص بن عاصم بن الخطاب ہیں۔ محدثین کے نزدیک قابل اعتماد ہیں ان پر لوگوں کا اعتماد ہے۔ آچھ تابیہ میں سے ہیں۔ بہت زیادہ احادیث مبارکہ کو نقل کرنے کا شرف انہیں حاصل ہوا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے احادیث کو لیا ہے۔

۲۰۱- حکیم بن الاثرم  
یہ بنی قیس سے ہیں اور حسن سے روایت کی ہے جب کہ ان سے عروہ اور حماد بن مسلمہ نے یہ حدیث میں بہت سچے مانے جاتے ہیں۔

۲۰۲- حکیم بن ظہیر  
یہ ظہیر فزاری کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے حضرت علقمہ بن مرشد اور زید بن رفیع سے روایت کی ہے اور ان سے محمد بن صباح دولانی نے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ یہ محدثین کے یہاں متروک ہیں۔

۲۰۳- حکیم بن معاویہ  
یہ معاویہ قشیری کے بیٹے ہیں۔ حدیث کی روایت میں اچھے سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنے باپ سے حدیث کو روایت کیا ہے اور ان کے بیٹے سنہر جری نے ان سے روایات سنی ہیں۔

۲۰۴- حماد بن ابی سلیمان  
یہ ابی سلیمان کے بیٹے ہیں۔ ابی سلیمان کا نام مسلم اشعری ہے۔ یہ کوئی ہیں۔ ان کا شمار تابعین میں کیا جاتا ہے۔ ایک جماعت سے انہوں نے احادیث کو ان سے شیعہ اور سفیان ثوری وغیرہ نے روایت کی ہے۔ اپنے زمانہ کے سب سے بڑے عالم ہوئے ہیں۔ ابراہیم بن محمد نے ان کی ملاقات ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات ۱۷۷ھ میں ہوئی۔

۲۰۵- حماد بن ابی حمید  
یہ حماد بن ابو حمید مدنی ہیں۔ زید بن اسلم وغیرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے نقیس نے روایت کی ہے اور کچھ لوگوں نے ان کی روایت کو ضعیف کہا ہے۔

۲۰۶- حماد بن زید  
یہ حماد بن زید ازدی ہیں۔ محدثین کے نزدیک قابل اعتماد ہیں۔ سے ہیں ثابت بنانی اور دوسرے حضرات سے انہوں نے روایت کی ہے اور ان سے عبداللہ بن مبارک اور یحییٰ بن سعید نے روایت کی ہے۔ یہ سلیمان بن عبد الملک کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور ۱۹۹ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔ آخر میں یہ نابینا ہو گئے تھے۔

۲۰۷- حماد بن سلمہ  
یہ سلمہ بن دینار کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابو سلمہ الریمی ہے۔ یہ ربیعہ بن مالک کے آزاد کردہ ہیں اور

حمید الطویل کے بھانجے ہیں۔ بصرہ کے مشہور علماء میں سے ہیں اور وہاں کے ائمہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ان سے بہت زیادہ احادیث مروی ہیں۔ انہوں نے بہت سے لوگوں سے روایات کی ہیں اور یہ سنت ایمادت اور تقویٰ میں مشہور ہیں۔ ۱۹۴ھ میں وفات پائی۔ حضرت ثابت، حمید الطویل اور قتادہ سے انہوں نے حدیث سنی اور ان سے یحییٰ بن سعید، ابن المبارک اور دیگر نے روایت کی ہے۔

۲۰۸۔ حمید بن عبد الرحمن | یہ حضرت عبد الرحمن کے صاحبزادے عوف ذہری قرظی مدنی کے پوتے ہیں۔ یہ کاتبین میں سے ہیں۔ انہوں نے مشائخ میں وفات پائی جب کہ انہوں نے عمر عزیز کی تتر منتر میں ملے کی تھیں۔

۲۰۹۔ حمید بن عبد الرحمن | یہ حمیدی بصری ہیں۔ بصرہ کے ائمہ اور ثقات علماء میں سے ہیں جلیل القدر قدامتے تابعین میں سے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۲۱۰۔ حنش بن عبد اللہ | یہ عبد اللہ بن ابی سہل کے صاحبزادے ہیں۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ یہ کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے اور حضرت علی کی شہادت کے بعد مصر میں چلے آئے۔ انہوں نے مشائخ میں اس جہان فانی کو خیر یاد کیا۔

۲۱۱۔ حنظلہ بن قیس الزرقی | یہ قیس زرقی انصاری کے صاحبزادے ہیں۔ ثقات اہل مدینہ اور وہاں کے تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے تابع بن خدیج وغیرہ سے حدیث کو سنا ہے اور ان سے یحییٰ بن سعید وغیرہ نے روایت کی ہے۔

### تابعات

۲۱۲۔ أم الحری | یہ حضرت طلحہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتی ہیں اور ان کی آزاد کردہ ہیں۔ ان کی احادیث کو محمد بن زبیر بن سہم اپنی والدہ ماجدہ کے واسطے سے نقل کیا ہے۔ ان کی ایک حدیث اشراط الساعہ میں آئی ہے۔ أم الحری میں حار منفوح اور پہلی راہ منکسر ہے۔

۲۱۳۔ حناء | یہ صریح معادیہ کی صاحبزادی تھیں۔ انہوں نے اپنے چچا جان سے روایت حدیث کی ہے جب کہ ان سے عوف اسرائیلی روایت کرتے ہیں۔ ان کی احادیث بصریوں میں مروی تھیں۔ ابن ماکولانے ان کے متعلق ایسا ہی لکھا ہے جب کہ حازمی نے تذکرہ لکھتے ہوئے ان کا نام غنڈہ بنت معادیہ لکھا ہے اور بعض انہیں حنا صریہ کہتے ہیں۔ حادث اور اسلم ان کے دو چچا بتائے جاتے ہیں۔ صریہ میں صا و منفوح اور وا و منکسر ہے۔ حناء غنڈہ کے وزن پر حسن سے ماخوذ ہے۔

۲۱۴۔ حفصہ بنت عبد الرحمن | یہ حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صاحبزادی ہیں۔ یہ مندر کے نکاح میں تھیں جو حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے تھے۔



## خاء صحابہ

**۲۱۵۔ حضرت خارجہ بن خذافہ** | یہ عذافہ قریشی مدوی کے صاحبزادے ہیں اور قریش کے سہرا مصلیٰ سے ایک ہیں اور ان کے متعلق یہ مشہور ہے کہ ایک ہزار سواروں کے برابر تھے۔ ان کا شمار مشرکوں میں کیا جاتا ہے یعنی وہ شخص ہیں کہ جن کو مسلمانوں میں شمار کر کے قتل کیا گیا یعنی ان کو ایک خارجی نے عمرو بن العاصؓ کے قتل کر دیا تھا جو ان تین اشخاص میں سے ایک تھا جنہوں نے حضرت علیؓ، حضرت معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ کے قتل پر اتفاق کیا تھا اور ان میں سے ہر ایک ان تین اصحاب میں سے ایک کے قتل کی کوشش میں تھا۔ ان کا بیٹا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے پورا ہوا اور باقی دونوں حضرات بچ گئے۔ خارجی کا قتل مسئلہ میں ہوا۔

**۲۱۶۔ حضرت خالد بن الولید** | یہ ولید قریشی کے صاحبزادے ہیں جو مخزومی تھے۔ ان کی والدہ ہاتھ الصغریٰ ہیں جو ام المومنین حضرت سیمہ کی بہن ہیں۔ زمانہ اسلام سے پہلے ان کا شمار مشرک قریش میں ہوتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سیف اللہ کا خطاب عطا فرمایا۔ ۳۲ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے اور حضرت عمرؓ کا خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کچھ وصیت کی۔ ان کے خالہ زاد بھائی عبداللہ بن عباسؓ، علقمہ اور حمیر بن نفیر نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

**۲۱۷۔ حضرت خالد بن ہوزہ** | یہ ہوزہ عامری کے صاحبزادے ہیں۔ یہ اور ان کے بھائی حنظلہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور یہ غزائے کے پاس لڑے اور اپنے اسلام کی بشارت ان کو دی۔ یہ مؤلفۃ السلوب میں سے تھے۔ یہ خالد بن ہوزہ وہی ہیں جن سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلام اور باندی خرید فرمائی تھی اور ان کے بیٹے حمزہ نامہ کہہ کر دیا تھا۔

**۲۱۸۔ حضرت خباب بن الارت** | ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی ہے ان کو دور جہالت میں قید کر لیا گیا تھا۔ خزاعیہ نامی عورت نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے یہ اسلام لائے تھے اور یہ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جنہیں کفار نے دھوکہ دیا تھا کہ ان کو اسلام قبول کرنے پر سخت تکلیف پہنچائیں۔ لیکن انہوں نے صبر کیا اور کفر میں اقامت پذیر ہو گئے اور وہیں شہید ہو گئے۔ ان کی عمر تیس سال کی ہوئی۔ ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

**۲۱۹۔ حضرت خبیب بن عدی** | یہ عدی انصاری ادوی کے صاحبزادے ہیں۔ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور عمارت ابن عامر کے املا سے ان کو خرید لیا اور انہیں خبیب نے بدر کے دن عمارت کو کفر کی حالت میں قتل کر دیا تھا۔ عمارت کے بیٹوں نے ان کو اس لیے خرید لیا تھا کہ اپنے باپ کے بدر میں قتل کر دیں۔ یہ قیدی بن کر ان کے پاس رہے۔ پھر انہیں مقام یمامہ میں لے جا کر سولی پر چڑھا دیا اور یہ اسلام میں پہلے شخص ہیں جن کو عمارت خدا میں سولی دی گئی۔ ان سے روایت حدیث عمارت بن بصرہ نے کی۔ صحیح بخاری میں مروی ہے کہ حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمارت کی کسی بیٹی سے استر ملے

بیا تاکہ وہ سوئے نہ ہار صاف کریں۔ پھر حضرت نجیب نے اس کے چھوٹے بیٹے کو اٹھا کر اپنی ران پر بٹھایا جب کہ وہ اتر ان کے ہاتھ میں تھا۔ بچے کی ماں اس بات سے بالکل بے خبر تھی۔ جب ماں نے یہ دیکھا تو بہت گھبرائی اس کی گھبراہٹ اور بے چینی کو حضرت نجیب نے اس کے چہرے سے محسوس کر لیا اور فرمایا تم اس سے ڈرو ہی ہو کہ میں اس معصوم بچے کو قتل کر دوں گا۔ ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا۔ معصوم بچے کی والدہ کہنے لگی میں نے اپنی زندگی میں نجیب سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ بٹھا میں نے نجیب کو نہ ملنا اسارت میں ایک روز دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں تازہ انگوروں کا خوشہ ہے جس میں سے وہ کھا رہے تھے جب کہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور کہیں اس دقت کوئی پہل نہ تھا۔ اور یہ کہتے تھے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ رونق ہے۔ نجیب کو کھاتے دیکھا گیا ہے۔ جب حضرت نجیب کو قتل کرنے کے لیے گئے تو حضرت نجیب نے فرمایا۔ مجھے اتنی صلت دے دو کہ میں دو رکعت نماز ادا کر لوں۔ ان کو نماز ادا کرنے کا موقع دیا گیا اور حضرت نجیب نے دو رکعت نماز ادا کی۔ اور فرمایا کہ خدا کی قسم: اگر کفار یہ خیال نہ کرتے کہ یہ گھبراہٹ کی وجہ سے جان بچانے کے لیے نماز پڑھ رہا ہے تو میں اور بھی نماز پڑھتا۔ پھر حضرت نجیب نے بارگاہ النبی میں دعا کی۔ اے اللہ! ان کفار کو ایک ایک شہید کر کے قتل کر دے اور ان سے کوئی ایک بھی باقی نہ بچے۔ اور پھر یہ دو شعر پڑھے:

فلنت اہالی۔ حین اقتل مسلما علی ای شق حکان فی اللہ مضحی

و ذلک فی ذات الالہ وان یشاء یارک علی اوصال شلو مشحون

جب سلمان جوئے کی حالت میں مجھے مولیٰ دی جا رہی ہے تو مجھے اس کی کوئی پروا کہ مجھے اللہ کی راہ میں قتل کرنے کے لیے کس کوٹ پر کھپاؤا جائے گا۔ اور یہ سب تکالیف مجھے اللہ کے راستہ میں دی گئی ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو میرے اعضاء کے جوڑ جوڑ کو برکت سے بھر دے۔

حضرت نجیب ان حضرات میں سے ہیں جنہوں نے راہ خدا میں صبر و استقامت کے ساتھ جان دینے وقت دو رکعت نماز پڑھنے کا طریقہ قائم کر دیا۔

۲۲۰۔ حضرت ابو خراشؓ یہ مددِ اصلی صحابی ہیں۔ خراسان میں غلامِ مکہ اور راہِ غیر مشہور ہے۔ صدر دین حار مغروح اور دال ساکن ہے۔

۲۲۱۔ حضرت خزیم بن الازہمؓ یہ اہلِ اہم کے صاحبزادے اور شہادینِ عربین قاتلِ اہلِ اہم کے پوتے ہیں لیکن یہ اپنے دادا کی طرف نسبت کیے جاتے ہیں اور ان کو خزیم بن قاتل کہا جاتا ہے۔ ان کا شمار شہیدوں میں کیا جاتا ہے اور بعض کے نزدیک گمراہوں میں۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۲۲۲۔ حضرت خزیمہ بن ثابتؓ ان کی کنیت ابو سعید ہے۔ یہ انصاری اوسی ہیں اور ذوالشہادین کے لقب سے جانے پہچانے جاتے ہیں ان کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گواہی کو پورا تصاب یعنی دو

گواہوں کے برابر قرار فرما دیا تھا۔ مگر وہ ہمد اور ہمد کے تمام غزوات میں شریک ہونے رہے۔ جنگِ صلین میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔ اس جنگ میں جب حضرت حماد بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے تو یہ تلوارِ عزت کو شامیوں پر ٹوٹ پڑے اور جامِ شہادت نوش کیا۔ ان کے صاحبزادے عبد اللہ و عمارہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔ خزیمہ میں غلامِ معمر اور ذوالمغروح ہے۔ عمارہ میں معمر ہے۔



۲۲۳۔ حضرت خزیمہ بن جزیلؓ  
 یہ جزیرہ کے صاحبزادے ہیں ان کی کنیت ابو عبد اللہ اسمعی ہے۔ ان سے ان کے بھائی جہان بن جزیل روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان کا شمار عرب کے سفرداروں میں ہوتا ہے۔ جزیرہ میں منترج اور ذرا سا کن ہے۔ بعض اصحاب حدیث جزی بن جزیلؓ کے کسر و اور آخر میں یا سے تحتانی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ یہ بعد اثنی نے بیان کیا ہے اور حافظ دارقطنی نے جزی کے کسر و اور ذرا کے معنی کے ساتھ ضبط کیا ہے اور جہان اس کے حملہ کے کسر اور یا سے کسر کے تشدید کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

۲۲۴۔ حضرت ابو حلاؤ  
 یہ صحابی ہیں۔ حافظ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ میں ان کے نام اور نسب سے واقف نہیں ہوں۔ ان کی حدیث سبکی بن سعید کے نزدیک معتبر ہے جو ابو خردہ ابو غلہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی مومن کو دیکھو کہ اس کو دنیا کے بارے میں نہ مدح عطا کیا گیا ہے اور کم گئی عطا کی گئی ہے تو اس کی صحبت اختیار کرو اس لیے کہ وہ حکمت سکھائے گا اور دوسری روایت حدیث اسی طرح کی ہے لیکن ابو خردہ اور ابو غلہ کے درمیان اس دوسری حدیث میں ابراہیم کا واسطہ ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

۲۲۵۔ حضرت خلد بن السائب  
 یہ سائب بن خالد کے صاحبزادے اور غزوہ جی ہیں وہ اپنے والد محترم اور زید بن خالد سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے جہان بن واسع وغیرہ نے روایت کی ہے۔  
 ۲۲۶۔ حضرت خنیس بن حذاقہ  
 یہ سبکی قریشی ہیں جو حضرت اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے حضرت خدیجہ بنت عمر کے شہر تھے۔ یہ غزوہ بدر میں پھر غزوہ احد میں حاضر تھے جس میں ان کو ایک گھراؤم لگا اور وہ ناقابلِ برداشت ہو گیا۔ مدینہ منورہ پہنچ کر اس جہان فانی کو ارواح کا۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ خنیس تصنیف ہے۔

### صحابیات

۲۲۷۔ حضرت ام خالد بن سعید بن العاص الامویہ  
 یہ ام خالد امویہ ہیں۔ خالد سعید بن عاص کے صاحبزادے ہیں۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ ملک حبشہ میں پیدا ہوئیں جب یہ مدینہ منورہ میں لائی گئیں تو ابھی کم عمر ہی تھیں۔ پھر ان سے زبیر بن العوام نے نکاح کیا۔ ان سے کچھ لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

۲۲۸۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد  
 یہ خویلد بن اسد کی صاحبزادی قریشیہ ہیں۔ اہل بیت المؤمنین میں سے ہیں۔ پہلے یہ ابو ہالد بن زرارہ کی بیوی تھیں پھر ان سے عقیق بن عائف نے نکاح کیا۔ اس کے بعد ان کا نکاح آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہوا۔ اس وقت ان کی عمر چالیس سال تھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر پچیس سال تھی۔ اس سے قبل نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی عورت سے نکاح نہیں کیا تھا۔ اور نہ حضرت خدیجہ کی زندگی میں کسی عورت سے نکاح کیا۔ یہاں تک کہ حضرت خدیجہ کی وفات ہو گئی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ خاتون ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے ایمان لائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام اولاد رسول کے حضرت ابراہیم جو کہ حضرت ماریہ قبطیہ کے بیٹن اطہر سے ہیں انہیں حضرت خدیجہ سے ہوئی۔ ان کی وفات ہجرت سے پانچ سال پہلے مکہ معظمہ میں ہو گئی تھی۔ بعض نے کہا ہے چار سال قبل اور بعض نے تین سال قبل۔ اس وقت اعلانِ نبوت کیے ہوئے دس سال گزر چکے تھے۔

ان کی عمر سترہ سال کی ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رہنے کا زمانہ پچیس سال ہے ان کو مقام مجرب میں دفن کیا گیا۔

۲۲۹۔ حضرت خولہ بنت ثامر | یہ خولہ بنت ثامر قبیلہ انصاریہ کی ہیں۔ ان کی حدیث اہل مدینہ میں زیادہ ہیں۔ ان سے نعمان بن ابی العیاض ذرقی نے روایت حدیث کی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ خولہ میں بن بنی

مالک بن النجار کی بیٹی ہیں اور ثامر قبیلہ کا لقب ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ عورتیں ہیں۔

۲۳۰۔ حضرت خولہ بنت حکیم | یہ خولہ بنت حکیم ہیں جو حضرت عثمان بن مظعون کی بیوی ہیں۔ فخری صالح ہستی اور فاضل صحت تھیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۲۳۱۔ حضرت خولہ بنت قیس | یہ قیس کی صاحبزادی اور قبیلہ بنی قیس کی رہنے والی تھیں۔ ان کی حدیث اہل مدینہ کے یہاں مرقع ہیں۔ ان سے نعمان بن خربوذ نے روایت کی ہے۔ خربوذ میں خاد مضموم اور راساں ہے۔

۲۳۲۔ حضرت خند بنت حزام | یہ حزام ابن خالد کی صاحبزادی ہیں اور انصاریہ اسدیہ ہیں۔ ان کی احادیث اہل مدینہ میں مشہور ہیں۔ ان سے حضرت ابہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ اور دوسرے صحابہ نے روایت حدیث کی ہے۔ خند میں خاد مضموم اور ذال ساکن ہے۔ خدام میں خاد مضموم اور ذال بھو بغیر تشدید کے ہے۔

### تابعین

۲۳۳۔ خارجہ بن زید | یہ حضرت زید بن ثابت انصاری مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے اور میل اللہ تابعی ہیں۔ انہوں نے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت کو پایا ہے۔ اپنے والد مضموم اور دوسرے

کہتے ہی صحابہ کرام سے انہیں صحابہ حدیث کی سادت حاصل ہوئی۔ ان کا شمار مدینہ منورہ کے فقہاء سبعہ میں ہوتا تھا۔ بڑے پختہ کار اور شاعر ہیں۔ ان سے زہری نے روایت کی۔ انہوں نے ۹۹ھ میں وفات پائی۔

۲۳۴۔ خارجہ بن حنظل | یہ خارجہ بن حنظل بن زید ہیں۔ ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ جو قیس کی ایک شاخ کا نام براجم ہے جس سے متعلق تھے۔ ان سے امام شعبی نے روایت کی ہے۔ اہل کوفہ کے نزدیک ان کی احادیث کا بڑا

اعتبار تھا۔

۲۳۵۔ خالد بن عبد اللہ | یہ خالد بن عبد اللہ واسطی عثمان ہیں۔ حسین وغیرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ بڑے ہی صالح اور متقی انسان گزرے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اپنے آپ کو تین مرتبہ خرید لیا اور اپنے

دین کے برابر چاندی خیرات کی تھی۔ انہوں نے ۷۷ھ میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔ بعض کے نزدیک ۸۲ھ میں وفات پائی انسان کی ولادت ۱۱۷ھ میں ہوئی تھی۔

۲۳۶۔ خالد بن معدان | ان کی کنیت ابو عبد اللہ شامی کاظمی ہے۔ یہ جس کے رہنے والوں میں سے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ستر صحابہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اور یہ ملا د شام کے ثور داویوں میں سے ہیں۔ مشکوٰۃ میں وفات

پائی اور ان کو مقام طرسوس میں دفن کیا گیا۔ خالد بن معدان مہم کے فخر میں کے سکون کے ساتھ ہے۔ والی مملکت پر تشدید نہیں ہے۔

۲۳۷۔ ابو خزیمہ | یہ ابو خزیمہ بن یحییٰ بن جابر الحارث کے ایک شخص ہیں۔ یہ اپنے والد ماجد سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے



قبیری جیسے شخص تابعی نے روایت کی ہے۔ خزائن میں خاتم مکسور اور زاذیر کشمیری نہیں ہے۔

۲۳۸۔ **خشفت بن مالک** | یہ قبیلہ طے کے رہنے والے ہیں۔ یہ اپنے والد ماجد اور اپنے چچا اور عمر بن مسعود سے روایت کرتے ہیں اور ان سے زید بن جبر نے روایت کی ہے۔ خشفت میں خاتم مکسور اور سین ساکن ہے۔

۲۳۹۔ **ابو خلدہ** | یہ خالد بن دینار جسی سعدی بصری ہیں جو دروزی کا کام کیا کرتے تھے۔ ثقات بابین میں سے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے وکیع نے روایت کی ہے۔ خلدہ خائے مجمر کے فوج اور لام کے سکون کے ساتھ ہے۔

۲۴۰۔ **خیثمہ بن عبد الرحمن** | عبد الرحمن کے صاحبزادے ہیں اور ابو سبرہ جعفی کے پرستے ہیں۔ ابو سبرہ جعفی کا نام زید بن مالک ہے اور یہ خیثمہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ ابو راسل سے پہلے ان کی وفات ہو گئی تھی حضرت علی اور عبد اللہ بن عمر وغیرہ صحابہ کرام سے روایت کیا کرتے تھے اور ان سے ائمہ منصفہ اور عمرو بن شمر روایت کرتے ہیں۔ دو لاکھ درہم کی مالیت کا سامان انھیں دراشت میں ملا جس کو انہوں نے علماء پر صرف کر دیا تھا خیثمہ میں خاتم مترجم آیا اور ساکن اور شام منقول ہے۔ سبرہ میں نہیں منقول اور آیا اور ساکن ہے۔

## کفار

۲۴۱۔ **ابن تطل** | یہ عبد اللہ بن تطل قبیلہ کا فر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل کے قتل کا حکم فتح مکہ کے دن دیا تھا۔ اسے قتل کر دیا گیا۔ تطل خائے بنو اور طائے مملک کے فتح کے ساتھ ہے۔

## وال صحابہ

۲۴۲۔ **حضرت وحیۃ الکلبی** | یہ ذریعہ کلبی کے صاحبزادے اور عظیم مرتبہ صحابہ کرام میں سے ہیں۔ ان کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلمہ میں قیصر شاہ روم کے پاس مدت صلح کے زمانہ میں بھیجا۔ قیصر نے مسلمان ہونا حکم کیا مگر اس کے پاس کی ایمان نہیں لائے تو وہ بھی مسلمان نہ ہو سکا یہ وہی صحابی ہیں کہ بعض افقات حضرت جبریل علیہ السلام ان کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس وحی لاتے تھے۔ یہ ملک شام چلے گئے اور حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت تک وہاں رہے۔ اکثر تابعین نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ دجیرہ مال کے کسر اور خائے مجمر کے سکون اور درختوں والی یاد کے ساتھ ہے اسی طرح متعدد محدثین اور اہل لغت نے روایت کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ دجیرہ دالی کے فتح کے ساتھ ہے۔

۲۴۳۔ **حضرت ابو الدرداء** | ان کا نام عمر ہے۔ یہ عامر انصاری خزرجی کے صاحبزادے ہیں۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہوئے اور درود آمد ان کی صاحبزادی ہیں۔ انھوں نے کچھ تاخیر سے دعوت اسلام کو قبول کیا اور اپنے خاندان میں سب سے آخر میں اسلام لانے والے ہیں۔ بڑے صلح اور متقی مسلمان تھے اور بڑے سچے اور

اور صاحبِ حکمت عالم ہوئے ہیں۔ شام میں قیام پذیر رہے اور ۳۲ برس میں دمشق سے اندر وفات پائی۔

## صحایات

۲۴۴۔ حضرت ام الدرداءؓ

ان کا نام خیرہ ہے۔ یہ ابوہریرہؓ کی صاحبزادی ہیں۔ قسیدہ اہل علم کی رہنے والی ہیں۔ یہ حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں۔ یہ بڑی فاضلہ اور عقل مند صحابیات میں سے ایک ہیں۔ جو متون میں بڑی صاحب رائے تھیں۔ نہایت عابدہ، متقی اور متبعہ سنت تھیں۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کی وفات حضرت ابوہریرہؓ سے دو سال قبل ہو گئی تھی۔ انہوں نے ملک شام کے اندر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

## تعارف

۲۲۵۔ داؤد بن الحصین  
یہ حضرت عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آقا و کردہ ہیں۔ یہ مکرّمہ سے روایت حدیث کرتے  
ہیں اور ان سے مالک وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ۱۳۰ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہونے  
اور ان کی عمر پچیس سال کی ہوئی۔

۲۲۶۔ داؤد بن صالح  
یہ صالح بن دینار کے صاحبزادے ہیں جو کمبوروں کی تجارت کیا کرتے تھے اور انساہ کے آزاد کردہ اور دینار  
منورہ کے رہنے والے تھے۔ مسلم بن عبد اللہ اور اپنے والد ماجد اور اپنی والدہ ماجدہ سے روایت  
حدیث کرتے تھے۔

۲۴۷۔ ابن الدیمی | ان کا نام ضحاک ہے۔ یہ فیروز کے صاحبزادے اور تابعی ہیں۔ ان کی احادیث مسندوں میں مروج ہیں۔ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔ دینی وال کے فقیرے منسوب ہے۔ ولیم کی جانب سے یہ ایک پناہ ہے جو لوگوں میں مشہور ہے اور فیروز میں فارغ مفتوح یا دوساکن اور راد مصغوم ہے۔

۲۴۸۔ ابو داؤد الکوفی سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والے شریک اور سفیان ثوری ہیں۔ محدثین کے نزدیک متروک ہیں کیوں کہ رفض کی طرف مائل تھے۔ ان کا ذکر کتاب العلم میں آتا ہے۔

ذال \_\_\_\_\_ صحابہ

۲۲۹۔ حضرت ابو ذر الغفاریؓ

ان کا نام بحدیب ہے۔ بنو وہ کے صاحبزادے ہیں۔ یہ عظیم المرتبت تبارک العزیز اور صاحبزین۔ صحابہ کرام میں سے ہیں۔ مگر کثر حمل مشرور اسلام لائے والوں میں سے ہیں۔ ان کے متعلق مشہور ہے کہ یہ ایمان لانے والوں میں سے پانچویں صحابی ہیں۔ اپنی قوم میں واپس آ گئے تھے اور ایک مدت تک ان کے پاس رہے غزوہ خندق کے بعد آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ میں حاضر خدمت ہو گئے پھر مقام ربیعہ میں قیام پزیر رہے۔



اور ہمدانی ہی سلسلہ کے اندر غنائت عثمانی کے زمانہ میں وفات پائی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشت سے پہلے بھی مہاجرین خاندانی میں وقت گزارتے تھے۔ ان سے بے شمار صحابہ اہل بیت ہیں۔ روایت حدیث کی ہے۔

۲۵۰۔ حضرت ذوالحجیرؓ | نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم ہیں۔ جیسے کہ تفسیر دیگر نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا شمار شاہینوں میں کیا جاتا ہے اور ان کی احادیث ان ہی میں ملتی ہیں۔

۲۵۱۔ حضرت ذوالیہدینؓ | یہ قبیلہ بنی سلیم کے ایک فرد ہیں۔ ان کو خرقا بھی کہا جاتا ہے۔ صحابی ابو حجاز کے رہنے والے ہیں۔ جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سیر کرگیا تھا اس میں یہ موجود تھے۔ الخرقا غائبہ جو کہ کسبہ دارانہ صلیب کے سکون اور بانی مودہ کے ساتھ ہے۔

## کفار

۲۵۲۔ ذوالسویینؓ | یہ حبشہ کا رہنے والا شخص ہوگا جس کے مشفق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمدانی کہ وہ خاندان کعبہ کو ہندم کرے گا۔

## راع صحابہ

۲۵۳۔ حضرت رافع بن خدیجؓ | ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ حادثی انصاری ہیں۔ جبکہ اُحد میں ان کو تیرہ سال پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قیامت کے روز تمہارے اسی تیر کا گواہ ہوں۔ ان کا یہ زخم بزرگ بن مران کے لڑاکا ملک جلا۔ سدر میں مدینہ طیبہ میں انتقال ہوا۔ چھاسی سال کی عمر پائی۔ ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ غیریہ کاٹنے کے فتح، مال کے کسب اور آخر میں جیم ہجر کے ساتھ ہے۔

۲۵۴۔ حضرت رافع بن عمروؓ | یہ رافع بن عمرو غفاری ہیں۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔ ان سے عبد اللہ بن العاصی نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کے ہاں میں ان کی حدیث ہے۔

۲۵۵۔ حضرت رافع بن مکیثؓ | یہ قبیلہ جفیفہ کے رہنے والے ہیں صلح حدیبیہ کے موقع پر حاضر تھے۔ ان سے ان کے صاحبزادے ہلال اور عمارت روایت کرتے ہیں۔ مکیث میں نبی کریم کا فتوہ کاف کا کسبہ اور دلقظوں والے ہاں کے سکون آخر میں شمشیر ہے۔

۲۵۶۔ حضرت رافع اسلمؓ | یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کے نام سے زیادہ کنیت مشہور ہے۔ یہ قبیلہ بنی سلیم کے غلام تھے۔ انہوں نے ان کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت عباس کے اسلام کی بشارت دی گئی تو آپ نے اسی غرضی میں انہیں آزاد کر دیا۔ انہوں نے غزوہ بدر سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کی وفات حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چند روز قبل ہوئی۔

۲۵۷۔ حضرت رباح بن الریحؓ | یہ رباح بن الریح اسدی کا نسب ہیں۔ ان کی احادیث بصریوں میں مروج ہیں۔ قیس بن

تہذیب ان سے روایت کرتے ہیں۔ الا یہ کہ مجزہ کے غنہ سین کے فقہ اور آخر میں والی اور یار و دوزن مشہور ہیں۔

۲۵۸۔ حضرت ربیعہ بن الحارث | یہ عمارث بن عبد المطلب بن ہاشم کے صاحبزادے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ ان کو شرف صحبت و روایات حاصل ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور

خلافت میں سلسلہ میں اس جہان فانی کو اوداع کیا۔ ان کے پاس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوج مکہ کے دن فرمایا تھا کہ پہلا غنہ جس کو میں معاف کرتا ہوں ربیعہ بن حارث کا ہے اور یہ اسی لیے فرمایا کہ دو دو جہالت میں ربیعہ کے ایک صاحبزادے جس کا نام آدم تھا قتل کر دیا گیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسلام میں اس کے مطالبہ کو چھوڑ دیا۔

۲۵۹۔ حضرت ربیعہ بن عمرو | یہ عمرو جوشی کے صاحبزادے ہیں۔ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ یہ راہنہ کے خردی کے دوز قتل کر دیے گئے۔

۲۶۰۔ حضرت ربیعہ بن کعب | یہ کعب کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو خاسم اسلمی ہے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں کیا جاتا ہے۔ اصحابِ حق سے ہیں۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم بھی رہے اور قدیم صحابہ کرام میں سے ہیں اور آپ کے ساتھ سفر و حضر میں رہتے تھے۔ انہوں نے سلسلہ میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔ ان سے ایک جماعت نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۲۶۱۔ حضرت ابو زین | ان کا نام قتیط ہے۔ یہ عمار بن صبرہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا ذکر حرف لام کے تحت آئے گا۔

۲۶۲۔ حضرت رفاعہ بن رافع | ان کی کنیت ابو معاذ ہے۔ یہ ذوق انصاری ہیں یہ غزوہ بدر، غزوہ احد اور بدر سے تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جنگ جمل اور جنگِ صفین میں بھی شریک تھے۔ حضرت معاذ کے دور خلافت کے آغاز میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کے دونوں صاحبزادے عبید اللہ معاذ اور ان کے بھتیجے یحییٰ بن خالد ان سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔

۲۶۳۔ حضرت رفاعہ بن سہیل | یہ سہیل فرنگی کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے اپنی بیوی کو تین عورتیں سے دی تھیں۔ پھر عبد الرحمن بن الزبیر نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کی ہے۔ سہیل میں سین کا کسر ہے اور ایک قول میں فتح ہے۔ سہیل ساکن اور داؤد شیر شدہ ہے۔ الزبیر میں فاء مفتوحہ اور باء مکسورہ ہے جب کہ بعض نے زاء کا ضمیر اور باء کا فتح پڑھا ہے۔ حضرت رفاعہ اہل بیت المؤمنین میں سے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اموں تھے۔

۲۶۴۔ حضرت رفاعہ بن عبد المنذر | یہ انصاری ہیں۔ ان کی کنیت ابو بابر ہے۔ ان کا ذکر حرف لام میں آئے گا۔

۲۶۵۔ حضرت رکانہ بن عبد یزید | یہ ہاشم بن عبد المطلب قرشی کے صاحبزادے ہیں۔ یہ بڑے طاقتور پہلوان تھے ان کی عادت جماعت میں تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت تک زندہ رہے اور بعض نے کہا ہے کہ سلسلہ میں وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے روایتِ حدیث کی ہے۔ رکانہ میں راہ مضمر اور کاف غیر مشدوب ہے۔



۲۶۶۔ حضرت ابو ریحہؓ کے صاحبزادے اسرار القیس کی اولاد میں سے تھے۔ بعض نے کہا کہ زید بن سنانہ بن قیس کے بیٹے تھے اور ان کے والد کے نام میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض نے ان کا نام رفاہ اور بعض زید بن سنانہ بتاتے ہیں۔ اپنے والد کے ہمراہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کا شمار صحابی بن کوفہ میں ہوتا ہے۔ اباہن قیس نے ان سے روایت کی ہے۔ ریشہ میں راہ مفتوح، میم ساکن اور ثا مفتوح ہے۔

۲۶۷۔ حضرت روفیع بن ثابتؓ یہ ثابت بن مکن کے صاحبزادے اور انصاری ہیں لیکن ان کا شمار مصریوں میں کیا جاتا ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ان کو قلعہ میں طرابلس مغربی پر امیر مقرر کر دیا تھا۔ ان کی وفات بمصر میں ہوئی اور بعض نے کہا ہے کہ شام میں ہوئی۔ ان سے غنی بن عبد اللہ اور دوسرے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ روفیع رافع کی تصغیر ہے اور غنی میں حاد اور نون دونوں مفتوح اور شین ساکن ہے۔

۲۶۸۔ حضرت ابو ریحانہؓ یہ شعلہ بن زید کے صاحبزادے ہیں۔ جو قرطبہ سے انصاری ہیں یعنی انصار کے حلیف ہیں۔ ان کے متعلق مشہور ہے کہ یہ بھی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آغا و گدہ ہیں۔ ان کی صاحبزادی حضرت ریحانہؓ ہیں جو بڑی عابدہ فاضلہ اور تارک الدنیائیں یہ شام میں مقیم ہو گئے تھے۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی۔

## صحابیات

۲۶۹۔ حضرت الریح بنت معوذؓ یہ معوذ کی صاحبزادی اور انصاری سے ہیں۔ بڑی عزت والی خاتون ہیں۔ ان کی احادیث اہل مدینہ اور اہل بصرہ کے ہاں مروج ہیں۔ الریح میں راہ مضمر، باو مفتوح اور یا تشدید کے ساتھ مکسور ہے۔

۲۷۰۔ حضرت الریح بنت النضرؓ یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چھوٹی اور عائشہ بن مسروقہ کی والدہ ماجدہ ہیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت انس بن مالک انصاری کی چھوٹی، ریح بنت نضر کی والدہ ہیں اور جن کا ذکر صحابیات کے ذیل میں آتا ہے وہ ریحہ بنت ابی اوسہ ہیں۔ صحیح ہے۔

۲۷۱۔ حضرت الریحہ بنت المصعبؓ ان کا نام ام سلمہ ہے اور عثمان کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت انس بن مالک کی والدہ ماجدہ ہیں۔ ان کا ذکر حدیث میں آئے گا۔

## تابعین

۲۷۲۔ ربیعہ بن ابی عبد الرحمنؓ یہ جلیل القدر تابعی اور مدینہ منورہ کے مسند نقاد میں سے ہیں۔ حضرت انس بن مالک اور حضرت سائب بن زید سے احادیث منکر کرتے تھے اور ان سے سفیان ثوری اور امام مالک بن انس نے روایت کی ہے۔ مسئلہ میں انہوں نے اس جہان فانی کو غیر یاد کیا۔

۲۷۳۔ ابو رجاءؓ ان کا اسم گرامی عمران بن قسیم عبادی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری سیات طیبہ میں ہی المولیٰ

اسلام قبول کر لیا تھا لیکن زیارت کا شرف حاصل نہ کر سکے۔ یہ بڑے عالمِ باطن، سن رسیدہ بزرگ اور مابینِ قرأت سے جوئے ہیں انہوں نے حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہ صحابہ کرام سے روایت کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ یہ شیعہ ہیں، فرعون یحییٰ ہوئے تھے۔

### کفار وغیرہ

۲۴۳۔ ابو رافع بن حریق | اس کا نام عبد اللہ ہے اور مدینہ کے تاجروں میں سے تھا۔ اس کا ذکر باب الحجرات کے اندر حدیث میں آیا ہے۔ حقیقی میں عام مضموم اور پہلا قاف مفتوح ہے۔

۲۴۵۔ رعل بن مالک | یہ مالک بن عوف کا بیٹا اور ان قاتلینِ قرآن وغیرہ میں سے تھا جن کے لیے ایک جیسے تنگ دروازے تھے۔ رعل بن مالک نے قرأت میں بربادی کی دعا فرمائی اور جن پر لعنت بھیجتے رہے تھے۔ رعل میں راکم اور میں ساکن ہے۔

### زاع صحابہ

۲۴۶۔ حضرت زاہر بن الاسود | یہ زاہر بن اسود اسلمی ہیں۔ یہ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ یہ کوفہ میں یتیم رہے اور ان کا شمار کوفیوں میں کیا جاتا ہے۔

۲۴۷۔ حضرت الزبیر بن العوام | ان کی کنیت ابو عبد اللہ قرظی ہے۔ ان کی والدہ ماجدہ حضرت صفیہ، عبد المطلب کے صاحبزادہ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھوپھی ہیں۔ یہ اور ان کی والدہ ماجدہ شروع ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ اس وقت ان کی عمر سو سال کی تھی۔ اس پر ان کے چچا نے دھرم سے ان کا دم گھوٹ کر نکلیت پہچانی تاکہ یہ اسلام پھیلے۔

وہیں مگرا انہوں نے ایسا نہ کیا۔ تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ موجود رہے۔ انہوں نے سب سے پہلے حواریانہ کے راستے میں سونچی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہٴ احد میں ڈٹے رہے اور یہ عشرہٴ مبشرہ میں سے ہیں۔ ان کا قلب اور رنگ گورا تھا۔ بدن پر گوشت کم تھا۔ ان کے بدن پر بہت زیادہ بال تھے۔ ہلکے رخساروں والے تھے۔ ان کو تہم ستوان میں جو بھوک سر زمین میں ہے عمر دیں جو روز نے شیعہ میں شیعہ کر دیا تھا۔ انہوں نے چونتیس سال کی عمر پائی۔ اقول دادی صباح میں دفن کیا گیا۔ پھر بصرہ کی طرف منتقل کیے گئے اور وہاں ہی ان کی قبر کا ہونا مشہور ہے۔ ان کے دونوں صاحبزادے عبد اللہ اور عروہ ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۲۴۸۔ حضرت الزبیدی | یہ زبیدی ہیں زائے بصرہ کے پیش ادا بنے مرہ کے ساتھ۔ ان کی نسبت زبیدی کی طرف کی جاتی ہے۔ ان کا نام تبصر بن سعد بیان کیا جاتا ہے۔ ان کا صحابہ کرام میں سے ہونا محقق نہیں ہے۔

۲۴۹۔ حضرت زرارہ بن ابی ادنیٰ | یہ ابی ادنیٰ کے صاحبزادے اور صحابی ہیں۔ ان کی وفات حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوئی۔

۲۵۰۔ حضرت زرارہ بن عامر | یہ عامر بن عبد القیس کے صاحبزادے ہیں۔ وہ عبد القیس میں شامل ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔ ان کی حدیث اہل بصرہ میں منقول ہیں۔

۲۸۱۔ حضرت ابو زبیر انصاری | ان کا شمار شامیوں میں کیا جاتا ہے۔

۲۸۲۔ حضرت ابو زبیر الانصاری | انہوں نے اپنے حافظے سے آنحضرت کے حدیث مبارکہ میں قرآن پاک کو بھی کیا۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے سعید بن مسیر اور بعض نے قیس بن المسکین بتایا ہے۔

۲۸۳۔ حضرت زبید بن الحارث | یہ عادت حدیث کے عاجز اور سے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی اور آپ کے پاس ٹوڑن بھی رہے۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔ حدیث میں صاف مضمون ہے اور دال معلوم شدہ نہیں ہے۔

۲۸۴۔ حضرت زبید بن لبید | یہ لبید کے عاجز اور سے ہیں۔ ان کی کثیت ابو جعدا حدیث ہے۔ انصاری نقلی ہیں۔ تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہے۔ ان کو حضرت عتہ کا گورنری بنایا گیا تھا۔ ان سے عتہ بن مالک اور ابو دواؤس نے روایت کی ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در خلافت میں انہوں نے وفات پائی۔

۲۸۵۔ حضرت زبید بن ارقم | ان کی کثیت ابو عمرو ہے۔ یہ انصاری فخری ہیں۔ ان کا شمار کوفیوں میں کیا جاتا ہے۔ کوفی ہجرت پذیر رہے اور وہیں مشغول رہے وفات پائی۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۲۸۶۔ حضرت زبید بن ثابت | یہ انصاری ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاتب ہیں۔ جب مدینہ منورہ میں آئے تو اس وقت ان کی عمر گیارہ سال تھی۔ ان کا شمار بکلیل القند صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ انہوں نے تدوین قرآن مجید میں بڑا حصہ لیا۔ انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے در خلافت میں قرآن پاک کی کتابت کا فریضہ بھی سرانجام دیا اور قرآن پاک کو صحیح سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں نقل کیا ہے۔ ان سے ایک بڑی جماعت روایت حدیث کرتی ہے۔ مدینہ منورہ کے اندر شکستہ میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا اور انہوں نے چھپیں برس کی عمر پائی۔

۲۸۷۔ حضرت زبید بن الحارث | ان کی کثیت ابو اسامہ ہے۔ ان کی والدہ ماجدہ سعدی بنت ثعلبہ بن جویہ بن منہ سے تھیں۔ ان کی والدہ انہیں لے کر اپنی قوم کے پاس گئیں تو بنی منہ بنی جریر کے ایک لشکر نے ان کے قبیلے پر چھاپہ مارا اور جب ان لوگوں کا گزرنہ بنی منہ کے ان گھروں پر ہوا جو ان کی نساء والوں کے تھے تو وہ حضرت زبید بن حارثہ کو اٹھا کرے گئے جب کہ ان کی عمر آٹھ سال تھی اور حکاکہ کے بازار میں فروخت کرنے کے لیے پیش کیا۔ چنانچہ حکیم بن حزام بن خریطہ نے انہیں چار سو درہم میں اپنی بھوپھی حضرت خدیجہ بنت خویلد کے لیے خرید لیا۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں تو انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کر دیا گیا۔ جب ان کے خاندان والوں کو علم ہوا تو ان کا والد حارثہ اور ان کا چچا کعب دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور نصیر سے کہا انہیں لے جانا چاہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبید کو پورا اختیار دے دیا کہ چاہو میرے پاس رہو اور چاہو تو اپنے گھر والوں کے ساتھ چلے جاؤ۔ حضرت زبید نے اپنے باپ اور چچا پر رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے مخالفت کو ترجیح دی کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

احسانات ان پر والدین سے بھی بڑھ کر تھے، جنھیں حضرت زید فراموش نہیں کر سکتے تھے۔ اس کے بعد سرورِ کون و کون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھیں مقامِ محرم سے لگے اور حاضریٰ کو مخاطب کر کے فرمایا: ۱۔ لوگو! گواہ رہنا کہ میں نے تیر کو اپنا بیٹا بنا لیا ہے۔ اس پر یہ میرا وارث ہے اور میں اس کا وارث ہوں۔ چنانچہ اب انھیں زید بن حارثہ کے نام سے پکارا جانے لگا۔ یہاں تک کہ کھوم الہی نازل ہونے لگا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ سے پاکوں کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو کیوں کہ ایسا کرنا اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے۔ چنانچہ اس وقت سے انھیں زید بن حارثہ کہا جانے لگا۔ یہ عمریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس سال چھوٹے تھے جبکہ دوسرے قول کے مطابق بیس سال چھوٹے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت زید بن حارثہ مردوں میں سب سے پہلے دائرہ اسلام میں آئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی آزاد کردہ باندی حضرت آمنہ امیں سے ان کا نکاح کر دیا جن سے حضرت اسلم بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما پیدا ہوئے تھے۔ پھر حضرت زید کا نکاح حضرت زینب بنت جحش سے ہوا لیکن زیادہ عرصہ نجابت نہ ہو سکا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت محبوب تھے۔ انھیں یہ خصوصیت حاصل ہے کہ صحابہ کرام میں سے صرف ان کا اسم گرامی قرآن مجید میں آیا گیا ہے، چنانچہ فرمایا ہے:

فقلت اقضی زیداً منها و حللاً  
 وجب زید سے اپنی خوشی پوری کرنی تو ہم نے اس عورت  
 کو نکاح اسے مجرب: تم سے کر دیا۔

جمادی الاولیٰ ششہ میں یہ غزوہ مکتومہ کے اندر لشکر اسلام کو امیر کی حیثیت میں دشمنان اسلام سے لڑا رہے تھے کہ شدید گرمی لگے۔ اس وقت ان کی عمر پچیس سال تھی۔ ان کے صاحبزادے حضرت اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے حضرات نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۲۸۸۔ حضرت زید بن خالد  
 یہ قیدیہ بنیہ کے فرد تھے اور کوفہ میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ عمر عزیز کی پچاسی منتر میں طے کرنے کے بعد وہیں ششہ میں وفات پائی۔ ان سے حضرت انس اور عطاء بن یسار وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۲۸۹۔ حضرت زید بن خطاب  
 یہ قرشی مدوی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے بھائی ہیں۔ ان کا شمار صحابہ جریٰ میں میں ہوتا ہے۔ حضرت عمر سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شامل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق کے دور خلافت میں جنگ ینا کے اندر مسیحہ کذاب کے لشکر سے لڑتے ہوئے جاں شہادت نوش کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان سے روایت کی ہے۔

۲۹۰۔ حضرت زید بن سہل  
 یہ نام کی نسبت اپنی کنیت ابوطم کے ساتھ زیادہ مشہور ہوئے۔ ان کا ذکر حروف ط کے تحت آئے گا۔

## صحابیات

۲۹۱۔ حضرت زینب بنت جحش  
 یہ جحش کی صاحبزادی اور اسماءات المؤمنین میں سے ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ کا نام امیہ ہے جو عبدالمطلب کی صاحبزادی اور بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچھی ہیں۔ یہ زید بن حارثہ کی بیوی تھیں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے۔ حضرت زید بن حارثہ نے انھیں طلاق دے دی تھی۔ اس کے بعد



آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشہور میں ان سے نکاح کیا تھا۔ حضرت زینب تمام ازواج مطہرات میں سے حضور کی وفات کے بعد سب سے پہلے انتقال کرنے والی ہیں۔ ان کا پہلا نام ”ہبہ“ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کی شان میں فرماتی ہیں ”کوئی عورت حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہتر دین میں نہیں ہے۔ یہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والی ہیں جن کا سونے میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے جان کام آسکتی ہے سب سے زیادہ جان بڑانے والی ہیں نیز بد فرمایا کہ یہ سب سے زیادہ سچ بولنے والی ہیں۔ سب سے زیادہ قربت رکھنے والی ہیں۔ سب سے زیادہ صدقات دینے والی ہیں۔ مہینہ مندرہ کے اندر سترہ میں اس جہان فانی کو خیر باد کا اللہ بعض نے کہا ہے کہ سترہ میں۔ انہوں نے تیرہ چھ ماہ کی عمر پائی۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان سے روایت حدیث کرتی ہیں۔

۲۹۲۔ حضرت زینب بنت ابی سلمہ  
ام سلمہ جہاد زوجہ مطہرات میں سے ہیں ان کا نام بھی ”ہبہ“ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر ام سلمہ رکھ دیا یہ مکہ حبشہ میں پیدا ہوئیں۔ عبداللہ بن زید کے اندر میت میں رہیں۔ اپنی دور میں سب سے زیادہ فتنہ کو جانے والی ہیں۔ ایک ہجرت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ واقعہ ”حرقہ“ کے بعد ان کی وفات ہوئی۔

۲۹۳۔ حضرت زینب بنت عبداللہ  
یہ عبداللہ بن معاویہ کی صاحبزادی اور قتیبہ بن قیس کی بہن تھیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں۔ ان سے حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابوسیدہ، حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ روایت حدیث کرتے ہیں۔

## تابعین

۲۹۴۔ زبیر بن عدی  
یہ مدی کے صاحبزادے اور عبداللہ بن زبیر کے تھے اور تابعین ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے سفیان ثوری نے روایت کی ہے۔ بلالہ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

۲۹۵۔ زبیر العربی  
یہ لیبی اور لیبی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے معمر اور حماد بن زید ثقہ روایت کرتے ہیں۔  
۲۹۶۔ ابو الزبیر  
ان کا نام محمد بن اسلم ہے۔ مکہ معظمہ کے رہنے والے ہیں۔ آزاد کردہ ہیں۔ عجم بن حزام کے طبقہ ثانیہ میں سے ہیں۔ حضرت جابر بن عبداللہ سے انہیں احادیث سننے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ مکہ معظمہ کے تابعین میں سے ہیں۔

۲۹۷۔ زبیر بن حبیش  
یہ مدی کوئی ہیں ان کی کنیت ابو حریم ہے۔ انہوں نے مدینہ جہالت میں ساٹھ سال گزارے ہیں اور اتنے ہی زمانہ اسلام میں یہ مکہ عراق کے ان بہت بڑے قراء میں سے ہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہیں احادیث سننے کا شرف حاصل ہے۔ ان سے تابعین اور غیر تابعین کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ زر زائے مجموعہ کے کسرہ اور رائے کے تشدید کے ساتھ ہے۔ حبیش میں حائے محلہ پر مشتمل

اور یائے محمدہ پر زرارہ اور وہ قطوں والی بار سبکی ہے اور آخر میں شین ہے۔

۲۹۸۔ زرارہ بن ابی اوفیٰ | ان کی کنیت ابو جاسب برقی ہے۔ بصرہ کے قاضی تھے۔ صحابہ کرام سے حدیث نقل کرتے ہیں جن میں سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں انہوں نے روایت کی کہ عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ دریافت کیا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ کر ان کو نے رسول اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہیں۔ فرمایا اللہ اللہ اللہ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ الحال المرتحل کیا ہے۔ فرمایا کہ صاحب قرآن ہے کہ جو شروع قرآن سے پڑھے اور آخر تک پڑھنا چلا جائے اور آخر سے شروع کرے تو اقول کہسبچا ہے۔ ان سے حدیث وہ اور عروٹ نے روایت کی کہ انہوں نے ایک روز امامت کرائی اور نمازیں قیادۃً اقلتہن فی النہر پڑھا اللہ صبح ماری بسلسلہ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

۲۹۹۔ ابو زرعم | ان کا نام عبداللہ ہے عبدالکریم کے صاحبزادے ہیں۔ مقام رے کے رہنے والے ہیں۔ ایک بڑی جماعت سے انہوں نے احادیث کو سنا ہے اور ان سے عبداللہ بن احمد بن مسلم روایت حدیث کرتے ہیں۔ یہ امام اور حافظ حدیث ہیں۔ نقابی اعتماد اور ثقہ ہیں۔ حدیث کے علم و دانش سے ہیں۔ جرح اور تعدیل کے جاننے والے تھے بہت حد میں ولادت ہوئی اور مقام رے کے اندر ۲۹۹ میں وفات پائی۔

۳۰۰۔ زمیل بن عباس | یہ اپنے مولیٰ عروہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے یزید بن ابیہاد نے۔ ان میں کچھ ضعف ہے۔

۳۰۱۔ الزہری | یہ زہری زہرہ بن کلاب کی طرف منسوب ہیں حمران کے جد اعلیٰ تھے۔ اسی وجہ سے یہ زہری کہلاتے ہیں۔ ان کی کنیت ابو بکر ہے۔ ان کا نام محمد ہے۔ عبداللہ نام ہے۔ شہاب کے صاحبزادے اور ذیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ بڑے فقیہ اور محدث ہوئے ہیں۔ مدینہ منورہ کے جدید علماء میں سے ہیں۔ علوم شریعت کے مختلف فنون میں ان کی طرف رجوع کیا جاتا تھا۔ ان سے قتادہ، ناگہ بن انس اور ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ فرماتے ہیں۔ مجھے اس زمانہ میں زہری سے بڑا عالم نظر نہیں آیا۔ مکحول سے دریافت کیا گیا کہ ان علماء میں سے ان کو آپ نے دیکھا ہے کہ ان زیادہ عالم ہے۔ فرمایا کہ ابن شہاب ہیں۔ پھر دریافت کیا گیا کہ ان کے بعد کوئی ہیں۔ فرمایا کہ ابن شہاب ہیں۔ تیسری مرتبہ پوچھا گیا فرماتے ہیں ابن شہاب ہی ہیں۔ رمضان المبارک کے مہینے کے اندر ۳۰۱ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

۳۰۲۔ زہرہ بن معبد | یہ معبد کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو قیس ہے۔ یہ قرظی اور مصری ہیں۔ انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے احادیث کو سنا۔ ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث کا بڑا حصہ اہل بصرہ کے یہاں ہے۔

۳۰۳۔ زہیر بن معاویہ | ان کی کنیت ابو عیثم حمینی ہے۔ یہ کوئی ہیں اور جزیرہ میں قیام پذیر رہے۔ یہ حافظ حدیث اور ثقہ ہیں۔ ابو اسحق محمد بن ابی ابراہیم الزہیری سے حدیث کو سننے والے ہیں۔ ان سے ابن المبارک اور یحییٰ بن یحییٰ نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا ذکر کتاب الزکوٰۃ میں آتا ہے۔ بسلسلہ میں وفات پائی۔

۳۰۴۔ زبیر بن حدیر | ان کی کنیت ابو مغیرہ ہے۔ یہ بنو اسد میں سے ہیں۔ کوئی اور تابعی ہیں۔ حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت علیؓ سے احادیث سننے کا شرف انہیں حاصل ہے۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے جن میں عیسیٰ بن شمال



ہیں۔ حدیچائے حملہ کے پیش اور دال حملہ کے زیر، یا سنے حتمانی کے سکون اور دال حملہ کے ساتھ ہے۔

۳۰۵۔ زید بن اسلم | ان کی کنیت ابو اسامہ ہے۔ یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ مدنی اور حلیل القصد تابعین کرام میں سے ہیں۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے سفیان ثوری، ایوب سفیانی اور مالک، ابن عیینہ احادیث نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے ۳۱۳ھ میں اس جہان فانی کو خراباد کیا۔

۳۰۶۔ زید بن طلحہ | ان سے سلمہ بن صفوان زرقی روایت حدیث کرتے ہیں۔ امام مالک نے ان کی حدیث حیا کے بارے میں اخذ کی ہے۔

۳۰۷۔ زید بن کعب | یہ کعب کے صاحبزادے عروہ بن زید ہیں۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔ تابعی ہیں۔ ابوبکرہ سے روایت کرتے ہیں۔ کعب تصنیف کا صیغہ ہے۔

۳۰۸۔ زید بن سحبی | یہ دشتی ہیں۔ امام الدراعی سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام احمد اصفہانی نے روایت کی ہے۔ یہ ثقہ ہیں۔

## تابعات

۳۰۹۔ زینب بنت کعب | یہ حضرت کعب بن بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی اور انصار کے نبی سالم بن عوف کے خاندان سے تابعی خواتین سے تھیں۔

## سین صحابہ

۳۱۰۔ حضرت سالم بن عبید اشجعی | اصحاب صفہ سے تھے۔ ان کا شمار کوفی صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ بلال بن رباح وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۳۱۱۔ حضرت سالم بن معقل | یہ ابو حذیفہ بن قیس بن ربیعہ کے آزاد کردہ ہیں۔ ملک فارس میں مقام اصطخر کے رہنے والے ہیں۔ آزاد شدہ صحابہ کرام میں نہایت درجہ فاضل ہی نہیں بلکہ افضل عاکرم میں سے تھے۔ ان صحابہ میں یہ اہمیت حاصل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قرآن کریم کی تعلیم ان چار افراد میں سے کسی ایک سے حاصل کرو۔ ان کے نام عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، سالم بن معقل، معاذ بن جبل (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ہیں ان کا شمار بدری صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ (یعنی مؤرخین کا کہنا ہے کہ یہ ابو حذیفہ کی بیوی کے آزاد کردہ تھے۔ انہیں یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہ مسجد قبلہ میں امامت کے فرائض انجام دیتے تھے جب کہ مقتدریوں میں بشمول حضرت ابوبکر صدیقؓ بہت سے اور صحابہ بھی شامل تھے۔ ان کی امامت کی گنجی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس خدا شے بزرگ و بزرگ کا شکر ہے جس نے میری امت میں ایسے قائدین کو پیدا فرمایا۔)

۳۱۲۔ حضرت سائب بن خلاد | ان کی کنیت ابو سلمہ تھی سلفہ میں وفات پائی۔ ابن خلاد اور عطار بن یسار ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ دجگہ بدر میں شریک تھے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ

عمر کے بعد حکومت میں گورنر رہے۔ ابو نعیم نے ان کا حسن وفات سترہ لکھا ہے۔

۳۱۳۔ حضرت سائب بن یزیدؓ کے ساتھ حجۃ الوداع میں حاضر ہوئے۔ ان سے امام زہری اور محمد بن یوسف نے روایت کی ہے۔

ایک مرتبہ بیمار ہی کہ حالت میں اپنی خالہ جان کے ساتھ خدمت بری میں آئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سر پر دست شفقت رکھا اور دعائے صحت کی۔ انہیں عنانہ دوسرے نبی کے پیچے کا شرف حاصل ہوا۔ صبرِ نبوت کی نوابت بھی نصیب ہوئی۔ محمد بن نے ان کا حسن وفات سترہ لکھا ہے۔ مدینہ منورہ میں وفات پانے والے صحابہ میں سب سے آخری فرد ہیں۔

۳۱۴۔ حضرت بسرہ بن معبدؓ یہ بسرہ بن معبد صحابی ہیں۔ ان کا شمار معمری صحابہ میں ہوتا ہے۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے ربیع نے روایت کی ہے۔ بسرہ میں سب سے مشہور ہے۔

۳۱۵۔ حضرت سراقہ بن مالکؓ مدینہ میں آمدورفت رکھتے تھے۔ مدنی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ مشہور شعرا میں سے تھے۔ مدینہ کی ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ ہجرت کے موقع پر اونٹوں کے لالچ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تعاقب کیا اور گھوڑے کا زمین میں وضو جانے والا واقعہ انہیں کے ساتھ پیش آیا تھا۔ سراقہؓ میں حضرت عثمان غنیؓ کے دروغلاف میں انتقال ہوا۔ بعض روایتیں کا کہنا ہے کہ حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے بعد وفات پائی۔

۳۱۶۔ حضرت سعد بن عبادہؓ ابو ثابت کہتے تھے۔ بارہ نقباء میں سے ہیں۔ انصار کے سرداروں میں شمار ہوتے ہیں۔ شان و شوکت میں سب سے بڑھ کر تھے۔ بہت سے صحابہ نے ان سے روایت کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے ڈھائی سال بعد ۱۵ھ میں سرزمینِ شام کے اندر ان کا انتقال ہوا۔ دوسری روایت کے مطابق سترہ میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دروغلاف میں انتقال ہوا۔ اس بات میں سب کا اتفاق ہے کہ یہ جہل خانہ میں مردم پرستے جگے حبیب دیکھا گیا تو ان کا تمام جسم ہنر ہو چکا تھا۔ ان کے قتل کے بعد ایک ذوبیدہ آواز مٹی گئی جس میں کسی گٹھے والے نے کہا کہ ہم نے خندق کے سردار سعد بن عبادہؓ کو قتل کیا ہے۔ ہم نے ان کے قلب پر تیر چلائے جو خطا نہ گئے۔ کہا جاتا ہے کہ انہیں کسی بن نے شہید کیا تھا۔

۳۱۷۔ حضرت ابوسعید سعد بن مالکؓ اپنی کینیت ابوسعید خدری سے زیادہ مشہور ہیں۔ صاحبِ علم، فہم فطنی اور حافظ قرآن کریم تھے۔ صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ نوے سال کی عمر پا کر سترہ میں وفات پائی۔

۳۱۸۔ حضرت سعد بن معاذؓ یہ معاذ کے صاحبزادے ہیں۔ انصار کے قبیلہ اسلم کی شاخ اوسی سے تعلق رکھتے ہیں۔ بیعت عقبہ اول و ثانی کے درمیان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اندر اسلام لائے۔ ان کے شرف یہ اسلام ہونے پر ان کے تمام خاندان و اولاد اور قبیلہ نبی عبد الاصل کے بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ انصار میں اس قبیلہ کو یہ انفرادیت حاصل ہے کہ یہ قبیلہ اجتماعی طور پر مشرف بہ اسلام ہوا۔ جناب سعد کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سید الانصار کا خطاب دیا۔ قوم میں بڑے بزرگ اور سردار تسلیم کیے جاتے تھے۔ جبل القدر اور اکابر صحابہ کرام میں سے ہیں۔ انہیں غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہونے کا شرف حاصل ہے۔ جنگ خندق میں ان کی شہ رگ پر تیر لگا اور خون بند نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ ایک ماہ بعد ان کی وفات ہو گئی۔ یہ واقعہ شہہ کا ہے۔ انہوں نے سینتیس سال کی عمر پائی۔ جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔



صحابہ کی ایک جماعت ان سے روایت حدیث کرتی ہے۔

۳۱۹۔ حضرت عبد بن ابی وقاصؓ سے ہیں جنہیں اس دنیا کی زندگی ہی میں زبانِ نبویؐ نے جنت کی بشارت دی۔ یہ سترہ سال کی عمر میں اسلام لائے۔ حضرت سعد خود فرماتے ہیں میں اسلام لانے والوں میں تیسرا فرد ہوں۔ اور اسلام کی راہ میں سب سے پہلا تیرہ میری مکان سے چلایا گیا تھا۔ تمام غزوات میں رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ بڑے مستجاب الدعوات تھے۔ اللہ اس بات کی لوگوں میں بڑی شہرت تھی۔ سب ان کی بددعا سے خوف کھاتے تھے اور ان سے دعائے خیر کی توقع کرتے تھے۔ اور یہ سب کچھ ان الفاظ کا کرشمہ ہے جو ان کے حق میں زبانِ رسالت سے نکلے تھے۔ نبی کریم علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ اے اللہ ان کے چلائے ہوئے تیر کو نشانہ پر پہنچا اور ان کی دعا کو قبولیت عطا فرما۔ یہ ان خوش نصیب انسانوں میں سے ہیں جن سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ خدا کے اجر و امان اوم یا سعد میرے ماں باپ پر ہے تم پر ہے سعد تیر چلاؤ۔ یہ شرف کسی اور کو نصیب نہیں ہوا جس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کلمات فرمائے ہوں۔

جب سعد کتناہ تھا اور گئے ہوئے دن والے تھے۔ رنگ گندمی اور جسم پر زیادہ بال تھے۔ مقامِ عتیق میں جو مدینہ منورہ سے قریب ہے اپنے گھر میں وفات پائی۔ وہاں سے مدینہ طیبہ تک جنازہ کندھوں پر لایا گیا۔ گورنر مدینہ طیبہ مروان بن حکم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مقامِ بقیع میں دفن کیے گئے۔ یہ واقعہ ششہ میں پیش آیا۔ ان کی عمر تقریباً ستر سال تھی۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات عشرہ مبشرہ میں سے سب سے آخر میں ہوئی۔ حضرت عمر و عثمان کے دورِ خلافت میں کوفہ کے گورنر رہے۔ ان سے صحابہ و تابعین کی تیر جماعت نے روایت کی ہے۔

۳۲۰۔ حضرت سعید بن حریشؓ یہ مدینہ قریشی مخزومی ہیں۔ پندرہ سال کی عمر میں فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ بعد میں کوفہ اگر مستقیم ہو گئے اندوہیں آسودہ خاک ہوئے۔

عائذ ابن عبدالبر کا کہنا ہے کہ ان کی قبر جزیرہ میں ہے۔ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان سے ان کے بھائی عمرو بن حریش روایت کرتے ہیں۔ ربیع بن ثور کا کہنا ہے کہ یہ واند مرہ کے مرنے پر شیعہ ہوئے۔ یہ اپنی بھائی عمرو بن حریش سے عمری بڑے تھے۔

۳۲۱۔ حضرت سعید بن الربیعؓ یہ انصار کے قبیلہ خزرج میں سے ہیں۔ جنگِ اُحد میں شہید ہوئے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا دستہ مراعات حضرت عبدالرحمن بن عوف سے استوار کر لیا تھا۔ حضرت زید بن خادج کے ساتھ ایک قبر میں دفن کیے گئے۔

۳۲۲۔ حضرت سعید بن زیدؓ یہ نذہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابوامر ہے۔ مدوی قریشی ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور قدیم الاسلام بھی۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوہ بدر میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ قریشی لشکر کے فلولے قافلے کی اطلاعات کا حصول ان کی ذمہ داریوں میں سے تھا۔ میدانِ جنگ میں مصروفیت پر کار

فرماتے۔ بدری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی کنیت سے حصہ عطا فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہمیشہ جنابِ فاطمہ کے شوہر تھے۔ اور یہی فاطمہ رضی عنہا کی وجہ سے علی رضی عنہ کی زوجہ بن گئے۔ ان کا میاں طرح بیان کیا گیا ہے۔ باقاعدہ رنگ گندمی تھا۔ ششہ میں ستر سال کی عمر میں داد کی عتیق میں انتقال ہوا اور جنت البقیع میں مدفون

ہوئے۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے سعادت کی ہے۔ (بعض مؤرخین نے وقت وفات ان کی عمر تیس سال بتائی ہے مستجاب الدعوات صحابیوں سے تھے۔ ایک خاقان سے قطعہ زمین کے سلسلہ میں تاجپاتی ہوئی تو اس کی زیادتیں کے باعث آپ نے اس کے حق میں دُعا فرمائی جو بارگاہ الہی میں قبول ہوئی۔ جنگ ہمدان کے موقع پر مدینہ طیبہ میں موجود تھے، اس سے شرکت ذکر کے۔ بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے اور ہر موقع پر نبی علیہ السلام کی پیروی کرتے رہے۔)

۳۴۳۔ حضرت سعید بن سعد [والدہ ماجدہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے شریک اور ابوامر بن سہل شامل ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے یمن کے گزیر رہے تھے۔]

۳۴۴۔ حضرت سعید بن العاص [شرقا و غربا میں سے ہیں۔ ہجرت کے سال ولادت تیرہ۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جن حضرات کی کتابت قرآن کے لیے مقرر فرمایا تھا۔ ان میں بھی شامل تھے خلافت عثمانی کے دور میں کوفہ کے گزیر رہے۔ طبرستان کی جنگ میں قائمہ لشکر کے فرائض انجام دے رہے تھے اور فتح پائی۔ ۱۹ھ میں وفات پائی۔ طرح مکہ سے پہلے اسلام لائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ کے بازار کا نگران مقرر فرمایا تھا۔]

۳۴۵۔ حضرت ابوسعید بن ابی فضالہ [یہ عادل انصاری ہیں۔ ابوسعید نام بھی ہے اور کنیت بھی۔ مدینہ میں خمد کرتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث سعید بن جعفر سے منقول ہے جو اپنے والد اور زیادہ میں سے روایت کرتے ہیں۔ یتیم میں میسر ہوئے۔]

۳۴۶۔ حضرت ابوسعید بن المعلی [یہ ابوسعید حارث ابن معلی انصاری الزرقانی ہیں۔ ۱۶ھ میں چوتھے سال کی عمر میں انتقال کیا۔]

۳۴۷۔ حضرت سعید بن الاطلول [یہ اطلول کے صاحبزادے ہیں۔ قبیلہ حنیفہ کے رہنے والے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شرف صحبت سے مشرف ہوئے۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ اور ابونضر روایت کرتے ہیں۔]

۳۴۸۔ حضرت سعد بن خولہ [انہوں نے پہلے پل عروہ بدر میں شرکت فرمائی اور حجۃ الوداع کے سال مکہ کھور کے اندر انہوں نے اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔]

۳۴۹۔ حضرت ابوسفیان بن حارث [یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عم زاد اور دوسرے شریک بھائی ہیں۔ انہوں نے جناب طیبہ طیبہ کا دودھ پیا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام "میں" تھا۔ جبکہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ابوسفیان نام اللہ کی نسبت دوزل ہیں اور میں وہ ان کے بھائی کا نام تھا۔ تاہم الکلام شاعر تھے۔ اور ایسے شاعر کہ دوسرے شعراء بھی ان کے رنگ میں شعر کہتے تھے۔ اسلام لانے سے قبل رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر گھسی میں کجاوہ جناب حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا تھا۔ پھر اسلام لانے اور اس شان سے کہ رسول اللہ کے سامنے جیاد شرم کی وجہ سے بھی سر اٹانے کی ہمت نہ ہوئی۔ یہ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے۔ ان کے اسلام لانے کا واقعہ اس طرح مشہور ہے کہ حضرت علی نے ان سے فرمایا کہ تم مسکراؤ دو عالم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دبی کلمات کو جو براہِ ربانی برست علیہ وسلم نے کہے تھے۔ قاللہ لعدا اللہ علیہنا اس ضارے بزرگ دبر کی قسم جس نے آپ کو ہم پر برتری عطا فرمائی ہے شک ہم غلطی پر تھے۔ چنانچہ سفیان نے



اگر یہی معنی کیا یہ سن کر رحمتِ دوام نے فرمایا۔ لا تثریب علیہ کھرمیسوم۔ آج کے دن تم پر کوئی عتاب نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہاری تمام خطاؤں کو معاف فرمائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی معذرت قبول فرمائی اور وہ اسلام لے آئے۔

ان کی موت کا سبب یہ ہوا کہ حج کے موقع پر انہوں نے حجام سے سر شندوایا۔ ایک متاجران کے سر میں تھا حجام نے کاٹ دیا۔ اس کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا ہو گئے۔ اس کا زہر پھیل گیا۔ یہ شدید بیمار ہو گئے اور اسی وجہ سے سندسہ میں انتقال ہوا۔ اور عقیل بن ابی طالب کے مکان میں دفن کیے گئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

۳۳۳۔ حضرت سفینہ عنا نے انہیں اس خطر پر آزاد دی دی تھی کہ یہ تاحیات نہ سب نبوی میں رہیں گے۔ یہ اپنی کینیت سے لئے مشہور ہوئے کہ اب ان کا نام بھی لوگوں کے ذہن سے مٹ گیا۔ بعض محدثین نے ان کا نام رباع۔ بعض نے رومان اور بعض نے حران لکھا ہے بعض مؤرخین انہیں عربی النسل اور بعض فارسی النسل بتاتے ہیں۔

سفینہ کی وجہ تسمیہ یہ ہوئی کہ کسی سفر میں یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ماستر میں کسی سہابی نے تنگ جانے کی وجہ سے اپنی تلوار اور زہر اور دوسرا سان جناب سفینہ کے کاندر سے پرکھ دیا۔ ان کی دیکھا دیکھی چند اور صحابہ نے بھی اپنا سان ان پر لاد دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اتنے سامان سے لدا ہوا دیکھا تو فرمایا تم فرمیفینہ بن گئے ہو۔ اس دن سے یہ سفینہ مشہور ہو گئے۔ ان سے روایت کرنے والے ان کے صاحبزادے عبدالرحمن، محمد نیا د اور کثیر وغیرہ ہیں۔

۳۳۴۔ حضرت سفیان بن اسید یہ سفیان بن اسید الحضرمی الثقی ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث جہازوں میں مروج ہیں۔ ایک جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ اسید کو بعض لوگوں نے اث کے بیچ اور سین کے کسرہ کے ساتھ لکھا ہے۔

۳۳۵۔ حضرت سفیان بن ابی زمریر یہ ابی زمریر کے صاحبزادے اور ساز دی ہیں یہ قبیلہ شغوقہ میں رہا کیش پذیر رہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث جہازوں میں مشہور ہیں۔ جناب ابن الزبیر ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۳۳۶۔ حضرت ابو سفیان بن حرب یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ہیں۔ واقعہ فیل سے دس سال قبل پیدا ہوئے۔ اعلان اسلام سے قبل شرفاً قریش میں شمار ہوتے تھے قریش

کا پرچم انہیں کے پاس رہتا تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر مشرت بہ اسلام ہوئے۔ یہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جن کے دلائل میں اسلام کی حجت قائم کرنے کے لیے ان کے لیے خاص سلوک کیا جاتا تھا۔ اسلام میں تالیفِ قلب کی گئی۔ غزوہ حنین میں انہوں نے شرکت کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہاں کے مال غنیمت میں سے ان کو بھی عزتہ القلوب میں شمار کرتے ہوئے سو اونٹ اور چالیس اونٹیر سنا عطا فرمایا۔ غزوہ طائفس میں ان کی ایک آنکھ کی بینائی باقی رہی۔ اور جنگ یرموک میں ان کی آنکھ پر پتھر کی ضرب آئی اور بالکل نابینا ہو گئے۔ مسئلہ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ اور جنت البقیع میں آسودہ خاک ہوئے حضرت عبداللہ بن عباس ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۳۳۷۔ حضرت سفیان بن عبد اللہ ان کے دادا کا نام زمرہ ہے۔ جناب سفیان کی کینیت ابو عمرو اشقی ہے۔ ان کا

شمار طائف کے محدثین میں ہوتا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں خلافت کے گورنر رہے۔  
**۳۳۵۔ حضرت سلمہ بن الاکوع** ان کی کنیت ابو سلمہ تھی۔ بیعت نہضوان کے موقع پر بیعت کرنے والوں میں شامل تھے۔ پہلا جنگ کرنے والوں میں سب سے زیادہ بہادر اور ترقی تھے۔ اسی سال کی عمر میں شہید ہو گئے۔ ان کا مینہ طیبہ میں انتقال ہوا۔ ان سے بہت سے محدثین روایت کرتے ہیں۔

**۳۳۶۔ حضرت سلمہ بن صحفر** انھیں صحفر انصاری، یا مثنیٰ کہا جاتا ہے۔ ان کا نام سلیمان تھا۔ یہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے اپنی جبری سے غلام کرنے کے بعد حجاج کو لیا تھا۔ مرنے اور گریہ کرنے والوں میں شامل تھے۔ ان سے سلیمان بن یسار اور ابن مسیب روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری نے ان کی روایت کو قابل اعتماد قرار نہیں دیا۔

**۳۳۷۔ حضرت سلمہ بن قیس** یہ اٹھویں ہیں ابو عامر نے انہیں شامی کہا ہے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ بلال بن لیث ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

**۳۳۸۔ حضرت سلمہ بن محقق** ابو سلمہ کنیت تھی۔ جب کہ نام صحفر بن عقیقہ تھا۔ قبیلہ النضل تھا۔ بصریوں میں شمار ہوتے تھے۔ محقق میں مہم منعم، عاصم، متزوج اور با و مشدہ مکسوس ہے۔

**۳۳۹۔ حضرت سلمہ بن ہشام** یہ سلمہ بن ہشام قریشی و مخزومی ہیں۔ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ ابو جہل بن ہشام ان کا بھائی ہے۔ شروع میں ہی اسلام لے آئے تھے۔ اسلام لانے کے وجہ سے بہت سی تکلیف برداشت کی۔ مگر صبر میں نظر بند رہے۔ رحمت و دعاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کمزوروں اور غصیفوں کے لیے عزت میں دعا فرماتے تھے۔ اس میں سلمہ بن ہشام کو بھی شریک فرماتے تھے۔ مگر بددین بدم شرکت کی وجہ سے مثنیٰ کو اس زمانہ میں اسیری کی زندگی گزارنا پڑی تھی۔ سلمہ بن ہشام حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ (جناب سلمہ کی کنیت ابو ہاشم تھی۔ یہ پانچ بھائی تھے۔ تین حالت کفر میں مرے۔ ابو جہل اور عاصی جنگ بدر میں مارے گئے۔ خالد بن ولید اسیر ہوا اور قید دے کر واپس پائی۔ جبکہ سلمہ اور عاصم اسلام لائے۔)

**۳۴۰۔ حضرت سلمان بن عامر** یہ عامر النضبی ہیں۔ بصری صحابی میں شمار ہوتے ہیں۔ بعض محدثین اور علما کا خیال ہے کہ ان کے علاوہ قبیلہ جہینہ میں اور کوئی روایت حدیث کرنے والا نہیں تھا۔

**۳۴۱۔ حضرت ابوسلمہ** عبد اللہ نام تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی جناب برہ کے صاحبزادے ہیں۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ کی پہلی شادی انہی کے ساتھ ہوئی تھی۔ اسلام لانے والوں میں یکادھوں فرد ہیں۔ اپنی زندگی میں پیش آنے والے تمام غزوات میں شرکت کی۔ سلمہ بن ہشام طیبہ میں وفات پائی۔ یہ نام کی بجائے کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔

**۳۴۲۔ حضرت سلیمان بن بریدہ** یہ آپسے والد ماجد جناب بریدہ اور عمر بن حصین سے روایت کرتے ہیں۔ جناب علقمہ کے علاوہ اور دوسرے محدثین نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ان کے علاوہ ہیں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

**۳۴۳۔ حضرت سلیمان بن صرد** ان کی کنیت ابو المطرف تھی۔ خزاعی تھے۔ بڑے فاضل عابد اور بہترین افراد میں سے تھے۔ جب سلمان کو ذریعہ داخل ہوئے تھے تو یہ اسی وقت سے کوفہ میں رہائش پزیر ہو گئے تھے۔ ان کی عمر تیرا تو بے سال کی ہوئی۔ صرد میں صاو منعم اور دال منعم ہے۔



## ۳۴۳۔ حضرت سلیمان فارسی

ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں۔ غازی الاصل اور علاقہ رافعہ کے رہنے والی میں سے تھے اور بعض طرزیوں نے ان کا وطن اہلسنان کے مضائقہ میں ایک قبیلہ "جی" نامی بتایا ہے۔ دین کی طلب میں سفر کیا اور سب سے پہلے نصرانیت اختیار کی۔ اس کے بعد میں تحقیق و جستجی کی اور معلومات بھی حاصل کیں۔ طویل مطالعے نے اسے اس راہ میں بہت سی پریشانیوں جھیلیں لیکن نصرانیت پر قائم رہے۔ بعد میں عربوں نے پکڑ کر یہودیوں کے ہاتھوں فروخت کر دیا۔ پھر انہوں نے یہودیوں سے مکاتبت کر لی اور رسول اللہ نے بدل کتابت میں ان کی مدد فرمائی۔ کہا جاتا ہے کہ خدمت نبوی میں حاضر ہو کر اسلام لانے سے قبل وہ دس افراد کی قلمی میں رہ چکے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے انہیں یہ اعزاز ملا کہ آپ سفہ انہیں اپنے اہل بیت میں شامل فرمایا اور یہی فرمایا کہ یہ ہم میں سے ہیں اور وقت ان کے قدموں کی مشاق ہے۔ بعض اقوال کے مطابق ان کی عمر زحاکئی سو سال ہوئی۔ جب کہ بعض لوگوں نے ساڑھے تین سو سال بتائی ہے لیکن پہلا قول زیادہ قوی ہے۔ اپنے ہاتھ سے روزی کا تے تھے اور اس سے صدقہ بھی دیتے تھے۔ ان کی بہت سی تعریفیں ہیں اور فضائل کا ذخیرہ ہے۔ ان کی تعریف و توصیف میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کلمات فرمائے وہ کئی احادیث میں مروی ہیں۔ ۵۵۰ھ میں شہر مدائن میں انتقال فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

(انہیں سلمان غیر کے نام سے بھی پکارا جاتا تھا۔ سب سے پہلے جس غزوہ میں شرکت کی وہ غزوہ خندق ہے۔ اس کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شرکت کی۔ انہیں غزوہ بدر میں بھی شرکت کا شرف حاصل ہوا۔ عراق کی فتوحات میں بھی شریک رہا۔ مدائن کی گردنری کے فرائض بھی سرانجام دیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جن چار صحابہ کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے ان میں سلمان فارسی بھی شامل ہیں)۔

## ۳۴۵۔ حضرت سمرہ بن جندب

ابو العاصی کے بیٹے اور حافظ قرآن تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بے شمار احادیث روایت کرتے ہیں۔ ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ بصرہ میں مشہور تھے آخر میں وفات پائی۔

## ۳۴۶۔ حضرت ابوالسبح

ان کا نام ایاد تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ رحمت اللعالم کے آزاد کردہ تھے۔ نام کے بجائے کنیت سے زیادہ مشہور تھے۔ ان کے انتقال اور مدفن کے بارے میں تفصیل معلوم نہیں۔ ایاد میں الف مکرر ہے۔

## ۳۴۷۔ حضرت بنجرہ

ان کی کنیت ابو عبد اللہ لازمی تھی۔ ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث کتاب العلم میں آتی ہیں۔ سفر وہیں میں منقوح خادمین اور باہ منقوح ہے۔

## ۳۴۸۔ حضرت سوید بن قیس

ابو صفوان کنیت تھی۔ ان کا شمار کئی صحابہ میں ہوتا ہے۔ سماک بن حرب ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

## ۳۴۹۔ حضرت سل بن میضاء

یہ جناب سہیل کے بھائی ہیں۔ بیضاء ان کی والدہ کا نام ہے۔ جن کی طرف یہ نسبت ہے۔ بعض لوگوں نے ان کا نام "دعد" بتایا ہے۔ ان کے والدہ دہیب بن ربیعہ تھے اور سل ملاؤں میں سے تھے جن کا اسلام مکہ معظمہ میں ظاہر ہوا۔ بعض لوگوں نے اس روایت سے انکار کیا ہے۔ کہا جاتا ہے

کہ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی اس گواہی پر کہ میں نے انہیں بخیر میں نماز پڑھتے دیکھا تھا۔ وہاں کی پائی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیٹا  
ظاہری میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ ان دنوں بخیر کی نماز جنازہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھا تھا۔ ان  
دنوں جلیوں کا تذکرہ نماز جنازہ کے بیان میں آتا ہے۔

۳۵۰۔ حضرت سل بن ابی حمزہ | ابو حمزہ کنیت تھی۔ ابو حمزہ انصاری اسی کے نام سے مشہور ہیں۔ کوفہ میں اقامت گزری تھی  
لیکن ابی حمزہ میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت مصعب بن زمیر کے دور میں مدینہ طیبہ میں انتقال  
ہوا۔ ان سے بہت سے حضرات نے روایت حدیث کی ہے۔

۳۵۱۔ حضرت سل بن الخنظلہ | یہ اپنی والدہ یا دادی کی نسبت سے مشہور ہیں۔ ان کے والد کا نام ربيع بن عمرو تھا۔ بیت  
رضوان کے موقع پر موجود تھے۔ علماء و فضلاء میں شمار ہوتے تھے۔ گوشہ فیض افراد میں شمار  
کیے جاتے ہیں۔ ان کا زیادہ وقت ذکر و اذکار میں صرف ہوتا تھا۔ حضرت سل کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی۔ حضرت امیر معاویہ کے  
دور خلافت میں ملک شام میں وفات پائی۔

۳۵۲۔ حضرت سل بن سعد | ان کا نام حسن تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبدیل کر کے سل رکھا۔ ان کی کنیت  
ابو عباس تھی۔ وصال نبوی کے وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔ باختلاف روایت مشہور ہے  
سلسلہ میں انتقال ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ مدینہ منورہ میں انتقال کرنے والے آخری صحابی ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے  
عباس اور زبیر، ابو حمزہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ (واقعی نے کہا ہے کہ یہ سو سال کی عمر میں فوت ہوئے)۔

۳۵۳۔ حضرت ابو سہل | یہ ابو سہل انصاری ہیں۔ علاوہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا ذکر پہلے اسی حرف میں آچکا ہے۔

۳۵۴۔ حضرت سہیل بن یضالہ | یہ قریشی ہیں۔ ابتدا میں مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے اور حبشہ کی طرف دوسرے ہجرت  
فرمائی۔ غزوہ بدر کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شرکت کا شرف انہیں نصیب ہوا۔  
ان سے عبداللہ بن ابی اسحاق بن مالک روایت حدیث کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں جو تک  
سے واپسی پر سفر میں انتقال ہوا۔ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔

۳۵۵۔ حضرت سہیل بن ضیف انصاری | یہ اسی انصاری ہیں۔ تمام غزوات میں شرکت کی معزز کرامتیں جن حضرات  
نے استقامت کا ثبوت دیا ان میں جناب سہیل بھی شامل تھے۔ وصال نبوی  
کے بعد حضرت علی کے ہم نوا ہو گئے تھے۔ حضرت علی نے اپنے دور خلافت میں مدینہ منورہ میں انہیں اپنا جانشین بنایا تھا۔ ان  
کے صاحبزادے ابو امامہ کے علاوہ دوسرے حضرات نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ (ابو عبداللہ کنیت تھی حضرت  
علی سے ان کی سافارت ہوئی تھی۔ جنگ ینس کے بعد حضرت علی نے انہیں بصرہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ ان کی نماز جنازہ بھی حضرت علی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی)۔

۳۵۶۔ حضرت سہیل بن عمرو | یہ سہیل بن عمرو قرشی نامری ابو جندل کے والد ہیں۔ معززین قریش میں شمار ہوتے تھے۔ جنگ  
کے قیدیوں میں سے تھے۔ ان کے بارے میں حضرت عمر نے حکم دیا کہ وہ عام سے عمر کیے۔ یا  
رسول اللہ ان کے دانت تڑوا دیے جائیں تاکہ یہ آئندہ تقریر نہ کر سکیں۔ آپ نے فرمایا اس وقت درگزر کرو مستقبل میں ایسا



وقت آئے گا کہ تم ان کی تعریف کرو گے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر جو دوستے۔ وصال نبوی کے بعد جب کچھ معتبر میں تھے اور تعداد شروع ہوا تو جناب سید نے خطبہ دیا جس سے لوگوں کا اضطراب اطمینان میں تبدیل ہو گیا۔ لوگ متہم ہونے سے محفوظ ہوئے۔ ان کے انتقال کے بارے میں عزیزین نے اختلاف کیا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ جنگ یربک میں شہید ہوئے جب کہ بعض کا کہنا ہے کہ عراق کے طاعون میں شہید ہوئے۔ ابن عباسؓ نے ان کے بارے میں ایک واقعہ اس طرح نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کے گھر کچھ لوگ آئے۔ بنی سہیل بن عمروؓ اور ابو سفیان بن حربؓ بھی شامل تھے اور یہ لوگ قریش کے معزنین میں سے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے اجازت دینے کے لیے ایک جوان نکلا اور اگر کتا پہلے جنگ بدر میں شریک ہوئے والے اندر چلے جائیں۔ اس اجازت پر جناب مہدیؓ مدنی اور حضرت بلالؓ حبشی مکان میں چلے گئے۔ اس پر جناب ابرسہؓ نے کہا میں نے آج کے دن جیسا معاملہ کبھی نہیں دیکھا کہ پہلے فلاں کوں کی اجازت دی جا رہی ہے۔ اس وقت جناب سہیلؓ نے فرمایا اے میری قوم کے لوگو! میں تمہارے چہروں پر کسا ہمت محسوس کر رہا ہوں۔ اگر تم غضبناک ہو تو اپنے نفس پر غصہ کرو کیوں کہ جب دعوت اسلام دی گئی تو یہ دعوت بشریٰ تمہارے ساری قوم کے لیے تھی لیکن ان غلاموں نے بڑھ کر اسلام قبول کیا۔ خدا کی قسم عزت و فضیلت میں یہ تم سے بڑھ گئے۔ اب تمہارے لیے اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں کہ تم ان کے شرف کو تسلیم کرو لیکن تم نے ابھی تک نہ انہ جابلیت کے شرف و عزت کا ذکر کیا ہے۔ حالانکہ تم جن کو غلام سمجھتے ہو وہ شرف و عزت میں تم سے بڑھ کر ہیں۔ اب تم جہاد کی طرف توجہ دو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں شرف شہادت سے سرفراز فرما دے۔ یہ کلمات فرما کر ان میں سے کچھ نے جھڑپیں برتنے اٹھ گئے۔ یہ ہمیں کو فہم آتا منت گزری ہو گئے تھے۔ جناب حسنؓ ان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس مرد پر تعجب ہے کہ وہ ان قدر عقل مند ہے اپنے قول کا سچا تھا۔ خدا کی قسم اخلاق کا کثات اس بندہ کو جو اس کی طرف جلد پہنچا۔ اس بندہ کی طرح نہیں بنائے گا۔ جہاں کے پاس میری پہنچا ہے۔

جناب سہیلؓ کا شمار مرفقہ القلوب میں ہوتا ہے۔ نبی کریمؐ کا اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سوانح عطا فرمائے تھے۔ انہوں نے جنگ بدر کے موقع پر فرشتوں کو آسمان سے اترتے دیکھا تھا۔

۳۵۷۔ حضرت ابوسیدؓ القین  
براؤ بن اوس انصاریؓ نام ہے لیکن کنیت سے زیادہ مشہور ہوئے۔ یہ دعوت دو عالمؐ میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے جناب ابراہیمؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رضاعی والد ہیں۔ ان کی میری کا نام اتم بردہ تھا۔

## صحابیات

۳۵۸۔ حضرت سیدہ  
سیدہ عارثہؓ کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ اسلم کی رہنے والی ہیں۔ جناب سعد بن عکرمہؓ کے نکاح میں تھیں۔ حضرت سعدؓ حجاز الوداع والے سال انتقال کر گئے۔ سیدہ کی روایت کردہ احادیث نے کو فہم شرت حاصل کی۔ ان سے بہت سے لوگ نے روایت کی ہے۔

۳۵۹۔ حضرت سلامہ بنت الحمر  
یہ سلامہ بنت الحمرؓ اندلی ہیں اور انہیں قرآن بھی کہا جاتا ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث کو فہم میں مشہور ہیں۔

۳۶۰۔ حضرت ام سلمہؓ  
بندہ بنت امیر نام ہے۔ پہلی شادی جناب ابوسلمہؓ سے ہوئی۔ مسند میں ابوسلمہؓ انتقال

کہ گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس آگئیں۔ ۵۹ھ میں چاراسی سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہا اور جنت البقیع میں اُسودہ خاک ہوئیں۔ صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے جن میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عائشہؓ اور صاحبزادی زینبؓ صاحبزادے عمر اور ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل ہیں۔

۳۳۱۔ حضرت سلمیٰؓ کے بے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے عبد اللہ بن علیؓ تھے ان سے روایت حدیث ہے۔ یہ جناب رافعؓ کی والدہ اور ابو رافعؓ کی اہلیہ ہیں۔ ان کے صاحبزادے عبد اللہ بن علیؓ تھے ان سے روایت حدیث ہے۔ بنت عیسٰی کے ہمراہ انہوں نے غسل دیا تھا۔

۳۳۲۔ حضرت ام سلیمؓ (ام سلیم) عمان کی صاحبزادی ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں سخت اختلاف رہا ہے۔ بعض نے سلولہ رطلہ، عکبر، عقیقہ اور دیمیا وغیرہ بتایا ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ کے والد، عکبر بن نضر کے صاحب کمر میں قتل ہو جانے کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ ابو طلحہؓ نے جناب ام سلیمؓ کو نکاح کر لیا۔ انہوں نے یہ کہہ کر رو کر دیا کہ تم کا گھر ہر اندر میں مسلمان یہ رشتہ ممکن نہیں۔ اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو ایسا ممکن ہے اور تمہارا اسلام لے آنا میرا مقصود ہو گا۔ چنانچہ ابو طلحہؓ نے مسلمان ہو کر ان سے نکاح کر لیا۔ ان سے بہت سے محدثین روایت کرتے ہیں۔ طحاویؒ میں کے کسرۃ کے ساتھ ہے۔

۳۳۳۔ حضرت کودہؓ یہ سودہ بنت زید ام المؤمنین ہیں شروع زمانہ میں اسلام لائے والی ہیں۔ پہلی شادی اپنے چچا زاد بھائی سکران بن عمروؓ سے ہوئی۔ ان کے انتقال کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکاح کر لیا اور مکہ مکرمہ میں خلوت جوئی سے مشرف ہوئیں۔ انہیں حضرت خدیجہؓ الکبریٰ کے انتقال کے بعد اور حضرت عائشہؓ کے نکاح سے پہلے اس شرفِ زوجیت حاصل کرنے کی سعادت ملی۔ رحمت کر کے مدینہ منورہ آئیں۔ جب ان کی عمر زیادہ ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں علاقہ دینا چاہی تو انہوں نے درخواست کی کہ میں اپنی باری کا دن حضرت عائشہؓ کو دیجی ہوں اور مجھے شرفِ زوجیت سے محروم نہ کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ۵۹ھ میں مدینہ منورہ کے اندر وفات پائی۔

۳۳۴۔ حضرت سیمہ بنت عمرؓ یہ سیر مکرک صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ خزیمہ کی رہنے والی ہیں۔ روکانہ ابن عبد قریہ کے نکاح میں تھیں۔ کتاب الطلاق کے ذیل میں ان کا تذکرہ آتا ہے۔ سیدہ عین کے خمر اور یاد کے نفع کے ساتھ ہے۔

## تابعین

۳۳۵۔ سالم بن ابی الجعدؓ لافع کوئی نام ہے۔ مشہور اور مستبر راویوں میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت انسؓ، حضرت ابن عمرؓ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے احادیث سننے کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے منصور و انیس روایت کرتے ہیں۔ ۹۷ھ میں وفات پائی۔

۳۳۶۔ سالم بن عبد اللہؓ ابوبکرؓ کی کنیت تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے ہیں۔ فقہاء مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ تابعین کے مشہور اور علماء و محدثین میں سے ہیں۔ ۸۵ھ میں مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۳۷۔ ابوالسائبؓ حضرت جشام بن زبیرؓ کے آزاد کردہ ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ، ابوسعیدؓ وغیرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ اور ان سے عمار بن عبد الرحمنؓ نے روایت کی ہے۔

۳۳۸۔ سعید بن ابراہیمؓ یہ سعید بن ابراہیم بن عوفؓ زہری قریشی قاضی مدینہ ہیں۔ فضلاء مدینہ اور اکابر تابعین میں شمار ہوتے تھے۔





مجھے زندہ آتی ہے تو وہ میرا پیر کر کے بیدار کر دیتے ہیں۔ اسی حالت میں وہ راجی ملک عدم ہو گیا۔ حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کو مدینہ منورہ میں دفن کیا گیا اور ان کا مزار پر افراد آج تک سرخ خلافت سے ابھر رہے ہیں۔ ان کے مرقد پر گہری گہری کر سے شر میں شان کریمی ناز برداری کر سے

۳۴۳۔ حضرت سعید بن حارث | یہ انصاری چھازی ہیں۔ ان کے دادا کا نام سحلی تھا۔ جناب حارث دینہ نمرہ کے تاحی ہے تھے یہ مشورہ تابعین میں سے ہیں۔ انہیں حضرت ابن عمر حضرت ابوسعید اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ خود ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۳۴۱۔ سعید بن ابی الحسن | یہ ان کا نام ہے لیکن کیفیت سے زیادہ مشہور ہوئے یہ بصرہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت ابن عباس اور حضرت ابہریرہ سے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والے قتادہ اور عیون ہیں۔ سلسلہ میں اپنے بھائی سے ایک سال قبل وفات پائی۔

۳۴۲۔ سفیان بن وہب | کو فیوں میں شمار ہوتے تھے۔ کعبہ فرشتی ذریعہ معاش تھا۔ سعید بن جبیر اور مصعب بن سعد سے سماعت حدیث کی جب کہ ان سے ابن مبارک دینہ نے روایت کی ہے۔ حضرت امیر معاویہ کے بعد خلافت میں ولادت ہوئی۔ انہیں دینہ منہ میں روضہ نبوی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔

۳۴۳۔ سعید بن عبد العزیز | یہ تھوڑی دشتی ہیں۔ امام افغانی کے زمانہ میں اور ان کے بعد بھی شام کے فساد میں شمار ہوتے تھے امام احمد نے فرمایا کہ شامی ملازمین احادیث صحیحہ کا دای سعید بن عبد العزیز اور امام افغانی کے ہوا اور کوئی دوسرا نہ تھا۔ میں ان میں ایک دوسرے پر ترجیح نہیں دے سکتا۔ یہ بہت دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا:۔ میں جب بھی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں تو دوزخ کسی نہ کسی شکل میں میرے سامنے ہوتی ہے وہی رونے کا سبب ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں۔ سعید بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور قابل اعتماد راویوں میں سے ہیں۔ محمول اللہ زہری سے روایت کرتے ہیں جب کہ ان سے روایت کرنے والوں میں سفیان ثوری اور دوسرے محدثین شامل ہیں۔ تقریباً ستر سال کی عمر پا کر سلسلہ میں وفات پائی۔

۳۴۴۔ سعید بن المسیب | ابو محمد قرظی کیفیت تھیں۔ خلافت فادرتی کے دوسرے سال ولادت ہوئی۔ ان تابعین میں شمار ہوتے ہیں جو نقش اول کے دلدان تھے (یعنی دور صحابہ کی روش کو اپنائے ہوئے تھے) علوم فقہ حدیث زہد و عبادت اور تقویٰ و طہارت کے جامع تھے۔ انہیں دیکھ کر لوگ ان کے طریقے کو اپناتے تھے۔ حضرت ابہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی احادیث اور حضرت عمر کے فیصلوں کے سب سے بڑے عالم تھے۔ انہیں بہت سے صحابہ کرام سے شرف ملاقات حاصل ہوا اور ان سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن شہاب، زہری اور بہت سے اہل شام ہیں۔ محمول کا بیان ہے کہ میں نے طلب علم میں ساری دنیا کی خاک چھانی لیکن ابن المسیب جیسا عالم نہیں دیکھا۔ ابن مسیب کو چالیس مرتبہ حج کی سعادت نصیب ہوئی اور سلسلہ میں وفات پائی۔

۳۴۵۔ سعید بن ہشام | یہ انصاری ہیں اور جلیل القدر تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ سماعت حدیث ام المومنین حضرت عائشہ، حضرت ابن عمر اور دوسرے صحابہ سے کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حسن بصری بھی شامل ہیں۔



ان کی روایت کردہ احادیث اہل بیروہ میں مروج ہیں۔

۳۷۶۔ **سعید بن ابی ہند** حدیث کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے عبد اللہ، تابع اور بن عمر شامل ہیں۔ سعید بن ابی ہند ثقہ اور مشہور راویوں میں شامل ہیں۔

۳۷۷۔ **سفیان ثوری** ان کے والد کا نام سعید ہے۔ مسلمانوں کے پیشوا اور مخلوق پر اللہ کی رحمت کا طریقہ۔ اپنے دور کے زبردست فقیہ اور مجتہد تھے۔ عابد، زاہد اور متقی تھے۔ مجتہد اور ثقہ ہستیوں میں سے ایک تھے۔ علم حدیث میں خصوصی سعادت رکھتے تھے۔ تمام لوگ ان کی دینداری، قہر، پرہیزگاری اور ثقہ ہونے پر متفق ہیں اللہ کو بھی ایسا ہی ہوا مخلوق کو گناہوں۔ مجتہد امام اور قلب الاسلام شمار ہوتے ہیں۔ **سلفیہ بن سلمان بن عبد اللہ** کے دور حکومت میں ولادت ہوئی۔ انہوں نے اس دور کے اکابر محدثین سے سماعت حدیث کی۔ جب کہ عمر ازراعی، ابن جریر، مالک، ابن عیینہ، شعبہ، یحییٰ بن یحییٰ وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ **سلفیہ بن یحییٰ** وفات پائی۔

۳۷۸۔ **سفیان بن عیینہ** امام اور عالم تھے۔ محدثین نے ثقہ اور جتہ فی الحدیث کہا ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث پر سنی اتفاق کیا ہے۔ امام ذہبی اور دوسرے محدثین سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں انس، ثوری، شعبہ، شافعی، احمد کے علاوہ اور بہت سے محدثین شامل ہیں۔ یکم رجب سن ۱۸۰ھ کو انتقال ہوا۔ جملہ میں مدفن ہوئے۔ انہیں شریف بار خاں سعادت نعیم ہوئی۔

۳۷۹۔ **سلیمان بن ابی حاتم** قریشی حدیث ہیں۔ عالم اسلام کے عظیم علماء و فضلاء اور علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ بلند پایہ تابعین سے بکے جاتے ہیں۔ ان سے روایت حدیث۔ ان کے صاحبزادے ابو بکر نے کی ہے۔

۳۸۰۔ **سلیمان بن حرب** بصری ہیں۔ مکر سفیر میں قاضی کے منصب پر فائز رہے ہیں۔ بیروہ کے حلیل القند اور اہل علم افراد میں سے ہیں۔ عالم زمانہ کے ان کے اصحاب میں کہا ہے کہ سلیمان کا شمار آخر حدیث میں ہوتا ہے۔ وہی ہزار حدیث ان سے مروی ہیں۔ لیکن میں نے ان کے ہاتھ میں کبھی کوئی محرم حدیث نہیں دیکھا۔ میں بعد ازیں جب ان کی مجلس میں حاضر ہوا تو اس وقت میرے اعزاز سے کے مطابق حاضرین کی تعداد تقریباً چالیس ہزار تھی۔ نا حاضر مستفیدہ میں ولادت ہوئی سن ۱۵۰ھ تک طلب علم کے سلسلہ میں مگر وہاں رہے۔ انیس سال تک عماد بن زید کی خدمت میں حاضر رہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں امام احمد و غیرہ شامل ہیں۔ سن ۲۲۴ھ میں وفات پائی۔

۳۸۱۔ **سلیمان بن عامر** **سلیمان بن عامر گندی** ہیں۔ ربیع بن انس سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن داہرہ و غیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۳۸۲۔ **سلیمان بن ابی عبد اللہ** اس جو ماہ کا دوسرا یا۔ روایت حدیث حضرت مسد بن ابی وقاص، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے کرتے ہیں۔ امام ابو داؤد و سنن ان کی روایت کردہ حدیث باب فضائل مدینہ طیبہ کے ذیل میں لکھی ہے۔

۳۸۳۔ **سلیمان بن ابی سلم** اصل مکان اور ابن سلج کے ناموں ہیں۔ حجاز کے تابعین اور علماء میں بڑے ثقہ بکے جاتے ہیں۔ احادیث

طاؤس اور بکرہ سے روایت کی ہے جب کہ ابن عیینہ اور جریر کے اور شعبان سے روایت کرتے ہیں۔

یہ مشہور زنادہ شفیعت ابن یسار کے علاوہ ہیں۔

تالیس میں شمار ہوتے ہیں۔

۳۸۴۔ سلیمان بن مویٰ المیمونہ

ابو الیوب کثیف تھی، یہ ام المومنین حضرت سیمہ کے آزاد کردہ ہیں، عطار ابن یسار کے بھائی ہیں۔ اجلہ تابعین میں

۳۸۵۔ سلیمان بن یسار سے ہیں اور عمر بن حنفیہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے والد کے نقیر، فاضل، مستند اور عابد و زناہد تھے، ان کا کہنا ہوا

حجت اللہ دلیل بھاجاتا تھا۔ اپنے والد کے مشورسات غماز میں سے ایک تھے۔ ۳۸ سال میں تیس سال کی عمر میں وفات پائی۔

۳۸۶۔ ابو سلمہ زہری قریشی ہیں۔ ایک قریٰ کے مطابق حدیث مندرہ کے سات مشہور فقہاء میں سے ہیں اور مشہور صاحب علم تابعین میں سے

۳۸۷۔ ابو سلمہ ہیں بعض محمد بن یحییٰ کا کہنا ہے کہ ان کی کثیف بھی ان کا نام ہے۔ بہت سی حدیثوں کے راوی ہیں۔ اپنے چچا عبدالرحمن بن

عوف حضرت ابن عباس، ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی۔ امام زہری کی کئی حدیثیں ان سے روایت

حدیث کی ہے۔ ۹۴ سال میں برحقہ سال کی عمر میں وفات پائی

ان کی کثیف ابو مغیرہ ہے۔ جابر بن عمرہ اور عفان بن بشیر سے سماعت حدیث کی جب کہ شہر اور زنادہ

۳۸۸۔ سماک بن حرب نے ان سے روایت کی ہے۔ ان سے تقریباً دو سو حدیث مروی ہیں۔ ثقہ راویوں میں شمار ہوتے ہیں۔

بعد میں حافظہ کمزور ہو گیا تھا۔ ابن مبارک اور شعبہ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ ۱۲۳ سال میں وفات پائی۔

اپنے چچا ابو الیوب اور عدی بن حاتم سے روایت حدیث کرتے ہیں جب کہ ان سے روایت کرنے والوں میں واصل بن

۳۸۹۔ ابو سوروہ اساکب، یحییٰ بن جابر الطائی شامل ہیں۔ ابن عیینہ نے انہیں ضعیف کہا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن

انہیں بخاری کو کہتے سنہ کے کہ ابو سوروہ غیر مقبول ہیں۔

۳۸۹۔ سوید بن وہب ابن جحلان کے شیخ ہیں۔ (تفصیلی حالات معلوم نہیں)۔

۳۹۰۔ سیار بن سلام ان کی کثیف ابوالمنال بصری تھی ہے۔ ان کا شمار مشہور تابعین میں ہوتا ہے۔

## شین صحابہ

ان کی نسب نسبت کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔ صحابی ہیں، ان کی روایت کردہ احادیث حضرت ابن عباس

۳۹۱۔ حضرت ابو شہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عوالہ سے نیابت حج کے سلسلہ میں مروی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری

میں وفات پائی۔ شہرہ میں شین منفرم، باوساکن اور زنادہ منفرم ہے۔

ان کی کثیف ابو سلمیٰ انصاری ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھتیجے تھے۔

۳۹۲۔ حضرت شداد بن اوس بیت المقدس میں قیام پذیر تھے۔ شام میں شمار ہوتے ہیں۔ عبادہ بن صامت اور ابو ہریرہ وغیرہ سے

تھے کہ شداد ان لوگوں میں سے تھے جن کو علم و حلم اور عمل سے نوازا گیا تھا۔



۳۹۴۔ حضرت ابو شریحؓ غولیدہ لکھنؤ، مدد دی، خزاہی ہیں۔ فتح مکہ سے قبل اسلام لائے۔ ان سے روایت کرتے ہیں۔ ان کی تعداد کثیر ہے۔ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔

۳۹۴۔ حضرت شریح بن ہانی  
 ایما المقدام کفایت تھی۔ نمبر رسالت پایا ادا ان شریح کے نام کے باعث تھی جنی کریم علی امیر  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے باپ ہانی بن زید کفایت دیکھی تھی انصاف پایا کہ تم ابو شریح ہو۔  
 حضرت شریح، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے۔ ان کے صاحبزادے مقدم نام نے ان سے روایت کی ہے  
 حضرت موت سے قتل تھا لیکن ان کو قید کفایت سے شمار کیا جاتا ہے اور بعض محدثین نے  
 انہیں طاقت والوں میں شمار کیا ہے۔ ان کی روایت کو وہ حدیث، ابی جہاز میں مروی ہیں۔  
 ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔

۳۹۶۔ حضرت شریک بن سحماؤ  
اپنی والدہ سحماؤ کی نسبت سے پسماندہ جاتے ہیں۔ ان کے والد کا نام جعدہ بن مغیث ہے جن کا ذکر لکھان کے مسائل میں آتا ہے۔ لہذا بن اسید نے ان پر اپنی بری کے ساتھ طوشت ہر نے کی تہمت لگائی تھی اور لکھان کیا تھا یہ اپنے والد کے ساتھ فرخوہ احد میں شریک ہوئے تھے۔ عہدہ میں عین اودہ باہر مفتوح ہیں بعض نے باہر کو ساکن کہا ہے

۳۹۷۔ حضرت شکیل بن حمید  
یہ حمید بھی ہیں، کوئی نمبر نہیں ملتا ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے شتیر کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں کی۔ شکیل میں شین اور کاف مفتوح ہیں اور شتیر و شتر کی تصغیر ہے۔

## صحایات

۳۹۸۔ حضرت ام شریک انصاریہ  
ان کا تذکرہ کتاب العدة میں فاطمہ بنت قیس کی حدیث میں آتا ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فاطمہ سے فرمایا تھا کہ تم عدت کی مدت ام شریک کے گھر میں پوری کرو۔  
بعض محدثین نے کہا ہے کہ جن کے گھر عدت گزارنے کا حکم دیا تھا وہ ام شریک اولیٰ ہیں۔ لیکن ان کا یہ قول صحیح نہیں، اس لیے کہ ام شریک  
اولیٰ قریشی نبوی بن غالب کی اولاد میں سے تھیں اور یہ انصاریہ ہیں۔ یہ کہہ کر فاطمہ بنت قیس کی بعض روایات میں آیا ہے کہ ام شریک اولاد  
غزوہ بدر کے سبب دوسروں کی مدد کی کرتی تھیں۔ (اس لیے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا)  
ان کے والد کا نام دودان ہے جو مدنی قریشی ہیں۔  
۳۹۹۔ حضرت ام شریک غزنویہ  
دودان کے والد کا نام دودان ہے۔

۴۰۰۔ حضرت الشفا درنت عید اللہ  
 یحییٰ نقیب نام پر غالب رہا۔ ہجرت سے قبل مشرف بہ اسلام ہوئے۔ مائتہ اور مائتہ  
 غواتین میں سے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر وہ پہنچواں ان کے یہاں آرام فرماتے تھے۔ انہوں نے آفاکے وہ جاں صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تہ بند اور بستر کا انتظام کر رکھا تھا۔ آپ اسی بستر پر آرام فرماتے تھے۔ شفا میں سیشیں محسوس  
 اور الف پر بہت۔





## صَاد ————— صحابہ

۴۰۹۔ حضرت صححر بن حرب | ابراہیم بن قریش کینیت تھی۔ حضرت امیر معاویہ کے والد ہیں۔ ان کا تذکرہ صرف سین کے تحت ہو چکا ہے۔

۴۱۰۔ حضرت صححر بن دواع | سلسلہ نسب اس طرح ہے ابن عمر بن عبد اللہ بن کعب۔ قبیلہ ازد سے تعلق رکھتے ہیں۔ حاکم میں سکونت تھی لیکن محدثین مجاز میں شمار کرتے ہیں۔

۴۱۱۔ حضرت ابو صرمرہ | یہ ابو صر مبارک بن قیس مازنی ہیں۔ بعض مورخین نے قیس بن مالک نام بتایا ہے۔ بعض محدثین قیس بن صر مازنی بتاتے ہیں۔ انہیں کینیت سے زیادہ شہرت ملی۔ تمام غزوات میں بطول ان غزوہ بدر شرکت کی۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔

۴۱۲۔ حضرت الصعب بن جشمہ | دواع یا ابجار میں جو کہ مجاز کہ مرثیہ میں واقع ہے سکونت پذیر تھے۔ ان کی روایت کردہ احادیث مجاز میں بہت مشہور ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں انتقال ہوا۔ جشمہ میں جیم مکتوب ہے اور ثناء تشدید کے ساتھ ہے۔

۴۱۳۔ حضرت صفوان بن امیہ | امیر بن خلف کے صاحبزادے ہیں۔ انجلیک کے موقع پر تختہ سے ہٹا گئے۔ ان کی سفارش وہب بن امیر اور ان کے بھائی عمیر بن وہب نے کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پناہ طلب کی تھی۔ اس پر انہوں نے امان دے دی تھی اور ان دونوں کو اس کی علامت کے طور پر اپنی چادر مبارک عطا فرمائی تھی۔ جناب امیر جشمہ کی پڑاؤ خدمت نبوی میں سے آئے تو صفوان نے آپ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ وہب بن امیر کہتے ہیں کہ آپ نے مجھ کو امن دیا ہے اور میں دوبارہ ایک آنادی کے ساتھ گھوم پھر سکتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صفوان بولوی سے اتر کر بات کرو۔ صفوان نے کہا جب تک آپ کی زبان مبارک سے حاجت کے ساتھ نہ سن لال۔ اس وقت تک سوار کی نہیں اتروں گا۔ آپ نے فرمایا دواہ کی جیس چارواہ کی امان ہے۔ جہاں چاہو گھوم پھر سکتے ہو۔ یہ سُن کر صفوان سوار سے اتر آیا۔ غزوات طائف و حنین میں اسلام نہ لانے کے باوجود مسلمانوں کے ساتھ شرکت کی۔ آنحضرت نے مابین غنیمت میں سے اس کو بہت کچھ دیا۔ طائف نبوی کو دیکھ کر صفوان بے ساختہ پکار اٹھا۔ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس کثیر غنیمت کو دے کر نبی کے پاکیزہ نفس کے علاوہ کوئی دوسرا شخص غرض نہیں ہو سکتا اور اسی روز مسلمان ہو گئے اور مکہ میں قیام کیا۔ پھر دینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اور حضرت جب بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رہائش پذیر رہے۔ اور اپنی رحمت کا واقعہ آنحضرت کے سامنے پیش کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم اب دارالاسلام ہے۔ لہذا فتح مکہ کے بعد اب ہجرت کا سوال نہیں پیدا ہو سکتا۔ مدینہ ہجرت میں سوارانِ قریش میں شمار ہوتے تھے۔ ان کی بیوی نے ایک ماہ قبل اسلام قبول کر لیا تھا۔ بعد میں ان دونوں کا نکاح برقرار رکھا گیا۔ یہ سلسلہ میں جو کہ مرثیہ میں انتقال ہوا۔ یہ مولفہ القلوب میں سے تھے۔ ان سے بہت سے محدثین نے حاجتِ حدیث کی۔ دواع بن قیام کو مسندِ راجح العقیدہ مسلمان ہونے لگے تھے۔ اور یہ قریش کے فصیح زبان لوگوں میں سے تھے۔

۴۱۴۔ حضرت صفوان بن عسال | یہ مرادی ہیں۔ کوفہ میں قیام پذیر تھے۔ ان کی احادیث اہل کوفہ میں مشہور ہیں۔ مجال میں مین

منفوج اور بین شدہ ہے۔ (انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی)۔  
**۴۱۵۔ حضرت صفوان بن معطل** اور عمرو بنی کنینہ تھے۔ غزوہ خندق اور اس کے بعد تمام غزوات میں شرکت کی۔ واقعہ اہک کے بارے میں جو واقعات مشہور ہیں وہ سب ان کے متعلق ہیں۔ بڑے نیک فاضل اور شجاع تھے۔  
 سترہ میں ساٹھ سال کی عمر میں غزوہ ارمینہ میں شہید ہوئے۔

**۴۱۶۔ حضرت الصناحی** یہ صنہا کی بن زاہر بن عامر کی نسبت سے صنہا کی کہلائے۔ جو قبیلہ مراد کی ایک شاخ ہے۔ ان کا تذکرہ ان کے نام عبداللہ کے ماتحت حدیث میں آئے گا۔

**۴۱۷۔ حضرت صہیب بن سنان** یہ عبداللہ بن جعدان تھے کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کی کنیت ابراہیم بنی ہے۔ وجہ اور ان کی فرات کے درمیان شہر مصل میں ان کے مکانات تھے۔ درمیان نے ان اطراف میں ایک شخص کی اور ان کو قید کر لیا۔ اس طرح پچیس ہی میں درمیان کے ہاتھوں قید ہوئے۔ ان کی لڑوئی اور دم میں ہوئی۔ قبیلہ بنی کلب کے کسی فرد نے انہیں خرید لیا اور اسے کر مکتہ آئے یہاں دوبارہ عبداللہ بن جعدان نے خرید لیا اور آزاد کر دیا۔ یہ مرتے دم تک عبداللہ بن جعدان کے ساتھ رہے۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ یہ بھاگ کر مکتہ منقرہ آ گئے تھے اور عبداللہ بن جعدان کے حلیت بن گئے تھے۔ بعض نے یہ بول کہا ہے کہ جس دوران دار ارقم مرکز تبلیغ اسلام تھا اور ان کی تیس افراد مشرف بہ اسلام ہوئے تھے انہوں نے اور ان میں یا سرنے ایک ہی دن اگر اسلام قبول کیا۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو کفر و کفر سمجھا جاتا تھا اور ظلم و ظلم ڈھائے جاتے تھے اس لیے یہ مدینہ منورہ ہجرت کر گئے تھے۔ انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی: "وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْغَاتٍ اَللّٰهُ يَبْئِثُ الْوَكُوفِ"۔ یعنی لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اللہ کو راضی کرنے کے لیے اپنی جان کو بیچ دیتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ تیس سال کی عمر میں مدینہ طیبہ کے اندر سترہ میں انتقال ہوا۔ جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ جعدان میں جیم معنوم اور دال ساکن ہے۔

## صحابیات

**۴۱۸۔ حضرت صفیہ بنت ابو عبیدہ** یہ ابو عبیدہ کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ بنو کنینہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ محقرہ ابن ابی عیینہ کا پیشرو ہیں اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کا دور یا اور ارشاد ذات نبوی کریم کے سننے کا شرف حاصل ہوا لیکن ان سے روایت نہیں کی۔ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ سے روایت کرتی ہیں اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمر کے آزاد کردہ تابع نے روایت کی ہے۔

**۴۱۹۔ حضرت صفیہ** یہ جی بن اخطب کی صاحبزادی ہیں جو بنی اسرائیل میں سے تھی۔ یہ حضرت ہارون علیہ السلام کے غاموں میں سے تھے۔ حضرت صفیہ پہلے کنانہ بن ابی العقیق کی بیوی تھیں۔ جو جنگ خیبر میں قتل ہوا۔ اور یہ قید ہو گئیں قرآن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے لیے پسند فرمایا۔ بعض مؤرخین کا گمان ہے کہ یہ دھیر میں گلی کے حصہ قیمت میں آئیں۔ پھر نبی کریم نے سات غلاموں کے بدلے میں خرید لیا۔ جب انہوں نے اسلام قبول کر لیا تو نبی علیہ السلام نے پروانہ آزادی و معاف کرکے کھانچ کر لیا اور ان کی آزادی کو مقرر فرمایا۔ سترہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ حضرت انس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے سماعت حدیث کی۔ جی میں حاء معنوم اور یا د ساکن ہے۔ اخطب میں الف منفوج خاد ساکن اور



طہاریت فتح ہے۔

۴۲۰۔ حضرت صدیقہ نیت شہیدہ  
 یہ شہیدہ بھی کی صاحبزادی ہیں، اخصان سے سیرت بن عمران وغیرہ نے روایت کی ہے بعض  
 معقین کا کہنا ہے کہ انہیں بھی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت کا شرف حاصل نہیں ہوا ہے

۴۲۱۔ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب

کے نکاح میں آئیں۔ ان سے حضرت ذبیحہ پیدا ہوئے۔ حضرت حنیفہ نے طویل عمر پائی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دعو

۴۲۳۔ حضرت الصواع بنت بسر | یہ بسر کی صاحبزادی ہیں کہاجاتا ہے کہ ان کا لقب سماء اور نام ہبیہ تھا۔ ان سے ان علاقے میں بسر بنیں اسماعیل بنوا۔ ان کی بسر کے ساتھ ایک اور بیٹی تھی جس کا نام سحر تھا۔

تاریخ

۴۴۳۔ صالح بن حسان | مدنی ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ ابن السیب اور عروہ سے روایت کرتے ہیں جب کہ ان سے روایت کرنے والوں میں ابو عامر اور حضری شامل ہیں۔ محدثین کی ایک جماعت نے ان کی روایت کو آحاد کوضیع قرار دیا ہے۔ امام بخاری ان کی حدیث کو منکر قرار دیتے ہیں۔

۴۲۴۔ **صالح بن خوات** **اسیل بن ابی حمزہ** سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ یزید بن رواحہ وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔  
ابن مہزیار نے ان کی روایت کردہ احادیث شریعت کی حامل ہیں۔ خوات میں خا، مفتوح اور فالتوا مشتبہ ہے۔

۴۲۵۔ صالح بن ورہم | حضرت ابوہریرہ و کمرہ سے سماعت حدیث کی ہے جبکہ شعبہ و قطان نے ان سے روایت کی ہے۔  
فقہ داؤد میں شمار ہوتے ہیں۔

۴۲۲۔ ابو صالح  
یہ ابو صالح دکنان ہیں۔ مدینہ کے رہنے والے ہیں۔ مدنی لکھی اور مدنیہ ترمذی کی تجارت، مدنیہ معاش تھا۔ تجارت کا مال کو فرمیں سے جا کر فروخت کرتے تھے۔ ام المومنین حضرت خیرہ بنت عمارؓ کے آزاد کردہ تھے۔ مدنی لکھی اور شاہیر تابعین میں سے ہیں۔ کثرت کے ساتھ روایت حدیث کرتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ اور ابو سعید مدنیؓ ان سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن مسعودؓ اور انسؓ نے روایت کی ہے۔

۴۶۔ صفوان بن سلیم

یہ صفوان بن سلیم ذہری ہیں اور حمید بن عبد الرحمن بن عوف کے اُداد کردہ ہیں۔ مدینہ طیبہ کے مشہور محدث ہیں۔ تابعین میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور صالح بندوں میں شمار ہوتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ چالیس سال تک ان کا پسترا رام کے لیے زمین سے نہیں لگا۔ لوگوں نے کہا ہے کہ بعدوں کی کثرت سے پیشانی زخمی ہو گئی تھی۔ کثیر ان تپ تھے۔ شاہی عطیات قبول کرتے تھے۔ حضرت انس بن مالک کے علاوہ اندلس سے تابعین سے روایت حدیث کی ہے۔ ابن عیینہ نے ان سے روایت کی ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ اس جہان فانی کو فیض داد کیا۔

۴۲۸۔ مخبرین عبداللہ ان کے دادا کا نام برمید ہے۔ ہدایت حدیث اپنے دادا اور جناب مکرر سے کرتے ہیں۔ جماعہ بن

حسان اور عبداللہ بن ثابت نے ان سے روایت کی ہے۔

## ضاد صحابہ

- ۴۲۹۔ حضرت ضحاک بن سفیان | یہ کلابی طائری ہیں۔ محدثین مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ لیکن قیام نجد میں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں قوم کے ان افراد کی سیادت پہنچوائی تھی جو دین اسلام سے وابستہ ہو گئے تھے۔ زبردست شجاع و بہادر تھے۔ تنہا سواروں کے برابر کھجے جاتے تھے۔ غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت میں شہید ہو گئے تھے۔ ابن السیاب اور حسن بصری نے ان سے روایت کی ہے۔
- ۴۳۰۔ حضرت ضحاک بن ثعلبہ | قبیلہ کلثمہ سے تعلق تھا۔ اعلان اسلام سے قبل نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دوست بن گئے۔ علاج معالجہ اللہ جل جلالہ پھونک کا کام ذریعہ معاش تھا۔ حصول علم کے جو بارہے تھے۔ ابتدائے اسلام میں مسلمان ہوئے۔ انہوں نے آیات قرآنی سن کر کہا تھا کہ یہ کلمات سند سے زیادہ گہرائی کے حامل ہیں۔ ان کا تذکرہ باب علامات النبوة میں آتا ہے۔ ان سے حضرت ابن عباس نے روایت کی ہے۔ ضحاک میں دال مسکود ہے۔ شتوہ میں شین مفتوح، ذال مضمر واد پر ہمزہ مفتوح ہے۔

## تابعین

- ۴۳۱۔ ضحاک بن فیروز | ان کی روایت کردہ احادیث بصرہ والوں میں شہرت رکھتی ہیں۔ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ دال کے ذیل میں ویکی کے تحت آچکا ہے۔
- ۴۳۲۔ حزار بن صرد | ان کی کنیت ابراہیم ہے۔ کوفہ میں قیام پذیر تھے اور مکی واسے مشہور تھے۔ معمر بن سلیمان وغیرہ سے روایت حدیث کی۔ جب کہ مکی ابن منذر نے ان سے روایت کی ہے۔ فہیم میں ذال مضمر اور مین مفتوح ہے۔

مزار میں ضاد مسکود ہے۔ صرد میں صاد مضمر اور واد مفتوح ہے۔

## طاع صحابہ

- ۴۳۳۔ حضرت طارق بن سوید | زیارت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شرف نصیب ہوا۔ ان کی روایت کردہ حدیث عمر و خطابؓ کے ہارسے میں ہیں۔ ان سے معلقین دال کی روایت کرتے ہیں۔
- ۴۳۴۔ حضرت طارق بن شہاب | ابراہیم اللہ کنیت تھے۔ پہلی کوفی ہیں۔ مدینہ جاہلیت بھی دیکھا تھا۔ زیارت عمری سے بشرف ہو گئے لیکن زبان رسالت سے سماعت حدیث ثابت نہیں۔ شاید سننے کی سماعت نصیب نہ ہوئی۔ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دور خلافت میں حبشہ میں غزوات میں شرکت کی۔ شہداء میں انتقال ہوا۔ راہم نہائی نے ان کی روایت کردہ کئی احادیث نقل کی ہیں جب کہ امام ابو داؤد نے صرف ایک حدیث نقل کی ہے، جو



اس بات کا ثبوت وہی کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مسامتہ حدیث کی سعادت نصیب ہوئی۔  
**۳۳۵۔ حضرت طلحہ بن علی** ان کی کنیت ابو طلحہ بن علی ہے۔ ان کو طلحہ بن ثامر بھی کہا جاتا ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے قیس روایت کرتے ہیں۔

**۳۳۶۔ حضرت ابو طلحہ** زید بن اسلم انصاری ہمدانی نام ہے لیکن شہرت کیفیت سے حاصل ہوئی۔ یہ شہر تیسرا غزوہ بدر میں شمار ہونے کے علاوہ استثنائی ہجرا نصرت تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ابو طلحہ کی آواز شکر میں ایک جماعت کی آواز سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ بلکہ وہیں انتقال ہوا اس وقت ان کی عمر ششتر سال تھی مابلی بصرہ کا کناسہ کر ان کا انتقال مسند کے مغرب ہوا۔ اسی ایک ہفتہ کے بعد ہی جزیرہ میں دفن کیا گیا۔ بیعت عقبہ میں مترجماء کے ساتھ یہ بھی شریک تھے۔ پھر بدر انصاس کے بعد تمام غزوات میں شرکت کا شرف حاصل ہوا۔ بیعت سے صحابہ نے ان سے روایت کی ہے۔

**۳۳۷۔ حضرت طلحہ بن البراء** طلحہ ہمدانی شمار ہوتے ہیں۔ عبدالرحمان میں انتقال ہوا۔ ان کی نماز جنازہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھا کر ان کے حق میں دعا کی۔ اسے اللہ ان سے بہشتی ہوئے ملاقات فرما۔ اور یہ بھی بہشتی ہوئے تیری خدمت میں حاضر ہوں۔ جیسین بن جرح نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

**۳۳۸۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ** ابو محمد قریشی کنیت تھے۔ غزوہ بدر میں سے ہیں۔ شروع ہی میں اسلام لے آئے تھے غزوہ بدر کے موقع پر میدان جنگ میں موجود نہ تھے کیونکہ انہیں اور حضرت سعید بن زید کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کافروں کے اس قافلہ کا پتہ چلانے کے لیے بھیج دیا تھا جنہیں ابو سفیان غزوہ کے آگے بڑھا۔ غزوہ اُحد کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حفاظت پر مامور رہے۔ کفار کے حملہ کو روکنے اور دشمنوں پر حملہ کرنے میں اپنی تلوار چلاتے کہ ہاتھ کی انگلیاں ٹٹن ہو گئیں۔ دوسرا اُحد میں باختلاف روایت چوبیس یا پچھتر زخم آئے جن میں سے پھر نیزے لگے اور انہیں تیروں کے تھے۔ روہین نے ان کا علیہ مبارک اس طرح بیان کیا ہے۔ گندمی رنگ، خوبصورت شکل و شہامت دل لے تھے سر پر بہت بال تھے جو زید سے تھے نہ بہت گھونگھروٹے۔ چوشتر سال کی عمر میں جنگ بل میں جہم شہادت نوش فرمایا۔ جہرات میں جمادی الثانی میں بصرہ میں دفن کیے گئے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے۔

**۳۳۹۔ حضرت الطفیل بن عمرو** یہ دوسری میں مکہ معظمہ میں اسلام لائے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کی۔ اُنہ اپنے قبیلہ میں واپس آئے۔ ہجرت بمصر تک اپنے ملازمین سکوت پر زور ہے ہجرت بمصر کے بعد اپنے قبیلہ کے ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے ان کا ساتھ دینا چاہا کیا اپنے چھوٹے کے گرد بیٹھ آگئے۔ ان کی شہادت باختلاف روایت جنگ یامہ یا جنگ یرموک میں ہوئی۔ ان سے حضرت حابر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار جمادی علماء میں ہوتا ہے۔

**۳۴۰۔ حضرت ابو الطفیل** نام ماسر ہے۔ دائرہ کے صاحبزادے ہیں۔ یعنی کنانی ہیں لیکن نام کی بجائے کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ آٹھ سال تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل رہا۔ سترہ سال تک مکہ معظمہ کے اندر وفات پائی۔ صحابہ میں یہ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے اپنی طویل عمر پائی۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔  
**۳۴۱۔ حضرت ابو طیبہ** ان کا نام نافع ہے۔ پچھنے لگے کا کام کیا کرتے تھے۔ حنیفہ بن مسعود انصاری کے آزاد کردہ ہیں۔

مشہور صحابہ میں سے ہیں۔ مختصر میں ہم معزز صا و مفتوح ادب یاد شدہ و مکتوب ہے۔

### تابعین

۴۴۲۔ ابن طاب | تابعی ہیں۔ مدینہ طیبہ کی کجوروں کی بعض اقسام کی ان کی جانب نسبت ہے۔ رطب بن طاب اور تمر بن طاب۔

۴۴۳۔ طاؤس بن کيسان | خلائی، ہمدانی، یمنی نسبتیں رکھتے ہیں۔ فارسی النسل ہیں۔ ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ عمرو بن دینار نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ میں نے طاؤس بن کيسان جیسا کوئی دوسرا عالم نہیں دیکھا جو علم و عمل میں ان جیسا تمام رکھتا ہو۔ ان سے امام ذہری اور کثیر لوگوں نے روایت کی ہے۔

۴۴۴۔ طفیل بن ابی | یہ حضرت ابی بن کعب انصاری کے صاحبزادے ہیں۔ سنن بڑا حدیث تابعی ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل حجاز میں شہرت کی حامل ہیں۔ اپنے والد ماجد اور دوسرے صحابہ سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے ابراہیم الخلیل نے روایت کی ہے۔

۴۴۵۔ طلق بن صیب | یہ غزنی بھری ہیں۔ بڑے عابد و زاہد تھے اور یہی جمادات و جہ شہرت برونی تھی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت جابر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ اہل ان سے روایت کرنے والوں میں مصعب، عمرو بن دینار اور ایوب شامل ہیں۔

۴۴۶۔ طلحہ بن عبداللہ | یہ طلحہ بن عبداللہ ابن کرب بن خزاعی ہیں۔ مدینہ منورہ کے تابعی محدثین میں شمار ہوتے ہیں۔ بہت سے صحابہ سے سماعت حدیث کی ہے۔ ان سے تابعین کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۴۴۷۔ طلحہ بن عبداللہ | ذہری قریشی ہیں۔ ان کے دادا کا نام حوت تھا۔ مدینہ طیبہ کے مشہور تابعین میں سے ہیں۔ وجہ شہرت میں ان کی سخاوت کا بھی دخل ہے۔ اپنے چچا عبدالرحمن وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ۹۹۹ھ میں انتقال ہوا۔

### کفار وغیرہ

۴۴۸۔ ابو طاب | یہ (عبدالغلب کے صاحبزادے) حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے والد ماجد سرورِ کون و مملکت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شفیق چچا تھے۔ زندگی بھر مکمل کفر اسلام قبول نہیں کیا۔ لیکن آخری وقت تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت سے دست بردار نہیں ہوئے) ان کی وفات کے وقت کفار قریش نے انہیں لکڑ پٹھنے سے روکنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ مایوس ہو کر رحمت و در عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طاقت کی طرف تشریف لے گئے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابوطالب کی وفات میں ایک ماہ پانچ دن کا فرق ہے۔ بعض حضرت نے کفر روایات کے سلسلے میں مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کے بارے میں سکوت ہی بہتر ہے۔

(واللہ تعالیٰ اعلم)



## ظاہر صحابہ

۴۴۹- حضرت ظہیر بن رافع | انصار کے قبیلہ ادویہ کی عارفی شاخ سے تعلق رکھتے ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں موجود تھے۔ غزوہ بدر اور احد کے بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔ ظہیر میں ظاہر معنوم اور باہر معنوم ہے۔

## عین صحابہ

۴۵۰- حضرت عابس بن ربیعہ | یہ مابس بن ربیعہ غطفانی ہیں۔ فتح مصر کے وقت لشکر اسلام میں شامل تھے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمن روایت کرتے ہیں۔

۴۵۱- حضرت ابوالعاص بن الربیع | حضرت ابوالعاص بن الربیع کو قیصر کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ یہ حضور کے داماد تھے۔ آپ کی صاحبزادی حضرت زینب ان کے نکاح میں تھیں۔ جنگ بدر تک کناریں شامل تھے۔ قید ہونے کے بعد جب آزاد کیے گئے تو اسلام قبول کیا۔ آنحضرت سے کئی محبت رکھتے تھے۔ حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان سے ابی جاس، ابن عمر اور ابن العاص روایت کرتے ہیں۔ مجسم میم کے ذریعہ کان کے سکران اور سین کے ذریعہ کے ساتھ ہے۔

۴۵۲- حضرت عاصم بن ثابت | حضرت عاصم بن ثابت ہیں۔ جن کی کنیت ابولیمان ہے۔ انصار میں سے ہیں۔ جنگ بدر میں شامل تھے۔ غزوہ ریح میں بنو لیمان کے اہل شہادت پائی۔ مشرکین کو ان کا سر کاٹ کر لے جانا چاہتے تھے مگر شہد کی عیوں کے چھتے نے ان کی حفاظت کی۔ اسی کے باعث حمی الاہل بنی النضر کے کھلائے۔ عاصم بن عمر بن الخطاب کے نام تھے۔ ایک روایت ہے کہ نبی کریم نے دی آدمیوں کا لشکر ان کی شاگردی میں کھڑے کی طرف بولنا کہا۔ جب یہ لشکر مکہ اور عثمان کے درمیان پہنچا تو بنی لیمان قبیلہ کے تقریباً دو سو تیرا اندازوں نے ان کا تعاقب کیا۔ یثرب میں مدینہ کی کھجوروں کی گھیلیوں نے ان کی نشان دہی کر دی۔ حضرت عاصم نے ایک اونچی جگہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ چناؤ لی۔ مگر کنا رنے ہمارے کر کے نیچے آئے کر کا۔ امان کے وعدہ پر حضرت عاصم نے اپنے ساتھیوں کو نیچے جاسے یا نہ جاسے کا اختیار دیا مگر عرصہ کی کافر کی ذمہ داری پر نیچے آئے سے انکار کیا اور اللہ سے دعا کی کہ وہ نبی کریم کو ان کے حال کی اطلاع کر دے۔ کنا رنے تیروں کی ہوجھاڑ سے انہیں شہید کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کی دعا قبول کی اور اپنے رسول کو ان کی شہادت کی اطلاع دے دی۔ آنحضرت نے ہمارے کرام کو مطلع کیا۔ کنا رنے نے ان کی شہادت کی اطلاع پا کر حاسد و دانا کیا کہ شہادت کے طور پر ان کا کوئی عضو کاٹ کر لائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کے جسم کی حفاظت شہد کی عیوں سے کر دائی جو ایک شامیانہ کی طرح انہیں چھائیں۔ امدان کا جسم محفوظ رہا۔ حاصد نام لٹ گیا۔ یہ روایت کناری سے ہے جو عاصم بن ثابت بن عمر بن الخطاب کے نام ہیں۔

۴۵۳- حضرت عامر الرام | یہ حضرت عامر الرام ہیں۔ جنہیں نبی کریم کی زیارت اور روایت کا شرف حاصل ہے۔ ان سے

ابن منظور روایت کرتے ہیں۔ الام رائے مملکہ زبر کے ساتھ ہے۔ یہ دراصل راسی ہے جس میں سے یا صنف کو دی گئی ہے۔

۲۵۴۔ حضرت عامر بن ربیعہ | ان کی کنیت ابو عبد اللہ القرنی ہے۔ جدشہ اور مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ غزوہ بدر کے ملائہ دوسرے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ قدیم الاسلام ہیں۔ ان سے ایک جماعت بتائی گئی ہے۔ ۳۲ میں وفات پائی۔

۲۵۵۔ حضرت عامر بن مسعود | یہ حضرت عامر بن مسعود ابن امیر بن خلف عجمی ہیں اور صفوان بن اُمیہ کے بھتیجے ہیں۔ ان سے غیر غریب روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی نے ان کی حدیث صوم کے بارے میں نقل کی ہے۔ اہل کما ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اس لیے کہ عامر بن مسعود نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں پایا جب کہ ابن منذہ اور ابن عبد البر نے ان کا اسمائے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابن عیین نے کہا کہ ان کو صبت نبوی نصیب نہیں۔ غریب میں مملکہ کا زبر رائے مملکہ کا زبر۔ یاد دوں نقول والی ساکن ہے اور آخر میں بائیں موصد ہے۔

۲۵۶۔ حضرت عائذ بن عمرو | یہ حضرت عائذ بن عمرو مدنی ہیں۔ ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی۔ بصرہ میں رہے اور ان کی حدیث بھی بصرہ میں ہی پائی جاتی ہے۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۲۵۷۔ حضرت عباس بن مرداس | حضرت عباس بن مرداس کی کنیت ابو العیشہ ہے۔ سلمیٰ اور شلمر ہیں۔ ان کا شمار زلفۃ القلوب میں ہوتا ہے۔ فوج مکہ سے کچھ پہلے اسلام لائے۔ فوج مکہ کے بعد ایمان میں مزید پختگی آگئی۔ حضرت عباس بن مرداس دودھ جاہلیت میں بھی شراب نوشی کو حرام سمجھتے تھے۔ ان سے ان کے بیٹے کا نام روایت کرتے ہیں۔ کنز کاف کے کسرہ اور دو ذن کے ساتھ ہے جن کے درمیان میں الف ہے۔

۲۵۸۔ حضرت ابو عبس بن عبد الرحمن بن جحیم | یہ حضرت ابو عبس بن عبد الرحمن بن جحیم انصاری حارثی ہیں نام کی نسبت کنیت زیادہ مشہور ہے۔ جنگ بدر میں شریک ہوئے اور مدینہ المنورہ میں ۳۲ میں وفات پائی۔ ستر سال حیات رہے۔ وفات کے بعد جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ ان سے عباس بن رافع بن خدیج روایت کرتے ہیں۔ بیس میں مملکہ کے زبر۔ بائیں موصد غیر مشدود اور مدینہ مملکہ کے ساتھ ہے اور عباسی میں عین کا زبر۔ ادبائے موصد غیر مشدود اور آخر میں دو نقول والی بائیں ہے۔

۲۵۹۔ حضرت عبد الرحمن بن ابزی | حضرت عبد الرحمن بن ابزی جزائی یہ تابع عبد الحماد کے آزاد کردہ ہیں۔ انہوں نے کوفہ میں قیام کیا۔ حضرت علی نے ان کو خراسان کا گورنر بنا کر بھیجا۔ انہوں نے آنحضرت کی دیانت کی اور آپ کے پیچھے نہاڑ پڑی ہے۔ حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت ابی بن کعب سے زیادہ روایت کرتے ہیں اور ان سے ان کے دو بیٹے سعید اور عبد اللہ روایت کرتے ہیں۔ آپ نے کوفہ ہی میں رحلت فرمائی۔

۲۶۰۔ حضرت عبد اللہ بن ارقم | یہ حضرت عبد اللہ بن ارقم زہری قریشی ہیں۔ فوج مکہ کے سال مشرف بہ اسلام ہوئے پہلے نبی کریم پھر حضرت ابوبکر صدیق اور ازال بعد حضرت عمر فاروق کے کاتب رہے پہلے حضرت عمر اور پھر حضرت عثمان غنی نے بیت المال کا حاکم مقرر کیا۔ بعد میں حضرت عبد اللہ بن ارقم نے اس عہدے سے



استغنیٰ شدہ دیا۔ ان سے عروہ اور اسلم (حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ) روایت کرتے ہیں۔ آپ نے حضرت عثمانؓ کے وصال ہی انتقال فرمایا۔

۳۶۱۔ حضرت عبدالرحمن بن اذہر | حضرت عبدالرحمن بن اذہر قرظی ہیں۔ یہ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کے بیٹے ہیں۔ غزوہ حنین میں شرکت فرمائی۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالحمید وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ عاتقہؓ سے قبل وفات پائی۔

۳۶۲۔ حضرت عبداللہ بن انیس | حضرت عبداللہ بن انیس حبشی کا تعلق انصار سے ہے۔ غزوہ اُحد اور بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔ ۳۵ھ میں مدینہ المنورہ میں وفات پائی۔ ابوالمہاجر عبدالجبار وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۳۶۳۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ | یہ ابی اوفیٰ کے صاحبزادے ہیں۔ ابو اوفیٰ کا نام علقمہ بن قیس الکلبی ہے۔ حیرہ خیبر و بعد کے غزوات میں شرکت فرمائی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات تک ہمیشہ حبشہ شریف میں قیام کیا۔ بعد ازاں مکہ شریف سے گئے اور وہیں وفات پائی۔ مگر وہیں انتقال کرنے والے صحابہ میں سے آخری ہیں یعنی ۳۵ھ میں۔ ان سے امام بھی روایت کرتے ہیں۔

۳۶۴۔ حضرت عبداللہ بن بسر | حضرت عبداللہ بن بسر سلمیٰ مازنی ہیں۔ ان کے والد بسر، والدہ محترمہ، بھائی علیہ بن صہارہ کو صحبت نبویؐ کا شرف حاصل ہے۔ شام میں قیام پر زبردست مگر کھسکی شہداء میں بوقت وضو ہاتھ دکھاتے تھے۔ شام کے صحابہ میں سب سے آخر میں انتقال فرمایا لیکن بعض نے حضرت ابراہیمؓ کو سب سے آخر میں انتقال کرنے والے بتایا ہے۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۳۶۵۔ حضرت عباد بن بشر | ان کا تعلق انصار سے ہے۔ حضرت سعد بن مسالہ سے قبل ۱۰ھ میں اسلام لائے۔ غزوہ بدر، غزوہ اُحد اور دیگر تمام غزوات میں شرکت کی۔ کعب بن اشرفؓ کی قتل کرنے والوں میں بھی شریک تھے۔ فضلاء صحابہ میں سے ہیں۔ ان سے انس بن مالک اور عبدالرحمن بن ثابت روایت کرتے ہیں۔ جنگ یمامہ میں ۵۵ سال کی عمر میں شہادت نصیب ہوئی۔ عباد حنین کے ذریعہ مدینہ منورہ کی تشریف کے عاتقہ سے۔

۳۶۶۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر | یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی والدہ کا اسم گرامی اہمہ روایاں ہے جو حضرت عائشہؓ کی بھی والدہ ہیں۔ صلح حدیبیہ کے سال اسلام لائے اور بہترین مسلمان ثابت ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اولاد میں سب سے بڑے تھے۔ ان سے حضرت عائشہؓ حضرت حفصہؓ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ۳۵ھ میں رحلت فرمائی۔

۳۶۷۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر | یہ بھی حضرت ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ طائف میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھے کہ ابوجہن لفظی کا پید کا جوا تیرا کر لگا جس سے حضرت ابوبکرؓ کے اہل دل و عقلت کے اُحد شمال ۳۵ھ میں وفات پائی۔ قدیم الاسلام صحابہ میں سے تھے۔

۳۶۸۔ حضرت عبداللہ بن ثعلبہ | عبداللہ بن ثعلبہ مازنی مدنی ہیں۔ ہجرت سے چار سال قبل ولادت ہوئی اور ۳۵ھ میں وفات پائی۔ ان کو فتح کے سال نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔

اپنے ان کے چہرے پر دست مبارک بھرا۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور زہری روایت کرتے ہیں۔

۴۶۹۔ حضرت عبداللہ بن جحش | حضرت زینب ام المومنین کے بھائی ہیں۔ آپ نے دایرہ ارقم میں جدنے سے پہلے ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ حبشہ اور مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والے صحابہ کرام میں شامل تھے۔ بڑے

مقبول الدعوات تھے۔ غزوہ بدر میں شامل تھے اور غزوہ احد میں شہادت پائی۔ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ہالی غنیمت کو پانچ حصوں میں تقسیم کر لیا اور بعد ازاں قرآن کریم کی آیات نے ان کی دلہے کی ترغیب کر دی تھی ایت ناول ہولاً قاعلکم مآآئماً عذبتکم یمن شعی پر کیا ایتلو محمدا اور صورت یہ تھی کہ جب یہ ایک چھوٹے لشکر میں واپس ہوئے تو غنیمت کا پانچواں حصہ لے لیا اور اس کو ثمن کریم علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے عیدہ رکھ دیا۔ زمانہ جاہلیت میں سردار کو چوتھا حصہ دیا جاتا تھا۔ ان سے سعید بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں۔ ان کا ابو الکیم بن امیس نے تقریباً چالیس سال کی عمر میں شہید کر دیا اور یہ حضرت حمزہ کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن ہوئے۔

۴۷۰۔ حضرت عبداللہ بن ابی الجعد عاص | حضرت عبداللہ بن ابی الجعد عاصی کا تذکرہ وہاں میں آتا ہے۔ "وہاں" انی معادۃ کے حق میں بھی استعمال کیا گیا ہے جن کی امام بخاری و امام مسلم میں سے کسی ایک نے ہی روایت نقل کی ہو۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔

۴۷۱۔ حضرت عبداللہ بن جزم | حضرت عبد اللہ بن جزم کی کنیت ابو الحارث سمی ہے۔ مصر میں قیام تھا۔ غزوہ بدر میں شریک ہوئے ان سے ایک جماعت ملک مصر سے روایت کرتی ہے۔ حبشہ میں وفات پائی۔ جزم میں جیم مفتوح، ذلے بمعبر ساکن اور آخر میں جزم ہے۔

۴۷۲۔ حضرت عبداللہ بن جعفر | حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب قریشی ہیں۔ ان کی پیدائش حبشہ میں ہوئی۔ ان کی والدہ اسماء بنت عیس ہیں۔ سدان بن حبشہ میں پیدا ہوئے داسے پہلے چکے ہیں۔ بڑے سخی، فطرت الطبع، بزدل اور پاکیزہ تھے۔ انہیں دریائے خدادت کما جاتا ہے۔ مشہور تھا کہ اسلام میں ان سے زیادہ سخی کوئی نہیں۔ ان سے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ رستمہ میں زوسے سال کی عمر میں مدینہ المنورہ میں وفات پائی۔

۴۷۳۔ حضرت عبداللہ بن جهم | ان کا تعلق انصار سے ہے۔ ان کی حدیث نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے پاس سے آتی ہے۔ ان سے بسیر بن سعید وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ان کی سند حدیث مالک بن ابی جهم ہے جس میں نام کا ذکر نہیں اور ان کی حدیث کو ابن عیینہ اور دیگر نے بھی روایت کیا ہے۔ ان دونوں نے ان کا نام عبداللہ بن جهم یا ہے۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ ہم نے ان کا تذکرہ حروف الجیم میں کیا ہے۔

۴۷۴۔ حضرت عبداللہ بن حبشی | حضرت عبداللہ بن حبشی کو مشرت روایت حاصل ہوا۔ کنیت ثعلبی ہے۔ اہل حجاز سے ہیں۔ مکہ مکرمہ میں مقیم رہے۔ ان سے سعید بن عبید وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ سعید اور عبید بن جریج تصغیر کے معنی ہیں۔

۴۷۵۔ حضرت عبداللہ بن ابی حدرد | ان کا اصلی نام سلا بن امر اسلمی ہے۔ سب سے پہلے حدیبیہ، پھر خیبر اور بعد میں دوسرے غزوات میں شریک ہوئے۔ شامہ میں انتقال فرمایا۔ اس سال عمر پائی۔ اہل مدینہ خیال کیے جاتے ہیں۔ ابن القتیبہ وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔



۴۷۶۔ حضرت عبدالرحمن بن حسنہ

حضرت عبدالرحمن بن حسنہ کی والدہ کا نام حسنہ ہے اور ان کی نسبت سے ہی زیادہ مشہور ہیں۔ ان کے والد کا نام عبداللہ بن المطاع ہے۔ ان سے

یزید بن وہب روایت کرتے ہیں

۴۷۷۔ حضرت عبداللہ بن ابی الحساء

حضرت عبداللہ بن ابی الحساء عامری، بصریہ میں شمار ہوتے ہیں ان کی محدث عبداللہ بن شقیق کے پاس ہے جو اپنے والد سے نقل کرتے ہیں اور وہ حضرت

عبداللہ بن ابی الحساء عامری سے۔

۴۷۸۔ حضرت عبداللہ بن تنظلم

النصار سے تعلق رکھتے ہیں جنھوں نے مشرکوں سے فطرت دینا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ حضرت عبداللہ نے سرکارِ مدینہ کو دیکھا تھا اور آنحضرت کے وصال کے وقت ان کی عمر سات سال تھی۔ انہوں نے نبی کریم سے روایت بھی کی ہے۔ بڑے نیک اور صاحب فضل انصاریوں میں تھے۔ انہی کے ہاتھ پر اہل مدینہ نے اس بے بیعت کی تھی کہ یزید بن معاویہ کو خلافت سے معذور کیا جائے۔ اسی وجہ سے سلاطین میں واقعہ حرہ میں شہید کر دیے گئے۔ ان سے ابن ابی نیکر، عبداللہ بن یزید اور اسماء بنت زید بن الخطاب وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۴۷۹۔ حضرت عبداللہ بن خبیب

حضرت عبداللہ بن خبیب کا تعلق انصاری مدینہ کے طیفہ قبیلہ بنیہ سے ہے صحابہ کرام میں شامل ہیں۔ ان کی حدیث ابی حجاز میں پائی جاتی ہے۔ ان سے ابن معاذ روایت کرتے ہیں۔

۴۸۰۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ

یہ حضرت عبداللہ بن رواحہ غزوہ جی انصاری ہیں۔ انصار میں سے یہ بھی ایک ہیں۔ بیعت عقبہ میں موجود تھے۔ غزوات بدر، احد، خندق اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ سولہ کھنجر کھنجر کے۔ اسی لیے کہ شہر میں جنگ موتہ میں شہادت پائی۔ اس جنگ میں سالارِ شکر اسلام تھے۔ اپنے وقت کے نامور شاعر تھے۔ ان سے حضرت ابن عباس وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۴۸۱۔ حضرت عبداللہ بن الزبیر

ان کی کنیت ابوبکر ہے اصلاً مدنی قریشی ہیں۔ کنیت ناما جان ابوبکر الصدیق کی کنیت پر والد ام پر نام حضور نے رکھا۔ مدینہ منورہ میں سب سے پہلے بیٹے تھے جو مجاہدین میں پیدا ہوئے۔ یعنی سلسلہ میں۔ حضرت ابوبکر نے ان کے کان میں اذان کہی۔ ان کی والدہ اسمہ تھیں۔ ان کی پیدائش تبا کے مقام پر ہوئی۔ آنحضرت نے انہیں گدیوں اٹھا کر کعبہ مبارک میں ان کے منہ میں ڈالا اور پھر باپا چا کو ان کے تار سے لگایا۔ یعنی ان کے شکم میں داخل ہوئے۔ والد سب سے پہلی چیز نبی کریم کا کعبہ مبارک تھا۔ یہ بالکل صاف چہرے والے تھے۔ ایک چھوٹا سا چہرہ پر نہ تھا حتیٰ کہ ملا علی قلیک دتھی۔ نبی کریم نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ بڑے عبادت گزار اور صائم تھے۔ صفات میں منفرد و بیعت رکھتے تھے حتیٰ بات پر ڈٹ جاتے والے بارعب اور بناور شخص تھے۔ آٹھ سال کی عمر میں سرکارِ مدینہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ان کے نام حضرت ابوبکر صدیق تھے اور باپ آنحضرت کے صاحب خاص حضرت زبیر۔ ان کی دادی نبی کریم کی چھوٹی اور غلامہ حضرت عائشہ تھیں جو ازواجِ مطہرات میں سے ہیں۔ حجاج بن یوسف نے انہیں کھنجر میں قتل کیا اور عمار جہادی ان پر سلاخ کو بروز مسلک سولی پر لٹکایا۔ سلاخ میں ان کے لیے خلافت کے واسطے بیعت لی گئی۔ ان سے پہلے ان کی خلافت کی کوئی بات حدیث نہ تھی۔ ابی حجاز مدین، خراسان، عراق ان کی خلافت ماننے کو تیار نہ تھے۔ ابیہ شام میں مخالفت موجود تھی۔ انہوں نے سات آٹھ حج کیے۔ ان سے ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے۔

۴۸۲۔ حضرت عبداللہ بن زمرہ | یہ بھی اسدی قریشی ہی اور ان کا تعلق بھی مدینہ منورہ سے ہی ہے۔ ان سے عمرو بن العزیر روایت کرتے ہیں۔

۴۸۴۔ حضرت عبداللہ بن زید  
حضرت عبداللہ بن زید بن عبداللہ انصاری خزرجی ہیں۔ بیعت عقبہ، بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شریک تھے۔ سلمہ میں انہیں خواب میں کھاتہ افان کی بشارت ہوئی۔ اہل مدینہ سے ہیں اور ۶۴ سال کی عمر میں مدینہ ہی میں وفات پائی۔ خود بھی صحابی ہیں اور والدین کا شمار بھی صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ ان کے بیٹے محمد اور سعید بن المسیب اور ابن ابی لیلیٰ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۴۸۴۔ حضرت عبداللہ بن زیدؓ کے۔ البتہ غزوہ اُحُد میں شرکت فرمائی۔ وحشی بن حرب سے علی کریمؑ کا کذاب کو قتل کیا مگر ۳۳ھ میں واقعہ حرا میں شہید کر دیے گئے۔ ان سے ان کے بھتیجے عباد بن قیس اور ابن المہزیب روایت کرتے ہیں۔ عباد بائے مودہ کن تشدید کے ساتھ ہے۔

۴۸۵۔ حضرت عبداللہ بن السائب  
حضرت عبداللہ بن سائب مخزومی قریشی ہیں۔ ان سے مکہ والوں نے قرآن مجید  
میکوں میں ہی شمار کیے جاتے ہیں۔ ابن الزبیر کے نقل سے پہلے مکہ مکرمہ میں مذمت  
پائی۔ ایک گروہ ان سے روایت کرتا ہے۔

۴۸۴۔ حضرت عبداللہ بن مسرہس  
 حضرت عبداللہ بن مسرہس مرنے کو غمزدی بھی کہا جاتا ہے لیکن شاید یہ غمزدیوں کے صلیف  
 ہیں، غمزدی نہیں بلکہ بصری ہیں۔ ان کی حدیث بھی بصرہ والوں میں پائی جاتی ہے۔ عاظم  
 الاحوال ان سے روایت کرتے ہیں، مسرہس کے دو بیٹے ہیں۔ درمیان میں علاء اور زبیر ہیں۔ زبیر کے ذوالن پرست۔

۴۸۷۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ کینست ان کی البریست ہے۔ اسماعیل اور یوسف بن یعقوب علی نبینا وعلیہما السلام کی اولاد میں سے تھے۔ بنی لوط بن انضر رجب کے طیف تھے۔ یحییٰ بن زکریا کے علما میں سے تھے۔ نبی کریمؐ نے انہیں جنت میں داخل کی بشارت دی تھی۔ ان سے ان کے بیٹے یوسف دھرم وادیت کرتے ہیں۔ ہاشمہ مدینہ منورہ میں رحلت فرمائی۔ سلام میں لام تشدید کے بغیر ہے۔

۴۸۸۔ حضرت عبدالرحمن بن عمرؓ سے فرمایا کہ: "میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ ان کا شمار اہل بیت سے شرف صحبت حاصل کیا۔" آنحضرتؐ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار اہل بیت

۴۸۹۔ حضرت عبدالرحمن بن سہل  
 میں ہوتا ہے۔ افسوس میں بصرہ بھی میں رحلت فرمائی۔ ان سے عباس بن امیہ اور بہت سے لوگ ماسوا ان کے دیوانت کرتے تھے۔ ان کا تعلق انصار سے ہے جو غزوہ خیبر میں شہید کیے گئے۔ ان کا تذکرہ کتاب القدر میں آتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ غزوہ بدر میں بھی شریک تھے۔ بڑے صاحب علم و فہم تھے۔ ان سے سہل بن ابی حمزہ دیوانت کرتے ہیں۔

۲۹۰۔ حضرت عبداللہ بن سہل | حضرت عبداللہ بن سہل کا تعلق انصاریوں سے ہے۔ عبدالرحمن کے بھائی ابو نعیم کے بھتیجے ہیں۔ یہ غیر منقول کر دیے گئے تھے۔ ان کا ذکر باب القسامہ میں آتا ہے۔

۴۹۱۔ حضرت عبدالرحمن بن خلیل ان کا تعلق انصار سے ہے اور اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے عیسیٰ بن محمد اور



ابوہاشم روایت کرتے ہیں۔

۴۹۲۔ حضرت عبداللہ بن الشیخیر

حضرت عبداللہ بن الشیخیر ماضی کا شمار بصرہ میں ہوتا ہے۔ آنحضرت کی خدمت میں بنی حاکم کے وفد میں شامل ہو کر حاضر ہوئے۔ ان سے ان کے دو بیٹے مطرف اور یزید روایت کرتے ہیں۔ الشیخیر شیخ سجمہ اور غار مجہد دونوں زہرے ہیں۔ غار پر تشدید اور یائے تھانی ساکن ہے۔

۴۹۳۔ حضرت عبدالرحمن بن شریل

حضرت عبدالرحمن بن شریل بن حسنہ یہ عبدالرحمن بن حسنہ کے بیٹے ہیں انہوں نے آنحضرت کی زیارت کی ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عمران روایت کرتے ہیں۔ فتح مصر میں خود یہ اور ان کے بھائی ربیعہ شامل تھے۔

۴۹۴۔ حضرت عباد بن عبدالمطلب

ان کا تذکرہ جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ میں آتا ہے۔ ان سے کوئی روایت نہیں پائی جاتی۔ عباد بائیس مہرہ کی تشدید کے ساتھ ہے۔ مطلب طار کی تشدید اندلام کے کسر کے ساتھ ہے۔

۴۹۵۔ حضرت عبداللہ بن الصنابحی

صنابحی کے بیٹے ہیں۔ بعض نے انہیں ابو عبداللہ کہا ہے اور عائشہ بن عبدالمطلب نے کہا ہے کہ ابو عبداللہ صنابحی تابعی ہیں، صحابی نہیں ہیں اور کہا کہ صنابحی صحابی شہر نہیں۔ صنابحی صحابی کی حدیث کو مؤخر میں امام مالک نے اور امام نسائی نے اپنی سنن میں ذکر کیا ہے۔

۴۹۶۔ حضرت عبدالرحمن بن عایش

یہ حضرت بنی۔ ان کا شمار شاہیوں میں ہوتا ہے۔ ان کے صحابی ہونے کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے۔ ان سے حدیث باری کے بارے میں حدیث منقول ہے

ان کی حدیث عن صالح بن یسافر عن معاذ بن جبل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور بعض محدثین نے کہا ہے کہ بلا واسطہ کسی دوسرے صحابی کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرتے ہیں لیکن صحیح پہلی ہی سند ہے۔ اس کی تصدیق امام بخاری کرتے ہیں۔ ان سے ابو سلام مطرف اور خالد بن الحجاج روایت کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مالک بن یحنا مکی یہ روایت مرسل ہے۔ اس سے کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابہ حدیث کا شرف ثابت نہیں ہے۔ عائشہ میں یا دھکورد ہے۔ یحنا مکی یا دھکورد اور مہم مہکورد ہے۔

۴۹۷۔ حضرت عبداللہ بن عامر

ابوہاشم کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مہمل زاد بھائی ہیں۔ ولادت کے بعد انہیں خدمت نبوی میں لایا گیا۔ آپ نے ان پر دم کیا تو وہ

پڑھی اور تھکا دیا۔ وفات نبوی کے وقت ان کی عمر تیرہ سال بتائی گئی ہے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہ تو نقل کی اور نہ کوئی حدیث سن کر یاد کی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں بھرہ اور خراسان کے گدڑ سے گئے اور یہ ذرا نفع حضرت عثمان غنی کی شہادت تک سرانجام دیتے رہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوبارہ تفر کیا۔ مشہور معروف سنی اور کثیر ان قبہ شخصیات میں شمار ہوتے ہیں۔ خراسان انہیں کی زیر قیادت فتح ہوا ملک فارس کا کسری انہیں کی گدڑی کے دور میں قتل ہوا۔ اس بات پر مؤرخین کا اتفاق ہے کہ انہوں نے فارس کے تمام اطراف کو اعلاسی طرے عامر خراسان، اصفہان، کرمان اور عمان کو فتح کیا۔ مگر بھرہ بھی انہیں کے مدد کو مست ہیں مگر وہی گئی تھی مگر وہ یہ اس زمانہ قانی سے رخصت ہوئے۔

۴۹۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں۔ ان کی والدہ بابرہ بنت عاصہ

ام المومنین حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن تھیں۔ ہجرت سے تین سال قبل ولادت ہوئی۔ وفات نبوی کے وقت ان کی عمر تیرہ یا پندرہ سال تھی۔ بعض نے دس سال بھی بتائی ہے۔ امت محمدیہ کے اکابر علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا کی تھی۔ اے اللہ! انہیں حکمت، فہم اور تادیل قرآن کے علوم سے سرفراز فرما۔ انہیں حضرت جبریل علیہ السلام کی دوسرے زیارت ہوئی۔ سروق فرماتے ہیں۔ میں جب عبداللہ بن عباس کو دیکھتا تو ان کے حسن و جمال کی تعریف کرتا۔ جب ان کی گفتگو سنتا تو بے ساختہ کہتا کہ ان سے بڑا فصیح و بلیغ دوسرا کوئی نہیں۔ جب دوسری حدیث سنتا تو پکار اٹھتا کہ ان سے بڑا محدث و عالم کوئی دوسرا نہیں۔ بارگاہ عمر فاروق میں خصوصی قرب حاصل رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں اپنے قریب بٹھاتے اور علیل القدر صحابہ کے ساتھ ان سے بھی مشورہ بھی لیتے تھے۔ آخری عمر میں بیستائی جاتی رہی تھی۔ ابن دبیہ کے دور خلافت میں اکثر سال کی عمر میں وفات پائی۔ صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس گور سے رنگ والے تھے۔ طویل القامت مرثے تار سے اور صین و جلیل تھے۔ سر پر کافی بال تھے جن کو مہندی سے رنگتے تھے۔ چہرے پر زردی نمایاں تھی۔

(حضرت ام المومنین عاتکہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ ابن عباس حج کے مسائل میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اگر کوئی شخص کچھ معلوم کرنے آتا تو آپ اس سے فرماتے جاؤ اللہ ابن عباس سے معلوم کرو اور واپس آکر ان کے جواب سے مجھے بھی مطلع کرنا۔)

۴۹۹۔ حضرت عبادہ بن الصامت | ابراہیم کی نسبت تھی۔ انصاف کے قبیلہ سالم سے تعلق تھا۔ نقیاد اسلام میں شمار کیے جاتے ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ اور ثامنہ میں شریک تھے۔ تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ملک شام کے قاضی اور معلم کی حیثیت سے تقرر فرمایا اور ان کا مستقر حرس کو بتایا تھا۔ بعد میں فلسطین میں تشریف لے گئے تھے اور وہیں ولایت بیت المقدس میں سلطنت میں بہتر سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان سے صحابہ اور تابعین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔ عبادہ میں عین مضموم ہے۔

۵۰۰۔ حضرت عبدالرحمن بن عثمان | جیسی قریشی ہیں۔ مشہور صحابی حضرت طلحہ بن عبید اللہ کے بھائی ہیں۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ انہیں زیادہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شرف نصیب ہوا۔

۵۰۱۔ حضرت عبداللہ بن عدی | قرشی نہہری ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ یہ قدیم اور سلفان کے مدینائی علاقہ میں رہائش پذیر تھے۔ ان سے روایت کرتے والوں میں ابراہیم بن عبدالرحمن اور محمد بن جیر وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۵۰۲۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی عمیرہ | یہ مدنی ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ قرشی ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث میں اضطراب بتایا گیا ہے۔ صحابہ میں ان کا حافظہ کمزور تھا۔ حافظ عبدالبر نے کہا ہے کہ یہ شامی ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ عمیرہ



میں میں متوجہ اور ہم عکس رہے۔

### ۵۰۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ نے والد ماجد کے ساتھ بچپن ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ غزوہ بدر میں کم عمری کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔ اور ان کے غزوہ احد میں شریک ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کی تحقیق یہ ہے کہ انہیں غزوہ احد میں شرکت کی اجازت ملی گئی تھی۔ بعض کا کہنا ہے کہ اس وقت ان کی عمر چودہ سال تھی اس لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں شرکت کی اجازت نہیں دی تھی۔ غزوہ خندق اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔

صاحب علم و فہم و زہد و تقویٰ تھے۔ تمام معاملات غایت احتیاط سے اور دیکھ بھال کرتے کرتے تھے حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ہر شخص پر دنیا مائل جہوئی اور وہ اس کے آگے جھک گیا سوائے حضرت عمر اہل ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر کے۔

میران بن حمران فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ محتاط اور پرہیزگار کسی کو نہیں دیکھا۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر اس سے زیادہ ذی علم کسی دوسرے کو نہیں پایا۔

حضرت نافع نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمر نے اپنی زندگی میں ایک ہزار سے زیادہ غلاموں کو آزادی کی دولت سے نالا مال کیا۔ اعلان نبوت سے ایک سال قبل ان کی ولادت باسعادت ہوئی۔ سترہ سال میں حضرت ابن زبیر کی شہادت کے عرصہ میں پانچ ماہ بعد انتقال فرمایا۔

انہوں نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے حدود حرم سے باہر محل میں دفن کیا جائے۔ لیکن حجاج بن یوسف کی وجہ سے یہ وصیت پوری نہ ہو سکی۔ اور تمام ذی قوتوں میں حاجرین کے مقبرہ میں دفن ہوئے۔

ایک روز حجاج بن یوسف نے طویل خطبہ دیا جس کی وجہ سے نمازیں تاخیر ہو گئی۔ اس وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تمہارے خطبہ کی وجہ سے سورج ٹھہرا نہیں رہے گا۔ یہ سن کر حجاج بولا کہ میں نے یہ عند کر لیا کہ میں تمہاری بشارت کو نقصان پہنچاؤں گا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا اگر تو ایسا کرے گا تو اس بات پر کیا توبہ ہے کیوں کہ تو بڑا بے وقوف ہے۔ اللہ ہم پر زبردستی حاکم ہے۔

یہ سن کر حجاج بن یوسف نے اس کام کے لیے ایک آدمی کو تیار کیا کہ وہ نیزے کی آئی کو نہر اکودہ کے ابن عمر کے چھوڑ دے۔ چنانچہ اس نے یہ طریقہ کار اختیار کیا کہ نیزے کو ایک بوندی میں ڈال کر اس بوندی کو آپ کے راستے میں ڈال دیا اور وہ نیزہ آپ کے پاؤں میں چبھ گیا۔ یا کسی اور طریقے سے وہ نیزہ آپ کے چبھ دیا۔

بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ آپ سے یوسف بن حجاج کی دشمنی کا سبب یہ تھا کہ آپ کا منہل تھا کہ جہاں جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوران سفر قیام فرمایا تھا یا سواری سے اترے تھے حضرت ابن عمر وہیں سواری سے اترتے اور قیام کرتے تھے۔ حجاج کہ یہ موقع نہیں تھا تھا۔ اس لیے یہ بات حجاج کو بڑی ناگوار گزری۔ وہ حضرت جعفر بن عمر سے ناراض ہو گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر کی عمر چھ یا سہ سال کی ہوئی۔ ان سے صحابہ، محدثین اور تابعین کی کثیر جماعت نے

روایت کی ہے۔

۵۰۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ  
 یہ بھی قریشی ہیں اور اپنے والد سے پہلے دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے باختلاف روایت ان کے والد کی عمر ان سے بارہ یا تیرہ سال زیادہ تھی۔

بڑے جید عالم، عابد اور حافظ قرآن تھے۔ مطالعہ کا ذوق تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کثرت حدیث کی اجازت حاصل کر کے مجموعہ احادیث مرتب کرتے رہے تھے۔

رات کو کثرت سے عبادت کرتے۔ چران بکھا کر اندھیرے میں بہت زیادہ دوتے تھے۔ کثرت گریہ سے ان کی پلکیں گر گئی تھیں۔ یحییٰ بن عطاء فرماتے ہیں کہ میری والدہ بتاتی ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو بن العاص کے لیے سہ ہتیار کرتی تھی۔

ان کی وفات کے بارے میں مرعین کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ واقعہ حترہ کی راتوں میں وفات پائی۔ بعض نے ۵۵ھ میں طائف میں اور بعض نے ۶۵ھ اور بعض نے مکر میں ۶۵ھ میں اور بعض مصر میں ۶۵ھ میں وفات ثابت کرتے ہیں۔

۵۰۵۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ  
 زہری قریشی ہیں۔ کنیت ابو محمد تھی۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ملک حبشہ

کی طرف دوسرے ہجرت فرمائی ہے۔ تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور غزوہ احد میں بنی صحابہ نے استقامت کا ثبوت دیا تھا ان میں یہ بھی شامل تھے۔ غزوہ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی انتہار میں غار ادا کی تھی۔ ان کا علیہ اس غرض بیان کیا گیا ہے۔ طویل قامت، باریک جلد والے اور گرے رنگ کے تھے۔ جس میں سرخی جھلکتی تھی۔ گداز ہتھیلیاں اونچی ناک والے تھے۔

غزوہ احد میں زخم گئے جو پیروں اور پٹھانوں پر بھی تھے۔ ان کی وجہ سے چال میں لنگڑا ہٹ آگئی تھی۔ بستر سال کی عمر میں ۳۲ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ ان سے حضرت عبداللہ بن عباس وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۵۰۶۔ حضرت عبداللہ بن غنمؓ  
 حجازی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث دعا کے بارے میں اس سند کے ساتھ مروی ہے۔ عن ربیعۃ اخی عبد الرحمن عن عبد اللہ ابن عتبہ عن عبد اللہ بن غنم۔

۵۰۷۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی قراؤؓ  
 ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے ابو جعفر خطمی وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۵۰۸۔ حضرت عبداللہ بن قرطؓ  
 یہ عبداللہ بن قرطہ بنی ثعلبہ کے تھے۔ پہلے ان کا نام شیطان تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبدیل کر کے عبداللہ رکھا۔ شاہی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل شام میں شہرت کی مال ہیں۔ یہ ابو جہیدہ بن الجراح کی طرف سے ان کے گزرتے۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ ملک مدیم میں ۶۵ھ میں جام شادوت فزع فرمایا۔ قرطہ کا نام مصمم ہے۔



۵۰۹۔ حضرت عبدالرحمن بن کعبؓ مازنی انصاری ہیں، کنیت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، غزوہ ہند میں شرکت کی۔ ۲۳ حجۃ میں انتقال فرمایا۔ ان کا شمار ان صحابہ میں ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ”یہی ہیں وہ لوگ جو اس حال میں واپس ہوئے کہ ان کی آنکھیں اس غم سے آنسو بہاتی ہیں کہ ان کے پاس راہِ خدا میں خرچ کرنے کے لیے مال نہیں ہے۔“

۵۱۰۔ حضرت عبدالمطلب بن ربیعہؓ ان کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث عبدالمطلب بن ہاشم۔ قریش سے تعلق رکھتے تھے۔ پہلے مدینہ منورہ میں رہتے تھے۔ بعد میں دمشق میں اقامت گزریں ہو گئے اور وہیں ۳۲ حجۃ میں انتقال فرمایا۔ عبداللہ بن حارث نے ان سے روایت کی ہے۔

۵۱۱۔ حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ یہ عمر میں آپ سے دو سال بڑے تھے۔ ان کی والدہ تمر بن قاسط کے خاندان سے تھیں۔ یہ پہلی عورت ہیں جنہوں نے خاندانِ کعبہ کو قریش اور دریا کے علاوہ دوسرے ریشی کپڑوں کے خلاف چڑھائے تھے۔ ۱۰ ذی الحجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ بچپن میں حضرت عباسؓ گم ہو گئے تھے۔ تو انھوں نے یہ نذر دیا تھا کہ اگر عباسؓ مل جائیں تو خاندانِ کعبہ پر غلاف پر چڑھائوں گی۔ چنانچہ جب حضرت عباسؓ مل گئے تو انھوں نے اپنی نذر کو پورا کیا۔ حضرت عباسؓ کو معاشرتی زندگی میں امتیازی حیثیت حاصل تھی۔ آپ زمانہ جاہلیت میں بڑے سردار تھے۔ حجاج کرام اور زائرین خاندانِ کعبہ کے لیے پانی کی بھرمار سانی (آب زمزم سے سیرانی) آپ کے فرائض میں شامل تھا۔ اس کے علاوہ خاندانِ کعبہ کی عمارت کی نگہداشت نظم و ضبط اور اس کے تقدس کا تحیال بھی ان کی ذمہ داریوں میں شامل تھا۔ ان کے سپرد بیعت بھی تھی کہ وہ قریش کو اس پر آمادہ کرتے کہ وہ خاندانِ کعبہ میں گالی گلوچ اور گناہوں کو چھوڑ کر بھلائی اور نیکی کے ساتھ اس کو آباد کریں۔ مجاہد بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی وفات سے قبل ستر غلام آزاد کیے تھے۔ معرکہ ہند میں کفار کلمہ کی طرف سے شریک ہوئے اور ابھر ہوئے۔ جنگ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ جناب عباسؓ اگر کسی کی زندگی بچائی تو انھیں قتل نہ کیا جائے۔ کیونکہ کفار کلمہ نے انھیں جبراً جنگ میں شریک کیا ہے۔ یہ بات واضح رہے کہ آپ اسلام قبول کر چکے تھے لیکن اس کا اظہار نہیں کیا تھا۔ عقیل بن ابی طالبؓ نے ان کا ندیرہ ادا کر کے ربائی دلائی تھی۔ اس کے بعد مکہ واپس آ گئے تھے پھر فتح مکہ سے قبل ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ گئے۔ غزوہ حنین میں جن صحابہ نے اشتقاقیت کا ثبوت دیا ان میں یہ بھی شامل تھے۔ اٹھاسی سال کی عمر میں ۱۲ رجب المرجب بروز جمعہ المبارک ۳۲ حجۃ میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔ ان سے صحابہ و تابعین کی ایک کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۱۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بذلی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اسلام لانے والوں میں چھٹے فرد ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دارالرقم میں داخل ہونے سے پہلے اور حضرت عمرؓ کے مشرف یہ اسلام ہونے سے قبل مسلمان ہو گئے تھے۔ اور کثرتِ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔ اور آپ کے خدام خاص اور محرم راز صحابہ میں سے تھے۔ سفر میں رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی صواک اور نعلین مبارک کی حفاظت کی ذمہ داری ان کے سپرد ہوتی تھی۔ اور وضو کا پانی سفر میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ انھوں نے ملک حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی اور غزوہ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شرکت کی تھی انھیں اس دنیا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی اور فرمایا کہ اُمّ عبد کا بیٹا عبد اللہ بن مسعود میری امت کے لیے جو بھی پسند کرے میں بھی اس کو پسند کرتا ہوں۔ اور وہ جس کو ناپسند کرے مجھے بھی وہ ناپسند ہے۔ یہ ظاہری صورت و سیرت علم و علم اور وقار میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت مشابہہ تھے۔ کوفہ میں خاضی کے منصب پر فائز رہے۔ حضرت عمر کے دور خلافت اور حضرت عثمان کے ابتدائی دور خلافت میں ناظم بیت المال رہے۔ آخر میں مدینہ طیبہ میں اقامت پذیر ہو گئے۔ ساٹھ سال کی عمر میں ۳۲ھ میں انتقال فرمایا۔ اور جنت البقیع میں آسودۂ خاک ہوئے۔ ان سے روایت حدیث کرنے والوں میں حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے علاوہ بہت سے صحابہ و تابعین شامل ہیں۔ آپ کا حلیہ یوں بیان کیا گیا ہے ہلکا بدن، پھوٹا قد اور گندی رنگ تھا۔ شان و شکوہ کا یہ عالم تھا کہ اگر آپ نے ست بند قامت لوگوں میں بیٹھتے تو ان کے مساوی معلوم ہوتے تھے۔

۵۱۳۔ حضرت عبداللہ بن مغفل | مزل ہیں بیعت رضوان میں شرکت کا شرف انھیں حاصل ہے۔ بیت مدینہ منورہ میں رہتے تھے بعد میں بصرہ میں رہائش پذیر ہو گئے۔ ان کا شمار ان گیارہ افراد میں ہوتا ہے جنہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعلیم دین کے لیے بصرہ بھیجا تھا۔ سنہ ۳ھ میں بصرہ میں انتقال کیا۔ ان سے تابعین کی ایک کثیر جماعت نے روایت کی ہے جن میں حسن بصری بھی شامل ہیں۔ حسن بصری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مغفل سے زیادہ بزرگ شخصیت بصرہ میں نہیں دیکھی۔

۵۱۴۔ حضرت عبداللہ بن حوالہ | ملک شام میں اقامت گزری ہو گئے تھے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں جبیر بن نفیر وغیرہ شامل ہیں۔ سنہ ۷ھ میں شام میں انتقال فرمایا۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ میرے قیام کے لیے کسی خطہ زمین کو منتخب فرمادیں تو آپ نے انھیں ملک شام میں مقیم ہونے کے لیے فرمایا تھا۔ لیکن ان کے چہرے سے بے اطمینانی کی کیفیت محسوس ہوتی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ملک شام کے بارے میں کیا خیال کرتے ہو تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس خطہ زمین کے بارے میں کیا فرمایا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔ اسے ملک شام تو زمین کا ایسا خطہ ہے جو میرا پسندیدہ ہے اور تجھ پر میرے منتخب بندے اقامت پذیر ہوں گے۔

۵۱۵۔ حضرت عبداللہ بن ہشام | یہ قریشی تميمی ہیں۔ ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کی والدہ زینب بنت حمید بکچن میں انھیں سے خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سر پر دست رحمت رکھا۔ اور ان کے لیے دعا کی۔ مگر صغیر السن ہونے کی وجہ سے بیعت نہ فرمائی۔ ان سے ان کے پوتے زہرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۱۶۔ حضرت عبدالرحمن بن زید | یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھتیجے اور عدوی قریشی ہیں۔ جب یہ صغیر السن تھے تو حضرت ابولبابہ انھیں سے کربار کاہ رسالت میں



حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی خنک قربانی اور سر پر دستِ شفقت پھیرا اور ان کے لیے دعائے خیر کی۔ محمد بن سعد کی تحقیق کے مطابق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر چھ سال تھی۔ اپنے چچا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعتِ حدیث کی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ حکومت میں حضرت عبدالرحمن بن عمر کی وفات سے پہلے انتقال ہوا۔

۵۱۷۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ | مشرف سال کی عمر میں غزوہ حدیہ میں شرکت کی حضرت عبداللہ بن زبیر کے دورِ خلافت میں کوفہ کے گورنر رہے۔ اور انھیں کے دورِ خلافت میں کوفہ میں وفات پائی۔ شعبی ان کے کاتب تھے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے سوئی کے علاوہ ابوہریرہ ابن ابی ہریرہ و غیرہ شامل ہیں۔

۵۱۸۔ حضرت عبدالرحمن بن عیمرؓ | دیلمی ہیں۔ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ اور سماعتِ حدیث کی سماعت ملی۔ پہلے کوفہ میں اقامت پذیر تھے پھر خراسان آگئے تھے۔ ان سے کثیرہ روایات کی ہے۔

۵۱۹۔ حضرت عبداللہ بن حصنؓ | یہ انصاری غلطی میں مدنی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں ان کی روایت کردہ حدیث اہل مدینہ میں شہرت کی حامل ہیں ان سے ان کے صاحبزادے سلمہ نے روایت کی ہے۔ حافظ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ ان کی روایت کردہ احادیث مرسل ہیں۔

۵۲۰۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ | قریش کی فہرہ شاخ سے تعلق تھا۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ امین الامت لقب تھا۔ حضرت عثمان بن مظعون کے ہمراہ دولتِ اسلام سے مالامال ہوئے۔ ہجرت کرنے والوں کی دوسری جماعت میں شامل ہو کر حبشہ کی جانب ہجرت کی اور بعد میں مدینہ منورہ آگئے۔ تمام غزوات میں شرکت کی۔ غزوہٴ احد میں جن صحابہ نے استقامت کا ثبوت دیا ان میں یہ بھی شامل تھے۔ انھوں نے خود کی ان دو کڑیوں کو بھرنے کی عمر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ انور میں دھنسی گئی تھیں کھینچا تھا۔ جس کی وجہ سے ان کے آگے کے دو دانت مبارک شہید ہو گئے تھے۔ حضرت ابو عبیدہ دراز قد تھے۔ خوبصورت چہرے والے اور داڑھی کے بال ہلکے تھے۔ اٹھادس سال کی عمر میں ۱۱ھ کے اندر عواہس کے طاعون میں اردن کے مقام پر وفات پائی۔ اور بیکان میں مدفون ہوئے۔ حضرت ساد بن جبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کا سلسلہ نسب قرین مالک پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔ ان سے صحابہ کی کثیر تعداد نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۵۲۱۔ حضرت عبید بن خالدؓ | یہ عبید بن خالد سلمیٰ ہنزی صابری ہیں کوفہ میں اقامت پذیر تھے۔ محمد بن کوفہ ان سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔

۵۲۲۔ حضرت عتاب بن اسیدؓ | قریشی اموی ہیں فتح مکہ کے دن مشرف بر اسلام ہوئے۔ اور جس روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہٴ حنین کے لیے تشریف لے جا رہے تھے تو انھیں مکہ کا حاکم مقرر فرمایا۔ اور وفات نبوی تک اسی منصب پر فائز رہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

اپنے دور خلافت میں مکہ معظمہ کا حاکم برقرار رکھا۔ اور انھوں نے مکہ مکرمہ میں اس روز انتقال کیا جس دن حضرت ابو بکر صدیق نے مدینہ منورہ میں سفر آخرت فرمایا۔ حضرت عثمان قریش کے سرداروں میں سے تھے اور نہایت صالح فاضل تھے۔ ان سے عمرو بن ابی عقیب نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۲۳۔ حضرت عقبہ بن اسید | ان کی کنیت ابو بصیر تھی۔ جو تقیف سے تعلق تھا اور بنی زہرہ کے حلیف تھے۔ شروع ہی میں اسلام لے آئے تھے۔ اور کافی عرصہ تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر رہے۔ ان کا تذکرہ غزوہ حند میں آتا ہے۔ ان کے بارے میں رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اس شخص کی بہادر ی پر تعجب ہے اگر اس کے پاس کچھ بہادر ہوتے تو یہ لڑائی کی آگ کو خوب بھڑکانے والا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور رسالت میں انتقال فرمایا۔

۵۲۴۔ حضرت عقبہ بن عبد السلمی | حافظ ابن عبد البر کا کہنا ہے کہ یہ نذر کے صاحبزادے ہیں جبکہ مؤرخین کی تحقیق یہ ہے کہ یہ دونوں علیحدہ شخصیتیں ہیں۔ امام بخاری اور ابو حاتم رازی نے اس

قول کی تائید کی ہے۔ بقول بعض ان کا نام عقبہ تھا اور بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبدیل کر کے عقبہ رکھا تھا۔ غزوہ خیبر میں شرکت کا شرف انھیں نصیب ہوا۔ چار نوے سال کی عمر میں حصے کے مقام پر شہید ہوئے۔ وفات پائی۔ وادی نے کہا ہے کہ صحابہ میں ان کی عمر سب سے زیادہ ہوئی۔

۵۲۵۔ حضرت عقبہ بن غزو ان | قدیم الاسلام اور صاحب ہجرتین ہیں۔ پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ منورہ آگئے۔ جنگ بدر میں شرکت فرمائی۔ ان کے بارے میں کہا گیا ہے

کہ یہ مردوں میں سائیں فرد ہیں جو مشرف بہ اسلام ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں بصرہ کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ لیکن یہ وہاں سے واپس آگئے تھے۔ چنانچہ حضرت عمر نے انھیں بصرہ کا حاکم برقرار رکھا اور انھیں واپس جانے کا حکم صادر فرمایا۔ ستائیس سال کی عمر میں شہید ہوئے۔ ان کے اندر وفات پائی۔ ان سے خالد بن ولید نے روایت کی ہے۔

۵۲۶۔ حضرت عقیان بن مالک | یہ خزرجی سلمی ہیں۔ ان کا شمار بدری صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے حضرت انس اور محمود بن الربیع روایت حدیث کرتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں انتقال فرمایا۔

۵۲۷۔ حضرت عثمان بن حنیف | حضرت سہیل انصاری کے بھائی ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عراق کے مالک کی پیمائش اور ٹیکس مقرر کرنے کا حکم بنا دیا تھا۔

چنانچہ انھوں نے عراق جا کر وہاں کے رہنے والوں پر جزیہ اور خراج کا تعین کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں بصرہ کے گورنر رہے۔ لیکن حضرت طلحہ اور زبیر کی وہاں آمد کے بعد ان کا نباہ نہ ہو سکا۔ اس لیے بصرہ سے واپس آگئے اور یہاں جنگ جمل کے بعد عمل میں آئے۔ بصرہ سے کوفہ منتقل ہو گئے۔ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت تک حیات رہے۔ ان سے محمد بن کعب جاعت نے روایت کی ہے۔



۵۲۸۔ حضرت عثمان بن طلحہ | ان کا تعلق قریش کی عبد ریی جی شاخ سے تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ ان کا تذکرہ باب المساجد میں آتا ہے۔ ان سے ان کے عم زاد شیبہ اور ابن عمر روایت کرتے ہیں۔ مسند میں کتبہ مصنف کے اندر وفات پائی۔

۵۲۹۔ حضرت عثمان بن عامر | یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد بزرگوار ہیں۔ قریش کی بنو تمیم شاخ سے تعلق تھا۔ ان کی کنیت ابو قحافة تھی۔ فتح مکہ کے روز اسلام لائے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ستائیس سال کی عمر میں مسند میں انتقال فرمایا۔ ان سے حضرت صدیق اکبر اور اسماء بنت ابی بکر نے روایت کی ہے۔

۵۳۰۔ حضرت عثمان بن عفان | ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ قریش کی اموی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ ساتویں آئین میں سے ہیں جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست حق پرست پر اس وقت اسلام لائے جبکہ دار ارقم اسلام کی تبلیغ کا مرکز نہیں بنا تھا۔ انھوں نے دوسرے ملک حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی تھیں۔ غزوہ بدر کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی سے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی عداوت کی وجہ سے انہیں حاضر کی سے منع فرمایا۔ اور ان کی تیمارداری کا حکم صادر فرمایا۔ لیکن انھیں ان تمام اعزازات و انعامات سے نوازا جو بدری صحابہ کو عطا ہوئے۔ مقام حدیبیہ پر تمت اشجرہ بیعت رضوان منعقد ہوئی۔ اس میں حضرت عثمان شرکت فرما سکے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاملات کے معاملات طے کرنے کے لیے انھیں مرکز مریج بھیج دیا تھا۔ اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے اس انداز میں بیعت فرمائی۔ کہ اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا۔ یہ بیعت عثمان کی طرف سے ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ زوال النورین کے لقب سے ملقب ہیں۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دوسرا جنرل حضرت زبیر اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما یکے بعد دیگرے ان کے عقد میں آئیں۔ ان کا حلیہ مبارک یوں ہوا کہ کیا گیا ہے۔ مہمانہ قد شک گویا اور بقول بعض گندم گون تھے۔ چہرہ چمکا اہد و صبیحہ کشادہ اور سر گھٹے بال تھے۔ بڑی دائرہ والے تھے جس کو آپ زور رنگ سے رنگتے تھے۔ یکم محرم ۲۳ھ کو خلیفہ بنا یا گیا تھا۔ مسند میں اٹھاسی سال کی عمر میں ایک مصری اسود کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرمایا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ آپ کا دور خلافت بارہ سال سے چند دن کم رہا۔ ان سے صحابہ اور محدثین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت یا سعادت واقعہ قبل سے چھ سال بعد ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اس دنیا میں جنت کی بشارت عطا فرمائی۔ اور ان کی شہادت کے بارے میں بتا دیا تھا۔ رحمت دو عالم فرماتے ہیں کہ ہر نبی کے لیے ایک رفیق ہوتا ہے جنت میں میرے رفیق عثمان ہوں گے ۱۰

۵۳۱۔ حضرت عثمان بن مظعون | ابو سائب کنیت تھی۔ تیرہ افراد کے بعد یہ اسلام لائے تھے۔ پہلے ہجرت حبشہ کی اور وہاں سے مدینہ منورہ آئے اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی شراب سے رکنے والے تھے۔ مدینہ منورہ میں انتقال کرنے والے پہلے صحابہ عربی ہیں۔ ان کا انتقال ہجرت نبوی کے چھ سال بعد ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرنے کے بعد ان کی

پیشانی کو گلوبہ دیا اور تدفین کے وقت فرمایا۔ یہ شخص گزرنے والوں میں سے ہمارے لیے بہترین شخص تھے۔  
جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ نہایت درجہ عابد، متواضع اور صاحب فضل صحابی میں سے تھے۔ ان کے صاحبزادے  
سائب امدان کے بجائے قدام بن مطلقوں نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۵۳۲۔ حضرت عطاء بن خالد | یہ عطاء بن خالد بن ہوزہ عامری ہیں۔ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے ان کی روایت کردہ  
احادیث اہل بصرہ میں شہرت کی حامل ہیں۔ یہ صحرا نشین تھے۔ ان سے ابو رجاء وغیرہ  
نے روایت کی ہے۔ عطاء میں عین کسر اور والی مشدد ہے۔

۵۳۳۔ حضرت عدی بن حاتم | شعبان شہر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے بعد میں  
کوہ قیام کیا اور وہاں کے ہوکر رہ گئے۔ جنگ جمل میں حضرت علی کے ساتھیوں  
میں سے تھے لڑتے ہوئے ان کی ایک آنکھ کی بینائی خراب رہی تھی۔ جنگ صفین اور مدائن میں شرکت کی۔  
ایک سو بیس سال کی عمر میں شہر میں کوہ میں انتقال فرمایا۔ بعض نے کہا ہے کہ فرنیسا میں انتقال ہوا۔ ان سے  
ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۳۴۔ حضرت عدی بن عمیرہ | کندہ قبیلہ کی حضری شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ پھر حمیرہ کی طرف منتقل ہوئے  
اور وہیں داعی اجل کو لبیک کہا تیس بن ابی حازم وغیرہ نے ان سے روایت حدیث  
کی ہے۔ حمیرہ میں عین مفتوح اور عین کسر ہے۔

۵۳۵۔ حضرت عرس بن عمیرہ | ان سے ان کے بھتیجے عدی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ عرس بن عین  
مضموم ہے۔

۵۳۶۔ حضرت عرباض بن ساریہ | ان کی کنیت ابو یحییٰ سلی تھی۔ اصحاب صفہ میں سے تھے۔ شام میں اقامت  
پذیر تھے اور وہیں شہر میں وفات پائی۔ ان سے ابو امامہ اور حدیث  
کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۳۷۔ حضرت عمر بن اسعد | واقعہ کلاب میں ان کی ناک کاٹ گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں  
چاندی کی ناک لگوانے کی اجازت دی۔ بعض وجوہات کی بنا پر سونے کی ناک لگوانے  
کی اجازت عطا فرمادی تھی۔ ان سے ان کے صاحبزادے طرف نے روایت کی ہے۔ کلاب میں کاف مضموم ہے۔

۵۳۸۔ حضرت عروہ بن مسعود | مسلمان ہونے سے قبل صلح حدیبیہ میں شریک تھے۔ شہر میں عروہ طائف سے  
واپسی کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر مشرف بر اسلام  
ہوئے۔ اسلام لانے سے قبل ان کی کئی مشکوہ عورتیں تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے چار  
کا انتخاب کر لو اور باقی عورتوں کو طلاق دے دو۔ اسلام لانے کے بعد انہوں نے اپنے قبیلہ میں واپس جانے کی  
اجازت طلب کی۔ امدان پس اگر تبلیغ اسلام میں مشغول ہو گئے۔ لیکن ان کی قوم نے ان کی بات نہ مانی۔ نماز فجر کے  
وقت اپنے مکان کی بالائی منزل پر آکر اذان شروع کی۔ حسب الشہاد ان لا الہ الا اللہ کہا تو قبیلہ بنو ثقیف کے  
کسی شخص نے تیر بار جس کی وجہ سے آپ شہید ہو گئے۔ ان کی شہادت کی خبر سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔



عروہ بن مسعود کا حال وہی ہے جس کی منظر کشی سورہ یٰسین میں یوں کی گئی ہے۔ جس نے اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت دی لیکن قوم نے اُسے قتل کر دیا۔

۵۳۹۔ حضرت عروہ بن ابی الجعد ان کا شمار کوئی صحابہ میں ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں کوفہ کے قاضی تھے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل کوفہ میں مروج ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ عروہ بن الجعد ہیں۔ ابن حبیب نے کہا ہے کہ جو ان کو ابن الجعد کہتا ہے وہ غلطی پر ہے بلکہ عروہ تو ابوالجعد ہی کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے سنی و غیرہ نے روایت کی ہے۔

۵۴۰۔ حضرت ابو عیوب ان کا نام احمد تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں۔ ان سے کم بن عبید روایت حدیث کرتے ہیں۔ عیوب میں عین مفتوح اور سین مکسور ہے۔

۵۴۱۔ حضرت عصام المزنی انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور آپ سے سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے بہت کم احادیث مروی ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث باب الجہاد میں آتی ہیں۔ امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے اس حدیث کی تخریج تو کی ہے۔ لیکن اس حدیث کو ان کی جانب منسوب نہیں کیا۔

۵۴۲۔ حضرت عطیہ بن بسر یہ عبداللہ بن بسر کے بھائی ہیں امام ابوداؤد نے ان کی روایت کردہ حدیث کو ان کے بھائی کے ساتھ اس طرح نقل کیا ہے عن ابی بسر یعنی بسر کے دونوں فرزند روایت کرتے ہیں۔ اور ان دونوں حضرات کے نام کا تذکرہ نہیں کیا۔ یہ روایت کتاب الطعام میں ہے جو کھن اور چھوڑوں کے بارے میں ہے۔ ان سے کھولنے نے روایت کی ہے۔

۵۴۳۔ حضرت عطیہ القرظی یہ بنو قریظہ کے قبیلوں میں سے ہیں۔ حافظ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ مجھے ان کے والد کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ البتہ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ اور زبان رسالت سے ارشادات سننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان سے عابد و غیر ملے روایت کی ہے۔

۵۴۴۔ حضرت عطیہ بن قیس یہ عطیہ بن قیس سعدی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ اور آپ سے سعادت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ شام اور یمن کے چٹنے والے ان سے روایت کرتے ہیں۔

۵۴۵۔ حضرت عقبہ بن الحارث یہ قرظی ہیں فتح مکہ کے دن مشرف بہ اسلام ہوئے۔ مکہ والوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان سے عبداللہ بن ابی علیہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۴۶۔ حضرت عقبہ بن رافع سلمہ میں افریقیہ میں ہریر نامی شخص کے مشید کیا۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ ان کا تذکرہ تبصرہ رویا میں آتا ہے۔

۵۴۷۔ حضرت عقبہ بن عامر عقبہ بن ابوسفیان کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں مصر کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ لیکن بعد میں انھیں سکدوش کر دیا گیا۔ ۳۹ھ میں مصر کے اندر

انتقال فرمایا۔ ان سے صحابہ و تابعین کی کثیر تعداد روایت کرتی ہے۔

ان کی کیفیت ابو مسعود سختی۔ ان کا تفصیلی تذکرہ حرف میم میں آئے گا۔

### ۵۴۸۔ حضرت عقبہ بن عمرو

۵۴۹۔ حضرت عکاشہ بن محسن | یہ اسدی ہیں اور بنو امیہ کے حلیف تھے۔ جنگ بدر کے موقع پر سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی، غزوہ بدر میں ان کی

تعداد نوٹ لگئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں کھجور کی ایک شاع عطا فرمائی تھی اور وہ کڑی تلوار بن گئی تھی۔ یہ بڑے صاحب فضل صحابہ میں سے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں پینتالیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حضرت ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ان کی ہشیرہ ام تیس وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ عکاشہ میں عین مضموم اور کاف مشدد ہے۔ بعض اہل لغت نے کاف کو غیر مشدد بھی کہا ہے لیکن اکثریت کاف کو مشدد کہتی ہے۔ محسن میں میم مکسور اور صا و مفتوح ہے۔

۵۵۰۔ حضرت عکرمہ بن ابو جہل | مشہور و معروف دشمن اسلام عمرو بن ہشام مخزومی قریشی کے فرزند ہیں۔ ان کا شمار قریش کے سربراہان و اشراف میں ہوتا تھا۔ حضرت عکرمہ کا شمار مشہور

شہسواروں میں ہوتا تھا۔ یہ فتح مکہ کے روز درویش ہو کر یمن چلے گئے تھے۔ لیکن بعد میں ان کی بیوی انھیں تلاش کر کے بارگاہ رسالت میں لائیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں ساجر سوار کہہ کر مخاطب فرمایا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد راسخ العقیدہ مسلمان بنے۔ تریسٹھ سال کی عمر میں جنگ یرموک میں باہم شہادت نوش فرمایا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ابو جہل کے لیے جنت میں کھجور کے درخت لگے ہوئے ہیں۔ جب عکرمہ مسلمان ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ام سلمہ یہ تمہارے خواب کی تعبیر ظاہر ہوئی ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عکرمہ نے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ حبشہ میں ہجرت کی گلیوں سے گزرتا ہوں تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ابو جہل کا بیٹا ہے۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور خطبہ دیتے ہوئے حمد و ثناء کے بعد فرمایا لوگ سونے اور چاندی کی طرح ہیں جو لوگ دور جاہلیت میں اچھے تھے اسلام لاتے کے بعد جبکہ اسلام ان کے دلوں میں راسخ ہو گیا ہے اور اسلامی تعلیمات ان کے قلوب میں گھر کر گئی ہیں ابھی اچھے اور بہتر ہیں (یعنی ان پر طعنہ زنی نہ کی جائے)۔

۵۵۱۔ حضرت عکراش بن ذویب | بصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ اپنی قوم کے صدقات سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبید اللہ روایت کرتے ہیں۔ عکراش میں عین مکسور ہے۔

۵۵۲۔ حضرت علاء حضرمی | ان کا نام عبید اللہ تھا۔ حضرت موت کے رہنے والے تھے۔ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحرین کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ اس وقت سے دور صدیقی اور خلافت فاروقی میں ستر یعنی اپنے آخری وقت تک اسی خدمت پر مامور رہے۔ ان سے سائب بن یزید وغیرہ نے روایت کی ہے۔



۵۵۳۔ حضرت علی بن شیبان | حنفی یانی ہیں ان سے ان کے صاحبزادے عبدالرحمن نے روایت کی ہے۔

۵۵۴۔ حضرت علی بن ابی طالب | ان کی کنیت ابراہیم اور ابو تراب تھی قریشی ہیں ایک روایت کے مطابق مردی میں سب سے پہلے اسلام لائے۔ مؤرخین نے اسلام لائے کے وقت آپ

کی عمر آٹھ سال۔ پندرہ سال اور سولہ سال بتائی ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ دس سال تھی۔ غزوہ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں شرکت کی۔ غزوہ تبوک کے وقت آپ کو ہنوز مدینہ میں رکھا گیا تھا۔ اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ تمہیں میری طرف سے وہ نسبت حاصل ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے حاصل تھی۔ آپ کا جلیہ اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ کھٹا گندمی رنگ بہت قد بڑی بڑی آنکھیں، بڑا پیٹ، داڑھی چوڑی گھنی اور لمبی تھی۔ سر کے بال درمیان میں سے اڑے ہوئے تھے۔ سراور داڑھی کے بال سفید ہو گئے تو آپ نے انہیں رنگا نہیں۔ ۱۸ رذی الحج ۳۵ھ کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔ جمعہ ۱۸ رمضان المبارک ۳۵ھ میں عبدالرحمن ابن ابی بکر کے ہاتھوں زخمی ہوئے۔ اور تین روز بعد اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔ حسنین کریمین اور عبدالعزیز بن جعفر نے آپ کو غسل دیا نماز جنازہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی اور صبح کے وقت آپ کو دفن کیا گیا۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر کے بارے میں مختلف اقوال ملتے ہیں۔ بعض نے اٹھاون سال بعض نے بیسٹھ سال اور بعض نے سترھ سال بتائی ہے۔ آپ کی مدت خلافت چار سال نو ماہ اور چند روز ہے۔ حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے علاوہ صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔

۵۵۵۔ حضرت علی بن طلحہ | یہ حنفی پیامی ہیں ان کی روایت کردہ حدیث اہل بیامہ میں مشہور ہیں ان سے مسلم بن سلام نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۵۶۔ حضرت عثمان بن ابی العاص | قبیلہ بنو ثقیف سے تعلق تھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طلحہ کا گورنر مقرر فرمایا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق کے دور خلافت میں اسی منصب

پر فائز رہے۔ خلافت فاروقی نے یہ منصب برقرار رکھا لیکن بعد میں ان کا تبادلہ عمان و بحرین کر دیا تھا۔ ۳۵ھ میں ایک وفد کے ہمراہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ اور اس وفد کے سب سے کم عمر میر تھے۔ عمر کے آخری ایام میں بصرہ میں حکومت اختیار کر لی تھی۔ ۳۵ھ میں وہیں انتقال فرمایا۔ انہیں یہ امتیاز حاصل ہے کہ ان کی وجہ سے بنو ثقیف کے لوگ فتنہ ارتداد میں مبتلا ہونے سے بچ گئے۔ وفات نبوی کے بعد بنو ثقیف کے لوگوں میں اضطراب پیدا ہو گیا۔ اور انھوں نے مرتد ہونے کا ارادہ کیا۔ اس موقع پر حضرت عثمان بن ابی العاص نے ان سے کہا اے ثقیف والو! تم اسلام لائے میں سب سے پہلے رہ گئے تھے۔ اور مرتد ہونے میں کیوں سبقت لے کر اپنا نام بدنام کرنا چاہتے ہو؟ یہ جملہ ان پر اتنا اثر انداز ہوا کہ وہ اس فتنہ سے محفوظ ہو گئے ان سے تابعین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۵۷۔ حضرت علقمہ بن وقاص | لیشی نسبت رکھتے ہیں دور رسالت میں ولادت ہوئی غزوہ خندق میں شرکت کا شرف نصیب ہوا۔ مدینہ منورہ میں عبداللہ بن مروان کے دور حکومت

میں وفات پائی۔ ان سے ان کے پوتے عمرو اور محمد بن ابراہیم بھی روایت حدیث کرتے ہیں۔

۵۵۸۔ حضرت عمار بن یاسر | والد یا سر اپنے دو بھائیوں حارث اور مالک کے ہمراہ اپنے چچے بھائی کی تلاش

میں یمن سے مکہ مکرمہ آئے۔ حارث اور مالک واپس وطن چلے گئے لیکن یاسر مکہ میں مقیم ہو گئے۔ اور ابو حذیفہ بن

منقرہ کے حلیف بن گئے۔ ابو حذیفہ نے اپنی باندی سمیدہ سے ان کی شادی کر دی۔ اور ان کے بطن سے حضرت عمار

پیدا ہوئے۔ ابو حذیفہ نے انہیں آزاد کر دیا لیکن یاسر حلیف رہے۔ حضرت عمار ابتداء ہی میں مشرف بہ اسلام ہو

گئے تھے۔ انہیں اسلام لانے کی پاداش میں بے شمار مصیبتوں اور آفتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ کفار مکہ نے امکانی

کوششوں کی کہ انہیں اسلام سے منحرف کر دیں۔ ان کے جسم کو آگ میں بھی جھلایا لیکن ان کے ثبات میں بغرضش نہ

آئی۔ ایک مرتبہ انہیں آگ میں جھلایا جا رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادھر سے گزر ہوا۔ آپ نے اپنا

دست مبارک پھیرا اور فرمایا۔ اسے آگ تو عمار پر ٹھنڈک اور سلامتی والی بن جا جس طرح تو حضرت ابراہیم علیہ السلام

پر نبی ہو تھی۔ ہجرت مدینہ کرنے والوں میں یہ ابتدائی دستہ میں شامل تھے۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد کے تمام

غزوات میں شرکت کی۔ اور ان غزوات میں بڑی تکلیف برداشت فرمائی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

انہیں الطیب المطیب کے لقب سے مخاطب فرمایا۔ حضرت عمار نے تیراٹھ سال کی عمر میں ۳۲ھ میں

جنگ صفین کے دوران حام شہادت نوش فرمایا۔ ان سے حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور

صحابہ کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔

۵۵۹۔ حضرت عمارہ بن رویمہ | ان کا شمار کوئی صحابہ میں ہوتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے ان سے روایت کی ہے۔

۵۶۰۔ حضرت عمرو بن خطاب | قریش کی عدوی شاخ سے تعلق تھا۔ ابو حنیفہ کفایت تھی۔ اعلان نبوت کے

پانچویں یا چھٹے سال اسلام لائے۔ آپ کے مشرف بہ اسلام ہونے سے

قبل چالیس مرد اور گیارہ عورتوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ آپ اسلام لانے والے

چالیسویں سو ہیں۔ اس روز آپ مشرف بہ اسلام ہوئے اس دن سے اسلام کا بول بالا ہوتا شروع ہو گیا۔

اس وجہ سے آپ کا لقب فاروقی ہوا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر

سے فاروقی کے لقب سے منقلب ہونے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے اسلام لانے

سے تین دن قبل حضرت حمزہ اسلام لائے تھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ کو اسلام کے لیے

کھول دیا۔ میں نے بے ساختہ اسلام کا اقرار کرتے ہوئے۔ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كَلِمَةً اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَلْحُسْبٰى پڑھا۔

اس کو پڑھنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبوب ذات اور کوئی دوسری نہ تھی۔ اس اقرار کے بعد

میں نے معلوم کیا کہ رحمت در عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کہاں ہو سکتی ہے۔ تو میری ہمشیرہ (فاطمہ) نے

مجھے بتایا کہ آپ دار ارقم بن ابی ارقم میں جو کوہ صفا کے پاس ہے تشریف فرما ہیں۔ چنانچہ جب میں ارقم بن ارقم

کے مکان پر پہنچا تو وہاں صحابہ کرام کے ساتھ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے۔ اور حضرت حمزہ



بھی موجود تھے۔ جب میں نے وہاں جا کر دروازہ کھٹکھٹایا تو لوگوں نے مضطرب ہو کر دروازہ نہ کھولنا چاہا۔ حضرت حمزہ نے جب اس اضطراب کی وجہ معلوم کی تو انہیں نے بتایا کہ عمر بن خطاب آیا ہے۔ عمر کہتے ہیں اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دروازہ کھول کر باہر تشریف لائے۔ اور آپ نے میرے کپڑوں کو کپڑا کر اس زور سے کھینچ کر میں گھسٹا ہوا چلا گیا۔ اور گھسٹنے کے بل گر گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عمر اس کفر سے کب تک باز نہ آؤ گے۔ اس وقت میں نے بلند آواز سے **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ** پڑھا۔ جب یہ کلمات میری زبان سے صحابہ کرام نے سنے تو بلند آواز سے نعرۂ تکبیر بلند کیا جس کی آواز مسجد حرام میں موجود لوگوں نے سنی۔ ایمان لانے کے بعد میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنی موت و حیات میں دین حق پر نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں؟ اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم سب زندگی اور اس کے بعد کے مراحل میں حق پر ہو۔ یہ سن کر میں عرض گزار ہوا پھر اس حق کا برملا اظہار نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟ اس ذات اقدس کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہم حق کے اظہار کے لیے ضرور نکلیں گے۔ تمام صحابہ کرام اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ دارالرقم سے باہر آئے اور دو صفیں بنائی گئیں ایک صف میں حضرت حمزہ اور دوسری صف کے ساتھ میں خورنقا۔ **فَرَضَ حُذَيْبَاتُ** کی وجہ سے مجھ پر عجیب کیفیت طاری تھی۔ میرا سانس پھول گیا تھا اور کھٹکھٹاہٹ کی آواز آرہی تھی۔ دارالرقم سے ہم مسجد حرام آئے۔ جب قریش مکہ نے مسلمانوں کی صفوں میں مجھے اور حضرت سید الشہداء حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا تو ان پر مسکتہ طاری ہو گیا۔ اور ایسا صدمہ پہنچا جس سے وہ اب تک دو چار رہے ہوئے تھے۔ اس دن سے رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا لقب فاروق رکھ دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے حق و باطل میں امتیاز کر دیا تھا۔ داؤد بن حصین اور امام زہری روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے اسلام لانے پر حضرت جبریل علیہ السلام خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ عمر کے اسلام لانے پر آسمانوں کے مکیں بہت خوش ہوئے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا سے بزرگ و برتر کی قسم میرا یقین یہ ہے کہ اگر حضرت عمر کے علم کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں تمام انسانوں کے علم کو رکھا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علم والا پلڑا جھک جائے گا۔ حضرت عمر کی وفات کے بعد عبداللہ بن مسعود کہنے لگے کہ علم کے دس حصوں میں سے حضرت عمر فرشتے اپنے ساتھ لے گئے اور اب صرف ایک حصہ علم باقی رہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تمام عزرات میں شریک ہوئے۔ اور خلیفہ دوم ہیں۔ آپ تاریخاً میں پہلے حکمران ہیں جنہیں امیر المومنین کے لقب سے پکارا گیا۔ آپ کا جلیہ مبارک اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ گورا سرخ و سفید رنگ اور بقول بعض گندمی رنگ تھا۔ لایا قدس کے اکثر بال گر گئے تھے آنکھوں میں ہمہ وقت سرخی و دھڑکی رہتی تھی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرض الموت میں جناب عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات صدیق اکبر کے بعد انتظامی امور کو کامل طور سے انجام دیا۔ معین بن شیبہ کے عمام ابو نؤفۃ فیر ذنابی جھوسی نے مسجد نبوی میں حالت امامت کے اندر پھر ۲۶ ذی الحجہ

۲۳ھ میں زہرا کو وہ خنجر سے زخمی کیا۔ ۱۰ محرم الحرام بروز اتوار ۲۳ھ کو چودہ دن زخمی حالت میں گذر کر اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔ اور صبح اقوال کے مطابق سفر آخرت کے وقت آپ کی عمر تیسٹھ سال تھی۔ آپ کی مدت خلافت دس سال چھ ماہ بتائی گئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔ ان سے حضرت ابو بکر صدیق باقی تمام عشرہ مبشرہ اور صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۶۱۔ حضرت عمر بن ابی سلمہ | ان کا نام عبد اللہ بھی بتایا گیا ہے۔ یہ عمر بن ابی سلمہ دام المؤمنین حضرت سلمہ کے پہلے شوہر کے بھتیجے تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منجلی تھے۔ یہ کہہ کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انھیں گود لیا تھا۔ ۳۷ھ میں حبشہ میں ولادت ہوئی۔ وفات نبوی کے وقت ان کی عمر نو سال بتائی گئی ہے۔ لیکن انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماعت حدیث کی اور انھیں یاد رکھا۔ ان سے بہت سے محدثین نے روایت حدیث کی ہے۔ ۳۷ھ میں عبد الملک بن مروان کے عہد حکومت میں وفات پائی۔

۵۶۲۔ حضرت عمرو بن احوض | یہ کلابی ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے سلیمان نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۶۳۔ حضرت عمرو بن الخطاب | ابو زید کینیت سے مشہور ہوئے۔ کئی غزوات میں انھیں شرکت کا شرف نصیب ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ رحمت ان کے سر پر رکھا اور حسن و جمال کے لیے دعا دی تھی۔ کہا جاتا ہے ان کی عمر سو سال سے زیادہ ہوئی۔ لیکن ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید نہیں ہوئے تھے۔ ان کا شمار بصری صحابہ میں ہوتا ہے۔

۵۶۴۔ حضرت عمرو بن امیہ | غزوہ اُحُد کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اُحُد اور معرکہ بدر میں مشرکین مکہ کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ عرب کے سربراہ اور وہ اشخاص میں شمار ہوتے تھے۔ بدر معرکہ کے معرکہ میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہوئے۔ عامر بن طفیل نے انھیں قید کر لیا لیکن بعد میں پیشانی کے بال کاٹ کر چھوڑ دیا۔ ۳۷ھ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں شاہ حبشہ کے پاس مکتوب دے کر بھیجا تھا اور اس کو اسلام کی دعوت دی تھی اور وہ اُسی دعوت پر مسلمان ہو گیا تھا۔ ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبد اللہ اور جعفر ان کے بھتیجے زبیر قان اور ابن عبد اللہ روایت کرتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ ۳۷ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ ضمری میں ضاد مفتوح ہے۔ زبیر قان میں زاء مکسور باد ساکن اور راء مکسور ہے۔

۵۶۵۔ حضرت عمرو بن تغلب | یہ عمرو بن تغلب عبیدی ہیں۔ قبیلہ عبد القیس سے تعلق رکھتے تھے۔ ان سے حسن بصری وغیرہ روایت حدیث کرتے ہیں۔

۵۶۶۔ حضرت عمران بن حصین | ان کی کینیت ابو نجید تھی۔ خزاعی اور کعبی ہیں۔ جنگ خیبر کے سال مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بصرہ میں اقامت پذیر رہے ان کا شمار فاضل و اکابر



صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کے ساتھ ان کے والد نے بھی اسلام قبول کیا تھا۔ ۵۲ھ میں بصرہ میں انتقال فرمایا۔ ان سے ابوہریرہ، مطرف اور زرارہ بن ابی اوفی روایت حدیث کرتے ہیں۔ نجد میں نون مضموم اور جیم مفتوح ہے۔

۵۶۷۔ حضرت عمرو بن الحارثؓ ان کا شمار کوئی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ابوہریرہ، شقیق بن مسلمہ اور ابواسحاق وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۶۸۔ حضرت عمرو بن حزمؓ یہ انصاری ہیں ان کی کنیت ابوالضحاک تھی۔ پندرہ سال کی عمر میں غزوہ خندق میں شرکت کی۔ ۳۱ھ میں بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نحران کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ ۵۲ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد نے روایت کی ہے۔

۵۶۹۔ حضرت عمرو بن الحنفیؓ انھیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حمیر بن نصیر اور قاعد ابن شداد وغیرہ شامل ہیں۔ ۳۱ھ میں موصل میں جام شہادت نوش فرمایا۔

۵۷۰۔ عمرو بن حریثؓ یہ قریشی مخزومی ہیں۔ نیابت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے۔ اور آپ سے سماعت حدیث کی سادات بھی نصیب ہوئی۔ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سر پر دست رحمت رکھا اور دعا دی۔ بعض نے کہا ہے کہ وفات نبوی کے وقت ان کی عمر بارہ سال تھی کہ وہیں آکر قیام کیا اور وہیں کے ہو کر رہ گئے یہ کہ وہ کے امیر بھی رہے۔ ۳۱ھ میں وفات پائی۔ ان سے ان کے بیٹے جعفر نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۷۱۔ حضرت عمرو بن سعیدؓ یہ قریشی ہیں۔ ہجرت حبشہ میں صحابہ کے دوسرے گروہ میں شامل تھے اور وہیں سے ہجرت فرما کر جناب جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ مدینہ منورہ آئے۔ یہ واقعہ خیر کے دنوں کا ہے۔ ۳۱ھ میں شام میں جام شہادت نوش فرمایا۔

۵۷۲۔ حضرت عمرو بن سلمہؓ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں اپنی قوم کے امام مقرر ہوئے۔ بہترین قزاقوں میں سے تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ اپنے والد کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ ان کے والد کے حاضر ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ عمرو بن سلمہ نے بصرہ میں قیام فرمایا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۷۳۔ حضرت عمرو بن العاصؓ یہ سہمی قریشی ہیں۔ ۳۱ھ اور بعض نے کہا ہے ۳۲ھ میں حضرت خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ کے ساتھ مشرف براہ اسلام ہوئے۔ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں عمان کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ اور یہ وہاں حضرت عمرؓ عثمان اور معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور خلافت میں بھی نمایاں خدمات انجام دیتے رہے۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں مقرر انھیں کی زیر قیادت فتح ہوا۔ اور پھر وہیں کے حاکم مقرر ہوئے۔ اس وقت سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے ابتدائی چار سال تک گورنری کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ حضرت امیر معاویہ نے انھیں دوبارہ بصرہ

کا گورنر بنایا تھا۔ ۳۳ھ میں نوٹھے سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں عبداللہ بن عبد اللہ عمر اور قیس بن ابی حازم کے نام شامل ہیں۔

۵۷۳۔ حضرت عمرو بن عبسہ | ان کی کنیت ابو نجیح تھی۔ سلی نسبت رکھتے ہیں۔ ابتدا ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ اسلام لانے والوں میں جبر تھے فرد ہیں۔ اسلام قبول کرتے کے بعد اپنی قوم بنو سلیم میں

واپس چلے گئے تھے۔ ان کی رزائیگی کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم یہ سنو کہ میں دشمنان اسلام کے استیصال کے لیے نکلا ہوں تو میری اتباع کرنا۔ غزوہ تبوک کے بعد یہ اپنے علاقہ سے آکر مدینہ منورہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ ان کا شمار شاہی صحابہ میں ہوتا ہے۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ عبسہ میں عین بابہ اور سین مفتوح ہیں۔ صحیح میں لون مفتوح اور حیم مکسور ہے۔

۵۷۵۔ حضرت عمرو بن عوف | انصاری ہیں۔ غزوہ بدر میں شرکت کا شرف نصیب ہوا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ یہ سہیل بن عمرو عامری کے آزاد کردہ ہیں۔ مدینہ منورہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔

انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں مسور بن مخزوم وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۵۷۶۔ حضرت عمرو بن عوف المزنی | قدیم الاسلام ہیں۔ ان کا شمار ان صحابہ کرام میں ہوتا ہے جن کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی۔ تَوَكَّلُوا وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا سُبُلَ اللَّهِ حَتَّىٰ تَخْرُجُوا إِلَىٰ سَبِيلِ اللَّهِ ذَٰلِكُمْ أَمْرُ اللَّهِ جَمِيعًا۔

میں اقامت پذیر رہے اور وہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۷۷۔ حضرت عمرو بن قیس | عامری قریشی ہیں۔ ابن ام مکتوم کے نام سے شہرت پائی۔ ان کا نام عبداللہ عمرو بتایا گیا ہے۔ یہ نابینا تھے۔ ان کی والدہ کا نام عاتکہ اور ام مکتوم کنیت تھی۔ یہ ام المومنین

حضرت خدیجہ کے ماموں زاد بھائی تھے۔ قدیم الاسلام تھے۔ ہجرت کرنے والوں کے پہلے گروہ میں شامل تھے۔ سفر ہجرت میں حضرت مصعب بن عمیر کے ساتھ تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ سے باہر سفر میں ہوتے تو اکثر امیر مدینہ کے فرائض حضرت ابن ام مکتوم کے سپرد کیے جاتے تھے جب آپ حجۃ الوداع کے لیے تشریف لے گئے تو انہوں نے مدینہ منورہ میں دانی ایل کو لیکر کہا۔ ہمیں نے کہا ہے کہ انہوں نے جنگ غادیرہ میں حاکم شہادت لوٹ لی۔

۵۷۸۔ حضرت عمرو بن عثرہ | جنسی ہیں ان کی کنیت ابو مرثم تھی بعض نے کہا ہے کہ ان کا تعلق قبیلہ ازہر سے تھا۔ اکثر غزوات میں شرکت کی۔ تمام میں اقامت پذیر رہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں انتقال فرمایا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۷۹۔ حضرت عمیر مولیٰ ابی اللہ | یہ ابی اللہ عمیر غفاری حجازی کے آزاد کردہ ہیں۔ یہ اپنے آقا کے ساتھ فتح تبوک میں شریک ہوئے۔ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سعادت

حدیث کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور آپ سے روایت کرتے ہیں۔

۵۸۰۔ حضرت عمیر بن الحام | یہ انصاری ہیں۔ غزوہ بدر میں شرکت کی۔ اور اسی میں خالد بن اعلم کے ہاتھوں



جام شہادت نوش فرمایا۔ ان کا تذکرہ کتاب الجہاد میں مذکور ہے۔ بعض مؤرخین کا کہنا یہ ہے کہ انصاری صحابہ میں سے پہلے شہید ہونے والے ہی ہیں۔

۵۸۱۔ حضرت ابو عمرو بن حفص | عبد الحمید اور احمد نام تھے۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ ان کا نام ہی ابو عمرو تھا۔ اور بعض روایات کے اندر ابو حفص بن مغیرہ نام لیا گیا ہے۔

۵۸۲۔ حضرت عمارہ بن خزمیمہ | انصاری ہیں۔ اپنے والد کے علاوہ دوسرے حضرات سے بھی روایت کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے بہت سے محدثین نے روایت حدیث کی ہے۔ عمارہ میں عین مصفوم اور نیم غیر مشدد ہے۔

۵۸۳۔ حضرت عمارہ بن رویبہ | ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۵۸۴۔ حضرت عویم بن ساعدہ | ان کا تعلق انصاری کی اسی شاخ سے تھا۔ بیعت عقبہ ثانیہ اور غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور رسالت میں انتقال فرمایا۔ بعض نے کہا ہے کہ حضرت عمر کے دور خلافت میں وفات پائی۔ ان کی عمر ۶۵ یا ۶۶ سال کی ہوئی۔ ان سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے۔

۵۸۵۔ حضرت عویم بن عامر | ان کی کنیت ابو الدرداء تھی۔ اپنی کنیت سے شہرت پائی۔ ان کا تذکرہ حروف وال کے تحت گزر چکا ہے۔

۵۸۶۔ حضرت عویم بن ابیض | انصاری مدینہ کے حلیف تھے۔ لہٰذا ان کا واقعہ انھیں سے متعلق تھا۔ صاحب طبری نے کہا ہے کہ جو عویم لہٰذا واسے ہیں وہ عویم بن الحارث بن زید بن الحارث بن حذافہ بن عبد مناف ہیں۔

۵۸۷۔ حضرت عیاض بن عمار | ان کا شمار بصری صحابہ میں ہوتا ہے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پرانے صوب اور عاشق ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۸۸۔ حضرت عیاش بن ابی ربیعہ | یہ غزوہ بدر قریب ہی ہیں۔ مشہور دشمن اسلام ابو جہل کے ماں شریک بھائی ہیں۔

مرکز اسلام نہیں بنا تھا۔ ہجرت فرما کر حبشہ چلے آئے تو ابو جہل اور حارث نے ان سے حبشہ میں جا کر ملاقات کی اور کہا تمہاری ماں نے تم کھائی ہے کہ جب تم کو نہ دیکھ لوں گی اس وقت تک سر میں تیل نہیں ملے گی۔ اور نہ سائے میں آرام کروں گی۔ چنانچہ یہ ان دونوں کے ساتھ حبشہ سے مکہ معظمہ آئے۔ یہاں آکر انھیں دونوں دشمنان اسلام نے قید کر لیا اور مدینہ سے باندھ کر ڈال دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی آزادی کے لیے قنوت پڑھی اور دعا کی۔ اسے اللہ عیاش کو کفار کی قید سے آزادی عطا فرما۔ ان کی قید سے آزاد ہونے تو بعد میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مدینہ ہجرت کی اور جنگ یرموک میں جام شہادت نوش فرمایا۔ ان سے روایت کرتے والوں میں حضرت عمر بھی شامل ہیں۔ عیاش میں یاد مشدد ہے۔

۵۸۹۔ حضرت ابو عیاش | انصار کی زرقی شام سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا نام زید بن عاصم تھا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ہجرت کے چالیس سال بعد انتقال فرمایا۔

## صحابیات

۵۹۰۔ حضرت عائشہ صدیقہ | حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی رومان بنت عامر بن عوف بن عبد مناف تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت سے قبل

شوال میں نبوت کے دسویں سال مکہ معظمہ میں ان سے عقد کیا۔ محدثین کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نکاح ہجرت سے تین سال قبل ہوا۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ شوال ۱۱ھ میں ہجرت سے اٹھارہ ماہ بعد حضرت عائشہ صدیقہ کی رخصتی ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر نو سال تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ آپ کی مدینہ منورہ میں آمد کے سات ماہ بعد یہ رخصتی ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ کے شرف صحبت سے نو سال مشرف ہوئی۔ وفات نبوی کے وقت حضرت عائشہ صدیقہ کی عمر ۱۸ سال تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ کسی اور کنواری عورت سے شادی نہیں کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ، فاطمہ، خدیجہ، عالمہ، زینب، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بکثرت احادیث روایت کرنے والی ہیں۔ وقائع عرب و محاربات اور اشعار کی زبردست ماہر و واقف کار تھیں۔ صحابہ کرام اور محدثین کی ایک بڑی جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ مدینہ منورہ میں باختلاف روایت ۳۵ھ یا ۳۶ھ میں، اور رمضان المبارک میں وفات پائی۔ حضرت عائشہ صدیقہ کی وصیت کے مطابق انھیں شب کی تاریکی میں دفن کیا گیا۔ قبر انور جنت البقیع میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت امیر معاویہ کے در خلافت میں مدینہ طیبہ کے مروان حاکم تھے۔

۵۹۱۔ حضرت اُمّ عیسیٰ | ان کا نام نسیم ہے۔ ان کے والد کا نام کعب ہے۔ بعض کے نزدیک حادث کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ انصار میں سے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت ہوئی۔ مشہور و معروف

صحابیات نے ان سے سماعت و روایت حدیث کی ہے۔ اکثر غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی۔ مرثیوں اور زنجیروں کی نگہداشت اور مرہم لپی ان کے ذمہ ہوتی تھی۔ نسیم میں فون مفہوم سین مفتوح یا د ساکن اور باب مفتوح ہے۔

۵۹۲۔ حضرت اُمّ العلاء | ان کی روایت کردہ احادیث اہل مدینہ میں مشہور ہیں۔ ان سے روایت کونے والوں میں خارجہ بن زید بن ثابت کا نام ملتا ہے۔ حران کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی علالت کے

دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے۔

۵۹۳۔ حضرت اُمّ عمارہ | نسیم نام ہے۔ کعب کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ انصار سے تعلق تھا۔ بیعت عقبہ میں حاضر

ہوئی۔ پھر بیعت رضوان میں بھی شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔ جنگ یمامہ میں بھی شرکت کی اور دست بدست جنگ میں حصہ لیا اس موقع پر ایک ہاتھ کو انشہ کی راہ میں قربان کر دیا نیزہ اور تلوار کے بارہ زخم لگے۔ ان



سے بہت سے حضرات نے روایت کیا ہے۔ عمارہ میں عین مضمون اور معنی مشدود ہے۔ کسیہ میں نون مفتوح اور سین مکسور ہے۔

۵۹۳۔ حضرت عمرہ بنت رواحہ | ان کا نام عمرہ ہے رواحہ کی صاحبزادی ہیں، قبیلہ انصار کی رہنے والی ہیں۔ جناب نعمان بن بشیر کی والدہ ہیں۔ ان سے روایت کرنے والے ان کے شہرہ حضرت بشیر اور صاحبزادے نعمان بن بشیر ہیں۔

### تابعین

۵۹۵۔ ابو عاتکہ | حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حسن بن عطیہ نے روایت کی ہے۔ محدثین ان کی روایت کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

۵۹۶۔ ابو عاصم | قبیلہ شیبان سے تعلق تھا امام بخاری کے اساتذہ میں سے تھے۔

۵۹۷۔ عاصم بن سلیمان | نام عاصم ہے۔ سلیمان کے صاحبزادے ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ حضرت انس و حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ثوری اور شعبہ شامل ہیں۔ مسئلہ میں انتقال ہوا۔

۵۹۸۔ عاصم بن کلیب | نام عاصم ہے کلیب کے صاحبزادے ہیں۔ جرم کے قبیلہ سے تعلق تھا۔ کوفہ کے باشندے ہیں۔ اپنے والد سے سماعت حدیث کی۔ ان کی احادیث نماز، حج، اور جہاد سے متعلق ہیں۔

۵۹۹۔ ابو العالیہ رفیع | ابو العالیہ کنیت فقی رفیع نام اور عمران کے صاحبزادے تھے۔ بخاری سے تعلق تھا۔ بخاری سے آزاد کردہ تھے۔ اس لیے ریاحی نسبت کرتے تھے۔ بصرہ کے باشندے تھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضرت عمر اور ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے روایت کرنے والوں میں عاصم الاصول وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔ حفصہ بن سیرین فرماتی ہیں کہ میں نے ابو العالیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اصول نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین بار قرآن مجید سنایا۔ شیخ میں انتقال ہوا۔

۶۰۰۔ عامر بن اسامہ | عامر نام ہے۔ اسامہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو الملیح ہے۔ بخاری سے تعلق تھا۔ بصرہ میں مقیم تھے۔ اپنے والد اسامہ اور یریدہ اور جابر و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی اور ان سے ان کے صاحبزادے ثیابہ اور میسر کے علاوہ دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔ شیخ میں معنی مفتوح اور لام مکسور ہے۔

۶۰۱۔ عامر بن مسعود | قریشی ہیں۔ ان کے صاحبزادے کا نام ابراہیم بنایا گیا ہے۔ ان سے شعبہ اور ثوری نے روایت حدیث کی ہے۔

۴۰۲۔ **عامر بن سعد** | زہری قرشی ہیں مشہور صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں اپنے والد اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے زہری اور دوسرے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

۴۰۳۔ **عبد اللہ بن بکر بن عبد اللہ** | مشہور اور قابل اعتماد تابعی ہیں۔ اپنے والد اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ بہت سی احادیث کے روایت کرنے والے ہیں۔ ان سے ابن سلہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ مروی کے قاضی تھے اور وہی وفات پائی۔

۴۰۴۔ **عبد اللہ بن رفاعہ** | یہ رفاعہ ابن رافع کے صاحبزادے ہیں۔ انصاری اور مشہور تابعی ہیں۔ اپنے والد رفاعہ اور حضرت فاطمہ بنت علی سے روایت کرتے ہیں۔ ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔

۴۰۵۔ **عبد اللہ بن ابی زبیر** | انصاری مدنی ہیں سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن خرم۔ ان کا شمار معزز لوگوں میں ہوتا تھا۔ حضرت انس بن مالک اور عروہ بن زبیر سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں امام زہری، مالک بن انس، ثوری اور ابن ہبیش شامل ہیں۔ بہت سے احادیث کے روایت کرتے والے ہیں۔ ایسے راوی ہیں جن کا صدق مسلم ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں۔ ان کی حدیث شفاء ہیں۔ ستر سال کی عمر میں ۱۳۵ھ میں وفات پائی۔

۴۰۶۔ **عبد اللہ بن زبیر** | حمیدی ہیں ابو بکر کنیت تھی۔ قریش کی حمیدی اسدی شاخ سے تعلق رکھتے تھے پختہ کار راویوں میں شمار ہوتے تھے۔ روایت حدیث جناب مسلم بن خالد اور وکیع سے کی ہے۔ امام شافعی سے بھی روایت حدیث کی ہے اور ان کے ساتھ معرچے گئے۔ امام صاحب کی وفات کے بعد مکہ معظمہ آگئے۔ امام بخاری نے ان کی روایت کردہ احادیث کو کثرت کے ساتھ نقل کیا ہے۔ ۱۹۱ھ میں مکہ مکرمہ میں انتقال فرمایا۔ جناب یعقوب بن سفیان کا کہنا ہے کہ میں نے حمیدی سے زیادہ کسی کو اسلام اور مسلمانوں کا خیر خواہ نہیں دیکھا۔

۴۰۷۔ **عبد اللہ بن شفیق** | ابو عبد الرحمن کنیت تھی۔ بنو عقیل میں سے تھے۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں مشہور اور قابل اعتماد تابعی ہیں۔ حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے حریری نے روایت کی ہے۔

۴۰۸۔ **عبد اللہ بن شہاب** | ابو الحرب کنیت تھی خولانی ہیں۔ تابعین کے دوسرے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ کثیر الروایت تابعی ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل کوفہ میں مشہور ہیں۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سماعت حدیث کی۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔

۴۰۹۔ **عبد اللہ بن عبد الرحمن** | قریشی خاندان سے ہیں۔ ان کے دادا کا نام ابی حسن تھا مکہ مکرمہ کے رہنے والے تھے۔ روایت حدیث حضرت ابو الطفیل سے کی ہے تابعی ہونے



کے ساتھ ساتھ بہت سے تابعین سے سماعت حدیث کی۔ خود ان سے اکابر محدثین جناب مالک، ثوری اور ابن عیینہ نے روایت کی ہے۔

۶۱۰۔ **عبد اللہ بن عبید اللہ** مشہور شخصیت زبیر ابن عبد اللہ النضلی المعروف بابو ملیکہ کے پوتے میں تشریف لائے ہیں۔ عبد اللہ اشراحت میں بھی گئے تھے۔ مشہور تابعین میں سے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں تاجی رہے۔ حضرت ابن عباس، حضرت ابن زبیر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی۔ ابن جریر کے اور بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ ان سے وفات پائی۔ بلکہ میں میم معصوم اور نام مفقود ہے۔

۶۱۱۔ **عبد اللہ بن عبد اللہ** ان کے دادا کا نام عمر اور کنیت ابو بکر تھی۔ انھیں محدثین مدینہ سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ امام زہری کے علاوہ اکابر تابعین نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا شمار ثقہ تابعین میں ہوتا ہے۔ حجازیوں میں ان کی روایت کردہ احادیث مشہور ہیں۔ اپنے بھائی سالم سے پہلے انتقال فرمایا۔

۶۱۲۔ **عبد اللہ بن عتبہ** ان کے دادا علی کا نام مسعود ہے خاندان غوثہ میں سے تعلق تھا حضرت عبد اللہ بن مسعود کے بھتیجے ہیں۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں لیکن کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ دوسرے صحابہ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے عبد اللہ اور محمد بن سیرین وغیرہ شامل ہیں۔ بشیر بن مروان کے عہد حکومت میں کوفہ میں وفات پائی۔ ان کے دادا کا نام نجیاد الشقی تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی ولادت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں ہوئی۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سماعت حدیث کی۔ اور دوسرے صحابہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ ولید بن عبد الملک کے دور حکومت میں انتقال ہوا۔

۶۱۳۔ **عبد اللہ بن عاصم** انھیں عبد اللہ بن عاصم بھی کہا جاتا ہے۔ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ حنفی میان قبیلہ سے تعلق تھا۔ حضرت ابن عمر اور حضرت ابو سعید سے روایت کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے اسرائیل اور شریک نے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث بخلاف مشہور ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ صادق القول نہ تھے۔ ان کی وجہ سے بہت سے لوگ فتنہ میں مبتلا ہوئے۔

۶۱۴۔ **عبد اللہ بن عکیم** نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کا دور پایا لیکن ان کی روایت کردہ کوئی حدیث منقول نہیں۔ بہت سے محدثین نے انھیں صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن تحقیقت یہ ہے کہ یہ تابعی ہیں۔ عمر بن مسعود اور حفصہ سے انھوں نے سماعت حدیث کی ہے۔ اور ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل کوفہ میں مروج ہیں۔

۶۱۵۔ **عبد اللہ بن عمر بن حفص** ان کے دادا کا نام عاصم عمری ہے۔ اپنے بھائی عبید اللہ کے علاوہ تابعی اور مفری سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں شعبی وغیرہ

شامل ہیں۔ ابن معین نے ان کو معمول دیانت دار قرار دیا ہے۔ ابن عدی نے فرمایا: "لا باس بہ صدوق"۔ پیراستہ یار اور دیانت دار ہیں ان سے روایت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ سلسلہ میں وفات پائی۔

۶۱۶۔ **عبداللہ بن ابی قیس** | ان کی کنیت ابو الاسود تھی۔ شام کے رہنے والے تھے۔ عظیم بن عازب کے آزاد کردہ تھے۔ ان کا شمار محدثین شام میں ہوتا ہے۔ انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے جبکہ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۶۱۸۔ **عبداللہ بن مالک الجعفی** | ان کے جد اعلیٰ کا نام قشب تھا از قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی دادی الجعفیہ کا تعلق قبیلہ ازہ سے تھا۔ جو حارث بن عبدالملک کی بیٹی تھی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در خلافت میں سترہ یا سترہ میں وفات پائی۔ قشب میں ثاقب کسور شہین اور باع ساکن ہیں۔

۶۱۹۔ **عبداللہ بن مالک** | ان کی کنیت ابو نعیم جیشانی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ مصری تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل مصر میں مروج ہیں۔

۶۲۰۔ **عبداللہ بن مالک** | سہران کے رہنے والے ہیں۔ حضرت علی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے روایت کرنے والوں میں ابو اسحاق اور ابو ذوق شامل ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث جع بن الصخرین کے قول میں آتی ہیں۔

۶۲۱۔ **عبداللہ بن مبارک** | یہ عبداللہ بن مبارک مروزی ہیں بنی حنظلہ کے آزاد کردہ ہیں۔ جہام بن عمرو۔ امام مالک ثوری و شعبہ اور اعلیٰ اور ان کے علاوہ بہت سے محدثین اور مشاہیر سے سماعت حدیث کی اور ان سے سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن معین وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ علماء ربانین میں شمار ہوتے ہیں۔ جہم صفت موصوف تھے۔ امام فقیہ، حافظ حدیث زاہد، متقی، سنی، فہم دار، پختہ کار اور قابل اعتماد افراد میں سے تھے۔ اسماعیل بن عیاش فرماتے ہیں کہ دوستے زمین پر عبداللہ بن مبارک جیسا کرتے تھے۔ نہ علم میں کوئی برتری تھی۔ خیر کی تمام خصلتیں جو خالق کائنات نے تخلیق فرمائی ہیں ان میں کوئی ایسی نہ تھی جو حضرت ابن مبارک میں نہ ہو۔ بغداد میں بارہا جاکر درس حدیث دیتے تھے۔ سترہ میں ولادت اور سترہ میں انتقال ہوا۔

۶۲۲۔ **عبداللہ بن المثنی** | حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑ پڑتے ہیں۔ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد اور مسعود نے روایت کی ہے۔ ابو حاتم نے انھیں صالحین میں کہا ہے۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں میں ان کی نقل کردہ روایات کی تخریج نہیں کرتا۔

۶۲۳۔ **عبداللہ بن مجیر بن** | جعی قرشی ہیں۔ مشہور تابعین میں سے ہیں۔ ابو حذافہ اور عبادہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے اکابر محدثین اور امام زہری نے روایت حدیث کی ہے۔

۶۲۴۔ **عبداللہ بن مسلمہ** | یہ نہیں مدنی ہیں اپنے دادا کی نسبت سے تعبہ مشہور ہوئے۔ بصرہ میں قیام پذیر تھے۔ قابل اعتماد ثوری الحفظ اور غلطی اور غلطی سے محفوظ راویوں میں شمار ہوتے تھے۔



حضرت مالک بن انس کے شاگردوں میں سے ہیں۔ ہشام بن سعد جیسے ائمہ سے سماعت حدیث کی۔ امام بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد، ترمذی و نسائی نے ان کی روایت کردہ احادیث کو اپنے مجموعہ احادیث میں نقل کیا ہے۔ ۲۲۱ھ میں مکہ معظمہ میں انتقال ہوا۔

۲۲۵۔ **عبداللہ بن مطیع** قرشی عدوی ہیں۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کی ولادت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئی اور ان کے والد عامر نے کرخد مت نبوی میں حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام عامر سے بدل کر مطیع رکھا۔ یہ قریش کے سرداروں میں سے تھے۔ جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کی بیعت فتح کی تو جناب عبداللہ کو امیر مدینہ مقرر کیا۔ انھیں قریش پر اقتدار و اختیار حاصل رہا۔ جبکہ جناب عبداللہ بن منظہ کو قریش اور غیر قریش دونوں پر اقتدار حاصل تھا۔ انھوں نے اپنے والد ماجد سے سماعت حدیث کی۔ جبکہ قبعی اور دوسرے محدثین نے ان سے روایت حدیث کی۔ ۲۲۵ھ میں حضرت عبداللہ بن زبیر کے ساتھ مکہ میں شہید ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر نے انہیں کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ لیکن عمار بن ابی عبد نے ان سے اقتدار چھین کر کوفہ بدر کر دیا تھا۔

۲۲۶۔ **عبداللہ بن مویب** یہ فسطی شامی ہیں۔ فسطین میں قاضی کے منصب پر فائز تھے۔ قبیسہ بن زبیر سے سماعت حدیث کی۔ روایت حدیث تمیم داری سے کرتے ہیں۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ انھوں نے روایت و سماعت حدیث جناب قبیسہ ہی سے کی ہے۔ تمیم داری سے روایت کرنا ثابت نہیں۔ ان سے عمر بن عبدالعزیز روایت حدیث کرتے ہیں۔

۲۲۷۔ **عبدالرحمن بن الاسود** قرشی ہیں حجاز کے باشندے ہیں۔ مدینہ منورہ کے مشہور اولاد ثقات بعین میں شامل کیے جاتے ہیں۔ کثیر الروایت تابعی ہیں۔ صحابہ کی کثیر جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ سلیمان بن یسار وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۲۲۸۔ **عبدالرحمن بن ابی بکر** ابوبکر کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد نے روایت کی ہے۔

۲۲۹۔ **عبدالرحمن بن ابی بکرہ** انصار کے قبیلہ بنو نقیف میں سے ہیں۔ بصرہ میں مسلمانوں کے پہنچنے سے پہلے ۱۳ھ میں ولادت ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ مسلمان خاندانوں میں پیدا ہونے والے سب سے پہلے فرزند ہیں۔ کثرت سے روایات نقل کرتے ہیں۔ اپنے والد اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۲۳۰۔ **عبدالرحمن بن عبداللہ** مکہ مکرمہ کے رہنے والے ہیں۔ حضرت جابر اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سماعت حدیث کی۔ ایک جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۲۳۱۔ **عبدالرحمن بن عبدالقاری** کہا جاتا ہے کہ ان کی ولادت عبدالرسالت میں ہوئی۔ لیکن یہ قراہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ انھوں نے روایت حدیث کی۔ واقفی نے انھیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ کیونکہ ان کی ولادت عہد نبوی میں ہوئی۔ لیکن یہ مشہور

تابعی ہیں۔ مدینہ منورہ کے تابعی علماء میں شمار کیے جاتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت حدیث کی۔  
اٹھتر سال کی عمر میں شہید ہوئے۔ وفات پائی۔ قاری میں قاف اور راء مفتوح ہیں اور یاء مشدود ہے۔

۶۳۲۔ **عبدالرحمن بن عبداللہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو کوفہ کا امیر مقرر فرمایا۔ ان کا تذکرہ باب خطبۃ یوم الجمعہ میں آتا ہے۔

۶۳۳۔ **عبدالرحمن بن عبداللہ** یہ مازنی انصاری ہیں۔ داد کا نام صغیر تھا اپنے والد اور عطاء بن یسار سے روایت کرتے ہیں۔ امام مالک بن انس کے علاوہ ابو یوسف محمد بن زکریا سے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل مدینہ میں مشہور ہیں۔ شہداء میں انتقال ہوا۔

۶۳۴۔ **عبدالرحمن بن ابی عقبہ** ابن جیسر بن عتیک انصاری کے آزاد کردہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ابی عقبہ کا نام رشید اپنے والد داؤد بن حصین سے روایت حدیث کی ہے۔ رشید میں راو مضموم اور شین مفتوح ہے۔

۶۳۵۔ **عبدالرحمن ابن ابی عمرہ** ابو عمرہ کا نام عمرو بن حصین ہے۔ یہ انصاری اور بخاری ہیں۔ مدینہ طیبہ میں قاضی کے منصب پر فائز رہے ہیں۔ ثقہ تابعین میں شمار ہوتے تھے۔ ان کی روایت کردہ حدیث مدینہ منورہ میں مشہور ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔

۶۳۶۔ **عبدالرحمن بن غنم** یہ عبدالرحمن ابن غنم الاشجری ہیں۔ شام کے رہنے والے تھے۔ اسلام اور جہالت دونوں ادوار دیکھے۔ دور رسالت پایا لیکن زیارت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف نہ ہو سکے جب سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مین بھیجا تو یہ برابر ان کے ساتھ رہے۔ یہاں تک کہ حضرت معاذ کا انتقال ہو گیا۔ فقہاء شام میں بڑے فقیہ شمار ہوتے ہیں۔ حضرت عمر اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ شہداء میں ہیں وفات پائی۔ غنم میں غین مفتوح ہے۔

۶۳۷۔ **عبدالرحمن بن کعب** انصاری ہیں۔ تابعین مدینہ منورہ میں شمار ہوتے ہیں۔ امام زہری نے ان سے روایت کی ہے۔

۶۳۸۔ **عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ** انصاری سے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے چوتھے سال ولادت ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ انھیں وحیل میں شہید کیا گیا۔ بعض مورخین کا کہنا ہے کہ نہ لہرہ میں ڈوب گئے تھے۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ دیر جہانم میں۔ شہداء میں ابن الاشعث کے حملہ کے وقت گم ہو گئے تھے۔ اپنے والد اور بہت سے صحابہ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں شعبی، مبارہد، ابن سیرین کے علاوہ اور بہت سے لوگ شامل ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل کوفہ میں مشہور ہیں۔ کوفہ ہی میں اقامت گزری تھی۔ تابعین کے پہلے طبقہ میں سے ہیں۔

۶۳۹۔ **عبدالرحمن بن یزید** صحابہ انصاری ہیں۔ مدینہ منورہ وطن تھا۔ عہد نبوی میں ولادت ہوئی۔ ان کی روایت کردہ حدیث اہل مدینہ میں مشہور ہیں۔ شہداء میں انتقال ہوا۔



۴۴۰۔ عبد الرحمن بن یزیدؒ نے اپنے والد اور ابن النکدر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں تیبہ، ہشام وغیرہ شامل ہیں۔

۴۴۱۔ ابو عبد الرحمنؒ یہ عبدالرحمنؒ کی بیٹی تھیں۔ عہد انصاری کے صاحبزادے ہیں۔ قبیلہ عامر سے تعلق تھا۔ مصر کے رہنے والے ہیں۔

۶۴۲۔ عبدالاعلیٰ | اور سرکینٹ تھی۔ نقشان میں سے ہے۔ شام کی بزرگ شخصیتوں میں سے اور اپنے دور کے حلیہ القدر

کیا گیا۔ ایک مرتبہ انھیں قتل کرنے کے لیے ننگا کیا گیا۔ لیکن انھوں نے خلقِ قرآن کا اقرار کیا۔ آخر کار انھیں اسیر کیا گیا۔ سعید بن عبد العزیز اور امام مالک سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن عیینہ، ابو حاتم اور ابن المرواس شامل ہیں۔

۴۳۳۔ عبد الحمید بن جبیر | اپنی چھوٹی حضرت صفیہ اور حضرت امین السیب سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے ابن جریر اور ابن عیینہ نے روایت کی ہے۔

۴۴۴۔ عبد الرزاق بن ہمام | ابوبکر کینیت نقی، شہرت یافتہ اور صاحب تصانیف شخصیات میں سے ہیں۔ ابن جریر  
اور سمر سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں امام احمد، اسحاق  
اور داؤدی شامل ہیں۔ پچاسویں سال کی عمر میں ۱۸۵ھ میں انتقال ہوا۔

۴۲۵۔ عبد خیر بن یزید | کیفیت ابوعمارہ تھی۔ حمران کے باشندے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دور پایا لیکن زیارت نبوی سے مشرف نہ ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کی رفاقت نصیب ہوئی۔ محدثین نے انھیں معتد اور باوثوق بنایا ہے۔ کوفہ میں اقامت گزین ہو گئے تھے۔ ایک سو بیس سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ خیر شریکِ حند ہے۔

۴۴۶۔ ابو علیہ رحمۃ اللہ علیہ: محمد بن عمار بن یاسر کے صاحبزادے ہیں۔ بخاندان غس سے ہیں۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں عبدالرحمن بن اسحاق و میسرہ شامل ہیں۔ عسلی میں عین اور لون مفتوح ہیں۔ جبکہ سین مکسور ہے۔

۴۴۷۔ عبد العزیز بن حریج | یہ لکھی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں تقیہ عبد الملک، ابن کے صاحبزادے اور تحقیف وغیرہ شامل ہیں۔

۴۳۸۔ عید العزیز بن رفیع | اسدی کی ہے۔ مشہور اور ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباس اور حضرت انس بن مالک سے سماعت حدیث کی۔ رفیع رفع کی تصغیر ہے (راء مضموم اور فاء مفتوح ہے)

۶۴۶۔ عبد العزیز بن عبد اللہ مدینہ منورہ کے اکابر فقہاء میں شمار ہوتے ہیں امام زہری محمد بن النضر اور حمید الطویل کے علاوہ اور بھی محدثین سے سماعت حدیث کی۔ ان سے لوگوں کی کثیر تعداد روایت کرتی ہے۔ بغداد میں رہائش پذیر ہوئے اور باقاعدہ درس حدیث دینے لگے۔ بغداد میں

۳۶ھ میں وفات پائی اور قریش کے قبرستان میں دفن کیے گئے۔

۴۵۰۔ عبید بن زیاد | زیار کا بیٹا تھا۔ اس کا دوسرا نام کلب ہے۔ یہ وہ شخص ہے جو حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کے لیے شکر لے کر گیا تھا یہ یزید کے دور حکومت میں کوفہ کا گورنر تھا۔ ابراہیم بن مالک اشجری شخی کے باصفوں ۳۶ھ میں مختار بن ابی عبید کے دور حکومت کے اندر موصل میں قتل ہوا۔

۴۵۱۔ عبید بن السباق | سباق کے صاحبزادے ہیں۔ حجاز کے رہنے والے ہیں۔ ان کا شہر تابعین میں ہوتا ہے۔ ان سے زیادہ احادیث مروی ہیں اور جو ہیں اہل حجاز میں مروج ہیں۔ حضرت زید بن ثابت سہیل بن حنیف اور جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرتے والوں میں ان کے صاحبزادے سعید و حنیفہ شامل ہیں۔

۴۵۲۔ عبید بن عمیر | ابو عامر کنیت تھی۔ لیبی قبیلہ رکھتے ہیں۔ حجاز کے رہنے والے تھے۔ مگر مکہ میں قاضی کے عہدے پر فائز رہے۔ عبید رسالت میں ولادت ہوئی اور زیارت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شرف بھی نصیب ہوا۔ اجلہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ کچھ تابعین ان سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر سے پہلے انتقال ہوا۔

۴۵۳۔ عثمان بن عبد اللہ | دادا کا نام ابن اوس تھا۔ بنو لقیف سے تعلق تھا۔ اپنے دادا اور چچا عمر و ابن اوس سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابراہیم بن میسرہ، محمد بن سعید اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۴۵۴۔ عثمان بن عبد اللہ | عبد اللہ ابن مہرب کے بیٹے تھے۔ خاندان تمیم سے تعلق تھا۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی اور ان سے شعبہ اور ابو عوانہ نے روایت کی ہے۔

۴۵۵۔ عبد الملک بن عمیر | کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ قرشی کی نسبت قبیلہ قریش سے نہیں بلکہ قریش سے ہے۔ بعض مؤرخین نے لاطمی کی وجہ سے انھیں قبیلہ قریش سے بتایا ہے۔ امام شعبی کے بعد کوفہ کے قاضی رہے۔ مشہور ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ کوفہ کے اکابر میں شمار ہوتے ہیں۔ جناب بن عبد اللہ اور جابر بن سمہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ثوری اور شعبہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ایک سو تین سال کی عمر میں ۳۶ھ کے اندر انتقال ہوا۔

۴۵۶۔ عبد الواحد بن امین | یہ قاسم بن عبد الواحد کے والد ہیں اپنے والد اور دوسرے محدثین سے سماعت حدیث کی۔ لوگوں کی کثیر تعداد ان سے روایت کرتی ہے۔

۴۵۷۔ ابو عثمان بن عبد الرحمن بن مل | ابو عثمان کے دادا کا نام مل تھا خاندانی اعتبار سے سندھی اور وطنی اعتبار سے میری تھے۔ جاہلیت اور اسلام کے ادوار دیکھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں مشرف بہ اسلام ہوئے لیکن آٹھ تھے دو جہان کی زیارت کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ مؤرخین کا کہنا ہے کہ ایک سو تیس سال عمر ہوئی جس میں سے نصف زندگی حالت کفر میں بسر ہوئی اور نصف اسلام



میں شش سال تقریباً مسلمان ہو کر بسکر کی۔ ۹۵ھ میں انتقال ہوا حضرت عمر ابن مسعود اور ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں قتادہ اور دیگر محدثین شامل ہیں۔ مثنیٰ میں ہم مضموم و کمسور و قول طرح پڑھا جاتا ہے۔

۶۵۸۔ **عدی بن ثابت** ثابت کے صاحبزادے ہیں۔ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی نے ان کی روایات باب السطاس میں نقل کی ہیں۔ امام ترمذی کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے دریافت کیا کہ عدی بن ثابت کے دادا کون تھے۔ تو انھوں نے فرمایا کہ مجھے ان کے نام کے متعلق کوئی علم نہیں۔ لیکن کھچی بن مسین ذکر کرتے ہیں کہ ان کا نام دینار تھا۔ عدی بن ثابت سے روایت کرنے والوں میں ابو الیقظان وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۶۵۹۔ **عدی بن عدی** بزرگندہ سے تعلق تھا۔ اپنے والد عدی اور جاع بن حیوۃ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں عیسیٰ بن عاصم وغیرہ شامل ہیں۔

۶۶۰۔ **عبدالمہین بن عباس** بزرگندہ سے تعلق تھا۔ اپنے والد اور ابو حازم سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں مصعب اور یعقوب بن حمید شامل ہیں۔ ان کا تذکرہ باب الحدیث ان لا یں آتا ہے۔

۶۶۱۔ **عبدالمعمر** نعیم کے صاحبزادے اور سواری ہیں۔ حریزہ بن محمد بن محمد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں الحارث اور محمد بن ابی المقدس وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۶۶۲۔ **عروہ بن زبیر** زبیر بن العوام کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ خاندان قریش کی شاخ بنو اسد سے تعلق رکھتے تھے۔ ۱۲ھ میں ولادت ہوئی۔ اجلہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ابو زناد فرماتے ہیں کہ یہ ان فقہاء میں سے ہیں جن کا فرمایا ہوا مستند ہے اور حرف آخر ہے۔ یہی حیثیت جناب سعید بن المسیب کو حاصل ہے۔ ابن شہاب نے عروہ بن زبیر کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ علم و تجربے میں بحیرے کو ان تھے جو کبھی پایاب نہیں ہوتا۔ اپنے والد حضرت زبیر والدہ جناب اسماء کے علاوہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دوسرے صحابہ کرام سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے ہشام کے علاوہ اور بہت سے محدثین شامل ہیں۔

۶۶۳۔ **عروہ بن عامر** عامر کے صاحبزادے قریشی ہیں۔ حضرت ابن عباس اور دوسرے حضرات سے سماعت حدیث کی۔ جبکہ عروہ بن دینار حبیب بن ثابت سے ان سے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث کتاب الطیرہ میں مروی ہے جو مرسل ہے۔

۶۶۴۔ **ابو العشر** نام اسامہ ہے تاکہ کے صاحبزادے ہیں بنو دادم سے تعلق رکھتے ہیں۔ بصری تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں مؤرخین مختلف خیالات ہیں۔ لیکن مشہور ترین قول وہی ہے جس کا ذکر ہوا ہے۔ اپنے والد سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے حماد بن سلمہ نے روایت کی ہے۔ عشرہ میں عین مضموم شین مفتوح اور آخر میں الف نمد و دھ ہے۔

۴۶۵۔ عطاء بن رباح | ان کے والد کا نام ابو رباح ہے ابو محمد کنیت تھی جلیہ اس طرح تھا۔ ان کے بال سخت سیاہ اور گھونگرے تھے۔ سیاہ قام تھے۔ بچگی ہوئی ناک تھی۔ ہاتھ سے نیچے اور یک چشم تھے۔ بعد میں ایک آنکھ کی بینائی بھی ختم ہو گئی تھی۔ لیکن زبردست فقیہ اور مجتہد کے اہل تابعین میں سے تھے۔

امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ جس دن جناب عطاء کا انتقال ہوا اس روز لوگ دوسرے روز کے مقابلہ میں ان سے زیادہ خوش تھے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ علم کے خزانے کو جس طرح اس کی مشیت پر تقسیم فرماتے اور اگر اس سلسلہ میں کوئی اختیار کرتا سنا تا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو سب سے زیادہ امتیازی حیثیت حاصل ہوتی۔ سلم بن کبیل فرماتے ہیں کہ میں نے تین افراد عطاء بن رباح، طاؤس و مجاہد کے علاوہ اور کسی کو نہ پایا جس نے صرف رضا النبی کے لیے حصول علم کیا ہو۔

حضرت ابن عباس، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے لوگوں کی کثیر تعداد روایت کرتی ہے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں ۱۱۵ھ کے اندر انتقال ہوا۔ خانہ دانی اعتبار سے تقبی ۱۳۶ھ میں یا اس کے قریب زمانہ میں انتقال ہوا۔

۴۶۶۔ عطاء بن عبد اللہ | خراسان کے رہنے والے تھے۔ لیکن شام میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ ۱۲۵ھ ولادت ہوئی۔ ۱۳۵ھ میں انتقال فرمایا۔ ان سے امام مالک بن انس اور محمد بن راشد نے روایت کی ہے۔

۴۶۸۔ عطاء بن عجلان | بصرہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت انس اور ابو عثمان ندوی کے علاوہ دوسرے حضرات سے روایت کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن کثیر اور دوسرے محدثین شامل ہیں۔ بعض نے انھیں متعم فی الحدیث کہا ہے۔

۴۶۹۔ عطاء بن یسار | کنیت ابو محمد تھی۔ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ ہیں۔ حدیث طیبہ کے مشہور تابعین میں سے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کثرت کے ساتھ روایت حدیث کرتے ہیں۔ چوداس سال کی عمر میں ۱۲۹ھ میں انتقال فرمایا۔

۴۷۰۔ ابو عقیل | بنو عقیل کے آزاد کردہ ہیں اسی وجہ سے عقیلی کہلاتے ہیں۔ مالک بن الحورث سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۴۷۱۔ عکرمہ | کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ اصل میں بربری ہیں۔ مکہ مکرمہ کے فقہاء اور تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباس اور دیگر صحابہ کرام سے سماعت حدیث کی۔ سعید ابن جبیر سے دریافت کیا گیا کہ آپ سے بڑا عالم بھی کوئی اور ہے تو انہوں نے فرمایا کہ عکرمہ ہیں۔ ان سے لوگوں کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔ انہی سال کی عمر میں ۱۲۵ھ کے اندر انتقال فرمایا۔ زیاد بن المطر کے صاحبزادے ہیں۔ بنو عدی سے تعلق تھا۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔

۴۷۲۔ احمد بن زیاد | ان کا شمار دوسرے طبقہ کے تابعین میں ہوتا ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو شام



میں آکر اقامت گزری ہو گئے تھے۔ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے قتادہ نے روایت کی ہے ۹۲ھ میں وفات پائی۔

۶۴۳۔ علقمہ بن ابی علقمہ | ابو علقمہ کے صاحبزادے ہیں۔ ابو علقمہ کا نام بلال تھا امام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ ہیں۔ حضرت انس بن مالک اور اپنے والد سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں مالک بن انس اور سلیمان بن بلال وغیرہ شامل ہیں۔

۶۴۴۔ ابو العلاء | حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سماعت حدیث کی اور ان سے قتادہ اور ایک جماعت نے روایت کی ہے ۱۰۰ھ میں وفات پائی۔

۶۴۵۔ علی بن الحسین | یہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں اور حضرت علی شیر خدا کے پوتے ہیں۔ آپ نے زین العابدین نقب کے ذریعے شہرت پائی۔ اکابر اہل بیت میں شمار ہوتے ہیں۔ جلیل القدر اور شایعہ تابعین میں سے ہیں۔ امام زہری فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے زیادہ قریش میں صاحب فضل اور کسی کو نہ پایا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں ۳۰ھ کے اندر وفات پائی۔ اور جنت البقیع میں اس قبر میں مدفون ہوئے جس میں ان کے علم مستزم حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدفون تھے۔

۶۴۶۔ علی بن زید | نام علی بن زید ہے قریشی اور بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ وطن مکہ معظمہ تھا لیکن بصرہ میں آکر رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ ان کا شمار بصری تابعین میں ہوتا ہے۔ انس بن مالک، ابو عثمان انصاری اور ابن السیب سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ثوری وغیرہ شامل ہیں۔ ۱۰۰ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۴۷۔ علی بن المنذر | طریق کے نام سے شہرت پائی۔ کوفہ میں اقامت پذیر تھے۔ قابل ذکر عبادت گزار لوگوں میں سے تھے۔ انھیں پچیس مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ ابن عیینہ اور ولید بن مسلم سے روایت حدیث کی اور ان سے ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ابن حاتم فرماتے ہیں کہ ان کی حدیث میں نے اپنے والد کی مصیبت میں سنی۔ ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ قول اعتقاد اور ثقہ ہیں۔ ۲۵۶ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۴۸۔ علی بن عبد اللہ | ابن المدینی کے نام سے شہرت پائی۔ حافظ حدیث ہیں ان کے استاد ابن المدنی فرماتے ہیں کہ ابن المدینی توفی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کو سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اسی کام کے لیے پیدا فرمایا تھا۔ اپنے والد اور حماد اور اس کے علاوہ دوسرے حضرات سے روایت کی ہے اور ان سے روایت کرنے والوں میں امام بخاری اور ابو یعلیٰ اور امام ابو داؤد شامل ہیں۔ زلیقہ ۲۳۲ھ میں انتقال فرمایا۔ اس وقت ان کی عمر تیس سال کی تھی۔

۶۴۹۔ علی بن عاصم | واسطہ کے رہنے والے تھے۔ یحییٰ البکاء زکفرت سے روئے والے تھے، عطابن اسباب اور دیگر محدثین سے روایت کرتے ہیں۔ امام احمد کے علاوہ اور دوسرے محدثین نے ان سے روایت

کی ہے بعض محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ ایک لاکھ احادیث ان سے مروی ہیں۔ نو سو سال کی عمر میں ۳۱ھ کے اندر انتقال فرمایا۔

۴۸۰۔ **علی بن یزید** | قاسم ابو عبد الرحمن سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے بعض محدثین نے روایت کی ہے۔ بعض محدثین نے انہیں ضعیف فی الحدیث قرار دیا ہے۔

۴۸۱۔ **عمران بن حطان** | دو سی اور خزرجی ہیں۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ ابن عمرؓ ابن عباسؓ اور ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں محمد بن سیرین اور یحییٰ بن کثیر وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ حطان میں حاء مکسورہ طاء مشددا اور نون ساکن ہے۔

۴۸۲۔ **عمر بن عبد العزیز** | مشہور معروف شخصیت ہیں یہ مروان بن حکم کے پوتے ہیں۔ ابو حفص کنیت کرتے تھے۔ ان کی والدہ کا نام یحییٰ ام عاصم تھا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے عاصم کی صاحبزادی تھیں۔ سلمان بن عبد اللہ کے بعد خلیفہ بنائے گئے۔ دو سال پانچ ماہ اور چند یوم انصوری خلافت انجام دے۔ یہ زہد تقویٰ، عفت و عظمت اور حسن اخلاق میں خاص مقام رکھتے تھے۔ یہ صفات منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد مزید اجاگر ہوئیں۔ منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد ان کے گھر سے آہ و بیکا کی آوازیں مٹی گئیں جب معلوم کیا گیا تو پتہ چلا کہ منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد آپ نے اپنی باندیوں کو بلا کر فرمایا کہ اب مجھے زبردست ذمہ داریوں سے واسطہ پڑ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے میں تم پر پوری توجہ نہیں دے سکوں گا۔ اس لیے میں تمہیں اختیار دیتا ہوں جو میرے ساتھ رہنا چاہتے وہ رہ سکتی ہے اور جو میرے ساتھ رہنا نہ چاہے میں اس کو آزاد کرتا ہوں۔ یہ سن کر تمام لونڈیاں رونے لگیں تھیں۔ عقبہ بن قیس نے آپ کی اہلیہ سیدہ فاطمہ بنت عبد اللہ سے دریافت کیا کہ تم مجھے عمر بن عبد العزیز کے بارے میں کچھ بتاؤ۔ تو انھوں نے بتایا کہ جب سے خداوند کریم نے انھیں خلافت عطا فرمائی ہے۔ میں نے انہیں جنابت اور اختلام کے باعث غسل کرتے نہیں دیکھا۔ انھوں نے مزید فرمایا کہ اس دور میں شاید ہی ایسا فرد ہو۔ جو عبادت اور روزہ میں ان سے سبقت لے گیا ہو۔ میں نے جناب عمر سے زیادہ خوف خدا رکھنے والا اور کوئی دوسرا فرد نہیں دیکھا۔ گھر میں اگر مکان کے اس حصہ میں چلے جاتے جو عبادت کے لیے مخصوص تھا۔ وہ جا کر عبادت خداوندی اور گریہ و زاری میں مشغول ہو جاتے۔ اس دوران میں اگر نیند آجاتی تو بیدار ہو کر بھر روتے۔ اور یہ سلسلہ ساری رات جاری رہتا تھا۔ وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ اگر اس اُمت میں کوئی صدی ہے تو وہ حضرت عمر بن عبد العزیز ہیں۔

۴۸۳۔ **عمر بن عبد اللہ** | ان کے دادا کا نام ابی جعشم تھا۔ یحییٰ بن کثیر سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے یزید بن حباب اور کچھ لوگوں نے روایت کی ہے۔ امام بخاری نے انہیں ذہاب الحدیث (غیر ذمہ دار) قرار دیا ہے۔

۴۸۴۔ **عمر بن عطاء** | خواری اور مکی ہیں۔ تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل مکہ میں شہرت رکھتی ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرنا مشہور ہے۔ اس کے علاوہ صاحب بن یزید اور نافع بن جابر سے بھی روایت کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن جریج وغیرہ کے نام شامل



ہی بخوار میں خاتم مضمون اور واؤ مفتوح ہے۔  
**۶۸۵۔ عمرو بن دینار** ابو یحییٰ کثیف تھی۔ دینار کے صاحبزادے تھے۔ سالم بن عبد اللہ وغیرہ سے سماعت حدیث کی اور ان سے حماد اور معمر نے روایت کی ہے۔ کئی محدثین نے ان کی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔  
**۶۸۶۔ عمرو بن الشریک** طائف کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباس کے علاوہ ابورافع (آزاد کردہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں) سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں صالح بن دینار اور ابراہیم بن میسرہ شامل ہیں۔  
**۶۸۷۔ عمرو بن سعید** بنز لقیف کے آقا ذکر کردہ ہیں اور بصرہ کے باشندے تھے۔ حضرت انس اور ابوالحالیہ وغیرہ سے سماعت حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں ابن عمر ابن ابی حمزہ بن حازم وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

**۶۸۸۔ عمرو بن شعیب** سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ عمرو شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص یہ سہمی ہیں۔ اپنے والد اور جناب طاؤس سے سماعت حدیث کی ہے ان سے روایت کرنے والوں میں امام زہری، عطاء ابن جریج کے علاوہ اور بہت سے محدثین شامل ہیں۔ امام بخاری اور امام مسلم نے ان کی روایت کردہ کوئی حدیث اپنی صحیحین میں نقل نہیں کی۔ کیونکہ یہ روایت اس طرح کرتے ہیں عن ابیہ عن جده (ان کے تام کا ذکر نہیں کرتے) بعض اوقات اس سند کو بھی مختصر کر دیتے ہیں۔ اگرچہ سند حدیث میں ان کے دادا اور والد سے مراد جناب شعیب اور ان کے والد جناب محمد ہیں جو اس طرح کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا عن اصول حدیث میں یہ انداز مرسل کہلاتا ہے کیونکہ جناب عمرو کے دادا جناب محمد کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب نہ ہوا اور نہ انھوں نے وہ زمانہ پایا اور اگر ان کی سند کا مطلب یہ لیا جائے کہ جناب عمرو نے اپنے والد شعیب سے اور اصول سے اپنے دادا جناب عبد اللہ سے روایت کی ہے تو اس طرح سند متصل درج ہے کیونکہ عمرو نے اپنے دادا کا زمانہ نہیں پایا۔ اس فتنی شعیب کی وجہ سے امام بخاری و مسلم نے ان کی روایت کردہ احادیث کو اپنے مجموعہ احادیث میں نقل نہیں کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ شعیب اپنے دادا سے مل چکے تھے۔  
**۶۸۹۔ عمرو بن عبد اللہ** ان کی کثیف ابواسلمی تھی۔ سہمی ہیں۔ ان کا تذکرہ حرف ہمزہ کے ذیل میں آتا ہے۔

**۶۹۰۔ عمرو بن عبد اللہ** ان کے دادا کا نام صفوان تھا۔ قریش میں سے ہیں۔ یزید بن شیبان سے روایت کرتے ہیں اور ان سے عمرو بن دینار وغیرہ نے روایت کی ہے۔

**۶۹۱۔ عمرو بن عثمان** یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ارجمند ہیں۔ اپنے والد ماجد اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث بیست پر روئے کے بارے میں ہے۔ ان سے مالک بن انس نے روایت کی ہے۔

**۶۹۲۔ عمرو بن مالک** ان کی کثیف ابوقحافہ تھی۔ دور جہالت یعنی زمانہ قبل اسلام کے افراد میں سے ہیں۔ مسلم شریف میں حدیث کسوف اور باب النصب میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے

ان کا تذکرہ ملتا ہے۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ یہ وہی شخص ہے جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ یہ جہنم میں اپنا بانس گھسیٹتا ہوا جا رہا ہے۔ لیکن مشورہ یہ ہے کہ وہ شخص جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا تھا وہ عمرو بن لُحی ہے۔ لُحی کا نام ربیع بن حارث ہے اور عمرو کے بیٹے کا نام خزاعہ ہے۔

۶۹۳۔ عمرو بن میمون | دو جہالت اور اسلام دونوں ادوار دیکھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں ہی مسلمان ہو گئے تھے۔ لیکن زیارت نبوی سے مشرف نہ ہو سکے۔ کوفہ کے اجلہ تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب، حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے اسحاق نے روایت کی ہے۔ ۳۷۷ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۹۴۔ عمرو بن واقد | دمشق کے رہنے والے ہیں یونس بن میسرہ اور کئی محدثین سے سماعت حدیث کی اور ان سے ہشام بن عمار اور فضیل نے روایت کی ہے۔ محدثین ان کو روایت کے معاملہ میں متروک قرار دیتے ہیں۔

۶۹۵۔ ابو عمیر بن انس | دادا کا نام مالک تھا۔ ان کا نام عبداللہ بھی بتایا گیا ہے۔ اپنے والد کے بھائیوں سے روایت کرتے ہیں۔ کم طرنا بسین میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے والد حضرت انس کی وفات کے بعد عرصہ دراز تک زندہ رہے۔

۶۹۶۔ عوف بن وہب | وہب کے صاحبزادے ہیں۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ وہب کی کنیت ابو جحیفہ تھی۔

۶۹۷۔ عیسیٰ بن یونس | دادا کا نام اسحاق تھا۔ قومی قربت حافظ کے مالک تھے۔ عبادت و ریاضت میں شہرت یافتہ لوگوں میں اعلیٰ مقام کے حامل تھے۔ اپنے والد اور اعش کے علاوہ بہت سے محدثین سے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں دوسرے حضرات کے علاوہ محمد بن سلمہ جلیلیہ محدث بھی شامل ہیں۔ ان کے معذرات میں یہ بات شامل تھی کہ جو ایک سال جہاد میں شرکت فرماتے اور ایک سال حج بیت اللہ کو جاتے تھے۔

## تابعات

۶۹۸۔ عمرہ بنت عبدالرحمن | عبدالرحمن بن سعید نزارہ کی صاحبزادی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیرِ کفالت تھیں۔ آپ نے ہی ان کی تربیت کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ بہت سی احادیث ان سے مروی ہیں۔ یہ صحابہ سے بھی روایت کرتی ہیں۔ تابعی خواتین میں بڑی شہرت کی حامل ہیں۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ انھوں نے ۱۳۰ھ میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔

## کفار وغیرہ

۶۹۹۔ العاص بن وائل | ہر قسم سے تعلق تھا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کے بیٹے ہیں۔ عاص نے



دور رسالت پایا لیکن ایمان کی دولت سے محروم رہا۔ اس نے وصیت کی تھی کہ اس کی جانب سے سو غلام آزاد کیے جائیں۔ باب الوصایا میں اس کا تذکرہ آتا ہے۔

۴۰۳۔ عبد اللہ بن ابی عبد اللہ بن ابی منافقین کا سردار تھا۔ اس کے بیٹے کا نام بھی عبد اللہ ہے۔ یہ ابی بن سلول کا بیٹا ہے سلول خزاعہ میں سے ایک عورت کا نام ہے جو ابی کی بیوی تھی۔ یہ

۴۰۴۔ عقید بن ربیعہ یہ مشرک تھا۔ اس کو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ بدر میں واصل ہنم کیا تھا۔

## غین صحابہ

۴۰۵۔ حضرت غضیف بن الحارث ابواسماء کنیت تھی۔ شام کے رہنے والے تھے۔ عہد رسالت پایا۔ ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ لیکن خود فرماتے ہیں کہ میری پیدائش دور رسالت میں ہوئی۔ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصافحہ کا شرف نصیب ہوا۔ اور بیعت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ حضرت عمر فاروقی اور حضرت ابو ذر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں کھول اور سلیم بن عامر شامل ہیں۔ غضیف میں غین مضموم اور ضاد مفتوح ہے۔ شامی میں ثا مضموم اور ییم غیر مشدّد ہے۔

۴۰۶۔ حضرت غیلان بن سلمہ بنو تقیف کے تعلق تھا طاقت کی فتح کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے لیکن ہجرت نہیں کی۔ بنو تقیف کے سربراہ آدرہ افراد میں شمار کیے جاتے تھے۔ جہنم شاعر تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت کے آخری ایام میں وفات پائی۔ حضرت عبد اللہ بن عمر اور عروہ ابن غیلان وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

## تابعین

۴۰۷۔ غالب بن ابی غیلان ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ خطاف القحطان کے بیٹے تھے۔ بصرہ وطن مالون تھا۔ بکر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے۔ اور حمزہ بن ربیعہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۴۰۸۔ ابو غالب حمزہ بن سلمہ تھا۔ لیکن کنیت سے زیادہ شہرت پائی۔ بخرباہ سے تعلق تھا۔ حضرت عبد اللہ حضرمی کے آثار کردہ تھے۔ محکم شام میں ابو امامہ سے ملاقات ہوئی اور ان سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن حبیبہ اور حماد بن زید کے نام ملتے ہیں۔

۴۰۹۔ غریب بن عیاش داحم بن الاسقع سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار شامی محدثین میں ہوتا ہے۔ غریب میں غین مفتوح اور طاء مکسور ہے۔

## فء صحابہ

۷۷۔ حضرت یحییٰ بن عبداللہ بن عمار سے تعلق تھا۔ اپنی قوم کے وفد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ وہب بن متیر نے ان سے روایت کی ہے۔ یحییٰ میں فاء مضموم اور یم مفتوح ہے۔

۷۸۔ حضرت فروہ بن میک مرادی غطفانی ہیں۔ یمن کے رہنے والے تھے۔ ۹ھ میں زیارت نبوی سے مشرف اور اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ اپنی قوم کے سربراہ اور وہ اشخاص میں سے ہیں۔ بہترین شاعر تھے۔ میک میں میم مضموم اور سین مفتوح ہے۔

۷۹۔ حضرت فروہ بن عمرو بیاضی اور انصاری ہیں۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شرکت کی۔ ابو حازم غار نے ان سے روایت کی ہے۔

۸۰۔ حضرت فضالہ بن عبید ادوی انصاری ہیں۔ سب سے پہلے غزوہ احد میں شرکت کی۔ اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے۔ بیعت رضوان کے موقع پر شرف بیعت حاصل کرنے والوں میں شامل تھے۔ دمشق میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ جس دور میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مخالفین سے نبرد آزما تھے تو یہ قاضی کے منصب پر فائز رہے۔ حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ ان سے ان کے غلام میسرہ اور اس کے علاوہ بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ فضالہ میں فاء اور ضاد مفتوح ہیں۔ عبید میں عین مضموم ہے۔

۸۱۔ حضرت فضل بن عباس یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ غزوہ خنین میں شریک ہو کر ان مجاہدین میں شامل رہے جنہوں نے افراتفری کے موقع پر استقامت کا ثبوت دیا تھا۔ مجتہد و دواع کے موقع پر بھی موجود تھے۔ پھر شام کی طرف جہاد میں شرکت کی غرض سے تشریف لے گئے۔ ۱۵ھ میں اردن میں عمرو اس کے طاعون میں اکیس سال کی عمر میں شہادت پائی۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ ان کی شہادت جنگ یرموک کے موقع پر ہوئی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں جناب عبداللہ بن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام شامل ہیں۔

۸۲۔ فیروز الدیلمی قبیلہ حمید میں قیام پذیر ہو گئے تھے اسی وجہ سے انہیں حمیری کہا جاتا ہے۔ اصل میں فارسی النسل تھے۔ یمن کے شرمناک رہنے والے تھے۔ ایک وفد کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ اسود غسی گذاب (یمن میں نبوت کا دعویٰ کرنے والا) کو کفر کو دار تک پہنچانے میں پیش پیش تھے۔ وہ انہیں کے باغیوں قتل ہوا۔ اس کارنامہ کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دورانِ علالت ملی تھی۔ حضرت فیروز کے صاحبزادے ضحاک الد عبداللہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔ غسی میں عین مفتوح، نون ساکن اور سین مکسور ہے۔



## صحابیات

۷۱۳۔ **فاطمۃ الکبریٰ** | یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ اُم المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ ہیں۔ ان کے بارے میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ جتنی عورتوں کی سردار ہیں رمضان ۱۲ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مقدس آئین۔ رخصتی ذی الحجہ ۱۳ میں ہوئی۔ آپ کی چھ اولادیں ہوئیں جن کے اسمائے گرامی امام حسن، امام حسین، حسن، زینب، ام کلثوم، اور زقیہ ہیں۔ اٹھائیس سال کی عمر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے چھ ماہ بعد انتقال فرمایا۔ غسل حضرت علی نے دیا۔ حضرت عباس سے نماز جنازہ پڑھائی اور رات کے وقت تدفین عمل میں آئی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حسین کربلا کے علاوہ اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ سے روایت کی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ فاطمہ الزہراء سے زیادہ راست گو کسی دوسرے کو نہیں پایا۔ انھوں نے مزید فرمایا کہ ایک مرتبہ میرے اور فاطمہ کے مابین شکر رنجی ہوئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ اس معاملہ میں حضرت فاطمہ ہی سے معلومات حاصل کریں کیونکہ وہ غلط بیانی نہیں کرتیں۔

۷۱۴۔ **حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش** | یہ ابو حبیش کی صاحبزادی ہیں۔ قریش کی بنو اسد شاخ سے تعلق رکھتی ہیں۔ استخاضہ میں مبتلا تھیں (جس کے سائل ان کے ذریعہ حاصل ہوئے)۔

عروہ بن زبیر اور ام سلمہ نے ان سے روایت کیا ہے۔ ان کے شوہر کا نام حبش تھا۔ حبش کی تصغیر ہے۔  
۷۱۵۔ **حضرت فاطمہ بنت قیس** | سے ہیں۔ نیک سیرت، صاحب عقل و فہم اور با کمال خاتون تھیں۔ پہلے حضرت ابو عمرو بن حفص کے مقدس تھیں۔ جب انھیں طلاق دے دی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نکاح اسامہ بن زید سے کر دیا۔

۷۱۶۔ **حضرت ام فروہ** | انھار یہ ہیں۔ زبیر بنت عوف اور سمیت کا شرف نصیب ہوا۔ قاسم بن سنان نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۷۱۷۔ **انقریجہ بنت مالک** | ان کے دادا کا نام سنان تھا۔ یہ حضرت ابو سعید خدری کی ہمیشہ میں بیعت بھانوں کے موقع پر موجود تھیں۔ اور اس واقعہ کی راوی بھی ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل مدینہ میں شہرت کی حامل ہیں۔ ان سے روایت کرتے والوں میں حضرت زینب بنت کعب، بن عمرو کے نام شامل ہیں۔ فریجہ میں فاء مضوم اور داء مفتوح ہے۔

۷۱۸۔ **حضرت اُم الفضل** | ان کا نام بایہ بنت حارث ہے جو عمار سے تعلق رکھتی تھیں۔ حضرت عباس بن عبد المطلب کی بیوی تھیں۔ حضرت عباس کی اکثر اولاد انھیں کے بطن سے تھی۔ اُم المؤمنین حضرت سیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ عورتوں میں حضرت خدیجہ کے بعد اسلام لانے والی پہلی خاتون ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث کی روایت کرتے والی ہیں۔

## تابعین

۷۱۹۔ **قراقصہ بن عمیر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تعلق تھا مدینہ منورہ کے طبقہ اول کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت عثمان

قاسم بن محمد وغیرہ شامل ہیں۔ قراقصہ میں دونوں قاء اور راء مفتوح ہیں۔ بعض حضرات نے پہلی قاء مفتوح پڑھی ہے۔ ابن حبیب لکھتے ہیں کہ عربی لغت کے مطابق اسم قراقصہ مضموم القاء ہے مگر قراقصہ بن اخص اس قاء عدہ سے مستثنیٰ ہیں۔ لہذا قراقصہ بن عمیر میں قاء مفتوح ہو گی۔ علماء لغت کے مطابق یہاں قاء مضموم پڑھی جائے گی۔

۷۲۰۔ **ابن الفرق** ان کا نام احمد بن زکریا بن فارس ہے۔ صاحب تصانیف ہیں اور ماہرین لغت میں شمار ہوتے ہیں۔ لغت کی کتاب محل مرتب کی۔ صاحب علم اور یکتائے روزگار تھے۔ بلاذری

کے دوران قیام افغان العلم، طرقت الکتابت والشعر اور مرتب کیں ان کے والد کو فراس اور الفراسی کہا جاتا ہے ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ زیارت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شرف نصیب ہوا۔

۷۲۱۔ **قروہ بن نوفل** جو اسحٰج میں سے ہیں۔ کوفیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے والد سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابواسحاق ہمدانی اور ہلال بن راسف وغیرہ شامل ہیں۔

## تابعات

۷۲۲۔ **فاطمہ صغریٰ** قریش کے خاندان بنو ہاشم کے چشم و چراغ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ ان کا نکاح امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے جناب حسن ثانی کے ساتھ ہوا تھا۔

ان کی وفات کے بعد نکاح ثانی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے جناب عبداللہ عمرو کے ساتھ ہوا۔

## قاف صحابہ

۷۲۳۔ **حضرت قبصہ بن ذویب** یہ بنو خزاعہ میں سے ہیں۔ ہجرت کے پہلے سال ولادت ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ ولادت کے بعد انھیں خدمت نبوی میں لایا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا کی۔ اس دعا کا ثمرہ یہ ملا کہ یہ اپنے دور کے بڑے فقیہ اور صاحب علم و رفعت ہوئے۔ ابوالزناد نے کہا ہے کہ مدینہ طیبہ کے چار فقیہ مشہور ہیں ابن مسیب، قروہ بن زبیر، عبداللہ بن مروان اور قبصہ۔

ابن عبدالبر انہیں صحابہ میں شمار کرتے ہیں۔ جبکہ بعض حضرات نے انہیں شام کے دوسرے درجہ کے تابعین میں شامل کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ، ابو الدرداء اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔



امام زہریؒ اور دوسرے محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ ۸۶ میں انتقال ہوا۔ قبصیہ میں قاف مفتوح اور باد کسور ہے۔ ذوقِ زُہد کی تصنیف ہے۔

۴۴۔ حضرت قبصیہ کن محارق میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کے صاحبزادے قطن کے علاوہ ابو عثمان ہندی وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ محارق میں سیم مضموم ہے۔

۴۵۔ حضرت قصبیہ بن وقاصؓ میں شمار ہوتے ہیں۔ صالح بن عبید نے ان سے روایت کی ہے۔  
 وقاص سلمیٰ کے صاحبزادے ہیں۔ بصرہ میں اقامت گزرتے ہوئے کی وجہ سے بصریوں

۷۲۶۔ حضرت قساوہ بن نعمانؓ میں شریک ہوئے۔ ان سے ابن کے ہاں شریک بھائی ابو سعید خدریؓ اور ان کے بیٹے عمرؓ نے روایت کی ہے۔ پندرہ سال کی عمر میں ۲۳ھ کے اندر انتقال ہوا۔ صاحب فضل صحابہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی نماز جنازہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔

۷۶۶۔ حضرت ابو قحافہ میں شمار ہوتے تھے۔ باختلاف روایت ۸۴ھ میں مدینہ منورہ کے اندر انتقال ہوا بعض مؤرخین نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ستر سال کی عمر ہونے کے باوجود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تمام محاربات میں شریک رہے۔ انہوں نے نام کی بجائے کنیت سے زیادہ شہرت پائی۔ ربیع میں راجا اور عین دوفول کمور کیا۔ عثمان بن عامر نام ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد ہیں۔ ان کے باپ سے حضرت ابو قحافہ میں تفصیل ذکرِ حروف میں پہلے آچکا ہے۔

۷۲۹۔ حضرت قدامر بن عبد اللہؓ میں سکونت پذیر ہو گئے اور ہجرت نکلی۔ حجۃ الوداع کے موقع پر حاضر تھے۔ لیکن اپنے قافلہ کے ساتھ بدر میں رک گئے تھے۔ امین بن ناکل وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ قدامر میں قاف مضموم ہے۔

۲۰۔ حضرت قدامر بن منطعون کی طرف ہجرت کی۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے۔ قریش کی محی شاخ سے تعلق تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر کے ماموں میں۔ ملک حبشہ مضموم ہے۔

عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عامر نے ان سے روایت کی ہے۔ اڑھتھ سال کی عمر میں ۳۳ھ میں انتقال فرمایا۔

۴۱۔ حضرت قرقطہ بن کعبؓ میں شرکت کی۔ صاحبِ علم و فضل صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں کوفہ کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ حضرت علیؓ کے ساتھ تمام محاربوں میں شریک رہے۔ حضرت علیؓ کے درویشوں میں کوفہ میں انتقال ہوا بعضی روایتوں نے ان سے روایت کی ہے۔ قرقطہ میں غارت و رعب اور طاعنوں مفتوح ہیں۔

۳۲۔ حضرت قرہ بن ایاس | ایاس کے صاحبزادے اور مرنے والے۔ بصرہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ ان

سے ان کے صاحبزادے معاویہ کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں کی۔ ازارقہ نے انھیں شہید کر دیا تھا۔ ایاس میں اللہ مسموم ہے۔

۴۳۔ حضرت قطیبہ بن مالک بنو تغلب سے تعلق تھا۔ کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ ان سے زیادہ بن علاقہ ان کے برادر زادہ نے روایت کی ہے۔

۴۴۔ حضرت قیس بن سعد انصار کی خزر ج شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ مشہور صحابی حضرت سعد بن عبادہ کے فرزند ہیں۔ معزز بن بارگاہ نبوی میں سے تھے۔ فاضل و جلیل القدر اور صاحب دار کے اور جنگی معاملات میں صاحب تدبیر لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ اپنی قوم کے سربراہ و زورہ لوگوں میں سے تھے۔ ہجرت نبوی کے بعد انھیں اسدی معاشرہ میں امن عام قائم و برقرار رکھنے والے سربراہ کی حیثیت حاصل تھی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در خلافت میں مصر کے گورنر تھے۔ حضرت علی کی شہادت تک ان کے معاویہ میں رہے۔ بسترہ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ قیس اطلس رداھی کو کچھ سے بے نیازا تھے ان کے علاوہ جناب عبداللہ بن زبیر قاضی شریع اور اصنف بھی اس زمرہ میں شامل تھے۔ لیکن اطلس ہونے کے باوجود یہ بارعب اور حسین تھے۔

۴۵۔ حضرت قیس بن عاصم عاصم کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو قبیصہ تھی۔ ابن عبد البر کہتے ہیں کہ مشہور ہے کہ کنیت ابو علی قیس تھی۔ سترہ میں وفد تبیم کے ہمراہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا کہ یہ تو اہل دبر کے سردار ہیں۔ نہایت مقلند اور بڑبار تھے۔ ان کا علم مشہور تھا۔ بھری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے اور حکیم کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔

۴۶۔ حضرت قیس بن ابی غرزہ غفاری ہیں۔ کوفہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ابو وائل شفیق بن سلمہ نے ان سے روایت کی ہے ان سے ایک ہی روایت تجارت کے بیان میں آئی ہے۔ غرزہ میں نہیں رادراء تینوں مفترج ہیں۔

## صحابیات

۴۷۔ حضرت ام قیس بنت محسن بنو اسد سے تعلق تھا۔ حضرت عکاشہ کی ہمشیرہ ہیں۔ مکہ مکرمہ میں اسلام قبول کر لیا تھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرف بیعت بھی نصیب ہوا اور پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔

۴۸۔ حضرت قبیلہ بن مخزوم بنو تمیم میں سے ہیں۔ ان سے علیہ السلام صاحبزادیاں صفیہ اور وحیہ روایت کرتی ہیں۔ قبیلہ کا شمار صحابیات میں ہوتا ہے۔ یہ صفیہ اور وحیہ کے والد کی دادی تھیں۔ وحیہ اور علیہ عمری گرامر کے مطابق تصغیر کے صیغے ہیں۔



## تابعین

- ۴۳۹۔ قاسم بن عبد الرحمن ملک شام سے تعلق تھا۔ عبد الرحمن بن خالد کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کے والد کا نام امام تھا۔ اپنے والد سے سماعت حدیث کی۔ علاء بن حارث وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ عبد الرحمن بن زید نے کہا ہے کہ میں نے جناب قاسم سے زیادہ صاحب فضل و کمال کسی دوسرے فرد کو نہ پایا۔
- ۴۴۰۔ قاسم بن محمد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ اکابر تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ مدینہ منورہ کے سات مشہور فقہاء میں سے ایک فقیہ ہیں۔ اپنے دور کی صاحب کمال شخصیات میں سے ہیں۔ یحییٰ بن سعید کا کہنا ہے کہ میں کسی ایسی شخصیت سے واسطہ نہ ہوا۔ جس کو ہم قاسم بن محمد کے مقابلے میں فضیلت دیں۔ صحابہ کی ایک جماعت بشمول حضرت عائشہ صدیقہ و حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے بہت سے محدثین نے روایت حدیث کی ہے ستر سال کی عمر میں سلسلہ میں انتقال ہوا۔
- ۴۴۱۔ قبیسہ شرف صحابیت حاصل تھا۔ قبیسہ سے روایت کرنے والوں میں سماک وغیرہ کے نام آتے ہیں۔ طلب میں بار مضوم ہے لیکن صحیح تلفظ کے مطابق بار مفتوح اور لام مکسور ہے۔
- ۴۴۲۔ قتادہ بن دعامہ دعامہ کے بیٹے ہیں۔ ابو الخطاب کنیت اردو کی نسبت حاصل تھی۔ بھارت سے محسوم تھے لیکن قدیمت کا مدّے زبردست قوت حافظہ عطا فرمائی تھی۔ بکر بن عبد اللہ مزیفری نے کہا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ وہ اپنے دور کی زبردست قوت حافظہ رکھنے والی شخصیت کو دیکھے تو اس کو جناب قتادہ کو دیکھنا چاہیے کیونکہ ہم نے ان سے زیادہ قوت حافظہ رکھنے والا کوئی دوسرا نہیں دیکھا۔ خود قتادہ کہتے ہیں جو بات بھی میرے کان ایک مرتبہ سن لی ہے وہی گویا میرے قلب پر گڑھا بات نقش ہو جاتی ہے۔
- ان کا ایک قول اس طرح منقول ہے کہ کوئی قول اس کے مطابق عمل کیے بغیر معتبر نہیں کیونکہ قول کے مطابق عمل بارگاہِ اہل بیت میں مقبول ہوگا۔ عبد اللہ بن مسعود اور حضرت انس وغیرہ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ایوب، شعبہ اور ابو عوانہ وغیرہ شامل ہیں۔ سلسلہ میں وفات پائی۔
- ۴۴۳۔ قطن بن قبیسہ بنو ہلال میں سے ہیں۔ بصریوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ نہایت شریف النفس انسان تھے۔ اپنے والد سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے جلیلان بن علاء نے روایت کی ہے۔ یہ سمستان کے حاکم رہے تھے۔ قطن میں قاف اور طاء مفتوح ہیں۔
- ۴۴۴۔ ابن قطن عبد العزیز نام ہے۔ دیر جاہلیت کا آدمی ہے۔ اس کا تذکرہ دجال کے باب میں آتا ہے۔
- ۴۴۵۔ قعقاع بن حکیم مدینہ منورہ کے مشہور تابعین میں سے ہیں حضرت جابر بن عبد اللہ اور ابو یونس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی اور ان سے سعید بن جبیر اور محمد بن جملان وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۴۶۔ ابو قلابہ | ان کا ام گرامی عبداللہ ہے۔ خاندان بنو جرم میں سے مشہور تابعی ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ ابو بکر سختیالی فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ابو قلابہ نہایت عقل مند اور زبردست فقیہ ہیں۔ ملک شام میں ۱۰۶ھ میں انتقال ہوا۔ جری میں جیم مفتوح ہے۔

۴۷۔ قیس بن ابی حازم | احمی بجلی ہیں۔ دور جاہلیت بھی دیکھا اور بعد میں مشرف بہ اسلام ہو کر جب خدمت نبوی میں بیعت کے لیے حاضر ہوئے تو اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے خالق حقیقی سے جاملے تھے۔ اس لیے جناب قیس کو شرف صحابیت حاصل نہ ہو سکا۔ کوفہ کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ بعض لوگ انھیں زیارت نبوی سے مشرف نہ ہونے کے باعث زمرہ صحابہ میں شمار کرتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف کے علاوہ عشرہ مبشرہ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف حاصل کیا۔ قیس کے علاوہ اور کوئی تابعی ایسا نہیں جس نے عشرہ مبشرہ میں سے نو صحابیوں سے روایت حدیث کی ہو۔ جنگ نہروان میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شریک ہوئے۔ ایک سو سال سے زائد عمر میں ۹۸ھ میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔

۴۸۔ قیس بن عبادہ | بصرہ کے رہنے والے تھے۔ تابعین کے طبقہ اولیٰ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے روایت کرتے ہیں۔

۴۹۔ قیس بن کثیر | ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت حدیث کی جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں داؤد بن حمیل وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

امام ترمذی نے ان کی روایت کی اس طرح تخریج کی اور فرمایا کہ ہم سے یہ حدیث محمود بن خراش نے بیان کی حالانکہ یہ حدیث کثیر بن قیس کے حوالہ سے ہے مگر قیس بن کثیر کے حوالہ سے۔ اسی طرح امام ابو داؤد نے ان کا نام کثیر بن قیس بیان کیا ہے۔ امام بخاری نے ان کا تذکرہ کثیر کے باب میں کیا ہے۔ قیس کے باب میں نہیں کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ نام قیس بن کثیر نہیں بلکہ کثیر بن قیس ہے۔

۵۰۔ قیس بن مسلم | بنو جہیل سے تعلق تھا۔ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ سعید بن جبیر وغیرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ امام ترمذی اور شعبہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ۱۲۰ھ میں انتقال فرمایا۔ جدلی میں جیم اور دال مفتوح ہیں۔

## کفار وغیرہ

۵۱۔ قزمان | یہ وہ شخص ہے جس نے منافقت کے ساتھ اسلام کا اظہار کیا تھا۔ اس کا ذکر باب معجزات میں ہے۔ غزوہ حنین میں مسلمانوں کے ساتھ کفار سے بڑے زور و شور کے ساتھ لڑا جب لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اس کی شجاعت کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا اچھی طرح سمجھ لو اللہ تعالیٰ



اپنے دین کی تائید فاسق و فاجر شخص سے بھی کرا دیتا ہے اور یقین سے سمجھ لو کہ یہ شخص دوزخی ہے۔

## کاف صحابہ

۴۵۲۔ حضرت ابوبکرؓ ان کا نام عمرو تھا اور سعد کے صاحبزادے ہیں۔ جو فار سے تعلق رکھتے تھے۔ شام میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ ان سے سالم بن ابی الجعد اور نعیم بن زید نے روایت حدیث کی ہے۔

۴۵۳۔ حضرت کثیر بن صلت ان کے دادا کا نام سعد کثیر تھا۔ خاندان کندہ میں سے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارک میں ان کی ولادت ہوئی۔ پہلے ان کا نام تلیل تھا جس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبدیل فرما کر کثیر رکھا۔ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۴۵۴۔ حضرت کرکہ ان کے بعض غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامان کی نگرانی کرتے رہے۔ ان کا تذکرہ باب غلبہ میں آتا ہے۔ کرکہ میں دونوں کاف مفتوح اور مکہ دونوں طرح پڑھے گئے ہیں۔

۴۵۵۔ حضرت کعب بن عجرہ کو قدیم اقامت پذیر تھے۔ پچھتر سال کی عمر میں ۱۱ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ ان سے صحابہ و تابعین کی کثیر تعداد نے روایت حدیث کی ہے۔

۴۵۶۔ حضرت کعب عمرو قبیلہ انصار کی شاخ بنو سلیم سے تعلق تھا۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں موجود تھے۔ انھوں نے معرکہ بدر میں عباس بن عبد المطلب کو گرفتار کیا تھا۔ مدینہ منورہ میں ۱۵ھ میں وفات پائی۔ ان سے ان کے صاحبزادے عمار اور حنظلہ بن تیس نے روایت حدیث کی ہے۔

۴۵۷۔ حضرت کعب بن عیاض اشجری ہیں۔ ان کا شمار ثنائیوں میں ہوتا ہے۔ ان سے حضرت حابر بن عبد اللہ اور جبیر بن نفیر نے روایت کی ہے۔ عیاض میں عین مکسور ہے۔

۴۵۸۔ حضرت کعب بن مالک انصار کی خزرجی شاخ سے تعلق تھا۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں موجود تھے۔ یہ یثربی نہیں کہ غزوہ بدر میں شرکت کی یا نہیں۔ غزوہ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ یہ بارگاہ رسالت کے شعراء میں سے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ان تین صحابہ میں سے ہیں جو غزوہ تبوک میں شرکت نہ کر سکے۔ جن کے نام کعب بن مالک، ہلال بن امیہ، مرارہ بن ربیعہ ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ستر سال کی عمر میں ۱۵ھ میں وفات پائی۔ عمر کے آخری ایام میں بصارت سے محروم ہو گئے تھے۔

۴۵۹۔ حضرت کعب بن مرہ بنو سلیم سے تعلق تھا۔ ملک شام میں اردن کے مقام پر اقامت پذیر تھے اور اور وہاں ۱۵ھ میں وفات پائی۔ ان سے کچھ محدثین نے روایت کی ہے۔

۴۶۰۔ حضرت کلاہ بن حنبل ان کے صاحبزادے ہیں۔ خاندان اسلم میں سے ہیں۔ صفوان بن امیہؓ کے

ماں شریک بھائی ہیں۔ معمر بن حبیب کے غلام تھے۔ انھوں نے ان کو بازار عکاظ میں یمن والوں سے خریدا تھا اور اپنا حلیف بنالیا تھا اور ان کی شادی بھی کرادی۔ وقت آخر تک مکہ معظمہ میں رہائش پذیر رہے۔ عبد اللہ بن صفوان نے ان سے روایت کی ہے۔ کلمہ میں کاف اور لام دونوں مفتوح ہیں۔

## صحابیات

۴۱۔ حضرت کبیرہ بنت کعب | ان کے دادا کا نام مالک تھا۔ عبد اللہ بن ابی قتادہ کی بیوی ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث بی کے جھوٹے کے بارے میں ہے۔ روایت حدیث ابو قتادہ سے کرتی ہیں اور ان سے حمیدہ بنت عابد بن رفاعہ نے روایت کی ہے۔

۴۲۔ حضرت ام کرز | خاندان بنو کعب اور قبیلہ خزاعہ میں سے ہیں۔ مکہ معظمہ کی رہنے والی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت سے احادیث کی روایت کرتی ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں عطاء اور مجاہد شامل ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث عقیقہ کے بارے میں ہے۔ کرز میں کاف مضمر ہے۔

۴۳۔ حضرت کریمہ بنت ہمام | ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت حدیث کرتی ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث خضاب کے بارے میں ہیں۔

۴۴۔ حضرت کثوم بنت عقبہ | عقبہ بن ابی معیط کی صاحبزادی ہیں۔ مکہ معظمہ میں مسلمان ہو گئیں تھیں۔ شادی سے قبل ہی پیادہ یا ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئیں اور حضرت زید بن حارثہ سے

عقد کیا۔ غزوہ موتہ میں ان کی شہادت کے بعد حضرت زبیر بن العوام سے نکاح ثانی کیا۔ جب انھوں نے طلاق دے دی تو حضرت عبدالرحمن بن عوف کے نکاح میں آئیں۔ ان سے دو بیٹے ابراہیم اور حمید پیدا ہوئے۔ حضرت ابن عوف کی وفات کے بعد حضرت عمرو بن العاص سے نکاح کر لیا۔ شادی کو ایک ماہ گزرا تھا کہ خود اس جہان فانی سے رخصت ہو گئیں۔ یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں شریک بن تھیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے حمید نے روایت حدیث کی ہے۔

## تابعین

۴۵۔ کثیر بن عبد اللہ | سلسلہ نسب اس طرح ہے کثیر بن عبد اللہ بن عمر بن عوف مدینی۔ اپنے والد عبد اللہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ مروان بن معاویہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۴۶۔ کثیر بن قیس | ان کی شخصیت کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک کثیر بن قیس ہیں اور بعض کے نزدیک قیس بن کثیر۔ ان کا تذکرہ حرف قاف میں آچکا ہے۔

۴۷۔ کریم بن ابی مسلم | یہ حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آزاد کردہ ہیں۔ ان سے لوگوں کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔

۴۸۔ ابو کریم بن محمد | دادا کا نام علاء تھا۔ کوفہ میں اقامت پذیر تھے۔ ہمدانی و کوفی ہیں۔ حضرت ابو بکر بن



عباس سے سماعت حدیث کی۔ ان سے امام بخاری اور امام مسلم نے احادیث نقل کی ہیں۔  
**۷۹۔ کعب الاحبار** | ان کی کنیت ابو اسحاق تھی۔ والد کا نام مانع تھا۔ قبیلہ حمیر سے تعلق رکھتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دور پایا لیکن زیارت سے مشرف نہ ہو سکے۔ حضرت عمر کے دور خلافت میں مسلمان ہوئے۔ حضرت عمر، صہیب، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی کے دور خلافت میں ان کے مقام پر مسلمانوں میں وفات پائی۔

## لام — صحابہ

**۷۸۔ حضرت ابولبابہ** | ان کا نام رفاعہ ہے عبداللہ کے صاحبزادے ہیں۔ نام کی بجائے کنیت سے زیادہ شہرت حاصل کی۔ نقباء بارگاہ رسالت میں سے تھے۔ بیعت عقبہ، غزوہ بدر اور اس کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شریک تھے۔ ان کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر انھیں عرینہ مؤثرہ کا حاکم مقرر کیا گیا تھا۔ اس لیے غزوہ بدر میں شرکت سے قاصر رہے۔ دوسرے خاندان بدر کی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا حصہ بھی مال غنیمت میں منقرض فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ ان سے ابن عمر اور نافع وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

**۷۷۔ حضرت بلید بن ربیعہ** | بنو عامر میں سے ہیں۔ جس سال ان کی قوم کا وفد جو جعفر بن کلاب کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت یہ بھی خدمت نبوی میں حاضر تھے۔ اسلام لانے سے قبل اپنی قوم کے معزین میں شمار ہوتے تھے۔ اسلام لانے کے بعد بھی انھیں اسلامی معاشرہ میں اعزاز و اکرام حاصل رہا۔ شاعری کا ذوق رکھتے تھے۔ کوفہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ سترھ میں ایک سو چالیس یا ایک سو ستادہ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کی عمر کے بارے میں مؤرخین کے اور بھی اقوال منقول ہیں۔ یہ طویل العمر اشخاص میں سے ہیں۔

**۷۶۔ حضرت ابن التنبیہ** | عبداللہ نام تھا۔ نام کی بجائے کنیت سے زیادہ شہرت پائی۔ ان کا تذکرہ صدقات کی وصولی کے باب میں آتا ہے۔ تنبیہ میں لام مضموم، تاء مفتوح، باء مکسور اور باء مشدوب ہے۔

**۷۵۔ حضرت لقمان بن باعورا** | حضرت ابوب علیہ السلام کے بھانجے یا خالہ زاد بھائی ہیں۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کے دور رسالت میں موجود تھے اور انھیں سے علم بھی حاصل کیا تھا۔ بنی اسرائیل کے قاضی تھے۔ ان کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ ہمیشہ غلام تھے۔ اور صہری سولہاں کے مقام خوب کے رہنے والے تھے۔ ان کی نبوت کے بارے میں اختلاف ہے۔ حکمت الہیہ مسلم ہے۔ اور یہی وجہ شہرت ہے ان کا تذکرہ کتاب الرقائق میں آیا ہے۔

**۷۴۔ حضرت لقیط بن عامر** | ان کے دادا کا نام صبرہ تھا۔ حضرت لقیط کی کنیت ابو زین تھی۔ خاندان جو عقیل

سے تعلق تھا۔ مشہور صحابی ہیں اور اہل طائف میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے عاصم اور ابن عمرو وغیرہ نے روایت کی ہے۔ لفظ میں لام مفتوح اور قاف کسور ہے۔ صبرہ میں صاد مفتوح اور با کسور ہے۔

## صحابیات

۴۴۵۔ حضرت لیلیٰ بنت حارث | اُم الفضل کنیت تھی یہ حضرت عباس کی بیوی ہیں ان کا تذکرہ صرف خاء کے تحت آچکا ہے۔

## تابعین

۴۴۶۔ ابن لہیعہ | عبد اللہ نام تھا اور دوسری کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ مشاہیر فقہاء میں سے ہیں۔ مصر میں قاضی کے منصب پر فائز تھے۔ عطاء بن ابی سلیٰ، ابن ابی ملیکہ ابرج اور عمرو بن شعیب وغیرہ سے سماعت حدیث کی اور ان سے یحییٰ بن بکیر اور قتیبہ المقرئ وغیرہ روایت حدیث کرتے ہیں۔ محدثین نے انھیں روایت حدیث کے سلسلہ میں ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا کہ میں نے مصر میں کوئی شخص کثرت روایت حدیث اور قوت حافظہ میں ابن لہیعہ جیسا نہیں دیکھا۔ ۳۸۴ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

۴۴۷۔ لیث بن سعد | ان کی کنیت ابو الحارث تھی۔ مصر کے فقہاء میں شمار ہوتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ خالد بن ثابت انہی کے آغا و کردہ ہیں۔ ۳۸۳ھ میں مصر کے نشیبی علاقہ کے کسی گاؤں میں ولادت ہوئی۔ ۳۸۴ھ میں بغداد گئے۔ یہاں عباسی خلیفہ منصور نے مصر کا گورنر مقرر کرنا چاہا تو انکار کر کے معافی طلب کر لی۔ یحییٰ بن بکیر کا قول ہے کہ میں نے لیث بن سعد سے زیادہ کامل کسی اور شخص کو نہیں پایا۔ قتیبہ بن سعید فرماتے ہیں کہ لیث ہر سال بیس ہزار دینار کا غلہ تقسیم کرنے کے لیے حریہ سننے لگتے۔ ان پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی تھی۔ شعبان ۳۸۵ھ میں وفات پائی تھی۔

۴۴۸۔ ابن ابی سلیٰ | ان کا نام قاسم، عبد الرحمن اور یسار بتایا گیا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت کے چوتھے سال مقام جلیل میں ولادت ہوئی۔ کوئی تابعین کے طبقہ اول میں شمار کیے جاتے ہیں۔ بہت سے صحابہ سے سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد بھی کثیر ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث اہل کوفہ کے یہاں مروج ہیں۔ محدثین کی اصطلاح کے مطابق جب صرف ابن ابی سلیٰ کہا جاتا ہے تو اس سے مراد ان کے صاحبزادے محمد ہوتے ہیں۔ اور وہ بھی ابن ابی سلیٰ ہی سے مشہور ہیں۔ یہ کوفہ میں قاضی کے منصب پر فائز تھے۔ مشہور امام اور صاحب دلائل ہیں۔ محمد کی پیدائش ۳۳ھ میں ہوئی۔ ۳۸۴ھ میں وفات پائی۔ عبد الرحمن قاسم کی وفات ۳۸۳ھ میں شہر بصرہ میں ثوب کر ہوئی۔



## کفار وغیرہ

- ۷۷۹۔ **لبید بن اعصم** | بنو زریق کا فرد تھا۔ یہ یہودیوں کا حلیف تھا۔ اس کا ذکر سحر کے سلسلہ میں باب المعجزات میں آتا ہے۔
- ۷۸۰۔ **ابو لہب** | کتاب الفتن میں ہے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چچا ہے۔ زمانہ جاہلیت کے افراد میں سے ہے۔ اس کا ذکر

## مہم صحابہ

- ۷۸۱۔ **حضرت ماعز بن مالک** | اسلمی ہیں لیکن مدنی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے حدیث میں شہداء کیا گیا تھا۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ نے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔ ان کا نام غریب اور لقب ماعز بتایا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے انھیں جنت کی نروں میں دوڑتے ہوئے دیکھا ہے۔
- ۷۸۲۔ **حضرت مالک بن اوس** | ان کے جد امجد کا نام حدیثان تھا۔ بصرہ میں اقامت پذیر تھے۔ ان کے صحابی ہونے کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے۔ حافظ ابن عبد البر نے انھیں صحابی ثابت کیا ہے لیکن ابن مندہ نے اس کی مخالفت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کم اور صحابہ کے ذریعے زیادہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عشرہ مبشرہ صحابہ کرام سے بکثرت روایت کرتے ہیں۔ ان سے امام ترمذی، عکرمہ اور محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ۲۷۷ھ میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی۔

- ۷۸۳۔ **حضرت مالک بن تميم** | ان کی کنیت ابو الہیثم تھی۔ بیعت عقبہ میں موجود تھے۔ تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ۲۷۷ھ میں مدینہ منورہ میں حضرت عمر کے دور خلافت میں انتقال ہوا۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ جنگ صفین میں جام شہادت نوش کیا۔ ان کے بارے میں اس کے علاوہ اور بھی اقوال ملتے ہیں۔ ہیثم میں ہار مفتوح، یاء ساکن اور ثناء مفتوح ہے۔ تميمان میں ثناء مفتوح اور یاء مشدود ہے۔

- ۷۸۴۔ **حضرت مالک بن حویرث** | یثربی نسبت رکھتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور میں روز تک حاضری کے شرف سے مشرف ہوئے۔ بعد میں بصرہ میں اقامت پذیر ہو گئے۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ اور ابونعلاہ وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ۲۷۷ھ میں بصرہ میں انتقال فرمایا۔

- ۷۸۵۔ **حضرت مالک بن ربیعہ** | ابواسید کنیت تھی۔ انھوں نے کنیت کے ذریعے شہرت پائی۔ ان کا تذکرہ حروف

الف میں آچکا ہے۔

۷۸۷۔ حضرت مالک بن صعصعہ | مدینہ طیبہ کے باشندے تھے۔ خاندان بنو مالان سے تعلق تھا۔ بعد میں بصرہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ ان سے بہت کم احادیث مروی ہیں۔

۷۸۸۔ حضرت ابو مالک بن عاصم | ان کا نام کعب تھا۔ عاصم کے صاحبزادے اور اشعری ہیں۔ امام بخاری نے تاریخ میں اور دوسرے محدثین نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ان سے عبد الرحمن

بن غنم کی روایت میں امام بخاری نے بطور شک فرمایا ہے کہ ہم سے ابو مالک یا ابو عامر نے حدیث بیان کی لیکن حدیث کا بیان ہے کہ یہاں ابو مالک ہی صحیح ہے۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں انتقال ہوا۔

۷۸۸۔ حضرت مالک بن قیس | ان کی کنیت ابو صرہ تھی۔ ان کا تذکرہ حوف صادم میں آچکا ہے۔

۷۸۹۔ حضرت مالک بن یسار | سکونی اور عوفی نسبت حاصل تھی۔ شامیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ان سے ابو یوسف نے روایت کی ہے۔ سکونی میں

سین مفتوح ہے۔

۷۹۰۔ حضرت مالک بن ہبیرہ | ان کا تعلق بؤکنذہ سے تھا۔ بعض مؤرخین نے شامیوں میں شمار کیا ہے جبکہ بعض بصریوں میں شمار کرتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت میں فوج کے

امیر مقرر ہوئے اور دم کی جنگ میں اسلامی لشکر کی قیادت انھیں کے سپرد تھی۔ ان سے روایت کرتے والوں میں مرثد ابن عبد اللہ وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔ مرثد میں یم مفتوح ہے۔

۷۹۱۔ حضرت مجاشع بن مسعود | مسعود کے صاحبزادے اور اسلمی ہیں۔ انھوں نے جنگ جمل میں جام شادوت نوش کیا۔ ان کی روایت کردہ حدیث بصرہ میں مشہور ہیں۔ ان سے ابو عثمان خندی

نے روایت حدیث کی ہے۔

۷۹۲۔ حضرت مجح بن جاریہ | انصاری مدنی ہیں۔ مسجد ہزار کے واقعہ میں جاریہ بھی منافقین میں شریک تھے۔ لیکن مجح کی روش درست تھی۔ حضرت ابن مسعود نے ان سے نصف قرآن کریم کی تعلیم

حاصل کی تھی۔ ان سے ان کے بھتیجے عبد الرحمن بن یزید نے روایت کی ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت کے آخری ایام میں وفات پائی۔ مجح میں پہلی یم مضموم جیم مفتوح اور دوسری یم مشدود

مکسور ہے۔

۷۹۳۔ حضرت مجن بن الادریع | یہ ادریع کے صاحبزادے اسلمی ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔ ان کا شمار بصری صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے روایت کرتے والوں میں حنظلہ بن علی، رجاء اور سعید بن

ابی سعید شامل ہیں۔ انھوں نے بڑی طویل عمر پائی۔ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں انتقال فرمایا۔



۴۹۲۔ حضرت محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ ابو القاسم کہتے تھے۔ یہ حضرت اسماء بنت عمیس کے بطن سے ہیں۔ بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں لیکن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بکثرت روایت حدیث کی ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے قاسم نے روایت کی ہے۔ حضرت امیر معاویہ کے طرفداروں نے سترھویں انھیں شہید کر دیا۔ اور ان کی نعش کو مردہ گدھے کے جسم پر رکھ کر نذر آتش کر دیا تھا۔ ان کی تربیت و پرورش حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زیر سایہ ہوئی کیونکہ ان کی والدہ نے حضرت علی سے نکاح ثانی کر لیا تھا۔ حضرت علی کے ساتھ جنگ جمل اور جنگ صفین میں شریک ہوئے۔ سترھویں حضرت علی نے مصر کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ جب امیر معاویہ نے حضرت عمرو بن العاص کی زیر قیادت مصر پر قبضہ کر لیا اور شکست کی ترانہوں نے مقابلہ کیا لیکن فتح حضرت عمرو بن العاص کا مقدر بن چکی تھی۔ اس جنگ میں سترھویں حاکم شہادت نوش فرمایا۔ جب ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کی شہادت کی خبر ملی تو آپ بہت غمگین ہوئیں اور ان کے صاحبزادے حضرت قاسم کو اپنے پاس بلایا اور ان کی پرورش و تربیت کی ذمہ داری نبھائی۔

۴۹۵۔ حضرت محمد بن حاطب ان کے والد ماجد، والدہ ماجدہ اور بھائی عذرت اور چچا حضرت خطاب سب کے سب زمرہ صحابہ میں شامل ہیں۔ ان کی ولادت ملک حبشہ میں ہوئی۔ سترھویں

با اختلاف روایت کہ مکہ مکرمہ یا کوفہ میں وفات پائی۔ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے ابراہیم اور سہاک بن حرب نے روایت کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پچھلے فردوس جن کا نام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام ہی دام گرای پر محمد کھا گیا۔

۴۹۶۔ حضرت محمد بن ابی عمیرہ ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے۔ ان سے جیسر ابن نفیر نے روایت کی ہے۔

۴۹۷۔ حضرت محمد بن عبداللہ ان کا تعلق قریش کی اسدی شاخ سے تھا۔ ہجرت نبوی سے پانچ سال قبل ولادت ہوئی۔ اپنے والد کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ان سے ان کے

آباد کردہ ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۴۹۸۔ حضرت محمد بن عمرو انصاری ہیں۔ ان کے جد امجد کا نام حزم تھا۔ سترھویں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور رسالت میں ولادت ہوئی۔ ان کے والد کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

نجران کا گورنر مقرر فرمایا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے والد سے کہہ کر ان کی کفالت ابو عبد اللہ رکھوائی تھی۔ اپنے دور کے فقہاء میں سے تھے۔ اپنے والد اور حضرت عمرو بن العاص سے روایت حدیث کرتے ہیں جبکہ ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ ان کا شمار فقہائے مدینہ منورہ میں ہوتا ہے۔ تیرہویں سال کی عمر میں سترھویں واقعہ حراہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔

۴۹۹۔ حضرت محمد بن مسلمہ یہ جارثی انصاری ہیں۔ غزوہ تبوک کے علاوہ باقی تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے

ہیں۔ حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مدینہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ستر سال کی عمر میں مسکنہ حبشہ میں وفات پائی۔

۸۰۰۔ حضرت محمود بن لبیدؓ یہ اشلی انصاری ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور رسالت میں ولادت ہوئی۔ بہت سی احادیث کو زبان رسالت سے سن کر یاد رکھا اور روایت کیا۔ امام بخاری نے انھیں صحابی قرار دیا ہے جبکہ ابوحاتم کا کہنا ہے کہ ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں۔ امام مسلم نے انھیں دوسرے درجہ کے تابعین میں شمار کیا ہے۔ لیکن ابن عبید اللہ کے نزدیک امام بخاری کی تحقیق صحیح ہے۔ یہ نہ صرف صحابی بلکہ طبقہ علماء میں سے ہیں۔ حضرت ابن عباس و حضرت قتیبہ بن ناکب سے روایت حدیث کی ہے۔ سند میں انتقال ہوا۔

۸۰۱۔ حضرت مجبصہ بن مسعودؓ انصار کی حارثی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا شمار مدنی صحابہ میں ہوتا ہے ان کی روایت کردہ حدیث اہل مدینہ میں شہرت کی حامل ہیں۔ غزوہ خندق اور غزوہ اُحود کے علاوہ باقی تمام غزوات میں شرکت کی۔ ان سے ان کے صاحبزادے سعید نے روایت کی ہے مجبصہ میں میم مضموم، حاء مفتوح، یا مشدود و مکسور اور صاد مفتوح ہے۔

۸۰۲۔ حضرت حمارق بن عبد اللہؓ ان کا شمار کوئی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث میں بہت اختلاف ہے۔ ان سے صرف ان کے صاحبزادے قابوس نے روایت کی ہے۔

۸۰۳۔ حضرت ابو مخزومہؓ ان کا نام سمر یا اوس بن سعید بتایا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں مکہ میں مؤذن مقرر فرمایا تھا۔ یہ اسلام لانے کے بعد مکہ مکرمہ میں مقیم ہو گئے۔ انھوں نے مدینہ ہجرت نہیں کی۔ ۱۰ھ میں مکہ معظمہ میں وفات پائی۔

۸۰۴۔ حضرت مخرفہ عبدیؓ ان کے نام کو بعض محدثین نے مخزوم بھی پڑھا ہے۔ لیکن پہلا قول محرفہ زیادہ درست ہے۔ ان سے سعید بن قیس نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا تذکرہ سوبد کی روایت کردہ حدیث میں ملتا ہے۔

۸۰۵۔ حضرت مخنف بن سلیمؓ بصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ انھیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بصرہ کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ ان سے ان کے صاحبزادے کے علاوہ ابورملہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ مخنف میں میم مکسور، حاء ساکن اور نون مفتوح ہے۔

۸۰۶۔ حضرت مدغمؓ حبشہ کے باشندے تھے۔ رفاعہ بن زید کے غلام تھے۔ انھوں نے حضرت مدغم کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ تو آپ نے انھیں آزادی عطا فرمائی۔ ان کا تذکرہ غول کے باب میں ہے۔ مدغم میں میم مکسور، دال ساکن اور عین مفتوح ہے۔

۸۰۷۔ حضرت مرارہ بن ربیعؓ انصار کی غامری شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ بدری صحابہ میں سے ہیں۔ ان کا شمار ان صحابہ میں ہوتا ہے جو غزوہ تبوک میں شرکت نہ کر سکے تھے۔ ان کی برات



کے سلسلہ میں آیت قرآنی نازل ہوئی اور ان کی توبہ قبول ہوئی۔ مرادہ میں میم مضموم ہے۔  
**۸۰۸۔ حضرت ابن مرزوع** انصار سے تعلق تھا۔ سال کا نام مزیدہ اور عبداللہ بن ابی اسحاق ہے۔ لیکن نام مزیدہ پر زیادہ محدثین کا اتفاق ہے۔ حجازی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ وقوف عرفات کے بارے میں ان کی روایت کردہ حدیث مقبول ہے۔ ان سے مزید بن شیبان نے روایت کی ہے۔ مرزوع میں میم مکسور اور باء مفتوح ہے۔  
**۸۰۹۔ حضرت ابو مرثد بن حصین** کناز نام اور ابن حصین کنیت تھے۔ نام کے مقابلہ میں کنیت ابو مرثد سے زیادہ شہرت پائی۔ اکابر صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے صاحبزادے مرثد کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے وائل بن اسقع اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت حدیث کی ہے۔ سلسلہ میں اس جہان فانی کو خیر باد رکھا۔ کنز میں کاف مفتوح اور نون مشدد ہے۔

**۸۱۰۔ حضرت مروان بن مالک** بیعت بنجرہ کے موقع پر حاضر تھے۔ ان کا شمار کوئی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے جو کہ قیس بن عازم نے روایت کی ہے۔  
**۸۱۱۔ حضرت مروان بن حکم** ابو عبد اللہ کنیت تھے۔ قریش کی اموی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت عمرؓ کی جدائز کے جہاد میں تھے۔ ان کی ولادت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور رسالت میں ہوئی۔ ایک قول کے مطابق سلسلہ میں پیدا ہوئے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ غزوہ خندق کے سال یا کسی اور سال ولادت ہوئی۔ انہیں رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب نہ ہوا۔ کیونکہ ان کے والد کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طاقت کی جانب جلا وطن کر دیا تھا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے آخری روز تک وہیں قیام پذیر رہے۔ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت نبیہاں تراخیں مدینہ منورہ واپس آنے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ حکم اپنے بیٹے مروان کے ساتھ مدینہ منورہ آ گئے۔ مروان کا انتقال شہرہ میں دمشق میں پیدا ہوا۔ حضرت عثمان اور حضرت علی اور دوسرے صحابہ سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے کچھ تابعین نے روایت کی ہے جن میں عمرو بن ذبیر اور علی بن حسین شامل ہیں۔

**۸۱۲۔ حضرت مرہ بن کعب** شامی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ کچھ محدثین نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ اردن میں شہرہ انتقال ہوا۔

**۸۱۳۔ حضرت مزیدہ بن جابر** بصرہ میں اقامت پذیر تھے اور بصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث بصرہ میں شہرت کی حامل ہیں۔ ان سے ان کے ماں شریک بجائی عوذ بن عبداللہ بن سعد نے روایت کی ہے۔ مزیدہ میں میم مفتوح راء ساکن اور یاء مفتوح ہے۔

**۸۱۴۔ حضرت مستور بن شداد** یہ فہری قرشی ہیں۔ ان کا شمار کو فیوں میں ہوتا تھا لیکن بعد میں مصر میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ اس لیے مصریوں میں شمار ہوتے ہیں۔ وفات نبوی کے وقت کم سن تھے لیکن کسی کے باوجود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماعت حدیث کی اور ان احادیث کو یاد بھی رکھا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۸۱۵۔ حضرت مسطح بن اثاثہ قرشی سے تعلق تھا۔ شجرہ نسب اس طرح ہے۔ مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبد المطلب بن عبد مناف۔ غزوہ بدر اور غزوہ احد اور دوسرے تمام غزوات میں شرکت کی۔ واقعہ احد میں حضرت عائشہ صدیقہ پر زبان طعن دراز کرنے والوں میں سے تھے اور ان پر اس بتنان طرازی کی حد بھی جاری ہوئی تھی۔ بعض محدثین ان کا نام عوف اور لقب مسطح بتاتے ہیں۔ لیکن ابن عبد البر کی تحقیق کے مطابق مسطح ہی ان کا نام ہے۔ چھپٹن سال کی عمر میں سلاطین میں انتقال ہوا۔ یہ حضرت ابو بکر صدیق کے خال زاد بھائی تھے اور آپ کی زیر کفالت تھے، مسطح میں میم کمزور حسین ساکن اور طاء مفتوح ہے۔ اثاثہ میں الف مضموں ہے۔ عباد میں باء مشدد ہے۔

۸۱۶۔ حضرت ابو مسعود بن عمرو بیعت عقبہ اولیٰ و ثانیہ میں موجود تھے۔ ارباب سیر تو تاریخ کی اکثریت کا کہنا یہ ہے کہ یہ غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ انھوں نے غزوہ بدر میں شرکت کی۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ انھیں بدری کہنے کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ بدر کے مقام پر کنویں کے قریب قیام کیا تھا اس لیے بدر کی طرف منسوب ہو کر بدری کہلائے۔ کوفہ میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ ۳۱ھ یا ۳۲ھ میں حضرت علی کے در خلافت میں انتقال ہوا۔ ان سے ان کے صاحبزادے بشیر کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔

۸۱۷۔ حضرت مسلم قرشی بن عبد اللہ بعض محدثین نے ان کا نام عبید اللہ بن سلم بتایا ہے۔

۸۱۸۔ حضرت مسور بن محرز یہ نہری قرشی ہیں۔ ابو عبد الرحمن کنیت تھی۔ یہ حضرت عبد الرحمن بن عوف کے بھائی ہیں۔ ہجرت نبوی کے دو سال بعد مکہ مکرمہ میں ولادت ہوئی۔ ذی الحجہ ششم میں ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر آٹھ سال بتائی گئی ہے۔ کم سن میں زبان رسالت سے حدیث کی سماعت کی اور انھیں یاد بھی رکھا۔ صاحب علم و فضل، بڑے فقیہ اور تقویٰ شعار لوگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی کی شہادت تک مدینہ منورہ میں اقامت پذیر رہے۔ شہادت عثمان کے بعد مکہ مکرمہ آ گئے اور حضرت امیر معاویہ کے انتقال تک مکہ میں قیام کیا۔ جب یزید نے لشکر بھیج کر مکہ کا محاصرہ کر لیا تھا۔ اس وقت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ میں موجود تھے۔ جب یزیدی فوج نے خانہ کعبہ پر متحقیق سے گولہ باری کی تو حالت نماز میں حضرت مسور بن محرز کے ہتھوڑا ٹکڑا اور جام شہادت نوش فرمایا۔ یہ واقعہ ربیع الاول ۳۵ھ کی چاندرا توں میں پیش آیا۔ مسور میں میم کمزور اور واؤ مفتوح ہے۔

۸۱۹۔ حضرت مسیب بن الحزین یہ مخزومی قرشی ہیں۔ انھوں نے اپنے والد حضرت حزن کے ساتھ ہجرت کی۔ بیعت رضوان کے موقع پر موجود تھے اور بیعت کے شرف سے مشرف ہوئے۔ اپنے والد حزن سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث حجازیوں میں شہرت کی حامل ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے مسیب بن مسیب نے روایت کی ہے۔ مسیب میں میم مضموں میں مفتوح اور یا مشدد ہے۔ حزن میں حاؤ مفتوح نزا اور نون ساکن ہے۔



۸۲۰۔ حضرت مصعب بن عمیر قریش کی مدوی شہخ سے تعلق رکھتے تھے۔ بزرگ اور صاحب فضل صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ہجرت حبشہ میں کارواں اول میں شریک تھے۔ بعد میں مدینہ منورہ آگئے غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ ان کے متعلق ایک روایت یہ بھی ملتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں بیت عقبہ کے بعد قرآن مجید اور دینی تعلیم دینے کے لیے مدینہ منورہ بھیجا تھا۔ مدینہ منورہ آنے کے بعد انھوں نے باقاعدہ نماز جمیعہ شروع کی تھی۔ اسلام سے قبل عیش و انام کی زندگی بسر کرتے تھے عہد نرم اور باریک لباس زیب تن کرتے تھے۔ لیکن جب مسلمان ہوئے تو تمام دنیاوی چیزوں سے بے نیاز ہو گئے۔ جس کی وجہ سے تمام بدن کی کھال کھردری ہو گئی۔ جب انھیں تبلیغ اسلام کے لیے مدینہ بھیجا گیا تو ان کی تبلیغ کا طریقہ کاریہ تھا کہ انصار کے گھروں پر جا کر دستک دیتے اور اسلام کی دعوت دیتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ جب مدینہ منورہ میں مسلمانوں کی تعداد کافی ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تحریری اجازت نامہ طلب کر کے نماز جمعہ کا اہتمام کیا تھا بیت عقبہ تا یہی شہر صحابہ کے ہمراہ شرکت کی۔ اور چند روز مکہ معظمہ میں قیام کر کے مدینہ واپس آگئے تھے۔ مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں انھیں اولیت حاصل تھی۔ چالیس سال یا اس سے کچھ زیادہ عمر میں غزوہ احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔ دجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ۔ انھیں کے حق میں نازل ہوئی۔ اسلام لانے والوں میں سابقین اول میں سے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دارالرقم میں داخل ہونے کے بعد مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے۔

۸۲۱۔ حضرت مطہر بن عکاس ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کی صرف ایک حدیث ابوالسحاق سمیع سے مروی ہے۔ اس کے علاوہ ان سے کسی اور سے روایت نہیں کی۔ عکاس میں عین مضمون اور مسمیٰ کمبود ہے۔

۸۲۲۔ حضرت مطلب بن ریحہ قریشی ہاشمی ہیں۔ ان کا شجرہ نسب اس طرح ہے مطلب بن ریحہ بن حارث بن عبدالمطلب بن اسلم۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور رسالت میں کم سن تھے۔ ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ افریقہ کے جاد میں شرکت کی غرض سے سلاطین میں مہر آئے۔ لیکن مصری محدثین نے ان سے روایت نہیں کی۔ عبد اللہ بن حارث نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۸۲۳۔ حضرت مطلب بن ابی وداعہ مہرقہ پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان کے والد جنگ بدر میں امیر ہو گئے تو حضرت مطلب اپنے والد کی رہائی کے سلسلہ میں مدینہ آئے اور چار ہزار درہم فدیہ ادا کر کے انہیں آزاد دی دلا کر لے گئے۔ ان سے حضرت عبد اللہ بن زبیر۔ ان کے صاحبزادے کثیر و جعفر اور مطلب بن صاحب نے روایت حدیث کی ہے۔ پہلے کوفہ میں جا کر اقامت پذیر ہوئے اور بعد میں مدینہ منورہ آگئے تھے۔

۸۲۴۔ حضرت معاویہ بن انس خاندان جمہ سے تعلق رکھتے تھے۔ مصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے روایت کردہ حدیث اہل مصر میں شہرت کی حامل ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے سہیل نے روایت کی ہے۔

**۸۲۵۔ حضرت معاذ بن جبل** | ان کا تعلق انصار کی خزر جی شاخ سے تھا۔ کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ ان کا شمار ان مشرعیہ میں ہوتا ہے جو بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل تھے۔ غزوہ بدر اور دوسرے تمام غزوات میں شرکت کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں مین کا قاضی مقرر فرمایا تھا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں مسلمان ہوئے۔ بعض کا کہنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کے بعد شام کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ شام میں عمرو اس کے طاعون میں وفات پائی۔ وفات کے وقت ان کی عمر اڑتیس سال تھی۔ ان سے ابن عباس اور ابن عمر کے علاوہ بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔

**۸۲۶۔ حضرت معاذ بن حارث** | ان کے جد امجد کا نام رفاعة تھا۔ انصار کے قبیلہ رزق سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی والدہ عبیدہ ثعلبہ کی بیٹی عفرہ بنی۔ قبیلہ انصار میں سے رافع بن مالک اور یہ مسلمان ہو کر سابقین ازین کی صف میں شامل ہو گئے۔ غزوہ بدر میں اپنے بھائی عوف و معوذ کے ساتھ شریک ہوئے۔ بعض نے کہا ہے کہ حضرت عوف و معوذ غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔ بقول بعض یہ بدر کے علاوہ دوسرے غزوات میں شریک ہوئے۔ بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ ان کو غزوہ بدر میں زخم آئے اور ان زخموں کی تاب نہ لا کر مدینہ منورہ میں رحلت فرما گئے۔ جبکہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کا انتقال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوا۔ ان سے حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت کی ہے۔ عفرہ میں عین مفتوح اور فاعا ساکن ہے۔

**۸۲۷۔ حضرت معاذ بن عمرو بن الجموح** | انصار کی خزر جی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں اپنے والد کے ساتھ شرکت کی۔ حضرت معاذ بن عفرہ کے ساتھ ابو جہل کے قتل میں شریک تھے۔ غنائم کی تقسیم کے باب میں ان کا تذکرہ ملتا ہے۔ ابن اسحاق اور عبد الرحمن کا کہنا ہے کہ غزوہ بدر میں حضرت معاذ بن عمرو نے ابو جہل کی ٹانگ کاٹ دی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ زمین پر گر گیا تھا اور بعد میں اس کو قتل کر دیا گیا تھا۔ انھوں نے مزید کہا ہے کہ اس موقع پر ابو جہل کے بیٹے عمرہ و جہد میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ انے حضرت معاذ پر تلوار کا ایسا وار کیا جس سے ان کا ایک بازو قلم ہو گیا تھا لیکن حضرت معاذ نے ابو جہل پر ایسا بھرپور حملہ کیا جس کی وجہ سے وہ زمین پر آ رہا تھا اور اس کو سیسے دم کر کے زمین پر پڑا چھوڑ گئے تھے۔ حالانکہ اس میں سانس کی کوئی رستہ باقی نہ تھی جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقتولین بدر میں ابو جہل کی لاش کو تلاش کر دیا تو حضرت عبد اللہ بن مسعود نے اگر ابو جہل کا سر تن سے جدا کیا تھا۔ ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی ہے۔ حضرت عثمان غنی کے دور خلافت میں انتقال فرمایا۔

**۸۲۸۔ حضرت معاویہ بن ابوسفیان** | یہ اموی قریشی ہیں۔ ان کی والدہ کا نام ہند بنت عتبہ ہے۔ ابوسفیان اپنے ماجزادے اور امیر معاویہ کے ساتھ فتح مکہ کے موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہ مؤلفہ القلوب میں سے تھے۔ حضرت امیر معاویہ کا شمار کاتبان وحی میں ہوتا ہے۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے۔ انھیں صرف مکتوبات نبوی کہنے کا اعزاز حاصل تھا۔ اپنے بھائی زبیر بن ابی سفیان کے بعد شام کے حاکم مقرر ہوئے۔ اور چالیس سال تک شام پر حکمرانی کی۔ جس کی تفصیل یوں بیان کی گئی ہے۔ چار سال دور فاروقی میں،



بارہ سال خلافت عثمانی اور اس کے بعد حضرت علی اور امام حسن کی خلافت کے۔ اس طرح یہ مدت تقریباً بیس سال ہوئی ہے۔ اس کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منصب خلافت انہیں منتقل فرمایا۔ تو انہوں نے مسلسل بیس سال حکمرانی کی۔ آخری عمر میں نقوہ کا عارضہ لاحق ہوا۔ اس دوران فراتے تھے کاش میں ذی طوی کا ایک معمولی فرد ہوتا اور یہ ٹھٹھا باٹ میرے ساتھ نہ ہوتے۔ ان کے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک چادر تھیں، تہ بند کچھ مونسے مبارک اور تراشہ ہائے ناخن مبارک تھے انہوں نے وصیت کی تھی کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جہومات میں کفایا جائے۔ مونسے مبارک اور تراشہ ہائے ناخن میرے اعضاء رجمو پر رکھے جائیں یعنی ناک اور منہ میں رکھے جائیں اور مجھے میرے ارحم الراحمین کے سپرد کر دیا جائے۔ رجب المرجب ۳۶ھ میں انتقال فرمایا۔ حضرت ابن عباس اور ابو سعید نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۸۲۹۔ حضرت معاویہ بن جہلم  
ان سے روایت کرنے والوں میں طلحہ بن عبید اللہ وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔  
۸۳۰۔ حضرت معاویہ بن الحکم  
ان کے صاحبزادے کثیر اور عطاء بن یسار نے روایت حدیث کی ہے۔  
۳۱ھ میں وفات پائی۔

۸۳۱۔ حضرت معقل بن سنان  
فتح مکہ کے موقع پر اسلامی لشکر میں شامل تھے۔ کوفہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ ان کی روایت کردہ احادیث کوفیوں میں مشہور ہیں۔ واقعہ حرا میں اسیر ہوئے اور شہید کئے گئے۔ حضرت علقمہ حسن اور شعبی کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی ان سے روایت حدیث کی ہے۔ معقل میں یم مفتوح اوقات کم ہوئے۔

۸۳۲۔ حضرت معن بن عدی  
عام کے بھائی بنی غزوہ بدر اور اس کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں جنگ یمامہ میں پیام شہادت نوش کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے اور زید بن خطاب کے درمیان موافقات قائم کرائی تھی۔ حضرت زید بن خطاب بھی جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔

۸۳۳۔ حضرت معقل بن یسار  
بصرہ میں اقامت پذیر تھے۔ بیعت رضوان کے موقع پر بیعت کرنے والوں میں شامل تھے۔ بصرہ کی منہ معقل انہیں کے نام سے موسوم ہے۔ ۶۰ھ میں انتقال ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی۔ ان سے حسن بصری کے علاوہ اور دوسرے محدثین نے بھی روایت حدیث کی ہے۔

۸۳۴۔ حضرت معمر بن عبد اللہ  
یہ قرشی و عدوی ہیں۔ اسلام لانے والوں میں سابقین الاولین میں سے ہیں۔ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اہل مدینہ میں ان کی روایت کردہ احادیث کثرت سے ملتی ہیں۔ ان سے سعید بن مسیب وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۸۳۵۔ حضرت معن بن یزید  
یہ خود صحابی ہیں۔ ان کے والد اور دادا بھی منصب صحابیت پر فائز تھے۔ ان کے

ہائے میں محدثین کے بہت سے اقوال منقول ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ ان کا شمار کوئی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے وائل بن کلاب وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۸۳۶۔ **حضرت معوذ بن الحارث** | ان کی والدہ کا نام عفرہ تھا۔ غزوہ بدر میں اپنے بھائی معاذ کے ساتھ شرکت کی۔ حضرت معاذ اور معوذ کا پیشہ یاغبانی و کاشتکاری تھا۔ انھوں نے اپنے بھائی معاذ کی میت میں ابو جہل کو قتل کیا اور خود بھی غزوہ بدر میں جام شہادت نوش فرمایا۔ معوذ میں میم مضموم میں مفتوح واو مشدود مکسور ہے۔

۸۳۷۔ **حضرت معقیب بن ابی فاطمہ** | سعد بن العاص کے آزاد کردہ ہیں۔ مگر یہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ ہجرت ہجرت کرنے والوں کے دوسرے دستہ میں شامل تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لے جانے تک حبشہ میں مقیم رہے۔ غزوہ بدر میں شرکت کی۔ مہر نورت کی حفاظت کی کی ذمہ داری ان کے سپرد تھی۔ خلافت صدیقی و فاروقی میں منتم بیت المال کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد اور چوتھے ایسا بن الحارث نے روایت حدیث کی ہے۔ سنہ ۷۰ میں وفات پائی۔

۸۳۸۔ **حضرت منقث** | حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ اور بربرہ کے خاوند ہیں۔ یہ خود بھی آل ابی احمد بن جحش کے آزاد کردہ تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ منقث میں میم اور غین مکسور اور یاد اور ثاد ساکن ہیں۔

۸۳۹۔ **حضرت مغیرہ بن شعبہ** | غزوہ خندق کے سال مشرف بہ اسلام ہوئے اور ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں اقامت پذیر ہو گئے اور بعد میں کوفہ میں رہنے لگے۔ حضرت امیر معاویہ نے انھیں کوفہ کا حکم مقرر فرمایا تھا۔ کوفہ میں عشر سال کی عمر یا کمرشہ میں انتقال ہوا۔ کچھ محدثین ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۸۴۰۔ **حضرت مقداد بن اسود** | کنذی نسبت کی وجہ یہ ہے کہ ان کے والد نے قبیلہ کنذہ والوں سے عمرو بیان کر لیا تھا۔ ان کے والد کا نام اسود نہیں تھا بلکہ پروردہ یا حلیف تھے۔ جبکہ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ یہ اسود کے غلام تھے۔ اسلام قبول کرنے والے چھٹے فرد ہیں۔ حضرت علی اور طارق بن شہاب وغیرہ نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ مقام جرت میں جو مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے، وہاں انتقال ہوا۔ مخلصین کا مذکورہ پر جنازہ لائے اور جنت البقیع میں دفن کیا۔ وفات کے وقت ان کی عمر ستر سال تھی۔

۸۴۱۔ **حضرت مقدم بن معدیکرب** | ابو کریمہ کنیت تھی۔ کنذی نسبت رکھتے تھے۔ ان کا شمار شاہی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل شام میں مروج ہیں۔ ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ اکانہ ۷۰ سال کی عمر میں سنہ ۷۰ میں وفات پائی۔

۸۴۲۔ **حضرت منذر بن ابی اسید** | ساعدی ہیں۔ ولادت کے بعد انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے انھیں گھٹنے پر بٹھا کر ان کا نام منذر رکھا تھا۔ اسید



اسد کی تصفیر ہے۔

۸۴۲۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ مگر کمر میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور حبشہ کی جانب ہجرت کی۔ ہجرت ثانی کر کے کشتی کے ذریعہ مدینہ منورہ آئے۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگ خیبر

میں مشغول تھے۔ نبیؐ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بصرہ کا گورنر مقرر فرمایا۔ خلافت عثمانی کے ابتدائی روز تک اس منصب پر فائز رہے۔ لیکن بعد میں حضرت عثمان نے انھیں معزول کر دیا۔ تو کوفہ میں اقامت پذیر ہو گئے اور حضرت عثمان کی شہادت تک وہیں مقیم رہے۔ حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ کے اختلافات ختم کرانے کے لیے جو کمیٹی مقرر ہوئی تھی۔ اس کمیٹی کے حضرت علی کی جانب سے حاکم تھے۔ مگر کمر میں ۵۲ھ میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔

۸۴۳۔ حضرت مہاجر بن خالدؓ یہ خزوی قرشی ہیں۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کے صاحبزادے ہیں۔ یہ اور ان کے بھائی عبدالرحمن عہد رسالت میں کم سن تھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد دونوں بھائیوں میں نظریاتی اختلاف ہو گیا تھا۔ حضرت مہاجر حضرت علی کے ساتھیوں میں سے تھے جبکہ حضرت عبدالرحمن حضرت امیر معاویہ کے ہمنوا تھے۔ حضرت مہاجر نے حضرت علی کے ساتھ جنگ جمل و صفین میں شرکت کی تھی۔ ابن عمر فرماتے ہیں کہ جنگ جمل میں ان کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی۔ یہ آخر دم تک حضرت علی کے وفاداروں میں شامل رہے اور جنگ صفین میں جام شہادت نوش فرمایا۔

۸۴۴۔ حضرت مہاجر بن قنفذؓ قرشی تمیمی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام عمرو بن خلف تھا۔ مہاجر اور قنفذ دونوں لقب تھے۔ مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حقیقی مہاجر ہیں۔ بعض مؤرخین کی تحقیق یہ ہے کہ یہ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے اور بعد میں بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے ابو ساسان اور حذیفہ بن یمان روایت کی ہے۔ قنفذ میں قاتل مکتوم ہے حذیفہ میں حامد مکتوم اور عباد مفتوح ہے۔

## صحابیات

۸۴۵۔ حضرت ام مالک البھریہؓ ان کا شمار صحابی خواتین میں ہوتا ہے۔ ان سے کئی احادیث مروی ہیں۔ یہ مجازی ہیں۔ ان سے طاؤس اور کھول وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۸۴۶۔ حضرت ام معبد بنت خالدؓ عاتکہ نام تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے جا رہے تھے تو راستہ میں ان کے خیمہ میں قیام فرمایا۔ یہ اسی وقت مسلمان ہو گئی تھیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ مدینہ منورہ حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث ام معبد کی حدیث کے نام سے شہرت رکھتی ہے۔

۸۴۷۔ حضرت ام معبد بنت کعبؓ انھوں نے بیت المقدس اور بیت الشریک کی جانب متوجہ ہو کر غازیں پڑھی تھیں۔ یہ ابن مندہ کی تحقیق ہے حافظ ابن عبداللہ کی تحقیق کے مطابق یہ کعب بن مالک انصاری سلمیٰ کی بیوی ہیں۔ یہی نام کعب بن مالک ان کے والد کا بھی تھا۔ ان سے ان

کے صاحبزادے سعید نے روایت کی ہے۔ امام بخاری نے تاریخ بخاری میں کہا ہے کہ نبی صمد کے والد کا نام کعب بن مالک ہے۔ اس قول کی تائید ابن عبد البر نے کی ہے۔

۸۴۹۔ ام منذر بنت قیس سے صرف ایک حدیث یعقوب بن ابی یعقوب نے روایت کی ہے۔

۸۵۰۔ حضرت میمونہؓ امّات المؤمنین میں سے ہیں۔ بلایہ عامریہ نسبت رکھتی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام بڑھ تھا۔ جس کو تبدیل کر کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میمونہ رکھا۔ پیسے مسعود بن عمرو ثقفی کے نکاح میں تھیں۔ انھوں نے قطع تعلق کیا تو ابوہریرہ نے نکاح کر لیا۔ ابوہریرہ کی وفات کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا۔ ذی قعدہ شہر میں عیدہ القضاء کے موقع پر مکہ مکرمہ سے دس میل کے فاصلہ پر مقام سرف میں تقریب نکاح ہوئی۔ کہ شہر قدرت یہ ہے کہ سترھیں جہان یہ نکاح ہوا تھا۔ اسی مقام پر انتقال ہوا۔ ان کے سن وفات کے بارے میں محدثین کے اذہان میں احوال منقول ہیں۔ نماز جنازہ حضرت ابن عباسؓ نے پڑھائی۔ حضرت میمونہؓ حضرت عباسؓ کی اہلیہ ام الفضل اور حضرت اسماء بنت عیسٰیؓ کی بہن ہیں۔ حضرت میمونہؓ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آخری بیوی ہیں۔ ان سے نکاح کے بعد آپؐ نے دوسری کوئی اور شادی نہیں کی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے علاوہ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

### تابعین

۸۵۱۔ ابو ماجد حنفی ہیں (یہ بزر حنفیہ کی نسبت سے حنفی کہلاتے ہیں) ابن مسعود اور یحییٰ بن یابر سے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت ابن مسعود کی روایت کردہ حدیث جو جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں ہے۔ اس میں ان کا ذکر ہے۔ جامع ترمذی میں ان کا نام ابو ماجد بنا کر کہا ہے کہ میں نے امام بخاری سے سنا ہے ان کی حدیث کو ضعیف کہتے ہیں۔ ابن عینیہ کا قول ہے کہ ماجد اس پرندے کی طرح ہیں جو اڑ گیا ہو۔

۸۵۲۔ المنشیٰ بن الصباحؓ پہلے یمن میں رہتے تھے بعد میں مکہ معظمہ میں اقامت پذیر ہو گئے۔ عطاء مجاہد اور عمرو بن شعیب سے روایت حدیث کی ہے۔ جبکہ ان سے عبد الرزاق وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ابو حازم اور دوسرے محدثین کا قول ہے کہ یہ نقل حدیث کے معاملے میں رواد کے ساتھ فری برتتے ہیں۔ ۱۴۹ھ میں وفات پائی۔

۸۵۳۔ ابن المنشیٰؓ ان کا شجرہ نسب یوں ہے۔ عبد اللہ بن منشیٰ بن انس بن مالک۔ یہ انصاری بھری ہیں۔ روایت حدیث اپنے والد کے علاوہ سلیمان بن یحییٰ اور حمید الطویل وغیرہ سے کرتے ہیں۔ ان سے تقیبہ، امام احمد بن حنبل اور امام بخاری جیسے ائمہ نے روایت کی ہے۔ ہارون الرشید کے عہد حکومت میں بصرہ کے حاکم رہے اور پھر قاضی کے فرائض سرانجام دیتے۔ پھر بغداد تشریف لائے تو یہاں قضا کے علاوہ درس حدیث بھی دیا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد بصرہ چلے گئے۔ ۱۵۰ھ میں ولادت ہوئی اور ۲۲۰ھ میں انتقال کیا۔

۸۵۴۔ مجاہد بن جبرؓ عبداللہ بن سائب کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کی کنیت ابو الحجاج تھی۔ بنو مخزوم سے تعلق



رکھتے تھے۔ کئی تابعین کے دوسرے درجہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ مگر کے شہرت یافتہ قراء اور فقہاء میں سے اور سرآوردہ اشخاص میں سے ایک ہیں۔ قرأت اور تفسیر کے امام تھے۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ سلسلہ میں وفات پائی۔

۸۵۵۔ **الحمار بنی** | قریش کے طعن محارب کی نسبت سے محارب کہلائے۔ ان کا نام ابو عبد الرحمن تھا۔ اور ان کے والد کا نام محمد تھا۔ انش اور یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے احمد اور علی بن حرب نے روایت کی ہے۔ یہ حافظ الحدیث تھے۔ ۱۹۵ھ میں وفات پائی۔ محارب بن یحییٰ مضمون ہے۔

۸۵۶۔ **محمد بن ابراہیم** | یہ قریشی تھے۔ علقمہ بن وقاص اور ابو سلمہ سے سماعت حدیث کی ہے۔ امام ترمذی نے ان کی روایت کردہ حدیث جو خبر کی دو روایت کے بارے میں ہے اس طرح نقل کی ہے۔ "یہ حدیث مروی ہے قیس سے جو سعد بن سعید کے دادا ہیں" لیکن قیس سعد بن سعید کے نہیں۔ یحییٰ بن سعید کے دادا ہیں جبکہ سعد ان کے بھائی ہیں۔ اس بارے میں محدثین کا ایک قول اس طرح منقول ہے کہ قیس بن عمرو قیس بن قعد بنی۔ ناقدین حدیث کا کہنا ہے کہ محمد بن ابراہیم یحییٰ نے قیس سے سماعت حدیث نہیں کی۔ قعد بنی قاف مخوف منقول ہے۔ بعض نے قاف کی بجائے فاء پڑھا ہے۔

۸۵۷۔ **محمد بن اسحاق** | قیس بن مخزوم کے آزاد کردہ ہیں۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت انس اور حضرت سعید صیب سے شرف ملاقات نصیب ہوا۔ اپنے دور کے بہت سے تابعین سے سماعت حدیث کی۔ ان سے بہت سے اکابر علماء اور محدثین مثلاً یحییٰ بن سعید امام ثوری، یحییٰ اور ابن عیینہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ سیر مغازی، افریش عالم۔ انبیاء اکرام کے حالات علم حدیث و قرآن اور فقہ کے زبردست عالم تھے۔ بغداد میں اقامت پذیر ہوئے اور درس حدیث کا سلسلہ شروع کیا۔ ۱۳۰ھ میں بغداد میں وفات پائی۔ اور مقبرہ خیزران کے مشرقی حصہ میں مدفون ہوئے۔

۸۵۸۔ **محمد بن ابی بکر** | یہ انصاری مدنی ہیں۔ اپنے والد سے سماعت حدیث کی۔ اور ان سے سفیان بن عیینہ اور مالک بن انس نے روایت کی ہے۔ اپنے والد کے بعد مدینہ منورہ کے قاضی تھے۔ یہ عبداللہ کے بڑے بھائی تھے۔ بہتر سال کی عمر میں ۱۳۰ھ میں وفات پائی۔

۸۵۹۔ **محمد بن ابی بکر** | ثقفی اور حجازی نسبت رکھتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک سے سماعت حدیث کی۔ ان سے تابعین اور محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۸۶۰۔ **محمد بن حنفیہ** | یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو القاسم تھی۔ والدہ کا نام خولہ بنت جعفر حنفیہ تھا، جو جنگ یمام میں اسیر ہو کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصہ میں آئی تھیں۔ اسماء بنت ابی بکر فرماتی ہیں کہ میں نے محمد بن حنفیہ کی والدہ کو دیکھا ہے وہ سنہ کی رہنے والی اور سیاہ فام تھیں۔ یہ بنو حنفیہ کی باندی تھیں۔ ابن حنفیہ نے حضرت علی سے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے ابراہیم روایت کرتے ہیں۔ ۱۳۵ھ میں انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

۸۶۱۔ محمد بن خالد | سلمیٰ نسبت رکھتے تھے۔ اپنے والد دادا سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان کے دادا صحابی

۸۶۲۔ محمد بن زبید | یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ اپنے دادا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ

۸۶۳۔ محمد بن مسلم | ان کی کنیت ابو الزبیر تھی۔ ان کا تذکرہ حروف زائد میں آچکا ہے۔ انھوں نے نام کی یکساہی۔

۸۶۴۔ محمد بن سوقہ | یہ غنی کوئی ہیں۔ کنیت ابو بکر تھی۔ نہایت عبادت گزار افراد میں سے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ

علاوہ دوسرے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ دنیاوی دولت سے بالکل محبت نہیں رکھتے تھے۔

۸۶۵۔ محمد بن سیرین | ان کی کنیت ابو بکر تھی۔ حضرت انس بن مالک کے آزاد کردہ ہیں۔ حضرت انس بن مالک۔

محدثین نے روایت کی ہے۔ اپنے دور کے فقیہ۔ عالم محدث، عابد و زاہد متقی اور پرہیزگار افراد میں سے تھے۔

مشہور اور جلیل القدر تابعین میں شمار ہوتے ہیں زیادہ شہرت کا باعث علوم شرعیہ ہیں۔ مورق العلم مجلی فرماتے ہیں کہ

میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو پرہیزگاری کے معاملات میں محمد بن سیرین سے زیادہ صاحب فقہ اور مسائل

نقیہ میں ان سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ خلف بن ہشام کا قول ہے کہ ابن سیرین کو پسندیدہ عادات و خصائل اور خُشوع و

خُضوع میں ایک خاص مقام ملا ہوا تھا۔ انھیں دیکھ کر لوگوں کو خدا یاد آجاتا تھا۔ اس حدیث فرماتے ہیں کہ جب محمد بن

سیرین سے حلال و حرام کے متعلق فقہ کا سوال پوچھا جاتا تو ان کا رنگ پیلا پڑ جاتا اور وہ پیسے واسے ابن سیرین معلوم

ہی نہ ہوتے تھے۔ ہمدی کا قول ہے کہ ہماری ابن سیرین کے پاس کثرت سے آمد و رفت تھی، وہ ہمارے پاس بھی

آتے تھے اور طویل گفتگو ہوتی تھی۔ جب دوران گفتگو موت کا تذکرہ آجاتا تو ان کی رنگت بدل جاتی تھی اور

پیسے والی کیفیت نہیں رہتی تھی۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا کہ یہ وہ شخص نہیں جو پیسے رکھتے۔ ستر سال کی عمر میں سنہ ۲۲۶ھ کے اندر

۸۶۶۔ محمد بن صباح | ان کی کنیت ابو جعفر تھی۔ سنن بزار کے مصنف تھے۔ شریک اور مشیم کے علاوہ دوسرے

محدثین سے بھی روایت کرتے ہیں اور ان سے امام بخاری امام مسلم امام ابو داؤد اور امام احمد

کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔ ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں یہ حافظ حدیث تھے۔ ۲۲۶ھ

میں وفات پائی۔

۸۶۷۔ محمد بن علی | ان کی کنیت ابو جعفر تھی۔ امام باقر کے نام سے مشہور ہیں۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے

اور امام زین العابدین کے صاحبزادے ہیں اپنے والد ماجد اور حضرت جابر بن عبد اللہ سے سماعت



حدیث کی۔ ان سے ان کے صاحبزادے امام جعفر صادق نے روایت کی ہے۔ سنت میں ولادت ہوئی اور باختلاف روایت تریسٹھ سال کی عمر میں سنت یا سنت میں انتقال فرمایا۔ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ علی قابلیت کی وجہ سے باقر کے لقب سے ملقب ہوئے۔

یہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے ہیں۔  
۸۶۸۔ محمد بن عمر | انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت حدیث کی ہے۔

۸۶۹۔ محمد بن فضل | ان کے جد امجد کا نام ابن عطیہ تھا۔ اپنے دادا کے علاوہ زیادہ بن علاق اور منصور سے روایت کرتے ہیں۔ داؤد بن رشید اور محمد بن موی مدائنی سے ان سے روایت کی ہے۔ محدثین نے انھیں

متروک کہا ہے۔ سنت میں وفات پائی۔  
ان کی کنیت ابوخلاد تھی۔ ابو عباس کے لقب سے شہرت پائی۔ بصارت سے محروم تھے۔ ابو جعفر  
۸۷۰۔ محمد بن قاسم | منصور کے آئندہ کردہ ہیں۔ آباد اجداد یا مریم قیام پذیر تھے۔ ان کی ولادت سنت میں اہواز  
میں ہوئی۔ اور بصرہ میں پرورش پائی۔ نہایت قوی الحافظ اور زبردست فیض اور حاضر جواب تھے۔ سنت میں انتقال  
ہوا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

اپنے والد سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے مالک بن ولید نے روایت  
۸۷۱۔ مالک بن مرشد | کی ہے۔

عمر قرشی مجازی کے صاحبزادے ہیں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
۸۷۲۔ محمد بن قیس | عنہما سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے عبد اللہ بن کثیر وغیرہ نے روایت کی ہے۔

یہ قرطبی مدنی ہیں۔ چند صحابہ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے محمد بن منکدر نے روایت  
۸۷۳۔ محمد بن کعب | کی ہے۔ ان کے والد جنگ قرطبہ میں ثابت قدم نہ رہ سکے تھے۔ اس لیے چھوڑ دیئے گئے  
ہیں۔ سنت میں وفات پائی۔

کوفہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل کوفہ میں مشہور ہیں۔ صحابہ  
۸۷۴۔ محمد بن ابی الجالد | سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے شعبہ اور ابواسحاق نے روایت  
کی ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ حضرت انس بن مالک اور اپنی چھوٹی بیوی سے سماعت حدیث کی۔  
۸۷۵۔ محمد بن منکدر | ان سے روایت کرنے والوں میں کوری مالک اور دوسرے محدثین شامل ہیں۔ جلیل القدر تابعین  
میں شمار ہوتے ہیں۔ علم، زہد، عبادت، صدق اور عفت کے جامع تھے۔

ہمدان میں قیام پذیر تھے۔ مسروق کے یحییٰ ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عمر کے  
۸۷۶۔ محمد بن منتشر | علاوہ دوسرے صحابہ سے بھی سماعت حدیث کی۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت  
کی ہے۔

۸۷۷۔ محمد بن یحییٰ | ان کے جد امجد کا نام حبان تھا۔ ابو عبد اللہ انصاری کنیت کرتے تھے۔ حضرت مالک بن انس

کے مشائخ میں سے تھے۔ امام مالک ان کا تذکرہ احترام کے کرتے تھے۔ ان کے زہد و عبادت اور علمی خدمات کو خراج تحسین پیش فرماتے تھے۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے جو پندرہ سال کی عمر میں ۱۲۱ھ کے اندر وفات پائی جنہاں میں حامد مفتوح اور بادمشہور ہے۔

۸۷۸۔ مختار بن قفل | مختاری کوئی نسبت رکھتے تھے۔ حضرت انس بن مالک سے سماعت حدیث کی۔ ان سے امام توری وغیرہ نے روایت کی ہے۔ قفل میں دونوں فاء مضموم ہیں۔

۸۷۹۔ مختار بن ابی عبید | دادا کا نام مسعود ہے۔ بنو تقیف سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے والد جلیل القدر صحابہ امادیت نبوی کا راوی ہے۔ عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ یہ وہی کذاب ہے جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بنو تقیف میں ایک کذاب ہوگا جو ابتداء علم و فضل اور نبی کے کاموں میں مشہور تھا۔ یہ اسی کے دل جذبات کے بالکل برعکس تھا۔ بیان نک کہ اس نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیحدگی اختیار کر لی اور خود خلافت کا مستحق بن بیٹھا۔ اب اس کی بے راہ روی بد عقیدگی اور فحاشیت کا اظہار ہوا جس سے ایسی بہت سے باتیں سامنے آئیں۔ جو دین مصطفیٰ کے سراسر خلاف تھیں۔ اس نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصاص کا مطالبہ کیا تا کہ حصول حکومت اور طلب دنیا کا دلی منصوبہ آگے بڑھے اور منزلی مقصود تک پہنچے۔ انہیں خواہشات کے باعث مصعب بن زبیر کے عہد میں ۱۲۵ھ میں قتل ہوا۔

۸۸۰۔ محمد بن خفاف | حضرت عروہ سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے ابن ابی ذؤب نے روایت کیا ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث الخراج یا الضمان ہے۔

۸۸۱۔ ابن المدینی | ان کا نام علی ہے اور عبداللہ کے صاحبزادے ہیں ان کا تذکرہ حروف عین میں کیا گیا ہے۔

۸۸۲۔ مشد بن عبداللہ | ان کی کنیت ابو الخیر تھی۔ بزن اور مصری نسبت رکھتے تھے۔ عقبہ بن عامر، ابو ایوب، عبداللہ بن عمر اور عمرو بن العاص سے سماعت حدیث کی اور ان سے بزید بن ابی حبیب نے روایت کیا ہے۔

۸۸۳۔ مسد بن مسرہ | بصرہ میں اقامت پذیر تھے۔ حماد بن زید اور ابو عروہ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں امام بخاری، امام ابو داؤد کے علاوہ محدثین کی ایک جماعت شامل ہے۔ ۲۲۸ھ میں اس جان فانی سے رخصت ہوئے۔ مسد میں میم مضموم، سین مفتوح اور راء ساکن ہے۔

۸۸۴۔ مسروق بن اجدع | ہمدانی دکنی ہیں۔ وفات نبوی سے قبل مشرف پر اسلام ہوئے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا دور خلافت پایا۔ ان کا شمار سرکردہ فقہاء میں ہوتا تھا۔ مرہ بن شریح کا بیان ہے کہ کسی ہمدانی عورت نے مسروق جیسا سپوت نہیں جانا۔ تنبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی گھڑے کے فرد جنت کے لیے پیدا کیے گئے ہیں تو وہ یہ ہیں۔ اسود مسروق، علقمہ، محمد بن منشر کا قول ہے کہ خالد بن عبداللہ جو بصرہ کے



گورز تھے۔ انھوں نے بطور ہدیہ تیس ہزار کی رقم مسروق کی خدمت میں پیش کی۔ یہ ان کے فقر کا دور تھا۔ انھوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ان کے متعلق مشہور ہے کہ بچپن میں کسی نے انھیں چھپا لیا تھا۔ لیکن تلاش کرنے پر مل گئے۔ اس سے مسروق کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں۔ کوفہ کے اندر ۲۷ھ میں انتقال ہوا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۸۸۵۔ مسلم بن ابوبکرہ | ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ اپنے والد سے سماعت حدیث کی اور ان سے عثمان بن شام وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۸۸۶۔ مسلم بن یسار | قبیلہ جہینہ سے تعلق تھا۔ سورہ اعراف کی تفسیر میں امام ترمذی نے ان کی روایت حضرت عمر بن خطاب سے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ ان کی حدیث صحیح ہے۔ لیکن انھوں نے حضرت عمر سے سماعت نہیں کی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ مسلم بن یسار نے نعیم سے اور انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

۸۸۷۔ ابو مسلم | عبد اللہ بن ثوب نام تھا۔ زیادہ صحیح سی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے شرف ملاقات نصیب ہوا۔ ان سے حبیر بن نفیر، عروہ اور ابوقلابہ وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ۲۷ھ میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔

۸۸۸۔ مصعب بن سعد | یہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے اور قرشی نسبت رکھتے ہیں۔ اپنے والد ماجد حضرت علی اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی۔ ان سے مالک بن حرب نے روایت کی ہے۔

۸۸۹۔ مطرف بن عبد اللہ | عامری بصری نسبت رکھتے ہیں۔ حضرت ابوذر اور حضرت عثمان بن ابی العاص سے سماعت حدیث کی۔ ۲۷ھ میں وفات پائی۔ مطرف میں سیم مقصوم، طام مفتوح اور طام مشدود محسوس ہے۔

۸۹۰۔ ابوالمطوس | اپنے والد سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حبیب بن ابی ثابت وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ کہا گیا ہے کہ ان کے اور حبیب کے درمیان ایک قابل اعتماد ملاقات ہے یعنی حبیب کی اگرچہ ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔ لیکن جس واسطے سے یہ روایت کرتے ہیں وہ قابل اعتماد ہے۔ ان کا شمار کوفی تابعین میں ہوتا ہے۔ ان سے حصین بن عبد الرحمن وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۸۹۱۔ معاذ بن زہرہ | یہ عبد اللہ بن حبیب کے صاحبزادے اور حنفی مدنی ہیں۔ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔

۸۹۲۔ معاویہ بن عبد اللہ | ان کی کنیت ابویاس تھا۔ بصرہ میں مقیم تھے۔ اپنے والد اور انس بن مالک اور عبد اللہ بن مسعود سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں قتادہ، شعبہ اور اعش وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

۸۹۳۔ معاویہ بن مسلم | ابو نؤفل کنیت تھی۔ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں ابن جریج اور شعبہ وغیرہ شامل ہیں۔

۸۹۵۔ معدان بن طلحہ | انھیں حضرت عمر حضرت ابوالدرداء اور حضرت ثوبان سے سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا۔

۸۹۶۔ معمر بن راشد | ابو عروہ کنیت تھی۔ ازدی نسبت رکھتے ہیں کیونکہ ان کے آزاد کردہ ہیں۔ امام زہری اور ہمام سے سماعت حدیث کی اور ان سے ابن عیینہ اور ثوری وغیرہ نے روایت کی ہے۔ عبد الرزاق کا قول ہے کہ میں نے معمر سے دس ہزار احادیث کی سماعت کی۔ اٹھارہ سال کی عمر یا کرسٹھ میں انتقال ہوا۔

۸۹۷۔ معن بن عبد الرحمن | ان کے جد امجد کا نام حضرت عبد اللہ بن مسعود تھا۔ یہ ہزلی نسبت رکھتے ہیں۔ انھوں نے اپنے والد سے روایت حدیث کی ہے۔

۸۹۸۔ مغیرہ بن زیاد | بھلی اور موصلی نسبت رکھتے تھے۔ انھوں نے حکمر اور کھول سے سماعت حدیث کی۔ ان سے وکیع اور عاصم وغیرہ نے روایت کی ہے۔ امام احمد بن حنبل نے انھیں منکر حدیث قرار دیا ہے۔

۸۹۹۔ مغیرہ بن مقسم | کوفہ میں اقامت پذیر تھے۔ صاحب فقہ اور نابینا تھے۔ شعبی اور ابو داؤد اکل سے سماعت حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں زائدہ، شعبہ اور ابن فضال وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ جریر نے ان سے نقل کیا کہ وہ فرماتے تھے کہ جو بات میرے کان ایک بار سن لیتے ہیں میں اس کو نہیں بھولتا۔

۹۰۰۔ محول بن عبد اللہ | ابو عبد اللہ کنیت تھی شام کے باشندے تھے۔ کابل سے امیر کر کے لائے تھے۔ قبیلہ تمیم کی ایک عورت کے غلام تھے یا نجی لیث کے غلام تھے۔ امام افغانی کے استاد تھے۔ امام زہری فرماتے ہیں کہ علاء چار ہیں:- مدینہ منورہ میں ابن مسیب، کوفہ میں شعبی بصرہ میں حسن بصری اور شام میں محول کوئی ان چاروں سے زیادہ صاحب بصیرت نہ تھا۔ جب فتویٰ دیتے تو پڑھتے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ یہی راستے ہے۔ رائے کبھی غلط ہوتی ہے کبھی درست۔ محدثین کی ایک بڑی جماعت سے سماعت حدیث کی اور ان سے کئی محدثین روایت کرتے ہیں۔ شام میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

۹۰۱۔ ابو الملیح بن اسامہ | ان کا نام عامر تھا۔ ہزلی اور بصری نسبت رکھتے ہیں۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے سماعت حدیث کی۔

۹۰۲۔ ابن ابی ملیکہ | ان کا نام عبد اللہ ہے اور ابو عبد اللہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا تذکرہ حروف عین میں آیا ہے۔

۹۰۳۔ ابو مودود بن ابی سلیمان | عبد العزیز نام تھا۔ مدینہ منورہ کے باشندے تھے۔ ابو سعید خدری۔ سائب بن یزید اور عثمان غماک سے سماعت حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں ابن سعد، عقیق اور کامل بن طلحہ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ محدثین نے انھیں ثقہ قرار دیا ہے۔ باب فضائل سید المرسلین



علیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ان کا ذکر ہے۔ حمادی کی امارت کے دور میں انتقال فرمایا۔

۹۰۴۔ **مورق بن مشمرج** | مخلی بصری ہیں۔ ابوالمعتز کنیت تھی۔ حضرت ابو ذرؓ حضرت انس بن مالکؓ اور حضرت ابن عمرؓ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے سماعت حدیث کی اور ان سے قتادہ اور مجاہد وغیرہ نے روایت کی ہے۔ مورق میں میم مضوم، واو مفتوح اور راء مشدود ہے۔ مشمرج میں میم مضوم، شین مفتوح، میم ساکن اور راء مکسور ہے۔

۹۰۵۔ **موسیٰ بن طلحہ** | ابو عیسیٰ کنیت تھی۔ یحییٰ و قرشی نسبت رکھتے تھے۔ صحابہ کی ایک جماعت سے سماعت حدیث کی۔ ۱۵۳ھ میں اس جہان فانی کو الوداع کہا۔

۹۰۶۔ **موسیٰ بن عبد اللہ** | جنی و کوفی نسبت رکھتے ہیں۔ مصعب بن سعد اور مجاہد سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں یعلیٰ، یحییٰ بن سعید اور شعبہ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

۹۰۷۔ **موسیٰ بن عبیدہ** | مجتبیہ کے صاحبزادے اور زیدی ہیں۔ محمد بن کعب اور محمد بن ابراہیم سے سماعت حدیث کی اور ان سے شعبہ اور عبد اللہ بن موسیٰ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ محمد بن نے انھیں ضعیف قرار دیا ہے۔ ۱۵۳ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

۹۰۸۔ **مجاہد بن مسمار** | زہری ہیں۔ یعنی بنو زہرہ کے آزاد کردہ ہیں۔ انھوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے سماعت حدیث کی اور ان سے ابو ذؤیب وغیرہ نے روایت کی ہے۔ محمد بن نے انھیں ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۰۹۔ **مصعب بن ابی صفرة** | خوارج کے ساتھ ان کے مخصوص عباریات اور لڑائیاں منقول ہیں۔ انھیں حضرت ابن عمرؓ اور عمرہ سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے محمد بن کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ بقرہ کے تابعین اول کے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ عبد الملک بن مروان کے دور حکومت میں خراسان کے مقام مراد الرود میں ۱۵۳ھ میں انتقال ہوا۔

۹۱۰۔ **میںاء** | اپنے والد حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا اور ان سے عبد الرزاق کے والد نے روایت کی ہے۔ ان کو نقل حدیث کے سلسلہ میں ضعیف کہا گیا ہے۔

## تابعات

۹۱۱۔ **معاذہ بنت عبد اللہ** | عبد اللہ کی صاحبزادی اور عدویہ ہیں۔ حضرت علیؓ اور حضرت عائشہ صدیقہ سے سماعت حدیث کی اور ان سے قتادہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ۱۵۳ھ میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔

۹۱۲۔ **منیرہ** | ہجاج بن حسان کی ہمیشہ ہیں۔ حضرت انس بن مالکؓ کی زبارت کا شرف انھیں نصیب ہوا اور ان سے سماعت حدیث بھی کی۔ ان سے ان کے بھائی ہجاج وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث

باب الترمذی کے ذیل میں آتی ہے۔

## نون صحابہ

۹۱۳۔ حضرت ناجیہ بن جندب | یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹوں کے نگران تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے والد کا نام عمرو تھا اور اہل مدینہ میں شمار کیے جاتے تھے۔ ان کا نام پہلے

ذکوان تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناجیہ بخیر فرمایا تھا۔ کیونکہ انھیں قریش مکہ سے نجات حاصل ہوئی تھی۔ یہ وہ صحابی ہیں جو حدیبیہ کے موقع پر قلیب میں آپ کا تیرے کراڑے تھے۔ ان سے حضرت عمرو بن زبیر نے روایت حدیث کی ہے حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت میں مدینہ طیبہ میں انتقال کیا

۹۱۴۔ حضرت نافع بن عتیبہ | عتیبہ بن ابی وقاص کے صاحبزادے ہیں۔ بخزیرہ سے تعلق رکھتے تھے۔ فتح مکہ کے دن مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھتیجے ہیں۔ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے جابر بن عمر نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۱۵۔ حضرت نبیثہ الخیر | بخزیرہ سے تعلق تھا۔ بصری صحابہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث اہل بصرہ میں مروج ہیں۔ ان سے ابو قتادہ اور ابو الیاس وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۹۱۶۔ حضرت ابو نجیح | ان کا نام عمرو بن عتبہ تھا۔ ان کا تذکرہ حرف عین میں کیا جا چکا ہے۔

۹۱۷۔ حضرت نعمان بن بشیر | ابو عبد اللہ کنیت تھی۔ انصاری ہیں اور مسلمانان انصاریہ ہجرت کے بعد مدینہ پہلے ان کی ولادت ہوئی۔ وفات نبوی کے وقت ان کی عمر آٹھ سال سات ماہ تھی۔

یہ اور ان کے والدین منصب صحابیت پر فائز تھے۔ کوفہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ اور حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت میں کوفہ کے گورنر تھے۔ بعد میں محض کے گورنر مقرر ہوئے۔ انھوں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کی خلافت کے لیے لوگوں کو تیار کرنا شروع کیا۔ اہل حبش نے انھیں ۶۳ھ میں شہید کیا۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد اور شعبی کے علاوہ دوسرے محدثین نے روایت کی ہے۔

۹۱۸۔ حضرت نعمان بن عمرو بن مقرن | ان کے جد امجد کا نام مقرن تھا کہا جاتا ہے کہ حضرت نعمان فرماتے تھے کہ میں مزینہ کے چار سو افراد کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا۔

میں اقامت پذیر تھے لیکن پھر مشغل ہو کر کوفہ میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے حبش خاندان کے عامل تھے۔ تباوند کو سترہ نہیں فتح کیا اور اسی روز جام شہادت نوش فرمایا۔ ان سے معقل بن بشار اور محمد بن سیرین نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۱۹۔ حضرت نعیم بن ہمار | ہمار کے صاحبزادے ہیں۔ قبیلہ غطفان کی فرد ہیں۔ ابو اور یس خولانی نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ہمار میں ہاد مفتوح اور مسم مشدوب ہے۔



۹۲۰۔ حضرت نعیم بن عبداللہؓ یہ عبداللہ کے صاحبزادے قرظی مدنی ہیں۔ تمام کے نام سے شہرت رکھتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ تمام بن عبداللہ کے بیٹے ہیں۔ شروع ہی میں مکہ مکرمہ میں مسلمان

ہو گئے تھے۔ ان کے متعلق یہ بھی مشہور ہے کہ یہ حضرت عمرؓ سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ انھوں نے اپنا اسلام کو ظاہر نہیں کیا تھا۔ کیونکہ اپنی قوم میں نہایت مسخرہ تھے اور ان کی قوم نے انہیں ہجرت سے منع کر دیا تھا۔ یہ اپنی قوم کی سیرۂ عورتوں اور یتیم بچوں کا خرچ برداشت کرتے تھے۔ قوم نے ان سے کہا تم کسی دین پر رہو۔ لیکن ہمارے پاس رہو۔ صلح حدیبیہؓ میں ہجرت کی اور جنگ اہل مدینہ میں حضرت ابوجہر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے آخری ایام میں جام شہادت نوش فرمایا۔ ان سے حضرت نافع اور محمد بن ابیہمؓ نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۲۱۔ حضرت نعیم بن مسعودؓ مسعود کے صاحبزادے اور اشجی ہیں۔ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور غزوہ خندق کے موقع پر مسلمان ہوئے۔

انھوں نے بڑی قریظہ اور ابوسفیان بن حرب میں اختلاف پیدا کیا تھا۔ اس وقت ابوسفیان احزاب مشرکین کا سردار تھا۔ انھوں نے ہی مشرکین کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ناکام واپس کیا تھا۔ ان کا یہ واقعہ شہرت رکھتا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ بعض نے کہا ہے کہ جنگ جمل میں جام شہادت نوش کیا۔ ان سے ان کے صاحبزادے نے روایت حدیث کی۔

۹۲۲۔ حضرت نافع بن حارثؓ حارث کے صاحبزادے اور ثقیفی ہیں۔ ان کی کنیت ابوجہرہ تھی۔ ان کا تذکرہ حزن باد میں کیا جا چکا ہے۔

۹۲۳۔ حضرت نواس بن سمانؓ نواسی صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں جبیر بن نفیر اور ابراہیم خولانی کے نام شامل ہیں۔

۹۲۴۔ حضرت نوفل بن معاویہؓ نوفل نے دو جاہلیت میں ساٹھ سال گزارے اور ساٹھ سال اسلام میں گزارے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ سو سال تک زندہ رہے۔ سب سے قبل فتح مکہ میں شرکت کی۔ ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ بزرگ معاویہ کے عہد میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ کچھ محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔

### تابعین

۹۲۵۔ ناصح بن عبداللہؓ عبداللہ کے صاحبزادے محلی ہیں۔ ان کا تذکرہ باب الشفقتہ والرحمتہ میں آتا ہے۔ انھوں نے سہاک اور یحییٰ بن کثیر سے سماعت حدیث کی ہے۔ ان سے اسحاق اکلم سلوی اور یحییٰ بن لیث نے روایت کی ہے۔ محدثین نے انھیں ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۲۶۔ نافع بن جبیرؓ جبیر کے صاحبزادے ہیں ان کے جد امجد کا نام مطعم تھا قریش میں سے ہیں۔ حجاز کے رہنے والے تھے۔ اپنے والد اور حضرت ابوجہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت حدیث

کی۔ ان سے امام زہری نے روایت کی ہے۔

۹۲۷۔ **نافع بن سرحس** حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے آزاد کردہ ہیں اور مدنی ہیں۔ ان کا شمار اکابر تابعین میں ہوتا ہے۔

انھوں نے حضرت ابن عمرؓ اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی۔ ان سے امام زہری اور حضرت مالک بن انس اور محدثین کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔ حدیث کے سلسلہ میں شہرت یافتہ اور تفرد و اولوں میں شمار کیے جاتے ہیں جن سے روایت حاصل کر کے جمیع کی جاتی ہیں اور جن کی حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی احادیث کا بڑا حصہ ان پر موقوف ہے۔ امام مالک نے فرمایا کہ میں نافع کے واسطے سے حضرت ابن عمرؓ کی حدیث سن لیتا ہوں۔ تو کسی اور راوی سے سنتے سے بے فکر ہو جاتا ہوں۔ سندھ میں اس جہان غانی کو خیر باد کہا۔ سرحد میں سین مفتوح، راء ساکن اور حیم مکور ہے۔

۹۲۸۔ **نافع بن غالب** ابو غالب کنیت تھی۔ خیاط اور باہل ہیں۔ بصرہ کے تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں حضرت انس بن مالک سے سماعت حدیث کی اور ان سے عبداللہ بن عمرؓ نے روایت کی ہے۔

۹۲۹۔ **نبیہ بن وہب** وہب کے صاحبزادے نیز کنبی اور حجازی ہیں۔ ابان بن عثمان اور کعب بن سعید بن العاصی کے آزاد کردہ ہیں ان سے سماعت حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں نافع و حیرا کے نام ملتے ہیں۔

۹۳۰۔ **نجاشی** یہ حبشہ کا بادشاہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔ ان کا نام احمہ تھا۔ فتح مکہ سے قبل انتقال ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب ان کی وفات کی خبر ہوئی تو آپ نے ان کی نماز جنازہ ادا کی۔ یہ زیارت نبوی سے مشرف نہ ہوئے۔ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ حالانکہ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نہیں ہوئی۔ اس سے بہتر یہی ہے کہ انہیں صحابہ میں شمار نہ کیا جائے۔ کیونکہ منصب صحابیت ان پر کسی صورت میں صادق نہیں آتا۔ ان کا ذکر صلوٰۃ الجنائزہ وغیرہ میں ہے۔

۹۳۱۔ **ابو نصرہ منذر** ان کا نام منذر تھا۔ مالک کے صاحبزادے اور عبیدی ہیں۔ انھیں حضرت ابن عمرؓ و ابوسعید اور حضرت ابن عباسؓ سے سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں قتادہ، سعید بن یزید اور ابراہیم نجی شامل ہیں۔ بصری تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ حسن بصری سے کچھ عرصہ پہلے وفات پائی۔

۹۳۲۔ **ابو نصر** سالم نام تھا۔ ابوسعید کے صاحبزادے ہیں۔ عمر بن عبید بن سمیر کے آزاد کردہ قرشی تھے اور مدنی ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں امام ثوری، امام مالک اور ابن عقیبہ شامل ہیں۔ نصر میں کون مفتوح اور فساد ساکن ہے۔

۹۳۳۔ **نضر بن شہیل** ابو الحسن کنیت تھی۔ بنو مازن سے تعلق رکھتے تھے۔ مرو میں اقامت پذیر تھے اور وہیں تقریباً ۲۰۳ھ میں انتقال ہوا۔ لغت نحو اور فنون ادبیہ کے امام تھے۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔



۹۳۴۔ **نقیلی** | انھوں نے امام مالک سے سماعت حدیث کی اور ان سے امام ابو داؤد نے روایت کی ہے۔ امام ابو داؤد کا قول ہے کہ میں نے ان سے زیادہ صاحب حفظ نہیں دیکھا۔ امام احمد بن حنبل ان کا بڑی تعظیم کرتے تھے۔ حافظ حدیث تھے۔ ۲۳۲ھ میں وفات پائی۔

۹۳۵۔ **ابو نوحہ** | نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ ان کا ذکر کتاب الامان میں ہے۔ ابن نوحہ مصیبت الکذاب کے قتل کے بعد مسلمانوں میں اس طرح روپوش ہو گیا کہ لوگ اسے مسلمان سمجھتے رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں یمن کی امداد میں کوثر بھیجا گیا۔ یہ شخص اپنی قوم بنی حنیفہ کا امام تھا۔ چنانچہ اس کے خلاف حارث بن حنظل اور اس کے ساتھیوں نے گواہی دی کہ یہ گاؤں کی مسجد میں لوگوں کو وہ چیزیں پڑھا رہا تھا جو سیرہ کی من گھڑت تھیں اور اس کا دعویٰ یہ تھا کہ یہ خدا کی طرف سے وحی کیا گیا ہے۔ اس دور میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قریش میں مسلم کے فرائض انجام دے رہے تھے اور حضرت ابو موسیٰ کے دست راست تھے۔ یہ سرکش جماعت ان کے سامنے حاضر کی گئی۔ انھوں نے ان کی سرکش کو واضح طور پر سچا کر لیا اور ان سے توبہ کرانی گئی۔ انھوں نے توبہ کی تو ان کو معاف کر دیا گیا لیکن ابن نوحہ کی توبہ قبول نہیں کی۔ کیونکہ حضرت ابن مسعود نے اس کی معذرت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابن مسعود نے ان لوگوں کو شام کے علاقہ میں جلا وطن کر دیا اور ان کے دلی بھیدوں کو خدا کے سپرد کر دیا گیا۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ اگر ان کا عقیدہ وہی ہے جو پہلے تھا تو شام کا طاعون ان کو ہلاک کر دے گا۔ ورنہ اب توبہ کے بعد یہی ان کو سزا دینے کا کوئی حق نہیں رہا۔ لیکن ابن نوحہ کے بارے میں ابن مسعود قتل کرنے پر مصر رہے کیونکہ یہ زندیق اور زندہ کامیاب تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حکم سے قرآن میں کتب نے اس کو سزا دیا اور قتل کیا۔

## واو صحابہ

۹۳۶۔ **حضرت والبصرہ بن معبد** | اقامت پذیر تھے پھر جزیرہ کی طرف منتقل ہو گئے۔ رقبہ میں انتقال کیا۔ ان سے زیادہ ابن ابی الجعد نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۳۷۔ **حضرت وائلہ بن اسقع** | اسقع کے صاحبزادے اور لشی ہیں۔ یہ اس وقت مشرف بہ اسلام ہوئے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے سامان جمع کر رہے تھے۔ ان کے متعلق کہا گیا ہے کہ تین سال تک خدمت نبوی میں حاضر رہے۔ اور ان کا شمار اصحاب صفہ میں ہوتا ہے۔ پہلے بصرہ میں قیام کیا۔ پھر ملک شام میں دمشق سے تشریف کے فاصلے پر بلاط نامی گاؤں میں اقامت پذیر رہے۔ وہاں سے بیت المقدس منتقل ہو گئے۔ سو سال کی عمر میں بیت المقدس میں وفات پائی۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۳۸۔ **حضرت ابو واقد** | حادث نام تھا۔ عوف کے صاحبزادے اور لشی قبیلہ سے تھے۔ قدیم الاسلام ہیں۔

مدنی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک سال مکہ مکرمہ کے قریب وجہ میں رہے اور مکہ ہی میں پچھتر سال کی عمر میں شہید ہوئے۔  
پانی اور مقام صحن میں سپرد خاک کیا گیا۔

۹۳۹۔ حضرت وائل بن حجر | حجر کے صاحبزادے اور حضرت ہیں۔ حضرت کے سرداروں میں شمار کیے گئے تھے۔ حجر  
حضرت کے بادشاہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد کی صورت  
میں حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ان کے آنے سے قبل یہ خوشخبری سنائی تھی مگر یہ بھی ارشاد فرمایا  
تھا کہ تمہارے پاس بہت وعدہ حضرت سے مائل بن حجر آ رہے ہیں۔ ان کا یہاں آنا اطاعت گزاروں اور اللہ تعالیٰ  
اور اس کے رسول کے شوق و محبت کے لیے ہے۔ یہ شاہی خاندان ہیں افضل ہیں۔ بسبب یہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو  
آٹھ دن دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرحبا کہا اور اپنے قریب جگہ عطا فرمائی اور اپنی چادر مبارک بچھا دی اور اس  
پر ان کو بٹھایا اور دعا کی اسے اللہ وائل اور ان کی اولاد اور ان کی اولاد کی اولاد میں برکت عطا فرمائی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے ان کو حضرت کے سرداروں پر افسر اعلیٰ مقرر فرمایا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادگان علقمہ اور  
عبداللہ بن حذیرہ شامل ہیں۔ حجر میں عاصم و جہیم ساکن ہے۔

۹۴۰۔ حضرت وحشی بن حرب | حرب کے صاحبزادے اور وحشی ہیں۔ لیکن مکہ مکرمہ کے حبشیوں میں شمار ہوتے ہیں۔  
جہیر بن مطعم کے آزاد کردہ ہیں۔ انھوں نے کفر کی حالت میں جنگ احد میں نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے عم مخزوم حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا تھا۔ غزوہ طائف کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے اور  
جنگ یمامہ میں مسلمانوں کی طرف سے جہاد میں شرکت کی۔ ان کا دعویٰ تھا کہ انھوں نے مسیلۃ الکذاب کو قتل کیا۔ ان کا کہنا  
ہے میں نے اپنی تلوار سے دو آدمیوں کو قتل کیا ہے۔ ایک خیر انس (حمزہ) دوسرے شر انس (مسیلۃ الکذاب)۔ شام  
میں اقامت پذیر رہے۔ حمص میں انتقال کیا۔ ان سے ان کے صاحبزادے اسحاق اور حرب وغیرہ نے روایت حدیث  
کی ہے۔

۹۴۱۔ حضرت ورقہ بن نوفل | ان کے جد امجد کا نام اسد تھا۔ قریش سے تعلق رکھتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہو  
گئے تھے۔ انجیل پڑھے ہوئے تھے۔ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے  
بچا زاد بھائی تھے۔ بہت ضعیف اور ناتواں ہو گئے تھے۔

۹۴۲۔ حضرت ولید بن عقبہ | ابوہریرہ کفایت تھی۔ قرشی اور حضرت عثمان بن عفان کے ماں شریک بھائی تھے۔ فتح مکہ  
کے روز مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اس وقت عالم شباب کو پہنچنے والے تھے۔ حضرت عثمان  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں کوہِ گورز مقرر فرمایا تھا۔ یہ قریش کے جواں مردوں اور شہزادوں سے ہیں۔ ان سے ابو موسیٰ  
بہمدانی نے روایت کی ہے۔ ورقہ میں انتقال کیا۔

۹۴۳۔ حضرت ولید بن ولید | قرشی اور مخزومی ہیں۔ خالد بن ولید کے بھائی ہیں۔ غزوہ بدر میں کفر کی حالت میں امیر  
ہوئے۔ ان کا فدیہ ان کے بھائی اور ہشام نے ادا کیا۔ فدیہ ادا ہونے کے فوراً بعد  
مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ لوگوں نے پوچھا کہ تم نے فدیہ کی ادائیگی سے قبل اسلام کا اظہار کیوں نہیں کیا؟ آپ نے جواب  
دیا کہ میں نے اس لیے ایسا نہیں کیا کہ میں یہ گمان نہ ہو کہ میں نے فدیہ سے گھبرا کر اسلام قبول کر لیا ہے۔ مسلمان ہونے



کے بعد ان کو مشرکین مکر نے میں مجوسی کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے اور دوسرے ضعیفائے اسلام کے لیے قنوت میں دعا کی۔ کچھ عرصہ بعد اسارت سے رہائی مل کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عترۃ النضار میں شرکت کی۔ ان سے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت حدیث کی ہے۔

**۹۴۲۔ حضرت ابو وہب** یہ ابو وہب جہنی ہیں۔ انھیں زیارت نبوی کا شرف نصیب ہوا۔ ابو وہب ہی ان کی کنیت ہے۔ جہنی میں جیم مضموم اور میم مکسور ہے۔

**۹۴۵۔ حضرت وہب بن عمیر** یہ غزوہ بدر میں بحالت کفر اسیر ہوئے تھے۔ ان کے والد مدینہ منورہ آئے اور مشرف بر اسلام ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بیٹے کو آزادی کا پروانہ عطا فرمایا۔ تو وہ بھی مسلمان ہو گئے۔ ان کی ایک حیثیت اور مرتبہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر انھیں صفوان بن امیہ کے پاس بھیجا تھا۔ تاکہ یہ ان کو اسلام کی دعوت دیں۔ ملک شام میں جہاد کرتے ہوئے حجام شہادت نوش فرمایا۔

## تابعین

**۹۴۶۔ ابو وائل** شقیق نام تھا۔ سلمہ کے صاحبزادے اسدی کوئی ہیں۔ دور جمالت اور دور رسالت دونوں دیکھے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف نہ ہو سکے۔ اور نہ ہی زبان رسالت سے سماعت حدیث کی۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل میری عمر دس سال تھی۔ میں اپنے خاندان کی بکریاں جنگل میں چراتا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اور صحابہ کی کثیر تعداد سے سماعت حدیث کی۔ حضرت ابن مسعود کے مخصوص شاگردوں میں سے ہیں۔ حدیث بکثرت نقل کرتے ہیں۔ قابل اعتماد اور اپنی روایت پر قائم رہنے والے تابعی ہیں۔ حجاج بن یوسف کے محدث حکومت میں انتقال ہوا۔

**۹۴۷۔ ویرہ بن عبدالرحمن** ابو ویرہ کنیت تھی۔ بحر حارث سے تعلق رکھتے تھے حضرت ابن عمر اور سعید بن جبیر سے سماعت حدیث کی۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ویرہ میں واؤ مفتوح اور باء ساکن ہے۔

**۹۴۸۔ وحشی بن حرب** حرب کے صاحبزادے اور شامی تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ با فضول نے اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کی ہے امدان سے صدوق بن خالد وفیرہ نے روایت کی ہے۔

**۹۴۹۔ وکیع بن جراح** اوہام نام گوری سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے عبداللہ بن مبارک امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن مسیون اور علی بن المدینی کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔ بغداد میں درس حدیث جاری کیا۔ قابل اعتماد و مشائخ حدیث میں سے ہیں۔ جن کے قول پر اعتماد کیا جاتا ہے اور جن کے قول کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ یہ امام اعظم ابو حنیفہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے۔ با فضول نے امام ابو حنیفہ سے بہت سے چیزیں سُن رکھی تھیں۔ سلسلہ میں ولادت ہوئی۔ اٹھارے سال کی عمر میں ۱۹۷ھ میں محرم الحرام کو جب مکہ مکرمہ سے واپس آ رہے تھے وفات پائی۔ اور قید میں

مدفون ہوئے۔

## کفار وغیرہ

۹۵۰۔ ولید بن عتبہ | یہ عتبہ بن ربیعہ کا بیٹا کا فر تھا۔ اس کا ذکر غزوہ بدر میں ہے۔ اسی غزوہ میں کفر کی حالت میں قتل ہوا۔

## باہ

۹۵۱۔ حضرت ابو ہاشم | شیبہ نام تھا۔ عتبہ بن ربیعہ کے صاحبزادے اور قرشی ہیں بعض نے ان کا نام ہشام بتایا ہے۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ ان کا نام ہی ان کی کنیت تھی۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے ماموں تھے۔ فتح مکہ کے روز مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور ملک شام میں قیام پذیر ہو گئے تھے۔ ان کا شمار صاحب فضل صحابہ میں ہوتا ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں انتقال کیا۔ ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۵۲۔ حضرت ابو ہریرہ | ان کے نام و نسب کے بارے میں محدثین کا زبردست اختلاف ہے۔ زیادہ مشہور یہ ہے کہ اسلام سے پہلے ان کا نام عبدالشمس یا عبدالمطلب تھا۔ اور اسلام لانے کے بعد عبد اللہ یا عبد الرحمن رکھا گیا۔ قبیلہ دوس سے تعلق رکھتے تھے۔ حاکم ابوالاحد کا قول ہے کہ ہمارے نزدیک حضرت ابو ہریرہ کے نام کے متعلق سب سے زیادہ صحیح روایت یہ ہے کہ ان کا نام عبدالرحمن صخر تھا۔ ان کی کنیت نام پر اس طرح غالب آئی گویا ان کا نام ہی نہیں رکھا گیا تھا۔ غزوہ خیبر کے سال مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ خیبر میں شرکت کی۔ پھر ہر وقت خدمت نبوی میں حاضر رہتے گئے۔ صرف پیٹ بھرنے پر اکتفا کرتے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہاں تشریف لے جاتے یہی ساتھ رہتے تھے۔ صحابہ میں سب سے زیادہ قوی الحفظ تھے۔ ہر وقت آپ کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ان کو وہ چیزیں مستحضر رہتی تھیں جو دوسروں کو یاد نہ ہوتیں۔ خود فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میں آپ سے بہت سے ارشادات سنتا ہوں لیکن کوئی مجھے یاد نہیں رہتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی چادر بچھا دو۔ میں نے اپنی چادر بچھا دی پھر آپ نے بہت سی احادیث بیان فرمائیں۔ اب مجھے وہ تمام ارشادات یاد تھے جو آپ نے بیان فرمائے۔ امام بخاری بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ نے آٹھ سو سے زیادہ افراد سے روایت نقل کی ہیں ان سے حضرت ابن عمر حضرت ابن عباس حضرت جابر حضرت انس اور صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۵۳۔ حضرت ہزال بن زباب | زباب کے صاحبزادے اور اسلمی ہیں ابو نعیم کنیت تھی۔ ان سے ان کے صاحبزادے نعیم اور محمد بن منکدر وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ مابعد کی حدیث میں آتا ہے۔ جو ان کے ربم کے بارے میں منقول ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ ابن منکدر نے خود ان سے روایت نہیں کی بلکہ



ان کے فرزند نعیم کے واسطے سے روایت کی ہے۔

۹۵۳۔ حضرت ہشام بن عاص | عاص کے صاحبزادے ہیں۔ اور حضرت عمرو بن العاص کے بھائی ہیں۔ مکہ مکرمہ میں مسلمان ہو گئے ہیں۔ انھوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ جب انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت کی خبر ہوئی تو غزوہ خندق کے بعد جو مدینہ منورہ میں ہوا۔ مکہ مکرمہ واپس آ گئے۔ بڑے صاحب فضل صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبید اللہ نے روایت حدیث کی ہے۔ جنگ یرموک میں مسیحیوں میں جاہل شہادت نوش فرمایا۔

۹۵۵۔ حضرت ہشام بن عامر | عامر کے صاحبزادے اور انصاری ہیں۔ بصرہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ بھری صحابہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل بصرہ میں مشہور ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے بیٹے سعد اور حضرت حسن بھری شامل ہیں۔

۹۵۶۔ حضرت ہشام بن حکیم | قریش کی اسدی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے، صاحب فضل صحابی تھے۔ ان کا شمار ان صحابہ میں ہوتا ہے جو امرا المعروف اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وفات سے پہلے انتقال فرمایا۔ ان کے والد کی وفات مسیحیوں میں ہوئی۔ ان سے حضرت عمر اور ان کے علاوہ دوسرے صحابہ نے روایت کی ہے۔

۹۵۷۔ حضرت ہلال بن امید | امیہ کے صاحبزادے اور واقفی انصاری ہیں۔ غزوہ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے تین صحابہ میں سے ایک یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ غزوہ بدر میں شرکت کی۔ یہی وہ صحابی ہیں جنھوں نے اپنی بیوی کو شریک کے ساتھ متم کیا۔ ان کا تذکرہ لعان میں ہے۔ ان سے حضرت جابر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی ہے۔

۹۵۸۔ حضرت ابوالہیثم | مالک بن حنان نام تھا۔ ان کا تذکرہ عرفہ میں کیا جا چکا ہے۔

## صحابیات

۹۵۹۔ حضرت ام ہانی | فاختہ نام تھا۔ ابوطالب کی صاحبزادی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نبوت سے قبل ان کو پیغام نکاح دیا تھا اور بعد ہجرت میں ابودھب نے بھی پیغام دیا تھا۔ لیکن ابوطالب نے ان کا نکاح ابودھب سے کر دیا تھا۔ بعد میں یہ مسلمان ہو گئیں اور اسلام کی وجہ سے ان میں نکاح باقی نہ رہا۔ اب دوبارہ آپ نے پیغام دیا تو انھوں نے کہا خدا کی قسم میں تو آپ کو پہلے سے پسند کرتی ہوں اب مسلمان ہونے کے بعد تو کہیں پسند کروں گی۔ مگر میں کچھن والی عورت ہوں۔ تو آپ نے سکوت فرمایا۔ ان سے حضرت علی اور حضرت ابن عباس کے علاوہ دوسرے صحابہ نے بھی روایت کی ہے۔

۹۶۰۔ حضرت ام ہشام | یہ عاتر بن نعمان کی صاحبزادی ہیں۔ زیارت نبوی کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۶۱۔ حضرت ہند بنت عتبہ | عتبہ ابن ربیعہ کی صاحبزادی ہیں۔ حضرت ابوسفیان کی بیوی اور حضرت مسودہ کی والدہ ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر حضرت ابوسفیان کے ہمراہ مشرف بر اسلام ہوئیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں کے نکاح کو جاری رکھا۔ یہ نہایت فصیح و بلیغ اور عاقلہ تھیں۔ جب انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ رحمت پر دوسری عورتوں کی مہبت میں بیعت کی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گی اور نہ چوری کرو گی نہ ہندہ نے عرض کیا کہ ابوسفیان ہاتھ روک کر خرچ کرتے ہیں جس کی نگی ہوتی ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس قدر لوجہ شمار سے اور تمھاری اولاد کے لیے کافی ہو۔ آپ نے فرمایا اور نہ زنا کرو گی۔ نہ ہندہ عرض گزار ہوئیں آیا کوئی شریف عورت زنا کار ہو سکتی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اور نہ اپنے بچوں کو قتل کرو گی۔ ہندہ نے عرض کی کیا یہ اللہ تعالیٰ آپ نے تمھارے سب بچوں کو قتل کر دیا ہم نے تو چھوٹے چھوٹے بچوں کو پرورش کیا تھا۔ اور بڑے بوسنے پر آپ نے جنگ بدر میں قتل کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدین حضرت ابوسفیان کی بہن تھیں۔ اسی روز حضرت ابوسفیان نے فرمایا اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی۔ ان سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت حدیث کی ہے۔

### تابعین

۹۶۲۔ ہبیرہ بن مریم | مریم کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابو یوسف اور اسحاق شامل ہیں۔ یہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ روایت میں کچھ مضبوطی نہیں۔ سنیہ میں روایت دانی۔

۹۶۳۔ نہیل بن شرجیل | شرجیل کے صاحبزادے اور اندلی کوئی ہیں۔ قوت بھارت سے محروم تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے سماعت حدیث کی اور ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۶۴۔ ہشام بن حسان | حسان کے صاحبزادے اور قردوسی قبیلہ کے آزاد کردہ ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے یہاں قیام پذیر رہتے۔ اسی لیے قردوسی کہلاتے ہیں۔ انھوں نے کہا تھا کہ جن کو حجاج بن یوسف نے ہتھ پڑاؤں باندھ کر قتل کیا ہے ان کے تعداد کا شمار کیا جائے۔ جب شمار کیا گیا تو ان کی تعداد ایک لاکھ میں ہزار ہوئی۔ انھوں نے حضرت حسن، عطاء اللہ مکرر سے سماعت حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں حماد بن زید اور فضل بن عیاض وغیرہ شامل ہیں۔

۹۶۵۔ ہشام بن زیاد | زیاد کے صاحبزادے ہیں۔ ابوالمقدام کنیت تھے۔ حسن اور قریظ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے قرار بری اور شعبان بن فروخ نے روایت کی ہے۔ محدثین نے انھیں ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۶۶۔ ہشام بن زید | یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں۔ اپنے دادا جان سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے محدثین کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔ ان کا شمار بصری تابعین میں ہوتا ہے۔

۹۶۷۔ ہشام بن عروہ | حضرت عروہ بن زبیر کے صاحبزادے اور قرظی مدنی ہیں۔ ابو منذر کنیت تھے۔ مدینہ طیبہ کے مشہور و معروف تابعی ہیں اور کثرت سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ اکابر علماء اور جلیل القدر تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ سنیہ میں ولادت ہوئی۔ انھیں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سماعت حدیث کی ہے۔



سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے روایت کرتے والوں میں مالک بن انس، ثوری، اور ابن حنفیہ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ حنفیہ منصور کے دور خلافت میں بغداد تشریف لائے، اور ۱۳۰ھ میں بغداد میں وفات پائی۔

۹۶۸۔ **ہشام بن عمار** البرذلیہ کنیت فقی، سلمی و دمشقی ہیں۔ تجرید کے ماسر حافظ حدیث اور دمشق میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ انھوں نے یحییٰ بن مزہ اور مالک سے سماعت حدیث کی۔ ان سے امام بخاری، امام نسائی، امام ابوداؤد اور ابن ماجہ، محمد بن خزیمہ اور یافعی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ بالترتیب ۲۲۵ھ میں انتقال فرمایا۔

۹۶۹۔ **ہشیم بن بشیر** البشیری کے صاحبزادے سلمی و سلمی ہیں۔ انھوں نے مشہور ائمہ احادیث عمرو بن دینار، یزید بن عیینہ، مالک، ابن المبارک کے علاوہ دوسرے محدثین سے روایت کی ہے۔ ۱۵۰ھ میں ولادت پائی۔ اور ۱۸۲ھ میں انتقال ہوا۔

۹۷۰۔ **ہلال بن عامر** عامر کے صاحبزادے اور مزیابی۔ کوئی تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ انھوں نے اپنے والد سے روایت حدیث کی اور واقع مزیابی سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے یحییٰ بن حنفیہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۷۱۔ **ہلال بن عبد اللہ** ابو ہاشم کنیت فقی، بربک کے تعلق رکھتے تھے۔ انھوں نے ابواسحاق سے سماعت حدیث کی ہے اور ان سے مسلم اور عقیل نے روایت کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ان کی حدیث منکر ہوئی ہے۔

۹۷۲۔ **ہلال بن علی** اپنے جد امجد ہلال بن ابی سیرین فہری کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک اور عطاء بن یسار سے سماعت حدیث کی اور ان سے مالک بن انس وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۷۳۔ **ہلال بن یساف** یساف کے صاحبزادے ہیں۔ ان کے آقا ذکر وہ ہیں۔ انھیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ سلمہ بن قیس سے روایت حدیث کی۔ ابو مسعود انصاری سے سماعت حدیث کی اور ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۷۴۔ **ہمام بن حارث** حارث کے صاحبزادے اور فہقی ہیں۔ حضرت ابن مسعود، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور صحابہ کی ایک جماعت سے سماعت حدیث کی۔ ان سے ابی ہاشم فہقی نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۷۵۔ **ابو ہند** سیار نام تھا۔ پچھنے لگانے کا کام کرتے تھے۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تھے۔ بربک کے آقا ذکر وہ ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ، حضرت جابر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۹۷۶۔ **ہود بن عبد اللہ** اپنے دادا حضرت مزیرہ اور حضرت سعید بن جبیر سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ یہ دونوں منصب صحابیت پر فائز تھے۔ ان سے طالب بن حجر نے روایت کی ہے۔

۹۷۷۔ **ابو یساج** حصین کے صاحبزادے اور اسدی ہیں۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تابعین، امام احمد فرماتے ہیں کہ یہ منصور بن حبان کے والد ہیں۔ جلیل القدر اور ثقہ تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں حضرت علی اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سماعت حدیث کی اور ان سے ابو یاسر اور شعبی نے روایت کی ہے۔

## یاء صحابہ

۹۷۸۔ حضرت یحییٰ بن اسید | ان کے جد امجد کا نام حفصہ تھا۔ انصار سے تعلق تھا۔ دور رسالت میں ولادت ہوئی ان کے والد کی کنیت ابو یحییٰ ان ہی کے نام پر ہے۔ ان کا تذکرہ فضل قرۃ وفاروقی میں ہے۔

ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ ان کی عمر تو سماعت حدیث کے لائق تھی۔ لیکن میں نے ان کی روایت کردہ کوئی حدیث نہیں سنی۔

۹۷۹۔ حضرت یزید بن اسود | اسود کے صاحبزادے سوائی ہیں۔ اہل طائف میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے جابر نے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل کوفہ میں شہرت

کی حامل ہیں۔

۹۸۰۔ حضرت یزید بن شیبان | شیبان کے صاحبزادے اور ازوی ہیں۔ منصب صہابت پر فائز تھے۔ ان کا تذکرہ دحدان میں کیا جاتا ہے۔ انھوں نے حضرت ابن مرثد سے روایت کی ہے

اور ان سے عبداللہ بن صفوان نے روایت کی۔ ان کی حدیث حج کے بارے میں ہے۔

۹۸۱۔ حضرت یزید بن عامر | عامر کے صاحبزادے سوائی اور حجازی ہیں۔ جنگ حنین میں مشرکین کے کمانڈر کے ساتھ شریعت کی اس کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان سے سائب بن یزید وغیرہ نے

روایت کی ہے۔

۹۸۲۔ حضرت یزید بن نعام | نعام کے صاحبزادے اور ضبی ہیں۔ کفر کی حالت میں غزوہ حنین میں شرکت کی اور اس کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے۔ امام ترمذی کا قول ہے کہ ان کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم سے سماعت حدیث معروف نہیں ہے۔

۹۸۳۔ حضرت ابوالیسر | کعب نام تھا۔ عمرو کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا تذکرہ حرف کاف کے تحت آچکا ہے۔

۹۸۴۔ حضرت یحییٰ بن امیر | یحییٰ بن امیر کے موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ غزوہ حنین طائف اور غزوہ تبوک میں شرکت کی سماعت نصیب ہوئی۔ ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ جنگ جمل میں شرکت کی اور عام شہادت نوش فرمایا۔ ان سے عطاء دہا اور صفوان وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۸۵۔ حضرت یحییٰ بن مرہ | قبیلہ بنی ثقیف سے تعلق رکھتے تھے۔ انھیں حدیبیہ، غزوہ خیبر، غزوہ حنین، فتح مکہ، غزوہ طائف اور غزوہ تبوک میں شرکت کا شرف نصیب ہوا۔ کوفی صحابہ میں شمار ہوتے

ہیں۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۸۶۔ حضرت یوسف بن عبداللہ | عبداللہ بن سلام کے صاحبزادے ہیں۔ ابوالیقوب کنیت تھی۔ حضرت یوسف بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد بنی اسرائیل میں سے تھے۔ دور رسالت میں



ولادت ہوئی۔ انھیں خدمت نبوی میں لایا گیا، آپ نے گود میں سے کریم صفت نام تجویز فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سر پر دستِ رحمت پھیرا اور ان کے لیے دعائے خیر کی۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کی کچھ روایت ہیں لیکن صحیح قول یہ ہے کہ ان کی کوئی روایت نہیں۔ ان کا شمار مدنی صحابہ میں ہوتا ہے۔

## صحابیات

۹۸۷۔ حضرت یسیرہؓ یہ حضرت یاسر انصاری کی والدہ ماجدہ ہیں۔ یہ ماہجر صحابیات میں سے ہیں۔ ان سے ان کی پوتی تھیں بنت یاسر نے روایت حدیث کی ہے۔

## تابعین

۹۸۸۔ یحییٰ بن حصینؓ حصین کے صاحبزادے ہیں۔ انھوں نے اپنی دادی ام الحصینہ انطراق سے روایت کی ہے اور ان سے شعبہ اور اسحاق وغیرہ نے روایت کی ہے ثقہ تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔

۹۸۹۔ یحییٰ بن خلفؓ خلف کے صاحبزادے اور باہلی ہیں۔ معمر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ترمذی اور ابن ماجہ وغیرہ شامل ہیں۔ ۳۲۳ھ میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔ ان کا تذکرہ باب اعداد آلہ الجہاد میں آتا ہے۔

۹۹۰۔ یحییٰ بن سعیدؓ سعید کے صاحبزادے انصاری و مدنی ہیں۔ بخاری کے دور میں مدینہ طیبہ میں فصل خصوصیات کے ذمہ دار تھے۔ پھر خلیفہ منصور نے انھیں عراق بلایا اور ہاشمیہ میں قاضی کے منصب پر فائز کر دیئے گئے، یہ حدیث و فقہ میں امام ہیں۔ عالم دین، پرہیزگار، ناہاد متقی اور نیک سیرت دینی و فقیہ بصیرت میں مشہور تھے۔ انھوں نے حضرت انس بن مالک اور سائب بن یزید سے سماعت حدیث کی۔ اور ان سے عروہ، شعبہ، ثوری ابن حبیہ اور ابن مبارک نے روایت کی ہے۔

۹۹۱۔ یحییٰ بن عبد الرحمنؓ ان کا شجرہ نسب اس طرح ہے یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب بن ابی بلتعہ۔ مدنی تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ انھوں نے صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کی ہے اور ان سے محمد بن کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔

۹۹۲۔ سہیب بن عبد اللہؓ عبد اللہ کے صاحبزادے صنعانی ہیں۔ انھوں نے ان لوگوں سے روایت کی ہے جن سے فردہ بن میک نے سماعت کی اور ان سے معمر نے روایت کی ہے۔

۹۹۳۔ یحییٰ بن ابی کثیرؓ ابو نصر ہاشمی کنیت تھے۔ ہنوطی کے آزاد کردہ ہیں۔ یہ بصرہ کے باشندے تھے لیکن بعد میں یاسر میں اقامت پذیر ہو گئے۔ انھیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کا شرف نصیب ہوا اور عبد اللہ بن ابی قتادہ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں عکرمہ اور امام اوزاعی شامل ہیں۔

۹۹۴۔ یزید بن اصمؓ اصم کے صاحبزادے ہیں۔ اور حضرت ام المومنین سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہمیشہ زاد ہیں۔ انھوں

نے حضرت یحیرہ اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت حدیث کی ہے۔

۹۹۵۔ **یزید بن رومان** | رومان کے صاحبزادے ہیں۔ ابو روم کثیف تھی۔ اہل مدینہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ابن زبیر اور صالح بن خوات سے سماعت حدیث کی اور ان سے امام زہری وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۹۹۶۔ **یزید بن زریح** | ابو معاویہ کثیف تھی۔ حافظ حدیث تھے۔ انھوں نے ابویوب اور یونس سے سماعت حدیث کی اور ان سے ابن ہریرہ اور مسدود نے روایت کی۔ ان کا تذکرہ باب السیفۃ والرحمۃ میں آتا ہے امام احمد

بن حنبل فرماتے ہیں کہ بصرہ میں رہنے والی بیٹی تھی ان پر ختم ہے۔ اکانی سال کی عمر میں شوال ۸۲ھ میں انتقال ہوا۔ زیادہ کے صاحبزادے اور کثیف شہباز سے ہیں۔ انھوں نے امام زہری اور سلمان ابن جبیب سے سماعت حدیث کی اور ان سے دیکھ ابو نعیم وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۹۹۸۔ **یزید بن ابی عبید** | حدیث کی ہے اور ان سے روایت کرنے والوں میں یحییٰ بن سعید وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ ابو عبید کے صاحبزادے ہیں۔ سلمہ بن الاکوع کے آزاد کردہ ہیں۔ انھوں نے سلمہ سے روایت

۹۹۹۔ **یزید بن ہارون** | واسطے تھے۔ بغداد میں تشریف لے گئے اور وہاں درس حدیث کا سلسلہ شروع کیا پچیس

واسطے واپس آئے اور وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ ۱۸۰ھ میں ولادت ہوئی۔ ابن المدینی کا قول ہے کہ میں نے ابن ہارون سے زیادہ قوی حافظ نہیں دیکھا۔ حدیث کے زبردست عالم اور حافظ تھے۔ ثقہ، زاہد اور عابد تھے۔ ۲۱۰ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ انھوں نے ایک جماعت سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے امام احمد بن حنبل اور علی بن المدینی نے روایت کی ہے۔

۱۰۰۰۔ **یزید بن ہرمز** | ہرمز کے صاحبزادے اور ہمدانی مدینی ہیں اور بخاری کے آزاد کردہ ہیں۔ انھیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور

امام زہری اور عمرو بن دینار وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۱۰۰۱۔ **یعقوب بن عامر** | ان کا شجرہ نسب اس طرح بیان کیا گیا ہے :- یعقوب بن عامر بن عمرو بن مسعود ثقفی اور مجازی ہیں۔ انھوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے۔

۱۰۰۲۔ **یعلیٰ بن ملک** | ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن ابی ملیکہ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ ملک میں پیدا

ہویم مفتوح، دوسرا ساکن اور لام مفتوح ہے۔

۱۰۰۳۔ **یعیش بن طخفہ** | طخفہ کے صاحبزادے اور غفاری ہیں۔ انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ ان کے والد





## باب دوم

### اُمّہ اصول حدیث کا بیان

۳۰۰۔ امام اعظم ابو حنیفہ **آپ کا نام** نامی واسم گزای نعمان بن ثابت ہے۔ ثابت بن زوطا کے صاحبزادے اور کوفہ کے رہنے والے تھے۔ حمزہ زیات کے گھرانے سے تعلق تھا۔ آپ کے والد محترم ثابت بن زوطا پیدائشی مسلمان تھے۔ آپ کے دادا کابل میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور بعض کے نزدیک بنی تمیم اشعر بن ثعلبہ کے غلام تھے جو بعد میں آزاد کر دیے گئے تھے۔ صحیح بات یہی ہے کہ آپ کے دادا کسی کے غلام نہیں تھے اور امام اعظم کے خاندان پر کبھی غلامی کا ذکر نہیں گزرا۔ امام ابو حنیفہ کپڑے کا وسیع کاروبار کرتے اور فارغ البال آدمی تھے۔ والد ماجد کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ حضرت علی نے ان کے لیے اودان کی اولاد کے لیے دعاے برکت فرمائی تھی (امام اعظم ابو حنیفہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی اور رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ تھے جن کے ذریعے آپ کے اجتہادی علم کا ظہور ہوا)۔ امام ابو حنیفہ کی پیدائش سنہ ۱۵۰ ہجری اور سنہ ۷۶۰ میں آپ اس جہان فانی سے عالم جاودانی کی طرف سدھارے تھے اسی سال امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ہوئی تھی۔ آپ نے بغداد میں وفات پائی کیونکہ عباسی خلیفہ منصور نے آپ کو کوفہ سے بغداد بکالیا تھا اور اس آسمان نقاہت و اجتہاد کے مہر و خشاں کو فقیر و خیرزان میں دفن کیا گیا تھا۔ بغداد میں آپ کا مزار مشہور امام اور زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ قتاد بن ابی سلیمان کے درج میں حاضر ہوتے رہے جو کوفہ کے اندر حدیث وفقہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث دانی و تفقہ امت کے علمبردار تھے (امام اعظم کے زمانے میں صحابہ کرام میں سے چار حضرات بنفید حیات تھے لیکن ان کی کسی سے ملاقات ثابت نہیں ہے اور نہ انھوں نے کسی صحابی سے روایت کی ہے۔ وہ چار حضرات یہ تھے۔ بصرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مدینہ منورہ میں حضرت سہیل بن سعد سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مکہ مکرمہ میں حضرت ابوالفضل عاصم بن واصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ تابعی ہیں۔ آپ نے ان مذکوروں چاروں صحابہ کرام کی زیارت کی ہے جبکہ آپ کی وفات کے وقت بارہ صحابہ کرام دنیا میں موجود تھے۔ امام اعظم کے بارے میں علامہ حلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تبیض الصغیر میں لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے تین صدیقین حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہیں اور ایک حدیث حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ان چاروں صدیقوں کو مع اسناد و تبیض الصغیر میں درج کیا ہے۔ دیگر کہنے ہی محدثین نے آپ کا صحابہ کرام سے روایت کرنا تسلیم کیا ہے۔ امام ابو حنیفہ

نے سماعت حدیث عطاء بن ابی رباح، ابواسحاق سبیعی، محمد بن منکدر، تافع، ہشام بن عروہ اور مصاک بن حرب وغیرہ حضرات سے کی اور ان سے عبد اللہ بن مبارک، وکیع بن جراح، یزید بن اردن، قاضی ابو یوسف اور امام محمد بن حسن حبیبی وغیرہ حضرات نے روایت حدیث کی ہے۔

عباسی خلیفہ منصور نے انہیں کوفہ سے بغداد بلا لیا تھا اور یہ اپنی وفات تک وہیں رہے مروان کے وہیں ابن ہبیرہ گدزن نے انہیں کوفہ کا محکمہ قضا قبول کرنے پر آمرا کیا۔ انہوں نے سختی سے انکار کیا تو مروان دس گدزے لگا کے ہاتھ رہے۔ جب دیکھا کہ یہ کسی طرح رونا منڈ نہیں ہوتے تو چھوڑ دئے گئے۔ خلیفہ منصور نے بھی بغداد بلا کر محکمہ قضا ان کے سپرد کر دیئے پر اصل کر کیا اور قسم کھائی کہ آپ کو یہ عہدہ قبول کرنا ہوگا۔ آپ نے بھی قسم کھائی کہ آخری دم تک یہ ذمہ داری قبول نہیں کروں گا۔ خلیفہ نے آپ کو قید و بند کی صعوبتیں پہنچائیں۔ اس صبر و استقلال کے پیکر اور حق و صداقت کے علمبردار نے یہ عہدہ قبول کر کے اپنی دنیا نہ سنواری بلکہ زہد و ورع کی لاج رکھتے ہوئے قید میں ہی جان عزیز جان آفرین کے سپرد کر دی۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

حکیم بن ہشام کا بیان ہے کہ شام کے اندر میرے سامنے امام ابو حنیفہ نے متعلق کہا گیا کہ امانت دار ہونے میں وہ اپنے دور کے سب سے بڑے آدمی تھے۔ منصور نے ان سے کہا تھا کہ عہدہ قضا اور خزانوں کی کنبیاں قبول کر لو ورنہ کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔ انہوں نے آخرت کے عذاب سے ڈر کر دنیا کے عذاب کو بٹیک کہا۔ منقول ہے کہ امام عبد اللہ بن مبارک کے سامنے امام ابو حنیفہ کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا: تم اس شخص کا ذکر کرتے ہو جس کے سامنے پوری دنیا پیش کی گئی لیکن وہ دنیا کو طلاق دے کر عالم جاودانی میں چلا گیا۔

امام ابو حنیفہ بعض کے نزدیک قدیم متوسط اور بعض کے نزدیک کشیدہ قامت تھے۔ رنگ گدھی، چہرہ خوبصورت اور بڑا وقار تھا۔ گفتگو کا انداز لہلہ، آواز شیریں، لب و لہجہ حسین و باوقار تھا۔ شائستہ مجلس، حدود و جہتیں، زہد و ورع کے پیکر، بہت عبادت گزار، علم و عرفان کے بحر بیکار اور احباب و اقارب کی خاص طور پر مدد کرتے دے تھے (امت محمدیہ کے اندر آپ آسمان علم و عرفان کے مہر و نقاش کی طرح تھے، جن کی اجتماعی کاوشوں کے دیار نے علم سے آج تک عوام و خواص اکتساب فیض کرتے آ رہے ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک امت محمدیہ ان سے فیض یاب ہوتی رہے گی)۔

امام شافعی کا بیان ہے کہ کسی نے امام مالک سے پوچھا: کیا آپ نے امام ابو حنیفہ کو دیکھا ہے؟ فرمایا: ہاں میں نے ایسے شخص کو دیکھا ہے کہ اگر وہ اس ستون کے متعلق فرماتے کہ یہ سونے کا ہے تو مضبوط دلائل سے یہ ثابت کر دکھاتے۔ امام شافعی کا ارشاد ہے کہ جو فقہ میں مہارت حاصل کرنا چاہے وہ امام ابو حنیفہ کی مدد کے بغیر اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا امام ابو حامد غزالی فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ نصف شب قیام کیا کرتے تھے۔ ایک روز کسی رات سے گزر رہے تھے کہ ایک آدمی نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: یہ بزرگ ساری رات قیام کرتے ہیں۔ اس کے بعد امام اعظم ابو حنیفہ ساری رات قیام میں ہی گزارنے لگے اور اپنے نفس کو مخاطب کر کے فرمایا: مجھے شرم آتی ہے کہ لوگ میری طرف ایسی بات منسوب کریں جو میرے اندر نہ ہو۔ شریک نضی فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ ہمیشہ گہری سوچ میں ڈوبے رہتے اور بہت کم گوہ تھے۔ یہ باطنی علوم سے مالا مال ہونے اور اہم دینی معاملات میں غور و فکر کی روشن علامت ہے کیونکہ جس شخص کو خاموشی اور دنیا سے بے رغبتی حاصل ہو جائے اُسے پورا علم حاصل ہو جاتا ہے۔



امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب اتنے زیادہ ہیں کہ اگر انھیں شمار کرنے لگیں تو بیان طویل ہو جائے گا اور مقصد کے فوت ہونے کا خطرہ ہے۔ پس اتنا جان لیتا ہی کافی ہے کہ آپ عظیم الشان عالم، عمل کی منبر لولہ، تصویر تقویٰ و طہارت اور زہد و ورع کے پیکر اور علوم دینیہ شرعیہ میں امام اعظم تھے۔ اگرچہ اس کتاب مشکوٰۃ المعانیج میں امام ابو حنیفہ کی کوئی روایت نہیں ہے لیکن ہم نے ان کا تذکرہ کرنا ضروری سمجھا کہ ایسی ہستی کی علمی جلالت، منصب کی رفعت اور ایم گرامی کی عظمت کے ذکر سے برکت حاصل کی جاسکے۔

۱۔ امام مالک بن انس | آپ انس بن مالک بن ابوماعر اسی کے صاحبزادے ہیں۔ کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ علمائے کرام کے شیخ اور سکتے ہی ائمہ کے استاد ہیں، اسی لیے ہم نے ان کی بلند پایہ عظمت، اجتماعی صلاحیت اور تقدیم زمانی کے باعث ان کے ذکر کو مقدم رکھا ہے ورنہ اسی کتاب کے دیباچے میں ہم نے بخاری و مسلم کا ذکر ان سے پہلے کیا تھا اور وہ ان شرائط کی وجہ سے ہے جن کی رعایت انھوں نے اپنی صحیحین میں رکھی ہے۔ کتابوں کے لحاظ سے وہ حضرات مقدم اور مقام و مرتبہ کے لحاظ سے امام مالک زیادہ مستحق ہیں کہ انھیں مقدم رکھا جائے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ کے اندر ۹۵ھ میں پیدا ہوئے۔ دگر یا عمر میں امام ابو حنیفہ سے پندرہ سال چھوٹے تھے، اور چوراسی سال کی عمر پر ۱۷۹ھ میں فوت ہوئے۔ واقعتی نے ان کی عمر نوے سال بتائی ہے۔ امام مالک زمرت اہل حجاز کے امام بلکہ حدیث و فقہ میں تمام مسلمانوں کے مشواہین، ان کے فخر کے لیے بھی کافی ہے کہ امام شافعی صحیحی ہستی کا شمار ان کے شاگردوں میں ہوتا ہے۔ علاوہ یحییٰ بن محمد بن ابراہیم، ابن دینار، ابواسم اور عبدالعزیز بن ابوجازم بھی ان کے شاگردوں میں ہیں۔ ان کے علاوہ ان کے شاگردوں میں ابن معین بن عیسیٰ، یحییٰ بن یحییٰ، عبداللہ بن سلمہ، شعبی اور عبداللہ بن وہب بھیے حضرات بھی ہیں جو بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین جیسے ائمہ محدثین کے استاد ہیں۔ امام مالک نے ابن شہاب زہری، یحییٰ بن سعید، تافع، ابن السکندر، ہشام بن عروہ، زبید بن اسلم، ربیعہ بن ابوعبدالرحمن اور ان کے علاوہ بہت سے حضرات سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے اتنے حضرات نے روایت حدیث کی جن کا شمار بہت مشکل ہے۔ ان کے شاگرد جس ملک میں جا کر اقامت پذیر ہوئے وہ ہر دور سے ملک کے امام اور یگانہ روزگار ثنائت ہوئے۔

بکر بن عبداللہ صفحانی کا بیان ہے کہ ہم امام مالک کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں ربیعہ بن ابوعبدالرحمن کے واسطے سے حدیثیں سنائیں۔ ہمارے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ ہمیں ان کی روایتیں سناتے ہی چلے جائیں۔ ایک روز امام مالک نے ہم سے فرمایا کہ اگر تم ربیعہ سے کچھ حاصل کرنا چاہتے ہو تو وہ محراب میں سو رہے ہیں۔ جب وہ بیدار ہوئے تو ہم عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ ہی ربیعہ ہیں؟ فرمایا ہاں۔ ہم نے کہا کہ امام مالک آپ کے خزانہ مسلم سے مستفیض ہوئے لیکن اس کے باوجود آپ ان کے مقام اجتماع تک نہیں پہنچ سکے؟ فرمایا کہ یہ معاملہ ہی اور ہے کیونکہ حضور اساد ہی علم صحیحی کی علم کی گھڑی سے بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح عبدالرحمن بن عسدی سے منقول ہے کہ سفیان ثوری حدیث کے تمام امام ہیں لیکن فقہ کے نہیں۔ اور زائی فقہ کے امام ہیں لیکن حدیث کے نہیں جبکہ امام مالک حدیث و فقہ دونوں کے امام ہیں۔

منقول ہے کہ امام مالک احادیث رسول کی تعلیم کا بہت اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ جب حدیث بیان کرنے کا ارادہ فرماتے تو تازہ دھو کرتے، داڑھی میں گنگھی کرتے، خوشبو استعمال فرماتے اور بڑے پُر وقار اور باہمیبت ہو کر

مسند پر جلوہ افروز ہوتے اور پھر احادیث مطہرہ بیان کرتے۔ اس طرز عمل کی ان سے وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ میں احادیث رسول کی غفلت برقرار رکھنے کی وجہ سے ایسا کرتا ہوں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ابو حازم حدیث بیان کر رہے تھے تو امام مالک ان کے پاس سے گزرے اور ان کی مجلس میں نہ بیٹھے بلکہ آگے چلے گئے۔ وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا کہ میں بھی حدیث سننا چاہتا تھا لیکن مجلس میں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی اور کھڑے ہو کر حدیث سننا میں نے ادب کے خلاف شمار کیا۔ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ امام مالک سے کسی کی حدیث زیادہ صحیح نہیں برقی۔ امام شافعی نے فرمایا کہ جب اہل علم حضرات کا ذکر ہو تو امام مالک ان کے درمیان میں ایسے ہی جیسے ستاروں کے بھر سٹ میں ماؤ تالیاں نیز مجھے تو امام مالک سے بڑھ کر قابل اعتماد کوئی اور شخص نظر نہیں آتا۔ وہ فرمایا کرتے کہ جب ہمیں امام مالک سے کوئی روایت ملے تو اسے دونوں ہاتھوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ لیا کرو۔ جب کوئی باطل پرست امام مالک کی بارگاہ میں گفتگو کرنے آتا تو آپ فرماتے کہ میرے پاس تو میرے دین کی صداقت و حقانیت کے گواہ موجود ہیں جبکہ تم لشکوک و شبہات میں مبتلا ہو لہذا کسی ایسے شخص سے جا کر مناظرہ کرو جس کو اپنے دین کی صداقت میں شک ہو۔

امام مالک فرماتے ہیں کہ جس کے اندر خیر موجود نہ ہو تو لوگوں کو اس سے خیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ ان کا مقولہ ہے کہ علم کثرت روایت کا نام نہیں بلکہ وہ تو ایک فرد ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے دل میں رکھ دیا کرتا ہے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی مسجد میں جلوہ افروز ہیں آپ کے ارد گرد بہت سے لوگ موجود ہیں جنہوں نے شیعہ رسالت کو پروانوں کی طرح اپنے بھر سٹ میں لیا ہوا ہے آپ کے سامنے ایک مشک رکھی ہوئی ہے جس میں سے کوئی چیز مٹھیاں بھر کر امام مالک کو عنایت فرما رہے ہیں اور دوسرے لوگوں پر بھی ڈال رہے ہیں۔ مطرف کا بیان ہے کہ میں نے اس خواب کی تعبیر علم اعدا تبارعت سنت سے لی ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ ہم مکہ مکرمہ میں تھے کہ میری جدی جان سے فرمایا: آج رات میں نے ایک عجیب بات خواب میں دیکھی ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا دیکھا ہے؟ فرمایا کہ میں نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ آج زمین والوں کے سب سے بڑے عالم فوت ہو گئے ہیں۔ چنانچہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے اُس دن اور تاریخ کو یاد رکھا۔ آخر کار معلوم ہو گیا کہ اُسی روز امام مالک نے وفات پائی تھی۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ میں خلیفہ ہارون رشید کے پاس گیا تو انھوں نے کہا: کاش آپ ہمارے پاس تشریف لایا کرتے ہمارے لڑکے آپ سے آپ کی کتاب مخطوط کا درس لیتے۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین کی عزت برقرار رکھے۔ یہ علم آپ ہی کے گھر سے نکل کر دنیا میں پھیلا ہے۔ اگر آپ اسے باعزت رکھیں گے تو یہ باعزت رہے گا اور اگر آپ ہی اس کی فدد و منزلت کو گرائیں گے تو اس کی غفلت دلوں سے نکل جائے گی۔ یہ علم ایسی چیز ہے کہ اس کے پاس نیچنا چاہیے نہ کہ اسے اپنے پاس بلایا جائے۔ ہارون نے کہا کہ آپ نے درست فرمایا ہے اور اپنے بچوں کو حکم دیا کہ مسجد میں حاضر ہو کر لوگوں کے ساتھ ان سے حدیث کی سماعت کیا کرو۔

ایک دفعہ ہارون رشید نے امام مالک سے دریافت کیا کہ کیا آپ کے پاس اپنا مکان ہے؟ امام مالک نے نفی میں جواب دیا۔ رشید نے آپ کو تین ہزار دینار دے کر ان سے مکان خرید لیجئے۔ امام مالک نے دینارے کر رکھ چھوڑے اور مکان نہ خریدا۔ جب ہارون نے روانگی کا ارادہ کیا تو ان سے کہا کہ آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیں کیونکہ میں نے مقصد ارادہ کر لیا ہے کہ لوگوں کو آپ کی مخطوط پر اُسی طرح پابند کروں گا جیسے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں





کو نماز پڑھا رہے ہیں۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر بیٹھ گئے اور انہیں تعلیم دینے لگے۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے بھی تعلیم فرمائیے۔ آپ نے آئین سے ایک ترازو نکالی اور مجھے دیتے ہوئے فرمایا کہ تم اسے لیے لیے امام شافعی کا بیان ہے کہ میں نے ایک معتبر سے یہ خواب بیان کیا تو اس نے کہا:۔ علمیت کے لحاظ سے آپ منصب امامت پر فائز ہوں گے۔ اور سنت نبوی کو قائم کریں گے کیونکہ ہیت اللہ کا امام دیگر سب اماموں سے افضل ہوتا ہے اور ترازو سے مراد ہے کہ اشیاء کی حقیقت تک آپ کی رسائی ہوگی۔

لوگوں کا بیان ہے کہ ابتدائی عمر میں امام شافعی تنگ دست تھے۔ جب انہیں مسلم کے سپرد کیا گیا تو ان کے لواحقین کے پاس مسلم کی خدمت کے لیے کچھ نہ تھا۔ جس کے باعث وہ ان کی طرف خاص توجہ نہیں دیتا تھا لیکن جو کچھ وہ دوسرے بچوں کو پڑھاتا تو اس کی زبان سے نکلے ہوئے ہر لفظ کو امام شافعی اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا کرتے تھے۔ جب مسلم کبھی ادھر ادھر چلا جاتا تو امام شافعی دوسرے بچوں کو رہی اسباقی پڑھانے تک جاتے جو اُن کا دوسرے انہیں پڑھائے تھے۔ مسلم نے محسوس کر لیا کہ جتنا فائدہ میں اسی رط کے کو بیچارہ بچوں اس سے کہیں بڑھ کر یہ مجھے فائدہ پہنچا رہا ہے لہذا اس نے تحراہ کا مطالبہ ترک کر دیا۔ عمر عزیز کی ٹرمز میں طے کرتے تک امام شافعی نے قرآن مجید اور اس سے متعلق تمام ابتدائی علوم پڑھ لیے۔ امام شافعی خود فرماتے ہیں کہ قرآن مجید پڑھ لینے کے بعد میں مسجد میں داخل ہو گیا۔ وہاں علماء کی مجلس میں بیٹھا اور اُن حضرات سے سن کر حدیثیں اور فقہی مسائل یاد کر لیا کرتا۔ ہمارا گھر کٹر مکر کے اندر شعبہ نبیعت میں تھا۔ غربت کے باعث کاغذ خریدنا میری بساط سے باہر تھا لہذا جو کچھ لکھا ہوتا وہ میں ہڈی وغیرہ پر لکھا کرتا۔

امام شافعی فقہ کی ابتدائی تعلیم مسلم بن خالد سے حاصل کر رہے تھے کہ انہیں معلوم ہوا کہ اس وقت حدیث وفقہ میں امام مالک کا جواب نہیں۔ وہ علاء کے سرخیل اور امام زمانہ ہیں۔ چنانچہ ان کے دل میں امام مالک سے کسب فیض اور تحصیل علم کی نزہت پیدا ہوئی۔ اس مقصد کے تحت انھوں نے کسی سے موطا امام مالک عاریتہ لے لی اور وہ زبانی یاد کر لی۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے والی مکہ مکرمہ سے امام مالک اور والی مدینہ منورہ کے نام سفارشی خطوط حاصل کیے اور مدینہ منورہ میں حاضر ہو گیا۔ والی مدینہ منورہ کو خط دیا تو اس نے کہا:۔ صاحبزادے! اگر تم مجھ سے مدینہ منورہ کی گلیوں میں پیدل چلنے کے لیے کوثر یہ امام مالک کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے زیادہ آسان ہے۔ میں نے کہا کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو انہیں بلا لیں۔ حاکم نے کہا کہ یہ ایسی بات ہے جو ہر نہیں سکتی۔ بہتر یہی ہے کہ تم ان کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی کوشش کرو اور ان کے پاس جا کر رہو۔ اس صورت میں ممکن ہے کہ ہمارے لیے بھی ان کا دروازہ کھل سکے۔

حاکم مدینہ حاضری کے ارادے سے سوار ہو گیا اور امام شافعی بھی ساتھ ہو لیے۔ پہنچنے پر ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک سیاہ فام لونڈی باہر نکلی۔ حاکم نے کہا کہ اپنے اُفتاب سے عرض کر دو کہ میں حاضری کی غرض سے دروازے پر آیا ہوں۔ لونڈی اندر چلی گئی اور کافی دیر کے بعد واپس آکر کہا:۔ آقا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مسئلہ پوچھتا ہے تو کچھ دیکھو تاکہ اس کا جواب دے دیا جائے اور اگر کوئی علاوہ ازیں بات ہے تو باقی باتوں کے لیے جمعرات کا روز مقرر کیا جہاں ہے اس کی روز تشریف لے آنا۔ حاکم نے کہا کہ میں ایک اہم معاملے میں والی مکہ مکرمہ کا خط لے کر حاضر ہوا ہوں۔ لونڈی اندر گئی اور یہ بات عرض کر دی نیز بتا دیا کہ آقا تشریف لے رہے ہیں۔

امام مالک دروازے پر تشریف لے آئے۔ آپ کشیدہ قامت اور باوقار و پرہیزگار آدمی تھے اور طبعان کا



لباس پہن ہوا تھا۔ والی مدینہ منورہ نے والی مکہ مکرمہ کا خط پیش کر دیا۔ آپ پڑھنے لگے اور جب اس جملے پر پہنچے کہ محمد بن ابوبکر ایک شریف اور لائق راکھ کا ہے لیکن غربت کے باعث مجبوراً اور آپ سے علوم دینیہ حاصل کرنے کا شائق ہے۔ یہ جملہ پڑھنے ہی امام مالک نے خط لکھ دیا اور فرمایا: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی قدر و منزلت اتنی گھٹ گئی ہے کہ اُسے حاصل کرنے کے لیے سفارشی خط کی ضرورت پڑے؟ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں امام مالک کے نزدیک ہر طرحی گزار گزار ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات اور بلند فرمائے، میں عبد المطلب کی اولاد سے ہوں۔ میرے حالات ایسے ہیں اور میری تنہا یہ ہے۔ امام مالک صاحب فہم و فراست بزرگ تھے۔ کچھ دیر میری طرف دیکھتے رہے اور پھر فرمایا: تمھارا کیا نام ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ محمد بن ابوبکر۔ فرمایا کہ اُسے محمد احمد سے ڈرو اور گنہ گروں سے پرہیز کرنا کیونکہ عنقریب تمھاری شان ظاہر ہوگی۔ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے دل میں ایک نور رکھے گا۔ تم مصیبت سے اُسے ضائع نہ کر دینا۔ عرض گزار ہوا کہ بسو و چشم ہائے اللہ تعالیٰ ارشادات کی تعمیل کر دوں گا۔

پھر فرمایا کہ کل جب تم آؤ تو اپنے ساتھ ایسے شخص کو لیتے آنا جو موطا کی قرات کر سکے۔ عرض گزار ہوا کہ میں اُسے زبان پڑھ سکتا ہوں۔ اگلے روز حاضر بارگاہ ہوا تو میں نے موطا کی قرات شروع کر دی۔ انھیں میری قرات اتنی پسند آئی کہ جب اُن کی تھکاوٹ کا خیال کر کے ختم کرنے کا ارادہ کرتا تو فرماتے کہ بر خرد دار اور پڑھو۔ میں نے چند ہی روز میں موطا کی کتاب مکمل کر لی اور جب تک وہ زندہ رہے میں مدینہ منورہ میں ہی اقامت پذیر رہا۔

امام شافعی جب امام مالک کی کوئی رائے نقل کرتے تو کہتے: یہ ہمارے استاد کی رائے ہے۔ امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے عبد اللہ کا بیان ہے کہ ایک دفع میں والد محترم کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ یہ امام شافعی کون بزرگ تھے؟ میں دیکھتا ہوں کہ آپ اکثر اُن کے حق میں دعا کرتے دہتے ہیں۔ فرمایا: بیٹے! وہ آفتاب نصف النہار اور لوگوں کی جائے پناہ تھے۔ آج دنیا میں اُن کا ثانی نہیں ہے۔ دوسرے صاحبزادے صالح بن احمد کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز میرے والد ماجد کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ والد محترم انھیں دیکھ کر کھڑے ہو گئے، امام شافعی کو اپنی جگہ پر بٹھایا اور خود اُن کے سامنے بیٹھ گئے۔ دیر تک دونوں حضرات گفتگو ہوتی رہی۔ جب امام شافعی جانے کے لیے سوار ہوئے تو والد محترم نے رکاب تمام ل اور کافی دیر تک ساتھ ساتھ بیٹھ چلے۔ امام یحییٰ بن معین کو اس بات کا پتہ لگا تو کہنے لگے: آپ اتنے پیار ہوا کہ امام شافعی کے ساتھ پیدل کیوں چلے جتے؟ فرمایا کہ ابو زکریا! اگر اُن کی دوسری رکاب آپ نے تھامی ہوتی تو بہت فیوض و برکات حاصل کر لیتے۔ جو فقہ حاصل کرنے کی تیار رکھتا ہوا اُسے امام شافعی کے پیچھے کی ڈوم نہ ٹھگتا یہی پڑے گی۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ آج مجھے کوئی ایسا شخص نظر نہیں آتا کہ اسلام کے ساتھ جس کی نسبت امام شافعی کے برابر مضبوط ہو۔ میں ہر غارتے بعد دعا کرتا ہوں کہ الہی! میرے والد ماجد اور میرے استاد امام شافعی کی مغفرت فرما، حسین بن محمد غفرانی کا بیان ہے کہ میں نے جو کتاب بھی امام شافعی کے حضور پڑھی اُس کی سماعت کے وقت امام احمد بن حنبل ضرور موجود ہوتے تھے۔ امام شافعی کا قول ہے کہ میں نے عزت نفس اور خوشحال کے ساتھ علم حاصل کیا وہ منزل مقصود تک کبھی نہیں پہنچا لیکن جس نے وقت نفس و تنگ دستی اور علماء کی خدمت کر کے علم حاصل کیا وہ کامیابی سے ضرور پہنچتا ہوا۔ یہی فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی کسی سے مناظرہ کیا تو میری یہی تہا ہوتی تھی کہ اللہ تعالیٰ اسے راہ راست پر آنے کی توفیق دے تاکہ بے ٹھیک

ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی مدد و نیر و حمایت و حفاظت کا مستحق ہو جائے۔ میں نے کسی شخص سے مناظرہ نہیں کیا مگر میری دلی خواہش یہی  
ہوتی تھی کہ اللہ تعالیٰ اس کو ظاہر فرمادے خواہ اس کی زبان سے یا میرے منہ سے۔

یونس بن عبد الاعلیٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے نزدیک کسی شخص کا شرک کے علاوہ کسی  
بڑے سے بڑے گناہ میں مبتلا ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ علم کلام کے مسائل کی اوجھڑ میں پھنس جائے۔ خدا کی قسم، مجھ  
تک علم کلام کی وہ باتیں بھی پہنچی ہیں جن کا میں گمان بھی نہیں کر سکتا تھا۔ فرماتے ہیں کہ جس نے علم کلام کو اپنا اڑھنا بھجوا دیا  
وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوگا۔

امام شافعی کے بھائی ابو محمد اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک رات میں تیس یا کم و بیش مرتبہ امام موصون  
کے پاس سے گزرتے تو ان کے سامنے چراغ جل رہا ہوتا۔ یہ اس کے سامنے بیٹھے ہوئے کچھ سوچتے یا لکھتے رہتے۔ پھر نوٹدی  
سے فرماتے کہ بے جاؤ۔ پھر ضرورت ہوتی تو منگو کر لکھنے لگتے۔ ابو محمد سے پوچھا گیا کہ چراغ کو واپس کیوں بھیجا کرتے تھے۔  
انھوں نے بتایا کہ تاریکی میں دل زیادہ روشن ہوتا ہے۔ امام شافعی نے فرمایا ہے کہ گفتگو میں جان پیدا کرنے کے لیے خاموشی  
کو اور قوت استنباط حاصل کرنے کے لیے غور و فکر کو کام میں لانا چاہیے۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ جس نے چپکے سے اپنے بھائی  
کو نصیحت کی اس نے اخلاص کے ساتھ بتا دیا اور جس نے لوگوں کے سامنے نصیحت کی اس نے اپنے بھائی کو بدنام کیا اور  
اس کے حق میں خیانت کا مرتکب ہوا۔

حمیدی کا بیان ہے کہ امام شافعی ایک دفعہ دس ہزار روپے رومال میں باندھ کر صفادے کے کمرے کو آ رہے تھے۔ اپنے  
کمرے کے باہر اپنا خیمہ لگوا لیا۔ میں نے دیکھا کہ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہے تھے اور آپ ساری رقم ان پر خرچ  
کرنے کے بعد کمرے میں داخل ہوئے۔ مرنی کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی سے بڑھ کر کسی کو سختی نہیں پایا۔ انھیں کا بیان  
ہے کہ ایک عید کی رات کو میں امام شافعی سے راستے میں گفتگو کرتا ہوا جا رہا تھا کہ ان کا مکان آگیا۔ کسی غلام نے آپ کی  
خدمت میں ایک تھیلی پیش کی اور عرض گزار ہوا۔ میرے آقا نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے اور گزارش کی ہے کہ  
آپ اس تھیلی کو قبول فرمادیں۔ امام شافعی نے اسے کمرے میں لے کر وہ تھیلی دکھائی۔ حضورؐ کی ویر کے بعد ایک شخص آکر عرض گزار ہوا کہ میرے  
گھر بچہ پیدا ہوا ہے اور پتے چھوٹی کوڑی بھی نہیں۔ امام شافعی نے وہ تھیلی اس آدمی کو دے دی اور خالی ہاتھ مکان کے  
اندر تشریف لے گئے۔

آپ کے فضائل و کمالات حد و شمار سے باہر ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ آپ یگانہ روزگار اور امام زمانہ تھے۔ خدا نے  
ذوالفقہ نے آپ کو علم و عمل کی ایسی وافر دولت عنایت فرمائی تھی جو بہت کم حضرات کے حصے میں آتی ہے۔ زندگی میں ہی  
آپ نے بڑی ثمرت پائی تھی۔ اور مختلف شہروں اور ملکوں میں آپ کا ذکر خیر ہونے لگا تھا۔ امام شافعی نے امام مالک،  
سفیان بن عیینہ، مسلم بن خالد اور دیگر کتنے ہی حضرات سے سماعت حدیث کی ہے جبکہ ان سے امام احمد بن حنبل، ابو ثور  
ابراہیم بن خالد، ابو ابراہیم مرنی، ربیع بن سلیم مرادی اور دیگر کتنے ہی محدثین نے روایت کی ہے۔

امام شافعی ۱۵۰ھ میں مکہ مکرمہ سے بغداد تشریف لے گئے اور دو سال تک وہاں اقامت پذیر رہے پھر  
مکہ مکرمہ آ گئے اور یہاں چند ماہ قیام کرنے کے بعد پھر چلے گئے اور وہیں کے ہو رہے یہاں تک کہ مقرر کے اندر عمر عزیز  
کی چالیس منزلیں طے کرنے کے بعد بروز جمعہ رجب کی آخری تاریخ کو ۲۰۳ھ میں اس جہان فانی کو چھوڑ کر عالم جاوداتی



کی طرف چلے گئے۔ ربيع کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی کی وفات سے چند روز پہلے خواب دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السلام وفات پا گئے ہیں اور لوگ اُن کا جنازہ اٹھانے والے ہیں۔ میں نے بعض علماء کو یہ خواب سنایا تو اُنہوں نے تعبیر دی کہ گرنیا کے سب سے بڑے عالم وفات پائے والے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو علم الاسماء عطا فرمایا اور مسجود ملائکہ بنا یا تھا۔ دیکھا تو چند روز کے بعد امام شافعی کا وصال ہو گیا۔ مرنے کا بیان ہے کہ امام شافعی کی وفات سے چند روز پہلے میں اُن کی خدمت میں عیادت کی غرض سے حاضر ہوا۔ میں نے مزاج پوچھے تو فرمایا: اِس دنیا سے کوچ کرنے والا، دوست و احباب سے جدا ہونے والا، موت کا پیالہ پینے والا، اپنی یاد اُمایوں سے ملنے والا اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہونے والا ہوں۔ پھر اُن پر درقت طاری ہو گئی اور زبان پر یہ اشعار جاری ہو گئے۔

۱۔ جب میرا دل سخت اور راستے تنگ ہو گئے تو میں نے تیرے عفو تک پہنچنے کے لیے اپنی اُمید کو زینہ بنا لیا۔

۲۔ مجھے اپنے گناہ بہت بڑا ڈھیر معلوم ہوتے تھے لیکن جب اُنہیں تیرے عفو کے مقابلے پر دیکھا تو تیرا عفو تو بہت ہی بڑا معلوم ہوا۔

۳۔ تو برابر میرے گناہوں کو معاف کرتا رہا۔ اپنے کرم سے عفو و درگزر کے ذریعے مجھ پر احسان کر کے میری عزت بڑھاتا رہا۔

۴۔ اگر تیری مدد میرے شامل حال نہ ہوتی تو شیطان سے کوئی عابد محفوظ نہ رہتا کیونکہ اُس مکار نے حضرت آدم جیسی سچی کو بھی ہلکا دیا تھا۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو خواب میں دیکھا تو عرض گزار ہوا: حضور والا! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ ارشاد ہوا کہ میری مغفرت فرمادی، ایک تاج مجھے عنایت فرمایا، ایک بیوی مجھے عطا فرمائی اور فرمایا کہ یہ تمہارے اِس طرز عمل کا بدلہ ہے کہ تم ہماری عطا فرمودہ نعمتوں پر نہ اُترائے اور نہ تکبر کیا۔ علامہ فقہ و حدیث اور خود لغت سب اِس بات پر متفق ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ثقہ، امین، عادل، زاہد، متودع، سخی، پسندیدہ سیرت اور عالی مرتبت تھے۔ ان کے جتنے اوصاف بیان کیے جائیں وہ بھی کم اور گفتگو کو ختم و دراز کیا جائے وہ بھی مختصر ہوگی اور بیان کرنے والا بیان کرنے کا حق ادا نہیں کر سکے گا۔

۱۰۰۷۔ امام احمد بن حنبل نام نامی واسم گرامی احمد اور کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ حنبل کے صاحبزادے مروفی اور خوشیابان سے تھے۔ بغداد کے اندر سلسلہ میں پیدائش ہوئی اور عمر عزیز کی ستر منہیں طے کرنے کے بعد بغداد میں ہی اسودہ خاک ہوئے۔ فقہ و حدیث، ائمہ و محدث اور تقویٰ و عبادت میں مقتدا ملنے جاتے ہیں۔ تمام علوم کی تحصیل بغداد میں ہی کی اور ائمہ حدیث سے حدیث کی سماعت کی۔ (اس کے بعد کوفہ، بصرہ، حمہ، کرم، مدینہ منورہ، یمن، شام اور جزیرہ کے علماء سے حدیثیں جمع کیں۔ چنانچہ اُنہوں نے یزید بن ہارون، یحییٰ بن سید القطان، سفیان بن عیینہ، محمد بن اسحاق شافعی اور عبد الرزاق بن الہمام وغیرہ بہت سے حضرات سے سماعت حدیث کی۔ ان سے ان کے دونوں صاحبزادوں یحییٰ صالح اور عبد اللہ نیز ان کے چچا زاد بھائی حنبل بن اسحاق نے روایت کی ہے۔ علاوہ بریں محمد بن اسماعیل بخاری، مسلم بن حجاج، نیشاپوری، ابو داؤد سہستانی اور ان کے علاوہ دیگر کتنے ہی محدثین نے بھی روایت کی ہے۔ امام بخاری نے ان سے

بغیر سند کے ایک حدیث بخاری شریف کی کتاب الصدقات کے آخر میں ذکر کی اور اس کے سوا اپنی اس کتاب میں کوئی اور حدیث نقل نہیں کی۔ احمد بن حنبل نے بھی ان سے صرف ایک ہی حدیث روایت کی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب حد و شمار سے باہر ہیں۔ ان کی اسلامی خدمات مسلمہ اور کتب مستندہ میں ان کے عالی منصب و درجہ امانت پر فائز ہونے کا تذکرہ موجود ہے۔ زندگی میں ہی ان کی شہرت و دروازہ ملک ملک جا پہنچی تھی کیونکہ یہ اہل حق کے اُن چار مجتہدین میں سے ہیں جن کے مذہب پر مختلف ممالک میں صدیوں سے عمل ہوتا رہا ہے۔ ان کے بارے میں اسحاق بن راہویہ کا قول ہے کہ امام احمد بن حنبل کو اللہ تعالیٰ نے بندوں پر اپنی رحمت بنایا تھا۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں بغداد سے روانہ ہوا تو میں نے اپنے پیچھے کسی کو احمد بن حنبل سے بڑھ کر متقی، زہد و ورع والا، فقیہ اور عالم نہیں چھوڑا۔ احمد بن سعید دارمی کا بیان ہے کہ میں نے کسی کا سر اسے (جران آدمی) کو امام احمد بن حنبل سے بڑھ کر حفظ الحدیث اور قرآن و سنت کی قدر (موجبہ) رکھنے والا نہیں دیکھا۔

امام ابو زرہ فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل کو دس لاکھ حدیثیں زبانی یاد تھیں۔ کسی نے اُن سے پوچھا کہ یہ بات آپ کو کس طرح معلوم ہوئی؟ فرمایا کہ میں نے اُن سے بار بار احادیث پر عنکرات کیے اور حدیث کے کتنے ہی ابواب تو اُن سے حاصل کیے تھے۔ ابراہیم حمری کا بیان ہے کہ خدا نے ذوالفقہ نے امام احمد بن حنبل کو امت محمدیہ کے اولین و آخرین کے علوم کا جامع بنادیا تھا۔ اُن کو تمام علوم میں مہارت حاصل تھی اور قبضہ آستان مضبوط تھا کہ جس علم کو چاہتے بیان کرتے اور جس کو چاہتے روک دیتے تھے۔

ابو داؤد سختیائی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل کی مجلس صرف آخرت کے لیے ہوتی اور اس میں دنیا کی کسی چیز کا ذکر نہیں ہوتا تھا۔ محمد بن موسیٰ فرماتے ہیں کہ حسن بن عبد العزیز کے پاس ایک لاکھ دینار میراث میں پہنچے۔ انھوں نے ایک ایک ہزار کی تین تصدیاں امام احمد بن حنبل کی خدمت میں بھیج دیں اور التجا کی انھیں قبول فرما کر اپنے اہل و عیال پر خرچ کر بیٹھے کیونکہ یہ حلال میراث سے پیش کر رہا ہوں۔ امام موصوف نے وہ دینار قبول نہ فرمائے اور یہ کہتے ہوئے واپس کر دئے کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے پاس بقدر ضرورت خدا کا دیا ہوا مال موجود ہے۔ امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے عبد الرحمن کا بیان ہے کہ میں نے نمازوں کے بعد اکثر اپنے والد محترم کو کھڑے ہوتے سنا۔ اسے اشراجیں طرح ٹوٹے میرے چہرے کو دوسروں کے سامنے سجودہ ریز ہوتے سے بچایا ہوا ہے اسی طرح میرے چہرے کو دوسروں سے سوال کرنے سے بھی محفوظ رکھا۔

میمن بن امیج کا بیان ہے کہ میں بغداد ہی میں تھا کہ شور و غل کی آواز سنی۔ لوگوں سے آواز کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ امام احمد بن حنبل کا امتحان ہو رہا ہے۔ چنانچہ میں بھی اُسی جگہ جا پہنچا۔ جب امام موصوف کو سپلا کوڑا مارا گیا تو انھوں نے کہا۔ بسم اللہ۔ دوسرا کوڑا مارا گیا تو کہا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ تیسرا کوڑا مارا گیا تو کہا۔ اللہ کا کلام مخلوق نہیں ہے۔ چوتھا کوڑا مارا گیا تو کہا۔ لَنْ یُضِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللہُ لَنَا یعنی ہمیں مصیبت نہیں پہنچتی مگر جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے لکھ دی ہے۔ غرضیکہ انھیں کوڑے لگائے گئے ماس وقت امام احمد بن حنبل نے کپڑے کا ازار شدہ ڈال رکھا تھا جو کوڑے کی ضرب سے کٹ گیا اور آپ کا پا جاہر ناف سے نیچے آگیا۔ امام موصوف نے آسمان کی طرف دیکھا اور ہنسنے کو منظور کی حرکت دی تو پا جاہر نیچے سرکنے کے بجائے ناف سے اوپر ہو گیا۔ ایک ہفتے کے بعد میں اُن کی خدمت میں



دوبارہ حاضر ہوا تو عرض کیا کہ اب تلامذہ کے وقت جو آپ نے آسمان کی طرف دیکھ کر بھٹوں کو حرکت دی تو کیا پڑھا تھا؟ فرمایا کہ میں بارگاہ رب العزت میں عرض گزار ہوا تھا کہ اسے اشراف میں تیسرے نام کے دیسے سے دھاکرتا ہوں جس سے تڑپنے عرش کو پڑ کر دکھائے کہ اگر تیرے نزدیک میں راہِ راست پر ہوں تو میرا پردہ فاش نہ ہوسنے پائے۔

احمد بن محمد الکندی فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اشرافِ عالم نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا کہ مجھے بخش دیا ہے اور فرمایا کہ اسے احمد! کیا انھیں ہمارے معاملے میں چٹا گیا تھا؟ میں عرض گزار ہوا کہ اسے پروردگار! ہاں۔ فرمایا کہ ہمارا دیدار کر دیکھو کہ ہم نے تمہیں اپنے دیدار کی اجازت مرحمت فرمادی ہے۔

۱۰۰۸۔ محمد بن اسماعیل بخاری امام گرامی محدث اور کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ کے صاحبزادے اور حنفی و بخاری کہلاتے تھے، کیونکہ ان کے جدِ اعلیٰ مغیرہ پہلے آتش پرست تھے اور وہ بخارا کے حنفی حاکم بیان بخاری کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے، اس لیے یہ حنفی و بخاری کہلاتے ہیں۔ حنفی بن سعدی کے ایک قبیلے کے جدِ اعلیٰ تھے۔

امام بخاری حجتہ المبارک کے روز ۱۲ شوال ۲۵۶ھ میں پیدا ہوئے اور عمر عزیز کی باسٹھ منزلیں طے کرنے میں ابھی تیرہ روز باقی تھے کہ اس جہان فانی کو ۲۵۶ھ میں خیر باد کہا۔ انھوں نے اپنے پیچھے کوئی نرینہ اولاد نہیں چھوڑی۔ امام بخاری نے علم حدیث کی طلب میں دور دراز کے سفر کیے اور نامور محدثین کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ عراق، حجاز، شام اور مصر کے نامور محدثین سے حدیث کا سماع کیا جن میں کئی بن ابراہیم بنی، عبد اللہ بن موسیٰ حبس، ابو عاصم شیبانی، علی بن الندی، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور عبد اللہ بن زبیر حمیدی بھی شامل ہیں۔ امام بخاری نے جہاں ہر شجر کے نامور محدث سے حدیثیں حاصل کیں وہاں ہر شجر میں حدیثیں بیان بھی کیں۔ فربری فرماتے ہیں کہ امام بخاری سے ان کی تالیفات الجامع البصیح لبخاری کو تو سے ہزار محدثین نے سنا جبکہ ان سے نقل کرنے والا اب دنیا میں میرے بسوا کوئی موجود نہیں ہے۔ امام بخاری جب پہلے پہل مشائخ حدیث کی خدمت میں حاضر ہونے لگے تو ان کی عمر گیارہ سال تھی۔ دس سال کی عمر سے طلب علم میں مشغول ہو گئے تھے۔ امام بخاری خود فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی الجامع البصیح کو چھ لاکھ حدیثوں سے منتخب کر کے پیش کیا ہے۔ میں اس میں جو حدیث درج کرتا اس سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لیا کرتا تھا۔ انھوں نے فرمایا ہے کہ مجھے ایک لاکھ حدیثیں زبانی یاد ہیں جو میرے نزدیک درجہ صحت پر فائز ہیں اور دو لاکھ ایسی حدیثیں یاد ہیں جو درجہ صحت پر فائز نہیں ہیں۔ احادیثِ مکترہ کو شامل کر کے دیکھا جائے تو بخاری شریف کی جملا احادیث کا شمار سات ہزار دو سو پچترہ ہے۔ اگر مکترات کو شمار نہ کیا جائے تو ان کی بخاری شریف چار ہزار احادیث پر مشتمل ہے۔ امام بخاری اپنی الجامع البصیح کو ستور سال میں مرتب کر کے فارغ ہوئے تھے۔

امام بخاری جب بغداد میں وارد ہوئے تو انھوں نے بھی ان کی علمی مہارت اور عمیق العقول حافظة کے متعلق سُن رکھا تھا۔ چنانچہ وہ ایک جگہ لکھتے ہوئے اور ایک سوا احادیث کا انتخاب کر کے ان میں سے ایک کا متن دوسری حدیث کی سند سے آدھا ایک کی سند دوسری حدیث کے متن سے جوڑ دیا اور انھیں دس آدمیوں کو دیا کہ جب بل جُل کر امام بخاری کی مجلس میں حاضر ہوں تو ہر ایک انھیں اسی طریقے سے پیش کرے تاکہ ان کی مہارت اور حافظة کا امتحان ہو جائے۔ جب وہ محدثین امام بخاری کی مجلس میں پہنچے تو ان میں سے ایک نے آپ کے سامنے اپنے منصب کے مطابق ایک حدیث پیش کی۔ امام بخاری نے

نے فرمایا کہ میں اس حدیث کو نہیں جانتا۔ اُس نے باری باری رسول حدیثوں کے متعلق پوچھا اور امام موصوف لا علی کا اظہار کرتے رہے۔ آخر کار باقی حضرات نے بھی دس دس حدیثیں اُسی طرح پیش کیں اور یہ اُسی طرح جواب دیتے رہے۔ جب پوچھنے والا کوئی نہ رہا تو امام بخاری پہلے شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ آپ نے جو پہلی حدیث کا متن پڑھا تھا اُس کی سند میں بلکہ یہ ہے اور دوسری حدیث کی یہ غرضیکہ اسی طرح پوری ایک سوا ماہیت کے متون کو اُن کی اصل مندوں کے ساتھ بلا کر بیان فرمادیا۔ چنانچہ بغداد کے محدثین آپ کی مہارت اور قوت حافظہ پر انگشت بدندان رہ گئے اور سب نے آپ کے فضل و کمال کے حضور سر تسلیم خم کر دیا اور انھوں نے برملا آپ کے حفظ کا اعتراف کیا۔

ابو مصعب احمد بن ابی بکر مدینی کا بیان ہے کہ ہمارے خیال میں امام بخاری فقہت و بصیرت میں امام احمد بن حنبل سے بھی بڑھ کر ہیں۔ شریکائے مجلس میں سے کسی نے کہا کہ آپ حد سے تجاوز کر رہے ہیں۔ ابو مصعب نے کہا کہ اگر آپ نے امام مالک کو دیکھا ہو تو اُن کے چہرے سے امام بخاری کے چہرے کو بلا کر دیکھتے تو بیساختہ پکار مٹھتے کہ فقہ اور حدیث میں دونوں یکساں ہیں واللہ تعالیٰ صاف فرمائے کہ یہ مبالغہ تو اُس سے بھی بڑھ کر ہے، امام احمد بن حنبل کا قول ہے کہ خراسان نے امام بخاری جیسی شخصیت پیدا نہیں کی۔ انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ خراسان میں چار آدمیوں پر حفظ ختم ہے اور اُن میں امام بخاری کو بھی شمار فرمایا کرتے تھے۔ رماہ بن مرجم کا قول ہے کہ امام بخاری کو دوسرے علماء پر اُسی طرح تفصیلت ہے جیسے مردوں کو عورتوں پر۔ کسی نے پوچھا۔ اسے ابو محمد یا کیوں؟ فرمایا کہ وہ زمین کی گہشت پر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک چلتی پھرتی نشانی تھے۔ محمد بن اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے اس آسمان کی چھت کے نیچے محمد بن اسماعیل بخاری سے بڑھ کر حدیث کا عالم نہیں دیکھا۔

ابو سعید بن سیر کا بیان ہے کہ حاکم بخاری خالد بن احمد دہلی نے امام بخاری کے پاس پیغام بھیجا کہ اپنی الجامع الصغیر اور تاریخ بخاری کے میرے پاس تشریف لے آئیے تاکہ میں انھیں آپ کی زبانی سنوں۔ امام بخاری نے انکار کیا اور قاصد سے کہہ دیا کہ میں علم کو ذیل کرنا نہیں چاہتا کہ اسے لوگوں کے دروازوں پر ایسے پھروں۔ اگر امیر بخاری ان کی ضرورت محسوس کرتے ہیں تو مسجد یا مغرب خانے پر تشریف لے آئی بصورت دیگر مجھے مجالس سے منع کر دیں تاکہ قیامت کے روز میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں غلبہ پیش کر سکوں اور قرین علم کو نہیں چھپاؤں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس سے علم کی بات پر بھی چھپائے اور وہ نہ بتائے تو اُس کے منہ میں آگ کی لگام لگائی جائے گی۔

بعض حضرات کا بیان ہے کہ امام بخاری کے ہمارا سے جاننے کا سبب یہ تھا کہ امیر خالد نے ان سے درخواست کی تھی کہ اُس کے محل میں اگر اُس کے بچوں کو الجامع الصغیر اور تاریخ بخاری پڑھائیں۔ انھوں نے انکار کر دیا۔ اُس نے پیغام بھیجا کہ یہ نہیں تو اتنا ہی کہہ دیجئے کہ ان بچوں کے لیے ایک خاص نشست مقرر فرمادی جائے، جس میں ان کے سوا دوسرے نہ ہوں۔ انھوں نے یہ بات بھی منظور نہ کی بلکہ فرمایا کہ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ اپنی کسی نشست کو بعض افراد کے لیے خاص کر دوں اور دوسرے بعض کو اُس کے دوران استفادے سے روک دوں۔ امیر خالد کو اس بات پر نصیحت آیا اور اُس نے بعض علمائے بخارا کو آپ کے خلاف اُکسایا تو انھوں نے آپ کے مذہب پر اعتراضات کرنے شروع کر دیے، جس کے باعث امیر خالد کو موقع مل گیا اور اُس نے امام بخاری کو بخارا سے جلا وطن کر دیا۔ یہ چونکہ زیادتی تھی لہذا امام بخاری نے اُن لوگوں کے لیے بد دعا کی جس کے باعث حقو سے ہی عرصے میں وہ مصائب و آلام کے اندر مبتلا ہو گئے۔ تَقْوُ ذِی اللہ مِنْ شُرُوبِ الْفُتُورِ۔



محمد بن احمد مروزی کا بیان ہے کہ میں رکن و قیام کے درمیان سویا ہوا تھا کہ خواب میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ اے ابو زید! تم کب تک ہماری کتاب نہیں پڑھاؤ گے اور محمد بن ادریس شافعی کی کتاب پڑھاتے رہو گے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کی کتاب کو کسی سے؟ فرمایا کہ محمد بن اسماعیل بخاری کی الجامع الصمیم۔ نجم بن فضل کا بیان ہے کہ مجھے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور امام بخاری آپ کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ جب حضور قدم اٹھاتے تو امام بخاری بھی اٹھاتے اور آپ کے نقوش قدم کا اتباع کرتے ہوئے اُسی جگہ قدم رکھتے جہاں حضور نے اپنا قدم مبارک رکھا ہوتا۔ عبد الوہاب بن آدم طرابلسی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک مقام پر پوری جماعت کے ساتھ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ عبد الوہاب نے اُس جگہ کا نام بھی لیا تھا۔ میں نے سلام کیا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ یہاں کس غرض سے قیام فرما رہے ہیں؟ فرمایا کہ محمد بن اسماعیل بخاری کے انتظار میں۔ چند ہی روز گزرے تھے کہ ہم نے امام بخاری کے وفات پانے کی خبر سنی۔ معلوم ہوا کہ امام بخاری نے اُسی روز وفات پائی جس روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا۔

۱۰۰۹۔ **مسلم بن حجاج** اہم گرامی مسلم اور کنیت ابو الحسین ہے۔ حجاج بن مسلم کے صاحبزادے اور قشیری و نیشاپوری تھے۔ حدیث کے حفاظ اور ائمہ میں سے ایک ہیں۔ پیدائش ۲۰۲ھ میں ہوئی اور جب المرجب کا مہینہ ختم ہونے میں چھ روز باقی تھے کہ ۲۱۶ھ میں وفات پائی۔ علم حدیث کی طلب میں عراق، حجاز، شام اور مصر کا سفر کیا۔ انھوں نے کئی بن کئی نیشاپوری، قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، احمد بن حنبل، عبد اللہ بن مسلمہ، قنبل اور کتنے ہی علمائے حدیث سے علم حدیث حاصل کیا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابوالہثم بن محمد بن سفیان، امام ترمذی اور ابن خزیمرہ بھی شامل ہیں۔ طلب حدیث میں متعدد بار بغداد کا سفر کیا جبکہ آخری بار ۲۵۴ھ میں بغداد آئے تھے۔

امام مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی الجامع الصمیم کو تین لاکھ حدیثوں سے منتخب کر کے مرتب کیا ہے۔ محمد بن اسحاق بن مند کا بیان ہے کہ میں نے ابو علی نیشاپوری کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس آسمان کی چھت کے نیچے حدیث کی کوئی کتاب الجامع الصمیم المسلم سے زیادہ صحیح نہیں ہے۔ اسی سلسلے میں خلیفہ ابو بکر بغدادی نے فرمایا ہے کہ امام مسلم نے ائمہ حدیث میں سے صرف امام بخاری کی پیروی کی ہے اور پوری طرح انھیں کے نقوش قدم پر چلے تھے۔ جب امام بخاری آخری مرتبہ نیشاپور تشریف لائے تو امام مسلم اکثر اُن کے ساتھ رہتے اور برابر اُن کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ جہاں امام بخاری نہ ہوتے وہاں جانے کی امام مسلم ضرورت محسوس نہیں فرمایا کرتے تھے۔

۱۰۱۰۔ **محمد بن عیسیٰ ترمذی** اہم گرامی محمد اور ابو عیسیٰ کنیت ہے۔ عیسیٰ کے صاحبزادے اور ترمذی تھے۔ انھوں نے ترمذ کے اندر ۱۲۲ھ میں اس جہان فانی کو خیر یا رکھا۔ حافظ حدیث اور شہرت یافتہ عالم تھے۔ فقہ میں بھی اچھی خامی مارت رکھتے تھے۔ انھوں نے علم حدیث ائمہ و مشائخ سے حاصل کیا۔ مشائخ کے صدر اقل سے انھیں ملاقات کا شرف حاصل ہوا جن میں قتیبہ بن سعید، محمود بن غیلان، محمد بن یسار، احمد بن منبج، محمد بن متقی، سفیان بن دکن اور محمد بن اسماعیل بخاری وغیرہ بھی ہیں۔ ان سے بکثرت محدثین نے روایت کی ہے جن میں محمد بن احمد محبوبی مروزی بھی شامل ہیں۔

علم حدیث میں ان کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں جامع ترمذی سب سے عمدہ کتاب ہے۔ جس کی ترتیب کے لحاظ

سے ان کی تصانیف کا جواب نہیں، جن میں فوائد زیادہ اور تکرار حدیث کی تمام کتابوں سے کم ہے۔ جامع ترمذی کے اندر روایتیں ایسی ہیں جو حدیث کی دوسری کتابوں میں نہیں ہیں۔ اولاً ذکر مذاہب، طرق، استدلال، انواع حدیث یعنی صحیح حسن اور غریب وغیرہ کے بیان کے ساتھ جرح و تعدیل بھی ہے۔ ثانیاً کتاب کے آخر میں کتاب العمل کے عنوان سے ایک حصہ ہے جس میں ایسے فوائد جمع کیے ہیں جن کی افادیت ظاہر ہے اور انھیں دیکھنے سے مصنف کی فنی صارت کا پتہ لگ جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس کتاب کو مرتب کر کے علمائے مجاز کے سامنے پیش کیا تو انھوں نے اسے بہت پسند کیا۔ پھر علمائے خراسان کو دکھایا تو انھوں نے بھی پسندیدگی کا اظہار کیا۔ پھر علمائے عراق کو دکھایا تو انھوں نے بھی بہت پسند کیا۔ اس کتاب کا کسی کے گھر میں ہونا ایسا ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس سے گفتگو فرما رہے ہوں۔ ترمذی میں تاہم کمزور ہے۔ یہ ترمذی سے نسبت کے باعث ہے جو دریائے جیحون کے مشرقی ماحصل پر مشہور شہر ہے۔

۱۰۱۱۔ **سیلمان بن اشعث** اہم گرامی سیلمان اور کنیت ابوداؤد ہے۔ اشعث کے صاحبزادے اور صحبتانی تھے۔ یہ ان حضرات میں سے ہیں جنھوں نے طلب حدیث میں دور دراز کے سفر کیے تھے۔ عراق، خراسان، شام، مصر اور جزیرہ کے محدثین سے حدیثیں حاصل کر کے ان کا انتخاب پیش کیا جو علمی دنیا کے سامنے سنن ابوداؤد کی شکل میں موجود ہے۔

امام ابوداؤد ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے اور بصرہ کے مقام پر ۲۵۰ھ میں وفات پائی۔ بغداد میں کئی مرتبہ وارد ہوئے اور آخری وفد ۲۹۱ھ میں آنا ہوا۔ انھوں نے مسلم بن ابراہیم، سیلمان بن حرب، عبد اللہ بن مسلمہ، قعنبی، یحییٰ بن مسیین، احمد بن حنبل اور کثرت ہی محدثین سے روایت کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے عبد اللہ بن عبد الرحمن نیشاپوری اور احمد بن محمد غلال بھی ہیں۔

امام ابوداؤد کی سکونت بصرہ میں تھی لیکن جب بغداد تشریف لائے اور اپنی تالیف یعنی سنن ابوداؤد کی روایت کی تو وہاں کے محدثین نے اس کتاب کو آپ سے نقل کیا۔ جب یہ کتاب امام احمد بن حنبل کے سامنے پیش کی گئی تو انھوں نے فنی محاسن کے باعث تحسین و آفرین کی۔ خود امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ میں نے اس کتاب کا انتخاب پانچ لاکھ حدیثوں سے کیا ہے اور اس میں چار ہزار آٹھ سو حدیثیں جمع کی ہیں۔ اس میں تین قسم کی حدیثیں ہیں: (۱) صحیح (۲) صحیح کے مشابہ (۳) صحیح سے قریب تر۔ امام ابوداؤد یہ بھی فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک آدمی کو اپنا دین سنبھالنے کی خاطر صرف یہ چار حدیثیں کافی ہیں:-

- ۱۔ آدمی کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ بیکار باتوں کو چھوڑ دے۔
- ۲۔ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔
- ۳۔ اُس وقت تک کوئی کامل مؤمن نہیں ہوتا جب تک دوسروں کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔
- ۴۔ حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے جبکہ ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں۔



ابو جعفر غلال نے فرمایا کہ امام ابو داؤد اپنے زمانے کے امام اور مقتدا ہیں۔ ان کے زمانے میں کوئی شخص تخریجِ علوم، معرفتِ احادیث و رجال اور مواقعِ استخراج کی بصیرت میں ان سے بڑھ کر نہیں ہوا۔ علم و عقل، تقویٰ و طہارت اور زہد و ورع میں اپنی مثال آپ تھے۔ احمد بن محمد بروی نے فرمایا کہ امام ابو داؤد حفاظِ حدیث اور ناقدینِ فن میں سے ایک تھے۔ جہاں بہت بڑے عبادت گزار تھے وہاں ائمہ حدیث میں بھی اپنا خاص مقام رکھتے تھے۔ امام ابو داؤد کی ایک آستین کشادہ اور دوسری تنگ ہوا کرتی تھی۔ وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ یہ آستین کتابوں کے لیے کشادہ رکھتا ہوں جبکہ دوسری کو کشادہ رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ خطاب کا بیان ہے کہ سنن ابو داؤد ایسی کتاب ہے کہ کوئی دوسری اس طرح مرتب نہیں کی جا سکی ہے۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس کتاب میں کوئی ایسی حدیث درج نہیں کی جس کو ترک کرنے پر محدثین کا اتفاق ہو۔ ابراہیم حربی کا بیان ہے کہ امام ابو داؤد نے جب اس کتاب کو مرتب کیا تو قدرت نے ان کے لیے علم حدیث کو ایسے نرم کر دیا تھا جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے لوبا۔ ابن اعرابی نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کے پاس قرآن مجید اور سنن ابو داؤد کے سوا کوئی اور کتاب نہ ہو تو ان دونوں کی موجودگی میں اُسے کسی اور کتاب کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

۱۰۱۲۔ احمد بن شعیب نسائی | اہم گرامی احمد اور کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ شعیب کے صاحبزادے اور خراسان کی ایک بستی نسا کی وجہ سے نسائی کہلاتے تھے۔ ۲۲ھ میں کنٹر کر کے اندر وفات پائی اور وہی اسودہ خاک ہیں۔ حفاظِ حدیث میں سے ہیں اور حدیث و فقہ میں مہارت رکھتے تھے۔ نتائجِ حدیث کی ایک جماعت سے ملاقات کی نیز قتیبہ بن سعید، ہشام بن السری، محمد بن بشر، محمود بن فیلان، ابو داؤد، سلیمان بن اشعث اور دیگر کتنے ہی محدثین سے روایتِ حدیث کی۔ ان سے علم حدیث حاصل کرنے والوں میں البراقام طبرانی، ابو حنیفہ طحاوی اور حافظ ابو بکر احمد بن اسحاق السبیعی بھی شامل ہیں۔ حدیث اور عقل و فہم میں ان کی بہت سی کتابیں ہیں۔

حافظ مامون مصری کا بیان ہے کہ ابو عبد الرحمن کے ساتھ ہم ظروف کی طرف گئے اور بہت سے علمائے دین جمع ہو گئے جن میں عبداللہ بن احمد بن حنبل اور محمد بن ابراہیم وغیرہ محدث بھی تھے۔ ہم سب نے مشورہ کیا کہ ان شیوخ سے گفتگو کرنے کے لیے کون سب سے مناسب رہے گا۔ آخر کار ابو عبد الرحمن نسائی پر سب کا اتفاق ہو گیا۔ حاکم نیشاپوری نے فرمایا کہ ابو عبد الرحمن نسائی کی حدیث و فقہ میں مہارت ایسی ہے جو الفاظ کے جامے میں نہیں سما سکتی جو ان کی نسائی شریف کو غور سے دیکھے گا وہ حُسنِ کلام اور حُسنِ ترتیب پر انگشتِ بندگان ہو کر رہ جائے گا۔ انھوں نے ہی فرمایا کہ میں نے کئی دفعہ حافظ علی بن عمر کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابو عبد الرحمن نسائی اپنے زمانے کے شہرت یافتہ حضرات سے بھی علم میں آگے ہیں۔ امام نسائی مذہبِ شافعی، کمالِ درجہ متقی اور سنت کی پوری پوری پیروی کرنے والے تھے۔ نسائی میں نون مفتوح اور سین بلا تشدید ہے۔

۱۰۱۳۔ ابن ماجہ | اہم گرامی محمد اور کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یزید بن ماجہ کے صاحبزادے، قرطبہ کے رہنے والے، حافظ الحدیث اور کتاب سنن ابن ماجہ کے مؤلف ہیں۔ انھوں نے امام مالک کے کئی شاگردوں اور یث سے سماعتِ حدیث کی جبکہ ان سے ابو الحسن قحطان اور دیگر کتنے ہی محدثین نے سماعتِ حدیث کی ہے۔ امام ابن ماجہ کی پیدائش ۱۸۰ھ میں ہوئی اور عمر عریض کی پورے ۳۰ سالہ منزلت طے کرنے کے بعد انھوں نے ۲۱۰ھ میں

اس جہان فانی کو خیر یاد کیا۔

۱۰۱۴۔ **عبد اللہ دارمی** | اہم گرامی عبد اللہ اور کنیت ابو محمد ہے۔ عبد الرحمن داری کے صاحبزادے، حافظ الحدیث اور سر قند کے سب سے بڑے عالم تھے۔ انھوں نے یزید بن ہارون، نصر بن خلیل، امام مسلم،

امام ترمذی اور امام ابو داؤد وغیرہ سے روایت حدیث کی ہے۔ امام دارمی اپنے زمانے کے امام اور یگانہ روزگار تھے۔ ۱۸۱ھ میں پیدائش ہوئی اور چھ ہجرت سال کی عمر میں ۲۵۰ھ میں اس جہان فانی سے عالم جاودانی کی طرف روانہ ہوئے۔

۱۰۱۵۔ **دارقطنی** | اہم گرامی علی اور کنیت ابو الحسن ہے۔ عمر کے صاحبزادے اور بغداد کے ایک قدیم محدث دارقطنی سے نسبت رکھنے کے باعث دارقطنی کہلاتے ہیں۔ یہ حافظ الحدیث، جید عالم دین، یگانہ روزگار اور امام زمانہ تھے۔

معرفة حدیث، نقائص حدیث، راویوں کی معرفت اور اسماء الرجال کا علم ان پر ختم تھا۔ امام دارقطنی صداقت و امانت، حفظ و ثبات اور تقویٰ کی صفت و سلامتی سے بھی مزین تھے۔ ساتھ ہی قرآنی علوم اور فہم فقہاء سے بھی کمال

درجہ و اقلیت رکھتے تھے۔ انھوں نے ابو سعید مصری سے فقہ شافعی کا علم حاصل کیا نیز حدیث کے علاوہ ان سے دیگر علوم بھی سیکھے جن میں شعر و ادب بھی ہیں۔ ابو الطیب کا بیان ہے کہ امام دارقطنی امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔ انھوں

نے بہت سے محدثین سے سماعت حدیث کی جبکہ ان سے حافظ ابو نعیم، ابو بکر برقانی، جوہری، قاضی ابو الطیب اور قبری وغیرہ نے روایت کی ہے۔ امام دارقطنی ۲۰۵ھ میں پیدا ہوئے اور پچھتے کے روز ۲۸۵ھ کو وفات پائی۔

۱۰۱۶۔ **ابو نعیم** | اہم گرامی احمد اور کنیت ابو نعیم ہے۔ یہ اصفہان کے باشندے اور کتاب علیہ کے مصنف ہیں۔ ایسے مشائخ حدیث میں سے ہیں جن کی احادیث پر عمل کیا جاتا اور جن کے اقوال کو سند سمجھا جاتا ہے۔ علوم دینیہ میں عالی منصب پر فائز تھے۔ پیدائش ۲۳۲ھ میں ہوئی اور عمر عزیز کی پھیلاؤ سے منزلیں طے کرنے کے بعد ۳۲۰ھ میں اس

جہان فانی کو خیر یاد کیا۔

۱۰۱۷۔ **اسمعیلی** | اہم گرامی احمد اور کنیت ابو جبر ہے۔ ابراہیم کے صاحبزادے اور اسمعیل جرجانی ہیں۔ یہ حافظ الحدیث تھے۔ یہ حدیث وفقہ اور اصول دین و دنیا کی سرداری کے جامع تھے۔ انھوں نے اپنی حدیث کی کتاب

کو امام بخاری کی مقرر کردہ شرائط کے مطابق مرتب کیا تھا۔ ان سے ابن کے صاحبزادے ابو سعید اور جرجان کے فقہائے علم حدیث حاصل کیا۔ انھوں نے چار سو پچاس سال کی عمر میں ۳۲۰ھ کے اندر وفات پائی۔

۱۰۱۸۔ **برقانی** | ان کا اسم گرامی بھی احمد اور کنیت ابو جبر ہے۔ خوارزم کے رہنے والے اور برقانی کے لقب سے مشہور تھے۔ انھوں نے اپنے ہی شہر میں ابو العباس بن احمد نیشاپوری سے سماعت حدیث کی۔ پھر یہ جرجان

چلے گئے اور وہیں کے مور ہے امام برقانی ثقہ، متقی، مستور اور صحیح فہم رکھنے والے بزرگ تھے۔ خطیب ابو جبر بغدادی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیوخ میں ان سے بڑھ کر کسی کو ثقہ و ثبت نہیں پایا۔ یہ حافظ قرآن، ماہر حدیث وفقہ اور کمال

علوم دینیہ تھے۔ علم حدیث میں ان کی کئی کتابیں ہیں۔ ان کی پیدائش ۲۳۲ھ میں ہوئی اور نو سو پچاس سال کی عمر یا کر جب ۳۲۰ھ میں فوت ہوئے۔ برقانی میں باد کسوف قاتل مفعول ہے۔

۱۰۱۹۔ **احمد الشی** | ان کا اسم گرامی بھی احمد اور کنیت ابو جبر ہے۔ محمد کے صاحبزادے نیز شیخ حافظ الحدیث اور دیوری تھے۔ انھوں نے امام احمد بن شعیب نسائی وغیرہ سے روایت حدیث کی جبکہ ان سے



جنت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ کئی میں سے مضمون اذہن کسود و شدد ہے۔

۱۰۲۰۔ بیہقی | اہم گرامی احمد اور کنیت ابو بکر ہے۔ حسین کے صاحبزادے اور بیہقی ہیں۔ یہ حدیث وفق کی واقفیت اور ان کی تدریس و تصنیف میں یگانہ روزگار تھے۔ یہ امام ابو عبد اللہ حاکم کے نامور شاگردوں میں سے ہیں۔ بعض محدثین فرماتے ہیں کہ حفاظ حدیث میں سے سات ایسے گزرے ہیں جن کی تصانیف بہت عمدہ ہیں اور لوگوں کو ان سے بہت نفع پہنچا ہے، جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں: (۱) امام ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی (۲) امام حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری (۳) حافظ مصر ابو محمد عبد الغنی ازہوی (۴) امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی (۵) حافظ مغرب ابو عمر بن عبد البر نمری، (۶) امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی (۷) امام ابو بکر احمد بن خطیب بغدادی۔ امام بیہقی کی پیدائش ۳۵۰ھ میں ہوئی اور عمر عزیز کی چھ ہتر منزلیں طے کرنے کے بعد نیشاپور کے اندر ۴۵۰ھ میں فوت ہوئے۔

۱۰۲۱۔ محمد بن ابونصر حمیدی | اہم گرامی محمد اور کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ قحج بن عبد اللہ کے صاحبزادے اندلس کے رہنے والے اور حمیدی تھے۔ حدیث میں کتاب الجامع بین صحیح البخاری والمسلم ان کی تصنیف ہے۔ یہ امام زمانہ اور مشہور عالم حدیث ہیں۔ اپنے وطن میں سماعت حدیث کرنے کے بعد مصر میں منہج کے شاگردوں سے مکہ مکرمہ میں ابن فراس کے تلامذہ سے، شام میں ابن جمیع کے شاگردوں سے نیز دوسرے محدثین سے سماعت کی اور جب بغداد میں وارد ہوئے تو امام قطنی کے تلامذہ اور دیگر محدثین سے حدیث سنیں اور جمع کیں۔ تاریخ ابن اندلس بھی ان کی ہی تصنیف ہے۔ امیر ابن اکبر لاکیان ہے کہ میں نے امام حمیدی جیسے داغ، پاک دامن اور ترویج کوئی اور نہیں دیکھا، ان کی پیدائش ۳۵۰ھ سے پہلے ہوئی تھی اور بغداد کے اندر ۴۵۰ھ میں فوت ہوئے۔

۱۰۲۲۔ خطابی | اہم گرامی احمد اور کنیت ابوسلمان ہے۔ محمد کے بیٹے اور خطابی رہتی تھے۔ اپنے زمانے کی نمایاں شخصیت تھے۔ حدیث وفق اور ادب کے جید عالم تھے۔ احادیث کی معرفت میں یگانہ روزگار تھے۔ معالم السنن اعلام السنن اور غریب الحدیث ان کی مشہور تصانیف اور نادر تالیفات ہیں۔

۱۰۲۳۔ ابو محمد حسین البغوی | اہم گرامی حسین اور کنیت ابو محمد ہے۔ مسود کے صاحبزادے اور بغوی رشتہ دار ہیں۔ حدیث میں المصابیح اور شرح السنۃ، فقہ میں کتاب التذیب اور تفسیر میں معالم التنزیل ان کی بڑے ناز تصانیف ہیں۔ ان کے علاوہ بھی امام بغوی کی کئی اور عمدہ تصانیف ہیں۔ حدیث وفق میں منصب امامت پر فائز تھے۔ نہایت متورع، علاوہ کے معتد علیہ، دین کی حمت اور جمیع العقیدہ بزرگ تھے۔ ان کی نسبت خراسان کے شہر بھٹور کیسوت ہے جب کہ ان کی نسبت خلافت قاعدہ معلوم ہوتی ہے۔ بعض نے کہا کہ ان کے شہر کا نام بلغ ہے۔ انہوں نے ۵۰۰ھ میں وفات پائی۔ بغوی میں باد اور زمین دونوں مندرج ہیں۔

۱۰۲۴۔ زرین بن معاویہ | اہم گرامی زرین اور کنیت ابوالحسن ہے۔ معاویہ کے صاحبزادے اور عبدی تھے۔ حافظ الحدیث تھے اور التجربہ فی الجمع بین الصحاح کے مصنف ہیں۔ انہوں نے ۵۲۰ھ کے بعد انتقال فرمایا۔

۱۰۲۵۔ مبارک بن محمد الجعزری | اہم گرامی مبارک اور کنیت ابوالسعادت ہے۔ ابن اثیر کے لقب سے مشہور ہوئے۔ جامع الاصول، مناقب الاخیار اور نہایہ کے مصنف ہیں۔ زبردست محدث، عالم







## جدول

(مشکوٰۃ المصابیح مترجم - جلد سوم)

| نمبر شمار | نام کتاب           | تفصیل ابواب | میزان ابواب | تفصیل احادیث | میزان احادیث |
|-----------|--------------------|-------------|-------------|--------------|--------------|
| ۱         | کتاب الفتن         | ۲۳۵ تا ۲۵۰  | ۱۶          | ۵۱۲۲ تا ۵۴۹۱ | ۳۲۸          |
| ۲         | فضائل سید المرسلین | ۲۵۱ تا ۲۶۰  | ۱۰          | ۵۴۹۲ تا ۵۷۲۲ | ۲۳۳          |
| ۳         | ابواب المناقب      | ۲۶۱ تا ۲۷۵  | ۱۵          | ۵۷۲۵ تا ۶۰۳۲ | ۳۰۸          |
|           | میزان              | X           | ۴۱          | X            | ۸۸۹          |

## جنرل گوشوارہ

(مشکوٰۃ المصابیح مترجم - ہر سہ جلد)

| نمبر شمار | نام جلد  | تفصیل ابواب | میزان ابواب | تفصیل احادیث | میزان احادیث |
|-----------|----------|-------------|-------------|--------------|--------------|
| ۱         | جلد اول  | X           | ۱۲۲         | X            | ۲۶۳۸         |
| ۲         | جلد دوم  | X           | ۱۱۰         | X            | ۲۵۰۵         |
| ۳         | جلد سوم  | X           | ۴۱          | X            | ۸۸۹          |
|           | میزان کل | X           | ۲۷۵         | X            | ۶۰۳۲         |

گلاسٹے در اولیاء و عبدالحکیم خاں اختر

مبتدی نظری شاہجہان پوری

لاہور چھاپنی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## قطعاتِ تاریخِ طباعت

(از شحاتِ قلمِ جنابِ فدا حسین فدا زید مجدد صاحبِ افکار پریشاں و مدیر مہر ماہ - لاہور)

(۱)

عرفان و حقیقت کی تقدیس کا آئینہ  
لافانی و لاثانی منشورِ نبی اللہ  
یہ حضرت اختر کی تنویرِ عقیدت ہے  
گلدستہِ ایمان ہے، بکتانِ شریعت ہے  
از روئے نبوتِ قربر بستہ فدا گہر دے  
مشکوٰۃ شریف اس کی تاریخِ طباعت ہے

(۲)

عجب ترجمہ ہے یہ مشکوٰۃ کا  
یہ ہے کاوشِ اخترِ ذی شعور  
ہے گزاردِ شرحِ مبہنی سر بسر  
پے گمراہاں، ہادی و راہبر  
ہیں اقوالِ ندیں یہ امی لقب کے  
ہے اک دفترِ شرحِ نفع و خیر  
سن طبعِ مشکوٰۃ پر لے فدا  
کہا مجھ سے ہاتھ نے نورِ نظر

(۳)

ہے مشکوٰۃ اک مشعلِ راہِ حق  
حقائقِ معارف کا زینِ مرتفع  
تجلائے مہرِ منیر اللہ اللہ  
ہے نطقِ نذیر و بشیر اللہ اللہ  
ہے آئینہٴ سیرتِ مصطفیٰ یہ  
نہیں اس کی کوئی نظیر اللہ اللہ  
جمالِ دلاویزِ الفاظ اس کے  
ہر اک حرف ہے دل پذیر اللہ اللہ  
سن طبع اس کا مذاقِ دسیوں نے  
کہا فیضِ ربِ تدبیر اللہ اللہ